پاکستان کے دینی مدارس

(اسلامی تعلیم اور علمی خدمات)

ڈاکٹر قاضی معصوم الرحمٰن

ریٹائرڈ آفیسر، وزارت مذہبی امور، اسلام آباد

Marfat.com

پاکستان کے دینی مدارس

(اسلامی تعلیم اور علمی خدمات)

ڈاکٹر قاضی معصوم الرحمٰن
ریٹائرڈ آفیسر، وزارت مذہبی امور، اسلام آباد

مثال پبلشرز
رحیم سینٹر، پریس مارکیٹ، امین پور بازار، فیصل آباد

Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ©

اشاعت : مئی ۲۰۱۵ء

کتاب : پاکستان کے دینی مدارس
(اسلامی تعلیم اور علمی خدمات)

مصنف : ڈاکٹر قاضی معصوم الرحمٰن

ناشر : محمد عابد

قیمت : 700 روپے

مطبع : بی پی ایچ پرنٹرز، لاہور

121519
۲

ملنے کا پتہ

مکان نمبر 540، سٹریٹ 29، بلاک ڈی،
پی ڈبلیو ڈی ہاؤسنگ سوسائٹی،
اسلام آباد

فون: 0092-333-5520948 / 322-5366301
ای میل: drqazimasoom@gmail.com

اہتمام

مثال پبلشرز رحیم سینٹر پریس مارکیٹ امین پور بازار فیصل آباد
Phone: 041-2615359, 2643841, Cell:0300-6668284
E-mail: misaalpb@gmail.com

شوروم

مثال کتاب گھر، صابریہ پلازہ، گلی نمبر 8، منشی محلہ، امین پور بازار، فیصل آباد

Marfat.com

انتساب

اپنے والد بزرگوار اور عالم دین مولانا قاضی سعید الرحمٰن فاروقی (مرحوم)
فاضل درس نظامی، شیخ الحدیث، کوٹ نجیب اللہ، ہری پور کے نام
جنھوں نے بطور اُستاد فقہ و شیخ الحدیث درج ذیل مدارس دینیہ میں
خدمات انجام دیں:

☆ سابق صدر مدرس، دارالعلوم عزیزیہ (بگویہ) بھیرہ، سرگودھا ۱۹۴۲ء-۱۹۴۵ء
☆ سابق مدرس، دارالعلوم مرکزی جامع مسجد شادی وال، گجرات ۱۹۴۶ء
☆ سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ رحمانیہ، ہری پور ۱۹۶۴ء-۱۹۶۸ء
☆ سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث جامعہ الخضر، چک شہزاد، اسلام آباد ۱۹۶۹ء
☆ سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث دارالعلوم اسرار العلوم، مری روڈ، راولپنڈی
☆ سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث دارالعلوم حقائق العلوم حضرو، اٹک ۱۹۷۵ء-۱۹۷۸ء
☆ سابق شیخ الحدیث دارالعلوم جامع مسجد سرگودھا۔

مرحوم بطور اُستاد فقہ و شیخ الحدیث مختلف دینی مدارس میں دینی تعلیم
کے حصول و تدریس میں ۵۸ سال تک مصروفِ عمل رہے اور
۱۹۹۴ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

باب اوّل

مسلمانوں کا نظامِ تعلیم

9

باب دوم

سندھ میں دینی مدارس کا قیام اور اُن کی علمی خدمات

61

باب سوم

پنجاب میں دینی مدارس کا قیام اور علمی و دینی خدمات

161

باب چہارم

پاکستان کے مختلف صوبوں/علاقوں میں دینی مدارس کا قیام اور علمی خدمات

416

Marfat.com

باب پنجم

سندھ اور پنجاب کے دینی مدارس کی چار تنظیمیں اور ان کا تاریخی و نظریاتی پس منظر

431

باب ششم

یکساں اسلامی نظام تعلیم، اسناد کا معادلہ اور اسلامی بورڈ کا قیام

488

ضمیمہ جات

532

کتابیات

544

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ حال

الحمدللّٰہ ربّ العلمین والصّلوۃ والسلام علیٰ رسولہٖ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہٖ واصحابہ اجمعین وازواجہ اطیّبٰت الطاھرات امھات المومنین وعلیٰ عبادہ الصّلحین.

امابعد! ''پاکستان میں اسلامی و دینی تعلیم کا تاریخی پس منظر اور دینی مدارس کی علمی خدمات'' کا جائزہ پیش خدمت ہے۔ اپنی ابتدائی تعلیم کے دوران ہی مجھے مختلف دینی مدارس کو دیکھنے کا موقع میسر آیا کیونکہ میرے والد گرامی مولانا قاضی سعید الرحمٰن مرحوم دینی مدارس میں بطور استاد فقہ وحدیث کے درس و تدریس میں مصروف رہے لہٰذا مجھے شوق پیدا ہوا کہ دینی مدارس اور مسلمانوں کے نظام تعلیم کے بارے میں تحقیق کی جائے۔ بطور اُستاد محکمہ تعلیم صوبہ خیبر پختونخواہ میں تیرہ سالہ تدریس اور وزارت تعلیم و وزارتِ مذہبی اُمور میں بطور آفیسر سروس و فرائض کی انجام دہی کے دوران جناب ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیر الدین صاحب، استاد و چیئر مین شعبہ تقابل ادیان وثقافت اسلامی سندھ یونیورسٹی جامشورو، سندھ نے اپنی نگرانی میں مجھے یونیورسٹی میں اس موضوع پر تحقیق کرنے کے لیے پی ایچ ڈی کرنے کا موقع فراہم کیا، لیکن بقول حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ: ''کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا''

یہ درحقیقت ایک دشوار گزار اور پرخار سفر تھا۔ اس سلسلے میں میری اپنی کم مائیگی کے ساتھ ساتھ سب سے بڑی دقت کتب حوالہ کی کم یابی تھی تاہم میں نے قرآن پاک کی اس آیت ''ومن یتو کل علی اللّٰہ فھو حسبہٗ'' (جس نے اللہ پر بھروسہ کیا تو وہ اس کے لیے کافی ہے) کی بنا پر اللہ پر بھروسہ کر کے کام کی ابتدء کر دی اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی غرض سے دینی مدارس کے مصدقہ کوائف، اعداد وشمار

Marfat.com

جمع کرنے کے لیے ایک جامع سوالنامہ مرتب کیا اور پاکستان کے دینی مدارس کا براہِ راست سروے کیا اور اداروں میں خود جا کر کوائف حاصل کیئے۔ اس کے علاوہ بہت سے مراکزِ علم وفن سے بھی استفادہ کیا جن کے نام درج ذیل ہیں: شاہ ولی اللہ اکیڈمی حیدرآباد، مجلس علمی کراچی، جنرل لائبریری جامعہ سندھ، جامشورو، جنرل لائبریری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد، اسلامک ایجوکیشن ریسرچ سیل، وزارتِ تعلیم، اسلام آباد لائبریری وزارت مذہبی امور، جنرل لائبریری پنجاب یونیورسٹی، لاہور، لائبریری اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد۔

جب میں نے پاکستان کے دینی مدارس کو عملی طور پر بنفس نفیس دیکھا، ان کے مہتمم صاحبان اور اساتذہ کرام کی صحبت میں بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا اور طلباء سے تبادلہ خیال کا موقع ملا تو مجھ پر یہ حقیقت روشن ہوئی کہ ہمارے دینی مدارس، جدید علوم کے اداروں کے مقابلے میں انتہائی بے سروسامانی، نامساعد حالات اور طلباء کے لیے اقتصادی طور پر بہتر مستقبل نہ ہونے کے باوجود اسلامی علوم کی تعلیم جاری و ساری رکھے ہوئے ہیں اور انہی مدارس کے ذریعے علمائے کرام اہلِ اسلام کو جہالت سے نکال کر علم کی نعمت سے نواز کر گمراہی سے بچاتے ہوئے ہدایت کے چراغ دکھا رہے ہیں اور کفر و شرک اور فسق و فجور سے نجات دلا کر توحید و رسالت اور اصلاح اخلاق کی دعوت کا فریضہ بھی سرانجام دے رہے ہیں جو قابل ستائش ہے۔

اس کتاب کی ترتیب وتبویب مندرجہ ذیل طریقہ پر کی گئی ہے۔:

باب نمبرا

مندرجہ ذیل مباحث مذکور ہیں:

- ☆ دینی مدارس کا تاریخی پس منظر
- ☆ پاک وہند میں دینی مدارس کا تاریخی پس منظر
- ☆ ہندوستان میں درس نظامی کا اجراء
- ☆ درس نظامی کے علوم وفنون اور نصابی کتب کا علمی جائزہ
- ☆ دارلعلوم دیوبند اور دیوبند مکتب فکر کی نصابی کتب اور دینی خدمات
- ☆ ندوۃ العلماء کی نصابی کتب اور دینی خدمات
- ☆ جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی

Marfat.com

☆ پاکستان میں دینی مدارس کا قیام اور دینی مدارس تعلیم کے لیے اقدامات

☆ دینی وعصری علوم کا امتزاج ودینی مدارس کی بہتری کے لیے تجاویز وسفارشات

☆ پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ وماڈل دینی مدارس کا قیام

باب نمبر۲

سندھ میں اہم دینی مدارس کا قیام اوران مدارس وعلماء کی علمی خدمات کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

باب نمبر۳

پنجاب کے اہم دینی مدارس اوران کے علماء کرام کی علمی خدمات کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

باب نمبر۴

پاکستان کے مختلف صوبوں/علاقوں میں دینی مدارس کا قیام اوراُن کی علمی خدمات کا جائزہ لیا گیا۔

باب نمبر۵

دینی مدارس کی چار تنظیمیں/وفاق اوران کا تاریخی ونظریاتی پس منظر کو مندرجہ ذیل عنوانات پر تقسیم کر کے تفصیلی بحث کی گئی ہے:

i) یکساں اسلامی نظام تعلیم کی افادیت واہمیت، اسناد کا معادلہ اوراسلامی بورڈ کا قیام

ii) دینی تعلیم کی اصلاح واحوال کی صورت اوروفاق اربعہ کی اصلاح

iii) تجاویز وسفارشات برائے نصاب ونظام مدارس

iv) تجاویز وسفارشات برائے ترقی وبہبود دینی مدارس اور برائے اساتذہ، طلباء ودینی تعلیم

باب نمبر۶

یکساں اسلامی نظام تعلیم، اسناد کا معادلہ اوراسلامی بورڈ کا قیام

توضیحات

دینی مدارس کے نظام تعلیم کو سمجھنے کے لیے کتاب میں استعمال کردہ چند الفاظ کی توضیحات پیش

Marfat.com

کی جاتی ہیں:۔

۱۔ ناظرہ سے مراد قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا۔

۲۔ حفظ سے مراد قرآن پاک کا زبانی یاد کرنا۔

۳۔ تجوید و قرأت سے مراد قرآن پاک کے الفاظ کو ان کے صحیح مخارج سے ادا کرنا۔

۴۔ رسمی تعلیم سے مراد سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تعلیم۔

۵۔ دینی تعلیم سے مراد وہ تعلیم جو دینی مدارس میں دی جاتی ہے۔

۶۔ تحتانی سے مراد ابتدائی تعلیم ہے جو موقوف علیہ سے پہلے دی جاتی ہے۔

۷۔ موقوف علیہ دورہ حدیث سے پہلے کا درجہ ہے۔

۸۔ دورہ حدیث اور درجہ تخصص دینی مدارس کے انتہائی درجات ہیں۔

۹۔ کل وقتی سے مراد وہ مدارس جن میں دونوں وقت یعنی صبح و شام تدریس ہوتی ہے اور بیرونی طلبہ قیام کرتے ہیں۔

۱۰۔ جز وقتی سے مراد وہ مدارس ہیں جہاں صرف ایک وقت تدریس کا انتظام ہے اور رہائش کا انتظام نہیں۔

۱۱۔ درج ذیل درجات سے مراد:

☆ درجہ ثانویہ (میٹرک)

☆ درجہ ثانویہ خاصہ (ایف اے)

☆ درجہ عالیہ (بی اے)

☆ درجہ عالمیہ (ایم اے)

☆ درجہ تخصص (پی ایچ ڈی کے برابر تصور ہوتا ہے)

۱۲۔ وفاق المدارس سے مراد، دیوبندی مسلک کے مدارس کا وفاق ہے۔

۱۳۔ تنظیم المدارس، بریلوی مسلک کے مدارس کی تنظیم ہے۔

۱۴۔ وفاق المدارس السلفیہ، مسلک اہلحدیث کے مدارس کا وفاق ہے۔

۱۵۔ وفاق اہل شیعہ، یہ شیعہ مسلک کے مدارس کا وفاق ہے۔

۱۶۔ الحاق سے مراد، مذکورہ وفاقوں/تنظیم میں سے کسی ایک کے ساتھ وابستہ ہو جانا ہے۔

۱۷۔ تنظیمات مدارس دینیہ سے مراد تمام مسالک کے وفاقوں کے دینی مدارس کی نمائندہ تنظیم۔

Marfat.com

☆ بطور مصنف مسلکی اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بلاتخصیص میں نے کوشش کی ہے کہ موضوع پر پوری توجہ دی جائے اور اُمید واثق ہے کہ شعبہ تعلیم، دینی تعلیم اور دینی مدارس سے وابستہ جملہ اکابرین مہتمم صاحبان، علمائے کرام، اساتذہ کرام وطلبائے مدارس دینیہ میری اس کاوش کو بنظر استحسان دیکھنے کے ساتھ ساتھ ضروری غلطیوں کی نشاندہی کریں گے تاکہ آئندہ ایڈیشن میں ان کی اصلاح کی جاسکے اور میری مغفرت کے لیے بھی دُعا فرمائیں گے۔

ڈاکٹر قاضی معصوم الرحمٰن
ریٹائرڈ آفیسر وزارتِ مذہبی امور،
اسلام آباد

Marfat.com

اظہارِ تشکّر

حمد وثناء اور صلوٰۃ وسلام کے بعد میں اپنے والدِ بزرگوار جناب مولانا قاضی سعید الرحمٰن فاروقی مرحوم، استاد فقہ وحدیث فاضل درس نظامی وخطیب جامع مسجد کوٹ نجیب اللہ، ہری پور ہزارہ کا مشکور ہوں۔ جن کی تربیت اور نگرانی کی بدولت میں اس لائق ہو سکا کہ تحقیق کے میدان میں قدم رکھ سکوں۔

میں پروفیسر ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیر الدین صاحب، سابق استاد وچیئرمین شعبہ تقابلِ ادیان و ثقافت اسلامی اور ڈاکٹر مدد علی قادری ڈین فیکلٹی، سندھ یونیورسٹی جامشورو کا بھی بے حد مشکور وممنون ہوں، جنہوں نے میری دوران تحقیق نگرانی ورہنمائی کی اور میں سندھ یونیورسٹی، جامشورو اور متعلقہ احکام کا بے حد ممنون ہوں کہ مجھے اس علمی مضمون پر تحقیق میں معاونت کا موقع فراہم کیا جس سے مجھے اسلامی وتعلیمی موضوعات پر مطالعہ اور پاکستان کے دینی مدارس کا سروے کرتے ہوئے سیاحت کا موقع بھی ملا جس کے سبب میں یہ علمی کتاب مرتب کر کے دینی سعادت حاصل کر سکا جسے میں اپنے نامۂ اعمال کے طور پر آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کر کے معافی کا خواستگار ہوں گا۔

اس کے علاوہ میں جملہ دینی مدارس کے وفاقوں اور تنظیمات کے مہتمم صاحبان اور اساتذہ کرام وطلباء کا مشکور ہوں جنھوں نے دینی مدارس کے کوائف مکمّل کرنے میں میری معاونت کی۔ اس کے ساتھ ہی میں اپنے وزارتِ تعلیم اور وزارت مذہبی امور کے رفقاء، ماہر تعلیم بیگم تاج النساء قریشی مرحومہ سابقہ پرنسپل گرلز ہائر سکینڈری سکول غازی، ہری پور، ڈاکٹر سعدیہ عندلیب، شفاء انٹرنیشنل ہسپتال،

Marfat.com

اسلام آباد اور عارف حسین صاحب مقتدرہ قومی زبان کے مفید مشوروں، ضروری مواد کی فراہمی اور تعاون کا شکرگزار ہوں۔

واخر دعوانا ان الحمدللّٰہ ربّ العلٰمین و الصّلواتہ والسّلام علٰے سیّد الانبیاء والمُرسلین والہ واصحبہ اجمعین.

ڈاکٹر قاضی معصوم الرحمٰن
ریٹائرڈ آفیسر وزارتِ مذہبی امور،
اسلام آباد

Marfat.com

Marfat.com

باب اوّل

مسلمانوں کا نظامِ تعلیم

دینی مدارس کا تاریخی پس منظر اور جائزہ

رسول اللہ ﷺ کے قرن سعید سے لے کر آج تک دینِ اسلام کے تحفظ و بقاء اور علومِ اسلامیہ کی ترویج و اشاعت کی خاطر مدارس اسلامیہ کے قیام کا عمل ہر دور میں جاری رہا۔ حضور ﷺ کو جب مدینہ منورہ میں کچھ سیاسی استحکام ملا اور کفار کے ظلم و ستم سے نجات ملی تو آپ نے سب سے پہلے مسجد کی بنیاد رکھی، جو حقیقت میں دینی علوم و معارف کی اشاعت کے لیے ایک مرکزی ادارہ تھا جس میں عبادات کے ساتھ ساتھ کل وقتی طور پر تعلیم و تربیت کا انتظام موجود تھا۔ مقامی طلباء کے علاوہ مسافر طلباء کے لیے ''صفہ'' کے نام سے ایک علیحدہ قطعہ زمین کا تعین ہو چکا تھا اور ان طلباء کی اہم ضروریات مثلاً خوراک، پوشاک اور دیگر وقتی ضروریات عام مسلمانوں کے ذمہ تھیں اس مدرسہ نبویؐ سے مجاہدین، مبلغین، آئمہ اور سیاسی مدبرین، مفکرین اور مجتہدین نکلتے تھے۔ اس مدرسہ سے ہزاروں کارکن صحابہ تیار ہوئے، جن میں سے ہر ایک اسلام کا روشن ستارہ تھا اور اسی طرح اسلام کی قوت دنیا میں پھیلتی چلی گئی۔ یہاں جو بھی تعلیم پا لیتا اس کو تبلیغ کے لیے بھیج دیتے۔[1]

رسول اللہ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے بھی علومِ دین کی اشاعت پر خصوصی توجہ دی۔ ہر علاقے میں معلمین مقرر کیے اور ان کے لیے بیت المال سے وظائف مقرر کیے اور اس طرح ہر صوبہ کا مرکزی شہر دینی تعلیم کا مرکز بن گیا۔ حضرت عمرؓ نے قرآن کریم کی تعلیم کے لیے حضرت عبادہ بن صامت کو حمص، حضرت ابوالدرداء کو دمشق اور حضرت معاذ بن جبل کو فلسطین میں مقرر فرمایا۔[2] حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی درس گاہ میں کم و بیش سولہ سو طلباء[3] موجود تھے۔ حضرت لیث بن سعد کا بیان

Marfat.com

ہے کہ ابوالدرداءؓ جب مسجد میں آتے تھے تو ان کے ساتھ لوگوں کا اس قدر ہجوم ہوتا تھا جیسے بادشاہوں کے ساتھ ہوتا ہے یہ سب لوگ ان کے شاگرد ہوتے تھے۔ حدیث وفقہ کی تعلیم کے لیے کوفہ کے ایک مدرسہ میں چار ہزار طلباء حدیث وفقہ کا علم حاصل کرتے تھے۔

۲۵ ھ میں عمرو بن العاصؓ نے فسطاط نامی شہر میں ''الجامعہ العتیق'' کے نام سے ایک مدرسہ قائم فرمایا تھا جس میں حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ اور ان کے تلامذہ نے علمی خدمات انجام دیں اور علم سے استفادہ کیا۔

عقبہ بن نافع فاتح افریقہ نے ''جامعہ القیروان'' کے نام سے ایک مدرسہ قائم کیا تھا جو ایک طویل مدت تک اسلام کے لیے ایک مینار کی حیثیت سے برقرار رہا اور شمالی ومغربی افریقہ کے اطراف واکناف میں نور ہدایت پھیلاتا رہا۔ دینی مدارس اور مراکز کے قیام کا یہ مبارک سلسلہ عہد صحابہ کے بعد بھی جاری و ساری رہا اور اہل علم نے اس کے لیے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں اور ان کی مسلسل جدوجہد اور سعیٔ جمیل سے ایسے ادارے، مدارس ومراکز علوم اسلامیہ وجود میں لائے گئے جن کی عظمت تمام دنیا میں مسلم رہی۔

پاک و ہند میں دینی مدارس کے قیام کا تاریخی پس منظر

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کا فاتحانہ داخلہ پہلی صدی ہجری یعنی ساتویں صدی عیسوی میں ۹۳ ھ میں ہوا۔ محمد بن قاسم نے جس وقت سندھ پر حملہ کیا اس وقت مسلمان سندھ میں پہنچ چکے تھے۔ ان فتوحات کے بعد مزید ترقی ہوئی اس سلسلے میں کتب رجال میں ایسے متعدد علماء اور محدثین اور ادیبوں کے نام ملتے ہیں جنہوں نے حجاز وعراق کے علماء سے سند قبولیت حاصل کی تھی۔ اس برصغیر میں اسلامی حکومت کی بنیاد سلطان محمود غزنوی اور سلطان شہاب الدین غوری کی مجاہدانہ مساعی کی مرہونِ منت ہے لیکن ایک علمی فاتح البیرونی اس سے قبل یہاں آچکا تھا جس نے اس ملک کے علوم کو اپنی زبان میں منتقل کیا۔ محمود غزنوی کے جانشین شہاب الدین مسعود کے عہد میں بہ کثرت مساجد کی بنیاد پڑی اور ان کے ساتھ مدارس کا بھی انتظام کیا گیا۔ شہاب الدین غوری کی فتوحات کے بعد اجمیر میں متعدد مدارس قائم کیے گئے اور غالباً یہی اس ملک کی قدیم ترین درسگاہیں ہیں۔[۴] سلطان محمد غوری کے غلام اور نائب السلطنت قطب الدین ایبک نے بھی ترویج علم کی طرف توجہ دی۔[۵] اس کے نائب بختیار خلجی نے ملک کے مختلف حصوں میں بے شمار مسجدیں تعمیر کیں اور مدرسے قائم کیے۔[۶] سلطان شمس الدین التمش نے بھی ایک مدرسہ تعمیر کیا اور فیروز تغلق نے اس کی مرمت اپنے زمانہ میں کرائی اور چوب صندل کے[۷] دروازے لگائے۔

Marfat.com

سلطان علاؤالدین نے بے شمار محل، مساجد اور دار العلوم تعمیر کرائے اس کے ارد گرد علوم وفنون کے بڑے بڑے ماہرین میں پینتالیس ایسے تھے جو دار العلوموں میں تعلیم وتدریس کے فرائض انجام دیتے تھے۔(8) اس کا وزیر شمس الملک تھا جو وزارت کے کام نمٹانے کے بعد درس بھی دیا کرتا تھا۔ سلطان بہلول لودھی نے بدایوں میں مسجد، مقبرے اور مدرسے تعمیر کیے اور امام موذن، خطیب اور مدرس مقرر کیے۔(9)

برصغیر کے اس قدیم عہد میں مدارس کے لیے الگ عمارتیں بنانے کا سلسلہ نہ تھا اور عموماً یہ کام مساجد سے لیا جاتا تھا۔ مساجد کے علاوہ بزرگان دین کی خانقاہیں بھی مدارس کا کام دیتی تھیں۔(10) اس عہد کے مشائخ عظائم مشائخ طریقت ہی نہ تھے بلکہ وہ مدرس شریعت بھی تھے۔ امرائے دربار کے مقبروں کے ساتھ مدارس کا قیام ضروری تھا۔ بڑے بڑے معتبر علماء کے گھر اور مکان بھی دار العلوم کی حیثیت رکھتے تھے۔ حکومت نے ان علماء کو فکر معیشت سے آزاد کر دیا تھا اور علم وحکمت کے پیاسے ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی علمی پیاس بجھاتے تھے۔

برصغیر کی علمی زبان فارسی تھی اور اسی میں درس وتدریس ہوتی تھی۔ صرف قرآن پاک اور حدیث کی تعلیم عربی میں دی جاتی تھی لیکن عربی کو پھر بھی فوقیت حاصل تھی۔ قرآن پاک کے علاوہ ابتدائی جماعتوں میں لکھنا، پڑھنا، حساب کتاب اور خوش نویسی کی ابتدائی تعلیم دی جاتی تھی اور درمیانی تعلیم کے لیے طلبہ قصبات اور شہروں کے فارسی مکاتب میں داخل ہو جاتے تھے جس کے بعد فارسی پڑھ کر سرکاری ملازمت سے منسلک ہو جاتے تھے۔ اعلیٰ تعلیم سے شوق رکھنے والے طلبہ بڑے شہروں اور بڑے مدارس میں اخلاقیات، ریاضیات، زراعت، اقلیدس، ہیئت، رمل قواعد مال، طب الٰہیات اور تاریخ کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔

شہاب الدین غوری کے ہاتھوں اسلامی حکومت ۵۸۹ھ بمطابق ۱۱۹۲ء میں ہندوستان میں قائم ہوئی اور سلطنت کے قائم ہوتے ہی درس وتدریس کا چرچا بھی ہندوستان بھر میں پھیل گیا اور اس علم دوست بادشاہ نے دہلی میں پہلا مدرسہ تعمیر کیا جو بادشاہ کے نام پر مدرسہ معزیہ کہلاتا تھا۔ ۶۲۴ھ میں ناصر الدین قباچہ نے اُچ میں مدرسہ فیروزی جاری کیا تھا۔ مشہور مورخ قاضی منہاج الدین سراج جرجانی (۶۵۹ھ) ۱۲۰۶ء پہلے اُچ میں مدرس تھے، پھر دہلی جا کر مدرسہ معزیہ میں صدر مدرس ہو گئے اور مسجد جامع میں خطیب کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ مؤرخ(11) فرشتہ اور صاحب ''تاج المآثر'' کے مطابق برصغیر پاک وہند میں دینی مدارس کے قیام کی ابتداء سلطان محمود غزنوی اور سلطان شہاب الدین غوری کے عہد سے ہوئی اور سلاطین دہلی اور شہنشاہان مغلیہ نے پورے برصغیر میں جگہ جگہ عظیم الشان دینی درس گاہیں

Marfat.com

قائم کیں۔

اس آغاز سے مدارس کا سلسلہ چل نکلا۔ امراء اور سلاطین اور علماء وفضلا کی کوششوں سے ہندوستان کے ہر کونے میں مدارس قائم ہوتے چلے گئے مورخ عصامی کے مطابق سلطان محمد شاہ تغلق ۷۵۲ھ/۱۳۵۰ء کے عہد میں ''حضرت دہلی رشک بخارا اور بغداد بن گیا''

سلطان محمد تغلق کے عہد میں دہلی میں ایک ہزار اسلامی مدارس قائم تھے جن میں ایک مدرسہ شوافع کا بھی تھا۔ مدرسین کے لیے شاہی خزانے سے وظیفہ مقرر تھا مدارس میں علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ ریاضی اور معقولات کی تعلیم بھی دی جاتی تھی۔(۱۲)

مسلمان حکمرانوں کی جانب سے مدرسوں اور علماء کی سرپرستی بدستور جاری رہی۔ دہلی کی مرکزی حکومت کے کمزور پڑ جانے کے بعد بھی صرف اضلاع روہیل کھنڈ میں جو دہلی سے قریب تر تھے، پانچ ہزار علما مختلف مدارس میں درس دیتے تھے اور حافظ الملک نواب رحمت خان روہیلہ (۱۱۸۸ھ/۱۷۷۴) کی ریاست سے تنخواہیں پاتے تھے۔(۱۳) مغلیہ بادشاہوں کے دور حکومت میں بھی دینی مدارس کی خدمت اور ترقی کا سلسلہ جاری رہا اور خصوصاً اورنگ زیب عالمگیر کے دور(۱۴) میں دینی مدارس کی بھرپور سرپرستی کی گئی۔(۱۵)

انگریزوں کے دور میں دینی مدارس کا قیام

اورنگ زیب عالمگیر کے بعد جلد سلطنت مغلیہ کا زوال شروع ہو گیا تھا اور اشاعت تعلیم دینیہ کے لیے حکومت کی سرپرستی بھی کم ہو گئی۔ سلاطین دہلی اور سلاطین مغلیہ کے عہد میں قائم ہونے والے دینی مدارس اور ان کے مصارف واخراجات کے لیے قائم کردہ وقف، اوقاف اور وظائف کو انگریزوں نے سوچی سمجھی سکیم کے تحت ختم کر دیا اور ان کی جگہ انگریزی نظام تعلیم کو رواج دیا۔ اب مسلمانوں کے پاس نہ حکومت تھی نہ سلطنت، نہ دولت، نہ ذرائع دولت، مزید یہ کہ انگریز حکمران وقت کے دشمنوں میں بھی مسلمان سرفہرست تھے اور ہندو بھی موقع کی تاک میں تھے اور مسلسل مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے۔ ان حالات میں مسلمانوں کا واحد سہارا اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی بھیجی ہوئی تعلیمات تھیں۔ چنانچہ مسلمانوں نے اسی ذات لازوال پر بھروسہ کر کے اس کے دین حق کی حفاظت اور مسلمانوں میں اس کی تبلیغ واشاعت کے لیے نئے سلسلہ دینی مدارس کے قیام کا آغاز کیا۔ علمائے اسلام اور دینی علوم کے اساتذہ نے توکل علی اللہ کر کے درختوں اور دیواروں کے سایے تلے اور خستہ وخراب حجروں میں اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کو جاری وساری رکھا۔ ان پیکران علم وعرفان اور زہد وتقویٰ کے حلقہ تلامذہ میں صرف، نحو، قرآن، حدیث، فقہ وکلام کی تعلیم وتدریس کا سلسلہ شروع ہوا اور جگہ جگہ یہ حلقہ ہائے تعلیم وتعلم

Marfat.com

دینی مدارس کی شکل اختیار کرنے لگے۔ دینی مدارس کے نئے دور کی بنیاد علماء کے علم و زہد، مخیر حضرات کے عطیات، دیندار مسلمان زمینداروں اور تاجروں کے دیہی وشہری اوقاف پر رکھی گئی اور یہ دینی مدارس حکومت وقت کی امداد اور سرپرستی کے بغیر ہی اسلام کی اشاعت و ترویج میں مصروف رہے اور کوئی مستقل ظاہری مالی آمدنی نہ ہونے کے باوجود مسلمان قوم و مذہب کے لیے خدمات انجام دیتے رہے اور مسلمانوں کا ملی تشخص انہی کی بدولت قائم و دائم رہا۔[۱۶]

ایک انگریز مصنف مکس مولر (Mix Moler) رقمطراز ہے کہ حکومتی سرپرستی نہ ہونے کے باوجود اس گئے گزرے زمانے میں بھی بنگال میں مسلمانوں کے چھوٹے چھوٹے اسی ہزار (۸۰،۰۰۰) مدارس موجود تھے اور اوسطاً ہر چالیس افراد کے لیے ایک مدرسہ تھا۔ اسی طرح مسٹر آرنلڈ ایک انگریز مصنف اپنی تعلیمی رپورٹ ۱۸۵۳ء میں تحریر کرتا ہے کہ پنجاب کا تعلیمی میدان مسلمانوں کے قبضہ میں تھا وہ ہر دلعزیز تھے اور ہندو طلبا کو بھی ان پر اعتماد تھا اور وہ مسلمانوں کے ہی مدارس میں تعلیم پاتے تھے۔[۱۷]

اگرچہ مغلیہ سلطنت کے خاتمے کے بعد تعلیم کی سرپرستی حکومت کی طرف سے ختم ہوگئی لیکن اس کے باوجود دہلی میں شاہ عبدالرحیم حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان نے دینی تعلیم کی تدریس و تبلیغ کا کام جاری رکھا۔[۱۸] اسی طرح لکھنؤ میں علمائے فرنگی محل نے بھی دینی تعلیم کی تدریس کو آگے بڑھایا اور وہاں سے بڑے بڑے جید علماء تعلیم حاصل کر کے نکلے۔

۱۸۵۷ء کے ہنگامے نے جب دہلی کی سیاسی مرکزیت کو ختم کر دیا تو اس کی علمی اور تعلیمی مرکزیت بھی ختم ہوگئی لیکن خاندان ولی اللہ سے فیض یافتہ تین علمائے کرام مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی اور مولانا رشید احمد گنگوہی نے دوسرے علمائے کرام سے مل کر اسلامی تعلیم اور دینی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا اور اسی طرح مولانا احمد رضا خان صاحب نے بھی بریلی میں درس و تدریس اور تصانیف کے عمل کو آگے بڑھایا۔[۱۹] اسی طرح ان پر آشوب حالات میں مسلمانوں نے دین و مذہب، علوم و فنون، تہذیب و تمدن، اخلاق و اعمال، معاشرت و کلچر کی بقا کے لیے مدارس اسلامیہ کے باقاعدہ قیام کی جدوجہد کی اور بقاء اسلام و تحفظ دین کے لیئے متحدہ ہندوستان میں مدارس دینیہ کا جال بچھا دیا جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ دارالعلوم دیوبند کا قیام ۱۲۸۳ء بمطابق ۱۸۶۷ء میں علامہ قاسم نانوتوی نے دارالعلوم دیوبند کا قیام عمل میں لایا۔

۲۔ ندوۃ العلماء ۱۳۱۶ھ میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔

Marfat.com

۳۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی ۱۹۲۰ء میں مولانا محمد علی جوہر نے علی گڑھ میں اس کو شروع کیا۔

۴۔ مدرسۃ الاصلاح (سرائے میر)

۵۔ دارالعلوم مظاہر العلوم = ۱۸۹۸ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔

۶۔ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن۔

ان کے علاوہ بھی متعدد علمی مراکز وجود میں آگئے اور اس طرح علومِ اسلامیہ و دینیہ کی ترویج و اشاعت کے بارے میں علمائے کرام کی خدمات کا تسلسل جاری رہا۔

جدید تعلیم کا احیاء

اٹھارویں صدی میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے اقتدار حاصل کرنے کے بعد ۱۷۸۱ء میں کلکتہ میں مدرسہ قائم کیا اور پھر ۱۷۹۴ء میں سنسکرت کالج قائم ہوا۔ برصغیر میں جدید انگریزی تعلیم کی تاریخ ۱۷۹۷ء سے شروع ہوتی ہے۔ سر چارلس گرانٹ نے کمپنی سے رسالہ لکھ کر یہ منظوری حاصل کی کہ ابتداء میں ذریعۂ تعلیم ہندوستانی زبان ہو اور بعد میں بتدریج انگریزی کو رواج دیا جائے۔ ۱۸۵۵ء میں راجہ رام موہن رائے کی شرکت سے کلکتہ میں ایک انگریز نے کالج قائم کیا اور اسی طرح آہستہ آہستہ انگریزی ذریعۂ تعلیم زور پکڑ گئی۔ ہندو انگریزی سے مستفیض ہو کر ملازمتیں حاصل کرتے رہے اور مسلمان انگریزی سے دور رہ کر سرکاری ملازمتوں کے دروازے اپنے اوپر بند کرتے گئے۔[20]

۱۸۳۴ء میں عدالتوں سے فارسی کو خارج کیا گیا اور اسی سال لارڈ میکالے نے اپنی کوششوں سے انگریزی تعلیم کا اجراء منظور کروایا اور کلکتہ، مدارس و بمبئی میں یونیورسٹیاں قائم کی گئیں۔

بنگال میں مسلمانوں کے اوقاف ضبط کر لیے گئے اور ان اوقاف کی آمدنی کا تقریباً اسی ہزار روپے (۸۰،۰۰۰) سالانہ دوسری قوموں کی تعلیم پر صرف ہوتا تھا اور مسلمانوں کے ایک عربی مدرسہ پر صرف ڈھائی ہزار روپیہ خرچ کیا جاتا تھا۔

ڈاکٹر ہنٹر اس ضبطی کے اثرات پر رقمطراز ہے کہ "سینکڑوں پرانے خاندان تباہ ہو گئے اور مسلمانوں کا نظام تعلیم جس کا دارومدار ان ہی معافیات پر تھا بالکل تہ و بالا ہو گیا۔ اس طرح مسلمانوں کے تعلیمی ادارے مسلسل لوٹ کھسوٹ کے بعد یک قلم مٹ گئے۔"[21]

یہ حالات تھے کہ رحمت خداوندی کو مسلمانوں پر رحم آیا اور اللہ تعالیٰ نے مسلم قوم کو زندہ رکھنے کے لیے سر سید احمد خان کی صورت میں فرشتہ بھیجا اور علی گڑھ تحریک کا آغاز ہوا[22] اور اس تحریک کی بدولت مسلمانان برصغیر نے نہ صرف یہ کہ ہر شعبہ علمی میں ترقی کی بلکہ ایک اسلامی حکومت دو قومی نظریہ کی بنیاد پر

Marfat.com

قائم کردی اور پاکستان وجود میں آیا۔ جہاں مسلمان آزادی سے اپنے مذہب اسلام پر عمل پیرا ہوکر اپنے لیے دینی، مذہبی اور جدید تعلیم کے ادارے قائم کرنے لگے۔(۲۳)

ان حالات میں مسلمانوں کے آبائی اور علمی ورثہ کی حفاظت کے لیے نیز اسلامی علوم وفنون کی بقا کی خاطر علماء نے دینی درسگاہوں کے قیام کی طرف توجہ مبذول کی جس کی وجہ سے انگریزوں کی دینی و فکری یورش اور یلغار کا کامیاب مقابلہ ممکن ہوا(۲۴) اور آج جو کچھ بھی قال اللّٰہ و قال الرسول کی آوازیں پاک و ہند میں سننے میں آتی ہیں وہ انہیں علماء کی بے لوث خدمات کا نتیجہ ہے۔ آئندہ سطور میں ہندوستان میں درس نظامی کے اجراء کا تاریخی اور نصابی جائزہ اور انگریزوں کی آمد کے بعد جن دینی درسگاہوں کا قیام عمل میں آیا ان کی تفصیل پیش خدمت ہے اور ان ہی علماء کے قائم کردہ خطوط پر قیام پاکستان کے بعد پاکستان میں دینی تعلیم کے لیے جو اقدامات کیے جا رہے ہیں اور دینی مدارس کے علمائے کرام جو علمی خدمات انجام دے رہے ہیں ان کا بھی تفصیلی اور انفرادی جائزہ پیش کیا جائے گا۔

ہندوستان میں درس نظامی کا اجراء

ہندوستان میں دینی تعلیم وعلوم میں اصلاح نصاب سب سے پہلے مُلا قطب الدین نے محسوس کی۔(۲۵) جو سہالی ضلع سلطان پور (اودھ) کے رہنے والے تھے اور اپنے قائم کردہ مدرسے میں بطور مدرس کام کرتے تھے، انہوں نے ایک نیا نصاب تشکیل دیا اور اس میں ہر مضمون کی ایک کتاب شامل کردی۔ اسی اثنا میں مُلا قطب الدین قتل ہوگئے تو ان کا خاندان سہالی سے منتقل ہوکر فرنگی محل لکھنؤ میں آباد ہوگیا۔ ان کے لڑکے مُلا نظام الدین بھی ایک جید عالم اور مدرس تھے۔ انہوں نے نصاب پر نظر ثانی کر کے ہر مضمون پر دو دو کتابیں نصاب میں شامل کیں اور نصاب تعلیم کی تنظیم جدید کی طرف توجہ دی اور فلسفہ کو نصاب تعلیم کا باقاعدہ جز و بلکہ جزوِ اعظم بنا دیا۔ اس طرح درس نظامی کے نصاب میں تقریباً ایک سو کتب شامل کی گئیں۔ مُلا نظام الدین کی وجہ سے اس کو درس نظامی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مُلا نظام الدین کے اس نصاب درس نظامی کو وہ مقبولیت عطا کی ہے جو ماضی میں کسی بھی نصاب کو حاصل نہ ہوسکی۔ یہ ہندوستان اور پاکستان کے علماء کے نزدیک مستند ترین اور مقبول ترین نصاب تعلیم ہے۔(۲۶) اور درس نظامی کے فارغ التحصیل کو ہی مستند مولوی اور عالم سمجھا جاتا ہے۔ اسلام کے مختلف فرقوں میں باہمی اختلافات ہیں لیکن یہ بات باعث حیرت ہے کہ ہر فرقہ کے طالب علم درس نظامی کو ہی پڑھتے ہیں۔ سنی، شیعہ، دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث سب اس نصاب کو مکمل ہم آہنگی سے پڑھتے ہیں اور صرف اس میں اپنی مخصوص کتب کا اضافہ کر لیتے ہیں اور اس طرح آج دو سو سال

Marfat.com

گزرنے کے باوجود درس نظامی کی مقبولیت کے گراف میں کمی واقع نہیں ہو سکی۔(۲۷)

درس نظامی کے بانی کا مختصر تعارف

مُلا قطب الدین کے چار بیٹوں سے مُلا نظام الدین محمد اپنے والد کے تیسرے فرزند تھے۔ ۱۰۸۸ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والدِ گرامی سے حاصل کی اور سہالی قصبہ میں اپنے والد کی شہادت کے بعد امان اللہ بناری، ملا علی قلی جائسی اور ملا غلام نقشبند سے علمی استفادہ کیا۔ فارغ التحصیل ہو کر درس و تدریس میں مشغول ہو گئے اور سینکڑوں افراد نے ان سے علمی استفادہ کیا۔ ان کی مجلس درس کے سامنے علاقہ بھر کی مجالس تدریس ماند پڑ گئیں۔

مُلا نظام الدین محمد نے حضرت شاہ عبدالرزاق بانسوی سے سلسلہ قادریہ میں بیعت کی تھی اور ان کی خلافت بھی ان کو حاصل تھی۔ مُلا موصوف علم و فضل میں خلائق کا مرجع ہونے کے باوجود متواضع انسان تھے۔ یہی سبب ہے کہ اپنے مرتبہ نصاب میں اپنی کوئی کتاب شامل نہیں کی۔ ۹ جمادی الاولیٰ ۱۱۶۱ھ کو درد گردہ کے عارضہ میں لکھنؤ میں فوت ہوئے اور وہیں دفنائے گئے۔

آپ کثیر التصانیف عالم تھے ان کی کتابوں کے بارے میں فضل حق خیر آبادی لکھتے ہیں:

''تصانیف بسیار در علوم حکمیہ واصول دارد''(۲۸)

آپ کا سب سے بڑا کارنامہ ہندوستان میں درس نظامی کا ترتیب و اجراء ہے۔

آپ کی وفات کے بعد آپ کے شاگردوں نے اور خصوصاً حمد اللہ سندیلوی نے آپ کے مجوزہ نصاب کو باقاعدہ اپنے مدرسہ واقع سندیلہ میں جاری و ساری رکھا۔ اس کے علاوہ ملا نظام الدین کے فرزند اور خاندان فرنگی محل کے گوہر مولانا عبدالعلی محمد بحر العلوم نے آپ کے نصاب کو ہی اپنایا۔ مدارس رامپور و بہار میں اس کی تدریس میں مصروف رہے(۲۹) اور اس طرح ہندوستان میں نصاب درس نظامی وسیع بنیادوں پر پھیلتا چلا گیا اور اس خاندان سہالی کی کاوشوں کو اسلامی علوم کی تاریخ میں دوام حاصل ہو گیا۔

درس نظامی کے علوم و فنون اور ان کی نصابی کتب کا ایک علمی جائزہ

دینی مدارس کے نصاب میں مُلا نظام الدین سہالوی کے مرتبہ نصاب کو تاریخی اہمیت حاصل ہوئی اور پاکستان و ہندوستان کے دینی مدارس کا نصاب کم و بیش اسی نصاب پر مبنی ہے۔ یہ نصاب اپنے مرتب کے نام پر ''درس نظامی'' کہلاتا ہے جس میں درج ذیل علوم و فنون و کتب شامل ہیں:(۳۰)

Marfat.com

نمبر شمار	علم	کتاب یا نصابی کتب[۳۱]
۱	صرف	میزان، منشعب، صرف میر، پنج گنج زبدہ، فصول اکبری شافیہ
۲	نحو	نحو میر، شرح مائۃ عامل، ہدایت النحو، کافیہ، شرح جامی
۳	منطق و فلسفہ	صغریٰ کبریٰ، ایساغوجی، تہذیب شرح تہذیب، قطبی معہ میر، سلم العلوم
۴	حکمت	میبذی، صدرا، شمس بازغۃ
۵	ریاضی	خلاصۃ الحساب، تحریر اقلیدس (مقالہ اُولیٰ) تشریح الافلاک، رسالہ قوشجیہ، شرح چغمنی، (باب اوّل)
۶	بلاغت	مختصر معانی، مطول تا ما انا قلت
۷	فقہ	شرح وقایہ (اوّلین) ھدایہ (آخرین)
۸	اصول فقہ	نور الانوار، توضیح تلویح، مسلم الثبوت (مبادی کلامیہ)
۹	کلام	شرح عقائد نسفی، شرح عقائد جلالی میر زاہد، شرح مواقف
۱۰	تفسیر	جلالین، بیضاوی
۱۱	حدیث	مشکوٰۃ المصابیح

نصاب درس نظامی کی مدت تعلیم

نصاب درس نظامی کی مدت تعلیم سات سال ہے یعنی ایک متوسط طالبِ علم اس عرصہ میں سارا نصاب ختم کر لیتا ہے۔

نصاب درس نظامی میں اضافہ

مُلّا نظام الدین کے بعد بھی نصاب دینی مدارس میں فنون و کتب کا اضافہ ہوتا رہا۔ جو درج ذیل ہے:

صرف میں: ''دستور المبتدی''

ادب میں: نفحۃ الیمن، سبعہ معلقات، دیوان متنبی، مقامات حریری حماسہ۔

منطق میں: میزان منطق، مُلّا حسن، قاضی مبارک، میر زاہد، رسالہ، حاشیہ غلام یحییٰ، میر زاہد، مُلّا جلال۔ اور کہیں کہیں بحر العلوم، شرح مسلم، حاشیہ عبد العلی، میر زاہد، رسالہ وغیرہ کا اضافہ ہوتا رہا۔

فرائض میں: ''شریفیہ اور سراجی''

Marfat.com

مناظرہ میں: رشیدیہ

اصول حدیث میں: شرح نخبۃ الفکر

حدیث میں: بخاری، مسلم، موطا، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی۔

نصاب درس نظامی کی خصوصیت اور علمی جائزہ

درس نظامی کے نصاب کی سب سے اہم صفت جامعیت ہے اس میں دینی اور دنیاوی علوم کو یکجا کر دیا گیا ہے۔ اس نصاب میں علوم منقولات بھی اور علوم معقولات بھی ہیں۔ درس نظامی کا فارغ التحصیل عالم یا طالبِ علم ایک طرف دینی علوم میں معاملہ فہم اور وسعتِ نظر کا بھی حامل ہوتا ہے تو دوسری طرف اس نصاب سے فارغ التحصیل مسجد، مدرسہ، دارالقضاء ایوانِ حکومت یعنی تمام مناصب پر فائز ہو کر اپنی افادیت اور جامعیت کا ثبوت فراہم کرتا ہے۔ سرسید احمد خان، نواب محسن الملک، مولانا شبلی نعمانی، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا ابوالکلام آزاد اور مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اسی نظام کی پیداوار ہیں۔

انگریزوں کی آمد تک ایسے علماء نے مسلمانوں کی برتری کا سکہ جمایا ہوا تھا۔[۳۲] ولیم ہنٹر (Willium Hunter) اپنی کتاب 'ہمارے ہندوستانی مسلمان' میں اعتراف کرتے ہوئے لکھتا ہے[۳۳] کہ ''حکومت ہمارے ہاتھ منتقل ہونے سے پہلے مسلمان صرف سیاسی حیثیت سے ہی فوقیت نہ رکھتے تھے بلکہ علمی اور دماغی حیثیت سے بھی ممتاز تھے ان کے پاس ایک ایسا نظامِ تعلیم تھا جو ہمارے نظام تعلیم کے مقابلے میں حقارت کی نظر سے نہیں دیکھا جا سکتا کیونکہ یہ نظام اعلیٰ درجہ کی عقلی اور ذہنی تربیت کا سبب تھا اس کے اصول بیکار نہیں تھے۔ یہ اور بات ہے کہ ان اصولوں پر عمل درآمد جیسا کہ ہونا چاہیے ویسا نہیں ہوتا تھا لیکن اس میں شک نہیں کہ اس زمانے کے لیے بہترین نظام تھا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اس نظام نے ان کو علمی اور سیاسی برتری بخشی تھی۔''

☆☆☆

Marfat.com

دارالعلوم دیوبند

دیوبند مکتب فکر کی نصابی کتب اور دینی خدمات

دارالعلوم دیوبند کی مختصر تاریخ

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں انگریزوں نے تقریباً سات ہزار علماء کو تہہ تیغ کیا۔[۳۴] دینی علم اور تعلیم گاہیں پشت پناہی ختم ہونے کی وجہ سے خالی ہو رہی تھیں۔ دینی شعور رخصت ہو رہا تھا اور گمراہی و جہالت مسلمانوں کے دلوں پر چھائے جا رہی تھی اس لیے قوم میں ایسے افراد کی کمی محسوس ہونے لگی جو دُور اندیش اور معاملہ فہم ہوں اور اس طرح مسلمان قوم کی صحیح رہنمائی ختم ہوگئی مسلمانوں میں جاہلانہ رسوم و رواج، شرک و بدعت اور ہوا پرستی وغیرہ زور پکڑتے جا رہے تھے۔ مشرقی روشنی چھپتی جا رہی تھی اور مغربی تہذیب و تمدن کا سورج طلوع ہو رہا تھا جس سے دہریت والحاد، فطرت پرستی، آزادی فکر اور بیباکی کی کرنیں طلوع ہو رہی تھیں جس سے نگاہیں خیرہ ہو چلی تھیں۔ اسلام کی جیتی جاگتی تصویر دُھندلی نظر آنے لگی تھی اور اسلامی خدوخال کا پہچاننا مشکل ہو گیا تھا۔ اسلامی تشخص ختم ہوا چاہتا تھا اور ہندوستان کی فضائیں مسموم ہو چلی تھیں اور ہندوستان بھی اسپین کی تاریخ دہرانے کے لیے کمربستہ ہو چکا تھا۔[۳۵]

ملک میں جو نظام تعلیم رائج کیا گیا تھا وہ سراسر مادی تھا۔ مسلمانوں کے دینی اور ملّی تقاضوں کے بالکل منافی تھا۔ اسلامی دور کی تدریسی سہولتیں بھی سب ختم کر دی گئیں تھیں۔ اس وجہ سے مسلمانوں کی نوخیز نسلیں جہالت اور بے دینی کا شکار بنتی چلی جا رہی تھیں اور قومی و ملّی شعور سے بیگانہ ہو رہی تھیں۔[۳۶] تعلیم مسلمانوں کے لیے دینی فریضہ ہے اور مسلمان اس سے غافل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ اہل علم کے ایک بڑے طبقے نے جس کا خیال تھا کہ حکومت وقت کی معاندانہ کارروائیوں کے پیش نظر اس سے لاتعلقی کا رویہ اختیار کیا جائے اور نوخیز نسلوں کی اسلامی تربیت کے کام کو سب سے زیادہ اہمیت دی جائے۔

Marfat.com

مدارس قائم کیے جائیں اور اسلامی روایات میں تسلسل باقی رکھا جائے اور علمی ورثہ اسلاف کو ہر قیمت پر محفوظ کر لیا جائے۔

اس نقطہ نظر کے حامل علماء کے سرخیل مولانا عنایت احمد کاکوروی تھے جنہوں نے انڈمان کی قید سے رہائی کے بعد کانپور شہر میں مدرسہ فیض عام کی بنیاد رکھی تھی۔ لیکن اس مکتب فکر کے مشہور نمائندے مولانا محمد قاسم نانوتوی ہیں جنہوں نے ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۳۰۔ مئی ۱۸۶۷ء کو ضلع سہارن پور کے ایک قصبہ دیوبند میں ایک مدرسہ کا افتتاح کیا۔ اس مدرسہ کی بنیاد رکھنے میں خصوصیت سے حضرت حاجی سید عابد حسین صاحب، حضرت مولانا ذوالفقار علی اور حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب قابلِ ذکر ہیں جو مولانا قاسم نانوتوی کے دست و بازو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا شاہ رفیع الدین بھی دارالعلوم کے عہدہ اہتمام پر فائز ہوئے۔ دارالعلوم کی معنوی بناء پر حضرت نانوتوی نے آٹھ اصول اساسی تحریر کیے اور مولانا شاہ رفیع الدین نے نظم وانتظام کی بنیاد کے لیے آٹھ اصول عمل تجویز فرمائے۔ اس طرح یہ ۱۶ اصول دارالعلوم دیوبند کی حکمت عملی اور نظم وانتظام کی اساس ہیں۔(۴۷)

حکومت وقت سے لاتعلقی اس مدرسہ کا بنیادی اصول قرار پایا۔ تمام تر انحصار عوام کے تعاون اور چندہ پر رکھا گیا اور پیدا ہونے والی مشکلات کو مدرسہ کے حق میں نیک فال سمجھا گیا۔ مولانا محمد قاسم نانوتوی نے اپنے وصیت نامہ میں مدرسہ کے متعلق لکھا ہے:

> ''اس مدرسہ میں جب تک آمدنی کی کوئی سبیل یقینی نہیں ہے، یہ مدرسہ انشاءاللہ بشرط توجہ الی اللہ اسی طرح چلتا رہے گا اور اگر کوئی آمدنی ایسی یقینی حاصل ہو جائے جیسے جاگیر یا کارخانہ تجارت یا کسی امیر کا وعدہ، تو پھر یوں نظر آتا ہے کہ یہ خوف ورجا جو سرمایہ رجوع الی اللہ ہے، ہاتھ سے جاتا رہے گا اور امداد غیبی موقوف ہو جائے گی۔ کارکنوں میں باہمی نزاع پیدا ہو جائے گا القصہ آمدنی اور تعمیر میں ایک قسم کی بے سروسامانی ملحوظ رہے۔''

اس وصیت کا نتیجہ یہ نکلا کہ وصول چندہ کے ذریعے مدرسے کے کارکنوں کا عوام سے مستقل اور مستحکم رابطہ قائم ہو گیا اور اس طرح ہندوستان میں اس سے قبل کبھی کسی مدرسہ کو اتنے کثیر ہمدرد اور معاونین میسر نہیں آئے یہ لوگ فراہمی مالیات کے ساتھ ساتھ اشاعت افکار میں مدرسہ کے پشتی بان ثابت ہوئے۔

مولانا محمد قاسم نانوتوی نے دارالعلوم قائم کر کے اپنے عمل سے یہ نعرہ بلند کیا کہ ہماری تعلیم کا مقصد ایسے نوجوان تیار کرنا ہے جو رنگ ونسل کے لحاظ سے ہندوستانی ہوں اور دل و دماغ کے لحاظ سے اسلامی ہوں جن میں اسلامی تہذیب وتمدن کے جذبات بیدار ہوں اور دین وسیاست کے لحاظ سے ان

Marfat.com

میں اسلامی شعور زندہ ہو۔ بہرحال وہ ساعت محمود آ گئی کہ مدرسہ کا آغاز ہوا اور اس کی یہ تعمیر و دفاع کی ملی جلی تعلیم عملاً وجود میں آ گئی۔ مُلّا محمود دیوبندی نے (جو حضرت بانی دارالعلوم کے حکم پر مدرسہ دیوبند کا یہ تعلیمی منصوبہ جاری کرنے کے لیے بحیثیت مدرس میرٹھ سے دیوبند تشریف لائے تھے) اپنے سامنے ایک شاگرد جس کا نام محمود ہی تھا کو بیٹھا کر مدرسہ کا افتتاح کر دیا اور یہی طالب علم بعد میں شیخ الہند مولانا محمود الحسن کے لقب سے دنیا میں مشہور ہوئے۔ یہ افتتاح اول کسی عمارت مدرسہ میں نہیں بلکہ چھتہ کی مسجد کے کھلے صحن میں ایک انار کے درخت کے سایہ میں بیٹھ کر ہوا۔ یہ نہ کوئی مظاہرہ تھا نہ شہرت پسندی اور نہ عوام کا جمِ غفیر تھا۔ اس طرح صرف دو افراد سے یہ لاکھوں کے ایمانوں کی حفاظت کی اسکیم معرض وجود میں آ گئی اور سادگی و ندرت ایمان کا دور دورہ شروع ہو گیا۔(۳۸)

دارالعلوم کا سلسلہ سند و استناد

دارالعلوم دیوبند کا سلسلہ سند حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فاروقی سے ہوتا ہوا نبی کریم ﷺ تک جا پہنچتا ہے۔ شاہ صاحب اس جماعت دیوبند کے مورث اعلیٰ ہیں جن کے مکتب فکر سے اس جماعت کی تشکیل ہوئی۔ مولانا قاسم نانوتوی نے ولی اللہی سلسلہ کے تلمذ سے اس رنگ کو نہ صرف اپنایا بلکہ اس کے نقش و نگار کو اور واضح کیا اور وہی منقولات جو حکمت ولی اللّٰہی میں معقولات کے لباس میں جلوہ گر تھے حکمت قاسمیہ میں محسوسات کے لباس میں جلوہ گر ہو گئے۔(۳۹) اس خاص مکتب فکر کو جو ایک خاص طبقہ کا سرمایہ اور خاص حلقہ تک محدود تھا دارالعلوم دیوبند جیسے ادارہ کے ذریعے ساری اسلامی دنیا میں پھیلا دیا۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ ولی اللّٰہی مکتب فکر کے تحت دیوبندیت درحقیقت قاسمیت یا قاسمی طرز فکر کا نام ہے۔(۴۰)

حضرت نانوتوی کی وفات کے بعد دارالعلوم کے سرپرست ثانی قطب ارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے قاسمی طرز فکر کے ساتھ دارالعلوم کی تعلیمات میں فقہی رنگ بھرا اس طرح فقہ اور فقہا کے سرمایہ کا بھی اس میراث میں اضافہ ہو گیا۔ ان دونوں بزرگوں کی وفات کے بعد شاہ عبدالعزیز ثانی حضرت مولانا محمد یعقوب نے دارالعلوم کی تعلیمات میں عاشقانہ، والہانہ اور مجذوبانہ جذبات کا رنگ بھرا۔ آپ کے وصال کے بعد دارالعلوم کے سرپرست ثالث شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب تمام علوم کے محافظ ہوئے اور متواتر چالیس سال دارالعلوم دیوبند کی صدارت تدریس کی لائن سے علوم وفنون کو تمام منطقہ ہائے اسلامی میں پھیلایا اور ہزاروں کی تعداد میں علماء علم کی پیاس بجھا کر ہندوستان کے کونہ کونہ میں پھیل گئے۔

Marfat.com

''مختصراً دارالعلوم کے سلسلے میں یوں کہا جاسکتا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب جماعت دارالعلوم کے جدِ امجد ہیں حضرت مولانا قاسم نانوتوی جدِ قریب حضرت گنگوہی اور حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب اَخ الجد اور حضرت شیخ الہند بمنزلہ پدر بزرگوار ہیں۔''(۴۱)

دارالعلوم کا مسلک

علمی حیثیت سے یہ ولی اللّٰہی جماعت مسلکاً اہل السنّت والجماعت ہے جس کی بنیاد کتاب و سنت اور اجماع وقیاس پر قائم ہے اس کے نزدیک تمام مسائل میں اولین درجہ نقل وروایت اور آثار سلف کو حاصل ہے جس پر پورے دین کی عمارت کھڑی ہوئی ہے۔ وہ روایات کے مجموعہ سے حنفی فقہ کی روشنی میں شارع علیہ السلام کی غرض وغایت کو سامنے رکھ کر تمام روایات اسی کے ساتھ وابستہ کرتا ہے اور اس طرح ترتیب دیتا ہے کہ وہ ایک ہی زنجیر کی کڑیاں دکھائی دیں۔ تزکیۂ نفس اور اصلاحِ باطن بھی اس کے مسلک میں ضروری ہے۔ دوسری طرف سیاسی خدمات سے بھی اس کے فضلاء نے کسی بھی وقت پہلوتہی نہیں کی حتیٰ کہ ۱۸۰۳ء سے ۱۹۴۷ء تک اس جماعت کے افراد نے اپنے طور پر بڑی قربانیاں پیش کیں جو تاریخی طور پر مسلّم ہیں خلاصہ یہ ہے کہ دارالعلوم دیناً مسلم، فرقتہً اہلِ سنت والجماعت مذہباً حنفی، مشرباً صوفی، کلاماً اشعری، سلوکاً چشتی بلکہ جامع سلاسل فکراً ولی اللّٰہی، اصولاً قاسمی، فروعاً رشیدی اور نسبتاً دیوبندی ہے۔(۴۲)

دارالعلوم کی تربیت کا رخ

دارالعلوم دیوبند نے ہندوستان کے بدلتے ہوئے حالات میں جو سب سے بڑا کام کیا وہ یہ کہ مسلمانوں میں بلحاظ دین ومذہب اور بلحاظِ معاشرت تبدیلی نہیں ہونے دی کہ وہ حالات کی رو میں بہہ جائیں۔ پختگی وعزیمت کے ساتھ انہیں اسلامی سادگی اور دینی ثقافت کے زاہدانہ ومتوکلانہ اخلاق پر قائم رکھا جو بدلتے تمدن ومعاشرت میں طبعی طور پر ناگزیر تھا۔ اس طرح عام مسلمانوں میں اسلامی مدنیت کا سادہ نقشہ قائم رہا اور جدید تمدن ومعاشرت اغیار کی نقالی کا غلبہ نہیں ہوسکا اور اسلامی غیرت وحمیت باقی رہ گئی۔ اغیار کی نقل کے بجائے سنت نبوی کو معیار زندگی بنانے کے جذبات عام مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کیے جس سے عام تمدن ومعاشرت میں پرہیز گاری اور تقویٰ وطہارت قائم ودائم رہے اور اس طرح امکانی حد تک دین میں آزاد فکری، آزاد روشی اور بے قاعدگی کی مداخلت کے راستے روک دیے۔

دارالعلوم کی مجالس

دارالعلوم میں تین ذمہ دار مجالس قائم ہیں:

۱۔ مجلسِ شوریٰ　　۲۔ مجلسِ عاملہ　　۳۔ مجلسِ علمیہ

۱۰/۱۵/۱۹

Marfat.com

دارالعلوم کے شعبہ جات

دارالعلوم دیوبند کے شعبہ جات کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱۔ تعلیمی شعبہ جات ۲۔ انتظامی شعبہ جات ۳۔ مالی شعبہ جات

تعلیمی شعبہ جات

حسب ذیل شعبہ جات پر مشتمل ہے:

۱۔ شعبہ تعلیم عربی ۲۔ شعبہ تعلیم فارسی ۳۔ شعبہ تجوید وقرأۃ

۴۔ شعبہ تعلیم قرآن شریف ناظرہ ۵۔ شعبہ ابتدائی دینیات وتعلیم قرآن شریف ناظرہ

۶۔ صف عربی ۷۔ صف انگریزی ۸۔ شعبہ خوش نویسی ۹۔ جامعہ طبیہ

۱۰۔ دارالصنائع ۱۱۔ شعبہ مطالعہ علوم قرآنی ۱۲۔ شعبہ تعلیم الافتاء

۱۳۔ مجلس معارف القرآن ۱۴۔ دارالافتاء

انتظامی شعبہ جات

انتظامی شعبہ جات کے تحت درج ذیل شعبہ جات آتے ہیں:

۱۔ کتب خانہ ۲۔ مطبخ ۳۔ تعمیرات

۴۔ شعبہ دارالمطالعہ ۵۔ شعبہ دارالتربیت ۶۔ شعبہ ترتیب وفتاویٰ

۷۔ شعبہ دارالاقامہ ۸۔ شعبہ تنظیم ابنائے قدیم ۹۔ شعبہ برقیات ومتفرقات

۱۰۔ محافظ خانہ ۱۱۔ شعبہ امور خارجہ ۱۲۔ شعبہ نشریات دارالعلوم

۱۳۔ شعبہ تبلیغ ۱۴۔ شعبہ ورزش

مالی شعبہ جات

مالی شعبہ جات کے تحت حسب ذیل شعبہ جات ہیں:

۱۔ محاسبی ۲۔ شعبہ اوقاف ۳۔ شعبہ تنظیم وترقی ۴۔ ادارہ اہتمام

اس طرح دارالعلوم کا نظام کل ۳۲ شعبوں پر مشتمل ہے جس میں سے ہر ایک شعبہ ایک مستقل ادارہ کی صورت رکھتا ہے جس کا عملہ اور ذمہ دار انچارج الگ الگ ہے۔

دارالعلوم کی سندیں اور سرٹیفکیٹ

۱۔ سند العالم دورہ حدیث کا امتحان پاس کرنے پر

Marfat.com

۲۔سندالفاضل دورہ حدیث کے علاوہ دورہ تفسیر بھی پڑھنے پر

۳۔سندالکامل درجہ تکمیل کے علوم وفنون پڑھنے پر

مندرجہ بالا تینوں اسناد کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی، جامعہ ازہر قاہرہ مصر اور مدینہ یونیورسٹی نے منظور کر لیا ہے۔

درجات فارسی سے فارغ ہونے پر صرف ایک سند دی جاتی ہے۔

درجہ تجوید سے فارغ ہونے پر صرف ایک سند دی جاتی ہے۔

درجہ ابتدائی دینیات سے فارغ ہونے والے کو سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔

جرائد دارالعلوم

دارالعلوم سے دو رسالے نکلتے ہیں:

۱۔رسالہ دارالعلوم: یہ اردو میں شائع ہوتا ہے جو علمی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔

۲۔رسالہ دعوت الحق: یہ عربی میں شائع ہوتا ہے جس میں اکابر دارالعلوم کے علمی اور مسلکی مضامین عربی میں شائع کیے جاتے ہیں۔

ہندو پاک میں دارالعلوم کی خدمات

دارالعلوم دیوبند میں اہل علم سے فیض پانے والے وہ علماء وفضلا تیار ہوئے جنہوں نے تعلیم، تصنیف، خطابت وتذکیر، تبلیغ تزکیۂ اخلاق، افتاء، مناظرہ، صحافت، درس وتدریس، امامت اور حکمت وطب وغیرہ میں بیش بہا خدمات انجام دیں۔ ان فضلاء نے کسی ایک خطہ یا مخصوص جگہ میں نہیں بلکہ ہندو پاک کے ہر صوبہ اور بیرونی ممالک کی سطح پر کارہائے نمایاں انجام دیے۔

ہندوستان اور پاکستان کے فضلائے دارالعلوم کی فہرست ۱۲۸۳ھ تا ۱۳۸۲ھ درج ذیل ہے:(۴۴)

نام صوبہ	تعداد فضلاء کرام	نام صوبہ	تعداد فضلاء کرام
مدراس	۳۰	آندھیرا	۵۲
مغربی بنگال	۱۵۱	نیپال	۳
بہار واڑیسہ	۷۸۰	گجرات	۱۳۸
یو۔پی	۱۸۹۶	مہاراشٹر	۳۹
آسام ومنی پور	۲۶۵	جموں وکشمیر	۱۱۰

Marfat.com

مدھیہ پردیش	۲۸	راجستھان	۴۳
کیرالہ	۴۲	دہلی	۱۲
میسور	۶	مشرقی پنجاب	۱۹۶
ٹراونکور	۴	ہندوستان ٹوٹل =	۳۷۹۵

پاکستان

پاکستان ۱۵۱۹ بنگلہ دیش ۱۶۷۲

میزان (ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش) ۶۹۸۶

بیرونی ممالک

غیر ملکی فضلاء دارالعلوم کی فہرست از ۱۲۸۳ھ تا ۱۳۸۲ھ

عراق	۲	یمن	۱	شام	۱	انڈونیشیا	۱
سعودی عرب	۲	ملائشیاء	۲۸	برما	۱۴۴	جنوبی افریقہ	۱۴
سیلون	۲	چین	۴۴	ایران	۱۱	روس بشمول سائبیریا	۷۰
کویت	۲	افغانستان	۱۰۹			میزان:	۴۳۱

میزان بیرونی ممالک ۴۳۱ میزان ہندو پاک ۶۹۸۶

ہندو پاکستان و بیرونی ممالک کے فضلا کا مجموعی میزان: ۷۴۱۷

فضلاء کرام کے علاوہ جن طلبا نے دارالعلوم سے استفادہ کیا: ۵۸۳۱۰

فضلاء اور استفادہ کرنے والوں کی مجموعی تعداد: ۶۵۷۲۷

تصانیف میں دارالعلوم کا حصہ

دارالعلوم نے سو سال کے عرصے میں ۱۱۶۴ مصنفین پیدا کیے جن میں سے ۲۷۶ اعلیٰ پائے کے مصنفین ہیں۔

مشاہیر دارالعلوم

مشاہیر علمائے دیوبند میں اپنے وقت کے امام ملت، علم و عمل کا نمونہ خواص و عوام کی رشد و ہدایت کا مرکز، روایت حدیث، رنگ تفسیر فقہ میں راسخ، ذاتی خدا پرستی، اخلاق و مصلح دین اور قومی امور میں مسلمہ طور پر قائد تسلیم کیے گئے ہیں (۴۴) جن کی تفصیل ذیل ہے:

Marfat.com

۱۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب حجۃ الاسلام

۲۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب قطب ارشاد

۳۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی قطب ارشاد

۴۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب امبیٹھوی ایضاً

۵۔ حضرت مولانا سید احمد حسن امروہوی ایضاً

۶۔ حضرت مولانا کلیم جمیل الدین نگینوی ایضاً

۷۔ حضرت مولانا عبدالعلی صاحب دہلوی ایضاً

۸۔ حضرت مولانا نواب محی الدین خان

۹۔ حضرت مولانا صدیق احمد صاحب امبیٹھوی

۱۰۔ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی

۱۱۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی

۱۲۔ حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن امروہوی

۱۳۔ حضرت مولانا حافظ محمد احمد

۱۴۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی دیوبندی

۱۵۔ مولانا حکیم عبدالوہاب یوسف پوری (ضلع غازی پور) المعروف حکیم نابینا

۱۶۔ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری

۱۷۔ حضرت مولانا نجم الدین صاحب

۱۸۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری

۱۹۔ حضرت مولانا شاہ وارث حسن صاحب لکھنوی

۲۰۔ حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب

۲۱۔ حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی

۲۲۔ حضرت مولانا عبیداللہ صاحب سندھی

۲۳۔ حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب سہرامی

۲۴۔ حضرت مولانا عبدالرزاق صاحب پشاوری

۲۵۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب

Marfat.com

۲۶۔ حضرت مولانا محمد سہول صاحب بھاگلپوری

۲۷۔ حضرت مولانا محمد میاں صاحب منصورہ انصاری

۲۸۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب آروی

۲۹۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی

۳۰۔ حضرت مولانا سید فخر الدین احمد صاحب

۳۱۔ حضرت مولانا فضل ربی صاحب

۳۲۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاری

۳۳۔ حضرت مولانا ماجد علی صاحب

۳۴۔ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری

۳۵۔ حضرت مولانا مناظر احسن صاحب گیلانی

۳۶۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب کیملپوری

۳۷۔ حضرت مولانا سیف الرحمٰن صاحب کابلی

۳۸۔ حضرت مولانا رضی اللہ صاحب

۳۹۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب

۴۰۔ حضرت مولانا محمد طیب صاحب

۴۱۔ حضرت مولانا عبد الغفور صاحب مہاجر مدنی

۴۲۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی

۴۳۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی

۴۴۔ حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی

۴۵۔ حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن صاحب

۴۶۔ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

۴۷۔ حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب

۴۸۔ حضرت مولانا سعید احمد صاحب

۴۹۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری

۵۰۔ حضرت مولانا حامد الانصاری غازی

Marfat.com

۵۱۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر پاکستان اسمبلی وسابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد

۵۲۔ حضرت مولانا سید محمد منت اللہ صاحب رحمانی

۵۳۔ مولانا احسان اللہ خان صاحب تاجور نجیب آبادی

۵۴۔ مولانا مظہر الدین صاحب بجنوری

۵۵۔ مولانا شائق احمد عثمانی

۵۶۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب بجنوری

۵۷۔ مولانا حکیم الدین بجنوری

دارالعلوم کے فضلائے کرام کی کارکردگی

۱۲۸۳ھ تا ۱۳۸۳ھ ۱۰۰ سال کے عرصے میں درجہ بندی کے لحاظ سے حسبِ ذیل کارکردگی کا مظاہرہ کیا:(۴۵)

مشائخ طریقت پیدا کیے	۵۳۶	مدرسین پیدا کیے	۵۸۸۸
مصنّفین پیدا کیے	۱۱۶۴	مفتی وقت پیدا کیے	۱۷۸۴
مناظر پیدا کیے	۱۵۴۰	صحافی پیدا کیے	۶۸۴
خطیب ومبلغ پیدا کیے	۴۲۸۸	طبیب پیدا کیے	۲۸۸
فضلائے صنعت وحرفت	۷۴۸		

ابنائے قدیم دارالعلوم نے ۸۹۳۶ مدارس ومکاتب قائم کیے۔

مذکورہ بالا خدمات میں جن حضرات گرامی نے اعلیٰ مقام حاصل کیا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اعلیٰ درجہ کے معلمین ومدرسین	۴۴۸	اعلیٰ درجہ کے مصنّفین	۲۷۶
اعلیٰ درجہ کے مفتی	۱۶۴	اعلیٰ درجہ کے مناظر	۱۱۲
اعلیٰ درجہ کے صحافی	۱۰۸	اعلیٰ درجہ کے خطیب مبلغ	۲۸۸
اعلیٰ درجہ کے طبیب	۱۶۴		

دارالعلوم کی آمدن واخراجات کا تخمینہ(۴۶)

۱۲۸۳ھ سے ۱۳۸۲ھ تک ایک سو سال کی آمدنی وخرچ حسب ذیل ہے:

ایک سو برس کی کل آمدنی	۱۰۸۳۱۵۶۶ روپے
ایک سو برس کا کل خرچہ	۱۰۸۴۶۹۴۶ روپے

Marfat.com

ایک سو برس کا کل خرچہ تعمیرات	۱۰۰۸۹۵ روپے
سو برس کی تعداد فضلا کرام	۷۴۱۷
سو برس کی تعداد فتاوئی	۲۶۹۲۱۵
سو برس کی تعداد کتب / کتب خانہ	۸۲۳۵۰

دارالعلوم کے اعلیٰ عہدے صرف چار ہیں:

۱۔ سرپرستی　۲۔ اہتمام　۳۔ صدارت تدریس　۴۔ افتاء

دارالعلوم کے سرپرست بلحاظِ عمر

۱۔ بانی دارالعلوم حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ۱۲۸۳ھ تا ۱۲۹۷ھ

۲۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی ۱۲۹۸ھ تا ۱۳۲۳ھ

۳۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن ۱۳۲۴ھ تا ۱۳۳۳ھ

۴۔ مولانا عبدالرحیم رائے پوری ۱۳۳۴ھ تا ۱۳۳۷ھ

۵۔ شیخ الہند ۱۳۳۸ھ تا ۱۳۳۹ھ

۶۔ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ۱۳۴۴ھ تا ۱۳۵۴ھ

مہتمم دارالعلوم

۱۔ حاجی سید عابد حسین صاحب دیوبندی	اولاً ۱۲۸۳ھ تا ۱۲۸۴ھ
	دوم ۱۲۸۶ھ تا ۱۲۸۸ھ
	ثالثاً ۱۳۰۶ھ تا ۱۳۱۰ھ
۲۔ حضرت مولانا شاہ رفیع الدین دیوبندی	اولاً ۱۲۸۴ھ تا ۱۲۸۵ھ
	ثانیاً ۱۲۸۸ھ تا ۱۳۰۶ھ
۳۔ حاجی محمد فضل حق صاحب دیوبندی	۱۳۱۰ھ تا ۱۳۱۱ھ
۴۔ حضرت مولانا محمد منیر صاحب نانوتوی	۱۳۱۱ھ
۵۔ حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب ابن مولانا قاسم صاحب نانوتوی صاحب	۱۳۱۳ھ تا ۱۳۴۷ھ تقریباً ۳۵
۶۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانی	

نیابت حافظ محمد احمد صاحب میں رکھے گئے تھے ۱۳۲۵ھ تا ۱۳۴۸ھ

Marfat.com

۷۔ حضرت مولانا قاری محمد طیب
۱۳۸۲ء تک آپ آخری مہتمم تھے ۱۳۴۸ھ تا ۱۳۸۲ھ

دارالعلوم کے صدر مدرس

۱۔ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی
(آپ سے ۷۷ طلبہ دورہ حدیث پڑھ کر فارغ ہوئے)

۲۔ حضرت مولانا سید احمد صاحب دہلوی
(۲۸ طلبہ آپ سے فارغ التحصیل ہوئے)

۳۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب
آپ نے ۲۵ برس تک حدیث وتفسیر پڑھائی اور ۸۶۰ طلبہ آپ سے حدیث پڑھ کر فارغ ہوئے۔

۴۔ حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری ۱۲ سال کی مدت میں آپ سے ۸۰۹ طلبہ نے دورۂ حدیث پڑھ کر فراغت حاصل کی۔

۵۔ حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی ۳۲ سال میں آپ سے ۴۴۸۳ طلبہ نے بخاری شریف وترمذی پڑھ کر فراغت حاصل کی۔

۶۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بلیاوی (امام معقولات)
۵ سال میں آپ سے ۱۱۶۰ طلبہ فارغ التحصیل علم حدیث ہوئے خصوصیت سے صحیح مسلم آپ کے درس کا شاہکار رہی۔

دارالعلوم کا نصاب تعلیم

دارالعلوم کے نصاب تعلیم کو نہایت ہی بنیادی واساسی اہمیت حاصل ہے جس سے یہاں کے فارغ التحصیل علماء کا دینی رخ متعین ہوتا ہے اور یہ ہر تعلیمی شعبہ کے لیے الگ الگ ہے۔ درجات عربیہ کے نصاب میں ۲۲ علوم وفنون داخل ہیں۔ جن میں کچھ علوم عالیہ ہیں جو مقاصد کا درجہ رکھتے ہیں اور کچھ علوم آلیہ ہیں جو علوم عالیہ کے لیے ممد ومعاون یا وسائل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

علوم عالیہ

قرآنِ عظیم، تفسیر، اصولِ تفسیر، حدیث، اصول حدیث، فقہ، اصول فقہ، علم عقائد وکلام علم الاحسان (تصوف) علم الفرائض والمواریث۔

Marfat.com

علوم آلیہ

صرف ونحو، معانی و بیان، ادب عربی، منطق، فلسفہ، عروض وقوافی، مناظرہ، ہیئت، ہندسہ، حساب، طب، تجوید وقراۃ۔

دارالعلوم میں ۱۱ سال پر پورے نصاب کو تقسیم کر دیا گیا ہے سال بھر کی مقررہ کتابیں ختم ہونے کے بعد طالب علم دوسرے سال کی مقررہ کتابوں کو پڑھتا ہے اور اسی طرح بتدریج اگلے سالوں میں کتابیں پڑھتا ہے۔

درجہ عربیہ کا گیارہ سالہ نصاب تعلیم ونصابی کتب

سال اوّل

صرف (میزان الصرف، منشعب، پنج گنج، علم الصیغہ) نحو (نحو میر، شرح مائۃ عامل)

عربی ادب (مفید الطالبین) منطق (صغریٰ، کبریٰ)

سال دوم

صرف (فصول اکبری تا بحث مخارج مراج الارواح) نحو (ہدایۃ النحو، کامل، کافیہ، کامل)

عربی ادب (نفحۃ الیمن دو باب، تحریر عربی) فقہ (نور الایضاح، قدوری)

سال سوم

نحو (شرح جامی بحث فعل وحرف و بحث اسم تا مبنیات)، عربی ادب (نفحۃ العرب، تحریر عربی)

منطق (قطبی تصدیقات تا مختلطات) فلسفہ (ہدیہ سعیدیہ) فقہ (کنز الدقائق)

اصول فقہ (اصول الشاشی)

سال چہارم

علم معانی و بیان (مختصر المعانی، فن اول وثانی) تلخیص المفتاح، تمام

منطق (قطبی تصورات، تمام، میر قطبی تا مفہوم) فقہ (شرح وقایہ تا ختم کتاب العتاق)

اصول فقہ (نور الانوار۔ تا باب القیاس) تفسیر (ترجمہ قرآن شریف، اول پندرہ پارے)

تجوید وقراۃ (مشق پارہ عم مع فوائد مکیہ)

Marfat.com

سال پنجم

عربی ادب (مقامات حریری ۲۰ مقامے، انشاء عربی) منطق (سلم العلوم)

فقہ (ہدایہ اوّلین، کامل)، اصول فقہ (حسامی تمام) تفسیر (ترجمہ قرآن شریف، آخری پندرہ پارے)

سال ششم

تفسیر (جلالین شریف تمام)، اصول تفسیر (الفوز الکبیر تمام)، منطق (سلاحسن تا بحث جنس)

فلسفہ (مسیبذی تمام)، علم کلام (مسامرہ تمام، شرح عقائد نسفی تمام)، علم الفرائض (سراجی)

اصول افتاء (رسم المفتی)

سال ہفتم

فقہ (ہدایہ اخیرین تمام)، تفسیر (بیضاوی۔سورہ بقرہ)، حدیث (مشکوۃ شریف تمام)

اصول حدیث (شرح نخبۃ الفکر تمام)، اصول فقہ (توضیح تلویح تا بحث حقیقت ومجاز)

ہیئت (تصریح تمام)

سال ہشتم

حدیث نسائی ابن ماجہ، ترمذی شریف، بخاری شریف، ابوداؤد شریف، مسلم شریف، شمائل ترمذی۔ (دورہ حدیث)

سال نہم

طحاوی شریف، موطا امام مالک، موطا امام محمد، تفسیر: بیضاوی شریف، ثلث اول از ربع ثانی پارہ سیقول تا سورہ مائدہ، بیضاوی شریف ثلث ثانی از سورہ یونس تا سورہ مریم، بیضاوی شریف از سورہ ق تا ختم قرآن شریف، ابنِ کثیر ثلث اول از سورہ آلِ عمران تا سورہ یونس، ابنِ کثیر ثلث ثانی سورہ رعد تا سورہ روم، ابنِ کثیر ثلث از سورہ روم تا سورہ صف۔

درجہ تکمیل، سال اوّل

دیوان حماسہ۔باب الحماسہ وباب المراثی، ادب عربی دیوان متنبّی---تا قافیہ عین

سبعہ معلّقہ---دو معلّقہ

عروض وقوافی (نقطۃ الدائرہ)، علم المعانی (مطول تا بحث ملا نا قلت مناظرہ۔ (رشیدیہ)

Marfat.com

منطق - میر زاہد رسالہ --- تمام　　میر زاہد ملا جلال --- تا بحث موضوع

فلسفہ صدرا --- دو فصل　　شمس بازغہ --- تا بحث واتفاق

ہیئت شرح چغمنی --- تا فصل رابع سبع شداد

بست باب --- تمام

درجہ تکمیل، سال دوم اصولِ فقہ (مسلم الثبوت)

ریاضی　خلاصۃ الحساب　　اقلیدس

منطق　حمد اللہ --- تا شرطیات　　قاضی مبارک --- تا ختم امہات المطالب

خیالی --- تا احوال برزخ　　امور عامہ --- تا بحث وجود ذہنی

جلالی --- تا ختم صفات

حکمت شرعیہ عوارف المعارف　　حجۃ اللہ البالغہ --- قسم اول

دارالعلوم دیوبند کی خدمات کا جائزہ

اس مدرسہ کو ایسے مدرس ملے جو عالم متبحر، متقی اور مخلص تھے جنہوں نے اخلاص یک سوئی اور لگن کے ساتھ تدریس کے فرائض انجام دیے۔ فارغ التحصیل ہونے کے بعد سینکڑوں کی تعداد میں طلبہ ہندوستان اور دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے اور مسلمانوں کے لیے دینی خدمات انجام دیں۔[47] وسعت اور اثرات کے لحاظ سے یہ اسلامی ہند کا عظیم الشان مدرسہ ہے جسے ہندوستان کی جامع ازہر کہا جاتا ہے۔ یہ مدرسہ اپنے پیش نظر مقاصد میں کامیاب رہا۔ اس کی مقبولیت کے باعث ملک کے مختلف حصوں میں ایسے مدارس قائم ہوتے چلے گئے مظاہر العلوم سہارن پور، مدرسہ عالیہ رام پور، مدرسہ احمدیہ آلہ بہار دارالحدیث رحمانیہ بنارس، دارالعلوم آرکاٹ مدارس، مدرسہ دارالہدیٰ ٹھیڑی خیر پور سندھ، خیر المدارس ملتان وغیرہ سب مدرسہ دیوبند کے فیض کی جدولیں ہیں۔ ان مدارس نے پورے ہندوستان میں مسلمانوں کی دینی روایات اور علمی ورثہ کو محفوظ کرنے میں بڑی حد تک کامیابی حاصل کی۔ مغربی تہذیب کی یلغار میں یہ مدارس دینی تہذیب کے حصار ثابت ہوئے۔ آج تک انہوں نے مغربی تہذیب کے سامنے ہتھیار نہیں ڈالے اور یہ استقامت قابل تعریف ہے۔

مدرسہ دیوبند نے علم حدیث کی بہت اہم خدمات انجام دی ہیں۔ اس کے فن کے متبحر علماء یہاں پیدا ہوئے۔ علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب اور علامہ انور شاہ کشمیری صاحب متاخرین محدثین کرام کی صف

Marfat.com

میں بیٹھنے کے اہل ہیں۔ ہندوستانی علماء کی خدمت علم حدیث کو مصر کے مشہور و معروف عالم علامہ سید رشید رضا نے ۱۹۳۵ء میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔

اگر ہمارے بھائی ہندوستان کے علماء کا انہماک علم حدیث سے نہ ہوتا تو مشرقی ممالک میں یہ علم ختم ہو جاتا دسویں صدی ہجری سے مصر، شام عراق اور حجاز میں یہ علم کمزور ہوتا چلا جارہا تھا اور اب چودھویں صدی کے آغاز میں تو ضعف کی انتہا کو پہنچ گیا ہے۔(۴۸)

مدرسہ دیوبند کا اصل مقصد اسلاف کے علمی ورثہ کو محفوظ کرنا ہے اس وقت ہندوستان کے اہم مدارس کی مختلف علمی روایات بھی اہلِ دیوبند نے ان تمام روایات کو یکجا کر لیا ہے۔

سید محبوب علی رضوی رقمطراز ہیں ''تیرہویں صدی ہجری اور انیسویں صدی عیسوی میں ہندوستان میں علم کے تین مراکز فکر تھے۔ دہلی لکھنؤ اور خیر آباد ان تینوں کا نصاب مشترک تھا تاہم نکتہ نظر مختلف تھے۔ دہلی میں علم حدیث اور تفسیر پر زیادہ توجہ دی جاتی تھی۔ لکھنؤ میں فرنگی محل کے علماء پر ماوراء النہر کا ساتویں صدی ہجری والا قدیم رنگ چھایا ہوا تھا۔ خیر آبادی مرکز کا موضوع علم صرف منطق و فلسفہ تھا۔ یہ علوم اس انہماک سے پڑھائے جاتے تھے کہ جملہ علوم کی تعلیم ان کے سامنے ماند پڑ گئی تھی دارالعلوم دیوبند کے نصاب میں تینوں مقامات کی خصوصیات کو جمع کر لیا گیا ہے۔(۴۹)

اشاعت علم کے ساتھ اس مدرسہ نے اصلاح عقائد اور رد بدعات کا کام بڑے پیمانہ پر اور بڑے جوش و جذبہ سے(۵۰) انجام دیا۔ یہاں کے فارغ التحصیل طلبہ نے یہ پیغام ملک کے گوشہ گوشہ میں پہنچا دیا۔ معاشرہ میں صدیوں سے رائج شدہ بدعات کے خلاف تحریک چلانا شدید مزاحمت کا سبب بنا۔ باوجود بہت سی مخالفتوں کے یہ اصلاحی تحریک پیش قدمی ہی کرتی رہی اور کافی دور رس اثرات ملک میں ظاہر ہوئے۔ یہ اصلاحی تحریک اہل دیوبند کا قابل فخر کارنامہ ہے۔(۵۱)

Marfat.com

دارالعلوم ندوۃ العلماء

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی اور ہندوستان میں دینی حلقہ کی نئی تعلیمی تحریک

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد ہندوستان کی سیاسی، مذہبی اور تعلیمی حالت بڑی دگرگوں ہو چکی تھی اور خاص کر مسلمان خوف و ہراس اور دباؤ کا شکار ہو چکے تھے۔ ہندوستان ذہنی کشمکش اور نئے تعلیمی تقاضوں کا میدان بنا ہوا تھا۔ اسے نئے حالات کا سامنا تھا جو کسی نئے اجتہاد اور نئے تعلیمی اقدام کا طلب گار تھا۔ مسلمانوں کے دل بہت ناراض تھے کیونکہ ملک میں انقلاب وحوادث کے طوفان برپا تھے مکاتب و مدارس کا پرانا سلسلہ ٹوٹ رہا تھا۔ مسلمان طلبہ انگریزی سکولوں اور کالجوں کی طرف متوجہ ہو رہے تھے۔ ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت تھی لہٰذا حکومت کی طرف سے عیسائیت کا چرچا خوب ہو رہا تھا۔ مشنریوں اور گرجاگھروں کے جال پھیلائے جا رہے تھے۔ مسلمانوں اور عیسائیوں میں مناظروں کا زور تھا۔ دونوں طرف سے رسالوں پر رسالے لکھے جا رہے تھے اور انگریزوں کے خیالات یورپی فکر و نظر کی صورت میں پورے ملک میں پھیل رہے تھے اور علماء باہمی چپقلشوں اور چھوٹے چھوٹے فقہی مسائل میں اُلجھے ہوئے تھے اور خواص تقلید و عدم تقلید، قرأت، فاتحہ، امین بالجہر اور رفع یدین کے مسئلوں کے پیچھے پڑے ہوئے باہم دست و گریباں تھے۔ مسجدیں و مدارس لڑائی کا میدان بن چکی تھیں اور تکفیر اور فسق کے فتوے دیے جا رہے تھے۔ مدرسوں میں پرانا یعنی قدیمی طریقہ درس جاری تھا جو زمانہ جدید کے حالات سے دور اور قوم کے نئے رہبر و رہنما پیدا کرنے سے قاصر تھا۔(۵۲)

ندوۃ العلماء کا کام

علماء کی باہمی کشمکش، فقہی اختلافات کی شدت، حقیقی مسائل سے پہلوتہی اور وقتی یا مصنوعی مسائل پر زور آزمائی، مناظروں کی گرم بازاری اور تکفیر کا رواج نئے فتنوں کی طرف سے غفلت اور غیر ضروری و

Marfat.com

غیر شرعی چیزوں پر اصرار، یہ حوصلہ شکن حالات تھے جس میں مولانا محمد علی مونگیری نے ندوۃ العلماء کا تخیل اسلامی ہند کے سامنے پیش کیا۔(۵۳)

۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۲ء میں مدرسہ فیض عام کانپور کے جلسہ دستار بندی کے موقع پر علماء کی ایک مجلس مشاورت نے اتفاق رائے سے یہ بات طے کی کہ ''علماء'' کی ایک مستقل انجمن قائم کی جائے اور آئندہ سال مدرسہ فیض عام کی سالانہ دستار بندی کے موقع پر اس کا پہلا جلسہ عام منعقد کیا جائے اور اس میں ہندوستان کے تمام ممتاز اور جید علماء کو مدعو کیا جائے۔ اس مجلس کا نام ندوۃ العلماء قرار پایا'' اور مولانا سید محمد علی جو مولانا لطف اللہ کے شاگرد رشید اور حضرت شاہ فضل الرحمٰن کے مرید وخلیفہ تھے اور رد نصاریٰ میں متعدد کتابوں کے مصنف اور تحفہ محمدی نامہ رسالہ نکال رہے تھے اس نئی مجلس کے پہلے ناظم مقرر ہوئے مجلس ندوۃ العلماء کی پہلی مجلس میں شریک ہونے والے ممتاز اور نامور علماء کے نام گرامی حسب ذیل ہیں (۵۴) جنہوں نے ندوۃ العلماء کے قیام پر تائیدی دستخط کیے:

۱۔ شیخ الہند مولانا محمود حسن	(مدرس اول دارالعلوم دیوبند)
۲۔ مولانا اشرف علی تھانوی	(مدرس مدرسہ جامع العلوم کانپور)
۳۔ مولانا خلیل احمد سہارنپوری	(مدرس دوم دارالعلوم دیوبند)
۴۔ مولانا سید محمد علی مونگیری	۵۔ مولانا لطف اللہ علی گڑھی
۶۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری	۷۔ مولانا شاہ محمد حسین الٰہ آبادی
۸۔ مولانا نور محمد پنجابی	(صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ فتح پور)
۹۔ مولانا شاہ سلیمان پھلواری	۱۰۔ مولانا احمد حسن کانپوری
۱۱۔ مولانا سید ظہور الاسلام فتح پوری	۱۲۔ مولانا عبدالغنی خان مرشد آبادی
۱۳۔ مولانا حکیم فخر الحسن گنگوہی	۱۴۔ مولانا شاہ تجمل حسین دیسنوی

ندوۃ العلماء کا تصور بقول مولانا حبیب الرحمٰن شیروانی کے وہ مولانا سید محمد علی کے صاحبزادے مولانا لطف اللہ کو ایک خط میں صاف طور پر لکھتے ہیں کہ:

''ندوۃ العلماء کے قیام کا اولا سید محمد علی کے دماغ میں خیال پیدا ہوا تھا جس پر سارے ملک نے لبیک کہا اور آج اس کے آثار ملک میں ملت کے سامنے ہیں۔''(۵۵)

اغراض ومقاصد

یہ انجمن اولاً سلسلہ تعلیم کو درست کرنے اور بالاتفاق تمام مدارس اسلامیہ میں جاری ہو جانے

Marfat.com

کی کوشش کرے اور جو امور ان مدارس کے طلبہ کی تہذیب واخلاق اور ترقی علم میں بہتر سمجھے ان کے اجراء کی کوشش کرے۔

یہ انجمن کوشش کرے کہ علماء کا باہمی نزاع نہ ہونے پائے اور جب کوئی اختلاف کسی گروہ میں واقع ہو تو وہ اس انجمن کے ذریعے طے ہو جایا کرے۔(۵۶)

مقاصد قیام

۱۔ علوم وفنون کی تکمیل

۲۔ علوم دینیہ خصوصاً علم الکلام میں جس کی اس وقت نہایت اہم ضرورت ہے۔ اعلیٰ درجہ کا کمال پیدا کرنا۔ علم فقہ میں تبحر پیدا کرنا۔

۳۔ مسلمانوں میں اسلامی اخلاق اور شائستگی پیدا کرنا۔

۴۔ طالب علموں میں عالی نظری وفراخ حوصلگی پیدا کرنا۔

دار العلوم ندوۃ العلماء کی تاسیس

انجمن ندوۃ العلماء جس تعلیمی اصلاح، مصلحت پسندی وانقلاب کی آرزو رکھتی تھی وہ مجلس کو کئی سال کے عملی تجربے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ اس وقت تک ظہور میں نہیں آسکتا جب تک وہ اپنی درس گاہ قائم نہ کرے۔ جہاں اس کو آزادی کے ساتھ نئے تعلیمی تجربہ کا موقع ملے اور اس کے نتائج کو وہ ملک کے سامنے پیش کرے اس بنا پر ۱۳۲۶ھ میں اس مجلس نے لکھنؤ میں دار العلوم ندوۃ العلماء کے نام سے اپنا عربی مدرسہ قائم کر کے عملی طور پر اس کام کو شروع کر دیا(۵۷) جس کی وہ تقریروں، جلسوں، مضامین وخطوط کے ذریعے مسلسل سولہ برس سے دعوت دیتی رہی۔ عالم اسلام خصوصاً ہندوستان میں یہ ایک عام تعلیمی و اصلاحی اقدام اور وقت کی خدمت تھی جس کی اہمیت کو کوئی مورخ بھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ ترکی اور مصر کے مقابلے میں بھی ہندوستان کو اس بارے میں اولیت حاصل ہے کہ اس نے وقت شناسی اور اپنی بصیرت کا ثبوت دیا اور ایک اہم ترین دینی ضرورت کی طرف پہلا قدم اٹھایا۔

ندوۃ العلماء کا دستور العمل اور تجاویز

۱۵ تا ۱۷ شوال ۱۳۱۱ھ مطابق ۲۲ تا ۲۴ اپریل ۱۸۹۴ء کو مدرسہ فیض عام کی دستار بندی کے موقع پر کانپور میں ندوۃ العلماء کا پہلا اجلاس شان وشوکت سے منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں دستور العمل بھی منظور ہوا اور چار تجاویز متفقہ رائے سے تیار کی گئیں اور پاس ہوئیں(۵۸) جو درج ذیل ہیں:

Marfat.com

۱۔ موجودہ طریقہ تعلیم قابل اصلاح ہے۔

۲۔ مدرسہ عربیہ کے مہتمم ندوۃ العلماء کے سالانہ جلسوں میں شریک ہوا کریں۔

۳۔ مدارس اسلامیہ ایک کڑی میں مربوط کردیے جائیں۔

۴۔ چوتھی تجویز مدرسہ فیض عام سے متعلق تھی۔

ندوہ کی مشکلات

ندوۃ العلماء کی رسم تاسیس کے بعد اس نے جس منزل کا تعین اپنے لیے کیا تھا وہ ایک نہایت ہی مشکل اور محنت طلب کام تھا اور اس کے راستے میں کئی قسم کی مشکلات حائل تھیں۔ ہندوستان میں ایک حلقہ قدیم تھا اور دوسرا ۱۸۵۷ء کی جنگ کے بعد ایک جدید حلقہ بھی پیدا ہوگیا لیکن ندوہ نے دونوں کے درمیان بغیر کسی تفریق کے درمیانی راہ بنائی جس میں قدیم و جدید اور مشرق و مغرب کی کوئی بھی بحث نہ تھی۔[۵۹] ندوہ کی اس دعوت کو اتنی پذیرائی نہ مل سکی کیونکہ سرمایہ دار اور جاگیردار طبقہ کا اس کی طرف جھکاؤ نہ تھا اور اسی طرح اہل علم اور صاحب علم وفکر بھی اس کے لیے گرمجوشی سے سامنے نہ آئے جو اس انقلابی کام کے لیے بہت ضروری ہوا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ ندوۃ العلماء نے جس تعلیمی نصاب کو چلانا تھا اس کے درس و تدریس کے لیے اساتذہ کی بھی انتہائی کمی تھی جو اس نصاب پر یقین رکھتے ہوئے پرجوش داعی ہوں اور علمی اور ذہنی طور پر اس کے چلانے کی صلاحیت کلی رکھتے ہوں اور نہ ہی اس کے لیے فوری کتابیں دستیاب تھیں جنہیں بدلتے ہوئے حالات اور ضرورتوں کو سامنے رکھ کر مرتب کیا گیا ہو جو قدیم درسی نظام اور کتابوں کا خلا پر کرسکتیں اور اس کی جگہ فوری طور پر نافذ العمل ہوجاتیں جو صدیوں کا علمی سرمایہ تھیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ندوۃ العلماء کو اپنے مقاصد میں وہ کامیابی نصیب نہ ہوسکی جس کی یہ تنظیم مستحق تھی اور جس کا اُس نے وعدہ کیا تھا۔

ندوۃ العلماء کا پہلا مجوزہ نصاب تعلیم و دینی خدمات

مولانا سید محمد علی مونگیری ندوہ کی اس فکری عمارت کی بنیادیں نہایت ہی احتیاط سے تیار کر رہے تھے اور وہ ذہنی مشغولیت کے ساتھ برابر ہوشمندی اور بیدار مغزی کے ساتھ رہنمائی کر رہے تھے۔ ۱۲ محرم ۱۳۱۳ھ کو مولانا نے ''مسودہ دارالعلوم'' پیش کیا تھا اور اس کے پانچ ماہ بعد ۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۳ھ کو مولانا نے ''مسودہ نصاب عربی'' کے نام سے ندوۃ العلماء کے مجوزہ نصاب کا خاکہ پیش کیا۔ اس میں ہندوستان میں درس نظامی کے نصاب کی نشوونما اور ارتقاء کا ایک جامع اور مختصر جائزہ لینے کے بعد بدلے ہوئے حالات کی روشنی میں ایک نیا نصاب تجویز کیا یہ گویا ندوہ کا پہلا Manifesto ہے جس میں اس کی

Marfat.com

فکری بنیادیں اور مقاصد بہت نمایاں ہو کر سامنے آئے ہیں اور ان فکری بنیادوں پر اٹھنے والی عمارت کی پوری تصویر کھینچ دی گئی ہے۔اس میں مولانا نے ۲۰ علوم کا ذکر کیا اور ان علوم کی کتابیں بھی انتخاب کیں۔ان علوم میں بیشتر علوم متداولہ ہیں جن میں ۶ علوم کا مولانا نے اضافہ کیا ہے وہ یہ ہیں:

۱۔تاریخ ۲۔اصول نعت ۳۔تجوید

۴۔عروض ۵۔سلوک وتہذیب النفس ۶۔اسرار احکام

مولانا کا یہ مجوزہ نصاب ۹ رجب ۱۳۱۳ھ کے جلسہ انتظامیہ میں بحث وتحیث کی غرض سے پیش ہوا اس عرصہ میں مختلف علماء کی آراء بھی مل چکی تھیں اور کئی قسم کے نصاب بھی سامنے تھے۔مسلسل تین دن کی شبانہ روز مباحثوں کے بعد اس میں کافی ترمیم واضافے کیے گئے لیکن کام کی تکمیل پھر بھی ممکن نہ ہو سکی اور بعد میں کافی عرصہ اس پر مختلف جلسوں میں غور وفکر جاری رہا۔

اسی دوران کام کی زیادتی کی وجہ سے انتظامیہ نے مولانا محمد علی مونگیری کے ساتھ آپ کی درخواست پر مولانا حکیم سید عبدالحیؒ کو آپ کا مددگار ناظم مقرر کر دیا جنہوں نے اپنی یہ خدمات بلا معاوضہ پیش کرنی شروع کر دیں۔

ندوہ کا دوسرا با قاعدہ اجلاس لکھنؤ میں ہوا اور تیسرا اجلاس ۲۶ شوال ۱۳۱۳ھ بریلی میں ہوا اور اسی طرح ندوہ کا چوتھا اجلاس ۱۵ شوال ۱۳۱۴ھ کو میرٹھ میں منعقد ہوا۔

ندوہ کی کامیابی

مشکلات کے باوجود ندوۃ العلماء نے بہت سے امور میں شاندار کامیابیاں حاصل کیں جنہیں ندوہ کی خدمات کے روشن پہلو کو مدنظر رکھ کر دیکھا جا سکتا ہے۔

۱۔ اعتدال، توسط، توازن، علمی سنجیدگی، دماغی اور قلبی وسعت کا عملی نمونہ پیش کیا جس نے علماء کی جماعت کے علمی وقار میں بہت اضافہ کیا اور قدیم وجدید طبقوں میں منافرت میں کمی کی جس سے ہر طبقہ کی طرف سے علماء کو قدر ومنزلت دی گئی اور عزت ووقار دو چند ہو گیا۔

۲۔ ندوہ کے علماء نے بعض اسلامی مضامین پر ایسی کتابیں پیش کیں جنہوں نے دین کے لیے نئے راستے کھولے اور عالم اسلام کی متعدد زبانوں نے ان سے استفادہ کیا اس طرح علماء کی ایک ایسی جماعت پیدا کی جو اب انقلابی دور میں اصل اسلام کی دعوت، کتاب وسنت کی ترجمانی اور جدید ذہن اور نفسیات کو متاثر کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی تھی۔

۳۔ علمی حلقوں میں اس کی دعوت اصلاح، نصاب میں اثر نفوذ کر گئی اور شعوری اور غیر شعوری طور پر

Marfat.com

اس نے بہت سی تبدیلیاں کر دیں۔ جن کی تاریخ بیشتر حالات میں ندوہ العلماء کے قیام اور اس کے پیغام کے بعد شروع ہوئی۔

۴۔ نصاب کے سلسلے میں ندوہ نے بعض بڑے ہی مفید اور دلیرانہ قدم اٹھائے جو یہ ہیں:

(i) متن قرآن کی تعلیم کو نمایاں جگہ دی۔

(ii) منطق و فلسفہ کی کتابوں کی تعداد کم کر دی۔

(iii) حدیث کو اخلاق و تربیتی حیثیت سے ابتدائی تعلیم سے ہی درس میں شامل کیا گیا۔

(iv) عربی زبان کی تعلیم ایک زندہ علمی زبان کے طور پر اختیار کی جس میں تحریر و تکلم ممکن ہے۔

(v) بعض مفید اور عصری مضامین درس میں شامل کر لیے گئے مثلاً جغرافیہ، تاریخ، ریاضی وغیرہ۔

۵۔ ندوہ نے مدرسے کو اخلاقی مسائل کی حد تک فرقہ بندی سے نکال دیا اور مدرسے و تدریسی سطح پر اس کا کوئی بھی وجود باقی نہ رہا اور مدرسے کی فضا کو پُر سکون بنایا۔

۶۔ ندوہ نے نئے نصاب تعلیم کے لیے بعض مفید کتابیں تصنیف کرائیں۔

۷۔ ندوہ نے زمانے کے حالات و ضروریات کے سمجھنے اور بدلے ہوئے حالات میں تحریف دین کے بغیر دین کی تشریح کا سلیقہ پیدا کرنے میں مدد کی۔

جدید تبدیلی

ندوہ العلماء نے دینی و درسی نصاب میں نمایاں حد تک تبدیلی کی اور قدیم علوم کے ساتھ ساتھ زمانہ حاضر کے جدید علوم کو بھی نصاب تعلیم میں باقاعدہ جگہ دی۔ اصلاح نصاب کی کوششیں منصفانہ طور پر ہوئیں۔ ندوۃ العلماء نے لچک پیدا کرتے ہوئے نصاب میں تبدیلی کا مسلسل عمل شروع کیا چنانچہ تبدیل شدہ نصاب تعلیم بھی تیار کیا گیا۔ مدت تعلیم درسی مضامین اور مضامین کی تقسیم میں بعض بنیادی تبدیلیاں کی گئیں جس کی بنیادیں حسب ذیل ہیں:

۱۔ دینی و ضروری علمی فرائض کی انجام دہی اور نوجوانوں کی مزید علمی ترقی و مطالعہ کے لیے کم سے کم مدت کا تعین جس میں ضروری مضامین پڑھائے جا سکیں۔ یہ مدت تعلیم پانچ سال مقرر کی گئی جو زمانہ کے حالات کے مطابق تھی۔

۲۔ ذہن انسانی سے پراگندگی اور جراثیم ختم کرنے کے لیے کثیر مضامین کی تعلیم سے بچایا گیا کم سے کم تعداد میں ضروری مضامین رکھے گئے، ذہنی اور ذوقی کشمکش کے نظام و سامان کو بہت کم جگہ دی گئی۔ عربیت اور اس کے متعلقات کے علاوہ اکثر حالات میں ضروری دینیات کا مضمون داخل درس ہے۔

Marfat.com

۳۔ بنیادی مضمون عربی اور اس کے متعلقات کو قرار دیا گیا ہے جو ہمارے نظام تعلیم کی کلید ہے اس کے استحکام کے بعد ہی خالص اسلامی علوم وفنون اور اس کے عظیم الشان علمی و دینی ذخیرہ سے استفادہ ممکن ہے۔

۴۔ عربی زبان وادب کی بہتر تعلیم و تدریس کے لیے اچھی اچھی کتابیں درس میں داخل کی گئی ہیں جن سے عربی کا ذوق اور واقفیت پیدا ہونے کے ساتھ اظہار خیال میں مدد ملے۔

۵۔ متن قرآن کو زیادہ سے زیادہ درس میں شامل کیا گیا تا کہ طلبہ میں روح قرآن سے شناسائی اور اس کا ذوق پیدا ہو۔ ابتدائی درجوں میں حدیث کی کتابیں جو تہذیب الاخلاق تزکیہ نفس اور ایمان واحتساب پیدا کرنے میں مددیں رکھی گئی ہیں۔ اسی طرح دوسری جاری دینی کتابوں میں اخلاقی مسائل کو اہمیت نہیں دی گئی بلکہ حدیث کے اصل موضوع اصلاح و تربیت نفس اور ایمان و عمل صالح کی طرف توجہ دلائی جائے گی لیکن اس کی علمی و تشریح حیثیت کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا اور دینیات کی تعلیم کو زیادہ مرتب، مؤثر اور مفید بنانے کی کوشش کی جائے گی۔

۶۔ جدید انقلابی تقاضا کے مطابق ضروری ہے کہ ہندی زبان کی تعلیم اور اس زبان میں سیرت اور اسلامی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ شامل کیا جائے جیسے اس سے قبل عربی کے سوا دوسری زبانوں کو مسلمانوں نے اسلامیات اور کتاب وسنت کے مضامین سے لبریز کر دیا نیز انگریزی زبان کی علمی و بین الاقوامی حیثیت واہمیت باقی ہے اس لیے اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا البتہ ایک وقت میں دو زبانوں کی تعلیم تجربہ سے مفید ثابت نہیں ہوئی۔ اس لیے عربی و دینیات کے سوا دوسری زبانوں کے لیے علیحدہ مدت رکھی گئی ہے۔

۷۔ فضیلت کا ایک اختیاری مضمون جس کا فیصلہ طالبِ علم کی فطری مناسبت ذوق اور استعداد کی بنا پر کیا جائے اگر وہ عربی زبان و ادب سے مناسبت رکھتا ہے اور اس میں اس کے اندر ترقی کی صلاحیت اور ولولہ ہے تو اس کو عربی زبان وادب میں پوری ترقی اور تکمیل کے مطالعہ و تیاری کا موقع دیا جائے تا کہ وہ قرآن مجید کی بلاغت و اعجاز سے آشنا ہو سکے اور دینیات و دوسرے مضامین میں ایسی لیاقت پیدا کر سکے جس سے وہ اس فن میں تعلیم، تصنیف، افتاء اور رہنمائی کی خدمت انجام دے سکے۔

۸۔ علوم عصریہ کا درجہ بھی سامان اور معلم فراہم ہونے کے بعد کھول دیا جائے گا۔

مندرجہ بالا تمام امور وطریقۂ کار تعلیمی و تدریسی میزان میں ایک جدید تجربہ ہے اس میں غلطی

Marfat.com

اور کوتاہی کا امکان ممکن ہے اور اس کی اصلاح بھی کی جاسکتی ہے۔

ندوہ صرف ایک عربی مدرسہ کا نام نہیں بلکہ ایک اہم دینی وتعلیمی تحریک کا نام ہے جو ایک متعین دینی مقصد اور علم وتجربہ کی بنیادوں پر قائم ہے اس کی اہمیت اور قوم کو اس کی ضرورت آج بھی اسی طرح ہے جس طرح آج سے ساٹھ سال پہلے تھی۔ موجودہ حالات وواقعات میں مسلمانوں کو اس کی ضرورت پہلے سے بھی زیادہ ہے۔ ندوہ کے بانیوں نے اپنی ایمانی فراست، خداترسی، دردلی اور وسیع اور گہرے علم کی بنیاد پر یہ محسوس کیا تھا کہ قوم کو ایسے دل ودماغ کی ضرورت ہے جو شریعت اسلامیہ سے واقفیت اور عالمانہ بصیرت رکھتے ہوں۔

تاکہ وہ صحیح مسلمان جو جدید دنیا سے واقفیت رکھتے ہوں پیدا کرسکیں اور دینیات کا مکمل علم رکھنے والے علماء خلق خدا کی ہدایت کے لیے ہی سامنے آئیں۔ قرآن کریم اور سیرت طیبہ پر ان کی نظر بہت گہری ہو۔ تاریخ اسلام اور تاریخ اقوام عالم سے واقف ہوں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ علماء حق کی جماعت اس دور میں کیوں پیچھے رہ گئی اور قوموں کی امامت اہل حق کے ہاتھوں سے نکل کر فرنگیوں کے قبضہ میں آگئی اور اب قوت ایزدی اس مسلمان قوم کو کس طرح بدلتے ہوئے دیکھنا چاہتی ہے۔ اس فکری اساس پر اس ادارے (ندوہ) کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

ندوہ کے حالات کا جائزہ ہم اس طرح سے لیتے ہیں:

ا۔ ندوہ کی اب تک کیا خدمات ہیں؟

۲۔ ندوہ کا موجودہ نصاب تعلیم کیا ہے؟

۳۔ ندوۃ العلماء کی کارکردگی کا جائزہ؟

ندوہ کے نصاب نے علماء کی ایک ایسی جماعت پیدا کی جو اس عہد انقلاب میں اصل اسلام کی دعوت کتاب وسنت کی ترجمانی اور جدید ذہنوں ونفسیات کو متاثر کرنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہے اور جس سے بعض اسلامی مضامین پر ایسی کتابیں پیش کیں جنہوں نے دین کے لیے نئے راستے کھولے اور عالم اسلام کی متعدد زبانوں نے ان سے استفادہ کیا۔

علمی سنجیدگی وسعت قلب، اعتدال کا ایسا نمونہ پیش کیا جس سے علماء کے وقار میں اضافہ کیا اور قدیم وجدید طبقوں کے منافرت میں کمی کی۔ ان علماء کا مقابلہ وقت کی ہر اس تحریک سے رہا جس کی ضرب براہ راست اسلام پر پڑ رہی ہو فقہی اختلافات اور فروعی مسائل میں الجھنے کے بجائے یہ تیروں کے لیے سینہ سپر رہے جن کا ہدف ہر وقت وہ قلب تھا جس پر لا الہ الا اللہ کندہ ہے۔

Marfat.com

ملک میں صحیح عربیت کو رائج کرنے اور عربی زبان کو ایک زندہ زبان کی طرح حاصل کرنے کا شوق عام کیا۔ خصوصاً فکر ہندی کو نطق اعرابی میں منتقل کرنے میں ان کا امتیاز تسلیم کیا جا چکا ہے۔

ندوہ کے علماء کا فیض صرف ہندو پاک تک محدود نہیں بلکہ دوسرے تمام اسلامی ممالک بھی ان کی خدمات کے معترف اور قدردان ہیں۔ جیسا کہ سید سلیمان ندوی مرحوم کی مرتبہ سیرت النبی کو عرب ممالک کے اہل علم اسلامی ثقافت کی ایک ممتاز لائبریری کی حیثیت سے تسلیم کرتے ہیں۔ موجودہ دور کے ندوی علماء کا علمی تبحر اور ان کی وسعت علمی اور عربی ادب پر خصوصاً گہری بصیرت کا اعتراف بلاد اسلامیہ کے علماء کو بھی ہے۔ مثلاً مولانا محمد ناظم ندوی شیخ الجامعہ عباسیہ بہاولپور کا لغات عرب پر عبور، مولانا عبدالرحمٰن کاشغری کی نظم عربی پر ماہرانہ دستگاہ، مولانا مسعود عالم ندوی کا عربی صحافت میں مصر و شام کے ممتاز انشاء پردازوں میں شمار کسی اہل علم سے بھی پوشیدہ نہیں ہے۔ مولانا ابوالحسن ندوی کے متعلق ان کے وسیع علمی و ادبی کارناموں سے قطع نظر صرف ایک کتاب ''ماذا خسر العالم بانحطاط المسلمین'' (جو مصر سے دو سال کے قلیل عرصہ میں دس ہزار چھپ کر نکل چکی ہے) اب تیسری بار زیر طبع ہے) کے متعلق ممتاز علماء ازہر اور ادبائے مصر و شام کا اعتراف ہے کہ اصل اسلام کو سمجھنے اور مسلمانوں سے احساس کمتری کو دور کرنے کے سلسلہ میں جدید و قدیم عربی لٹریچر میں اس سے بہتر کتاب سامنے نہیں آئی[٦٠] حالانکہ مصر صرف دینی علوم پر آج تک جو کتابیں شائع کر چکا ہے ان کی تعداد لاکھوں سے متجاوز کر چکی ہے۔

ندوہ تعلیم کے سلسلہ میں اپنا ایک مخصوص نظریہ رکھتا ہے شروع میں اساتذہ ندوہ کی علمی و فکری روح رکھنے والے بہت کم ملتے تھے۔ دوسرے یہ کہ نصاب میں اسے ان کتابوں کو اختیار کرنا پڑا تھا جن کا علمی مزاج مطابق نہ تھا لیکن موجودہ دور میں دونوں رکاوٹیں دور ہو گئیں، ایک طرف اساتذہ میں دارالعلوم ہی کے تعلیم یافتہ جمع تھے دوسری طرف ندوہ نے نصاب کی کتابیں خود مرتب کر لیں۔ خصوصاً ادب عربی میں عالمیت کے درجوں میں تعلیم کے لیے پورا سیٹ ترتیب دیا گیا جن کے نام حسب ترتیب یہ ہیں:

۱۔ قصص النبیین (حصہ اوّل)، قصص النبیین (حصہ دوم)، قصص النبیین (حصہ سوم)

۲۔ القراۃ الراشدہ (حصہ اوّل)، القراۃ الراشدہ (حصہ دوم)، القراۃ الراشدہ (حصہ سوم)

۳۔ مختارات (حصہ اوّل)

یہ کتابیں شروع میں ہندوستان میں شائع ہوئیں لیکن اب عرب ممالک نے بھی ان کو اپنے نصاب تعلیم میں شامل کر کے شائع کرنا شروع کر دیا ہے کیونکہ ان میں اصول تعلیم کی نزاکتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ادبیت کے ساتھ ساتھ دین کی روح بڑے حسن کے ساتھ سموئی گئی ہے۔ ندوۃ العلماء کی تشکیل و

Marfat.com

ترقی میں علامہ شبلی اور حکیم عبدالحی صاحب کی کوششوں کو بہت بڑا دخل ہے۔ کسی ادارہ کو قائم رکھنے کے لیے ایثار و اخلاص اور سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ندوہ میں تو ایثار و اخلاص کے سلسلے میں رفقاء مستعد تھے اور تعاون کے ساتھ ادارہ کو چلانے اور ترقی دینے کا عزم و شوق رکھتے تھے۔

نصاب تعلیم (موجودہ)

ندوہ میں تعلیم کے تین مرحلے مقرر ہیں:

۱۔ابتدائیہ ۲۔عالمیہ ۳۔فاضلیہ

ان درجوں میں درج ذیل کتب کی تدریس ہوتی ہے۔

العالمیہ

السنۃ الاولیٰ

۱۔صرف تمرین الصرف (الجزء الاول)

۲۔نحو: تمرین النحو

۳۔ادب قصص النبیین (الجزء الاول الثانی) المحاورۃ العربیہ، ودرس الاشیاء

۴۔تعلیم الاسلام از مولانا حکیم سید عبدالحئ

۵۔حساب، عبارت نویسی

۶۔فارسی

السنۃ الثانیہ

۱۔صرف تمرین الصرف (الجزء الثانی)

۲۔نحو: تمرین النحو

۳۔ادب قصص النبیین (الجزء الثالث) القرۃ الراشدہ (الجزء الاول والثانی)

۴۔تجوید القرآن

۵۔دینیات: اسلام کیا ہے؟ از مولانا منظور نعمانی

۶۔فارسی، اردو عبارت نویسی

السنۃ الثالثہ

۱۔صرف ونحو۔ہدایت النحو (تابحث صرف) منہاج الصرف

Marfat.com

۲۔تجوید۔جمال القرآن ازمولانا اشرف علی تھانوی

۳۔ادب۔القرءۃ الاشدہ (الجزء الثالث) کلیلہ ودمنہ (منتخب ابواب)

۴۔تاریخ اسلامی۔درس التاریخ الاسلامی (الجزء الاول والثانی)

۵۔قرآن مجید۔ترجمہ وتشریح (چند سورہ)

۶۔حدیث۔ریاض الصالحین (نصف آخر)

۷۔فقہ۔نورالایضاح

۸۔انشاء۔معلم الانشاء (الجزء الاول)

السنۃ الرابعہ

۱۔نحو: شرح شذور الذہب

۲۔انشاء: معلم الانشاء (الجزء الثانی)

۳۔ادب: منشورات من الادب ازسید ابوالحسن علی ندوی

۴۔تاریخ: درس التاریخ الاسلامی (الجزء الثالث)

۵۔قرآن مجید: ترجمہ وتشریح (چند سورتیں)

۶۔حدیث: ریاض الصالحین (نصف الاول)

۷۔فقہ: قدوری

۸۔منطق: مبادی منطق

السنۃ الخامس

۱۔قرآن مجید: ترجمہ وتشریح (چند سورتیں)

۲۔حدیث: مشکوٰۃ المصابیح نصف الاول) معہ مقدمہ شیخ عبدالحق دہلوی

۳۔فقہ: شرح نقایہ (اولین)

۴۔ادب: مختارات ازسید ابوالحسن علی ندوی معلم الانشا الجزء الثالث)

۵۔تاریخ: دروس التاریخ الاسلامی (الجزء الرابع)

۶۔جغرافیہ: مبادی

۷۔فلسفہ: مبادی فلسفہ

Marfat.com

السنتہ السادسہ

۱۔قرآن مجید: ترجمہ وتشریح (بقیہ سورتیں)
۲۔حدیث: مشکوٰۃ المصابیح (نصف ثانی) نخبہ الفکر، شمائل ترمذی
۳۔فقہ: ہدایہ (الجزء الاوّل) سراجیہ معہ مشق
۴۔کلام: العقیدۃ الحسنہ
۵۔جغرافیہ: عالم اسلامی خصوصاً جزیرۃ العرب
۶۔ادب: مختارات (الجزء الثانی) معلّم الانشاء (الجزء الثالث)
۷۔انگریزی:

السنتہ السابعہ (الاخیرہ)

۱۔قرآن مجید: ترجمہ وتشریح، الفوز الکبیر از شاہ ولی اللہ
۲۔حدیث: جامع ترمذی کامل، صحیح بخاری (تا کتاب العلم)
۳۔فقہ: ہدایہ (الجزء الثانی) المدخل الی اصول الفقہ از شیخ معروف الدوالبی
۴۔ادب: البلاغتہ الواضحہ، نصوص ادبیہ، انشاء
۵۔انگریزی:

الفضیلہ

السنتہ الاوّل

۱۔صحیح مسلم کامل، سنن ابی داؤد
۲۔ہدایہ (الجزء الثالث)
۳۔تفسیر بیضاوی (آل عمران)
۴۔سیرت ابن ہشام۔قطعات
۵۔دیوان المتنبی۔قصائد مختارات، الحماسہ (باب اوّل) الانشاء
۶۔حجتہ اللہ البالغہ (فصول مختارات من الجزء الاول)
۷۔محاضرات فی السیاستہ

Marfat.com

استاذ تقی الدین الہلالی والمراکشی نے ندوہ کے طلبہ میں عربی زبان کا صحیح ذوق پیدا کیا۔ ندوۃ کے فارغ طلبہ نے عربی تحریر وتقریر کالوہا ہندوستان سے باہر عرب ممالک سے بھی منوالیا۔ ہندوستان کی کسی درسگاہ کے لیے یہ بہت بڑا اعزاز ہے۔ ندوہ اس وصف میں ممتاز ہے۔ تصنیف وتالیف کے میدان میں انہوں اردو زبان میں گراں قدر اضافے کیے ہیں بلکہ درحقیقت دارالمصنفین اعظم گڑھ کو ندوہ کا ہی تتمہ کہنا زیادہ مناسب ہے۔ ندوی قلم کاروں نے سیرت و تاریخ میں خصوصیت کے ساتھ قابل ستائش خدمات انجام دی ہیں۔ اردو دان طبقہ میں ان تصانیف کی بڑی قدر و قیمت ہے۔ صحافت اور اسلامی تاریخ کے میدان میں اہل ندوہ نے رہنمائی کے فرائض انجام دیے ہیں۔ بلاشبہ ندوی حضرات عربی اور اردو کے ادیب ہوتے ہیں لیکن انگریزی اور عصری علوم میں ان کی رسائی واجبی ہوتی ہے۔

جامعہ ملّیہ اسلامیہ دہلی

ہندوستان کے اسلامی تعلیمی اداروں میں ایک ادارہ جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی ہے۔ تحریکِ خلافت ۱۳۳۸ھ-۱۳۴۵ھ کے دور ہنگامہ خیزی میں علی گڑھ یونیورسٹی کی روائتی انگریز دوستی ۱۹۱۹ء-۱۹۲۶ء میں بھی ہیجان برپا ہوگیا۔ انتظامیہ نے طلبہ کے جذبات کے برخلاف انگریز دوستی کی سابقہ روش برقرار رکھی چنانچہ قوم کے تعلیمی اداروں کو سرکاری گرانٹ اور سرکاری تعلقات سے آزاد کرنے کی کوشش شروع ہوئی۔ مولانا محمد علی جوہر علی گڑھ گئے۔ بہت سے طلبہ ان سے فکری طور پر وابستہ اور ہم خیال تھے لیکن کالج انتظامیہ گورنمنٹ سے قطع تعلق نہیں کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ انہوں نے بڑے استقلال اور ہمت سے نئی تحریک کا مقابلہ کیا۔ مولانا محمد علی علی گڑھ کالج کو تو آزاد کرانے میں کامیاب نہ ہوئے البتہ جو طلبہ ان کی حمایت میں ناراض ہو کر یونیورسٹی سے علیحدہ ہوئے تھے ان باغی طلبہ کو لے کر جامعہ ملیہ اسلامیہ (۶۱) کی بنیاد ڈالی۔ شروع میں یہ علی گڑھ میں قائم ہوا لیکن بعد میں ۱۹۲۵ء میں دہلی میں منتقل ہوگیا۔ علیحدہ ہونے والے طلبہ میں دینی اور ملی جذبہ زیادہ تھا لہٰذا شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی کو جو مالٹا کی قید سے رہا ہو کر ہندوستان واپس آئے تھے جامعہ کا افتتاح کرنے کی دعوت دی۔ اس طرح ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو شیخ الہند نے علی گڑھ کی جامعہ مسجد میں جامعہ ملیہ اسلامیہ علی گڑھ کا افتتاح کیا۔ (۶۲) خواجہ عبدالحمید بی اے کیمبرج کو جامعہ کا پرنسپل مقرر کیا گیا علی گڑھ کے باغی طلبہ کے سربراہ مولانا محمد علی جوہر اور رہنما مسیح الملک حکیم اجمل خان دہلوی تھے۔

Marfat.com

۱۹۲۵ء میں حکیم اجمل خان اور ڈاکٹر انصاری کے مشورہ سے جامعہ کو دہلی منتقل کر کے پہلے قرول باغ دہلی میں پھر جامعہ نگر کی نئی بستی آباد کی گئی اور ڈاکٹر ذاکر حسین اس کے شیخ الجامعہ مقرر ہوئے جو بعد میں بھارت کے صدر بھی رہے۔ اس ادارے کو پروفیسر مجیب اور ڈاکٹر عابد حسین وغیرہ بڑے لائق اور فائق اساتذہ میسر آئے۔

جامعہ کی خصوصیات

۱۔ جامعہ کی پہلی خصوصیت اساتذہ کا ایثار و قربانی ہے۔

۲۔ جامعہ کی دوسری صفت اساتذہ اور طلبہ کی سادہ زندگی ہے اور انہوں نے کفایت شعاری کو اپنایا۔

۳۔ جامعہ کی تیسری اہم صفت، صنعت و حرفت کی تعلیم ہے اس طرح دستکاری کو طلبہ کے لیے حصول معاش کا ذریعہ بنایا اور مختلف مفید پیشوں کی تعلیم کا انتظام کیا۔

۴۔ جامعہ کی ایک اور خصوصیت یہاں کی علمی و ادبی زندگی ہے یہاں تصنیف و تالیف کا شعبہ بڑا فعال تھا اور ساتھ ہی ایک اردو اکادمی قائم ہوئی جسے ڈاکٹر عابد حسین جیسے صاحب نظر بزرگ کی رہنمائی حاصل تھی اور چند سالوں میں جامعہ کے دارالاشاعت سے بہت سی قابل قدر کتابیں شائع ہوئیں اور جامعہ نے بہترین ہندو اہل قلم اور قائدین کے خیالات اردو زبان میں منتقل کیے۔

☆☆☆

Marfat.com

پاکستان میں دینی مدارس کا قیام اور دینی تعلیم کے لیے اقدامات

پاکستان میں دینی مدارس کا قیام

۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے وقت خونیں حالات کی وجہ سے طلبہ علوم اسلامیہ ہندوستان کے علمی مراکز میں حصول تعلیم سے قاصر رہے تو دین اسلام کی تڑپ رکھنے والے علماء کرام نے پاکستان میں ان ہی خطوط پر مدارس اسلامیہ کے قیام کا عمل جاری رکھا اور ملک کے کونے کونے میں چھوٹے بڑے مراکز قائم کرنے شروع کیے[۶۳] ان مدارس کے لیے اراضی کا حصول عمارت کی تعمیر، کتب و فرنیچر کی فراہمی، اساتذہ اور عملہ کا تقرر نصاب تعلیم کی ترتیب، تدریس و امتحانات کے انتظامات، سندات کا اجراء امدادی رقومات کی فراہمی اور اس طرح کے تمام دیگر امور کا اہتمام ناظمین دینی مدارس و مہتمین دینی مدارس اپنی مدد آپ کے اصول کے تحت کرتے رہے۔ مملکت پاکستان جو ایک اسلامی مملکت کہلاتا ہے اور اس کے اساسی نظریہ میں اسلامی نظام کا نفاذ و اجراء شامل تھا۔ حکومت پاکستان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی تھی کہ وہ اپنے وجود کے ساتھ ہی ملک میں دینی تعلیم و تدریس و دینی مدارس کا انتظام و انصرام و سرپرستی اور حوصلہ افزائی کرتی اور اس مقصد کے لیے جملہ وسائل بروئے کار لاتی لیکن اس میں کافی دیر ہوتی چلی گئی۔

پاکستان میں دینی تعلیم کے لیے اقدامات

۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے بعد علماء کرام نے پاکستان میں ان ہی خطوط پر مدارس کے قیام کا عمل جاری رکھا اور چھوٹے بڑے دینی مدارس قائم ہوتے چلے گئے۔ آج الحمدللہ پاکستان کے ہر شہر اور

Marfat.com

کونے کونے میں دینی مدارس قائم ہیں، جو مختلف وفاق/تنظیم/رابطۃ المدارس الدینیہ کے ساتھ منسلک ہیں۔حکومت پاکستان باقاعدہ طور پر انھیں رجسٹرڈ کر کے ان کی امداد جاری رکھے ہوئے ہے۔یہ ادارے باقاعدہ دینِ اسلام کی تعلیم میں مصروف عمل ہیں۔عوام کا اخلاقی اور مالی تعاون ان اداروں کو حاصل ہے۔ ۱۹۷۸ء کے بعد حکومت نے اس چیز کو خود ہی محسوس کیا اور عوامی سوچ وفکر کے مطابق حکومت نے وزارت تعلیم اور وزارت مذہبی امور کے ذریعے مدارس دینیہ کی امداد وحوصلہ افزائی کرنی شروع کر دی اور دینی علوم کے مختلف وفاق کو تسلیم کرتے ہوئے ان کی سندات کو بھی شرف قبولیت بخشی اور انہیں ایم۔اے اسلامیات اور عربی کے برابر قرار دے کر فارغ التحصیل علمائے کے لیے سرکاری اور نیم سرکاری ملازمتوں کے دروازے کھول دیے۔حکومت پاکستان نے وفاقی وزارت تعلیم کے افسروں کے تحت پورے ملک میں دینی مدارس کا سروے مکمل کرا کر باقاعدہ طور پر درج ذیل کتابیں سرکاری دستاویز کے طور پر طبع کرائیں اور انہیں دینی مدارس میں مفت تقسیم کیا۔

۱۔ فہرست برائے دینی مدارس پاکستان ۱۹۸۸ء

۲۔ دینی مدارس پاکستان کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری ۱۹۸۷ء

۳۔ جامع رپورٹ برائے دینی مدارس پاکستان ۱۹۸۹ء

اس کے علاوہ وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام ایک قومی کمیٹی برائے دینی مدارس پاکستان بنائی جس کمیٹی نے ملک بھر کے دینی مدارس کو دیکھنے اور علماء کرام سے مل کر مدارس دینیہ کے سلسلہ میں ایک مکمل رپورٹ ۱۹۷۹ء میں وزارت کو پیش کی جو مطبوعہ شکل میں موجود ہے۔

مزید برآں مدارس اسلامیہ کے ارتقاء اور حوصلہ افزائی کے لیے وزارت تعلیم نے مختلف سکیموں کے ذریعے دینی اداروں کو امداد، مراعات اور کتابیں وغیرہ تقسیم کرنے کا ایک مسلسل پروگرام ترتیب دے رکھا ہے جس پر باقاعدہ ہر سال عمل کیا جا رہا ہے جس میں سے چند ایک کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ گرانٹ کی شکل میں ہر سال ڈیڑھ لاکھ روپے فی مدرسہ مرکزی حکومت کی طرف سے دیا جاتا ہے اور صوبائی حکومتیں بھی لاکھوں روپیہ باقاعدہ رجسٹرڈ مدارس کو گرانٹ دیتی ہیں۔

۲۔ درس نظامی کی دینی درسی کتب کو دوبارہ طبع کرایا جاتا ہے جس پر سال ۱۹۸۶ء، ۱۹۸۷ء میں ۲۴ لاکھ روپیہ خرچ ہوئے اور مندرجہ ذیل کتب میں ہر ایک کتاب کے دو ہزار سیٹ تیار کرا کر مدارس کو مفت تقسیم کیے گئے۔

Marfat.com

طحاوی	ابن ماجہ	کشف الاستار	ماتمس الیہ الحاجہ
سنن ابی داؤد	ترمذی شریف	بخاری شریف	مسلم شریف
موطاامام مالک	موطاامام محمد	مختصر المعانی	ہدایہ اولین
ہدایہ آخرین	نورالایضاح	جلالین	بیضاوی
الفوزالکبیر	شرح نخبتہ الفکر		

۳۔ دینی مدارس کی لائبریریوں کے لیے سال ۱۹۸۶ء میں ساڑھے آٹھ لاکھ روپے تقسیم کیے گئے۔

۴۔ جدید علوم کو متعارف کرانے کے لیے وزارت تعلیم میں ایک دینی مدرسہ پراجیکٹ کا قیام عمل میں لایا گیا جس کے تحت سکیم بعنوان معاشیات، انگریزی اور مطالعہ پاکستان کی تدریس کے تحت چالیس دینی مدارس کو ۳ سالوں ۱۹۸۶ء تا ۱۹۸۸ء کے لیے دو دو اساتذہ سکیل نمبر ۱۵ کی تنخواہ اور متعلقہ مضامین کی کتب خرید کے لیے مبلغ بیس لاکھ روپے دیے گئے۔

۵۔ اس کے علاوہ مرکزی زکوٰۃ کونسل ہر سال کروڑوں روپیہ دینی مدارس کو بطور مالی امداد دے رہی ہے۔

تعلیمی پالیسیاں اور مدارس

قیامِ پاکستان کے ساتھ ہی ملک میں ایک ایسے نظام تعلیم کی ضرورت محسوس کی گئی، جس کی بنیاد متوازن، تحقیقی، ترقی یافتہ اور اسلامی اقدار پر مبنی ہو۔ چنانچہ اس سلسلے میں درج ذیل کوششیں کی گئیں:

☆ نومبر ۱۹۴۷ء میں پاکستان میں ایک تعلیمی کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں قائداعظم نے زور دیا کہ ایسا نظام تعلیم متعارف کرایا جائے جو ہمارے کلچر، رسم ورواج اور لوگوں کے مزاج کے مطابق ہو اور ہماری تاریخ کے ساتھ جدید تقاضوں کے مطابق وسیع ترقی اور دنیا میں نمایاں مقام کا حامل ہو۔ چنانچہ پرائیویٹ سکولوں اور دینی مدارس نے مختلف سطحوں پر اسلامی تعلیم کی ضروریات کو پورا کیا۔

☆ ۱۹۵۶ء کے آئین میں تعلیم کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے اور اسلامیات لازمی مضمون کی حیثیت سے پڑھانے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

☆ ۱۹۶۲ء میں نیا آئین بنا تو تعلیم پر خصوصی توجہ دی گئی۔

☆ ۱۹۶۹ء میں نئی تعلیمی پالیسی بنائی گئی، جس کے تحت تعلیمی نظام میں کئی دینی تبدیلیاں لائی گئیں۔

☆ ۱۹۷۲ء میں تعلیمی پالیسی بنائی گئی، جس کا بنیادی مقصد تعلیم کو قومیانہ تھا۔ پرائیویٹ تعلیمی ادارے

Marfat.com

اس سے متاثر ہوئے، تاہم مدارس پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑا۔

☆ ۱۹۷۹ء کی قومی تعلیمی پالیسی میں پاکستان کے دینی مدارس کے متعلق پالیسی وضع کرتے ہوئے دینی مدارس اور دینی اداروں کے کوائف اور اعداد و شمار کو جمع کیا جانا ضروری سمجھا گیا، تاکہ ان اداروں میں بہتری لا کر اُن کی تعلیمی کاوشوں میں حکومتی وسائل کو شامل کیا جائے۔ اس لیے دینی اداروں کے طلبہ کو ضروری سہولتیں فراہم کرنے کا پروگرام بنایا گیا۔ دینی علوم کے ساتھ ساتھ مدارس میں عصری علوم کی تدریس کا بھی پروگرام ترتیب دیا گیا تاکہ جدید مضامین کو بھی دینی مدارس کی تدریس میں شامل کیا جا سکے۔ ۱۹۷۹ء میں ماہرین تعلیم پر مشتمل قومی کمیٹی برائے دینی مدارس تشکیل دی گئی، جس کا کام دینی مدارس اور دینی تعلیم کی ترویج و ترقی کے لیے سفارشات مرتب کرنا تھا۔ ۱۹۸۲ء میں حکومت نے دینی مدارس کی اسناد اور ڈگریوں کو موجودہ نظام تعلیم سے مربوط کیا۔ چنانچہ دینی مدارس کی آخری ڈگری شھادۃ عالمیہ کو ایم اے (عربی) اور ایم اے (اسلامیات) کے مساوی قرار دیا گیا۔

☆ ۱۹۹۸ء کی تعلیمی پالیسی میں دینی مدارس کے سلسلے میں مقاصد متعین کیے گئے۔ نظام تعلیم کو اسلامی ڈھانچے میں لانے کے لیے دینی اداروں کو مناسب سہولتیں فراہم کرنے اور دینی اور دنیاوی تعلیم کے درمیان فاصلہ کو کم کرنے کے لیے اس پالیسی میں واضح سفارشات دی گئی ہیں، تاکہ قدیم و جدید کے مابین رابطہ اتصال تلاش کیا جا سکے، اسلامی علوم و اقدار کو فروغ ملے اور جہالت کے انسداد کے لیے یہ ادارے بھی اپنا موثر کردار ادا کر سکیں۔

☆ ۲۰۰۲ء میں پونے چھ ارب کی کثیر لاگت سے وزارتِ تعلیم اسلام آباد میں ایک منصوبہ تیار کیا گیا، جس کے تحت آٹھ ہزار مدارس میں پرائمری سے لے کر بارھویں تک رسمی علوم کی تدریس کا انتظام کرنا تھا، اور اس پر کافی کام ہوا، مگر دینی مدارس کے عدم تعاون اور سرکاری اداروں میں ربط کی کمی کے باعث یہ منصوبہ کامیاب نہ ہو سکا۔ یہ پراجیکٹ اب بھی وزارتِ مذہبی امور کے تحت پر کام کر رہا ہے۔

☆ ۲۰۰۹ء کی تعلیمی پالیسی میں گزشتہ پالیسی کو جاری رکھنے کی تاکید کی گئی۔ اس کے تحت دینی مدارس کو دی گئی سہولتیں جاری رکھنے کی پالیسی مؤثر بنانے کی سفارش کی گئی۔ تاہم اٹھارویں ترمیم کے سبب تعلیمی اُمور صوبوں کے حوالے کیے گئے۔ اس سے دینی مدارس کے ساتھ اعانت کا سلسلہ بھی بُری طرح متاثر ہو گیا۔

Marfat.com

دینی وعصری علوم کا امتزاج

دینی علوم کا نظامِ تعلیم

☆ دینی مدارس انگریزوں کے دور سے ہی ہندوپاک میں دینی تعلیم کو جاری رکھتے ہوئے ملا نظام الدین سہالویؒ کا مرتب کردہ درس نظامی کے نام سے نصاب کو اپنائے ہوئے ہیں۔اس وقت سال ۲۰۱۳ء تک تقریباً ۲۲۰۰۰ (بائیس ہزار) دینی مدارس ہیں، جن میں تقریباً پچیس لاکھ دینی طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

☆ دینی اداروں کے قیام اور دینی تعلیم کا مقصد قرآن وسنت کی تعلیم دینا اور اس کے لیے علماء کرام اور ماہرین تیار کرنا ہے۔یہاں کے فاضل مسلمانوں کی تعلیم وتربیت اور رہنمائی میں مصروف ہیں۔

☆ ابتدا میں دینی اداروں میں عصری علوم کے مضامین کی کمی تھی، لیکن اب آہستہ آہستہ ان میں عصری علوم وفنون کو بھی شامل کیا جا رہا ہے۔

عصری علوم کا نظامِ تعلیم

☆ اس وقت سال ۲۰۱۳ء تک پاکستان میں عصری علوم کے اداروں کی تعداد تقریباً ۲ لاکھ ۲۷ ہزار ہے، جن میں ۱۳ لاکھ اساتذہ اور تقریباً ۳ کروڑ ۵۳ لاکھ طلبہ وطالبات زیرِ تعلیم ہیں۔رسمی تعلیم کے یہ ادارے سکول، کالج، یونیورسٹیاں، میڈیکل اور انجینئرنگ کالجز، سائنس اور ٹیکنالوجی اور دیگر ٹیکنیکل، فنانشل اور زرعی علوم پر مشتمل پرائیویٹ اور سرکاری طور پر ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔عصری علوم کے ان اداروں کے نصاب میں اسلامی علوم (اسلامیات اور عربی) بھی شامل ہے، تاکہ طلبہ بہترین مسلمان اور پاکستانی بن کر اپنے ملک کی خدمت کر سکیں۔

☆ ان اداروں کی زیادہ تر تعلیم انگریزی نصابِ تعلیم وطریقہ تعلیم پر مشتمل ہے، جن سے فارغ ہو کر کچھ طلبہ ملکی تعمیر وترقی میں مصروف ہو جاتے ہیں اور کچھ طلبہ یورپ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں اعلیٰ تعلیم کے حصول اور روزگار وملازمت کے مواقع کے حصول کے لیے چلے جاتے ہیں۔

فکری تضاد اور صحیح سمت کا تعین نہ ہونے کی وجہ سے پاکستان کے تعلیمی اداروں خصوصاً سکولوں

Marfat.com

اور کالجوں میں پڑھایا جانے والا نصاب نئی نسل کی رجحان سازی کرنے میں ناکام نظر آتا ہے۔سرکاری اور نجی خصوصاً انگریزی میڈیم تعلیمی اداروں کے نصاب میں بے حد تفاوت ہے۔اس طرح انگریزی میڈیم اداروں کا نصاب اور نظام تعلیم غیر ملکی تہذیب و ثقافت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔

دینی اور عصری علوم کے اداروں کے نظام تعلیم کا جائزہ لینے سے یہ بات عیاں ہے کہ دونوں اداروں کی تعلیم اور نصاب میں بہت بڑی خلیج حائل ہے۔دینی اداروں کے تعلیمی مقاصد عصری علوم کے اداروں سے بالکل ہی مطابقت نہیں رکھتے۔اس طرح دونوں اداروں سے فارغ طلبہ کی سوچوں میں کوئی بھی قدر مشترک نظر نہیں آتی، جس کی وجہ سے دونوں ملکی ترقی کے لیے مل کر اپنی کوششیں بروئے کار نہیں لا رہے، جس کی وجہ سے ملکی ترقی کا پہیہ پوری طرح رواں دواں نہیں۔اس صورت حال سے ملکی ترقی پوری طرح متاثر ہو رہی ہے۔

بہتری کے لیے تجاویز و سفارشات

۱۔ حکومت پاکستان دینی مدارس کی مکمل طور پر سرپرستی کرتے ہوئے سرکاری اداروں کی طرح ان اداروں کو بھی باقاعدگی سے بجٹ فراہم کرنے کے لیے اقدامات کرے۔

۲۔ مدارس کی تنظیم و اتحاد کے لیے قومی و مرکزی سطح پر ایک خود مختار دینی مدارس بورڈ کا قیام عمل میں لایا جائے، جس میں باقاعدہ تمام وفاق و تنظیمات کے ناظمین و علمائے کرام اور ماہرین تعلیم کو شامل کیا جائے تاکہ وہ دینی تعلیم کے جملہ امور کے انعقاد کو یقینی بنا سکیں۔

۳۔ سرکاری ملازمتوں کے دروازے تمام دینی مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ کے لیے کھول دیئے جائیں اور وفاقی پبلک سروس کمیشن اور صوبائی پبلک سروس کمیشنوں کے امتحانات میں انہیں باقاعدہ شامل کیا جائے تاکہ یہ طلبہ ملک کی ترقی کے لیے نمایاں خدمات انجام دے سکیں۔

۴۔ مختلف ترقیاتی منصوبوں کے ذریعے کتابوں کی فراہمی، عمارت کی تعمیر اور تجربہ گاہوں کے لیے فنڈز مختص کیے جائیں۔

۵۔ دینی مدارس کی رجسٹریشن کے لیے ایک ریگولیٹری اتھارٹی بنائی جائے، جو دینی مدارس کے انتظام و انصرام کے لیے اقدامات کرے۔

۶۔ دینی مدارس سے فارغ التحصیل طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے ملکی اور غیر ملکی یونیورسٹیوں میں

Marfat.com

داخلہ کے لیے سکالرشپ دیئے جائیں۔ اس غرض کے لیے ایک دینی ہائیر ایجوکیشن کمیشن بنایا جائے جو اعلیٰ تعلیم کے لیے وسائل اور مواقع مہیا کرے۔

۷۔ دینی تعلیم کے نصاب میں جدت پیدا کی جائے۔ چنانچہ جدید تعلیم اور قدیم تعلیم کے درمیان خلیج کو ختم کرنے کے لیے دینی وعصری علوم کا امتزاج بہت ضروری ہے۔ اس غرض کے لیے دینی مدارس، اتحاد تنظیمات مدارس کے نمائندوں، ماہرین تعلیم اور حکومت پاکستان کو مل کر منصوبہ بندی اور کوششیں کرنی چاہئیں۔

۸۔ قومی تعلیم کے مربوط نظام کو دینی مدارس میں جاری کر کے اُن کو جدید سکولوں اور تعلیمی اداروں کے تعلیمی مواد اور نظام تعلیم کے قریب لایا جائے۔

۹۔ دینی اداروں کی اسناد کا رسمی اور جدید تعلیمی نظام کے تحت جاری کردہ تمام سرٹیفکیٹس اور ڈگری کے ساتھ معادلہ کیا جائے۔

۱۰۔ دینی اور عصری اداروں کے نصاب کو عملی تقاضوں کے مطابق تشکیل دینے کی ضرورت ہے، تا کہ طلبہ جو کچھ پڑھیں وہ ان کی سیرت و کردار اور شخصیت سازی میں مددگار ثابت ہو اور وہ اس کے ذریعے عملی زندگی کی مشکلات میں آگے بڑھنے کا حوصلہ سیکھیں۔ نیز ان کی تعلیم معاشی جدوجہد اور ملکی ترقی میں بھی کام آئے۔ حکومتِ پاکستان اس کے لیے مناسب اقدامات کرے۔

Marfat.com

پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ اور
تین ماڈل دینی مدارس کا قیام

پاکستان مدرسہ ایجوکیشن (ماڈل دینی مدارس کا قیام والحاق) بورڈ

آرڈیننس نمبر XL of 2001 کا نفاذ

حکومت پاکستان نے وزارت مذہبی امور اسلام آباد کے ذریعے ۱۸۔ اگست ۲۰۰۱ء کو پاکستان مدرسہ ایجوکیشن (ماڈل دینی مدارس کا قیام والحاق) بورڈ آرڈیننس نمبر XL of 2001 کا عملی نفاذ کیا جو پورے پاکستان میں نافذ العمل ہوگا۔

آرڈیننس کے نفاذ کے بنیادی مقاصد

۱۔ اس کے ذریعے ماڈل دینی مدارس کا قیام عمل میں لایا جاسکے تاکہ تعلیم میں ترقی اور یکسانیت پیدا ہو اور دینی مدارس میں دی جانے والی اسلامی تعلیم کے نظام کو عام تعلیمی نظام کے ساتھ ہم آہنگ کیا جاسکے۔

۲۔ دینی مدارس کی رجسٹریشن ہو، ان میں باقاعدگی پیدا ہو، ان کا ایک طے شدہ معیار ہو اور دینی مدارس میں پڑھائی جانے والی اسلامی تعلیم کے نصاب اور معیار میں یکسانیت پیدا ہو، دینی اور عصری تعلیم میں ہم آہنگی پیدا ہو، تاکہ ایسے اداروں کی طرف سے دی جانے والی ڈگریوں، سرٹیفکیٹوں اور اسناد کے معادلہ کو تسلیم کیا جاسکے اور ان کے تعلیمی نظام کو اور ان سے منسلکہ دیگر امور کو باقاعدہ بنایا جاسکے۔

۳۔ دینی مدارس اپنا خود مختارانہ کردار برقرار رکھیں اور عام عصری تعلیم کے مضامین کے ساتھ ساتھ متخصصانہ، جامع اور مکمل اسلامی تعلیم کو زیادہ بہتر انداز میں منظم کرسکیں۔

Marfat.com

پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ و ماڈل دینی مدارس کا قیام

علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ عصری علوم کی تدریس کی اہمیت وضرورت کا ادراک کرتے ہوئے اوراس مقصد کے حصول کے لیے پاکستان میں اس آرڈیننس مجریہ XL of 2001 کی روشنی میں پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ اسلام آباداوراس کے تحت تین ماڈل دینی مدارس ایک برائے طالبات حج کمپلیکس اسلام آباد، دو برائے طلباء حج کمپلیکس کراچی اور سکھر میں قائم کیے گئے جو باقاعدگی سے کام کررہے ہیں۔

پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ دینی اور ضروری عصری علوم کی تدریس کی سرپرستی اوراس مقصد کے لیے قائم کیے گئے مدارس کے انتظام وانصرام کے لیے قائم کیا گیا ہےاور فی الحال اس بورڈ کے تحت تین ماڈل دینی مدارس/دارالعلوم قائم کیے گئے ہیں اور دیگر موجودہ دینی مدارس بھی اگر چاہیں تو اس بورڈ سے الحاق کر سکتے ہیں اور اس بورڈ سے ملحق تمام مدارس کے امتحانات اسی مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے زیرنگرانی منعقد ہوں گے۔

اس طرح کے ماڈل دینی مدارس/دارالعلوم اور پاکستان مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے قیام کا مقصد ملک کے طول وعرض میں گراں قدر دینی خدمات انجام دینے والے مدارس کی حیثیت کو کم کرنا ہرگز نہیں بلکہ اس نئی کوشش میں انہیں شریک کرنا اوراُن کے تجربہ سے راہنمائی حاصل کرنا ہے۔

مندرجہ بالا دینی تعلیم کے لیے کیے گئے اقدامات کے باعث پاکستان میں دینی تعلیم کے فروغ کے لیے حوصلہ افزائی اوردینی تعلیم کی درس وتدریس میں کافی ترقی اور نئے مدارس کا اجراء ہورہا ہے۔ دینی تعلیم کے اس عمل کا جائزہ لیتے ہوئے سندھ، پنجاب، بلوچستان، صوبہ خیبر پختونخواہ، آزادکشمیر، اسلام آباداور شمالی علاقہ جات کے دینی مدارس اور علماء کی علمی خدمات کا انفرادی طور پر تفصیلی جائزہ آئندہ ابواب میں پیش کیا جارہا ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

حواشی

۱۔ مسندِ امام احمد بن حنبل (امام احمد بن حنبل) ص ۱۳، مطبوعہ جلد سوم، قاہرہ مصر، ۱۳۰۶ھ

۲۔ اُسدُ الغابہ فی معرفتہ الصحابہ (علامہ ابن الاثیر علی بن محمد) ص ۱۰۶، جلد سوم، دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۳۷۷ھ

۳۔ طبقات القراء، از علامہ شمس الدین ذہبی، ص ۴۸، مطبوعہ کلکتہ

۴۔ تاریخ اجمیر، ص ۱۴ امر تضائی پریس آگرہ

۵۔ برصغیر میں مدارس کا نظام تعلیم، بختیار صدیقی، ص ۴۹، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور

۶۔ طبقات ناصری، سراج الدین عفیف رقاضی منہاج الدین السراج جرجانی، ص ۱۷۸، کلکتہ ۱۸۴۴

۷۔ فتوحات فیروز شاہی، (ضیاء برنی)، جلد سوم، ص ۳۸۳، دہلی ۸۵۳ھ

۸۔ تاریخ فرشتہ (حکیم محمد قاسم فرشتہ)، اردو ترجمہ عبدالحیٔ خواجہ، جلد اول، ص ۳۷۶، غلام علی اینڈ سنز، لاہور

۹۔ سیرت المتاخرین (پروفیسر عباسی)، ص ۱۴۰، جلد اول، لاہور

۱۰۔ تاریخ مشائخ چشت، خلیق احمد نظامی، ص ۱۳، مطبع دار المولفین، اسلام آباد

۱۱۔ رپورٹ قومی کمیٹی برائے دینی مدارس، ص ۳۳ (وزارت مذہبی امور)، اسلام آباد ۱۹۷۹ء

۱۲۔ کتاب الخلط والاثار (تقی الدین ابی العباس احمد بن علی المقریزی)، ص ۱۲۴، جلد دوم، مطبوعہ دار صادر بیروت ۱۲۹۹ھ

۱۳۔ حیات حافظ رحمت خاں، سید الطاف علی بریلوی، ص ۲۷۴، مجلس نشر و اشاعت اسلامی، کراچی

۱۴۔ تاریخ ہندوستان، مولوی محمد ذکاء اللہ دہلوی، ص ۵۷، علی گڑھ ۱۹۱۵ء

۱۵۔ ہند و پاکستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، پروفیسر سید محمد سلیم اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ، لاہور ۱۹۸۰ء

۱۶۔ ہمارے ہندوستانی مسلمان، ولیم ہنٹر، ص ۱۵۰-۱۷۷، لندن

۱۷۔ ہندوستان کی قدیم اسلامی درسگاہیں، مولوی ابوالحسنات ندوی، ص ۲۲، مکتبہ خاور، لاہور ۱۹۷۹ء

۱۸۔ اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ، ڈاکٹر مظہر بقاء، ص ۳۵، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد ۱۹۷۳ء

۱۹۔ انوار رضا، ادارہ ضیاء القرآن، ص ۶۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ۱۹۸۶ء

۲۰۔ تعلیم کی کہانی، پروفیسر شبیر احمد، ص ۲۷، کفایت اکیڈمی ۱۹۷۴ء

۲۱۔ ہمارے ہندوستانی مسلمان (ولیم ہنٹر)، ص ۱۵۸، لندن

Marfat.com

۲۲۔ مختصر تاریخ ہند، سید ابو ظفر ندوی، ص ۴۳، دار المعارف اعظم گڑھ ۱۹۳۸ء

23. History of Muslim Education,Professor Hamidudin Khan page 55, Lahore1979

24. Islamic Studies Quarterly Journal of Islamic Research Institute, page 39, Islamabad 1981.

۲۵۔ تذکرہ مصنفین درس نظامی، پروفیسر اختر راہی، ص ۲۴، مکتبہ رحمانیہ، لاہور

۲۶۔ رود کوثر از شیخ محمد اکرم، ص ۶۰۶، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور

۲۷۔ اخبار الاخیار، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص ۵۷، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی ۱۹۶۳ء

۲۸۔ تراجم الفضلاء، فضل حق خیر آبادی، ص ۴، مکتبہ نولکشور پریس لکھنؤ

۲۹۔ حقیقت رامپور، ضیاء الحق، ص ۱۵، بدایون، ۱۹۴۰ء

۳۰۔ ہندو پاکستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، پروفیسر سید سلیم ص ۱۱۴، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور ۱۹۸۰ء

۳۱۔ سندھ کے دینی مدارس، ڈاکٹر محمد جمن تالپور، ص ۵۵۱، سندھ ثقافتی ادارہ ۱۹۸۲ء

۳۲۔ بغاوت ہند اور ہماری پالیسی (ہنری ہیرنگٹن ٹامس)، ص ۱۳-۱۷، لندن

۳۳۔ ہمارے ہندوستانی مسلمان (ولیم ہنٹر)، ص ۱۲۵، لندن

۳۴۔ ''قیصر التواریخ'' از کمال الدین حیدر، مطبع نولکشور پریس لکھنؤ ۱۹۰۷ء

۳۵۔ ''تاریخ دار العلوم دیوبند'' مولانا محمد طیب، ص ۱۲، مطبوعہ دار الاشاعت کراچی

۳۶۔ ہندوستانی مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، علامہ مناظر احسن گیلانی ص ۳۱، ندوۃ المصنفین، دہلی

۳۷۔ تاریخ دار العلوم دیوبند مولانا محمد طیب، ص ۱۴، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی

۳۸۔ تاریخ دار العلوم دیوبند مولانا محمد طیب، ص ۱۹-۲۰، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی

۳۹۔ تاریخ دار العلوم دیوبند مولانا محمد طیب، ص ۲۱، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی

۴۰۔ شاہ ولی اللہ اور ان کی تعلیم، پروفیسر غلام حسین جلبانی، ص ۴۹، شاہ ولی اللہ اکیڈمی، حیدر آباد

۴۱۔ تاریخ دار العلوم دیوبند مولانا محمد طیب، ص ۲۱-۲۲، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی

۴۲۔ تاریخ دار العلوم دیوبند مولانا محمد طیب، ص ۲۵، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی

۴۳۔ تاریخ دار العلوم دیوبند مولانا محمد طیب، ص ۲۹-۵۱، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی

۴۴۔ تاریخ دار العلوم دیوبند مولانا محمد طیب، ص ۵۳-۸۵، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی

۴۵۔ تاریخ دار العلوم دیوبند مولانا محمد طیب، ص ۸۶، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی

۴۶۔ تاریخ دار العلوم دیوبند مولانا محمد طیب، ص ۹۰، مطبوعہ دار الاشاعت، کراچی

Marfat.com

۴۷۔ اسلامی نظام تعلیم کا چودہ سو سالہ مرقع، انتظام اللہ شہابی ص ۴۵ مطبع سعدی قرآن محل، کراچی
۴۸۔ مفتاح کنوز السنۃ، سید رشید رضا ص ۳، مقدمہ مطبوعہ مصر ۱۹۳۵ء
۴۹۔ تاریخ دار العلوم دیو بند، سید محبوب علی رضوی ص ۱۰۴، مطبوعہ اشوک پریس، دہلی
۵۰۔ سوانح قاسمی، مولانا مناظر احسن گیلانی، جلد دوم ص ۲۹۱ طبع دیو بند
۵۱۔ دار العلوم کی صد سالہ زندگی، مولانا محمد طیب، مطبوعہ دیو بند
۵۲۔ ندوۃ العلماء کی تاریخ، تعلیمی نمبر البلاغ ص ۷۷-۱۹۵۵ء
۵۳۔ سیرت مولانا محمد علی مونگیری، سید محمد الحسنی ص ۱۱۵ مجلس نشریات اسلام آباد، کراچی
۵۴۔ روئداد ندوۃ العلماء بابت سال اول، حصہ اول ۱۳۱۱ھ
۵۵۔ مقالہ متعلقہ سوانح از مولانا منت اللہ رحمانی ص ۳۱
۵۶۔ روئداد ندوۃ العلماء سال اول حصہ اول ص ۱۴، ۱۳۱۱ھ
۵۷۔ اسلامی نظام تعلیم، ریاست علی ندوی ص ۴۵، معارف اعظم گڑھ ۱۹۲۸ء
۵۸۔ روئداد ندوۃ العلماء سال اول ص ۷۰، ۷۳، ۱۳۱۱ھ
۵۹۔ سیرت مولانا محمد علی مونگیری سید محمد الحسنی ص ۱۲۹، مطبوعہ مجلس نشریات اسلام، کراچی
۶۰۔ سیرت مولانا محمد علی مونگیری سید محمد الحسنی ص ۱۴۳، مطبوعہ مجلس نشریات اسلام، کراچی
۶۱۔ موج کوثر، شیخ محمد اکرام ص ۱۴۵، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور
۶۲۔ نصاب تعلیم، جامعہ ملیہ اسلامیہ علی گڑھ معہ مقدمہ محمد علی جوہر ص ۳ تا ۸، مطبوعہ خادم کعبہ، بمبئی، ۹۔ جون ۱۹۲۱ء
۶۳۔ رود کوثر از شیخ محمد اکرام ص ۶۰۶، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور

Marfat.com

سندھ میں دینی مدارس کا قیام اور اُن کی علمی خدمات

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کا فاتحانہ داخلہ پہلی صدی ہجری یعنی ساتویں صدی عیسوی میں ہوا، لیکن عرب تاجر پہلے سے اس ملک کے ساحل تک آتے تھے اور یہاں کی پیداوار یورپ تک پہنچاتے تھے۔ جس وقت محمد بن قاسم نے سندھ پر حملہ کیا اس وقت یہاں مسلمانوں کی خاصی آبادی تھی اور نور اسلام کی شعاعیں اس ظلمت کدہ میں پہنچ چکی تھیں۔ ان فتوحات کے بعد مزید ترقی ہوئی اور یہاں تک کہ کتب رجال میں ایسے متعدد علماء اور ادیبوں کے نام ملتے ہیں جنہوں نے حجاز و عراق کے علماء سے سند قبولیت حاصل کی تھی۔(۱)

برصغیر میں اسلام کا پہلا مطلع

سندھ برصغیر پاک و ہند میں وہ مبارک خطہ ہے جو آفتاب اسلام کا سب سے پہلا مطلع اور علوم محمدی ﷺ کا سب سے پہلا منبع بنا تھا۔ یہ وہ متبرک سرزمین ہے جس پر سب سے پہلے ۹۳ھ میں اسلامی جھنڈا لہرایا گیا اور جس کا ہر خطہ و ہر چپہ علم بردارانِ اسلام کے قدموں سے متبرک و مشرف ہوا اور یہ وہ خوش نصیب علاقہ ہے جس کا قرونِ اولیٰ ہی میں عاشقانِ رسول ﷺ سے علاقہ رہا۔

مخدوم امیر احمد عباسی لکھتے ہیں:(۲)

"اما بعد ! اَن السنر مِن البلادِ السعيدة التى هبت عليها نفحة الاسلام فى فجر تاريخهٖ وادركة العناية الالٰهية و رفرف عليها علم الاسلام فى اواخر

Marfat.com

القرن الاول ونبغ فيها نوابغ من العلماء والشعراء والادباء وساهم اهلها العرب في الدين والعلم"

ترجمہ: ''پس بے شک سندھ ان سعادت مند علاقوں میں سے ہے جن پر اسلام کی خوشبو، اس کی شروع تاریخ سے مہک اٹھی اور اسے عنایات خداوندی نے پالیا اور اس پر قرونِ اول کے آخری سالوں میں اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا اور اس میں علماء، شعراء، ادیبوں کی جماعتیں وارد ہونے لگیں اور اس کے باشندے دین و علم میں عرب سے ہمسری کرنے لگے۔''(۳)

مولانا غلام رسول مہر اس باب میں رقمطراز ہیں:(۴)

''سندھ وہ خطہ تھا جہاں مسلمانوں کے قدم سب سے پہلے پہنچے اور انہوں نے جا بجا درس گاہیں قائم کر لیں اس کے بعد صدیوں تک باہر سے اہلِ علم و فضل کی آمد جاری رہی۔ وہ سب سے پہلے سندھ ہی پہنچتے تھے اور ان میں سے اکثر وہیں بیٹھ جاتے تھے۔''

علامہ عبدالعلی الحسنیٰ نے بھی اس سلسلے میں سندھ کی اوّلیت کے حق میں بیان دیا ہے۔(۵)

اس بنا پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں اسلام کا پہلا مطلع سندھ ہے۔ محمد بن قاسم نے دیبل پر فتح پانے کے ساتھ ہی شہر میں ایک شاہی مسجد(۶) تعمیر کروائی چونکہ دیبل کو روزِ اوّل ہی سے اسلامی مرکز کی حیثیت حاصل ہوگئی تھی لہٰذا یہاں روزِ اوّل سے ہی علماء و فضلاء کی آمدورفت شروع ہوگئی اور یہ شہر و صوبہ سندھ محدثین اور رواۃ الحدیث کا مرکز و مرجع بن گیا۔(۷)

قاضی اطہر مبارکپوری لکھتے ہیں:

''دیبل کا شہر سندھ میں محدثین اور رواۃ الحدیث کا سب سے پہلا اور اہم مرکز تھا اور اس بارے میں یہ منصورہ سے بہت آگے تھا۔ یہاں کے علماء خاص طور سے پورے عالم اسلام سے تعلق رکھتے تھے اور ہر ملک میں ان کی آمدورفت جاری تھی۔''(۸)

اس شہر میں اور خصوصاً سندھ میں دینی تعلیم اور علوم حدیث کی تدریس و تحدیث کے ادارے قائم تھے۔ مثلاً شیخ علی بن موسیٰ دیبلی کی درس گاہ۔(۹)

برصغیر کا یہ شہر درس و حدیث و روایت اور اسلامی تہذیب و ثقافت کے لحاظ سے عراق کے مرکزی شہر کوفہ و بصرہ کا ہم پلہ بن چکا تھا۔ مولانا قاضی اطہر لکھتے ہیں:

''اس دور میں سندھ کے دو شہر دیبل اور المنصورہ عراق کے شہر کوفہ اور بصرہ کی ہمسری کر رہے تھے۔ سندھ کے یہ دونوں مراکز اسلامی علوم و فنون، تہذیب و تمدن اور دینی ذہن و مزاج کے

Marfat.com

گہوارے تھے۔''(۱۰)

سندھ کا دوسرا شہر المنصورہ بھی علماء، فضلاء کا مستقر تھا۔ علم وفن کی ترقی اور عربوں کی آمد سے یہاں کی زبان عربی ہوتی چلی گئی۔ اس کے علاوہ ٹھٹھہ بھی سندھ کا ایک بڑا علمی وفنی اور مرکزی شہر شمار ہوتا تھا۔

ہندوستان میں اسلامی درس گاہوں میں اُس وقت تمام اسلام میں قرآن مجید صرف ونحو، ادب، علم بدیع، حدیث، فقہ اور تفسیر اسلامی نصاب کے موضوع تھے۔ جب معقولات کا زمانہ آیا تو ان میں منطق، فلسفہ، ہندسہ، ہیئت اور تاریخ کے مضامین کا اضافہ ہوا اور لوگ ان علوم میں کمال پیدا کر کے اکابر فن میں شمار ہوتے تھے۔ صرف ونحو، ادب اور علم بدیع کے بعد فقہ اور اصول فقہ پر بھی زیادہ زور دیا جاتا تھا۔

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وسائل میسر ہونے پر درس وتدریس میں اضافہ ہوتا رہا اور سندھ کے لوگوں میں دینی علوم میں دلچسپی پیدا ہوتی چلی گئی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج سندھ میں ہر سطح پر دینی مدارس قائم ہیں اور سندھی علماء درس وتدریس میں مصروف ہیں۔

سندھ کے دینی مدارس کا تعلیمی جائزہ

صوبہ سندھ میں تا حال ۱۹۸۸ء تک دینی مدارس کی کل[11] تعداد ۳۷۸ ہے جن میں سے ۳۴۳ مدارس اسلامیہ کل وقتی ہیں اور باقی مدارس جز وقتی ہیں۔ ان مدارس میں سے ۹۷ مدارس منظور شدہ ہیں اور صوبہ سندھ کے سات مدارس کو حکومت کی طرف سے مبلغ -/۳۴۰۴۶۰ روپے امداد ملتی ہے جو وزارت تعلیم کی طرف سے ہے اور اس کے علاوہ بھی مدارس کو زکوٰۃ فنڈ سے کروڑوں روپے کی امداد ملتی ہے۔

ان مدارس کی تفصیل مسلک کے لحاظ سے حسب ذیل ہے:

دیوبندی	۳۶۰۰ مدارس	بریلوی	۲۴۰۰ مدارس
اہلحدیث	۴۰۰ مدارس	شیعہ	۲۰۰ مدارس
دیگر	۳۸۵ مدارس	کل	۶۹۸۵ مدارس

۶۶۰۰ مدارس نے اپنے متعلقہ وفاق/تنظیم کے ساتھ الحاق کیا ہوا ہے۔ ان میں سے کچھ مدارس حفظ وتجوید قرأت، دورہ حدیث اور دیگر سندات جاری کرتے ہیں۔ جن کی مجموعی تعداد یوں ہے:

حفظ وقرأت وتجوید ۳۲۰۰ مدارس تحتانی موقوف علیہ/دورہ حدیث ۳۱۰۰ مدارس

دیگر ۶۸۵ مدارس

صوبہ سندھ کے دینی مدارس میں اساتذہ اور معلمین کی مجموعی تعداد ۹۵۴۷ ہے جن میں ۳۵۰۰ کو بنیادی سہولتیں حاصل ہیں جبکہ باقی عملہ کی تعداد ۱۹۷۹ ہے۔ سندھ کے مدارس اسلامیہ کے مختلف

Marfat.com

درجوں میں زیر تعلیم طلبہ وطالبات کی تعداد درج ذیل ہے:

	درجہ	طلبہ	طالبات
۱	ناظرہ	۱۲۴۶۱۹	۵۴۱۴
۲	حفظ	۱۸۳۰۶	۸۶۱
۳	تجوید وقرأت	۱۴۹۵۶	۷۴۱
۴	تحتانی	۱۳۶۳۱	۵۳۵
۵	موقوف علیہ	۹۷۶۹	--
٦	دورہ حدیث	٦۸۴۵	--

دینی مدارس صوبہ سندھ

نقشہ تعداد مدارس دینیہ ضلع وار بمطابق درجہ بندی (۱۲)

تفصیل مدارس

ناظرہ	٦۸۲۵ مدارس	حفظ وتجوید قرأت	۳۲۰۰ مدارس
تحتانی مدارس تعلیم	۱۸۰۰ مدارس	موقوف علیہ	۹۰۰ مدارس
دورہ حدیث کی تعلیم	۴۰۰ مدارس	میزان	٦۹۸۵ مدارس

صوبوں اور علاقوں کے لحاظ سے صوبہ سندھ کے دینی مراکز میں زیر تعلیم طلبہ کی تعداد (۱۳) حسب ذیل ہے:

غیر ملکی	۸۷۰	صوبہ بلوچستان	۲۷۹۳
صوبہ سرحد	۱۹۴۷۷	صوبہ سندھ	۴۲۴۲۹
صوبہ پنجاب	۵۷۵٦	آزاد کشمیر	۲۷۵
دیگر	۱۲۳۰		

سندھ کے دینی مدارس سے پانچ سالوں (۱۴) میں فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد اس طرح ہے:

۱۔ ناظرہ	۷۰۱۳۸	۲۔ حفظ	۷۳۱۳
۳۔ تجوید وقرأت	۱۷۲۱۴	۴۔ دورہ حدیث	۲۳۰۱

Marfat.com

سندھ کے ان مدارس کے قیام(۱۵) سے لے کر ۱۹۸۸ء تک مدارس اسلامیہ کے فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد کا گراف یہ ہے:

۱۔ناظرہ	۹۵۳۴۷۶	۲۔حفظ	۱۶۹۲۴
۳۔تجوید وقرأت	۳۴۲۱۳	۴۔دورہ حدیث	۱۱۴۵۹

سندھ کے دینی مدارس کے دارالاقامہ میں کمروں کی تعداد ۲۳۲ ہے۔

جن میں رہائش پذیر طلبہ کی تعداد ۱۱۴۵۹ ہے

مفت خوراک ولباس، کتابیں جتنے مدارس سے فراہم ہوتا ہے۔ ۲۳۲ مدارس

طبی سہولتوں کی فراہمی ۱۶۱ مدارس

سفری سہولتوں کی فراہمی ۱۳۵ مدارس

غیر ملکی عربی، فارسی زبانوں کی تعلیم ۱۲۵۱۰ طلبہ حاصل کر رہے ہیں۔

مڈل تک تعلیم ۹ مدارس میں موجود ہے۔

میٹرک تک تعلیم ۱۰ مدارس میں میسر ہے۔

انگریزی کی تعلیم ۴ مدارس میں دی جاتی ہے۔

انگریزی پڑھنے والے طلبہ کی تعداد ۲۳۷۷ ہے۔

ہنر وفن سکھانے والے مدارس کی تعداد	۱۵
تحریری طور پر امتحانات لینے والے مدارس	۱۵۹
پرچہ عربی میں حل کرنے والے مدارس	۱۲۹
قومی نظام امتحانات کے حق میں مدارس	۲۰۰
دینی مدارس بورڈ کے حق میں	۱۵۳
ناظرہ سرٹیفکیٹ کے حق میں	۲۵

سندھ کے مدارس میں مفت کتابیں مہیا کرنے کی غرض سے اور تحقیق و ریسرچ کے سلسلے میں مطالعہ کے لیے بڑے بڑے کتب خانے اور دارالمطالعے موجود ہیں:

ان کتب خانوں(۱۶) میں کتابوں کی مجموعی تعداد	۲۳۷۷۸۰
دینی مدارس میں کل کتب خانے و دارالمطالعے	۱۳۹
اخبارات کی فراہمی والے مدارس	۲۲۲

Marfat.com

مستقل لائبریری والے مدارس	۱۵
کھیل کے میدان والے مدارس	۶۷
سوئی گیس کی موجودگی والے مدارس	۶۶
بجلی کی موجودگی والے مدارس	۲۵۳

صوبہ سندھ میں تقریباً ۲۰۰ مدارس تالیفی و تصنیفی خدمات بھی انجام دیتے ہیں۔اس کے علاوہ ہر معیاری ادارہ میں دارالافتاء بھی موجود ہے۔جس سے عامۃ المسلمین کی طرف سے آمدہ مختلف النوع مسائل کے جوابات تحریری دیئے جاتے ہیں۔صوبہ سندھ میں مدارس اسلامیہ کی طرف سے جاری کردہ فتاوٰی کی تعداد ۱۱۶۵۱۳ ہے۔دینی مدارس کی پکی عمارات کی تعداد ۲۶۹ ہے اور کل ۹۳ مدارس کی عمارت ان کی تدریس ورہائش کے لیے کافی ہے۔

صوبہ سندھ کے مدارس کے مصارف واخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

تنخواہ	۶۰۴۰۳۷۰/= روپے
عمارت کے اخراجات	۴۳۸۳۴۲۴/= روپے
طلبہ وغیرہ	۱۶۰۵۴۷۵۴/= روپے
کتب وکتب خانہ وغیرہ	۱۹۸۶۵۲۵/= روپے
دیگر	۱۹۸۳۳۳۱/= روپے

صوبہ سندھ کے مدارس کی اکثریت مذہبی ورسمی تعلیم کے فرق کو ختم کرنے کے حق میں ہے۔ ان کی تعداد ۲۵۵ ہے اور اس کے علاوہ ۲۲۱ دینی مدارس جدید مضامین اپنے مدارس میں شامل کرنے کے حق میں ہیں۔

۱۹۴۷ء تک یعنی پاکستان قائم ہونے سے قبل سندھ میں صرف ۲۰ مدارس قائم تھے۔

۱۹۶۰ء تک مدارس کی تعداد ۶۳ ہوگئی۔

۱۹۸۰ء تک مدارس کی تعداد ۱۴۷ ہوگئی۔

۱۹۸۸ء تک مدارس کی تعداد ۳۷۸ ہوگئی اور

۱۹۶۰ء تا ۱۹۸۰ء تک بیس سالہ دور میں گزشتہ بیس سال کی نسبت سے جو غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اس میں حکومت پاکستان کی طرف سے دینی مدارس کی امداد وتعاون اور سرپرستی کو کافی دخل ہے۔اس وقت صوبہ سندھ کے پانچ مدارس کل وقتی ایسے بھی ہیں جن کے ساتھ ہائی سکول بھی ملحق ہے اور ۶ مدارس

Marfat.com

کے ساتھ مڈل اور ۲۸ مدارس کے ساتھ پرائمری سکول بھی موجود ہیں اور ۳ دینی اداروں کے ساتھ کالج بھی موجود ہیں۔ ان تمام متعلقہ سکولوں اور کالجوں میں اساتذہ کی مجموعی تعداد ۸۹ ہے اور طلبہ کی تعداد ۸۲۵۳ ہے اور اب تک ان متعلقہ سکولوں سے فارغ شدہ طلبہ کی تعداد ۱۵۱۷ ہے۔

اوپر دیئے گئے تمام اعداد وشمار پوری تحقیق اور سروے کے بعد حاصل کیے گئے ہیں اور تمام مدارس کی کل تعداد کو دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ یہ تمام دینی مدارس صوبہ سندھ میں اپنے قیام کے ساتھ ہی سے پوری طرح علمی و دینی خدمات انجام دے رہے ہیں اور سندھ کے عام لوگوں کو زیور علم سے آراستہ کرنے کا سہرا انہی کے سر ہے یہ تمام مدارس اپنی بے سروسامانی اور سرپرستی نہ ہونے کے باوجود بھی علم کی شمع جلائے ہوئے ہیں اور ان تمام دینی مدارس کی افادیت مسلمہ ہے جس سے انکار و فرار ممکن نہیں۔

اس شماریاتی اجمالی جائزہ کے بعد صوبہ سندھ کے اہم مدارس اور ان کے علماء کا انفرادی طور پر تاریخی و تعلیمی جائزہ لے کر آئندہ کالموں میں ان کی علمی خدمات کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

ا۔ مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی کی تاسیس خدمات، نصاب اور نصابی کتب

رسم تاسیس

۱۳۰۲ھ مطابق ۱۸۸۴ء میں الحاج مولانا عبداللہ صاحب نے مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کی بنیاد رکھی۔[۱۷] مدرسہ کی رسم تاسیس کے بعد جن لوگوں نے مدرسہ کے ابتدائی دور میں تعاون فرمایا ان میں مولانا احمد الدین چکوالی اور مولانا سلیمان صاحب مقیم بنہ (ضلع ٹھٹھہ) تھے۔ بانی رکن مولانا عبداللہ صاحب کی وفات کے بعد ان کے خلف الرشید مولانا صادق صاحب نے ۱۸ جون ۱۹۵۳ء کو مدرسہ کی ذمہ داریوں کو سنبھالا جو مولانا محمود الحسن صاحب کے شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ نے اس مدرسہ کی عمارت تعمیر کرائی۔ طلبہ کے لیے حجرے بنائے اور اس سے ملحق ایک کتب خانہ بھی موجود ہے۔ مدرسہ میں درس نظامی کا باقاعدہ انتظام ہے اور کراچی کو پاکستان کا دار الخلافہ بننے سے پہلے اس قدیمی اور مشہور مدرسہ کی وجہ سے خاصی اہمیت حاصل تھی۔ یہ مدرسہ کراچی کی قدیم ترین دینی درسگاہ ہے۔[۱۸] جس کے انتظام وانصرام کے لیے درج ذیل اصحاب کے مشوروں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ جنہوں نے وقتاً فوقتاً معائنے کے بعد اس کی بہتری کی تجاویز دیں۔

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی مرحوم، حضرت شیخ الحدیث مولانا حسین احمد مدنی مرحوم، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا سید امین الحسینی، مفتی اعظم فلسطین قابل ذکر اصحاب ہیں۔

Marfat.com

شعبہ جات

مدرسہ مظہر العلوم عربیہ کے مندرجہ ذیل شعبے ہیں: (۱۹)

۱۔ شعبہ تجوید وقرأت اور حفظ وناظرہ قرآن مجید

۲۔ شعبہ علوم عربیہ: اس شعبہ میں جدید اضافوں کے ساتھ مکمل درس نظامی کی تکمیل ہے اور یہاں سے لاتعداد طلبہ نے سند تکمیل حاصل کی۔

۳۔ شعبہ فارسی (قدیم وجدید)

۴۔ شعبہ ابتدائی اردو: حساب اور دیگر مروجہ جدید مضامین کی تعلیم دی جاتی ہے۔

۵۔ شعبہ افتاء وقضا۔

بے شمار استفسارات کے جواب تحریری طور پر دیئے جاتے ہیں جو عموماً سندھ اور دیگر مقامات سے آتے ہیں۔ مدعی اور مدعا علیہ کے بیانات سن کر فیصلے بھی سنائے جاتے ہیں اور بصورت دیگر سرکاری کاغذات پر امانت نامہ لکھوا کر فیصلہ دیا جاتا ہے اور عدالت اسے قبول کر لیتی ہے۔ اس کے علاوہ وراثت اور نکاح وطلاق کے مقدمات جو عدالتوں میں دائر ہوتے ہیں اور مقامی عدالتیں ان کے سلسلے میں براہ راست شعبہ افتاء سے استفسار کرتی ہیں ان کے جوابات لکھ کر متعلقہ عدالت کو بھیجے جاتے ہیں۔ مولانا فضل احمد صاحب شیخ الحدیث نے اس شعبہ میں نمایاں خدمات انجام دیں۔

۶۔ شعبہ تبلیغ

اس شعبہ میں طلبہ کو عصری تقاضوں کے مطابق تیار کیا جاتا ہے تاکہ وہ دین کی نشر واشاعت اور تبلیغ کے فرائض ادا کر سکیں۔ اس شعبہ کے تحت زمانہ قدیم میں فتنہ شدھی سنگھٹن اور فتنہ ارتداد کے خلاف موثر تبلیغی خدمات انجام دی گئیں۔

۷۔ مدرسۃ البنات

مدرسہ کی ایک باقاعدہ زنانہ شاخ بھی ہے جس میں طالبات کی دینی تعلیم کا خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔

۸۔ دراالکتب ومطالعہ

مدرسہ کا ایک الگ عظیم الشان کتب خانہ بھی (۲۰) ہے۔ اس میں تقریباً دس ہزار مطبوعہ کتابیں اور پچاس عدد قلمی نسخے موجود ہیں۔ دارالعلوم کے اندر ایک دارالمطالعہ بھی ہے۔ اس میں ۱۸ روزنامے اور عربی اور اردو رسالے آتے ہیں اور دارالاقامہ میں مقیم طلبہ ان سے استفادہ کرتے ہیں۔

۹۔ عمارت ودارالاقامہ

Marfat.com

مدرسہ کی دومنزلہ عمارت وقف ہے۔[21] اس میں ایک بڑا ہال اور ۲۲ کمرے ہیں اور ان کے سامنے برآمدہ ہے۔ انہی کمروں میں سے دس کمرے دارالاقامہ کے لیے مخصوص ہیں۔ جامع مسجد کے ساتھ مدرسہ اور دارالاقامہ قائم ہیں۔ اس وقت یہاں مقیم طلبہ کی تعداد ۱۰۰ ہے۔ مدرسہ کی طرف سے طلبہ واساتذہ کے علاج کا معقول انتظام ہے۔

میزانیہ

مدرسہ کے نام مختلف اوقاف ہیں جنہیں چھوٹی و بڑی پچاس دکانیں ہیں، جو جامع مسجد، مدرسۃ البنات اور عیدگاہ سے ملحق ہیں اور کراچی کے بارونق علاقہ میں ہیں اور ان کا کرایہ ۱۵ سو روپے سے لے کر پانچ ہزار روپے ماہوار تک ہے۔ اس طرح مدرسہ کے مصارف کا چوتھائی حصہ مدرسہ کے املاک کی آمدن سے اور باقی اہل خیر کے تعاون سے پورا کیا جاتا ہے۔

مسلک مدرسہ: حنفی دیوبندی

مہتمم: مولانا حافظ محمد اسماعیل ابن مولانا محمد صادق۔

صدر مدرس: مولانا عبدالغنی

انتظامیہ: دارالعلوم کا انتظام مجلس شوریٰ مدرسہ مظہر العلوم ایسوسی ایشن کراچی کے تحت ہے اور ٹرسٹ کی صورت میں یہ ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے۔

اساتذہ کے کوائف

۱۔ مولانا حافظ محمد اسماعیل	فاضل دارالعلوم کھڈہ
۲۔ مولانا عبدالغنی	فاضل دارالعلوم کھڈہ
۳۔ مولانا حبیب اللہ	فاضل درس نظامی
۴۔ مولانا مختار احمد اعظمی	فاضل درس نظامی
۵۔ مولانا حبیب الرحمن	فاضل درس نظامی
۶۔ مولانا فتح النور	فاضل درس نظامی
۷۔ مولانا محمد ابراہیم	فاضل درس نظامی

تعداد طلبہ

مقامی طلبہ ۳۴۷ بیرونی طلبہ ۹۵ غیر ملکی طلبہ ۵

Marfat.com

میزان ۲۳۵

ناظرہ ۲۰۰ حفظ و تجوید ۵۰ درس نظامی ۱۸۵

دورہ حدیث ۱۲ میزان ۴۴۷

مدرسہ ہذا کے فارغ التحصیل طلبہ پاک و ہند میں درس و تدریس اور تبلیغ و خطابت میں مصروف عمل ہیں۔ دارالعلوم کے طلبہ کی انجمن کا نام جمعیت الطلبہ ہے جو طلبہ کی دینی و اخلاقی تربیت کے لیے قائم ہے۔

نصاب اور نصابی کتب کا جائزہ [۲۲]

نصاب تعلیم مدرسہ عربیہ مظہر العلوم کراچی

مدرسہ میں وفاق المدارس پاکستان کا نصاب تعلیم اور امتحانی سسٹم جاری ہے۔

مدرسۃ البنات مظہر العلوم کھڈہ کراچی

مدرسۃ البنات [۲۳] دارالعلوم مظہر العلوم کھڈہ کراچی کی شاخ ہے جو طالبات کے لیے علیحدہ طور پر قائم کی گئی ہے۔ اس کا انتظام بھی مظہر العلوم ایسوسی ایشن کے تحت ہے جو کہ ایک رجسٹرڈ ٹرسٹ ہے۔

مہتمم: جناب مولانا حافظ فضل احمد صاحب، فاضل دارالعلوم دیوبند ہیں۔

صدر معلمہ: محترمہ خدیجہ صاحبہ بنت گل محمد صاحب

معلمات: ۱۔ صدر معلمہ ۲۔ محترمہ صفیہ خاتون صاحبہ ۳۔ محترمہ زلیخا صاحبہ

۴۔ محترمہ حنیفہ بائی صاحبہ

مندرجہ بالا خاتون اساتذہ کے علاوہ چار دوسری خاتون کارکن ملازم ہیں۔

تعداد طالبات: طالبات کی تعداد ۲۲۵ ہے جو مقامی ہیں اور روزانہ گھر سے مدرسہ آتی ہیں۔

مختصر تاریخ: ۱۹۵۰ء میں مظہر العلوم ایسوسی ایشن ٹرسٹ نے مدرسہ مظہر العلوم کی ایک شاخ کی حیثیت سے مدرسۃ البنات کا اجراء کیا۔

نصاب: دینیات، قرآن پاک کی تعلیم مع ترجمہ لازمی ہے۔ تعلیم کے ساتھ طلبہ کو دستکاری اور امور خانہ داری کی تربیت بھی دی جاتی ہے اور اس کے علاوہ محکمہ تعلیم کا منظور شدہ نصاب مدرسۃ البنات میں رائج ہے۔

عمارت: مدرسہ ایک وقف شدہ عمارت میں قائم ہے یہ ایک وسیع باپردہ احاطہ کے درمیان ہے اس میں آٹھ عدد کمرے، ان کے سامنے برآمدہ اور ایک بڑا میدان ہے۔

Marfat.com

۲۔سندھ میں مولانا عبیداللہ سندھی کی آمد افکار اور دینی خدمات

ابتدائی زندگی اور تعلیم

مولانا عبیداللہ جو سندھی مشہور ہیں۔ حقیقت میں پیدائشی طور پر پنجابی ہیں جو ۱۸۷۲ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ان کی نشو ونما مغربی پنجاب میں ہوئی اور یہاں کے صوفیانہ ماحول نے انہیں بڑا متاثر کیا۔ مذہبی اور پیدائشی طور پر وہ ایک سکھ خاندان کے چشم و چراغ تھے اور ان کے والد اور والدہ مذہبی طور پر سکھ تھے۔ جب عبیداللہ سندھی کی عمر بارہ برس ہوئی تو انہوں نے اپنے ایک آریہ سماجی دوست کے پاس مولوی عبیداللہ کی کتاب تحفۃ الہند دیکھی اور اس کو بڑھ کر انہیں اسلام کی صداقت اور عظمت کا احساس ہوا۔ کچھ وقت گزرنے کے بعد آپ نے ایک کتاب تقویت الایمان اور مولوی محمد صاحب لکھوکی والے کی کتاب احوال الآخرت پڑھی اور ذہن اسلام کی طرف مائل ہوا اور آخر کار اسلام کو بطور مذہب اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا۔(۲۴)

۱۸۸۷ء میں جب آپ تیسری جماعت کے طالب علم تھے، اس وقت آپ نے اظہار اسلام کے لیے گھر چھوڑ دیا اور تحفۃ الہند کے مصنف کے نام پر اپنا نام عبیداللہ اختیار کیا اور ترک وطن کر کے سندھ چلے گئے اور وہاں حضرت حافظ محمد صدیق صاحب بھر چونڈی والے کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کے ہاتھ پر آپ نے قادری راشدی طریقے پر بیعت کی اور ان کی کشش سے سندھ میں ہی مستقل سکونت اختیار کر لی اور سلسلہ تعلیم کو جاری رکھا اور عربی مدارس میں دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کی۔اس کے بعد سندھ اور بہاولپور کے مدارس میں دینی تعلیم کی ابتدائی کتابیں پڑھنے کے بعد ۱۸۸۸ء میں دیوبند میں داخل ہو گئے اور دارالعلوم دیوبند میں مختلف اساتذہ سے علم حاصل کیا اور مولانا محمود الحسنؒ سے آپ نے جامع ترمذی پڑھی اور مولانا رشید احمد گنگوہی سے متن ابوداؤد کا درس لیا۔

سندھ میں آمد اور دینی خدمات

دیوبند میں تعلیم کے خاتمہ پر عازم سندھ ہوئے اور وہاں امروٹ ضلع سکھر اور گوٹھ پیر جھنڈا ضلع حیدر آباد میں مزید مطالعہ جاری رکھا۔اسی دوران آپ کی شادی خانہ آبادی ہوگئی اور آپ نے اپنی والدہ ماجدہ کو بھی اپنے پاس سندھ میں بلالیا جو آپ کے پاس ہی مقیم رہیں اور وفات تک اپنے سکھ مذہب پر قائم رہیں۔

۱۹۰۱ء میں آپ نے مولانا راشد اللہ صاحب العلم رابع کی مدد سے پیر جھنڈا میں ایک دینی

Marfat.com

مدرسہ قائم کیا۔ جہاں امتحان کے لیے حضرت شیخ الہند تشریف لائے اور اس طرح آپ مسلسل سات برس تک یہ مدرسہ چلاتے رہے۔ ۱۹۰۹ء میں مولانا محمود الحسن نے آپ کو دیوبند بلایا اور یہاں رہ کر کام کرنے کا حکم دیا۔ جہاں آپ نے چار سال تک جمعیت الانصار کو چلایا جس کا ایک مقصد علی گڑھ کالج اور مدرسہ دیوبند کے درمیان تعلقات بڑھانا تھا۔ اس کے بعد آپ دہلی منتقل ہو گئے جہاں ۱۹۱۳ء میں نظارہ المعارف قائم کیا جس کے قیام کا بڑا مقصد جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کو قرآن حکیم کے حقائق و مصارف سے شناسا کیا جانا تھا۔ اسی اثناء میں واقعہ بلقان وطرابلس رونما ہوا جس نے آپ کی اثر پذیر طبیعت کو بڑا ہی متاثر کیا اور آپ نے تعلیمی امور سے ہٹ کر سیاسی سرگرمیوں (۲۵) میں حصہ لینا شروع کیا۔ ۱۹۱۶ء میں آپ ہندوستان سے کابل چلے گئے اور رولٹ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق آپ نے بطور سرغنہ امیر افغانستان کو حکومت انگلشیہ کے خلاف جنگ میں شریک کرنے کی کوشش کی، اس طرح آئندہ سات سال تک آپ کابل میں رہے اور سیاسی سرگرمیوں میں مصروف رہے۔ ۱۹۲۲ء میں آپ کابل سے ماسکو پہنچے جہاں اس وقت لینن اشتراکی روس کی بنیاد رکھ رہا تھا۔ آپ نے وہاں رہ کر اشتراکیت کا مطالعہ و مشاہدہ کیا۔

''سرگزشت کابل'' میں لکھا ہے کہ مولانا سندھی نے اپنے قیام ماسکو کے دوران وہاں کے لوگوں کو شاہ ولی اللہ کے افکار سے آگاہ کیا تو وہاں کے لوگوں نے کہا کہ مولانا اگر آپ کچھ وقت پہلے یہ ہمیں بتاتے تو ہم اپنے انقلاب کی بنیاد میں یہ افکار بھی شامل کر لیتے۔ مولانا سندھی اپنی سیلابی طبیعت کے باعث ماسکو سے انگورہ، ترکی چلے گئے، وہاں آپ تین سال رہے اور اس معاشرتی اور مذہبی انقلاب کو دیکھا جو مصطفےٰ کمال پاشا جدید ترکی میں نافذ کر رہا تھا۔ ترکی میں رہ کر آپ نے بین اسلامزم کی تحریک کی بنیادیں رکھنے کی کوشش کی یہاں آپ نے سوراجیہ پارٹی کا منشور بھی جاری کیا، جس میں ہندوستان کو کثیر القومی ملک قرار دے کر لسانی بنیادوں پر تقسیم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ترکی سے اٹلی اور سوئٹزرلینڈ کے راستے مولانا سندھی حجاز مقدس پہنچ گئے اور تقریباً بارہ برس تک وہاں قیام کیا اور اس سعودی حکومت کا قریبی طور (۲۶) پر مشاہدہ کیا یہاں پر آپ نے علمی زندگی کو پھر سے اپنایا اور اسلام اور اسلامی ہندوستان کی تاریخ کو اس انقلاب کی روشنی میں دیکھنا شروع کیا جو آپ کی آنکھوں کے سامنے روس اور ترکی میں نمودار ہوا تھا۔ اس تمام عالم جلاوطنی میں مولانا سندھی نے انگریزوں کے خلاف اسلامی ممالک کے ساتھ رابطے کے ذریعے تحریک جاری رکھی اور بغاوت اور آزادی کا ایک بڑا پروگرام بھی ترتیب دیا لیکن حالات نے اس کام کی تکمیل نہ ہونے دی، البتہ ان کی ریشمی رومال تحریک نے ہندوستان میں آزادی کا شعور ضرور بیدار کیا اور انگریز استعمار کو بھی لرزہ براندام کیے رکھا۔ یہ تحریک ۱۹۱۶ء میں غالباً منظر عام پر آئی جس کے

Marfat.com

مطابق ہندوستان میں انگریزوں کے خلاف مسلح جنگ کا پروگرام طے کیا گیا تھا اور ''جنود اللہ'' کے نام سے ایک اسلامی فوج بھی تیار کر لی تھی۔ اس طرح انگریز استعمار کو اندر سے ہلا کر رکھ دیا گیا۔

مرحوم اللہ بخش سومرو اور امین خان کھوسو کی تحریک پر انگریز حکومت کی طرف سے ۱۹۳۸ء کے آخر میں آپ کو ہندوستان واپس آنے کی اجازت مل گئی اور اس طرح سے مارچ ۱۹۳۹ء کو مسلسل چوبیس سال کی صحرا نوردی کے بعد یہ غریب الوطن ہندوستان کے ساحل پر اترا۔ وطن واپس لوٹنے کے بعد مولانا عبید اللہ سندھی نے دیوبند کا رخ کیا۔ لوگوں کو آپ کی آمد کی خبر ہوئی تو خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ آپ مولانا شیخ الہند کے ایک شاگرد اور قریبی رفیق کار تھے۔ اس طرح دیوبند میں جہاں آپ کے استاد کی یاد اس درس گاہ کا قیمتی سرمایہ ہے اور بہت لوگ ایسے موجود ہیں، جنہوں نے ان سے فیض علم حاصل کیا تھا۔ ان کے شاگرد مولانا سندھی کی آمد پر اسی طرح اظہار مسرت کیا گیا جس طرح پیرہن [۲۷] یوسفی کی آمد پر پیر کنعان نے کیا تھا۔ آپ کی تشریف آوری پر دیوبند شہر میں ایک پر شوکت جلوس نکالا گیا اور دار الحدیث کے وسیع ہال میں جلسہ کر کے آپ کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا گیا۔ جلسہ کے صدر دار العلوم کے مہتمم تھے، جنہوں نے آپ کی آمد پر اعلیٰ توقعات کا اظہار کیا۔ دیوبند میں ہفتہ بھر قیام کے بعد آپ دہلی چلے گئے اور جامعہ ملیہ میں مقیم ہو گئے، یہاں بھی آپ کا شاندار خیر مقدم ہوا۔ علماء نے مولانا کا بڑے جوش اور تپاک سے استقبال کیا تھا لیکن جلد ہی یہ جوش و خروش بھی کم ہوتا چلا گیا۔

وطن واپس لوٹنے کے بعد کچھ عرصہ کانگریس کے ساتھ مل کر کام کرتے رہے لیکن ان کا اپنا سیاسی فلسفہ الگ تھا جس کے پس منظر میں شاہ ولی اللہ کے افکار کارفرما تھے۔[۲۸] انہوں نے اپنے تجربے، مشاہدے اور علم کی بنیاد پر ۱۹۴۳ء میں سندھ ساگر پارٹی کی بنیاد رکھ دی اور ابھی وہ اس کی عمارت بھی تعمیر نہیں کر پائے تھے کہ ۲۲۔ اگست ۱۹۴۴ء کو وفات پا گئے اور اپنے افکار کی تکمیل سے پہلے ہی اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

Marfat.com

دینی مدارس حیدر آباد

کا تاریخی، اسلامی و علمی پس منظر اور اہمیت

حیدر آباد قدیم سندھ کا ایک قدیم اور تاریخی شہر ہے۔ مسلمانوں کی آمد سے پہلے یہ شہر موجود تھا اور اس کو ''نیرون کوٹ'' کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ سندھ کے ایک مشہور عالم علامہ جعفر بوکانی نے علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب ''جمع الجوامع'' سے روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے پانچ صحابہ کرام کو مکتوب گرامی دے کر سندھ بھیجا تھا اور یہ نیرون کوٹ تشریف لائے۔ کچھ لوگوں نے یہاں اسلام قبول کیا اور اس طرح نیرون کوٹ کے باشندوں کا ایک وفد حضورؐ سے ملاقات کے لیے جانے لگا تو دو صحابہ اس کے ساتھ چلے گئے اور تین یہاں ٹھہر گئے جن کے ہاتھ پر کئی سندھی مسلمان ہوئے اور ان کی قبریں سندھ میں موجود ہیں۔ اس روایت کی تائید اور کہیں سے بھی نہیں ہو سکی۔ بہر حال حیدر آباد علاقہ کا ایک قدیمی تاریخی شہر ہے اور ابتداء اسلام سے اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامی علوم و فنون کا گہوارہ رہا ہے۔ اس کی شہادت قلعہ کے سامنے والی لمبی قبر ہے جو عام لوگوں میں ''صحابی کی قبر'' سے مشہور ہے اور اس کے علاوہ شاہ محمد مکی، شاہ عبدالوہاب جیلانی وغیرہ بزرگوں کے مزارات ہیں۔

عربوں نے سندھ میں اسلامی حکومت قائم کرنے کے ساتھ ہی منصورہ کو دارالحکومت بنایا جس کی وجہ سے نیرون کوٹ آہستہ آہستہ غیر معروف ہوتا چلا گیا۔ ۱۷۵۷ء کے سیلاب کے بعد حاکم میاں غلام شاہ عباسی[۲۹] (کلہوڑہ) نے نیرون کوٹ کو دوبارہ منتخب کر کے حیدر آباد نام تجویز کیا اور دو ماہ میں یہاں بڑا قلعہ تعمیر کرایا۔ اس طرح یہ شہر بڑھتا چلا گیا اور اب اس شہر کی آبادی ۱۸ لاکھ سے بھی تجاوز کر چکی ہے۔

Marfat.com

اسلامی سلطنت کے ابتدائی وقت میں یہ شہر اور اس کے نواحی علاقے اسلامی علوم و ثقافت کا گہوارہ رہے ہیں۔ شہر کے اندر سید محمد مکی اور سید عبدالوہاب جیلانی وغیرہ بزرگان دین کے مزارات اور نواح شہر میں مخدوم نوح صدیقی (ہالا) اور شاہ عبداللطیف بھٹائی، شاہ عبدالکریم بلڑی، خواجہ محمد زمان لواری والا، شاہ عنایت اللہ صوفی وغیرہ علماء، مشائخ کی خانقاہیں اس کا واضح ثبوت ہیں۔[۳۰] حیدر آباد ضلع کے دو شہر نصر پور اور ٹیاری صدیوں تک اسلامی علوم کا گہوارہ رہے ہیں۔

تعلقہ ہالا ضلع حیدر آباد میں سود آباد کے قریب پیر جھنڈو کے گوٹھ میں جناب پیر حاجی رشد اللہ صاحب راشدی نے مولانا عبیداللہ سندھی کے ساتھ ''دارالرشاد'' نامی ایک مدرسہ قائم کیا اور ساتھ ہی عالیشان کتب خانے کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ کتب خانہ تین حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے تاہم آج تک موجود ہے۔[۳۱]

پاکستان قائم ہونے کے بعد ۱۹۴۹ء میں سندھ اورینٹل کالج کے نام سے ایک دینی اور ادبی درس گاہ بنائی گئی جو پہلے سندھ یونیورسٹی کے ساتھ اور اب بورڈ آف سکینڈری ایجوکیشن حیدر آباد سے ملحق ہے۔ اسی قسم کے دو کالج، ''شاہ ولی اللہ اورینٹل کالج واقع ڈیپر اور'' پیر احسان اللہ شاہ اورینٹل کالج'' واقع پیر جھنڈو ضلع حیدر آباد موجود ہیں جو تمام دینی علوم کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی ضلع میں بہت سے دینی مدارس آج بھی موجود ہیں مثلاً جامعہ رکن الدین، مدرسہ احسن البرکات، مدرسہ قوت الاسلام، مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈا ضلع حیدر آباد اور دارالعلوم اشرفیہ ٹنڈو الہیار ضلع حیدر آباد جو علومِ دینیہ اور دوسرے متعلقہ علوم کی تعلیم و تدریس میں مصروف ہیں۔

تعداد دینی مدارس[۳۲]

دورہ حدیث	۷	موقوف علیہ	۵	تحتانی	۶	حفظ، تجوید و قرات	۸
ناظرہ	۲	میزان:	۲۸				

تعداد بلحاظِ اساتذہ[۳۳]

فاضلین دیوبند/سہارنپور	۷	فاضلین وفاق/تنظیم/ایم اے	۴
فاضلین درس نظامی	۴۸	فاضل حفظ و قرأت	۴۱
میٹرک/ایف اے/گریجویٹ	۱۵	غیر سند یافتہ	۹
میزان:	۱۲۴		

Marfat.com

۳۔ رکن الاسلام جامعہ مجددیہ، ہیر آباد، حیدر آباد

تاریخی و علمی پس منظر

ولی کامل حضرت شاہ رکن الدینؒ کے فرزند علامہ مفتی محمد محمود صاحب نقشبندی نے حیدر آباد شہر میں مدرسہ (۴۴) رکن الاسلام کی بنیاد ڈالی شروع میں تقسیم ہند کے بعد مفتی محمد محمود صاحب نے ہجرت کر کے حیدر آباد کے آزاد میدان ہیر آباد میں کھلے آسمان کے نیچے نماز کا اہتمام کیا اور ہر جمعہ کو وعظ و خطاب بھی شروع کیا، اسی دوران ایک متمول شخص حاجی محبوب الٰہی نے اس میدان میں ایک وسیع و عریض جامع مسجد اور دار العلوم کی عمارت تعمیر کرائی۔ اس دار العلوم میں تعلیم کا آغاز قاری محمد طفیل نقشبندی کی سربراہی میں تجوید و قرأت سے ہو کر علامہ مفتی محمود صاحب کی زیر نگرانی تفسیر و حدیث، فقہ، اصول فقہ، منطق و فلسفہ کے درس کا آغاز بھی ہو گیا۔ اس کے علاوہ تدریس کے فرائض قاری عبد الرزاق کشمیری فاضل جامعہ اسلامیہ بہاولپور نے انجام دیے اور اس کے علاوہ بھی مشہور و قابل علمائے کرام طلباء کو زیور علم سے منور کرتے رہے، بالآخر ۱۹۶۵ء میں جامعہ مجددیہ میں پہلا جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوا اور درس نظامیہ کے فارغ التحصیل طلبا کو اسناد دی گئیں جو درس نظامیہ کی تکمیل کے ساتھ ساتھ بورڈ آف ایجوکیشن حیدر آباد سے فاضل عربی اور سندھ یونیورسٹی سے بی اے اور ایم اے کی اسناد و ڈگریاں بھی حاصل کر چکے تھے۔ اس طرح یہ طلبہ دینی علوم کے ساتھ دنیوی علوم سے بھی بہرہ مند ہو کر ملک و ملت کی خدمت کے لیے میدان عمل میں جا رہے تھے۔ اس کے بعد مسلسل محنت و کوشش جاری رہی اور ۱۹۶۹ء میں دوسرا جلسہ تقسیم اسناد بھی ہو گیا اور دورہ حدیث کے تیرہ (۱۳) جید فاضل طلباء اور اس کے علاوہ قراء اور حفاظ کو بھی اسناد دی گئیں۔

نظم و نسق

دار العلوم کا نظم و نسق و انتظام ایک رجسٹرڈ سوسائٹی ''رکن الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی چلا رہی ہے۔ اس سوسائٹی کے پہلے صدر حاجی محبوب الٰہی تھے اور اس کے بعد ان کے صاحبزادے حاجی مقبول الٰہی ہیں اور اب اس کے موجودہ بانی اور سربراہ صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر ہیں جو پاکستان کی قومی اسمبلی کے ممبر بھی منتخب ہوئے۔

اخراجات

دار العلوم کے موجودہ اخراجات جس میں طلباء کے وظائف، رہائش، خوراک، درسی کتب، اساتذہ و سٹاف کی تنخواہیں، کتب لائبریری وغیرہ ملا کر تقریباً تین لاکھ روپے سالانہ ہیں۔

Marfat.com

شعبہ جات (۳۵)

اس دینی درس گاہ میں مختلف ادارے اور شعبے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل ذیل ہے:

۱۔ شعبہ تفسیر	۲۔ شعبہ حدیث
۳۔ شعبہ فقہ	۴۔ شعبہ درس نظامی
۵۔ شعبہ السنہ شرقیہ	۶۔ شعبہ تعلیم الخطابہ
۷۔ شعبہ انگریزی تعلیم	۸۔ شعبہ تجوید وقرأت
۹۔ شعبہ تخصص افتاء	۱۰۔ شعبہ تعلیم الاخلاق
۱۱۔ شعبہ تعلیم اللسان العربیہ	

دارالعلوم سے ملحقہ ادارے حسب ذیل ہیں:

۱۔ رکن الاسلام نرسری اینڈ پرائمری، سکول (رجسٹرڈ)

۲۔ رکن الاسلام ٹائپ اینڈ شارٹ ہینڈ انسٹی ٹیوٹ

۳۔ رکن الاسلام لائبریری	۴۔ رکن الاسلام کوچنگ سنٹر
۵۔ رکن الاسلام پبلی کیشنز	۶۔ رکن الاسلام ہاسٹل
۷۔ رکن الاسلام اورینٹیل کالج	۸۔ رکن الاسلام دارالافتاء

خصوصیات

سندھ کی اس عظیم درس گاہ کی امتیازی خصوصیات درج ذیل ہیں:

۱۔ یہاں کی سند حدیث، سند قرأت پاکستان آرمی و دیگر سول ملازمتوں کے لیے منظور شدہ ہے۔

۲۔ درس گاہ میں علوم جدید اور قدیم دینی و دنیوی علوم کی تعلیم یکساں ہے۔ فارغ التحصیل طالب علم بیک وقت سند حدیث و مولوی فاضل کی سند کا حامل ہوتا ہے اور اس طرح مزید یہ کہ سندھ یونیورسٹی سے ایم اے کی ڈگری کا بھی حامل ہوتا ہے۔

۳۔ دورہ حدیث، مولوی فاضل اور ایم اے کے امتحانات تک تمام اخراجات دارالعلوم برداشت کرتا ہے۔

۴۔ فن خطابت، علم میراث، تصنیف وتالیف کی بھی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے۔

چند فضلائے رکن الاسلام کی تفصیل

۱۔ حافظ قاری محمد سلیمان، بی اے فاضل تجوید وقرأت و فاضل حدیث انعام یافتہ کل پاکستان مقابلہ حسن قرات ٹی وی (اسلام آباد) انعام یافتہ بین الاقوامی مقابلہ حسن قرأت جدہ سعودی عربیہ

Marfat.com

انعام یافتہ بین الاقوامی مقابلہ حسن قرأت تہران، ایران، رہائش: ساکن سرویہ ضلع خوشاب، سرگودھا

۲۔ حافظ قاری محمود الحسن ساکنہ جہلم، بی اے، فاضل تجوید وقرأت و فاضل حدیث مالدیپ میں کئی سال تدریسی کام کیا اوراب ناروے میں کالج کے لیکچرر ہیں۔

۳۔ مولانا احمد حسن، ایم اے، مولوی فاضل، فاضل حدیث، خطیب جامع مسجد، اسلام آباد و لیکچرر ماڈل کالج، اسلام آباد۔

۴۔ مولانا احمد خان صاحب، ڈبل ایم اے، مولوی فاضل، فاضل حدیث، ہیڈ ماسٹر ذیل پاک سیمنٹ فیکٹری سکول حیدر آباد۔

۵۔ مولانا عبدالقدوس، فاضل حدیث، مولوی فاضل، ایل ایل ایم پروفیسر پشاور یونیورسٹی۔

مہتمم مدرسہ کی تصنیفات (۳۶)

صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر اس وقت سربراہ دارالعلوم و پرنسپل رکن الاسلام کالج ہیں اور پاکستان کی مشہور علمی وروحانی شخصیت ہیں اور پاکستان کی قومی اسمبلی کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ آپ اس درس گاہ سے فاضل حدیث، مولوی فاضل، فاضل درس نظامی اور سندھ یونیورسٹی سے ایم اے اور پی ایچ ڈی ہیں اور فاضل جامعہ ازہر ہیں اور جامعہ مجددیہ میں مفتی وشیخ الحدیث ہیں۔

تحقیقی کام

سندھ کے صوفیائے نقشبند مقالہ برائے پی ایچ ڈی

مطبوعہ وغیر مطبوعہ

۱۔ بزم جاناں (مطبوعہ) صفحات ۲۹۶

۲۔ تفسیر جلالین کی شرح (اردو ابتدائی دو پاروں کی) (غیر مطبوعہ)

۳۔ تفسیر بیضاوی کی شرح (غیر مطبوعہ)

۴۔ ملاحسن کی شرح (غیر مطبوعہ)

۵۔ رسالہ قطبیہ کی شرح (غیر مطبوعہ)

۶۔ شرح عقائد مع خیالی کی شرح (غیر مطبوعہ)

۷۔ شرح مشکوۃ شریف (غیر مطبوعہ)

۸۔ خطبات عبیداللہ سندھی

Marfat.com

نصاب تعلیم

تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان کا نصاب تعلیم (۳۷) یہاں پڑھایا جاتا ہے اور یہ دار العلوم تنظیم المدارس سے وابستہ ہے۔ البتہ نصاب میں بورڈ کے علوم شرقیہ کے امتحانات کے باعث کمی بیشی کی گئی ہے۔

جامعہ مجددیہ کے اساتذہ کی تفصیل (۳۸)

۱۔ مولوی محمد صفدر	فاضل دار العلوم و تنظیم المدارس
۲۔ مولانا عبد اللطیف	فاضل دار العلوم
۳۔ مولانا عبد الحق	فاضل درس نظامی و تنظیم المدارس
۴۔ قاری عبد الرزاق	فاضل درس نظامی و فاضل دار العلوم
۵۔ قاری محمد طفیل	فاضل درس نظامی و فاضل دار العلوم
۶۔ مس راحت بی بی	فاضل درس نظامی
۷۔ مولانا عبد المجید	فاضل جامعہ مجددیہ رکن الاسلام حیدر آباد
۸۔ مولانا عبد الغفار	بی اے و فاضل درس نظامی
۹۔ مولانا تسلیم احمد	ایف اے و فاضل درس نظامی

۴۔ مدرسہ دار العلوم الاسلامیہ، ٹنڈو اللہ یار، اشرف آباد، حیدر آباد، سندھ

یہ مدرسہ حیدر آباد کے قریب ٹنڈو الہ یار (اشرف آباد) سندھ میں وسیع و عریض زمین ۲۶ ایکڑ رقبہ پر واقع ہے۔ اس میں ۱۸ ایکڑ کا ایک باغ بھی شامل ہے۔

مسلک: حنفی دیوبندی

مہتمم: مولانا احتشام الحق تھانوی فاضل دار العلوم دیوبند تھے لیکن اب ان کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادے مولانا احترام الحق (۳۹) تھانوی ہیں۔

ناظم: مدرسہ کے ناظم محمد مالک صاحب کاندھلوی استاد الحدیث رہے ہیں۔

تفصیل اساتذہ (۴۰)

۱۔ مولانا آفتاب احمد صاحب	ایم اے و فاضل درس نظامی
۲۔ لانا عبد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی	فاضل درس نظامی دار العلوم ہذا و ناظم دار الکتب)

Marfat.com

۳۔ مولانا مرتضے عثمانی

۴۔ مولانا خلیل الرحمٰن

۵۔ مولانا قاری تنویر الحق

۶۔ مولانا غلام قادر

۷۔ مولانا ظفر اللہ

۸۔ مولانا لطافت الرحمٰن	استاد فقہ وحدیث وادب
۹۔ مولانا مطلوب الرحمٰن	استاد صرف ونحو
۱۰۔ مولانا ابوالحسن	استاد صرف ونحو
۱۱۔ ماسٹر حسن دین	پرائمری ودینیات ٹیچر
۱۲۔ مولوی عبدالغفار	پرائمری ودینیات ٹیچر

تعداد دارالعلوم

مقامی طلباء ۴۰ بیرونی پاکستانی طلباء ۳۰۰ غیر ملکی طلباء ۲۸

انجمن طلباء

دارالعلوم کے طلبا کی غیر نصابی وتقریری سرگرمیوں کے لیے ''جمعیۃ تبلیغ اسلام'' کے نام سے انجمن قائم ہے اور ہر جمعرات کو نماز ظہر کے بعد طلباء سیرت، عقائد، تاریخ اور اخلاق پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

دارالعلوم کا قیام وتاریخی وعلمی پس منظر

۲ رنومبر ۱۹۴۹ء کو جناب مولانا شبیر احمد(۴) عثمانی مرحوم جو ایک عظیم مفسّر قرآن ہیں نے ملک کے منتخب علمائے کرام ورفقائے کار کا اجتماع طلب کیا اور اس میں ''دارالعلوم'' کے نام سے اسلامی درس گاہ قائم کی اور ایک مجلس شوریٰ کے قیام کے ساتھ مولانا احتشام الحق تھانوی کو اس کا مہتمم مقرر کیا۔ اس طرح مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب اس مدرسہ کے بانی شمار کیے جاتے ہیں جن کی جلد ہی وفات ہوگئی اور اس کے بعد مولانا احتشام الحق اور مولانا بدر عالم صاحب (حال مہاجر مدینہ) سے اساتذہ کا انتخاب وعمارات کی تعمیر کے مراحل طے کیے۔ اس طرح ۱۹۵۰ء میں تدریس کی باقاعدہ ابتداء ہوئی۔

دارالعلوم ایک خوبصورت و وسیع عمارت میں واقع ہے جس میں مدرسہ کا اپنا ڈاک خانہ،

Marfat.com

ٹیوب ویل، ٹیلی فون اور عالی شان مسجد ہے۔ اسی طرح با قاعدہ الگ دارالافتاء، دارالحدیث اور رئیس مدرسہ وناظم کے دفاتر ہیں۔

۱۹۵۹ء میں صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے دارالعلوم میں سالانہ اجلاس کی صدرات کی اور سندات تقسیم کیں۔

عمارت مدرسہ

دارالعلوم کی عمارت تین بلاک پر مشتمل ہے۔ دو بلاک دارالاقامہ کے ہیں، جو ۲۱ کمروں پر مشتمل ہیں اور سامنے برآمدہ ہے۔ آٹھ کمروں پر مشتمل الگ دفاتر، مہمان خانہ اور ڈاک خانہ ہے۔ اس طرح کمروں کی کل تعداد ۳۵ ہے۔

سٹاف، مہتمم اور ناظم صاحبان کے لیے الگ الگ مکانات ہیں۔

دارالاقامہ

دارالعلوم میں ۲۲۵ طلباء رہائش پذیر ہیں جن کے قیام و طعام و تعلیم کے جملہ اخراجات دارالعلوم برداشت کرتا ہے۔

لائبریری

دارالعلوم کی مسجد کی ڈیوڑھی کے اوپر والی منزل پر لائبریری کا وسیع و عریض ہال ہے۔ اس لائبریری کو کتب کا ایک بہت بڑا نادر ذخیرہ حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی سے ملا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام کے ہر موضوع پر کتب کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے اور اس وقت دس ہزار کے قریب کتابیں خوبصورتی سے مزین ہیں۔

دارالمطالعہ

ایک خوبصورت اور وسیع دارالمطالعہ ہے اور اردو اخبارات و دینی رسائل اور انگریزی و عربی کا لٹریچر بھی استفادہ کے لیے موجود ہے۔

دارالافتاء

ایک عظیم اور مشہور دارالافتاء ہے جہاں پاک و ہند کے مشہور علماء و مصنف مولانا اشفاق الرحمٰن مرحوم اور مفتی صدرالدین مرحوم افتاء کے عہدہ پر فائز رہے ہیں، ملک کے گوشے گوشے سے استفتاء آئے

Marfat.com

ہیں اور اس طرح سال میں ۵۰۰ تک فتاویٰ جاری کیے جاتے رہے ہیں۔

نصابِ تعلیم

دارالعلوم کا نصاب درس نظامی پر مشتمل ہے البتہ کچھ ترمیمات ماحول وحالات کے مطابق کی گئی ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ قرآن مجید ابتدائی درجوں سے باترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔

۲۔ منطق کی اکثر کتب خارج کردی گئیں ہیں۔

۳۔ تاریخ حدیث کو بھی حدیث اور اصول حدیث کے ساتھ نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔

۴۔ بیرونی ممالک کے طلباء کا نصاب دوسالوں پر مشتمل ہے۔

پہلے سال: اردو کی تعلیم، عربی، صرف ونحو عقائد اسلام وسیرت النبی وتجوید وقرأت ہے۔

دوسرے سال: اردو، عربی، انگریزی، فقہ، منطق اور تفسیر قرآن واحادیث پڑھایا جاتا ہے۔

۵۔ اس کے ساتھ پرائمری تک ایجوکیشن کا نصاب بھی جاری وساری ہے۔

۵۔مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ، حیدرآباد

مدرسہ کا قیام تاریخی وعلمی پس منظر

جون ۱۹۵۳ء میں حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی نے مدرسہ کی رسم تاسیس ادا کی۔ ابتدائی دوسالوں میں صرف مقامی طلبہ زیر تعلیم رہے لیکن بعد میں وسائل میسر آنے پر دارالاقامہ کا بندوبست کر کے بیرونی طلبا کو داخل کرلیا گیا چونکہ مدرسہ کی عمارت بھی کرایہ پر ہے لہٰذا اس وقت ۵۰ بیرونی اور ۱۵۰ مقامی طلبا زیر تعلیم ہیں اور اس وقت آٹھ اساتذہ تعلیم دینے میں مصروف ہیں۔

مسلک مدرسہ: حنفی دیوبندی

انتظامیہ: ایک منتخب منتظمہ کمیٹی انتظام کی ذمہ دار ہے اور مولانا عبدالروٴف صاحب مہتمم مدرسہ ہیں۔

تفصیل اساتذہ(۴۲)

۱۔مولانا شمس الدین — فاضل دیوبند

۲۔مولانا عبدالروٴف — فاضل درس نظامی

Marfat.com

۳۔مولانا محمد ابراہیم	فاضل درس نظامی
۴۔مولانا قاضی عبداللہ جان	فاضل درس نظامی
۵۔مولانا صالح محمد	فاضل درس نظامی
۶۔مولانا شبیر احمد	فاضل درس نظامی
۷۔مولانا محمد جمیل	فاضل درس نظامی
۸۔مولانا عزیز الرحمٰن	فاضل درس نظامی

لائبریری

مفتاح العلوم کی لائبریری ۲۰۰۰ ہزار کتابوں پر مشتمل ہے۔روزانہ اردو کے اخبارات اور اسلامی رسائل وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔

نصاب: مفتاح العلوم کا نصاب درس نظامی اور وفاق المدارس کے نصاب پر مشتمل ہے۔

۶۔دارالعلوم قوۃ الاسلام غریب آباد حیدر آباد

قیام وتاریخی وعلمی پس منظر

دارالعلوم قوۃ الاسلام غریب آباد سنٹرل جیل حیدر آباد سندھ میں واقع ہے۔۱۴راگست ۱۹۵۳ء کو مولانا عبدالقدوس صاحب نے دارالعلوم قوۃ الاسلام کی بنیاد رکھی۔آپ کے ساتھ مولوی حسیب احمد صاحب مہاجر حیدر آباد دکن نے خصوصی تعاون کیا اور اس طرح ابتدائی سالوں میں ۱۹۵۷ء تک مدرسے نے خوب ترقی کی بعد میں مدرسہ اتنی ترقی نہ کرسکا کیونکہ لوگوں کا تعاون و مالی وسائل میں کمی واقع ہوتی چلی گئی۔

مسلک مدرسہ: اہل سنت والجماعت (بلاتخصیص)

انتظامیہ: مدرسہ کا انتظام مہتمم مدرسہ مولانا عبدالقدوس کی زیرنگرانی چلایا جاتا ہے۔

تفصیل اساتذہ

۱۔مولانا عبدالقدوس	فاضل دیوبند
۲۔مولانا شمس الدین	فاضل درس نظامی
۳۔قاری محمد اسحاق	فاضل درس نظامی

Marfat.com

عمارت وہاسٹل

مسجد قوۃ الاسلام سے ملحق ایک نامکمل عمارت ہے جو سات کمروں پر مشتمل ہے اور اس میں صرف دو کمرے مکمل ہیں۔طلبہ کا قیام بھی انہی کمروں میں ہے۔

نصاب تعلیم

درس نظامی کی جملہ کتب ونصاب پر مشتمل ہے۔اس کے علاوہ علوم جدید کا اضافہ بھی انگریزی تعلیم کے مضامین کے مطابق کیا گیا ہے۔

لائبریری

تفسیر،حدیث اور منطق کی کتابیں موجود ہیں اور اس کے علاوہ اسلامی علوم پر تقریباً ایک ہزار کتابیں بھی موجود ہیں۔

مشہور فارغ التحصیل طلباء

دارالعلوم سے مندرجہ ذیل مشہور علماء فارغ التحصیل ہوئے:

۱۔مولوی حافظ سیف اللہ خطیب افواج پاکستان

۲۔مولوی حافظ محمد عثمان صاحب مدرس افواج پاکستان

۳۔مولوی عبدالواحد صدیقی مدرس

اس کے علاوہ بھی سینکڑوں طلباء درس نظامی وقرآن پاک حفظ کر کے فارغ ہوئے اور مختلف شعبہ زندگی میں درس وتدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

ضلع سکھر کے دینی مدارس کی علمی خدمات

تاریخی وعلمی پس منظر

سکھر شہر روہڑی اور کراچی سے لاہور جانے والی مین لائن پر ریلوے کا اہم مرکز ہے۔یہ شہر کراچی سے ۲۹۷ میل اور لاہور سے ۴۶۱ میل کے فاصلہ پر ہے۔یہاں سے ایک اہم ریلوے لائن کوئٹہ کو جاتی ہے۔روہڑی اور سکھر کے درمیان صرف تین میل کا فاصلہ ہے۔دونوں شہروں کے درمیان دریائے سندھ پر ایک مشہور پل ہے۔یہاں سے آب پاشی کے لیے علاقے میں کئی نہریں نکالی گئی ہیں۔اس طرح یہ شہر پاکستان کے سارے شہروں سے ملا ہوا ہے۔اس ضلع کے اہم قصبات حسب ذیل ہیں:

Marfat.com

روہڑی، میرپور ماتھیلو، کندہ کوٹ، شکارپور، حبیب کوٹ اور گھوٹکی ہیں۔

ضلع سکھر تعلیمی و علمی لحاظ سے اندرون سندھ میں ایک اہم مقام رکھتا ہے، حیدرآباد کے بعد سکھر کو صوبے میں ایک تعلیمی مرکز کی سی حیثیت حاصل ہے۔ دینی لحاظ سے بھی اس کا شمار سندھ کے چیدہ شہروں میں ہوتا ہے۔ اس طرح پورے ضلع میں چھوٹے مدارس کے علاوہ دورہ حدیث کے مدارس کی تعداد اس وقت گیارہ ہے جو دینی علوم کی ترویج و اشاعت میں نمایاں کردار ادا کررہے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ دینی مدارس کی تعداد میں بھی روزافزوں اضافہ ہوتا رہے گا۔ سکھر ضلع کے دینی مدارس کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعداد دینی مدارس(۴۳)

دورہ حدیث: ۱۱ موقوف علیہ: ۸ تحتانی: ۳ حفظ و تجوید و قرأت: ۷

میزان: ۲۹

تعداد بلحاظ اساتذہ(۴۴)

فاضلین دیوبند: ۷ فاضلین ایم اے/تنظیم/وفاق: ۳

فاضلین درس نظامی: ۴۳ فاضل تجوید و قرأت: ۴۱

میٹرک/ایف اے/گریجویٹ: ۳ غیر سند یافتہ: ۱

میزان: ۹۸

۷۔ جامعہ حمادیہ (مظہر العلوم) منزل گاہ سکھر

قیام و تاریخی و علمی پس منظر

جامعہ حمادیہ (مظہر العلوم) منزل گاہ سکھر کی ۱۹۳۹ء میں ہندوؤں سے مسجد منزل گاہ کو واگزار کرانے کے بعد شہداء کی یاد تازہ کرنے اور ایصال ثواب کے لیے بنیاد رکھی گئی۔ جامعہ میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ سے لے کر عربی، فارسی، صرف و نحو ادب، منطق و فلسفہ، علم کلام، فقہ و اصول فقہ اور علم تفسیر کا مکمل نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ ہر سال نحو میں حاشیہ عبدالغفور ادب میں حماسہ و متنبی منطق میں حمد للہ و قاضی مبارک فلسفہ میں میبذی و صدری علم الکلام میں شرح عقائد و خیالی، فقہ میں ہدایہ کامل اصول الفقہ میں توضیح تلویح، مسلم ثبوت، علم تفسیر میں جلالین و بیضاوی تک اور فلسفہ ولی اللہی میں حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ اور دورہ حدیث شریف بھی پڑھایا جاتا ہے۔

Marfat.com

محل وقوع

جامعہ حمادیہ سکھر شہر میں دریائے سندھ کے کنارے اور ہاڑی کے دامن میں شھور جزیری ساد سلہ کے آمنے سامنے بندر روڈ پر واقع ہے۔

انتظامیہ

میر صبح صادق خان (۴۵) مدرسہ کے مہتمم ہیں اور مدرسہ کے کلی انتظامات کے وہی ذمہ دار ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۸ اساتذہ درس و تدریس میں مشغول ہیں۔

عمارت و نقشہ

جامعہ حمادیہ پندرہ کمروں پر مشتمل ہے، سامنے برآمدہ ہے۔ طہارت خانہ کا بلاک الگ ہے جس میں آٹھ بیت الخلاء ہیں۔ مزید دس کمروں پر مشتمل ایک بلاک اور ٹینکی کا منصوبہ روبہ عمل ہیں۔ مدرسہ کا کل رقبہ تقریباً ۵۰ ہزار مربعہ فٹ ہے۔

اساتذہ کی تفصیل (۴۶)

۱۔ مولانا محمد مراد	فاضل درس نظامی فارغ التحصیل ھالجی شریف
۲۔ مولانا عبدالحیٰ	فاضل درس نظامی فارغ التحصیل ھالجی شریف
۳۔ مولانا عبدالحکیم	فاضل درس نظامی فارغ التحصیل ھالجی شریف
۴۔ مولانا علی محمد	فاضل درس نظامی مدرسہ ہذا
۵۔ مولانا عبدالاحد	فاضل درس نظامی مدرسہ ہذا
۶۔ قاری عبدالحلیم	فاضل تجوید و قرأت مدرسہ ہذا
۷۔ قاری محمد فرید	فاضل تجوید و قرأت مدرسہ ہذا
۸۔ زوجہ محمد مراد	مدرسہ برائے خواتین

دارالافتاء

مدرسہ میں شروع ہی سے شعبہ افتاء قایم ہے جس میں استفتاء کے جوابات شرعیہ اور لوگوں کے باھمی تنازعات شریعت کی رو سے حل کیئے جاتے ہیں۔ جامعہ ھذا سے اب تک ہزاروں فتوے صادر ہو چکے ہیں اور ابھی تک اس دارالافتاء کا کوئی بھی فتویٰ غیر محتاط یا غلط ثابت نہیں ہوا۔ دارالافتاء سے جاری ہونے والے کل فتووں کی تعداد پانچ ہزار ہے۔

Marfat.com

لائبریری

جامعہ حمادیہ میں باقاعدہ ایک لائبریری قائم ہے جو دو ہزار اسلامی و دینی کتابوں پر مشتمل ہے۔

جامعہ حمادیہ سکھر کی پرانی درسگاہ ہے اور سندھ کے اندرون حصوں سے طلبا دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے اس مدرسہ میں داخل ہوتے ہیں اور علم حاصل کرنے کے بعد سندھ کے دیہاتوں میں علم پہنچاتے ہیں۔

نصاب تعلیم درس نظامی کا نصاب مکمل طور پر پڑھایا جاتا ہے۔

اخراجات جامعہ کے سالانہ اخراجات تین لاکھ روپے ہیں۔

جامعہ اشرفیہ، سکھر شہر

قیام و تاریخی و علمی پسِ منظر

جامعہ اشرفیہ والیس روڈ سکھر شہر میں واقع ہے۔۱۹۵۵ء میں مولانا محمد احمد صاحب تھانوی نے مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ مدرسہ میں خصوصی علمی پوزیشن کے مطابق دو مستقل جداگانہ شعبے قائم ہیں۔ طالبات علیحدہ عمارت میں باپردہ تعلیم حاصل کرتی ہیں اور طلبا کے لیئے علیحدہ عمارت ہے۔

عمارت و ہاسٹل

مدرسہ فی الحال ایک متروکہ وقف املاک بورڈ کی عمارت میں قائم ہے۔کل ۶ کمرے اور ۲ برآمدے اور اسی عمارت کو دارالاقامہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اس وقت ۴۰ طلبا وہاں قیام پزیر ہیں۔

مسلک: حنفی دیوبندی

تعداد کل تعداد: ۲۵۰ ہے:

بیرونی طلبا: ۴۰ درس نظامی: ۵۵ تجوید و قرأت: ۱۹۵

نصاب تعلیم: وفاق المدارس کے ساتھ وابستہ ہونے کی وجہ سے وفاق کا نصاب ہی پڑھایا جاتا ہے۔

انتظام مدرسہ: مہتمم مدرسہ مولانا راحت علی ہاشمی ہیں اور جملہ انتظام بھی ان کے تحت ہے۔

اساتذہ کی تفصیل (۴۷)

۱۔ مولانا راحت علی ہاشمی	فاضل درس نظامی
۲۔ مولانا خلیل احمد	فاضل درس نظامی

Marfat.com

۳۔ مولانا امیر الدین	فاضل درس نظامی
۴۔ مولانا اسلام الدین	فاضل درس نظامی
۵۔ مولانا عبدالہادی	فاضل درس نظامی
۶۔ مولانا حق نواز	فاضل درس نظامی
۷۔ مولانا عبدالرحمٰن	فاضل درس نظامی
۸۔ مولانا شاہد جمال	فاضل درس نظامی
۹۔ مولانا نذیر احمد	فاضل وفاق المدارس فاضل درس نظامی
۱۰۔ مولانا عبدالحق	فاضل دیوبند فاضل درس نظامی

۹۔ جامعہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم، شکار پور روڈ سکھر

قیام، تاریخی و تعلیمی پس منظر

شیخ التفسیر والحدیث حضرت مولانا شیر محمد صاحب مرحوم نے جامعہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم شکار پور کی بنیاد رکھی۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند مولانا محمد انور صاحب اس جامعہ کا انتظام و انصرام اپنے ہاتھ سے چلا رہے ہیں۔ اور رات دن اس شجرہ مبارکہ کی آبیاری و ترقی میں کوشاں ہیں۔ یہ ادارہ وادی سندھ کی مشہور دینی درس گاہوں میں شمار ہوتا ہے۔ یہاں شیخ الحدیث مولانا محمد انور صاحب نے وعظ و تبلیغ کا وسیع سلسلہ شروع کر رکھا ہے اور ہر آنے والا یہاں سے فیضیاب ہو کر جاتا ہے۔ یہاں پر عقائد اور فرائض کے ساتھ سنن اور مستحبات تک کی پابندی پر تاکید فرماتے ہیں۔ یہ دار العلوم عرصہ دراز سے اسلامی علوم کی تدریس و ترویج و اشاعت میں نمایاں خدمات انجام دے رہا ہے۔ یہاں حفظ و ناظرہ سے لے کر دورہ حدیث تک تعلیم دی جاتی ہے۔ ہر سال بیسیوں طلبا فارغ التحصیل ہو کر نکلتے ہیں اور علم کی خدمات میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً سندھ کے علاقوں میں یہاں کے فارغ طلباء دینی خدمت کے فرائض زیادہ تر سرانجام دیتے ہیں۔

مسلک: حنفی دیوبندی

مہتمم و انتظامیہ: مولانا محمد انور مہتمم مدرسہ ہیں اور اس کے علاوہ تمام انتظام بھی انہی کے زیر سایہ ہے۔

عمارت

مدرسہ کی ایک خوبصورت چھوٹی عمارت ہے اور طلبا کی رہائش کے لئے بھی باقاعدہ ہوسٹل ہے

Marfat.com

اس کے علاوہ وسیع ہال اور تدریسی کمرے ہیں۔عمارت میں اضافہ کی کوششیں جاری ہیں اور جلد ہی مزید کمرے بھی بنائے جا رہے ہیں۔

لائبریری: جامعہ کی اپنی لائبریری تین ہزار پانچ سو کتابوں پر مشتمل ہے۔

نصابِ تعلیم: درس نظامی، وفاق المدارس دیوبندی کا مکمل نصاب۔

تفصیل اساتذہ(۴۸)

۱۔مولانا محمد انور	فاضل درس نظامی
۲۔مولانا تاج محمود	فاضل درس نظامی
۳۔مولانا غلام محمد	فاضل درس نظامی
۴۔مولانا محمد موسیٰ	فاضل درس نظامی
۵۔مولانا سلطان محمود	فاضل درس نظامی
۶۔ مولانا محمد افضل	فاضل درس نظامی
۷۔مولانا نور محمد	فاضل درس نظامی
۸۔ حافظ قاری محمد حسن	فاضل تجوید وقرأت
۹۔قاریہ زوجہ محمد انور	فاضل تجوید وقرأت

سندات و فارغ التحصیل

ہر سال یہاں سے طلبہ فارغ ہو کر نکلتے ہیں سال ۱۹۸۷ء میں ۴ علماء کرام فارغ التحصیل ہوئے اور ۱۲ حفاظ وقراء فارغ ہوئے جنھیں باقاعدہ اسناد دی گئیں۔

جامعہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم سے فارغ التحصیل علمائے کرام کا تعارفی جائزہ

۱۔ مولانا دوست محمد جوگاؤں بوسن ضلع لاڑکانہ میں ایک مدرسہ کے نائب مہتمم اور صدر المدارس ہیں۔ دورہ حدیث میں بہترین تعلیمی استعداد کے حامل ہیں واعظ اور بلیغ متکلم بھی ہیں۔

۲۔ مولانا محمد حیات خارائی اس وقت ضلع خاران بلوچستان میں ایک ادارہ کے مہتمم ہیں۔بہترین مبلغ اور استاد ہیں۔اس ادارہ کی بھرپور خدمت کر رہے ہیں۔

۳۔ مولانا عبدالغفور جتوئی بھی اس وقت ضلع کچھی بلوچستان کے مدرسہ اشاعت القرآن موضع تائب

Marfat.com

کے مہتمم وصدر مدرسہ ہیں اور تدریس کے علاوہ اپنے علاقے کے بہترین واعظ اور مبلغ ہیں۔

۴۔ مولانا تاج محمود صاحب جامعہ عربیہ سے فارغ ہونے کے بعد ۲۵ سال سے اسی مدرسہ میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور درس قرآن کا ان کا بہترین مشغلہ ہے۔

نواب شاہ کی دینی درسگاہوں کا مقام واہمیت اور دینی خدمات

تاریخی وعلمی پس منظر

نواب شاہ صوبہ سندھ کا ایک شہر اور ضلع ہے یہ ضلع حیدر آباد ضلع لاڑکانہ اور ضلع خیر پور کے درمیان واقع ہے۔نواب شاہ کراچی جانے والی مین لائن پر واقع ہے یہاں سے ایک ریلوے لائن سکرنڈ اور دوسری لائن میر پور خاص کو جاتی ہے اس کے علاوہ سکرنڈ سے سانگھڑ جانے والی سڑک بھی اس شہر سے گزرتی ہے۔کراچی سے نواب شاہ کا فاصلہ ۱۸۵ میل ہے اور حیدر آباد ۲ ۷ میل ہے۔اس ضلع کے اہم قصبات میں سے نوشہرہ فیروز، ٹنڈو آدم، شہزاد پور اور دریا خان مری اہم قصبات ہیں۔

ضلع نواب شاہ ایک بہت مردم خیز ضلع ہے اور سندھ کے دیہی علاقے میں اس کی اہمیت بہت اہم ہے اکثر علاقہ سرسبز ہے اور زراعت کے لیے بہت موزوں ہے۔

دینی تعلیم کے لیے یہاں کے لوگوں کے دلوں میں بہت جستجو پائی جاتی ہے۔اسی لیے یہاں پر دینی مدارس کی تعداد زیادہ ہے۔لوگوں کو اسلامی تعلیم سے بہت رغبت ہے۔غربت کے باوجود لوگوں کا ذہن اسلامی ہے اور وہ اسلامی تعلیمات کے شائق اور دین اسلام کے جیالے ہیں۔ضلع نواب شاہ کے دینی مدارس کی تفصیل ۱۹۸۸ء تک حسب ذیل ہے:

بلحاظ تعداد دینی مدارس(۴۹)

دورہ حدیث کے مدارس کی تعداد = ۱۸
موقوف علیہ کے مدارس کی تعداد = ۷
تحتانی کے مدارس کی تعداد = ۱۴
حفظ تجوید وقرأت کے مدارس کی تعداد = ۷
میزان = ۴۶

بلحاظ اساتذہ دینی مدارس(۵۰)

اعلیٰ سند یافتہ وفاق/تنظیم/ایم اے/پی ایچ ڈی التخصص = ۱
فاضلین درس نظامی = ۵۵
فاضلین حفظ، تجوید وقرأت = ۳۷

Marfat.com

بی اے رگریجویٹ = ۱۰ غیر سند یافتہ = ۴

میزان = ۱۰۷

مدرسہ جامعہ عربیہ عزیزیہ انوار الہدیٰ

گنوار مہر، قاضی احمد ضلع نواب شاہ

قیام، تاریخی و علمی پس منظر

یکم جنوری ۱۹۷۱ء کو جامعہ دینیہ عربیہ عزیزیہ انوار الہدیٰ گنوار مہر، قاضی احمد ضلع نواب شاہ کی بنیاد رکھی گئی۔[(۵۱)] یہ گاؤں گنوار مہر دریائے سندھ سے شمال کی طرف ۸ کلومیٹر کے فاصلہ پر قاضی احمد شیر کے پاس قاضی احمد نیشنل ہائی وے پر واقع ہے۔ گاؤں کے اکثر لوگ مہر قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ مدرسہ ۱۸ سال سے دین کی خدمت انجام دے رہا ہے اور سینکڑوں طلبہ اس مضافاتی مدرسہ سے فارغ ہو کر نکلے ہیں اور لوگوں کو فیضان علم کی دولت سے نواز رہے ہیں۔ مدرسہ کی ابتدا علامہ شیخ الحدیث عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ رتوڈیرو ضلع لاڑکانہ والے نے کی ابتدائی طور پر یہ صرف دو کمرہ مع برآمدہ پر مشتمل تھا کسی کے خواب وخیال میں بھی نہ تھا کہ اللہ والوں کی اس چھوٹی سی بستی میں گنوار مہر کے دو کمروں کا مکتب آگے چل کر ایک پرکشش عظیم الشان بلند معیار تعلیم اور اخلاق و اخلاص و صداقت کا علمبردار بن جائے گا اور ملک بھر سے آئے ہوئے تشنگان علوم نبوی سے بہرہ ور ہوسکیں گے۔ اس طرح آج یہ مدرسہ ایک خوبصورت عمارت کے ساتھ اپنی منزل کی طرف گامزن ہے۔

اس مدرسہ میں تعلیم وتدریس کے لیے شروع میں مولانا غلام محمد صاحب ایک پرہیز گار بزرگ علم دین کی تدریس میں مصروف رہے، دوسرے سال مولانا صاحب حرمین شریفین تشریف لے گئے اور اپنی جگہ متوکل علی اللہ مولانا محکم الدین صاحب شکار پور والے کو چھوڑ گئے اور ایک حافظ وقاری بھی مقرر کر گئے۔ اس طرح مسافر طلبہ کی تعداد مزید بڑھتی چلی گئی ۱۹۷۶ء میں ایک بڑا ہال مع برآمدہ برائے تجوید القرآن تعمیر ہوا، دار الاقامہ بھی مکمل کیا گیا اور اسی سال کے آخر میں ایک عظیم الشان جلسہ تقسیم اسناد برائے دستار بندی منعقد ہوا اور اسناد تقسیم کی گئیں۔ ۱۹۷۷ء میں جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا اور دستار بندی کی گئی۔ اس طرح اب یہ مدرسہ، جامعہ عالیہ بن گیا ہے اس کے ساتھ ہی ۱۹۸۴ء میں مدرسۃ البنات کی بنیاد بھی رکھی گئی۔ جس میں خاتون قاریہ مقرر کی گئیں۔ ۱۹۸۵ء میں یہاں ایک بڑی سیرت النبی کانفرنس

Marfat.com

منعقد ہوئی جس میں علمائے کرام، مشائخ عظام اور دانشور حضرات نے شرکت فرمائی اور تقسیم اسناد حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی چیئرمین سندھ ادبی بورڈ کے ہاتھوں کی گئی۔

اساتذہ کی تفصیل(۵۲)

۱۔مولانا محکم الدین صاحب	فاضل درس نظامی
۲۔مولانا عرض محمد صاحب بلوچ	فاضل درس نظامی
۳۔مولانا غلام محمد جونیجو	فاضل درس نظامی
۴۔مولانا ولی محمد مہر	فاضل درس نظامی
۵۔مولانا محمد زمان مہر	فاضل درس نظامی
۶۔مولانا علی اصغر مہر	فاضل درس نظامی
۷۔قاری حافظ غلام قادر	فاضل تجوید وقرأت
۸۔حافظ محمد حسین صاحب	فاضل تجوید وقرأت
۹۔حافظ عبدالمفتاح	فاضل تجوید وقرأت
۱۰۔حافظ قاریہ خاتون	فاضل تجوید وقرأت

انتظامیہ(۵۳)

مدرسہ کے مہتمم حافظ حمزہ علی صاحب ہیں اور اس کے علاوہ ایک انتظامیہ کمیٹی قائم ہے جو مدرسہ کا انتظام وانصرام چلاتی ہے۔اس انتظامیہ کمیٹی کو مجلس شوریٰ کا نام دیا گیا ہے جس کے ارکان کی کل تعداد ۱۴ ہے۔

لائبریری

مدرسہ میں لائبریری کے لیے ایک مستقل کمرہ اور ایک ہال بنایا گیا ہے اور اس وقت تقریباً دو ہزار کتب لائبریری میں موجود ہیں۔

ادارہ کی خصوصیت

یہ ادارہ شب وروز یکسوئی سے مضافاتی علاقہ میں بلند معیار تعلیم وتدریس کے لیے گامزن ہے اور اپنے اعلیٰ معیار کو آگے بڑھا رہا ہے۔ یہاں باقاعدہ مجلس شوریٰ کے اجلاس ہوتے ہیں جو ادارہ کی بہتری کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ادارہ کے حسابات کا آڈٹ ہر سال چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ سے کروایا جاتا ہے۔اس کے علاوہ مدرسہ میں شعبہ افتاء وشعبہ تبلیغ بھی قائم ہے۔

Marfat.com

ادارہ کے اغراض ومقاصد

۱۔ اشاعت علوم دینیہ کے ذریعے پس ماندہ علاقے کے لوگوں کو دین اسلام سے آگاہ کرنا اور تعلیم دینا۔

۲۔ مسلمان بچوں کو قرآن مجید و ناظرہ کی تعلیم دینا و ترجمہ قرآن پڑھانا۔

۳۔ مسلم نوجوانوں کو تبلیغ اسلام کے لیے مدد کرنا و تیار کرنا۔

۴۔ بلا امتیاز مسلک و قوم تمام طلبہ کو علوم اسلامیہ کی تعلیم دینا۔

۱۱۔ مدرسہ تفہیم القرآن نواب شاہ

تاریخ پس منظر

نواب شاہ کے جامع مدرسہ کا آغاز نہایت ہی نا مساعد حالات اور کسمپرسی کی حالت میں ہوا۔ ۱۹۵۰ء میں جناب حکیم محمد معاذ صاحب نے مدرسہ کی تاسیس فرمائی۔ اس طرح بعض اصحاب خلیل احمد صاحب، فیض احمد ایڈووکیٹ اور قاضی غلام مصطفےٰ ایڈووکیٹ نے بالخصوص مدرسہ کی سرپرستی کی۔ مدرسہ میں غریب اور بے آسرا طلبہ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور دینی علم کے ساتھ ساتھ وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔

مسلک مدرسہ: حنفی دیوبندی

مہتمم و انتظامیہ: عبدالسلام صاحب مدرسہ کے مہتمم و ناظم ہیں،(۵۴) مدرسہ کا انتظام مدرسہ کی انجمن کے تحت ہے۔

عمارت مدرسہ

مدرسہ جامع مسجد کی وقف عمارت میں قائم ہے اس میں تین کمرے، ایک ہال اور سامنے دو برآمدے ہیں۔ اسی عمارت میں ہاسٹل بھی موجود ہے۔

لائبریری: مدرسہ کی باقاعدہ لائبریری میں دو ہزار پانچ سو کتابیں موجود ہیں۔

نصاب: مدرسہ میں درس نظامی اور وفاق المدارس پاکستان کا مکمل نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

اساتذہ کی تفصیل

۱۔ مولانا عبدالسلام صاحب	فاضل درس نظامی
۲۔ مولانا عبدالحی صاحب	فاضل درس نظامی

Marfat.com

۳۔ مولانا غلام قادر صاحب	فاضل درس نظامی
۴۔ مولانا عبداللہ صاحب	فاضل درس نظامی
۵۔ قاری حافظ محمد اصغر صاحب	فاضل تجوید وقرأت
۶۔ مولانا عبدالشکور صاحب	فاضل تجوید وقرأت
۷۔ مولانا محمد عارف صاحب	فاضل تجوید وقرأت

۱۹۸۹ء سے مدرسہ کی تعداد

ناظرہ=۴۰	حفظ وتجوید وقرأت=۲۵	درسِ نظامی=۵۶
دورہ حدیث=۳	کل تعداد=۱۲۴	

فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد

ناظرہ=۱۵۰	حفظ=۷۵	تجوید وقرأت=۷۵
دورہ حدیث=۹۵	کل تعداد=۳۹۵	

دارالافتاء

مدرسہ میں باقاعدہ دارالافتاء موجود ہے اور مولانا عبدالحیٰ صاحب بطور مفتی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ یہاں پر سالانہ تقریباً ۱۰۰ فتاوٰی جاری کیے جاتے ہیں۔

۱۲۔ مدرسہ عربیہ محمدیہ صوبھوڈاھری تعلقہ مورو ضلع نواب شاہ

تعارف

مدرسہ عربیہ محمدیہ صوبھوڈاھری تعلقہ مورو ۱۹۷۰ء میں قائم کیا گیا۔ اس ادارے میں ناظرہ قرآن پاک، حفظ، تجوید وقرأتِ درس نظامی اور دورہ حدیث کی تدریس کی جاتی ہے۔ دینی ادارہ نواب شاہ کے دیہات میں ہونے کی وجہ سے مالی وسائل نہایت محدود ہیں جس کی وجہ سے محدود تعداد میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔ سال ۱۹۸۹ء تک مدرسہ سے ۳۶۵ طلبہ مختلف علوم اور قرآن پاک حفظ وناظرہ کی تعلیم حاصل کر کے فارغ ہو چکے ہیں۔

مہتمم مولوی حافظ غلام محمد

انتظامیہ کا صدر حاجی الہڈنہ ڈاھری

Marfat.com

ادارے کے اغراض ومقاصد

دین اسلام کی خدمت، تبلیغ، تدریس کتب درس نظامی اور اسلامی موضوعات پر نشر واشاعت ہے۔

رجسٹریشن یہ ادارہ حکومت سندھ کی طرف سے منظور شدہ ہے اور اس کا رجسٹریشن نمبر ۳۰۷ ہے۔

مسلک اھل سنت والجماعت (بریلوی)

الحاق تنظیم المدارس پاکستان۔

تفصیل اساتذہ

۱۔مولوی حافظ غلام محمد ڈاھری	ایم اے فاضل، عربی فاضل تنظیم المدارس
۲۔مولانا غلام عباس لوہار	فاضل درس نظامی، فاضل عربی وانٹرمیڈیٹ
۳۔مولانا حافظ محمد ابراہیم بگھیہ	فاضل درس نظامی
۴۔مولانا محمد کامل ڈاھری	فاضل درس نظامی

تعداد طلبہ

ناظرہ حفظ وتجوید وقرأت=۹۶ تحتانی=۲۶ موقوف علیہ=۲۴

دورہ حدیث=۱۱ کل تعداد=۱۵۷

۱۹۸۹ء سے مدرسہ کی تعداد: ناظرہ=۴۰

فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد:

ناظرہ=۲۸۰ حفظ=۴۰ تجوید وقرأت=۴۵ کل تعداد=۳۶۵

ہوسٹل

طلبہ کو ہوسٹل کی سہولتیں میسر ہیں اس وقت ۵۳ طلبہ کا قیام ہوسٹل میں ہے اور باقی ۱۰۴ مقامی طلبہ ہیں۔طلبہ کے قیام وطعام کے تمام اخراجات مدرسہ برداشت کرتا ہے۔

۱۳۔ مدرسہ جامعہ عربیہ غفاریہ درگاہ اللہ آباد شریف، کنڈیارہ ضلع نواب شاہ

تعارف

ادارہ کا قیام ۱۹۴۶ء میں عمل میں آیا۔ مہتمم مدرسہ صاحبزادہ حضرت خواجہ محمد طاہر نقشبندی نے چند مخلص حضرات کے تعاون سے دینی تعلیم کی تدریس کے لیے اپنی بھرپور مساعی جاری رکھی اس طرح یہ

Marfat.com

ادارہ کنڈیارہ کے دیہاتیوں کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے میں مصروف عمل رہا اور علاقہ میں جہالت ختم کرنے کے لیے اس ادارہ نے نمایاں کردار ادا کیا۔

صدر تنظیم مدرسہ: غلام مصطفےٰ عباسی ایم اے ایم ایڈ

مہتمم: صاحبزادہ حضرت خواجہ محمد طاہر نقشبندی

رجسٹریشن: سندھ گورنمنٹ سے رجسٹرڈ ہے اور رجسٹریشن نمبر ۱۴۱ ہے۔

تفصیل اساتذہ

۱۔مولوی عبدالرحمٰن گبول	فاضل درس نظامی و مولوی فاضل
۲۔مولوی محمد سعید لاکھیر	فاضل درس نظامی و مولوی فاضل
۳۔مولوی عبدالقدیر شیخ	فاضل درس نظامی و مولوی فاضل
۴۔مولوی محمد عاشق عباسی	فاضل درس نظامی و مولوی فاضل
۵۔مولوی عبدالرحمٰن	فاضل درس نظامی و مولوی فاضل
۶۔مولانا محمد عثمان جلبانی	فاضل درس نظامی و مولوی فاضل
۷۔حافظ علی اکبر	فاضل تجوید و قرأت

تعداد طلباء

طلبہ ناظرہ حفظ و تجوید = ۲۰	طالبات ناظرہ حفظ و تجوید = ۲۰
طلبہ درس نظامی = ۸۰	طلبہ و طالبات کی کل تعداد = ۱۲۰

دارالافتاء

مدرسہ کا باقاعدہ دارالافتاء ہے جس میں ۳ علماء بطور مفتی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

۱۔مولوی حبیب الرحمٰن	فاضل درس نظامی
۲۔مولوی عبدالرحمٰن	فاضل درس نظامی
۳۔مولوی محمد سعید	فاضل درس نظامی

تصنیف و تالیفات

۱۔ہدایت السالکین	از	مولوی حبیب الرحمٰن مطبوعہ اردو
۲۔برکات رمضان	از	مولوی حبیب الرحمٰن مطبوعہ سندھی

Marfat.com

۳۔ذکر رحمٰن	از	مولوی حبیب الرحمٰن مطبوعہ اردو
۴۔نظر کرم	از	مولوی حبیب الرحمٰن مطبوعہ اردو
۵۔نظر کرم	از	مولوی حبیب الرحمٰن مطبوعہ سندھی
۶۔پندرھویں صدی کا پیغام	از	مولوی حبیب الرحمٰن مطبوعہ اردو
۷۔برکات ذکر	از	مولوی حبیب الرحمٰن غیر مطبوعہ سندھی

انجمن طلبہ

طلبہ کی ایک انجمن ہے جو ''جمعیت طلبہ عربیہ غفاریہ'' کے نام سے تعلیم عربی وتبلیغ اسلام کے لیے کوشاں ہے۔

۱۴۔ مدرسہ عربیہ انوار العلوم مورو، دستگیر کالونی، ضلع نواب شاہ

تعارف

مدرسہ عربیہ انوار العلوم کی بنیاد ۱۹۵۲ء میں رکھی گئی مدرسہ کے بانی علامہ مولانا مفتی عبدالرحیم بلوچ ہیں جنہوں نے مدرسہ کو جدید وقدیم علوم کے امتزاج سے چلایا۔ ان کے بعد جناب بشیر احمد بلوچ صاحب نے مدرسہ کے لیے اپنی کاوشیں جاری رکھیں۔ اس طرح یہ مدرسہ ترقی کے مراحل طے کرتا رہا۔ یہاں سے فارغ التحصیل طلبہ سندھ اور بلوچستان میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مہتمم بشیر احمد لغاری بلوچ

صدر انتظامیہ حاجی شوکت علی لغاری

رجسٹریشن حکومت سندھ ''رجسٹریشن نمبر ۱۷۱''

مسلک حنفی بریلوی

الحاق تنظیم المدارس پاکستان

تفصیل اساتذہ

۱۔سید بڈھل شاہ	فاضل درس نظامی
۲۔محرم الدین	فاضل درس نظامی وفاضل عربی وبی ایڈ
۳۔حافظ غلام الرسول	فاضل درس نظامی ومیٹرک

Marfat.com

تعداد طلباء

حفظ و تجوید و قرأت = ۱۵ | تحتانی = ۲۵ | ناظرہ = ۸۵

دورہ حدیث = ۵ | کل تعداد = ۱۳۰

فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد

ناظرہ = ۱۷۵۰ | حفظ و تجوید = ۴۹۰

دورہ حدیث = ۱۰۵ | کل تعداد = ۲۳۴۵

تصنیف و تالیف

حیات نبوی ﷺ از محرم الدین غیر مطبوعہ سندھی و اردو

اسلامی فقہ کے بنیادی مآخذ از محرم الدین غیر مطبوعہ سندھی و اردو

دارالافتاء

مدرسہ کے دارالافتاء میں مولانا عبدالعزیز صاحب فاضل درس نظامی بطور مفتی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

عمارت مدرسہ

مدرسہ کی عمارت پختہ ہے اور تین کمروں پر مشتمل ہے۔

دینی مدارس خیر پور

تاریخی و تعلیمی جائزہ

خیر پور ضلع سکھر، ضلع نواب شاہ اور لاڑکانہ کے درمیان واقع ہے۔ مین ریلوے لائن بھی یہاں سے گزرتی ہے، اس طرح یہ کراچی سے ۲۸۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ خیر پور شہر کو ایک سڑک روہڑی سکھر سے آتی ہے اور یہاں سے ہو کر سندھ کے مختلف شہروں سے گزرتی ہوئی حیدر آباد تک جاتی ہے۔ خیر پور سابق صوبہ سندھ کی ایک چھوٹی ریاست تھی جو بعد میں الحاق کے بعد پاکستان کا حصہ بن گئی۔ ضلع خیر پور دینی مدارس کے لحاظ سے کافی پس ماندہ ہے۔ اس کی بڑی وجہ علاقے میں وسائل کا نہ میسر ہونا ہے اور اس کے علاوہ اہل ثروت کی عدم دلچسپی ہے۔ یوں تو ضلع کی مساجد میں چھوٹے چھوٹے کئی درس ہیں

Marfat.com

جو تجوید وقرأت کے لیے کام کر رہے ہیں لیکن درس نظامی کی سطح پر دورہ حدیث کے لیے صرف ۴ مدارس کام کر رہے ہیں۔ آئندہ دور میں اس ضلع میں دینی علم کا رجحان بڑھ جانے کے قوی اثرات پائے جاتے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ یہاں کافی مدارس کا قیام عمل میں آجائے گا۔

دینی مدارس بلحاظ تعداد(۵۵)

دورہ حدیث=۴	موقوف علیہ=۶	تحتانی=۳
حفظ وتجوید وقرأت=۱	ناظرہ=۱	میزان=۱۵

تعداد اساتذہ(۵۶)

فاضل دیوبند=۳	اعلیٰ سند یافتہ ایم اے/وفاق=۲
فاضلین درس نظامی=۲۸	فاضل تجوید وقرأت حفظ=۲۱
گریجویٹ=۱۶	

۱۵۔ جامعہ دینیہ دارالہدیٰ حبیب آباد ٹیڑھی، ضلع خیر پور

قیام وعلمی پس منظر

جامعہ دینیہ دارالہدیٰ ٹیڑھی کا قیام(۵۷) ۱۹۱۱ء میں عمل میں آیا اس کے بانی حضرت مولانا تاج محمود امروٹی تھے جن کے ساتھ مولانا محمد شریف اور مولانا مفتی رشید احمد صاحب کا بھرپور تعاون رہا۔ اس ادارہ کو سندھ کے پرانے مدارس دینیہ میں شامل ہونے کا اعزاز حاصل ہے اور یہاں سے تقریباً چار ہزار علماء درس نظامی کی تعلیم حاصل کر کے فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔ جامعہ کی اپنی ایک خوبصورت اور وسیع عمارت ہے جس میں طلبہ کی درس وتدریس کے لیے تمام ضروریات میسر ہیں۔ اس طرح سندھ اور بلوچستان سے طلبہ کی اکثریت یہاں آکر زیور تعلیم سے آراستہ ہوتی ہے۔

مہتمم قاضی حمد اللہ

مسلک حنفی دیوبندی

الحاق وفاق المدارس العربیہ ملتان

عمارت ادارہ کی عمارت پختہ اور ۳۶ کمروں پر مشتمل ہے جو رہائشی وتدریسی دونوں مقاصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ عمارت کے سامنے خوبصورت صحن ہے اور طلبہ کے لیے ایک سپورٹس گراؤنڈ بھی موجود ہے۔

Marfat.com

تعداد طلبہ

ناظرہ، حفظ وتجوید=۱۸۰ درس نظامی=۴۰۰

دورہ حدیث=۳۲ ہوسٹل میں رہائشی طلبہ=۴۵۰

کل تعداد=۶۱۲

لائبریری: مدرسہ کی لائبریری میں ساڑھے آٹھ ہزار دینی وجدید علوم پر مشتمل کتب موجود ہیں۔

تفصیل اساتذہ(۵۸)

۱۔مولانا عبدالهادی	فاضل دیوبند
۲۔مولانا عبدالحیٔ	فاضل دیوبند
۳۔مولانا قاضی حمداللہ صاحب	فاضل درس نظامی
۴۔مولانا غلام قادر	فاضل درس نظامی
۵۔مولانا محمد بلال	فاضل درس نظامی
۶۔مولانا حزب اللہ	فاضل درس نظامی
۷۔مولانا ہدایت اللہ	فاضل درس نظامی
۸۔مولانا غلام مصطفےٰ	فاضل درس نظامی
۹۔مولانا عبدالبصر	فاضل درس نظامی
۱۰۔حافظ قاری محمد رفیق	فاضل تجوید وقرأت
۱۱۔حافظ قاری جمیل احمد	فاضل تجوید وقرأت
۱۲۔ماسٹر رشید احمد گریجویٹ	

دارالافتاء اس ادارہ میں مولانا غلام قادر صاحب بطور صدر مفتی خدمات انجام دیتے ہیں اور ہر سال تقریباً ۳۰۰ فتوے جاری کیے جاتے ہیں جن کا ریکارڈ بھی رکھا جاتا ہے۔

تصنیف تحفۃ الفقیہہ از حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مطبوعہ سندھی

اخراجات مدرسہ کے سالانہ اخراجات تین لاکھ روپیہ ہیں۔

۱۶۔دارالعلوم مفتاح العلوم عنریزیہ، پیر جوگوٹ خیر پور

قیام وعلمی پس منظر

دارالعلوم مفتاح العلوم عنریزیہ کا قیام ۱۹۶۱ء میں پیر جوگوٹ ضلع خیر پور میں عمل آیا۔(۵۹) ادارہ

Marfat.com

کے بانی و مہتمم جناب مولانا یار محمد صاحب ہیں ادارہ میں سندھ کے مضافات سے طلبہ تعلیم حاصل کرنے کے لیے داخل ہوتے ہیں اور اس طرح اب تک تقریباً ۷۰۰ طلبہ دینی تعلیم کی تکمیل کر چکے ہیں۔ حنفی دیوبندی مسلک کی ترویج و اشاعت کے لیے یہ دارالعلوم پیر جوگوٹ میں نمایاں علمی کردار ادا کر رہا ہے اور اس طرح دینی علوم کی تدریس میں بطریقِ احسن مصروف ہے۔

مسلک: حنفی دیوبندی

انتظامیہ و مہتمم: مولانا یار محمد صاحب

الحاق: وفاق المدارس پاکستان

عمارت: دارالعلوم کی عمارت چھ کمروں پر مشتمل ہے جو پختہ ہیں اور مسجد کے ساتھ ملحق ہیں یہی طلبہ کی رہائش و درس و تدریس کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

تعداد طلبہ

ناظرہ و حفظ و تجوید = ۱۹۰	درس نظامی = ۳۷
دورہ حدیث = ۹	کل تعداد = ۲۳۶
ہوسٹل میں رہائش پذیر طلبہ = ۵۰	

اساتذہ کی تفصیل(۶۰)

۱۔ مولانا مظہر الدین	فاضل دیوبند
۲۔ مولانا نیک محمد	فاضل درس نظامی
۳۔ مولانا یار محمد	فاضل درس نظامی
۴۔ مولانا خوشی محمد	فاضل درس نظامی
۵۔ حافظ قاری تاج محمد	فاضل تجوید و حفظ و قرأت
۶۔ حافظ قاری محمود اسد	فاضل تجوید و حفظ و قرأت
۷۔ قاری نور احمد	فاضل تجوید و حفظ و قرأت
۸۔ ماسٹر عبدالرحمٰن	گریجویٹ

دارالافتاء: دارالعلوم علاقہ کے لوگوں کے مسائل کے حل کے لیے فقہی خدمات بھی باقاعدگی سے انجام دیتا ہے۔ اس وقت یہاں مولانا مظہر الدین بطور صدر مفتی اور مولانا خوشی محمد صاحب بطور معاون

Marfat.com

مفتی کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ یہاں پر سالانہ تقریباً ۲۰۰ فتوے جاری کیے جاتے ہیں۔

لائبریری: ادارہ کی لائبریری میں دینی علوم پر مشتمل ۲۵۰۰ کتب موجود ہیں۔

اخراجات: دارالعلوم کے سالانہ اخراجات دو لاکھ روپے ہیں۔

۱۷۔ جامعہ راشدیہ۔ درگاہ شریف پیر جو گوٹ خیر پور

قیام و تاریخی و علمی پس منظر

جامعہ راشدیہ درگاہ شریف[۶۱] پیر جو گوٹ کا قیام ۱۳۲۵ء میں پیر سید مردان شاہ عرف پیر پگاڑو کے دور میں ہوا۔ ۱۳۷۲ھ میں پیر سید شاہ مردان شاہ نے اس کی ترقی و بہبود کے مزید اقدامات کیے۔ یہ ادارہ حنفی بریلوی مکتبہ فکر کی خدمت کے لیے وقف ہے۔ سندھ کے دور دراز علاقوں کے طلبہ جنہیں پیر سائیں پگاڑا سے عقیدت ہے اس جامعہ میں داخلہ لے کر دینی علوم کی تکمیل میں مصروف عمل ہو جاتے ہیں، اس وقت مفتی محمد رحیم صاحب بطور مہتمم ادارہ کی خدمات کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔

ادارہ کے مضافاتی علاقہ میں ہونے کی وجہ سے اندرون سندھ کے سندھی طلبہ یہاں پر کثیر تعداد میں اسلامی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور اس طرح فارغ التحصیل ہونے کے بعد صوبہ سندھ اور بلوچستان کے دیہی علاقوں میں اسلامی تعلیم کے فروغ میں کوشاں رہتے ہیں۔

مسلک: حنفی بریلوی

الحاق: تنظیم المدارس پاکستان

مہتمم: مفتی محمد رحیم صاحب

انتظامیہ کے صدر و سرپرست اعلیٰ پیر پگارا صاحب

عمارت: جامعہ کی عمارت ۸ تدریسی کمروں پر مشتمل ہے جو تدریس کے لیے ناکافی ہے۔ اس کے علاوہ طلبہ کی رہائش کے لیے ہوسٹل کی عمارت ۳۰ کمروں پر مشتمل ہے جس میں ۲۱۰ طلبہ رہائش پذیر ہیں۔

لائبریری: لائبریری میں دینی و جدید علوم پر مشتمل پانچ ہزار کتب ہیں جن میں ۴۰۰ مخطوطات ہیں۔

تفصیل اساتذہ[۶۲]

۱۔ مولانا مفتی محمد رحیم	فاضل درس نظامی
۲۔ مولانا تقدس علی خان	فاضل درس نظامی
۳۔ مولانا منظور احمد	فاضل درس نظامی

Marfat.com

۴۔مولانا کریم بخش — فاضل درس نظامی
۵۔مولانا عبدالخالق — فاضل درس نظامی
۶۔مولانا محمد — فاضل درس نظامی
۷۔ماسٹر تاج محمد — فاضل درس نظامی
۸۔مولانا حاجی رضا محمد — فاضل درس نظامی
۹۔مولانا قاری محمد حنیف — فاضل تجوید وقرأت
۱۰۔مولانا حافظ اسد اللہ — فاضل درس نظامی
۱۱۔قاری حافظ ثنا اللہ فاضل — فاضل تجوید وقرأت

تعداد طلبہ

ناظرہ، حفظ وتجوید=۱۷۰ — درس نظامی=۹۵ — دورہ حدیث=۱۴
کل تعداد=۲۷۹ — ہاسٹل میں رہائش پذیر=۲۱۰

تصنیفات وتالیفات

۱۔ملفوظات پیر سید محمد راشد صاحب، مترجم مفتی در محمد صاحب، مطبوعہ سندھی
۲۔کلام اصغر از پیر سید علی گوہر شاہ مطبوعہ سندھی۔
۳۔ترجمہ قرآن مجید (سندھی) از مفتی محمد رحیم صاحب، غیر مطبوعہ سندھی۔
۴۔دیوان مسکن از مترجم مفتی محمد رحیم صاحب، زیر طبع فارسی۔

دارالافتاء

جامعہ میں دارالقضاء والشرعیہ کے نام سے ایک دارالافتاء قائم ہے۔جس میں مفتی محمد رحیم صاحب بطور صدر مفتی خدمات انجام دیتے ہیں اور سالانہ ۵۰۰ فتاوی جاری ہوتے ہیں۔

دینی مدارس ضلع دادو

تاریخی وعلمی پس منظر

دادو سندھ کا ایک ضلع ہے جو تمام اندرون سندھ کے دیہاتی علاقوں پر مشتمل ہے۔اکثر علاقہ، خشک ہے یہ ضلع لاڑکانہ نواب شاہ، کراچی اور ٹھٹھ کے اضلاع کے درمیان ہے۔یہاں سے سڑک حیدر آباد کو

Marfat.com

جاتی ہے اور ساتھ لاڑکانہ اور موہن جوداڑو کو بھی ملاتی ہے۔ پورا علاقہ بہت ہی پس ماندہ ہے اور لوگوں کی اکثریت کھیتی باڑی کرتی ہے۔ اہلِ ثروت حضرات کی کمی اور عدم دلچسپی کے باعث یہاں مدارس کی تعداد بھی کم ہے۔ اس طرح دینی تعلیم کے لحاظ سے بھی لوگوں میں علم کی کمی ہے جو شاید آئندہ دور میں بہتری کی صورت اختیار کرتی جائے۔ دادو کے مدارس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

دینی مدارس کی تعداد(۶۳)

دورہ حدیث = ۳ مدارس	موقوف علیہ = ۱۲ مدارس
حفظ و تجوید و قرأت = ۳ مدارس	میزان = ۱۸ مدارس

تعداد بلحاظ اساتذہ(۶۴)

فاضلین دیوبند = ۱	ایم اے/تنظیم/وفاق = ۵	
فاضل تجوید و قرأت = ۲۴	فاضل درس نظامی = ۴۸	میزان = ۶۸

اتحاد المدارس ضلع دادو کا پس منظر اور اس سے ملحق مدارس کی علمی و ادبی خدمات

اغراض و مقاصد اتحاد المدارس(۶۵)

۱۔ قرآن، حدیث، فقہ اور عقائد کی مکمل اور محققانہ تعلیم کا انتظام جس میں دینی ضروریات کا موجودہ معاشرے کے لحاظ سے محققانہ نظر رکھنے والے علوم دینیہ کے فاضل پیدا کرنا۔
۲۔ مدارس کا آپس میں اتحاد و نظم برقرار رکھ کر اعلیٰ تعلیمی مقاصد حاصل کرنا۔
۳۔ اجتماعی طور پر مدارس کی فلاح و بہبود کی کوشش کرنا۔
۴۔ طلبہ کی علمی استعداد بڑھانے کے لیے مشترکہ امتحانی نظام قائم کرنا۔
۵۔ مسلمانوں میں دینی شعور لانا اور شرعی علوم کی جانب متوجہ کرنے کے لیے مبلّغوں کا انتظام کرنا۔
۶۔ تعلیمات اسلامی کی اشاعت کا اہتمام کرنا۔

قواعد و ضوابط اتحاد المدارس

۱۔ ہر پانچویں سال اتحاد المدارس کے انتخابات ہوں گے۔

Marfat.com

۲۔ اہل سنت دیوبندی کا پابند مدرسہ ممبر بن سکتا ہے۔

۳۔ ضلع دادو سے باہر کا ہر مدرسہ اتحاد المدارس میں شریک ہو سکتا ہے۔

۴۔ صدر دفتر ضلع دادو کے کسی شہر میں ہوگا۔

۵۔ دیگر عہدیدار صدر و ناظم کی آراء سے چنے جائیں گے۔

اتحاد المدارس کی تنظیمی نوعیت

۱۔ صدر	۲۔ نائب صدر	۳۔ ناظم
۴۔ نائب ناظم	۵۔ ناظم اطلاعات	۶۔خازن
۷۔مجلس شوریٰ		

صدر مولانا قاری سعید احمد صاحب مدرسہ عربیہ دارالقرآن میٹھر۔

ناظم مولانا تاج محمد صاحب کھوھارو مدرسہ عربیہ توحیدیہ تاج العلوم خیر پور ناتھن۔

خازن مولانا محمد عباس چالایہ مدرسہ دارالسلام مخدوم بلال۔

۱۸۔ مدرسہ عربیہ دارالقرآن میٹھر

قیام تاریخی و تعلیمی پس منظر

استاد شیخ القرائت مولانا قاری محمد صاحب مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد مدینہ شریف تعلیم کے لیے چلے گئے وہاں سے واپسی کے بعد مدرسہ اشرافیہ شکار پور میں تعلیم دینے لگے اور لاتعداد طلبہ آپ سے حافظ و قاری بن کر اپنے اپنے علاقوں میں درس قرآن دینے لگے اس طرح آپ آٹھ سال تک شکار پور میں تدریس کے بعد میٹھر چلے آئے اور جامع مسجد میٹھر میں مدرسہ عربیہ دارالقرآن کی بنیاد ڈالی اس طرح ۱۹۵۹ء میں باقاعدہ اس مدرسہ کا آغاز ہو گیا جو مسجد میں صرف دو کمروں پر مشتمل تھا۔ آپ کے ساتھ مولانا در محمد پنھوار اور مولانا تاج محمد مدنی سدھابو اور میاں یار محمد تھے اس طرح سب حضرات نے خوب محنت کر کے مدرسہ کی کارکردگی میں اضافہ کیا۔ ۱۹۶۱ء میں شہر کے شمال میں وسیع رقبہ مدرسہ کے لیے خرید فرما کر اس میں کچی مسجد اور ایک کمرہ سے موجودہ عمارت مدرسہ کا افتتاح کیا۔ طالبان علم کا ایک ہجوم پروانہ وار مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے علمی اور تعمیری انداز سے مدرسہ ایک مکمل درسگاہ کی حیثیت اختیار کر گیا۔ اس دوران مولانا عبدالمتین صاحب ہزاروی کی خدمات مدرسہ کے لیے لی گئیں اور ۱۹۶۳ء میں ایک عظیم الشان دورہ قرأت قرآن مجید رکھا گیا جس میں

Marfat.com

پانچ سو طلبہ نے شرکت کی اور آپ کے ساتھ قاری عبداللہ ختک سجاولی قاری اسداللہ براہوی مدد کر رہے تھے آخر کار پانچ کمرے برآمدہ وہاسٹل اور دوطرفہ برآمدہ پر مشتمل دارالتدریس تعمیر کیا گیا۔ اساتذہ اور عملہ کی رہائش گاہیں تعمیر کی گئیں۔ مدرسہ کے اندر کنواں بمعہ واٹر پمپ بھی لگایا گیا۔

اسی دوران بانی ادارہ قاری محمد صاحب جب ہجرت فرما کر عرب روانہ ہوئے تو مدرسہ کا تمام انتظام آپ کے خلف الرشید مولانا حافظ قاری سعید احمد کے حوالہ کر دیا گیا اور جب مولانا سعید احمد بھی مدینہ منورہ چلے گئے تو مدرسہ کا انتظام ایک انتظامیہ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا۔ مولانا سعید احمد صاحب سعودی عرب سے تعلیم میں سند فراغت حاصل کر کے واپس آئے تو پھر ۱۹۸۲ء میں مدرسہ کا انتظام سنبھال لیا۔

مسلک مدرسہ: حنفی دیوبندی

مہتمم وانتظامیہ: مولانا سعید احمد صاحب فاضل مدینہ شریف

عمارت مدرسہ: وسیع وعریض پلاٹ میں تدریسی پانچ کمروں میں دوطرفہ برآمدہ ایک عدد ہاسٹل ۹ کمروں اور دارالتدریس پر مشتمل ہے۔ اساتذہ اور عملہ کی رہائش گاہیں بھی متصل ہیں۔ ۹ مکان رہائشی برائے عملہ ہیں۔

لائبریری: مدرسہ کی ایک خوبصورت لائبریری ہے جو پانچ ہزار کتابوں پر مشتمل ہے۔

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا سعید احمد	فاضل مدینہ منورہ شیخ الحدیث
۲۔ مولانا فیض محمد بزنجو	فاضل درس نظامی
۳۔ مولانا میاں یار محمد براہوئی	فاضل درس نظامی
۴۔ شیخ سعید احمد دلیروی	فاضل درس نظامی
۵۔ حافظ رشید احمد	
۶۔ حافظ حسینی احمد کاندھڑو	
۷۔ حافظ عبدالوہاب بزنجو	
۸۔ میاں غلام حسینی کاشمیری	
۹۔ مولوی محمد عیسیٰ پنہور	

دارالاشاعت

مدرسہ میں ایک دارالاشاعت قائم ہے جس کی جانب سے اب تک ۲۰ سے زائد سندھی کتابیں

Marfat.com

منظر عام پر آچکی ہیں اور مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ کئی کتابوں کے دس سے زائد ایڈیشن آچکے ہیں۔ جب کہ تعلیم القرآن، معلم القرائۃ اور ہدایۃ القاری کے بیس سے زائد ایڈیشن ہیں۔ اسی طرح بہت سی اور کتابیں بھی اشاعت کے لیے تیار ہیں جو مالی مجبوریوں سے ابھی تک شائع نہیں ہوسکیں۔ گزشتہ چھ سالوں میں مولانا عبدالحکیم ہروی کی مندرجہ ذیل کتب سندھی زبان میں شائع ہوئیں ہیں:

۱۔ تعلیم آداب	۲۔ اخلاق نامہ امام غزالی	۳۔ معلم القرأت
۴۔ تعلیم القرآن	۵۔ نصیحت نیک	۶۔ ضروری مسئلے
۷۔ تعلیم نماز	۸۔ عقائد اسلام جدید	۹۔ نور الایمان جدید

درس قرآن وحدیث

دارالعلوم کی مسجد میں ہر روز قرآن وحدیث کا درس جاری رہتا ہے جس میں سینکڑوں لوگ شریک ہوتے ہیں۔

نصاب: دارالعلوم کا نصاب درس نظامی اور وفاق المدارس سے منسلک ہے۔

تفصیل طلبہ (۶۶)

دورہ حدیث = ۱۵	تفسیر قرآن = ۲۰	فقہ = ۳۰
صرف ونحو = ۲۵	تجوید وقرأت = ۵۰	حفظ = ۵۰
ناظرہ = ۶۰	میزان = ۲۵۰	

۱۹۔ مدرسہ عربیہ دارالفیوض المحمدیہ دادو

تاریخی وعلمی پس منظر

مدرسہ عربیہ دارالفیوض المحمدیہ دادو شہر کا سب سے قدیم اور سب سے بڑا دینی ادارہ ہے۔ دادو کے علاقے میں اس ادارہ کی خدمات ناقابل فراموش ہیں اور اس طرح ۳۰ سال سے یہ دینی علم کی ترویج واشاعت اور تدریس میں مصروف ہے۔ علمی حیثیت سے یہ ہمیشہ علاقہ میں نمایاں رہا۔ قابل فخر اساتذہ کی صدر نشینی اور طلبہ کا ہجوم اس ادارہ کا طرۂ امتیاز رہا۔ شروع میں یہ مدرسہ مسجد جیون شاہ کے حجرے میں قائم کیا گیا لیکن جلد ہی مسجد کے قریب ایک بڑا پلاٹ مدرسہ کے لیے اہل ثروت نے وقف کر دیا اور ایک عالیشان عمارت بھی وجود میں آگئی۔ اس طرح یہ ادارہ روز بروز ترقی کرتا رہا۔ تعلیم وتدریس، تقریر و تبلیغ کے میدان میں اس ادارہ کی خدمات کو تحسین کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔

Marfat.com

مسلک: حنفی دیوبندی

مہتمم وانتظام: مولانا عبدالرحمٰن مہتمم مدرسہ ہیں اور مدرسہ کا انتظام ایک رجسٹرڈ مجلس منتظمہ کی زیرِ نگرانی ہے۔

عمارت مدرسہ: کل ۹ کمروں پر مشتمل ہے سامنے برآمدہ ہے تین غسل خانے پانی کی ٹینکی مع موٹر، تین بیت الخلا اور باقاعدہ وضو کی جگہ تعمیر کی گئی ہے۔ اساتذہ کی رہائش کے لیے دو مکان بھی بنائے گئے ہیں۔ سامنے خوبصورت اور وسیع صحن ہے اس طرح یہ عمارت مدرسہ اور طلبہ دونوں کی ضروریات کو فی الوقت پورا کر رہی ہے۔

لائبریری: ایک بڑے ہال پر مشتمل مدرسہ کی ایک خوبصورت لائبریری ہے جہاں چار ہزار کے قریب کتب موجود ہیں اور لائبریری میں روزانہ اخبار ورسائل مہیا ہوتے ہیں۔

مطبخ: مدرسہ کا اپنا مطبخ ہے جہاں رہائشی ومسافر طلبہ کو کھانا مفت مہیا کیا جاتا ہے۔

تفصیل اساتذہ(۶۷)

۱۔ مولانا منظور احمد	فاضل وفاق المدارس
۲۔ قاری عبدالرحمٰن	فاضل درس نظامی
۳۔ حافظ ولی محمد	فاضل درس نظامی
۴۔ حافظ قمر دین	فاضل درس نظامی
۵۔ حاجی عبدالرحمٰن	فاضل درس نظامی

نصاب تعلیم: درس نظامی کا مکمل نصاب موجود ہے اور اس کے علاوہ وفاق المدارس دیوبندی کا مکمل نصاب پڑھا کر سالانہ وفاق کے امتحان میں طلبہ کو شامل کیا جاتا ہے۔ مدرسہ میں تمام شرعی علوم صرف ونحو، فقہ واصول فقہ، منطق وفلسفہ، تفسیر واحادیث قرآن مجید حفظ وناظرہ اور تجوید وقرأت کی تعلیم دی جاتی ہے۔

سند فراغت: اس ادارہ سے تقریباً تین ہزار طلبہ علم حاصل کر کے دینی خدمت میں مصروف ہیں ان میں حفاظ اور جید علمائے کرام بھی ہیں۔ ان تمام کو اسناد دی جاتی ہیں۔

۲۰۔ مدرسہ عربیہ توحیدیہ تاج العلوم خیر پور ناتھن شاہ

تاریخی وعلمی پس منظر

تقریباً ایک صدی قبل بستی کڑیہ غلام اللہ تحصیل خیر پور ناتھن شاہ میں حضرت حافظ تاج محمد

Marfat.com

مرحوم نے مدرسہ کا سنگِ بنیاد رکھا جس میں حفظ قرآن و فارسی پڑھائی جاتی تھی۔ حافظ صاحب کے بعد ان کے لڑکے مولانا محمد اسحاق فارغ مدرسہ عربی تعلیم دینے لگے۔ آپ ایک عالم باعمل تھے شب و روز تعلیم میں مصروف رہتے اور سائقانِ علم سندھ و بلوچستان کے کونے کونے سے آکر داخل درس ہوتے اور علم کی پیاس بجھا کر واپس چلے جاتے اس طرح مولانا صاحب ۵۰ برس تک تدریس علم میں مصروف رہے اور چالیس کے قریب علمائے کرام کو درس نظامی سے فارغ کی سند عطا کی آپ کے بعد آپ کے فرزند سید مولانا تاج محمد صاحب نے تدریس کا کام جاری رکھا اور مدرسہ کو کٹریا غلام اللہ سے تبدیل کر کے خیر پور ناتھن شاہ میں بس سٹاپ کی مسجد میں مدرسہ جاری کیا کیوں کڑیہ غلام اللہ میں سیلاب کی تباہ کاریوں سے بستی اور مدرسہ کو کافی نقصان پہنچا۔ مولانا تاج محمد صاحب نے درس کے لحاظ سے مدرسہ کو مثالی بنا دیا۔ مولانا موصوف ہر دینی کام میں مجاہدانہ انداز سے پیش پیش رہتے ہیں۔ نظام العلماء تحریک اہل سنت و الجماعت، تحفظ ختم نبوت کی خدمات کے علاوہ شرکت و بدعت کی بیخ کنی کے لیئے رات دن حق گوئی اور بے باکی سے کام لے رہے ہیں۔

دارالاشاعت

مدرسہ کی جانب سے دارالاشاعت قائم ہے ایک کتاب چھپ کر آچکی ہے اور دیگر کتب منتظر اشاعت ہیں۔ سینکڑوں دینی پمفلٹ چھپوا کر مفت تقسیم کیئے گئے ہیں۔

عمارت مدرسہ

ابھی تک عمارت مدرسہ نہیں بنائی جا سکی۔ مسجد اور اس سے متصل کمروں میں ہی درس قرآن پاک ہوتا ہے اور دورہ حدیث بھی مسجد کے صحن میں ہی ہوتا ہے۔

مسلک مدرسہ: حنفی دیوبندی

مہتمم: مولانا تاج محمد صاحب

نصاب تعلیم: درس نظامی کا مکمل نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا تاج محمد صاحب	فاضل وفاق
۲۔ مولانا عبدالعزیز	فاضل درس نظامی
۳۔ مولانا علی حسن	فاضل درس نظامی

Marfat.com

۴۔ قاری حافظ جان محمد　　　فاضل درس نظامی

۵۔ حافظ قاری محمد ایوب　　　فاضل درس نظامی

۲۱۔ مدرسہ عربیہ تاج الاسلام سیوھن سندھ

تاریخی وعلمی پس منظر

دریائے سندھ کے کنارے سیوھن پرانا تاریخی شہر ہے۔ محمد بن قاسم کی سیوھن میں آمد کے بعد انتظامی لحاظ سے سیوھن کو دارالحکومت بنا دیا گیا اور ساتھ ساتھ علمی مرکز بھی بنایا گیا۔ یہاں مخدوم محمد نے دینی خدمات کو وسیع کیا اس کے بعد ان کے فرزند مخدوم بصیر الدین نے علوم دینیہ کے لیے کافی جدو جہد کی لیکن ان کی وفات کے بعد یہاں پھر شرک و بدعت کا بازار گرم ہونے لگا۔ دیندار لوگوں نے اس صورت حال سے تنگ آکر مدرسہ عربیہ تاج الاسلام کا بنیاد رکھا جس کا انتظام مولانا عبدالرحمٰن بلوچ کے حوالے ہوا۔ اس طرح یہ مدرسہ علوم دینیہ کی تدریس میں مصروف ہوگیا۔ اس وقت یہاں پر درس نظامی کے ساتھ ساتھ فارسی، حفظ وتجوید اور سندھی تعلیم کا بھی انتظام ہے۔

مسلک:　　　حنفی دیوبندی

مہتمم وانتظامیہ:　مولانا عبدالرحمٰن بلوچ مدرسہ کے مہتمم ہیں اور مدرسہ کے ناظم اعلیٰ صدر مدرس حافظ قاری عبدالواحد ہیں۔

عمارت:　　عمارت بہت پرانی اور چھوٹی ہے جو ضرورت کو پورا نہیں کر رہی دارالقرآن کی عمارت، وضو کی ٹینکی اور مدرسین کے لیئے رہائشی کواٹرز بنانے کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔

لائبریری:　　لائبریری کے لیئے کوئی باقاعدہ کمرہ نہیں ہے مدرسہ کی ملکیت میں صرف پانچ سو کتابیں ہیں۔

دارالاقامہ:　　کوئی باقاعدہ عمارت نہیں ہے اس لیئے ہاسٹل کی اشد ضرورت ہے۔

نصاب تعلیم:　　درس نظامی وحفظ وتجوید کا نصاب مکمل پڑھایا جاتا ہے۔

اساتذہ کی تفصیل

۱۔ مولانا عبدالرحمٰن بلوچ　　　فاضل درس نظامی

۲۔ حافظ قاری عبدالواحد　　　فاضل درس نظامی

۳۔ مولانا غلام قادر　　　فاضل درس نظامی

Marfat.com

۴۔ قاری غلام مصطفےٰ حافظ

۵۔ حافظ عبدالرزاق حافظ

۲۲۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ تاج الہدیٰ رحمانی نگر ضلع دادو

تعارف

مدرسہ عربیہ اسلامیہ تاج الہدیٰ ستیارو ڈ شہر میں قائم کیا گیا۔ مہتمم و صدر مدرس مولانا غلام رسول نے اس مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ کافی مخالفت کے باوجود آپ نے مستقل مزاجی سے سب کچھ خاموشی سے برداشت کرتے ہوئے کام کو آگے بڑھایا۔ اس مثالی خدمات کا نتیجہ ہے کہ آج یہ مدرسہ دین کا چشمہ علماء حق کے لیئے دین کا مضبوط قلعہ اور مسلمانوں کے لیئے دین کا مرکز بن گیا ہے۔ مسافر اور شہری طلباء کثرت سے علم دین حاصل کر رہے ہیں۔

مدرسہ کی عمارت اچھی نہیں ہے لہٰذا عمارت کی بہت ہی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ طلبہ کی تعلیم کے لیئے کتابوں کی بھی اشد ضرورت ہے۔

مدرسہ کے نزدیک ایک مسجد تعمیر کی جارہی ہے جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ یہ ایک رجسٹرڈ مدرسہ ہے جس کا نمبر ۱۸۲۶ ہے۔

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولوی غلام رسول فاضل درس نظامی

۲۔ حافظ غلام مصطفےٰ حفظ و تجوید و قرآت

۳۔ قاری عبدالحمید حفظ و تجوید و قرآت

۲۳۔ مدرسہ عربیہ اسلامیہ دارالسّلام مخدوم بلال دادو

تاریخی و علمی تعارف

۱۹۶۰ء میں زیر اہتمام جناب مولانا محمد حسن ملک اس مدرسہ کا آغاز ہوا جس میں کافی بیرونی اور مقامی طلبہ نے تعلیم حاصل کی۔ مدرسہ اب بھی بطریق احسن دینی خدمات بجالا رہا ہے۔

مسلک: حنفی دیوبندی

مہتمم: مولانا محمد حسن ملک

Marfat.com

صدر مدرس: مولانا غلام عباس چانڈیو

تعداد طلباء

لڑکے=۴۲ لڑکیاں=۲۲ میزان:۶۴

لڑکیاں ۱۲ سال سے کم عمر کی ہیں جو مقامی ہیں اور حفظ و ناظرہ قرآن و تجوید کا علم حاصل کرتی ہیں۔

عمارت: مدرسہ کی عمارت میں تین کمروں ایک برآمدہ وصحن پر مشتمل ہے جس میں ایک دارالحدیث ایک دارالتدریس ہے۔ صحن مدرسہ میں ٹینکی وواٹر پمپ ہے۔

نصاب تعلیم: درس نظامی کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

۲۳۔ مدرسہ عربیہ محمدیہ فرید آباد دادو

تاریخی و علمی تعارف

۱۹۶۵ء میں فرید آباد شہر کے رسول بخش ٹرو کے زیر اہتمام قاری عبدالکریم ذبیح براہوتی نے مدرسہ عربیہ محمدیہ کا آغاز کیا۔ اس سے قبل قاری صاحب مذکور مدرسہ عربیہ قاسم العلوم تھر پچانی شریف تحصیل پنوعاقل میں دس سال تک تعلیمی خدمات پر مامور رہے۔ آپ ایک ادیب کی حیثیت سے سہ روزہ مدینہ بجنور سے بھی تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی موجودگی کا علم پا کر دور دراز سے بیرونی طلبہ علم حاصل کرنے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ دراز کرتے جب طلباء زیادہ ہو گئے تو آپ نے جناب حافظ امیر اللہ صاحب جانوری کی خدمات بھی حاصل کر لیں۔ دوران تعلیم ہی قاری عبدالکریم صاحب انتقال کر گئے۔ ان کی وفات کے بعد بھی مدرسہ میں علمی کام جاری رہا۔ مدرسہ کی عمارت وقف جائداد پر ہی قائم ہے۔

مسلک اہلِ سنت والجماعت مہتمم مولوی عبدالقیوم

تعداد طلبہ

بیرونی=۵۰ مقامی=۱۰۰ کل=۱۵۰

اساتذہ کی تفصیل

۱۔ مولوی عبدالقیوم	فاضل درس نظامی
۲۔ مولوی عبدالمجید	فاضل درس نظامی

Marfat.com

۳۔مولوی محمد یوسف فاضل درس نظامی

۴۔قاری عبدالکریم حفظ و تجوید

نصاب: درس نظامی

عمارت: مدرسہ کے کل چھ کمرے ایک برآمدہ اور ایک صحن ہے۔عمارت کی بہت ہی ضرورت ہے۔ بیرونی طلبہ کے لیے الگ ہوسٹل کی عمارت نہیں ہے اس لیے وہ مدرسہ کی بلڈنگ میں قیام کرتے ہیں۔کل ۵۰ طلبہ کی رہائش کی گنجائش ہے۔

لائبریری

مدرسہ کا کتب خانہ مختصر سا ہے جو تقریباً ۱۵۰۰ کتابوں پر مشتمل ہے۔مدرسہ کے دارالاشاعت کی طرف سے سال میں چار کتابچے شائع کرنے کا پروگرام ہے جو تکمیل کے آخری مراحل میں ہیں۔

۲۵۔مدرسہ خادم العلوم سید پور دادو

علمی و تاریخی تعارف

۱۳۶۹ ہجری میں حضرت مولانا مفتی غلام حسین صاحب نے انتہائی نامساعد حالات میں مدرسہ کا آغاز قصبہ سید پور تحصیل میہڑ میں کیا۔آپ نے کافی دشواریوں کے باوجود ہمت سے کام لے کر تعلیم شروع کر دی اور اسے مزید آگے بڑھایا۔مولانا صاحب خود بغیر تنخواہ اور مدرسہ بغیر چندہ کے کام میں محو رہا اور قصبہ سید پور اور گرد و نواح کے شائقان علم داخل درس رہے۔مولانا صاحب طلبہ کے خورد و نوش کا اپنے طور پر انتظام فرماتے رہے۔آپ کے فرزند سید غلام مصطفیٰ صاحب بھی فارغ التحصیل ہو کر مدرسہ کے تعلیمی کام میں ہاتھ بٹاتے رہے۔

مدرسہ میں فارسی، اردو، سندھی، صرف و نحو سے موقوف علیہ تک تعلیم دی جاتی رہی ہے اور اب حدیث شرف کی تعلیم کا بھی اہتمام ہے۔

مسلک: حنفی بلا تخصیص مہتمم: مولوی غلام مصطفےٰ صاحب

عمارت: ایک وسیع میدان میں سابقہ عمارت کو منہدم کر کے چار کمرے ایک برآمدہ بیت المال کا کمرہ، مطبخ کا کمرہ اور تین ہال برائے دارالتدریس مکمل کیے گئے اور مدرسہ کے ساتھ ہی جامع مسجد کی نئی عمارت مکمل کی جا چکی ہے۔مدرسہ کی عمارت بہت خوبصورت ہے جو علاقہ میں دینی تعلیم کے مرکز کا کردار ادا کر رہی ہے۔

Marfat.com

اساتذہ کی تفصیل

۱۔ مفتی غلام حسین صاحب — فاضل دیوبند

۲۔ مولوی غلام مصطفےٰ — فاضل درس نظامی

۳۔ حافظ وقاری

۴۔ حافظ وقاری

نصاب تعلیم: درس نظامی کا نصاب زیر تعلیم ہے اور ساتھ ساتھ مولوی عالم اور مولوی فاضل کے امتحانات کی رہبری بھی کی جاتی ہے۔

۲۶۔ مدرسہ عربیہ تجوید القرآن، دادو

تاریخی و علمی تعارف

۱۹۷۸ء میں قاری حافظ غلام رسول صاحب نے پرانا بس اسٹاپ دادو کے قریب مسجد میں مدرسہ کی ابتداء کی۔ قاری صاحب نے محنت اور لگن کے ساتھ مدرسہ کے لیے ۲۵۰۰ مربع فٹ پر مشتمل ایک نیا پلاٹ خرید کر اس پر مدرسہ کی عمارت تعمیر کی اور اب مدرسہ اپنی ذاتی عمارت میں تدریسی کام چلا رہا ہے۔ اہلِ دادو کا تعاون بہت ہی کم میسر آتا ہے کیونکہ شہر میں اہلِ تشعیہ زیادہ ہیں جنہیں حنفی مدرسہ سے کوئی سروکار نہیں۔ بہرحال دینی خدمت بہتر طور پر جاری وساری ہے۔

مسلک: حنفی بلا تخصیص

مہتمم: حافظ قاری غلام رسول صاحب

تعداد طلبہ

بیرونی = ۵۰ — مقامی = ۱۲۰ — کل = ۱۷۰

عمارت: مدرسہ کی عمارت تین کمروں اور ایک برآمدہ پر مشتمل ہے۔ مدرسہ کے صحن میں پانی کی ٹینکی اور ساتھ ہی رہائشی طلبہ کے لیے ایک خوبصورت ہوسٹل ہے۔

نصاب: حفظ قرآن وتجوید وقرآت ودرس نظامی

تفصیل اساتذہ

۱۔ قاری غلام رسول صاحب — ۲۔ قاری منظور صاحب

Marfat.com

ضلع تھرپارکر کے دینی مدارس

تاریخی وعلمی پس منظر

ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ کا ایک ضلع ہے اور میرپور خاص اس کا ضلعی ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہ ضلع حیدرآباد ڈویژن میں واقع ہے۔ یہ ضلع نواب شاہ اور حیدرآباد ضلع کے درمیان واقع ہے اور اس کے دونوں طرف ہندوستان کی سرحدات ہیں۔ ضلع کا بیشتر حصہ خشک ریگستان اور غیر آباد علاقوں پر مشتمل ہے اور بہت ہی پسماندہ ہے۔

ضلع تھرپارکر کے اہم شہر میرپور خاص اور عمر کوٹ ہیں اور میرپور خاص سے ریلوے لائن کھوکھراپار ہندوستان کو جاتی ہے اور ایک حیدرآباد اور نواب شاہ کو بھی جاتی ہے۔

ضلع تھرپارکر میں دینی مدارس بلحاظ تعداد[۶۸]

دورہ حدیث کے مدارس کی تعداد=۳	موقوف علیہ کی تعداد=۴
تحتانی مدارس کی تعداد=۸	حفظ وتجوید وقرأت=۳
میزان=۱۹	

بلحاظ اساتذہ دینی مدارس[۶۹]

(الف) دیوبند/بیرون ممالک سے سند یافتہ اساتذہ کی تعداد=۳

(ب) اعلیٰ سند یافتہ/وفاق/تنظیم=۱

(ج) فاضلین درس نظامی=۲۵

(د) فاضلین حفظ وتجوید، قرأت=۹

(ہ) میٹرک=۱ — میزان=۳۹

۲۷۔ دارالعلوم اسلامیہ اشاعت القرآن، یوسف آباد ڈگری شہر، ضلع تھرپارکر

تعارف

اپریل ۱۹۵۵ء کو مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ ابتدائی طور پر مدرسہ شروع کرنے میں درج ذیل صاحبان نے حصہ لیا:

Marfat.com

۱۔زبدۃ الحکماء حضرت مولانا محمد حیات علی کشمیری

۲۔حضرت مولانا حافظ محمد شفیع صاحب جالندھری

۳۔حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی

عمارت وہاسٹل

مدرسہ کی عمارت سات کمروں ایک برآمدہ پر مشتمل ہے۔ ہوسٹل کی عمارت پانچ کمروں پر مشتمل ہے اور چالیس طلبہ کی رہائش کی گنجائش ہے۔

مسلک مدرسہ: حنفی دیوبندی

مہتمم: مولانا حافظ محمد شفیع جالندھری

صدر مدرس: مولانا محمد محبوب ربانی صاحب، فاضل دیوبند

تفصیل اساتذہ

۱۔مولانا ابن العزیز ۲۔مولانا یار محمد ۳۔ماسٹر عبدالغفور صاحب

تعداد طلباء

دورہ حدیث = ۱۵	موقوف علیہ = ۲۵	تحتانی = ۳۰
حفظ = ۴۵	تجوید وقرأت = ۵۰	میزان = ۱۶۵

نصاب: درس نظامی/وفاق المدارس کا مکمل نصاب۔ اس کے علاوہ مولوی، مولوی عالم اور مولوی فاضل کے نصاب کی بھی تدریس کی جاتی ہے اور باقاعدہ بورڈ سے امتحان دلوایا جاتا ہے۔

دارالکتب ومطالعہ

مدرسہ کی اپنی لائبریری ہے جہاں ۳۵۰۰ دینی کتب ہیں اور اخبارات کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

۲۸۔مدرسہ دارالفیوض حاجی محمد عالم پلّی

ابتدائی تعارف اور خدمات کا جائزہ

باب الاسلام سندھ کی مقدس سرزمین کو، برصغیر رجنوب اشیاء میں اسلام کے مبارک پیغام کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ اسی خطہ سے برصغیر میں اسلام کی کرنوں نے ''نور ایمانی'' کا جلوہ دکھایا۔ صوبہ سندھ کا مردم خیز علاقہ ''نارا'' جو صحرائے تھر کے طویل ترین ریگستان اور بیراج اراضی کے سنگم پر واقع

Marfat.com

ہے اسے بھی باب الاسلام سندھ کے اہم بابوں میں ایک خصوصی باب کی حیثیت حاصل ہے۔ اسی نارہ کے علاقہ کے ایک قدیم اسلامی مرکز ''مدرسہ دارالفیوض'' قریہ حاجی محمد عالم پلی کا مختصر تعارف کچھ اس طرح ہے:

یہ قدیم اسلامی مرکز، ضلع تھرپارکر کے شہر ڈھورو نارو سے تین میل دور، تھرواہ کے کنارے واقع قصبہ حاجی محمد عالم پلی میں ۱۳۲۸ ہجری (تیرہ سو اٹھائیس ہجری) کے عرصہ میں قائم ہوا۔ گویا یہ ادارہ عرصہ اسی سال سے علوم اسلامیہ کے فروغ اور دعوت دین کی ترویج و اشاعت میں منہمک اور مصروف ہے۔ اسی دینی ادارہ کو حضرت مولانا محمد علی جونیجو مرحوم نے قائم کیا تھا۔ یہ اس دور کی بات ہے جب برصغیر کی وحدت قائم تھی اور اس مدرسہ میں نہ صرف سندھ، خصوصاً صحرائے تھر کے لق و دق ریگستان کے طالب علم، حصول علم کے لیے کشاں کشاں چلے آتے تھے، بلکہ اس چشمہ فیض سے ہندوستان کے صوبہ راجستھان کے بے شمار علم کے متلاشیوں نے سیرابی حاصل کی۔ اس دور میں مالی دشواریوں، غیر مسلموں کے ریشہ دوانیوں، انگریزوں کی آمرانہ پابندیوں کے باوجود، اللہ کے نیک بندوں کے تعاون سے، حضرت علامہ العصر مولانا محمد علی جونیجو مرحوم اور ان کے رفقا نے گراں قدر خدمات انجام دے کر، ہمارے سائنسی دور کے علماء کے لیے ایک نادر مثال چھوڑی ہے۔

اس مدرسہ دارالفیوض میں اس دور سے علوم اسلامیہ کا وہی مروج نصاب تعلیم پڑھایا جاتا تھا جسے عرف عام میں درس نظامی کہا جاتا ہے۔ مدرسہ سے جودھپور ریاست اور جیسلمیر کے علاقہ جات سے لے کر تھر کے لق و دق صحرا، نارہ کے چٹیل میدانوں اور سندھ کے مختلف علاقہ جات کے متلاشیان علم نے ''درس نظامی'' کا نصاب مکمل کر کے ''فارغ التحصیل'' بن کر اپنے اپنے علاقوں میں اسلامی تعلیم کے فروغ اور دعوت دین کی اشاعت و ترویج میں گراں قدر خدمات سرانجام دے کر ظلمت کدہ سندھ و ہند میں اسلام کے روشن پیغام سے اجالا پیدا کیا۔ مولانا محمد علی جونیجو مرحوم اور ان کے ساتھ اساتذہ کرام نے اپنے شیخ کی سرپرستی میں مسلسل چالیس سال تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا، مدرسہ کی تدریسی تکنیک میں ایک نرالا انداز یہ اپنایا گیا کہ طلبہ، جو اوپر کی کتابیں پڑھتے تھے، انہیں چھوٹی جماعتوں کے طلبہ کو عملاً پڑھانا پڑتا تھا اور اس طرح یہ مجرب نسخہ، اچھے مدرس پیدا کرنے کا سبب بنا۔

سابقہ اساتذہ مدرسہ

حضرت مولانا محمد علی جونیجو مرحوم کے ساتھ جو دیگر اساتذہ کرام درس و تدریس میں مصروف رہے، ان میں حضرت مولانا عبدالخالق پلی صاحب مرحوم، حضرت مولانا محمد مبارک پلی مرحوم، حضرت مولانا محمد اسماعیل مرحوم، (فرزند مولانا محمد علی مرحوم) حضرت مولانا عبدالاحد ساند مرحوم خصوصی طور پر

Marfat.com

قابل ذکر ہیں۔ آخری عمر میں حضرت جی ضعف اور نقاہت کی وجہ سے اسباق پڑھانے سے معذرت کر چکے تھے۔ خود صرف نگرانی کیا کرتے تھے اور حضرت مولانا محمد مبارک پلّی اور مولانا محمد اسماعیل صاحب جونیجو درس وتدریس کا فریضہ سرانجام دیتے تھے۔ حضرت شیخ مرحوم کے فرزند مولانا محمد اسماعیل صاحب کو سند الفراغ /علوم دینیہ کی تحصیل، جناب حضرت مولانا محمد مبارک پلّی صاحب نے شیخ المدرسہ کی رہنمائی میں کرائی تھی، مولانا محمد مبارک پلّی صاحب طرز ادیب، ممتاز نقاد، قابل محقق اور نہایت زیرک عالم وفقیہہ تھے۔ ان کی سرکردگی میں جمعیت علماء سندھ نے بہت بڑے بڑے معرکے سر کیے۔ ایک ماہنامہ نے دینی رسالہ ''قرانی'' کے نام سے مولانا محمد مبارک پلّی کی زیر صدارت وادارت کئی سال تک تحریری میدان میں اپنا سکہ جمائے رکھا۔ چھپائی کا معیار نہایت اعلیٰ وعمدہ تھا اور کراچی کے لیتھو پریس سے چھپوایا جاتا تھا۔ ''قرانی'' کی جلدیں اہل تحقیق کے لیے قابل توجہ ذخیرہ علم کی حیثیت رکھتی ہیں۔

ادھر مولانا محمد علی مرحوم کے فرزند مرحوم محمد اسماعیل دس سال تک درس وتدریس کی خدمات سرانجام دینے کے بعد جواں سالی میں دارالبقا کی طرف رحلت کی اور یہ صدمہ جانکاہ ان کے پیرسن والد صاحب کے لیے بھی تکلیف اور رنج وضعف کا باعث بنا۔

بعد ازاں حضرت مولانا محمد علی جونیجو مرحوم کے لائق وفائق طالب علم حافظ محمد حسین سموں نے درس وتدریس کا سلسلہ کچھ عرصہ تک جاری رکھا۔ ان کا تعلق صحرائے تھر کے پسماندہ علاقہ سے تھا اور وہ فارسی علم پڑھانے میں یکتائے روزگار تھے، تقریباً تین سال تک انہوں نے قال اللّٰہ و قال الرسول اللّٰہ کی تعلیم دی۔ ان کے بعد کچھ عرصہ کے لیے اس مدرسہ میں حضرت مولانا محمد صدیق مرحوم نے درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔ سال ۱۳۶۵ ہجری سے لے کر ۱۳۷۱ ہجری تک حضرت مولانا محمد عباس صاحب نے مدرس اول کی حیثیت سے درس نظامی پڑھانے کا ذمہ سنبھالا۔ مولانا صاحب جامعہ دارالہدیٰ ٹھیڑھی (خیرپور میرس) سے فارغ التحصیل ہوئے تھے۔ وہ صاحب علوم اسلامیہ اور نہایت اعلیٰ پایہ کے مدرس تھے۔ مدرسہ دارالفیوض میں خدمات انجام دینے کے دوران انہوں نے شیخ المدرسہ حضرت مولانا محمد علی جونیجو صاحب سے فنون وعلوم کے دقیق مسائل سمجھے اور خصوصاً ''علم التفسیر'' میں ادراک حاصل کرنے کے لیے محنت سے اعلیٰ مہارت حاصل کی۔ مولانا محمد عباس مرحوم نے مولانا محمد علی جونیجو مرحوم کے فرزند اور موجودہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسحاق جونیجو کو بنیادی تعلیم پڑھانے کا سہرا اپنے سر لیا۔

شیخ الجامعہ /مدرسہ حضرت مولانا محمد علی جونیجو صاحب تاریخ ۱۰ جمادی الاوّل ۱۳۷۱ ہجری کو اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے۔ ان کے بعد مدرسہ کی گاڑی کو چلانے کے لیے حضرت میاں محمد حسن شاہ صاحب

Marfat.com

آف جھیلہ شریف کی سرکردگی میں ایک مجلس مشاورت تشکیل دی گئی۔ مجلس کے فیصلہ کے تحت، سابق مدرس اور شیخ المدرسہ کے قابل اعتماد طالب علم مولانا عبدالخالق پلی صاحب کو صدر مدرس مقرر کیا گیا جنہوں نے یہ ذمہ داری کمال دیانت اور بھرپور صلاحیتوں کے استعمال کے ساتھ پے در پے چار سال تک نبھائی۔ ۱۳۷۵ ہجری میں بانی مدرسہ کے لائق فرزند مولانا محمد اسحاق جونیجو صاحب کی دستار بندی کرائی گئی۔

جب سے مولانا محمد اسحاق صاحب نے صدر مدرس کی حیثیت سے فرائض سنبھالے ہیں اس وقت تک سے لے کر آج تک متعدد علمائے کرام نے ان کے ہاں سے فیض حاصل کر کے فارغ التحصیل درس نظامی کی منزل کو پایا ہے۔ اس فہرست میں مولانا کے چھوٹے برادر حضرت مولانا محمد ادریس جونیجو قابل ذکر ہیں۔ اب تک مولانا محمد اسحاق جونیجو صاحب کی زیر نگرانی مدرسہ دارالفیوض، تفسیر، حدیث، فقہ، ادب، صرف، نحو، انشا، عقائد، منطق اور دیگر علوم وفنون کی آبیاری میں سرگرم عمل ہے۔

مدرسہ دارالفیوض حاجی محمد عالم پلّی کا دور جدید

دور جدید کے چیلنج کو مدنظر رکھتے ہوئے مدرسہ ہذا میں ۱۹۶۷ء کے اوائل سے علوم دینیہ کے ساتھ ساتھ عصری علوم پڑھانے کا سلسلہ جاری کیا گیا اس وقت بی۔ اے اور علوم شرقیہ میں فاضل تک کی تعلیم دی جارہی ہے اور اب تک ہزاروں طلبہ نے اس سہولت سے استفادہ کیا ہے اور اورنٹیل اینڈ آرٹس ڈگری کالج سے فارسی، عربی، سندھی اور اردو میں مولوی فاضل، منشی فاضل اور ادیب فاضل کے امتحان دے کر مناسب روزگار حاصل کیا ہے۔ مدرسہ میں اس کے ساتھ ساتھ ۱۹۸۳ء سے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کا تربیتی کورسز کا مرکز بھی کام کر رہا ہے۔ ہزاروں طلبہ نے پی ٹی سی، سی ٹی سے لے کر بی۔ اے تک کے امتحانات پاس کیے ہیں۔ المختصر مدرسہ دارالفیوض حاجی محمد عالم پلی اس علاقہ کے لیے ایک نعمت کی حیثیت رکھتا ہے۔

لائبریری

اس وقت مدرسہ ہذا میں ایک عظیم الشان دارالمطالعہ رکتب خانہ بھی موجود ہے جہاں اسلامی علوم وفنون کی معرکتہ الا آرا نایاب کتب اور قدیم قلمی نسخہ جات کی بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ آئے دن متلاشیان علم اس دارالمطالعہ سے استفادہ کے لیے حاجی محمد عالم پلی تشریف لاتے رہتے ہیں۔

دارالافتاء

ایک دارالافتاء بھی کام کر رہا ہے اور حضرت مولانا محمد اسحاق جونیجو صاحب جیسی بزرگ ہستی

Marfat.com

کی زیرنگرانی، دیہاتوں اور شہروں سے آنے والوں کو، شریعت محمدی کے مطابق دینی مسائل کے بارے میں فتوے عنایت کیے جاتے ہیں نیز ترکہ و وراثت کی گنجلک گتھیوں کو سلجھانے کے لیے بھی ہمہ وقت خدمات سرانجام دی جارہی ہیں جس کا کوئی پائی پیسہ وصول نہیں کیا جاتا۔

تعلیمی کاوشیں

علاوہ ازیں دارالحدیث اور دارالتفسیر کے شعبہ جات میں بھی منتہی طلبا کو پڑھایا جارہا ہے۔ درس نظامی کے تمام علوم وفنون کی تعلیم بے حد معیاری سطح پر ماہر اساتذہ کرام کی سرپرستی میں دی جارہی ہے اور متلاشیان علم کی تشفی کا سامان بہم پہنچایا جارہا ہے۔ اس طرح رد قادیانیت، بہائیت اور رافضیت کے ساتھ ساتھ جدید دور کے باطل ازموں، کیمونزم، کیپٹیلزم، جاگیرداری سرمایہ داری اور دیگر ادیان باطلہ کے رد کے لیے طالب علموں کو سطحی اور سرسری معلومات کی بجائے انہیں گہرے غور وفکر پر مبنی دلائل و براہین اور علمی لٹریچر کی فراہمی کے ذریعہ، مذکورہ ملحدانہ فکر و فلسفہ کی بیخ کنی کے لیے بھرپور جدوجہد جاری ہے۔ اس کے علاوہ شعبہ تربیت وتبلیغ کے زیراہتمام مدرسہ ہذا کے فضلاء، علماء اور طلباء قرب وجوار کے دیہات میں دینی اجتماعات اور جمعۃ المبارک کے جلسوں میں تواتر کے ساتھ تشریف لے جاتے ہیں اور مسلمان بھائیوں کی دینی اور اسلامی غیرت وحمیت کو زندہ و تابندہ رکھنے کا سامان فراہم کرتے ہیں۔

عصری علوم کی تعلیم

سال ۱۹۸۷ء سے وفاقی وزارت تعلیم کی علمی معاونت کی بدولت ادارہ میں میٹرک سے انٹر تک کے نصاب میں موجود معاشیات، مطالعہ پاکستان اور انگریزی کی کتابیں، دینی طلبہ کو پڑھانے کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے اور تجربہ کار اساتذہ کرام نہایت محنت اور عرق ریزی سے دینی طلبہ کو مذکورہ موضوعات کے مشکل مسائل کو آسان انداز میں سمجھانے کا کردار ادا کررہے ہیں۔

مدرسہ دارالفیوض حاجی محمد عالم پلّی کے بانی و مہتمم حضرت مولانا محمد علی جونیجو صاحب مرحوم کی خدمات اور زندگی کے حالات کا مختصر جائزہ

''ابوالمکارم'' حضرت مولانا محمد علی جونیجو صاحب تقریباً ۱۳۰۰ ہجری کے دوران تعلقہ عمرکوٹ کی تاریخی بستی، گموری میں تولد ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم اسی قصبہ میں مکمّل ہوئی۔ کچھ اسباق قصبہ ''ھاڑھ'' میں بھی حاصل کیے۔ بعدازاں اس علاقہ میں علوم اسلامیہ کی تعلیم کے بانی حضرت مولانا محمد عثمان ''قرانی'' رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ''جامعہ مجددیہ'' بھمبرا گاؤں نزد شادی پلّی میں پڑھنے تشریف لے

Marfat.com

گئے۔ فارسی کی کتابیں پڑھنے کے بعد کچھ عرصہ کے لیے قصبہ ''پیونڈپلی'' میں انہوں نے پڑھنے پڑھانے کا شغل جاری کیا۔ اسی قصبہ میں قدرت کی مہربانی سے مولانا کی ملاقات، ٹمیاری کے کامل بزرگ حضرت غلام مجدد جان سرہندی سے ہوئی۔ پیر صاحب نے مولانا کو مشورہ دیا کہ چونکہ رب کونین نے آپ کو ذہانت کی اعلیٰ بلندیوں سے نوازا ہے بنابریں میری دلی تمنا ہے کہ آپ علوم اسلامیہ کی تحصیل و تکمیل کا مصمم ارادہ کرلیں ان شاءاللہ اس راہ کی مشکل آسان ہوجائے گی۔ پیر صاحب کے مشورہ نے مولانا پر گہرا اثر کیا اور انہوں نے کمر ہمت کس لی اور اپنے سابقہ مدرسہ (مدرسہ قرانیہ عمر بھمبرو) میں علوم اسلامیہ کے حصول کے لیے داخل ہوئے اور عرصہ چار سال کی قلیل مدت میں عربی علوم کی تحصیل کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ یہ واقعہ ۱۳۴۸ ہجری کا ہے۔ فراغت کے بعد کچھ عرصہ پھر ''ہونڈوپلی'' میں آکر مدرسہ قائم کرکے تعلیم و تعلّم کا سلسلہ جاری کیا۔ اسی دوران قصبہ حاجی محمد عالم پلی کے نیک حضرات مرحوم حاجی ولی محمد پلی اور مرحوم حاجی احمد پلی کی بے حد کوشش کے بعد ان کے ہمراہ چلنے پر آمادگی ظاہر فرمائی اور عالم پلی گاؤں میں آکر مدرسہ دارالفیوض کی بنیاد ڈالی۔ آپ کے فیض علم سے اکتساب کرنے والوں کی تعداد بے شمار ہے۔

مولانا محمد علی مرحوم جمعیت علمائے تھرپارکر کے صدر رہے۔ یہ جمعیت مولانا محمد عثمان قرانی والے بزرگ کی سرکردگی میں کام کرتی تھی۔ یہ وہ واحد جماعت تھی، جس نے جنگ آزادی میں سندھ کے دیگر علمائے کرام کے علی الرغم، مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ نہ صرف حمایت کا اعلان کیا بلکہ عملاً جگہ جگہ جاکر مسلمانوں کو جنگ آزادی کی اہمیت سے روشناس کرایا۔

انہوں نے تصنیف و تالیف کے سلسلے میں قرانی رسالہ جاری کیا اور اپنے معتمد رفقاء کار حضرت مولانا عبدالحکیم میمن جباہبہ عبدالکریم ساندولہیٹ، مولانا عزیز اللہ ساندولہیٹ، مولانا محمد مبارک پلی وغیرہ کی معیت میں جمعیت علمائے تھرپارکر اور رسالہ ''قرانی'' کے لیے دامے درمے، قدمے سخنے اپنا بھرپور تعاون اور رہبری والا کردار ادا کیا۔

تھرپارکر کے اس بطل حریت اور فقیہہ عمر نے تاریخ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ مطابق ۱۹ فروری ۱۹۵۲ء کو اس فانی دنیا سے دارالبقا کی طرف رحلت فرمائی۔

ان کی اولاد میں مولانا میاں محمد اسماعیل مرحوم، مولانا محمد اسحاق، مولانا محمد یعقوب، مولانا محمد ادریس، حاجی محمد الیاس اور میاں محمد اسماعیل ثانی قابل ذکر ہیں۔ ماشاءاللہ اولاد بھی اپنے عظیم والد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے شمع علوم اسلامیہ کو روشن کرنے میں مصروف ہے۔

Marfat.com

مدرسہ دارالفیوض کے تین منتخب علمائے کرام کی زندگی کے مختصر حالات اور خدمات کا تذکرہ

ا۔ مولانا محمد حسین کمہار مرحوم

صحرائے تھر کا ''کھاڑ'' کا علاقہ، جہالت اور گمراہی کی تاریکیوں میں ٹامک ٹویاں مار رہا تھا، نام کے مسلمان تو موجود تھے لیکن بے چارے کلمہ طیبہ پڑھنے سے بھی معذور، ایسی صورت حال میں اللہ تعالیٰ نے مولانا محمد حسن مرحوم کو دعوت حق کے فروغ کے لیے منتخب کیا۔ مٹی کا کام کرنے والے کمہار گھرانے میں پیدا ہونے والے اس شخص نے مدرسہ دارالفیوض سے فراغت حاصل کی۔ وہ مولانا محمد علی جونیجو کے ہوشیار ترین تلامذہ میں سے تھے، فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ اپنے آبائی قصبہ ''میڑاسر'' تحصیل چھاچھرو تشریف لے گئے، جہاں انہوں نے دینی مدرسہ قائم کیا اور کھوکھراپار ریلوے اسٹیشن سے لے کر کھلاڑیوں اور ڈھیبوڑی تک کے علاقہ میں تبلیغ دین کا فریضہ ادا کیا۔ گوگاسر، پنات، مہران ویرو، ران، رام ترائی، شکربو، آسراڑیو، کھیمے جو پار، پیرانے جو پار، پگل سیار، گڈرو اور دوسرے بیسیوں قصبات کے سینکڑوں طلبہ نے ان کے مدرسہ سے دینی علوم حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ دعوت دین کے سلسلے میں مولانا محمد حسن مرحوم ہندوستانی صوبہ راجستھان کے دور دراز علاقوں تک گئے، یہ اس دور کی بات ہے، جب ہندوستان اور سندھ کے درمیان سرحدی پٹی کی حد بندی قائم نہیں ہوئی تھی۔ وہ ہندوستان کے ''تالمور'' نامی بہت بڑے قبرستان کے میدان میں ''عیدین'' کی نمازیں پڑھایا کرتے تھے اور بلا مبالغہ اس مقام پر پچاس میل سے لوگ اونٹوں اور پیدل نماز عید ادا کرنے آتے تھے۔ آپ تحریکِ آزادی میں متحرک رہے اور ''گڈرو'' کے مقام پر جو قیامِ پاکستان سے قبل خشک گودی کی حیثیت کا حامل بہت بڑا تجارتی مرکز تھا، وہاں پر ہندوؤں اور انگریزوں کی شدید مخالفت کے باوجود عالیشان جامع مسجد تعمیر کروائی جو ظلمت کدہ کفر میں نورِ اسلام کو عام کرنے کا سبب بنی ان کے تلامذہ میں مولانا محمد موسیٰ، مولانا محمد ادریس نہڑی، مولانا عبدالحق آف پنن شریف، مولوی عبدالواحد راہموں بنات وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ ان کے بعد ''میڑاسر'' کا مدرسہ ان کے فرزند مولانا محمد اسماعیل چلاتے رہے جو ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد بند ہو گیا۔

ا۔ مولانا عبدالخالق پلّی مرحوم

مدرسہ دارالفیوض کے بے شمار فضلا میں سے مولانا عبدالخالق پلّی مرحوم کا نام نامی اسم گرامی مرکزی مقام کا حامل ہے۔ محمد یوسف پلّی جیسے غریب کسان کے گھر میں پیدا ہونے والے عبدالخالق کی ابتدائی تعلیم ان کی والدہ محترمہ کے حضور میں مکمل ہوئی۔ ان کی ولادت ۱۲ رجب المرجب ۱۳۲۹ ہجری

Marfat.com

میں ہوئی۔قرآن پاک پڑھنے کے بعد فارسی کی ابتدائی کتابیں قصبہ ''گموری'' میں حافظ نور محمد مرحوم کے مدرسہ میں مکمل کرنے کے بعد وہ مدرسہ دارالفیوض میں مولانا محمد علی جونیجو مرحوم کے ہاں علوم اسلامیہ کی تکمیل کے لیے تشریف لائے۔وہ بے حد ذکی،فہم،دانش و بینش کے جامع صفات کے حامل تھے۔دوران تعلیم ہی سے وہ چھوٹی جماعتوں کے طلبہ کو پڑھانے کا شغل بھی فرماتے تھے۔ان کی ذہانت کو دیکھ کر حضرت استاذ نے یہ انداز اپنانے کا عندیہ دیا تھا۔فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ سالہا سال تک مدرسہ دارالرشاد کلواری،مدرسہ اسلامیہ چونرہ تحصیل حمیس آباد،مدرسہ اسلامیہ لانڈھی میر کل حسن ٹالپر،مدرسہ عربیہ عمر کوٹ،مدرسہ حاجی محمد پلی،مدرسہ جلال محمد صوفی،مدرسہ گموری،مدرسہ تعلیم الاسلام حاجی محمد علی ہالیپوٹو تحصیل میر پور خاص اور مدرسہ دارالفیوض حاجی محمد عالم پلی میں ابتدائی کتابوں سے لے کر موقوف علیہ اور حدیث وتفسیر کے دورہ تک کے طلباء کو نہایت کامیابی سے پڑھاتے رہے۔وہ نہایت بلند پایہ مدرس تھے،ان کے تلامذہ میں مولانا محمد علی جونیجو مرحوم کے تینوں فرزند مولانا میاں محمد اسماعیل جونیجو مرحوم، مولانا محمد اسحاق جونیجو صاحب،مولانا محمد ادریس جونیجو،مولانا عبدالرشید ساندہ،مولانا دین محمد ساندو وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

حضرت مولانا عبدالخالق پلی ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۸۹ ہجری بمطابق یکم دسمبر ۱۹۶۹ء کو اس دارفانی سے رحلت فرما گئے۔

۳۔الحاج مولانا محمد مبارک پلّی مرحوم

صاحب طرز ادیب،قابل فخر محقق ونقاد،لائق خطیب اور متحرک قومی کارکن کی حیثیت سے مولانا محمد مبارک پلی مرحوم کی ذات،تھرپارکر میں خصوصاً اور صوبہ سندھ میں عموماً منفرد مقام کی حامل تھی۔

آپ بچپن ہی سے نہایت باوقار اور حیادار شخصیت کے اوصاف کے حامل تھے۔نظریں ہمیشہ نیچی رکھا کرتے تھے اور نہایت وضعدار طرز کے انسان تھے۔ابتدائی تعلیم سے لے کر فارغ التحصیل ہونے تک تسلسل کے ساتھ وہ مدرسہ دارالفیوض عالم پلی میں پڑھتے رہے اور مولانا محمد علی جونیجو مرحوم سے اکتساب فیض کرتے رہے۔ذہین تو وہ بچپن ہی سے تھے یہاں مدرسہ میں طالب علم مولانا عبدالخالق پلی کی صحبت نصیب ہوئی اور چند ابتدائی کتابیں ان سے بھی پڑھیں۔وہ سیاسی شعور میں ہم عمر علمائے کرام کے مقابلے میں کافی آگے تھے۔انہوں نے علمی جریدہ ''قرانی'' کی نائب مدیری کے عرصہ میں جو بیش بہا مواد،زینت رسالہ کیا وہ تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔''قرانی'' رسالہ کا ضخیم نمبر ''انکشاف الحقیقت'' ان کی اپنی تصنیف ہے جس میں علم کے موتیوں کی لڑی کو جس خوبصورتی سے پرویا گیا ہے اس کی داد نہ دینا

Marfat.com

ناانصافی ہوگی۔

مولانا محمد مبارک پلّی نے جمعیۃ علمائے تھرپارکر کو تقسیم ہند کے موقعہ پر مسلم لیگ کی حمایت کرانے میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ یہ انہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ سندھ کے اکثر علمائے کرام کے مقابلے میں تھرپارکر کی جمعیت نے مسلم لیگ کی حمایت کا اعلان کیا تھا۔ وہ جمعیت کے نمائندہ کی حیثیت سے اہم اجتماعات، اجلاسوں اور میٹنگوں میں شرکت فرماتے رہے اور مفید مشوروں، قیمتی آراء اور قابل عمل تجاویز سے ''جمعیۃ علمائے سندھ'' کی پالیسی اور پروگرام پر اثر انداز ہوتے رہے۔ وہ فارسی اور سندھی کے بے مثل شاعر، کہنہ مشق ادیب اور صاحب طرز صحافی تھے۔ ۱۹۴۰ء کے عرصہ میں بیت اللہ سے واپسی پر مرض الموت میں مبتلا ہو کر رب ذوالجلال کے حضور میں جا حاضر ہوئے۔

کراچی کے اہم مدارس دینیہ اور ان کی علمی شخصیات کا تعارف و علمی خدمات

کراچی کا تاریخی اور علمی پس منظر

کراچی پاکستان کا سب سے بڑا شہر ہے۔ اس شہر میں بڑی بندرگاہ اور بین الاقوامی ہوائی اڈہ ہے۔ پاکستان قائم ہونے کے بعد ۱۹۴۷ء میں کراچی کو پہلا دارالحکومت بنایا گیا۔ کراچی ریل اور سڑک کے ذریعے ملک کے شمالی حصوں سے ملا ہوا ہے۔ سب سے بڑی ریلوے لائن کراچی سے پشاور تک جاتی ہے۔

یہ شہر چھوٹی جھونپڑیوں سے لے کر بڑی بڑی کوٹھیوں کا دامن بھی تھامے ہوئے ہے۔ یہاں زندگی ہر وقت رواں دواں نظر آتی ہے۔ ملک کے شمالی حصّوں سے لوگ تلاش روزگار کے لیے یہاں پہنچتے رہے اور اس طرح یہاں کی آبادی ایک کروڑ کے قریب پہنچ گئی۔

کراچی میں جدید بستیوں کے آباد ہونے سے یہ ایک بہت بڑا شہر بن گیا ہے۔

علمی لحاظ سے کراچی کا پاکستان اور دنیا میں نمایاں مقام ہے۔ یہاں جدید اور قدیم علوم کی تعلیم شانہ بہ شانہ چل رہی ہے۔ ایک طرف جدید علوم کے لیے عظیم الشان یونیورسٹیاں، کالج اور سکول اور دیگر پروفیشنل ادارے کام کر رہے ہیں۔ دوسری طرف دینی علوم کے بڑے بڑے ادارے دینی مدارس اور دارالعلوم علم کی شمع جلائے ہوئے ہیں۔ جہاں سے طالبان حق و طالبان دینی علوم علم کی روشنی سے منور ہو کر نکلتے ہیں اور پورے پاکستان میں پھیل کر دینی خدمت کی بجا آوری میں اپنی زندگی وقف کر دیتے ہیں۔

کراچی کو بجا طور پر ایک بہت بڑا علمی مرکز ہونے کا فخر حاصل ہے اور طلباء کی تعداد کے لحاظ سے پاکستان کا بڑا دارالعلوم بھی اسی شہر میں واقع ہے۔ ملکی طلباء کے ساتھ بیرونی ممالک کے طلبہ بھی دینی

Marfat.com

تعلیم کے لیے جوق در جوق یہاں چلے آتے ہیں اور یہاں کے نامور دینی علوم کے ماہر اساتذہ سے علم حاصل کر کے واپس اپنے ملک جا کر دینی علوم کی تدریس میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت کراچی میں ۱۴۱ دینی مدارس علوم دینیہ کی تدریس واشاعت میں مصروف ہیں جن میں تقریباً ۷۴۵ اساتذہ درس وتدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

کراچی کے دینی مدارس کی تعداد و تفصیل(۷۰)

مدارس دورہ حدیث = ۲۰	مدارس موقوف علیہ = ۲۲
مدارس تحتانی = ۱۶	مدارس تجوید وقرأت = ۶۳
مدارس ناظرہ = ۲۰	کل = ۱۴۱ مدارس

کراچی کے دینی مدارس کے اساتذہ کی تفصیل

بیرونی ممالک کے اعلیٰ سند یافتہ = ۷۷

اندرون ملک کے اعلیٰ سند یافتہ مثلاً ایم۔اے، وفاق/تنظیم و پی ایچ ڈی و درجہ تخصص وغیرہ = ۶۳

درس نظامی سے فارغ التحصیل = ۲۲۶	فاضل حفظ، تجوید وقرأت = ۳۳۲
رسمی تعلیم و ڈگری ہولڈر = ۳۵	مسجد ومکتب تعلیم = ۱۲

کل اساتذہ = ۷۴۵

۲۹۔ دارالعلوم کراچی کورنگی اور مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی دینی خدمات

تاریخ وعلمی پس منظر

دارالعلوم کراچی کی بنیاد ۱۶۔ جون ۱۹۵۰ء کو جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے رکھی۔ شروع میں ہی مدرسہ کے لیے کورنگی میں وسیع وعریض جگہ منتخب کر لی گئی اس وقت یہاں آبادی بالکل نہیں تھی۔ بعد میں علاقہ کورنگی ٹاؤن کے نام سے مشہور ہوا اور پاکستان کی فوجی حکومت نے اس علاقے میں تقریباً پندرہ ہزار کوارٹر نئے تعمیر کر دیئے اور اس طرح یہ عظیم الشان بستی آباد ہوتی چلی گئی۔ آج دارالعلوم ایک وسیع اور گنجلک آبادی میں گھرا ہوا ہے۔ دارالعلوم کا اپنا ڈاک خانہ ہے، اپنا ٹیلیفون اور اپنی مسجد ہے اس کے علاوہ طلباء کی رہائش کے لیے خوبصورت ہوسٹل بھی موجود ہیں جہاں پر مقامی اور غیر ملکی طلباء رہائش پذیر ہیں۔ مفتی شفیع صاحب نے جب اس دارالعلوم کی بنیاد رکھی تو آپ کی تدریس کی شہرت سن کر پہلے سال ہی سینکڑوں ملکی طلباء کے ساتھ ساتھ غیر ملکی طلبہ بھی دینی علم کے لیے داخل ہو گئے اور اس طرح

Marfat.com

شروع کے سال میں ہی تعداد ۳۴۱ تک جا پہنچی۔

پتہ: کورنگی کے ایریا کراچی ۱۴

مسلک مدرسہ: حنفی دیوبندی

رجسٹریشن: یہ ادارہ سوسائٹیز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے اس کا رجسٹریشن نمبر (KAR-No.24,1952-53 Act XXI,1860) ہے۔

مہتمم: مولانا محمد رفیع عثمانی

انتظامیہ: دارالعلوم ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے اس کی ایک باقاعدہ انتظامیہ ہے اور انتظامیہ کمیٹی کئی ایک ممبران پر مشتمل ہے جو مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔

تفصیل اساتذہ(۷۱)

۱۔ قاری رعایت اللہ	فارغ التحصیل دارالعلوم دیوبند
۲۔ مولانا غلام نبی	-ایضاً-
۳۔ مولانا عبدالحق	-ایضاً-
۴۔ مولانا محمد شفیع	-ایضاً-
۵۔ مولانا محمد تقی عثمانی	ایم۔اے
۶۔ مولانا سبحان محمود	فاضل درس نظامی
۷۔ مولانا شمس الحق	-ایضاً-
۸۔ مولانا محمد رفیع عثمانی	-ایضاً-
۹۔ مولانا عزیز الرحمٰن سواتی	-ایضاً-
۱۰۔ مولانا محمد عبداللہ بری	-ایضاً-
۱۱۔ مولانا محمد اسحاق	-ایضاً-
۱۲۔ مولانا ظاہر شاہ	-ایضاً-
۱۳۔ مولانا عبدالرؤف	-ایضاً-
۱۴۔ مولانا رشید اشرف	-ایضاً-
۱۵۔ مولانا محمد عبداللہ میمن	-ایضاً-
۱۶۔ مولانا نعمت اللہ	-ایضاً-

Marfat.com

۱۷۔مولانا ارشاد الٰہی	-ایضاً-
۱۸۔مولانا مشرف خان	-ایضاً-
۱۹۔قاری محمود	فاضل تجوید وقرأت وحفظ
۲۰۔مولانا قاری عبدالرشید	-ایضاً-
۲۱۔قاری محمد حنیف	-ایضاً-
۲۲۔مولانا صغیر احمد قاری	-ایضاً-
۲۳۔مولانا عبدالرحیم قاری	-ایضاً-
۲۴۔مولانا محمد یامین قاری	-ایضاً-
۲۵۔مولانا ریاض عجمی قاری	-ایضاً-
۲۶۔مولانا فضل الحق قاری	-ایضاً-
۲۷۔مولانا امیر بخش قاری	-ایضاً-
۲۸۔مولانا سید واجد علی شاہ قاری	-ایضاً-
۲۹۔مولانا محمد علی قاری	-ایضاً-
۳۰۔مولانا محمد صادق کشمیری قاری	-ایضاً-
۳۱۔عبدالحمید	پی ٹی سی
۳۲۔حکیم حفیظ الرحمٰن	میٹرک
۳۳۔احسان اللہ	میٹرک
۳۴۔منصور احمد	ایف۔اے
۳۵۔محی الدین	ایسوی

دارالافتاء

دارالعلوم کراچی میں ایک دارالافتاء ہے جہاں پر باقاعدہ طور پر دینی علوم کا ماہر مفتی ہمہ وقت کام کرتا ہے۔کراچی کے کونے کونے سے اور ملک کے دیگر حصوں سے فتاویٰ یہاں پہنچتے ہیں اور مفتی مدرسہ مستند فتاویٰ جاری کرتے ہیں اور ان فتوؤں کو آج تک کہیں بھی چیلنج نہیں کیا جا سکا کیونکہ یہ واضح، جامع اور دلائل سے بھرپور ہوتے ہیں جو ایک مستند عالم کے تحریر کردہ ہوتے ہیں اور مختلف علماء مدرسہ کی ان میں آراء کو شامل کیا جاتا ہے۔فتویٰ نویسی کے لیے کئی محرر بھی دارالافتاء میں باقاعدہ ملازم ہیں اور ۱۹۵۲ء

Marfat.com

سے لے کر ۱۹۸۸ء تک تقریباً اڑھائی لاکھ فتاویٰ جاری کیے جا چکے ہیں۔ ملک کی عدالتیں خود بھی فتویٰ کے لیے دارالعلوم کی طرف رجوع کرتی ہیں اور دارالعلوم کے فتویٰ کو عدالتیں باقاعدہ تسلیم بھی کرتی ہیں۔

دارالعلوم سے اوسطاً دو ہزار فتوے سالانہ جاری ہوتے ہیں۔

پاکستان کے علاوہ دنیا کے دوسرے ممالک میں دارالعلوم کے فتوے جاتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

بھارت، سنگاپور، ملائیشیا، نائجیریا، ایران اور افغانستان وغیرہ۔

مفتیان کے کوائف

۱۔	حضرت مولانا محمد تقی عثمانی	صدر مفتی و نائب مہتمم دارالعلوم	فاضل درس نظامی، مولوی عالم، ایم۔ اے، ایل ایل بی
۲۔	حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی	مفتی و مہتمم دارالعلوم	فاضل درس نظامی، مولوی عالم، حافظ قرآن
۳۔	مولانا عبدالرؤف	نائب مفتی	فاضل درس نظامی دارالعلوم کراچی
۴۔	مولانا اصغر علی	نائب مفتی	فاضل درس نظامی خیر المدارس، ملتان

شعبہ جات

دارالعلوم کراچی میں تعلیمی لحاظ سے کئی شعبے قائم ہیں:

۱۔ شعبہ تجوید و قرأت
۲۔ شعبہ عربی و فارسی
۳۔ شعبہ دارالتالیف والتصنیف/نشر و اشاعت
۴۔ شعبہ جدید عربی
۵۔ شعبہ درس نظامی
۶۔ شعبہ حدیث
۷۔ شعبہ نشر و اشاعت

اس شعبہ نے اب تک درج ذیل علمی کتابیں، تعلیمی اور تبلیغی رسائل اور پمفلٹ شائع کیے ہیں:

۱۔ امداد الفتاویٰ: پانچ ہزار صفحات پر مشتمل چھ جلدیں۔

۲۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی مرحوم کے ۶۰ سالہ فتاویٰ کو ابواب فقہ پر مرتب کر کے قلمی نسخوں اور مطبوعہ آٹھ جلدوں کی مدد سے ایک جامع ترتیب کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

۳۔ اسلامی دستور میں غیر مسلموں کا عروج چار ہزار پمفلٹ۔

۴۔ الطریقۃ الجدیدۃ فی التعلیم العربیۃ: دو جلدیں

۵۔ اسوۂ حسین

Marfat.com

۶۔ احکام رمضان

۷۔ احکام قربانی

۸۔ اربعین فی الحجاب

۹۔ حکومت کا دستور قرآنی انگریزی میں آٹھ ہزار پمفلٹ۔

۱۰۔ قرآنی دستور میں غیر مسلموں کے حقوق۔

۸۔ شعبہ جدید عربی: دارالعلوم کے اس وقت جدید عربی سکھانے کے لیے تین مردانہ مراکز اور ایک زنانہ مرکز کام کر رہا ہے اس طرح جدید عربی کی تعلیم کے لیے تین قسم کے نصاب رائج ہیں:

۱۔ابتدائی ۲۔ثانوی ۳۔تربیت اساتذہ

نصاب کی تکمیل پر طلبہ کا باقاعدہ امتحان لیا جاتا ہے اور کامیاب طلبہ کو سندات جاری کی جاتی ہیں۔

تعداد طلبہ

اس وقت مدرسہ میں طلبہ کی تعداد حسب ذیل ہے:

۱۔درجہ ناظرہ=۴۵۰	۲۔حفظ و تجوید قرأت=۳۵۰	
۳۔تحتانی=۴۵۰	۴۔موقوف علیہ=۳۰۰	
۵۔دورہ حدیث=۵۰	۶۔تخصص=۱۰	
بیرونی طلبہ=۱۶۰	پاکستانی طلبہ=۱۰۰۰	میزان=۱۱۶۰

ہاسٹل

دارالعلوم کا ہاسٹل کورنگی ٹاؤن میں دو مستقل بلاکوں پر مشتمل ہے۔ان میں کل ۳۴ کمرے ہیں اور تمام کمروں کے سامنے برآمدہ ہے۔اسی طرح کے دو مزید بلاک بھی تکمیل کے مراحل میں ہیں۔اس وقت مدرسہ میں رہائشی طلباء کی تعداد تقریباً چھ سو ہے جن کے قیام و طعام کے جملہ اخراجات دارالعلوم برداشت کرتا ہے۔اس کے علاوہ ۱۵۰ طلبہ مدرسہ کی دوسری شاخ نانک واڑہ میں بھی رہائش پذیر ہیں۔ ہاسٹل کے باورچی خانہ کی خوبصورت اور بڑی عمارت اس کے ساتھ ہی منسلک ہے۔

عمارت

دارالعلوم کا رقبہ تقریباً چوالیس ایکڑ ہے اس میں سے ساڑھے پچیس ایکڑ رقبہ جنوبی افریقہ کے تاجر حاجی ابراہیم دادا بھائی اور ان کے اہل خاندان نے وقف دیا ہے۔کچھ پاکستانی صاحبان نے وقف

Marfat.com

کی ہوئی ہے اور اس طرح باقی کچھ زمین دارالعلوم نے ذاتی طور پر خریدی ہے۔(۷۲)

دارالعلوم آٹھ عمارات یا بلاک اور ایک عظیم الشان مسجد پر مشتمل ہے ان کے علاوہ اساتذہ، منتظمین مدرسہ اور دیگر ملازمین مدرسہ کے لیے دیگر رہائشی مکانات ہیں۔

آٹھ بلاک تعمیر ہو چکے ہیں اور ہر بلاک میں سات کمرے نچلی منزل پر اور دو کمرے اوپر والی منزل پر ہیں۔ درسگاہوں کے لیے ۲۰ کمرے مختص ہیں۔ دارالکتب کے لیے ایک وسیع ہال اور دو ملحقہ کمرے ہیں۔ دفتر اور ڈاک خانہ کے لیے باقاعدہ تین الگ کمرے اور ان کے سامنے خوبصورت برآمدہ و صحن ہے۔

اساتذہ کے لیے تقریباً ایک درجن مکان ہیں جن میں سے صحن اور غسلخانے و باورچی خانے موجود ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ایک دو منزلہ ملحقہ کوٹھی ہے جس میں چھ کمرے نیچے اور تین کمرے اوپر بالائی منزل پر ہیں اور سامنے برآمدہ ہے۔ مہمان خانے کے لیے دو کمرے، غسل خانہ، باورچی خانہ وغیرہ موجود ہے۔ دارالعلوم کی ایک عظیم الشان اور خوبصورت مسجد ہے۔

کارخانہ متّصل دارالعلوم

دارالعلوم کے ساتھ ہی جنوب میں صنعتی علاقہ کورنگی ٹاؤن ہے۔ دارالعلوم نے باقاعدہ جگہ لے کر ایک مکینیکل الیکٹریکل انجینئرنگ ورکشاپ(۷۳) قائم کی ہے جہاں بجلی کا سامان تیار کیا جاتا ہے۔ اس طرح طلبہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ صنعت و حرفت کی تعلیم اور باقاعدہ ٹیکنیکل تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں اور دارالعلوم کی آمدنی میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے۔ اس طرح دارالعلوم کراچی کا شمار ان چند ایک گنے چنے مدارس میں شامل ہے جو دینی مدارس کے طلبہ کو ٹیکنیکل تعلیم کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے کے علاوہ مندرجہ ذیل جید علماء کرام نے بھی دارالعلوم کراچی کا دورہ کیا اور معائنہ کتاب میں اپنے ریمارکس ثبت کیے۔

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب	مہتمم دارالعلوم دیوبند
الحاج مفتی امین الحسینی صاحب	مفتی اعظم فلسطین
پیر عبداللہ غلام مجدد صاحب	سرہندی
الشیخ محمد محمود الصواف مراقب العام	اخوان المسلمین عراق
مولانا خیر محمد صاحب	مہتمم خیر المدارس ملتان
مبلغ اسلام مولانا محمد یوسف صاحب	امیر تبلیغی جماعت ہند دہلی

Marfat.com

لائبریری

مدرسہ کی وسیع وعریض لائبریری ہے جو ایک بہت بڑے خوبصورت ہال اور دو کمروں پر مشتمل ہے اس کے لیے باقاعدہ لائبریرین ہے اور لائبریری میں جدید اور قدیم علوم کی تمام نایاب کتابیں تقریباً دستیاب ہیں طلبہ کو تدریس کے لیے کتابیں یہاں سے مہیا کی جاتی ہیں اور فرصت کے لمحات میں طلبہ لائبریری ہال میں بیٹھ کر کتب، اخبارات ورسائل کا مطالعہ کرتے ہیں۔

نصاب تعلیم

دارالعلوم میں درس نظامی کا مکمل نصاب پڑھایا جاتا ہے اور فلسفہ کی کتب میں کمی کر کے اسلامی تاریخ کا اضافہ کیا گیا ہے اس کے علاوہ فی الوقت وفاق المدارس کا جملہ نصاب بھی یہاں پڑھایا جاتا ہے اور فارغ التحصیل طلبہ کو باقاعدہ امتحان کے بعد سند الشہادۃ العالیہ دی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ جدید عربی زبان کی تدریس کے بعد درج ذیل اسناد بھی دی جاتی ہیں۔

۱۔الشہادۃ الابتدائیہ ۲۔الشہادۃ الثانویہ ۳۔الشہادۃ التدریب المعلمین

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی دینی خدمات

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دارالعلوم کراچی کے بانیوں (۷۴) میں شمار کیے جاتے ہیں آپ نے ہی دینی علوم کی تدریس ونشرواشاعت کے لیے کراچی جیسے بڑے شہر میں صاحبان دین کے تعاون سے ایک بہت بڑے دارالعلوم کی بنیاد رکھی اور اس کے بعد عرصہ دراز تک آپ دارالعلوم کے مہتمم صدر المدارس اور شیخ الجامعہ کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ فاضل دارالعلوم دیوبند ہیں اور بطور سابق صدر، مفتی واستاد دارالعلوم دیوبند آپ نے ۲۶ سال تک دیوبند میں تعلیم وتدریس کے فرائض انجام دیے۔

آپ دیوبند میں ۱۸۹۷ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا محمد یٰسین صاحب صدر مدرس شعبہ فارسی دارالعلوم دیوبند سے حاصل کی اور بعد میں تکمیل تعلیم دوسرے اساتذہ سے حاصل کی۔ آپ کے اساتذہ میں سے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب، حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب کشمیری، مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی اور مولانا اعزاز علی شامل ہیں۔

مفتی محمد شفیع صاحب کا دینی علوم کے ماہرین میں شمار کیا جاتا ہے۔ آپ نے دارالعلوم دیوبند سے ۱۹۰۸ء میں سند فضیلت حاصل کی اور فراغت کے ساتھ ہی دارالعلوم دیوبند میں مدرس مقرر کر دیئے گئے اور جلد ہی آپ فقہ اور حدیث کی تعلیم دینے لگے اور عرصہ دراز تک وہاں تدریسی فرائض کی

Marfat.com

بجا آوری کی۔ ۱۹۳۰ء میں دیوبند کے اندر ''افتاء'' کی خدمات آپ کے سپرد کی گئیں اس طرح آپ کافی عرصہ تک دارالعلوم دیوبند کے صدر مفتی کے اہم منصب پر فائز رہے۔

آپ تصنیف وتالیف میں بہت دلچسپی رکھتے تھے آپ کی درج ذیل تصانیف کافی مشہور ہوئیں:

تصانیف

۱۔ سیرت خاتم الانبیاء	۲۔ آداب النبیؐ	۳۔ فتاویٰ دارالعلوم دیوبند
۴۔ گناہ بے لذت	۵۔ ختم نبوت	۶۔ کتابوں کا کفارہ
۷۔ شہید کربلا	۸۔ آلات جدیدہ	۹۔ آداب المساجد
۱۰۔ ایمان اور کفر	۱۱۔ غایات النسب	۱۲۔ دستور قرآنی
۱۳۔ پوتے کی میراث	۱۴۔ معارف القرآن آٹھ جلدیں	

آپ کے پانچ فرزند ہیں:

۱۔ مولوی محمد زکی صاحب ۲۔ مولوی حافظ محمد رضی صاحب

۳۔ مولوی محمد ولی صاحب

آپ کے تینوں بھائی اسلامی کتب کی نشر واشاعت اور پریس کے کاروبار میں مصروف عمل ہیں۔

۴۔ حافظ مولوی محمد رفیع عثمانی صاحب ۵۔ مولوی محمد تقی عثمانی صاحب

آپ کے دونوں بھائی درس نظامی اور دارالعلوم کراچی کے فارغ التحصیل ہیں۔ اس کے ساتھ پنجاب یونیورسٹی سے مولوی عالم اور مولوی فاضل کے امتحانات بھی پاس کر چکے ہیں۔ مولوی محمد تقی صاحب بعد میں شریعت کورٹ اور دارالعلوم کراچی میں بھی خدمات انجام دے چکے ہیں۔(۷۵) اس وقت مولوی محمد رفیع عثمانی صاحب دارالعلوم کراچی کے مہتمم ہیں۔

مفتی شفیع صاحب عالم بیکراں تھے۔ آپ نے ساری زندگی دین کی خدمت میں بسر کی۔ آپ جید عالم تھے آپ کے دارالعلوم دیوبند والے اہم منتخب فتووں کی آٹھ جلدیں طبع ہو چکی ہیں اور ابھی آپ کے فتوؤں کے ۱۵ مستقل رجسٹر دیوبند میں غیر مطبوعہ باقی ہیں۔ مطبوعہ مجلدات صرف ایک رجسٹر کا کچھ حصہ ہیں۔

۳۰۔ جامعہ فاروقیہ، شاہ فیصل کالونی کراچی

تعارف

جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی کا قیام مولانا سلیم اللہ خان ناظم وفاق المدارس عربیہ پاکستان کی کوششوں سے عمل میں آیا۔ جامعہ حنفی دیوبندی مسلک کا کراچی شہر میں ایک بڑا مدرسہ ہے جہاں

Marfat.com

پر ہزاروں کی تعداد میں طلبہ حصول دین میں مصروف ہیں اور قیام پذیر ہیں۔ جامعہ سے دورہ حدیث شریف مکمل کر کے ۱۹۸۸ء تک ۲۱۵ علماء فارغ التحصیل ہو کر پاکستان اور دیگر ممالک میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جامعہ میں ۲۳ علماء وقاری حضرات علوم اسلامیہ کی درس و تدریس میں مصروف ہیں۔

مہتمم: مولانا سلیم اللہ خان صاحب فاضل درس نظامی

مسلک: حنفی دیوبندی

اغراض و مقاصد: ترویج علوم قرآن وسنت

رجسٹریشن: حکومت سندھ نمبر رجسٹریشن ۲۷۰۷

الحاق: وفاق المدارس العربیہ پاکستان

سندات: شہادۃ الفراغ من العلوم الدینیہ والعربیہ سند حفظ قرآن کریم وتجوید وقرأت۔

تعداد طلبہ

ناظرہ، حفظ، تجوید وقرأت = ۵۰۵ درس نظامی = ۵۱۷

دورہ حدیث = ۴۵ تخصص فی الفقہ والحدیث = ۱۰

کل تعداد = ۱۰۷۷

ہوسٹل

ہوسٹل میں ۷۵۰ طلبہ قیام پذیر ہیں۔ ہوسٹل کے چار مستقل بلاک ہیں جو ۱۰۰ کمروں پر مشتمل ہیں۔ طلبہ کے قیام و اخراجات کا ذمہ دار جامعہ خود ہے۔

اساتذہ کے کوائف(۷۶)

۱۔ مولانا سلیم اللہ خان	فاضل دار العلوم دیوبند
۲۔ مولانا عنایت اللہ صاحب	فاضل وفاق المدارس العربیہ
۳۔ مولانا نظام الدین	فاضل وفاق المدارس و فاضل جامعہ فاروقیہ
۴۔ مولانا عبدالمتین	-ایضاً-
۵۔ مولانا محمد انور	-ایضاً-
۶۔ مولانا محمد یوسف کشمیری	-ایضاً-
۷۔ مولانا محمد میاں	-ایضاً-

Marfat.com

۸۔مولانا محمد یوسف صاحب افشانی -ایضاً-

۹۔مولانا حمید الدین -ایضاً-

۱۰۔مولانا محمد عادل خان -ایضاً-

۱۱۔مولانا جمیل احمد -ایضاً-

۱۲۔مولانا عبید اللہ خالد -ایضاً-

۱۳۔مولانا عبید اللہ احرار -ایضاً-

۱۴۔مولانا ہدایت اللہ -ایضاً-

اساتذہ تجوید و قرأت

درس نظامی کے اساتذہ کے علاوہ ۹ قراء حضرات طلبہ کو حفظ و قرأت کی تعلیم و تدریس میں مصروف ہیں۔

فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد

ادارہ کے قیام سے لے کر ۱۹۸۸ء تک تعلیم حاصل کر کے ادارہ سے فارغ ہونے والوں کی تعداد حسب ذیل ہے:

ناظرہ = ۸۰۹	حفظ = ۱۵۰	تجوید و قرأت = ۵۰
دورہ حدیث = ۴۱۵	کل تعداد = ۱۴۲۴	

تصنیفات

۱۔ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں از مولانا نظام الدین مطبوعہ اردو۔

۲۔قواعد فارسی از مولانا جمیل احمد دہلوی مطبوعہ اردو، فارسی۔

۳۔شرح مشکوٰۃ از مولانا سلیم اللہ خان غیر مطبوعہ اردو۔

۴۔تقاریر ترمذی از مولانا سلیم اللہ خان غیر مطبوعہ اردو۔

دار الافتاء

جامعہ فاروقیہ میں شعبہ افتاء باقاعدگی سے کام کر رہا ہے[۷۷] اور کراچی شہر اور اندرون سندھ کی قانونی ضروریات کو اسلامی فقہ کی روشنی میں پورا کرتے ہوئے بطریقِ احسن خدمات انجام دے رہا ہے۔ یہاں پر سالانہ تقریباً ۶۰۰ فتوے جاری کیے جاتے ہیں۔ یہاں پر بطور مفتی درج ذیل علماء کا تقرر عمل میں

Marfat.com

لایا گیا ہے:

۱۔ مولانا نظام الدین صدر مفتی	فاضل وفاق المدارس و جامعہ فاروقیہ
۲۔ مولانا محمد یوسف افشانی معین مفتی	-ایضاً-
۳۔ مولانا محمد عادل خان معین مفتی	-ایضاً-

لائبریری

جامعہ میں جدید و قدیم علوم پر مشتمل کتابوں کی با قاعدہ ایک خوبصورت لائبریری ہے۔ جس میں آٹھ ہزار کتب موجود ہیں جن سے طلباء اور اسلامی علوم کے شوقین استفادہ کرتے ہیں۔

عمارت

جامعہ ایک پختہ عمارت میں کام کر رہا ہے اس میں آٹھ بڑے تدریسی کمرے اور بڑی مسجد اور چار مستقل بلاک برائے ہوسٹل جو ایک سو کمروں پر مشتمل ہیں موجود ہیں۔ مدرسہ کی عمارت خوبصورت اور دو منزلہ ہے۔

اخراجات

جامعہ کے مجموعی سالانہ اخراجات بارہ لاکھ روپیہ ہیں جو اہلِ خیر اور اسلامی خدمات انجام دینے والے صاحبان کے بھرپور تعاون سے پورے کیے جا رہے ہیں۔

۳۱۔ جامعہ ستاریہ اسلامیہ، ہیڈ آفس برنس روڈ، کراچی

تعارف

جامعہ ستاریہ اسلامیہ برنس روڈ کراچی ۱۹۴۷ء سے پاکستان میں قائم ہے۔ اس سے قبل یہ ادارہ کئی سال تک دہلی میں قائم رہا۔ ادارہ کے بانی مشہور عالم دین اور ترجمہ قرآن مجید کے مصنف جناب عبدالستار صاحب ہیں جن کے نام نامی سے یہ ادارہ موسوم ہے۔

سینکڑوں طلبہ یہاں سے فارغ ہونے کے بعد پاکستان میں مختلف علاقوں میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس جامعہ میں قرآن و حدیث کانفرنس ہر سال بڑے پیمانے پر منائی جاتی ہے اور یہاں سے مبلغین تبلیغی دورے پر اندرون ملک و بیرون ملک روانہ ہوتے ہیں۔

مہتمم: مولانا عبدالرحمٰن سلفی

صدر انتظامیہ: حافظ محمد سلفی

Marfat.com

ادارے کا پتہ: پوسٹ بکس نمبر ۲۰۶، کراچی۔

ادارے کے اغراض و مقاصد

۱۔ دینی و عربی تعلیم کی ترویج

۲۔ پاکستان میں اسلامی معاشرے کے قیام کی کوشش

۳۔ پاکستان کی سلامتی و حب الوطنی کے لیے علماء تیار کرنا

۴۔ مساجد و مدارس کا قیام اور ترقی کی کوشش کرنا

رجسٹریشن: حکومت پاکستان سے منظور شدہ ہے اور رجسٹریشن نمبر ۱۰۸۰ ہے۔

مسلک: اہلحدیث

الحاق: وفاق المدارس سلفیہ، فیصل آباد

مختلف اسناد جو جاری کی جاتی ہیں:

۱۔ شہادۃ متوسطہ	۲۔ شہادۃ ثانویہ
۳۔ شہادۃ کلیۃ شرعیہ	۴۔ شہادۃ الفراغ

تصنیفات و تالیفات

۱۔ ترجمہ قرآن مجید از مولانا عبدالستار مرحوم	مطبوعہ اردو
۲۔ صحیح بخاری شریف از مولانا عبدالستار مرحوم	مطبوعہ اردو
۳۔ مکمل نماز از مولانا عبدالوہاب	مطبوعہ اردو
۴۔ حج نبوی از مولانا عبدالجلیل	مطبوعہ اردو
۵۔ رسالہ بے نماز از مولانا عبدالستار مرحوم	مطبوعہ اردو
۶۔ واقعات اسلام از مولانا سید القہار	مطبوعہ اردو

اساتذہ کے کوائف

۱۔ مولانا محمود احمد احسن	فاضل درس نظامی و عربی فاضل
۲۔ مولانا محمد اسحاق شاہد	فاضل وفاق المدارس پاکستان
۳۔ مولانا عبدالقہار	فاضل درس نظامی و عربی فاضل
۴۔ حافظ عبیدالرحمٰن سعد	فاضل درس نظامی و عربی فاضل

Marfat.com

۵۔مولانا محمد یونس	فاضل درس نظامی وعربی فاضل
۶۔ماسٹر عبدالرحیم	ایم۔اے
۷۔ماسٹر احمد علی	بی۔اے
۸۔ماسٹر عبدالجلیل	فاضل عربی ومیٹرک

تعداد طلباء

ناظرہ=۵۵	حفظ وتجوید=۴۰	تحتانی وموقوف علیہ=۷۰
دورہ حدیث=۳۰	کل تعداد=۱۹۵	

ہوسٹل

ہوسٹل میں ۱۹۵ طلبہ رہائش پذیر ہیں جن کے قیام وطعام کے اخراجات کا کفیل مدرسہ ہے۔

نصاب

جامعہ میں وفاق المدارس اہلحدیث پاکستان کا نصاب پڑھایا جاتا ہے اور اسی کے تحت امتحانات منعقد ہوتے ہیں۔

انجمن طلباء

جمعیت ''اصلاح بیان البیان'' کے نام سے طلبہ کی انجمن قائم ہے جو طلبہ کے حقوق کی دیکھ بھال، ان کی اصلاح تحری وتقریر وغیرہ کے فرائض ادا کرتی ہے۔

دارالافتاء

مدرسہ میں سالانہ ڈھائی سو کے قریب فتوے تحریراً دیئے جاتے ہیں اور صدر مفتی کے فرائض مولانا عبدالقہار ادا کرتے ہیں۔نائب مفتی محمد یحیٰ صاحب ہیں۔

اخراجات: ادارہ کے سالانہ اخراجات چار لاکھ اسی ہزار روپے ہیں۔

۳۲۔جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن کراچی

تاریخی وعلمی پس منظر

جامع مسجد نیوٹاؤن کراچی میں حضرت مولانا محمد یوسف بنوری اور آپ کے معزز رفقاء ومعاونین نے اگست ۱۹۵۵ء میں مدرسہ کی تاسیس (۷۸) فرمائی اور اس طرح محدود سطح سے اس مدرسہ کی ابتداء کی گئی

Marfat.com

اور جامع مسجد کے اراکین اور کراچی شہر کے چند ایک مخیر حضرات نے مدرسہ کی سرپرستی قبول کی۔ ابتدائی طور پر مولانا یوسف بنوری نے اپنی مساعی جمیلہ سے صرف دو اساتذہ اور دس طلباء سے اس کا آغاز کیا اور اس طرح تعلیم کا مینار آہستہ آہستہ بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے سال چار اساتذہ اور عربی زبان کے جاننے والے ایک قاری کا اضافہ کیا گیا اور طلبہ کی تعداد بڑھ کر ۲۵ ہوگئی۔ تیسرے سال میں دورہ حدیث کا اضافہ کیا گیا اور اس طرح اساتذہ کی مجموعی تعداد بڑھ کر تیرہ ہوگئی اور اسی طرح ساتھ ہی درجہ تخصص بھی بڑھا دیا گیا اور فارغ التحصیل طلبہ کو درجہ تخصص میں داخلہ دیا جانے لگا تا کہ طلبہ جدید مسائل سے باخبر ہونے کے ساتھ ساتھ تحقیق و مطالعہ کی طرف بھی رجوع کر سکیں۔

رجسٹریشن: ادارہ سوسائٹی ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے۔

مسلک مدرسہ: حنفی دیوبندی

مہتمم: مولانا مفتی احمد الرحمٰن جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

انتظامیہ: مدرسہ کی مجلس انتظامیہ ایک باقاعدہ منتخب مجلس منتظمہ کے تحت ہے جس میں اساتذہ کرام بھی شامل ہیں۔

اساتذہ کی تفصیل(۷۹)

۱۔ مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی	فاضل دیوبند
۲۔ مولانا محمد ادریس میرٹھی	فاضل دیوبند
۳۔ مولانا محمد اسحاق سندھلوی	فاضل لکھنؤ
۴۔ مولانا محمد سواتی	فاضل دیوبند
۵۔ مولانا الاستاد محمود قرنی مصری	فاضل الازہر
۶۔ قاری عبدالحق	فاضل رامپور
۷۔ مولانا عبدالرزاق سکندر	فاضل مدینہ یونیورسٹی
۸۔ ڈاکٹر مولانا حبیب اللہ مختار	فاضل مدینہ یونیورسٹی
۹۔ مولانا منظور احمد الحسینی	فاضل وفاق المدارس
۱۰۔ مولانا عبدالسلام ڈھاکوی	فاضل و تخصص فی الفقہ
۱۱۔ مولانا سعید الرحمٰن	فاضل و تخصص فی الفقہ
۱۲۔ مولانا محمد ولی	فاضل و تخصص فی الفقہ

Marfat.com

۱۳۔ مولانا محمد السمیع	فاضل و تخصص فی الفقہ
۱۴۔ مولانا محمد یحییٰ مدنی	فاضل و تخصص فی الفقہ
۱۵۔ مولانا محمد جمیل خان	فاضل و تخصص فی الفقہ
۱۶۔ مولانا محمد بدیع الزمان	فارغ التحصیل درس نظامی
۱۷۔ مولانا عبدالرشید	فارغ التحصیل درس نظامی
۱۸۔ مولانا مصباح اللہ شاہ	فارغ التحصیل درس نظامی
۱۹۔ مولانا مفتی احمد الرحمٰن	فارغ التحصیل درس نظامی
۲۰۔ مولانا عبدالقیوم سواتی	فارغ التحصیل درس نظامی
۲۱۔ مولانا رضا الحق	فارغ التحصیل درس نظامی
۲۲۔ مولانا مفتاح اللہ	فارغ التحصیل درس نظامی
۲۳۔ مولانا محمد شاہد	فارغ التحصیل درس نظامی
۲۴۔ مولانا عبدالرزاق	فارغ التحصیل درس نظامی
۲۵۔ مولانا عبدالحکیم	فارغ التحصیل درس نظامی
۲۶۔ مولانا محمد انور بدخشانی	فارغ التحصیل درس نظامی
۲۷۔ قاری عبدالرحمٰن	فاضل تجوید و حفظ
۲۸۔ قاری عطاءاللہ	فاضل تجوید و حفظ
۲۹۔ قاری عبدالغفار	فاضل تجوید و حفظ
۳۰۔ قاری محمد صابر	فاضل تجوید و حفظ
۳۱۔ قاری حبیب الرحمٰن	فاضل تجوید و حفظ
۳۲۔ قاری امیر الدین	فاضل تجوید و حفظ
۳۳۔ قاری غلام حسین	فاضل تجوید و حفظ
۳۴۔ قاری فیض اللہ	فاضل تجوید و حفظ
۳۵۔ قاری سرفراز	فاضل تجوید و حفظ
۳۶۔ قاری محمد شفیق	فاضل تجوید و حفظ
۳۷۔ قاری فضل غفار	فاضل تجوید و حفظ

Marfat.com

تعداد طلبہ

درجہ تخصص=۴۰ درس نظامی=۶۰۰ دورہ حدیث=۱۰۰

موقوف علیہ=۱۵۰ تحتانی=۲۵۰ حفظ وتجوید=۱۵۰

کل تعداد=۱۶۶۰ ہوسٹل میں قیام پذیر طلبہ کی تعداد=۵۰۰

نصاب

مدرسہ کا نصاب درس نظامی ہے البتہ اس میں ترمیم واضافہ کیا گیا ہے اور اس کے علاوہ وفاق المدارس سے وابستہ ہونے کی بناء پر وفاق کا پورا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

درجہ تخصص

دارالعلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کی نمایاں خصوصیت اس کے درجات تکمیل وتخصص ہیں جن کے ذریعے طلبہ تفصیلی طور پر مسائل وتحقیق امور سے واقفیت رکھتے ہیں۔اس کا نصاب حسب ذیل ہے:(۸۰)

۱۔حجۃ اللہ البالغہ ۲۔تفسیر اتقان

۳۔الوسط ۴۔الفوز الکبیر فی اصول التفسیر (۸۱)

۵۔مقدمہ ابن خلدون ۶۔تاریخ اسلام ۷۔انشائے عربی

اس کے علاوہ درجہ تخصص میں کتب ومسائل اسلامیہ پر اور علوم جدیدہ پر تحقیق شامل ہے اور درس نظامی سے فارغ طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے اور روزانہ دس گھنٹے تعلیم وتحقیق میں مصروف رکھا جاتا ہے۔

شعبہ جدید عربی

دارالعلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کی خاص خصوصیت شعبہ جدید عربی کا قیام ہے جس میں مصری وعربی اساتذہ طلبہ کو جدید عربی کی تعلیم دیتے ہیں۔حکومت مصر جامعہ الازھر سے فارغ اساتذہ کا تقرر کرتی ہے اور تنخواہ کے اخراجات بھی حکومت مصر ہی برداشت کرتی ہے۔اس طرح طلبہ دینی علوم کے ساتھ ساتھ جدید عربی پر بھی کافی عبور حاصل کر لیتے ہیں۔

عمارت

جامعہ مسجد نیوٹاؤن سے ملحق دارالعلوم کی ایک شاندار عمارت ہے۔اس میں ایک وسیع ہال ۱۰ درسگاہیں اور ۳۰ کمرے ہیں۔عمارت بہت ہی خوبصورت ہے اور تعلیمی ادارے کے شایان شان ہے۔

Marfat.com

دارالاقامہ

دارالعلوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کا ایک ہوسٹل دو منزلہ عمارت پر مشتمل ہے اس میں ۲۷ کمرے اور ۱۲ جدید طرز کے باتھ روم ہیں۔ مطبخ اور سٹور کے لیے خوبصورت کمرے ہیں جو صاف ستھرے اور جدید ضروریات سے مزین ہیں۔ ہوسٹل میں ۵۰۰ طلبہ رہائش پذیر ہیں۔ کراچی جیسے گنجان آباد شہر میں یہ ہوسٹل ایسی جگہ واقعہ ہے جہاں ضروریات زندگی ہر وقت میسر ہیں۔

دارالافتاء

فتاوٰی جاری کرنے کے لیے دارالعلوم میں باقاعدہ دارالافتاء قائم ہے اور اب تک ۲۵ ہزار سے زائد فتاویٰ جاری کیے جا چکے ہیں۔ فقہی عالم کے طور پر مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی فاضل دارالعلوم دیوبند دارالافتاء کے ناظم ہیں اور اس کے علاوہ بھی مدرسہ کے عظیم اساتذہ کی فقہی و علمی خدمات سے بھی فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ اس وقت سالانہ ۳۰۰۰ فتاوٰی جاری کیے جا رہے ہیں۔ بطور مفتی خدمات انجام دینے والوں کے کوائف حسب ذیل ہیں:

۱۔ حضرت مولانا مفتی ولی حسن	رئیس دارالافتاء فاضل دیوبند
۲۔ مولانا مفتی عبدالسلام	مفتی متخصص و فاضل جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن
۳۔ مولانا مفتی ضیاء الحق	مفتی متخصص و فاضل جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن
۴۔ مفتی ابوبکر سعید الرحمٰن	مفتی متخصص و فاضل جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن

لائبریری

دارالعلوم اسلامیہ کی وسیع و عریض لائبریری ہے اور ساتھ ہی دارالمطالعہ کا بھی انتظام ہے اُردو کے تقریباً تمام اخبارات و رسائل روزانہ دستیاب ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ عربی جرائد بھی کافی تعداد میں میسر آتے ہیں۔

دارالعلوم کا کتب خانہ دینی مدارس کے چند ایک بڑے کتب خانوں میں سے ایک ہے۔ اس وقت تقریباً تیس ہزار (۳۰،۰۰۰) کتابیں کتب خانہ میں موجود ہیں اور بیرونی ممالک سے بھی کافی تعداد میں کتب مہیا کی جا رہی ہیں۔ خصوصی طور پر سعودی عرب اور مصر اس سلسلہ میں کافی مدد فراہم کرتے ہیں۔ کتب خانہ میں تقریباً ۶۰ قلمی نوادرات اور نسخے موجود ہیں۔

Marfat.com

امتحانات واسناد

دارالعلوم میں باقاعدہ درس نظامی کے ساتھ ساتھ وفاق المدارس کا نصاب پڑھایا جاتا ہے اور نصاب کی تکمیل پر طلبہ باقاعدہ طور پر وفاق المدارس کے امتحان میں شمولیت کرتے ہیں اور اس طرح انھیں وفاق المدارس سے ڈگری اور سند عطا کی جاتی ہے۔ جامعہ سے ۱۹۸۸ء تک ۸۶۷ علماء کرام فارغ التحصیل ہو کر اسناد حاصل کر چکے ہیں۔

ماہنامہ بینات

ادارہ کی طرف سے ایک ماہنامہ رسالہ ''ماہنامہ بینات'' شائع ہوتا ہے جس میں علمی و تحقیقی مضامین اور دینی نظریات اور ان کے جوابات شائع ہوتے ہیں۔

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری کی دینی خدمات

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مہتمم وصدر مدرس تھے آپ جامعہ العلوم الاسلامیہ کے بانی اور ایک جید عالم دین تھے۔ آپ فاضل دارالعلوم دیوبند و فاضل جامعہ ڈابھیل ومولوی فاضل پنجاب تھے۔

مولانا موصوف اور آپ کے رفقاء مدارس عربیہ کی تنظیم اور نظام تعلیم میں جدید اصلاحات کے برزور داعی تھے۔ آپ نے دارالعلوم کی ایک چھوٹی جیسی مسجد سے ابتداء کر کے اس کو ملک کا ایک عظیم الشان دارالعلوم بنا دیا جہاں پر دنیا کے ہر کونے سے مسلمان طلباء داخل درس ہو کر علم دین کی پیاس بجھاتے ہیں۔ پاکستان کے ہر دینی مدرسہ اور دینی درسگاہ و مسجد میں بڑے بڑے نامی گرامی علماء وخطیب و مدارس اسی مدرسہ کے فارغ التحصیل ہیں۔

مسلمان ممالک میں علامہ موصوف ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں اور آپ کا نام انتہائی عزت و احترام سے لیا جاتا ہے۔

جامعہ العلوم الاسلامیہ کی ترقی کے لیے آپ نے دن رات محنت کی درس و تدریس کو اپنا مطمع نظر بنایا۔ اس طرح علم دین کو بڑھانے اور علم کی شمع روشن کرنے کے لیے آپ نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اسی لیے درس نظامی کے حلقوں میں آپ کی ذات غیر متنازعہ اور باعث احترام ہے۔

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ پشاور کے مشہور سید[۸۲] خاندان بنوریہ کے علمی گھرانہ شیخ زکریا ابن میر مزمل شاہ میں ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء بروز جمعرات کو پیدا ہوئے۔

Marfat.com

آپ کا سلسلہ نسب عارف محقق حضرت سید آدم بنوری (جو حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ تھے) کے واسطے سے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے جاملتا ہے۔

قرآن کی تعلیم اپنے والد حضرت مولانا زکریا بنوری اور اپنے ماموں مولانا صمدانی صاحب سے حاصل کی۔ ابتدائی درس نظامی کی تعلیم امیر حبیب اللہ خان کے دور میں افغانستان کے دارالحکومت کابل میں حاصل کی۔ فقہ، اصول، فقہ منطق اور دیگر فنون کی کتابیں پشاور اور کابل میں پڑھیں اور ۱۳۴۵ ہجری میں حدیث تفسیر اور درس نظامی کی تکمیل کے لیے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ آپ نے حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری، شیخ السلام، حضرت مولانا حسین احمد مدنی اور حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے دورہ حدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (انڈیا) سے کیا۔ ۱۹۳۰ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان اعلیٰ درجہ سے پاس کیا۔ تعلیم سے فراغت کے بعد اپنے محترم استاد مولانا سید انور شاہ کشمیری کے حکم سے جامعہ اسلامیہ ڈابھیل میں تدریس کا کام شروع کیا اور کچھ ہی عرصہ میں علمی استعداد و بہترین تدریسی قابلیت کی بناء پر شیخ الحدیث اور صدر مدرس کے عہدے پر فائز ہوئے۔

۱۹۵۱ء میں ہندوستان سے ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے اور تین سال تک دارالعلوم ٹنڈو الہ یار میں شیخ التفسیر کے فرائض انجام دیئے اور پھر کراچی تشریف لے گئے اور ۱۹۵۳ء میں جامعہ مسجد نیوٹاؤن کراچی میں "مدرسہ عربیہ اسلامیہ" کی بنیاد رکھی۔

ابتدائی طور پر صرف دس طلبہ کے ساتھ تکمیل علوم دینیہ کی تعلیم شروع کی اور کچھ ہی عرصہ میں یہ مدرسہ جامعہ کی شکل اختیار کر گیا جس میں درجات حفظ، درجات درس نظامی، تخصص فی الفقہ، تخصص فی الحدیث اور تخصص فی الدعوۃ والارشاد کے شعبے قائم ہو گئے اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحان میں اکثر پوزیشن اس مدرسہ کے طلبہ حاصل کرنے لگے بعد میں اس کی ترقی کے باعث اس کا نام "جامعہ العلوم اسلامیہ" رکھ دیا گیا اور کراچی کے دیگر علاقوں میں بھی اس کی شاخیں قائم کر دی گئیں۔

مولانا بنوری کی علمی قابلیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ جب آپ ڈابھیل میں شیخ الحدیث تھے تو دارالعلوم دیوبند سے حضرت مولانا حسین احمد مدنی حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی اور حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نے آپ کو بڑے درجہ کی تدریس کے لیے دارالعلوم دیوبند بار بار مدعو کیا تاکہ یہاں آ کر حدیث و تفسیر کا درس دیں لیکن آپ اپنے استاد حضرت مولانا سید انور کشمیری کے حکم کی بنا پر جامعہ اسلامیہ ڈابھیل کو چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہوئے۔

ظاہری علوم کی تحصیل کے ساتھ آپ نے باطنی ترقی و کمالات اور درجات کے حصول کے لیے

Marfat.com

اور روحانی تربیت کے لیے امام الاتقیاء شیخ العلماء حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے خلیفہ اجل حضرت حاجی شفیع الدین نگینوی کے دست حق پر حج کے موقعہ پر مکہ مکرمہ میں بیعت کی اور طریقت وسلوک کے مراحل طے کرنے کے بعد اپنے شیخ سے خلعت خلافت حاصل کی۔ واپسی پر حکیم الامت اشرف علی تھانوی صاحب نے آپ کو ''مجاز صحبت'' کا منصب عطا فرمایا۔

مولانا بنوری کی زندگی صرف درس وتدریس تک محدود نہیں تھی بلکہ ہر لادین قوت اور باطل نظریات کے خلاف مولانا بنوری ہمیشہ صف اوّل میں رہے۔

مولانا کی تقاریر اور ماہنامہ بینات کے اداریے میں آپ نے جمعیت علماء اسلام مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس تحقیق مسائل حاضرہ، مجمع الحوث الاسلامیہ اور دیگر موضوعات پر تفصیل سے بیان کیا ہے۔ منکرین ختم نبوت کے خلاف آپ کا جہاد تاریخ کے صفحات میں سنہری حرفوں سے مرقوم ہے۔

منکرین حدیث کے خلاف آپ نے پورے پاکستان کے علماء کرام کو متوجہ کر کے متفقہ فتویٰ مرتب کر کے اس فتنہ کی سرکوبی کرتے ہوئے اسے ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا۔ ۹ راپریل ۱۹۷۴ء کو آپ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے متفقہ امیر منتخب ہوئے۔

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری علم وفضل کے مینارہ تھے۔ وہ ایک منبع علوم ومعارف تھے۔ عجز وانکسار کا نمونہ، صبر وتحمل کی روح، خلوص کا مجسمہ اور حسن خلق کی تصویر تھے۔ آپ نے ساری زندگی اسلامی اشعار اور دین اسلام کی تدریس واشاعت میں صرف کی۔ آپ کی وفات بروز پیر ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۷ء (۸۳) کو ہوئی اور اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔

مولانا نے اپنی زندگی میں کئی حج اور عمرے ادا کیے اور ۹ بار مسجد نبوی میں معتکف ہوئے۔

۳۳۔ الجامعۃ العلیمیۃ الاسلامیۃ، اسلامک سنٹر روڈ، نارتھ ناظم آباد کراچی نمبر ۳۳

تصنیفات اور علمی سرگرمیاں

جامعۃ العلیمیۃ الاسلامیۃ نارتھ ناظم آباد کراچی میں واقع ہے۔ اس کا نام اس کے بانی ممبر مولانا محمد عبدالعلیم صدیقی القادری کی خدمات کی بنا پر ان سے موسوم کیا گیا جنہوں نے اسلام اور عمومی طور بنی نوع انسان کے لیے نمایاں خدمات انجام دیں۔

جامعہ کے قیام کے مقاصد

۱۔ تعلیم یافتہ علماء کی تیاری جو اسلامی تعلیمات اور جدید نظریات کے حامل ہوں اور اسلامی مشنری

Marfat.com

جذبہ کے تحت پاکستان سے باہر جا کر تبلیغی خدمات انجام دے سکیں۔

۲۔ دنیا کے مسائل کو سامنے رکھ کر مشنری جذبہ کے تحت جدید ذہنوں کی تیاری جو کامیابی سے اسلام کا پیغام جدید دنیا کو پہنچا سکیں۔

۳۔ مشنری اساتذہ کی تیاری جو اسلامی شخصیات تیار کر سکیں۔ ثقافتی اور سوشل سروس کی انجام دہی میں نمایاں کردار ادا کر سکیں۔

۴۔ عوامی اجتماعات میں بہترین مقرر تیار کر سکیں جو اسلام کا پیغام عام لوگوں تک پہنچا سکیں۔

ذریعہ تعلیم

جامعہ میں انگریزی اور عربی زبانیں ذریعہ تعلیم ہیں۔ تمام اسلامی مضامین عربی زبان میں پڑھائے جاتے ہیں اور جدید مضامین کو انگریزی زبان میں پڑھایا جاتا ہے۔

ابتدائی کلاس

اسلامک سنٹر میں پریپریٹری کلاس سے تعلیم کی ابتداء کی جاتی ہے جو طلباء کی عربی اور انگلش کی استعداد کو بڑھاتی ہے تاکہ طلباء آئندہ ان زبانوں میں بخوبی تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہو سکیں۔ یہ کلاس انسٹیٹیوٹ کا حصہ نہیں یہ صرف تیاری کے لیے انسٹی ٹیوٹ کی عمارت میں قائم کی جاتی ہیں۔

طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ درج ذیل کورسز بھی پڑھیں۔(۸۴)

۱۔ حفظ قرآن اور تجوید منتخب آیات ۵۰ نمبر

۲۔ عوامی تقریر کا فن ۱۰۰ نمبر

۳۔ اسلام کے بنیادی ارکان اور سیرت ۱۰۰ نمبر

۴۔ اسلامی طور طریقے واطوار ۵۰ نمبر

۵۔ عربی زبان: (الف) ٹیکسٹ اور انشاء ۱۰۰ نمبر (ب) نحو اور صرف ۱۰۰ نمبر

۶۔ انگلش زبان: (الف) ٹیکسٹ اور گرائمر ۱۰۰ نمبر

(ب) مضمون اور فقرات کا صحیح استعمال ۱۰۰ نمبر

۷۔ ابتدائی دورہ ۵۰ نمبر

تعلیمی سال

جامعہ کا تعلیمی سال اسلامک ہجرہ کیلنڈر سے شروع ہوتا ہے یعنی شوال کے پہلے ہفتے کے آخر

Marfat.com

سے شروع ہوکر وسط شعبان تک جاتا ہے۔

مسلک: جامعہ کا مسلک اہل سنت والجماعت ہے۔

تعلیم کا مجوزہ پلان (۸۵)

جامعہ کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے عظیم تعلیمی منصوبہ کے بانی ڈاکٹر فضل الرحمٰن انصاری نے اپنے تعلیمی پلان میں دس سالہ کورس ترتیب دیا ہے۔ جو وسیع تعلیم و تدریس پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ کورس طلبہ کو کراچی یونیورسٹی سے پرائیویٹ ہائر امتحان دینے کی اجازت بھی دیتا ہے۔

تعلیمی کورسز حسب ذیل ہیں:

۱۔ گریجویشن/ڈگری کورس	پانچ سالہ
(الف) سرٹیفکیٹ الشہادۃ الابتدائیہ بنیادی درجہ	ایک سال
(ب) الشہادۃ الثانویہ سیکنڈری درجہ (بنیادی درجہ کے بعد)	دو سال
(ج) شہادۃ الفاضلیہ گریجویشن لیول (سیکنڈری لیول کے بعد)	دو سال
۲۔ پوسٹ گریجویشن کورس	پانچ سال
(الف) شہادۃ الکاملیہ ماسٹر لیول	دو سال
(ب) شہادۃ التخصص ڈاکٹر لیول (ماسٹر لیول کے بعد)	تین سال

مضامین

۱۔ اللغۃ والادب العربی ۲۔ تفسیر القرآن ۳۔ الحدیث

۴۔ الفقہ ۵۔ التجوید ۶۔ اصول التفسیر

۷۔ اصول الحدیث ۸۔ اصول الفقہ ۹۔ الافتاء

۱۰۔ سیرت النبی ۱۱۔ التصوف ۱۲۔ التاریخ الاسلامی

۱۳۔ فلاسفی کی تاریخ (قرآن وحدیث کی روشنی میں) ۱۴۔ اسلامک سوشیالوجی

۱۵۔ نفسیات ۱۶۔ مسلمانوں کے مذہبی خیالات کا تنقیدی مطالعہ

۱۷۔ علم الکلام ۱۸۔ تقابل ادیان ۱۹۔ منطق

۲۰۔ یونانی اور جدید فلاسفی کا تعارف

۲۱۔ مشنری/تبلیغی کام میں ٹریننگ لکھنے کا فن، جرنلزم اور سوشل ورک

Marfat.com

داخلہ کا تعلیمی معیار

۱۔ کسی بھی سکینڈری بورڈ سے میٹرک پاس ہونا بنیادی شرط ہے۔

۲۔ کسی بھی یونیورسٹی سے بی اے پاس کیا ہو اور عربی میں مہارت رکھتا ہو۔

لائبریری

انسٹی ٹیوٹ کے ساتھ ایک لائبریری اور ایک دارالمطالعہ بھی ہے۔ جہاں سے طلبہ کو مستعار کتابیں دی جاتی ہیں۔ دارالمطالعہ میں ہر قسم کے جرائد اور رسائل میسر ہیں۔ لائبریری تقریباً دس ہزار کتب پر مشتمل ہے۔

طلبہ کی دوسری سرگرمیاں

جامعہ کے ساتھ گراؤنڈ بھی ہے جہاں طلبہ آؤٹ ڈور گیمز، فٹ بال اور ہاکی کھیلتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ میں لائبریری کا مقابلہ، سیر و تفریح سماجی اور سوشل کام وغیرہ کی سرگرمیاں ہر وقت جاری رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ جامعہ میں مختلف سیمینار اور ورکشاپ بھی جاری رہتی ہیں۔

سکالرشپ

طلبہ کو معقول مقدار میں یعنی ۵۲۵ روپے ماہوار سکالرشپ دیا جاتا ہے جس میں سے وہ اپنے جملہ اخراجات پورے کرتے ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ کے اساتذہ اور ورلڈ اسلامک مشن کی مطبوعات (۸۶)

1. Why Religion (S.Z. Hasan)
2. Principles of Islam (M.A.A. Siddiqui)
3. Quest for the Happiness (M.A.A. Siddiqui)
4. Islam Versus Marxism (F.R.Ansari)
5. Science and God (F.S. Shamim Ahmad)
6. Islam and Christianity (F.R. Ansari)
7. Foundation of Faith (F.R.Ansari)
8. Which Religion (F.R.Ansari)
9. Islam and western civelization (F.R.Ansari)
10. Beyond Death (F.R.Ansari)
11. Philosophy of Worship in Islam (F.R.Ansari)
12. Turth and Islam (Hafiz Shabbi-ul-Hasan)

Marfat.com

آڈیٹوریم

انسٹی ٹیوٹ کے اندر ایک بڑا آڈیٹوریم ہے جس میں لیکچرز کانفرنسز اور سیمینار منعقد کیے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ طلبہ کے تقاریری مقابلوں کے لیے بھی آڈیٹوریم کو استعمال کیا جاتا ہے۔

تفصیل اساتذہ (۸۷)

۱۔ پروفیسر خواجہ منظور احمد پرنسپل ایم اے ایم ایڈ برسٹل یو کے۔

۲۔ مولانا مفتی حافظ محمد ظفر اللہ وائس پرنسپل فاضل درس نظامی، فاضل ادیب عربی حافظ قرآن و مولوی فاضل پنجاب۔

۳۔ مولانا ابوالفتح محمد نصر اللہ خان لیکچرر مولوی عالم ایم اے عربی فارسی۔

۴۔ مولانا ابوالفہیم انوار اللہ، لیکچرار شہادۃ دراست العربیہ۔

۵۔ مولانا محمد علی لطفی لیکچرر سند الحدیث رامپور، مولوی عالم و فاضل الہ آباد۔

۶۔ محمد یوسف لیکچرر بی اے علی گڑھ بی ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر۔

۷۔ مولانا عبدالستار عمری لیکچرر ایم اے عربی، اسلامیات، مولوی فاضل، منشی فاضل مدارس افضل العلماء عمر آباد بھارت۔

۸۔ محمد اظہار الحق لیکچرر بی اے علی گڑھ ریٹائرڈ کنٹرولر سکینڈری بورڈ، کراچی۔

۹۔ جمیل احمد لیکچرر ایم ایس سی سائیکالوجی، ایم اے اکنامکس، بی ایڈ۔

۱۰۔ سید وارث علی علوی ایم اے اسلامک سٹڈیز کراچی یونیورسٹی۔

۱۱۔ ہوسٹل وارڈن مولوی محمد شاہ بخاری اجازۃ العالیہ فاضل عربی۔

۱۲۔ لائبریرین مسعود اختر۔

۱۳۔ کلرک و ٹائپسٹ نعیم الرحمن۔

۳۴۔ دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ پنجاب کالونی کراچی نمبر ۶

تعارف

دارالعلوم کا قیام پنجاب کالونی کراچی میں ۱۹۶۴ء میں عمل میں لایا گیا۔اس کے بانی سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی ہیں جو دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ کے مہتمم ہیں آپ کی مساعی جمیلہ سے دارالعلوم نے شاندار ترقی کی اور اپنے اغراض و مقاصد کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان اور دوسرے ممالک میں

Marfat.com

اسلام کی تبلیغ اور نشر واشاعت کے لیے شاندار کردار ادا کرتے ہوئے اسلامی اور جدید علوم سے بہرہ ور اساتذہ اور علماء تیار کیے جو جدید خطوط پر اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ جامعہ کی ایک عظیم عمارت بھی تعمیر کی گئی ہے جو جدید تعمیرات کا شاہکار ہے اور دینی ادارے کے وقار میں اضافہ کا موجب بنی ہے۔ اسلامی جذبہ خدمت سے سرشار اساتذہ کی ایک جماعت یہاں درس وتدریس میں مصروف ہے۔

مہتمم: سید ابوالحسن شاہ منظور ہمدانی

صدر انتظامیہ: الحاج مشتاق الٰہی فاروقی

پرنسپل: سید عظمت علی شاہ ہمدانی

اغراض ومقاصد (۸۸)

۱۔ علماء کی ایک جماعت تیار کرنا جو اسلامی علوم اور جدید علوم پر عبور رکھتی ہو اور دنیا کے سامنے اسلامی تعلیمات کو بطریقِ احسن پیش کر سکے۔

۲۔ اُمتِ اسلامیہ کے غریب، پس ماندہ اور بے آسراء افراد کی مدد کرنا۔

۳۔ اسلام کی تبلیغ کے لیے دوسرے براعظموں میں مبلغ تیار کر کے بھجوانا۔

۴۔ اسلامی ادارے قائم کر کے نوجوان نسل میں اسلامی علوم کا احیاء کرنا۔

۵۔ دوسرے اسلامی علوم کے ساتھ تعاون کرنا جو اسلام کی نشر واشاعت کا فریضہ انجام دے رہے ہوں۔

مسلک: حنفی بلاتخصیص

اساتذہ کے کوائف

شعبہ علوم عربیہ اسلامیہ

۱۔ سید عظمت علی شاہ ہمدانی پرنسپل فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ، ضلع سرگودھا۔

۲۔ خالد محمود ناظم تعلیمات، فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ، ضلع سرگودھا۔

۳۔ مولانا محمد یوسف فاروقی، فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ، ضلع سرگودھا۔

۴۔ مولانا محمد ریاض صاحب، فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ، ضلع سرگودھا۔

۵۔ مولانا محمد ضیاء المصطفٰے قصوری، فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ، ضلع سرگودھا۔

۶۔ حافظ قاری اللہ بخش اویس فاضل جامعہ اسلامیہ بہاولپور۔

۷۔ مولانا محمد اقبال صاحب فاضل بندیال شریف، ضلع سرگودھا۔

Marfat.com

۸۔ مولانا محمد ابراہیم فیضی، فاضل دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، کراچی۔

۹۔ مولانا محمد صحبت خان، فاضل دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، کراچی۔

۱۰۔ مولانا نذر محمد راہی، فاضل دارالعلوم قمر الاسلام سلیمانیہ، کراچی۔

شعبہ تحفیظ و تجوید

شعبہ تحفیظ و تجوید میں اس وقت ۸ قراء حضرات قرآن پاک کی درس و تدریس میں مصروف ہیں۔

تعداد طلبہ

ناظرہ=۱۸۶	حفظ و تجوید و قرأت=۱۶۶	تحتانی موقوف علیہ=۹۳
دورہ حدیث=۳	کل تعداد=۴۴۸	

ہوسٹل

جامعہ کے ہوسٹل میں ۱۹۷ بیرونی طلباء قیام پذیر ہیں۔ ہوسٹل کی تعداد دو ہے جن میں ایک ہوسٹل میں ۱۲ کمرے اور دوسرے میں ۱۹ کمرے طلباء کی رہائش کے لیے جدید ضروریات پر مشتمل موجود ہیں۔

عمارت

جامعہ کی پنجاب کالونی میں ایک خوبصورت عمارت ہے جو جدید تعمیرات کا شاہکار ہے۔ اس میں دو ہوسٹل ہیں جو ۳۱ کمروں پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۰ بڑے تدریسی ہال نما کمرے ایک خوبصورت مسجد، مسجد کا ہال اور برآمدوں پر مشتمل ہے۔

تصنیف و تالیفات

دارالعلوم کے اساتذہ کی تصنیفات حسب ذیل ہیں: (۸۹)

۱۔ مفتاح القرآن از خالد محمود غیر مطبوعہ اُردو۔

۲۔ یزید اور اہل سنت از خالد محمود غیر مطبوعہ اُردو۔

۳۔ رحمانی قاعدہ از قاری عبدالرحمٰن شجاع آباد مطبوعہ عربی۔

۴۔ مفتاح التجوید از قاری عبدالرحمٰن شجاع آباد غیر مطبوعہ اُردو۔

دارالافتاء: دارالعلوم سے سالانہ ۱۵۰ فتوے جاری کیے جاتے ہیں اور درج ذیل مفتی صاحبان دارالافتاء میں فرائض ادا کر رہے ہیں۔ (۹۰)

Marfat.com

۱۔ مفتی خالد محمود صدر مفتی، فاضل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف، ضلع سرگودھا۔

۲۔ مولانا حافظ اللہ بخش اویسی نائب مفتی فاضل جامعہ اسلامیہ، بہاولپور۔

۳۔ مولانا نذر محمد راہی نائب مفتی، فاضل دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ، کراچی۔

لائبریری

دارالعلوم میں لائبریری کے لیے خوبصورت جدید طرز پر تعمیر ایک ہال اور دو کمرے موجود ہیں۔ لائبریری میں سولہ ہزار دینی وجدید علوم پر مشتمل کتب موجود ہیں جن سے طلبہ اور اساتذہ استفادہ کرتے ہیں۔

۳۵۔ دارالعلوم امجدیہ ٹرسٹ عالمگیر روڈ، اوورسیز سوسائٹی، کراچی نمبر ۵

علمی وتاریخی پس منظر

۱۹۴۸ء میں مولانا مفتی ظفر علی صاحب نے فیروز شاہ اسٹریٹ آرام باغ کراچی میں دارالعلوم امجدیہ کی بنیاد رکھی اور اس وقت مولانا سردار احمد صاحب اور حاجی اسماعیل صاحب نے اس دینی ادارہ کی سرپرستی فرمائی۔

قیام کے ابتدائی زمانہ میں ہی طلبہ کافی تعداد میں دینی علوم کی تکمیل کے لیے یہاں داخل ہونے لگے۔ اس ادارہ کی اہمیت اس لیے بھی نمایاں اہمیت اختیار کر گئی ہے کہ یہ بریلوی مکتبہ فکر کا کراچی میں چند ایک نمایاں مدارس میں سے ایک تھا۔ بعد میں اور بھی کئی مدارس معرض وجود میں آ گئے لیکن شروع میں بریلوی مدارس میں اس کو ایک خاص مقام حاصل تھا۔

مہتمم: مفتی محمد ظفر علی خان نعمانی

مسلک: حنفی بریلوی

صدر مدرس: مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری فاضل جامعہ الازہر (مصر)

تفصیل اساتذہ

۱۔ مفتی محمد وقار الدین	فاضل بریلوی
۲۔ مولانا محمد حسن حقانی	فاضل تنظیم المدارس
۳۔ قاری رضا المصطفیٰ	فاضل تنظیم المدارس

Marfat.com

۴۔ مولانا سید یوسف شاہ　　فاضل تنظیم المدارس
۵۔ مولانا مختیار احمد　　فاضل تنظیم المدارس
۶۔ مولانا عبدالعزیز　　فاضل تنظیم المدارس
۷۔ مولانا افتخار احمد　　فاضل تنظیم المدارس
۸۔ مولانا محمد اسماعیل رضوی　　فاضل تنظیم المدارس
۹۔ مولانا محمد حسیب　　فاضل تنظیم المدارس
۱۰۔ قاری خیر محمد چشتی　　فاضل درس نظامی

اساتذہ شعبہ تجوید وقرأت

اس وقت دارالعلوم امجدیہ کے شعبہ حفظ و تجوید قرأت میں اساتذہ درس نظامی کے علاوہ سات قاری حضرات درس وتدریس میں مصروف ہیں۔

نصاب:　دارالعلوم میں تنظیم المدارس کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

تعداد طلباء

دارالعلوم میں ابتدائی درجہ سے لے کر دورہ حدیث کے درجہ تک ۷۰۰ طلبہ زیر تعلیم ہیں جن میں ۲۵ طلبہ دورہ حدیث کے لیے ہیں۔

انجمن طلبہ

دارالعلوم میں ''بزم امجدی رضوی'' کے نام سے طلبہ کی ایک انجمن ہے۔

عمارت مدرسہ

عالمگیر روڈ، کراچی اوورسیز سوسائٹی میں تقریباً تین ہزار گز رقبہ پر مشتمل ایک پلاٹ میں ایک بہترین نئی عمارت تعمیر کی گئی ہے جو مدرسہ کی جملہ ضروریات کو پورا کر رہی ہے۔ اس میں ۲۰ کمرے ایک خوبصورت ہال، کچن و ڈرائنگ روم ہے۔

کتب خانہ

دارالعلوم کی ایک وسیع لائبریری ہے جس میں تقریباً دس ہزار کتابیں موجود ہیں اور اس کے علاوہ ۲۵ قلمی نسخے بھی موجود ہیں۔ لائبریری کے لیے ایک وسیع ہال موجود ہے جس میں اخبارات ورسائل

Marfat.com

طلبہ کے مطالعہ کے لیے ہروقت موجود رہتے ہیں۔

تصانیف اساتذہ

دارالعلوم کے صدر مدرس مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری ''بہارشریعت'' کے مصنف ہیں۔اس کے علاوہ آپ نے ''تفسیر الازہری'' کے نام سے اُردوزبان میں ایک جدید تفسیر بھی مرتب کر کے باقاعدہ طبع کرائی ہے۔

دارالافتاء

دارالعلوم امجدیہ سے سالانہ ایک ہزار فتوے جاری کیے جاتے ہیں اور درج ذیل مفتی صاحبان دارالافتاء کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

۱۔مولانا مفتی محمد وقارالدین صدر مفتی فاضل درسیات دارالعلوم بریلوی۔

۲۔مولانا سید یوسف شاہ نائب مفتی فاضل معقولات۔

۳۔مولانا فاروقی معاون مفتی، فاضل عربی، درسیات۔

فارغ التحصیل طلباء

دارالعلوم امجدیہ سے ۷۵۰ علماء کرام فارغ التحصیل ہوکر پاکستان اور بیرون ممالک دینی خدمات میں مصروف ہیں۔

ہوسٹل

دارالعلوم کے ہوسٹل میں ۱۵۰ طلبہ رہائش پذیر ہیں ہوسٹل میں کل ۱۶ کمرے رہائشی ضروریات کے لیے اور چار کمرے تدریسی ضروریات کے لیے موجود ہیں۔

۳۶۔دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ صاحبدادروڈ، ملیر کالونی، کراچی نمبر ۳۷

تعارف

مولانا مفتی محمد عبداللہ نعیمی نے اپنی دینی تعلیم جامعہ نعیمہ کراچی سے مکمل کرنے کے بعد ۱۹۶۰ء میں صاحبدادروڈ ملیر کالونی، کراچی میں دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ادارہ میں بلوچستان اور سندھ کے بچے زیر تعلیم ہیں۔اس ادارہ سے ۵۵ علماء کرام دورہ حدیث شریف مکمل کر کے فارغ ہوچکے ہیں۔مفتی نعیمی صاحب نے اس دینی ادارہ کو ترقی دینے کے لیے مقدور بھر کوششیں کیں۔جس کی وجہ سے

Marfat.com

اب یہ ادارہ کافی ترقی کر چکا ہے۔

مہتمم: مفتی محمد عبداللہ نعیمی

مسلک: حنفی بریلوی

الحاق: تنظیم المدارس پاکستان

رجسٹریشن: سوسائٹیز ایکٹ حکومت سندھ، رجسٹریشن نمبر ۴۶۷۔

اساتذہ کے کوائف

۱۔ مفتی محمد عبداللہ نعیمی	صدر مدرس، فاضل دارالعلوم نعیمہ کراچی۔
۲۔ مولوی منیر احمد نائب مدرس	فاضل دارالعلوم کراچی۔
۳۔ مولوی محمد موسیٰ	فاضل دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ۔
۴۔ مولوی نور محمد	فاضل دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ۔
۵۔ مولوی شفاعت رسول	فاضل دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ۔
۶۔ مولوی مولاڈنا صاحب	فاضل دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ۔
۷۔ حافظ قاری غلام محمد	فاضل حفظ، فاضل دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ۔
۸۔ حافظ قاری عبدالواحد	فاضل دارالعلوم امجدیہ کراچی۔

تعداد طلبہ

ناظرہ = ۶۱	حفظ و تجوید = ۱۴	تحتانی موقوف علیہ = ۱۰۹
دورہ حدیث = ۸	کل تعداد = ۱۹۲	

دارالاقامہ

دارالاقامہ کے کل آٹھ کمرے ہیں جو بڑے ہال ہیں ان میں ۱۷۵ طلبہ رہائش پذیر ہیں جن کے قیام و طعام کا ادارہ کفیل ہے۔

نصاب

تنظیم المدارس پاکستان کا نصاب پڑھایا جاتا ہے اور امتحانات بھی تنظیم کے تحت ہی ہوتے ہیں۔ ادارہ ہذا سے دورہ حدیث مکمل کرنے کے بعد ۱۹۸۸ء تک کل ۵۵ طلبہ فارغ التحصیل ہوئے۔

Marfat.com

لائبریری

مدرسہ کی لائبریری میں ایک ہزار دینی کتب ہیں۔

تصنیفات

۱۔ رسالہ نورانیت مصطفےٰ، از مولانا محمد عبداللہ نعیمی مطبوعہ اُردو

۲۔ پیغام حق، از مولانا محمد عبداللہ نعیمی (مطبوعہ سندھی)

۳۔ بیاض نعیمیہ، از مولانا محمد عبداللہ نعیمی (غیر مطبوعہ اُردو)

دارالافتاء

ادارہ کے دارالافتاء میں صدر مفتی کے فرائض مولانا محمد عبداللہ نعیمی مہتمم مدرسہ ہذا انجام دے رہے ہیں اور سالانہ ۳۰۰ فتوے دیے جارہے ہیں۔

اخراجات

ادارہ کے اخراجات سالانہ کل سات لاکھ روپے ہیں۔

۳۷۔ جامعہ اسلامیہ گلزار حبیب (ٹرسٹ) ڈولی کھاتہ، سولجر بازار، کراچی

تعارف

جامعہ اسلامیہ گلزار حبیب کی بنیاد مشہور عالم دین، شعلہ بیان خطیب و مقرر اسلام حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم نے رکھی۔ ادارہ اپنے قیام سے اب تک تعلیمی و تدریسی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ یہاں ہر سال دورہ تفسیر قرآن کل پاکستان سطح پر منعقد کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دین اسلام کی تبلیغ و نشر و اشاعت کے سلسلے میں شاندار اجتماعات منعقد ہوتے رہتے ہیں۔

مہتمم: مولانا مفتی محمد رفیق حسنی

مسلک: حنفی بریلوی

الحاق: تنظیم المدارس پاکستان

اساتذہ کے کوائف(۹۱)

۱۔ مفتی محمد رفیق حسنی فاضل درس نظامی

۲۔ مولانا غلام محمد بندیالوی فاضل درس نظامی

Marfat.com

۳۔قاری غلام حسن فاضل حفظ وتجوید

۴۔قاری محمد اسحاق فاضل حفظ وتجوید

۵۔قاری محمد انور فاضل حفظ وتجوید

تعداد طلبہ

ناظرہ=۸۰	حفظ وتجوید وقرأت=۲۶	تحتانی موقوف علیہ=۲۵
دورہ حدیث=۹	کل تعداد=۱۴۰	

دارالاقامہ

ہوسٹل میں ۳۰ طلبہ رہائش پذیر ہیں جن کے لیے سات کمرے ہوسٹل میں موجود ہیں۔

لائبریری

لائبریری میں کل ۵۰۰ کتابیں موجود ہیں۔

دارالافتاء

مولانا مفتی محمد رفیق حسنی بطور مفتی خدمات انجام دیتے ہیں اور ان کے ساتھ مولانا غلام محمد بندیالوی اور مولوی یعقوب صاحب نائب مفتی کام کرتے ہیں سالانہ ۳۰۰ فتوے جاری کیے جاتے ہیں۔

اخراجات

ادارہ کے سالانہ اخراجات دولاکھ روپیہ ہیں۔

عمارت

مدرسہ کی عمارت میں چار کمرے ہیں جو مسجد سے ملحق ہیں اور یہاں ہی درس وتدریس جاری رکھی جاتی ہے۔

Marfat.com

حواشی

۱۔ تاریخ تعلیم وتربیت اسلامیہ، ڈاکٹر احمد شبلی، ترجمہ محمد حسین خان زبیری، ص ز، ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور، ۱۹۶۳ء

۲۔ مقدمہ بذل القوہ (مولانا امیر احمد مخدوم العباسی، ص ا، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، حیدر آباد، سندھ ۱۳۸۶ھ

۳۔ علم حدیث میں سندھ کا حصہ، حکیم محمد قاسم عینی، ص ۵، مقالہ ڈاکٹریٹ سندھ یونیورسٹی ۱۹۸۲ء

۴۔ تاریخ سندھ (مولانا غلام رسول مہر)، جلد ۲، ص ۵۷، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، حیدر آباد، سندھ ۱۹۵۸ء

۵۔ مقدمہ نزہتہ الخواطر (مولانا عبدالعلی بن علامہ عبدالحیٰ الحسنیٰ لکھنوی)، جلد ا، ص ا، مطبوعہ دائرہ معارف عثمانیہ، حیدر آباد دکن

۶۔ ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں (قاضی اطہر مبارکپوری)، ص ۱۲۹، مطبوعہ مکتبہ عارفین، کراچی ۱۹۶۷ء

۷۔ البیرونی، مولوی سید حسن برنی، ص ۱۲۱، انجمن ترقی اردو، اورنگ آباد دکن

۸۔ ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں (قاضی اطہر مبارکپوری)، ص ۱۲۹، مطبوعہ مکتبہ عارفین، کراچی ۱۹۶۷ء

۹۔ تاریخ بغداد (علامہ ابوبکر احمد بن علی بن ثابت)، جلد ۲، ص ۳۳۳، مطبوعہ مطبع السعادۃ ۱۳۴۹ھ

۱۰۔ ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں (قاضی اطہر مبارکپوری)، ص ۱۸، مطبوعہ مکتبہ عارفین، کراچی ۱۹۶۷ء

۱۱۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم، اسلام آباد)، ص ۸۲، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۱۲۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، ورارت تعلیم، اسلام آباد، ص ۸۲، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۱۳۔ دینی مدارس پاکستان کی جامع رپورٹ، وزارت تعلیم، اسلام آباد، ص ۱۷، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۱۴۔ دینی مدارس پاکستان کی جامع رپورٹ وزارت تعلیم، اسلام آباد، ص ۱۷، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۱۵۔ دینی مدارس پاکستان کی جامع رپورٹ، وزارت تعلیم، اسلام آباد، ص ۱۸، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۱۶۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، وزارت تعلیم، اسلام آباد، ص ۱۸، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۱۷۔ جائزہ مدارس عربیہ اسلامیہ پاکستان، حافظ نذر احمد صاحب، ص ۳۰۵، جامعہ چشتیہ ٹرسٹ، فیصل آباد ۱۹۶۰ء

۱۸۔ تاریخ سندھ، مولانا اعجاز الحق قدوسی، ص ۲۶، سندھ مسلم ادبی سوسائٹی، حیدر آباد

۱۹۔ روئداد مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی، (حافظ محمد اسماعیل)، ص ۶، کراچی ۱۹۸۱ء

۲۰۔ سندھ کے دینی مدارس، ڈاکٹر محمد جمن تالپور، ص ۴۲۵، صوبائی ہجرہ کمیٹی، سردار پریس حیدر آباد ۱۹۸۲ء

۲۱۔ سندھ کی عربی درس گاہیں (سید یعقوب شاہ)، ص ۷۳، مقالہ برائے ڈگری قانون غیر مطبوعہ سندھ

Marfat.com

یونیورسٹی، جامشورو
۲۲۔ نصاب تعلیم مظہر العلوم کھڈہ، کراچی (حافظ محمد اسماعیل)، ص ۱۵/۹، کراچی ۱۹۸۱ء
۲۳۔ مسلم خواتین کی تعلیم، محمد امین زبیری، ص ۵۴، کراچی ۱۹۶۱ء
۲۴۔ مولانا عبیداللہ سندھی (مولانا محمد سرور)، ص ۲۵، لاہور ۱۹۶۴ء
۲۵۔ مولانا عبیداللہ سندھی اور قومیت کا تصور (جاوید چانڈیو)، ص ۹، روزنامہ ''جنگ'' میگزین، راولپنڈی، ۱۳؍مئی ۱۹۸۷ء
۲۶۔ مولانا عبیداللہ سندھی اور قومیت کا تصور (جاوید چانڈیو)، ص ۹، روزنامہ ''جنگ'' میگزین، راولپنڈی، ۱۳؍مئی ۱۹۸۷ء
۲۷۔ موج کوثر، شیخ محمد اکرام، ص ۳۴۸، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور
۲۸۔ خطبات عبیداللہ سندھی، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، ص ۲۲، رکن الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی، حیدر آباد
۲۹۔ ارمغان (مخدوم امیر احمد)، ص ۱۲/۸، سندھ یونیورسٹی، حیدر آباد ۱۹۶۳ء
۳۰۔ تذکرہ مشاہیر سندھ، مولانا دین محمد وفائی، ص ۴۶، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، حیدر آباد سندھ ۱۹۷۴ء
۳۱۔ تاریخ قدیم سندھ، مرزا قلیچ بیگ، ص ۵۱، حیدر آباد ۱۹۲۱ء
۳۲۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، وزارتِ تعلیم، اسلام آباد، ص ۵۹/۵۸، اسلام آباد ۱۹۸۸ء
۳۳۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علماء کرام کی ڈائریکٹری، وزارتِ تعلیم، اسلام آباد، ص ۱۳۲/۱۳۰، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۳۴۔ روئداد رکن الاسلام جامعہ مجددیہ، ہیر آباد، ص ۱۱، ۱۲، حیدر آباد
۳۵۔ تعارفی جائزہ رکن الاسلام جامعہ مجددیہ، ص ۵، ۶، حیدر آباد
۳۶۔ سوانحی خاکہ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، ص ا، حیدر آباد
۳۷۔ دستور العمل رکن الاسلام، ص ۹، حیدر آباد
۳۸۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری (وزارتِ تعلیم اسلام آباد)، ص ۱۳۰، ۱۳۲، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۳۹۔ فہرست دینی مدارس پاکستان (وزارت تعلیم اسلام آباد)، ص ۵۷، اسلام آباد
۴۰۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد)، ص ۱۳۰، ۱۳۲، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۴۱۔ جائزہ مدارس عربیہ پاکستان (حافظ نذر احمد)، ص ۱۴۷ تا ۱۵۱، جامعہ چشتیہ ٹرسٹ، فیصل آباد ۱۹۶۰ء
۴۲۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد)، ص ۱۳۰، اسلام آباد ۱۹۸۷ء

Marfat.com

۴۳۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد) ص ۵۹، اسلام آباد ۱۹۸۸ء
۴۴۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد) ص ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۳۰، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۴۵۔ پاکستان کے دینی مدارس کی فہرست (وزارت تعلیم اسلام آباد) ص ۵۹، سال ۱۹۸۸ء
۴۶۔ پاکستان کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد) ص ۱۳۸، ۱۳۹، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۴۷۔ پاکستان کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد) ص ۱۳۸، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۴۸۔ پاکستان کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد) ص ۱۳۸، ۱۳۹، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۴۹۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، ص ۶۰، ۶۱، وزارت تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۸ء
۵۰۔ پاکستان کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد) ص ۱۵۵، ۱۵۶، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۵۱۔ تاریخی پس منظر، پراسپکٹس جامعہ عربیہ عزیزیہ انوار الہدیٰ، گنوار مہر، نواب شاہ، ص ۷، ۱۹۸۷ء
۵۲۔ علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ضلع نواب شاہ، ص ۱۵۵، ۱۵۶، وزارت تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۵۳۔ دینی مدارس کی ڈائریکٹری، ص ۶۰، (وزارتِ تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء
۵۴۔ پراسپکٹس مدرسہ تفہیم القرآن، ص ۴، نواب شاہ ۱۹۸۸ء
۵۵۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، ص ۶۲، (وزارتِ تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء
۵۶۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ص ۱۳۳، ۱۳۴، وزارتِ تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۵۷۔ پراسپکٹس جامعہ دینیہ، دار الہدیٰ، ص ۳، ٹیڑھی ۱۹۸۸ء
۵۸۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ص ۱۳۳، ۱۳۴، وزارتِ تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۵۹۔ تعارف مفتاح العلوم عزیزیہ، ص ۸، پیر جو گوٹھ، خیر پور ۱۹۸۹ء
۶۰۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ص ۱۳۳، ۱۳۴، وزارتِ تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۶۱۔ تعارف جامعہ راشدیہ، ص ۵، پیر جو گوٹ ۱۹۸۶ء
۶۲۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ص ۱۳۳، ۱۳۴، وزارتِ تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۶۳۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، ص ۵۹، (وزارت تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء
۶۴۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ص ۱۳۵، وزارتِ تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۶۵۔ اتحاد المدارس دادو، ص ۲، از مدرسہ عربیہ توحیدیہ، دادو، سندھ ۱۹۸۸ء
۶۶۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، ص ۵۸، (وزارتِ تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء
۶۷۔ اتحاد المدارس، دادو، ص ۱۴، از مدرسہ عربیہ توحیدیہ، دادو سندھ ۱۹۸۸ء
۶۸۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، ص ۶۲، ۶۳، (وزارتِ تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

Marfat.com

۶۹۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ص ۱۲۷، وزارت تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء

۷۰۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، ص ۵۳-۵۶، (وزارت تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۷۱۔ پاکستان کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ص ۱۴۱، ۱۴۴، ۱۴۷، ۱۵۲، ۱۵۳، وزارت تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء

۷۲۔ مدرسہ ابتدائیہ دار العلوم کراچی، ص ۱۵ (ناظم اعلیٰ دار العلوم) کورنگی کراچی، سال ۱۹۸۶ء

۷۳۔ مدرسہ ابتدائیہ دار العلوم کراچی، ص ۱۵ (ناظم اعلیٰ دار العلوم) کورنگی کراچی، سال ۱۹۸۶ء

۷۴۔ مدرسہ ابتدائیہ دار العلوم کراچی، ص ۹ (ناظم اعلیٰ دار العلوم) کورنگی کراچی، سال ۱۹۸۶ء

۷۵۔ عصر حاضر میں اسلام کیسے نافذ ہوا، مولانا محمد تقی عثمانی، مکتبہ دار العلوم کراچی ۱۳۹۷ھ

۷۶۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ص ۱۴۱-۱۵۳، (وزارت تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۷ء

۷۷۔ روئداد جامعہ فاروقیہ کراچی، ص ۸ (مولانا سلیم اللہ خان)، کراچی ۱۹۸۷ء

۷۸۔ تعارف جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن، ص ۳، (مفتی ضیاء الحق)، کراچی ۱۹۸۷ء

۷۹۔ پاکستان کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ص ۱۴۱، ۱۴۳، ۱۴۷، ۱۵۲، ۱۵۳ (وزارت تعلیم) اسلام آباد ۱۹۸۷ء

۸۰۔ تعارف جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن، ص ۷ (مفتی ضیاء الحق)، کراچی ۱۹۸۵ء

۸۱۔ تذکرہ شاہ ولی اللہ علامہ مناظر احسن گیلانی نفیس اکیڈمی، کراچی ۱۹۸۳ء

۸۲۔ مولانا یوسف بنوری، ص ۳ میگزین (معین الدین) روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۸/۱۰/ اکتوبر ۱۹۸۹ء

۸۳۔ مولانا یوسف بنوری، ص ۳ میگزین (معین الدین)، ص ۳، میگزین، روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۸/۱۰/ اکتوبر ۱۹۸۹ء

۸۴۔ پراسپکٹس الجامعۃ العلیمیہ، ص ۱۰، کراچی ۱۹۸۲ء

۸۵۔ پراسپکٹس الجامعۃ العلیمیہ، ص ۱۲، کراچی ۱۹۸۲ء

۸۶۔ پراسپکٹس الجامعۃ العلیمیہ، ص ۱۵، کراچی ۱۹۸۲ء

۸۷۔ پراسپکٹس الجامعۃ العلیمیہ، ص ۱۶، کراچی ۱۹۸۲ء

۸۸۔ روئداد جمعیۃ قمر الاسلام سلیمانیہ (عظمت علی شاہ ہمدانی)، ص ۲، کراچی ۱۹۸۶ء

۸۹۔ پراسپکٹس جمعیۃ قمر الاسلام سلیمانیہ (عظمت علی شاہ ہمدانی)، ص ۸، کراچی ۱۹۸۶ء

۹۰۔ پراسپکٹس جمعیۃ قمر الاسلام سلیمانیہ (عظمت علی شاہ ہمدانی)، ص ۱۲، کراچی ۱۹۸۶ء

۹۱۔ روئداد جامعہ اسلامیہ (مولانا محمد شفیع اوکاڑوی)، ص ۶، کراچی ۱۹۸۲ء

Marfat.com

باب سوم

پنجاب میں دینی مدارس کا قیام اور علمی و دینی خدمات

پنجاب کے دینی مدارس کا تعلیمی جائزہ

۱۹۴۷ء میں پاکستان قائم ہونے کے بعد مدارس اسلامیہ کی تعداد میں تقریباً پانچ گنا اضافہ ہوا اور لوگوں کا دینی شعور بڑھتا گیا اور اس طرح صوبہ پنجاب میں دینی مدارس قائم ہونے لگے۔ پنجاب کا میدان سرسبز و زرخیز ہونے کے باعث اقتصادی طور پر لوگوں کی حالت کافی اچھی ہے اور یہاں کے اہل ثروت حضرات دل کھول کر دین کی خدمت کرتے ہیں۔ اس طرح دینی علوم کے پھیلاؤ کے لیے یہ علاقہ کافی زرخیز ثابت ہوا۔

صوبہ پنجاب میں ۱۹۸۸ء تک دینی مدارس کی کل تعداد ایک ہزار تین سو سینتیس (۱۳۳۷) ہے۔[1] جبکہ صوبہ پنجاب میں جون ۲۰۱۴ء تک دینی مدارس کی تعداد ۱۴۷۶۸ ہے۔ جن میں سے کل وقتی مدارس ۱۰۲۰۰ اور باقی جز وقتی ۴۵۶۸ ہیں۔ ان مدارس میں گورنمنٹ سے منظور شدہ مدارس ۱۴۷۶۸ ہیں۔ صوبہ پنجاب کے دینی مدارس کی تعداد باقی صوبوں اور علاقوں کی نسبت سب سے زیادہ ہے۔ حکومت کے محکمہ زکوٰۃ اور عشر کی طرف سے کل ۳۷۵ مدارس کو مالی امداد ملتی ہے جو تقریباً پندرہ کروڑ دس لاکھ روپے ہے۔

تعداد مدارس بلحاظ مسلک

مسلک کے نقطہ نظر سے پنجاب کے مدارس کی تعداد حسب ذیل ہے:

دیوبندی = ۸۵۰۰ مدارس	بریلوی = ۵۰۰۰ مدارس
اہلحدیث = ۸۷۲ مدارس	شیعہ = ۱۷۵ مدارس

Marfat.com

دیگر (بلا تخصیص) = ۲۲۱ مدارس — میزان = ۴۴۷۶۸

کسی بھی وفاق/تنظیم سے وابستہ مدارس کی — تعداد = ۱۴۵۴۷

مدارس کی تعداد بمطابق درجہ بندی

دورہ حدیث = ۳۰۰۰ مدارس — موقوف علیہ = ۷۵۰۰ مدارس

تحتانی = ۲۰۰۰ مدارس — حفظ و تجوید و قرأت = ۱۵۰۰ مدارس

ناظرہ = ۷۶۸ مدارس — میزان = ۱۴۷۶۸ مدارس

ہاسٹل والے مدارس کی تعداد: ۹۷۶۲

ہاسٹل میں رہائش پذیر طلباء کی تعداد: ۲۱۸۷۵۰

سند فراغت جاری کرنے والے مدارس: ۲۱۸۰

سند حفظ و تجوید جاری کرنے والے مدارس: ۵۶۸۲

طلباء کو رہائش، خوراک، کتب، طبی اور سفری سہولتیں مہیا کرنے والے مدارس: ۹۱۲

مدرسین کے علاوہ دیگر عملہ کی مجموعی تعداد: ۱۲۸۲۵

تعداد علمائے کرام دینی مدارس پنجاب بلحاظ درجہ بندی حسب ذیل ہے:(۲)

۱۔ دیوبند اور بیرونی ممالک سے اعلیٰ سند یافتہ: ۲۰۰۵

۲۔ اندرون ملک سے ایم اے/وفاق/تنظیم، پی ایچ ڈی و درجہ تخصص وغیرہ: ۲۵۸۹

۳۔ درس نظامی: ۱۳۸۵۰ — ۴۔ حفظ و تجوید و قرأت: ۱۸۵۳۰

۵۔ رسمی تعلیم: ۲۵۳۰ — ۶۔ غیر سند یافتہ: ۱۴۲۸

میزان: ۵۰۹۳۲

صوبہ پنجاب کے مدارس اسلامیہ کے مختلف درجات میں زیر تعلیم طلباء اور طالبات کی تعداد

طلبا کی تعداد

۱۔ ناظرہ = ۱۷۷۷۷۷ — ۲۔ حفظ = ۱۲۷۴۱۰

۳۔ تجوید و قرأت = ۱۹۷۰۸ — ۴۔ تحتانی = ۱۱۰۲۷۲

۵۔ موقوف علیہ = ۱۴۰۷۵ — ۶۔ دورہ حدیث = ۱۳۶۹۰

Marfat.com

طالبات کی تعداد

۱۔ ناظرہ = ۱۲۳۰۹۰	۲۔ حفظ = ۱۳۳۴۷
۳۔ تجوید وقرأت = ۱۱۴۱۷	۴۔ تحتانی = ۱۱۰۸۹
۵۔ موقوف علیہ = ۱۳۷۳	۶۔ دورہ حدیث = ۱۹۴۶

پنجاب کے مدارس میں طلبا کی علاقہ وار تفصیل ۱۹۸۴ء تا ۱۹۸۹ء(۳)

۱۔ غیر ملکی = ۷۰۴	۲۔ پنجاب = ۱۴۰۰۹۳
۳۔ بلوچستان = ۶۱۳۳	۴۔ صوبہ سرحد = ۳۶۵۵
۵۔ صوبہ سندھ = ۶۰۹۹	۶۔ آزاد کشمیر = ۲۷۳
۷۔ دیگر = ۲۳۶	

پنجاب کے مدارس اسلامیہ میں ۸۴ء تا ۸۹ء پانچ سالوں میں فارغ التحصیل(۴) طلباء کی تعداد:

۱۔ ناظرہ = ۱۱۳۳۸۲	۲۔ حفظ = ۲۵۶۵۵
۳۔ تجوید وقرأت = ۱۴۶۷۴	۴۔ دورہ حدیث = ۱۰۹۲۸

پنجاب کے مدارس میں ۴۷ء تا ۸۹ء تک فارغ التحصیل طلباء کی تعداد:

۱۔ ناظرہ = ۱۴۵۶۹۵۲	۲۔ حفظ = ۴۳۹۷۵
۳۔ تجوید وقرأت = ۹۱۹۷۴	۴۔ دورہ حدیث = ۶۰۲۳۵

تعلیم نامکمل چھوڑنے والے طلباء کی تعداد = ۵۲۴۶

فیل شدہ طلبا کی تعداد = ۳۴۴۴

صوبہ پنجاب کے دینی مدارس میں ذریعہ تعلیم عموماً اُردو ہے لیکن بعض نمایاں مدارس میں ذریعہ تعلیم عربی اور اُردو دونوں ہیں۔

انگریزی پڑھانے والے مدارس کی تعداد:

مڈل تک = ۸۲	میٹرک تک = ۴۳
ایف اے تک = ۲۸	بی اے = ۸

انگریزی پڑھنے والے طلبا کی تعداد = ۵۱۸۷

ہنر سکھانے والے مدارس = ۶۶

Marfat.com

کتب خانوں کی تفصیل(۵)

پنجاب کے دینی مدارس میں مفت کتابیں مہیا کرنے کی غرض سے اور تحقیق وریسرچ کے مطالعہ کے لیے بڑے اور چھوٹے کتب خانے اور دارالمطالعے موجود ہیں جن کی تفصیل ذیل میں درج کی جاتی ہے:

دینی مدارس کے کتب خانوں کی تعداد:	۴۷۱
کتب خانوں میں مجموعی کتابوں کی تعداد:	۱۱۹۳۲۲۶
اخبارات منگوانے والے مدارس کی تعداد:	۶۲۱
کتب خانوں میں ملازم لائبریرین کی تعداد:	۸۱
علمی وادبی رسالے شائع کرنے والے مدارس:	۹۸
شعبہ تصنیف وتالیف والے مدارس کی تعداد:	۳۷۷۴
دارالافتاء والے مدارس کی تعداد:	۸۹۳
پنجاب کے دینی مدارس سے سالانہ جاری ہونے والے فتووں کی تعداد:	۸۸۲۷۷
پختہ عمارات والے مدارس:	۸۶۸
بجلی والے مدارس:	۸۰۷
مدارس کی تعداد جن میں ڈیسک اور چٹائیاں موجود ہیں:	۸۹۳
تدریسی کمروں کی تعداد:	۴۰۳۴

صوبہ پنجاب کے دینی مدارس کے سالانہ اخراجات کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ سالانہ تنخواہ مدرسین ودیگر عملہ	=	۱۳۳۹۵۱۷۲۷
۲۔ عمارات کے اخراجات	=	۱۱۸۷۳۴۴۱۰
۳۔ طلبا وغیرہ کے اخراجات	=	۱۳۸۲۱۴۱۹۳
۴۔ کتب خانہ کے اخراجات	=	۷۶۰۵۵۳۴
۵۔ دیگر اخراجات	=	۵۷۰۱۳۲۳

صوبہ پنجاب کے مدارس کی اکثریت مذہبی ورسمی تعلیم کے فرق کو ختم کرنے کے حق میں ہے۔ ان کی تعداد ۱۴۱۷ ہے اور اس کے علاوہ ۶۹۳ دینی مدارس جدید مضامین اپنے مدارس میں شامل کرنے کے حق میں ہیں۔

تاریخ قیام کے اعتبار سے ان اداروں کی تعداد کی تفصیل اس طرح ہے:

Marfat.com

۱۹۴۷ءتک قائم ہونے والے مدارس کی تعداد: ۱۰۴

۱۹۶۰ءتک قائم ہونے والے مدارس کی تعداد: ۱۶۲

۱۹۸۰ءتک قائم ہونے والے مدارس کی تعداد: ۵۱۴

۱۹۸۹ءتک قائم ہونے والے مدارس کی تعداد: ۵۴۷

۲۰۱۴ءتک قائم ہونے والے مدارس کی تعداد: ۱۳۴۵۱

پاکستان بننے کے بعد مدارس اسلامیہ کی تعداد میں پنجاب میں اضافہ ہوا ہے اس طرح ۱۹۶۰ء تا۱۹۸۹ء، ۱۹۹۸ءتا۲۰۱۴ءتک مدارس میں غیر معمولی اضافہ ہوا اور حکومت پاکستان کی طرف سے مدارس کی حوصلہ افزائی کی وجہ سے دینی مدارس میں کافی ترقی ہوئی ہے۔

اوپر دیئے گئے تمام اعداد وشمار پوری تحقیق اور مکمل سروے کے بعد حاصل کیے گئے ہیں اور پنجاب کے تمام دینی مدارس بطریق احسن پوری کوشش کے ساتھ دینی وعلمی خدمات انجام دے رہے ہیں اور پنجاب کے لوگوں کو زیور علم سے آراستہ کر رہے ہیں۔اس تفصیلی بحث کے بعد صوبہ پنجاب کے اہم مدارس کا انفرادی جائزہ وخدمات پیش کی جاتی ہیں۔

ملتان کے دینی مدارس

ملتان کا تاریخی وعلمی پس منظر

ضلع ملتان اسلامی مدارس کی عددی تعداد کی مناسبت سے پاکستان میں نہایت ہی اہم مقام کا حامل ہے۔ویسے بھی ملتان کو پاکستان کا دل شمار کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے ملتان شہر میں دینی مدارس کثیر تعداد میں موجود ہیں۔دینی اور روحانی مناسبت سے یہاں حضرت بہاء الدین زکریا اور شاہ رکن الدین عالم کا مزار مبارک ہے۔جنہوں نے اس علاقے میں اسلام کی نشر واشاعت میں نمایاں کردار ادا کیا۔

ملتان پاکستان کے قدیم ترین شہروں میں سے ہے یہ ضلع جھنگ، مظفر گڑھ اور بہاولپور ضلع کے درمیان میں واقع ہے۔ملتان شہر پشاور سے کراچی جانے والی ریلوے لائن پر واقع ہے۔ایک بہت بڑا ریلوے جنکشن ہے۔ ملتان سے کئی بڑی سڑکیں لودھراں، شجاع آباد، شورکوٹ، میلسی، مظفر گڑھ، سرائے سدھو اور کبیر والا کو جاتی ہیں۔

ملتان سے کراچی تقریباً ۸۵۰ کلومیٹر اور لاہور ۳۱۵ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔اس ضلع کے مشہور شہر درج ذیل ہیں:

Marfat.com

جہانیاں، میلسی، شجاع آباد، خانیوال، کبیر والا، بورے والا، میاں چنوں، وہاڑی، کہروڑ پکا، جلال پور، شیر شاہ اور پیر والا وغیرہ شامل ہیں۔

لوگوں میں دینی تعلیم کا رجحان اور شعور بہت زیادہ ہے اور بزرگان دین کے مزارات بھی بہت زیادہ ہیں جس کی وجہ سے ملتان شہر کو پیروں کی بستی کہا جاتا ہے۔ علماء دین بھی یہاں کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ خصوصاً اس سرزمین پر نامی گرامی علماء کی کوئی کمی نہیں۔ یہاں پر موجودہ بڑے بڑے دینی مدارس کی تفصیل حسب ذیل ہے جو تعداد کے لحاظ سے تقریباً ۸۵ شمار کیے جاتے ہیں۔[٦]

دورہ حدیث کے مدارس = ۱۴	موقوف علیہ = ۲۴
تحتانی مدارس = ۱۹	حفظ تجوید وقرأت = ۲۷
ناظرہ کے مدارس = ۱	میزان = ۸۵

ملتان برصغیر کا وہ واحد شہر ہے جو سب سے پہلے رشد و ہدایت کا مرکز بنا۔ اسلامیان ہند کا عظیم گہوارہ ہونے کے باعث ملتان کی پوری تہذیبی، ثقافتی اور سماجی زندگی پر مذہب کا رنگ غالب ہے۔ یہ شہر اسلامی تہذیب اور اقدار کا امین ہے۔ حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی اجمیری بھی کچھ عرصہ ملتان میں قیام پذیر رہے۔[٧] حضرت شاہ رکن الدین عالم ملتانی، حضرت موسیٰ پاک شہید، حضرت شاہ یوسف گردیزی، حضرت شمس سبزواری، مولانا حامد علی خان، مولانا خیر محمد جالندھری المحدث الفقیہ اور دیگر بے شمار بزرگان دین کے مقبرے آج بھی ان کی عظمت کی دلیل ہیں جو انھوں نے دین اسلام کے پیغام کو عام کرنے کے نتیجے میں حاصل کی۔ انہیں اکابرین میں علمائے حق کے مزار مثلاً عطاء اللہ شاہ کشمیری، مولانا خیر محمد اور علامہ سید احمد سعید کاظمی بھی ملتان کی تاریخی اور دینی عظمت میں اضافہ کا باعث بنے ہیں۔

۱۔ جامعہ خیر المدارس ملتان

علمی و تاریخی پس منظر

مولانا خیر محمد صاحب جالندھری المحدث الفقیہ نے مارچ ۱۹۳۹ء میں ہندوستان کے شہر جالندھر میں مدرسہ خیر المدارس کی بنیاد رکھی۔[٨] خیر المدارس قائم کرنے والوں میں سے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم اور مرحوم شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی کے نام بھی نمایاں ہیں۔ ۱۹۴۷ء میں قیام پاکستان کے بعد مولانا خیر محمد صاحب اور دوسرے مسلم اکابرین ہجرت کر کے پاکستان آگئے اور اس طرح ۸/اکتوبر ۱۹۴۷ء کو یہ مدرسہ جالندھر شہر سے ملتان شہر میں منتقل ہو گیا۔ اس مدرسہ کے ابتدائی اساتذہ میں

Marfat.com

سے مولانا عبدالشکور صاحب، مولانا عبدالرحمان سہارنپوری اور مولانا محمد عبداللہ جالندھری خاص طور پر مشہور ہیں۔ اس کے علاوہ بھی متعدد علمائے کرام مدرسہ کے امتحانات اور جلسوں میں شریک ہوئے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

مولانا شمس الحق فرید پوری (مشرقی پاکستان)، مولانا احتشام الحق تھانوی (کراچی)، علامہ سعید مبارک المصوری (مسقط) مولانا سید محمد ازہر شاہ مدیر رسالہ دارالعلوم دیوبند، مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی، مولانا عبدالشکور لکھنوی، مولانا قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند۔ اس وقت اس جامعہ کی ایک شاخ مدرسہ تعلیم النساء بجامعۃ خیر المدارس ملتان بھی کام کر رہی ہے۔

مسلک: حنفی دیوبندی

مہتمم: مولانا محمد حنیف جالندھری

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا محمد اشرف	فاضل دیوبند
۲۔ مولانا محمد عابد	فاضل مدینہ
۳۔ مولانا محمد حنیف	فاضل درس نظامی
۴۔ مولانا محمد صدیق	فاضل درس نظامی
۵۔ مولانا مفتی عبدالستار	فاضل درس نظامی
۶۔ مولانا منظور احمد	فاضل درس نظامی
۷۔ مولانا شیر محمد	فاضل درس نظامی
۸۔ مولانا محمد اسحاق	فاضل درس نظامی
۹۔ مولانا محمد انور	فاضل درس نظامی
۱۰۔ مولانا محمد یاسین	فاضل درس نظامی
۱۱۔ مولانا محمد عبداللہ	فاضل درس نظامی
۱۲۔ مولانا محمد اظہر	فاضل درس نظامی
۱۳۔ مولانا عبدالشکور	فاضل درس نظامی
۱۴۔ قاری طاہر	فاضل تجوید وقرأت
۱۵۔ حافظ عبدالرحیم	فاضل تجوید وقرأت

Marfat.com

۱۶۔حافظ محبوب احمد   فاضل تجوید وقرأت

۱۷۔حافظ محمد سعید   فاضل تجوید وقرأت

۱۸۔حافظ رب نواز   فاضل تجوید وقرأت

۱۹۔حافظ عبدالعزیز   فاضل تجوید وقرأت

۲۰۔حافظ محمد ابراہیم   فاضل تجوید وقرأت

۲۱۔حافظ محمد امجد   فاضل تجوید وقرأت

۲۲۔حافظ محمد شریف   فاضل تجوید وقرأت

انتظامیہ

یہ دارالعلوم باقاعدہ طور پر ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے۔مدرسہ کا انتظام مجلس منتظمہ اور مجلس شوریٰ کے تحت چلایا جاتا ہے اور مہتمم مدرسہ اس کی نگرانی کے فرائض انجام دیتے ہیں۔

ناظم دفتر

دارالعلوم کے دفتری نظام کو باقاعدگی سے چلانے کے لیے ایک ناظم دفتر ہے اور ان کے ساتھ دیگر کلریکل سٹاف بھی موجود ہے۔

شعبہ جات

دارالعلوم میں تعلیمی امور کے لیے کئی شعبے قائم ہیں ان شعبوں میں طلبا اپنی اپنی تعلیمی استعداد کے مطابق زیر تعلیم ہیں۔

۱۔شعبہ حفظ وناظرہ   ۲۔شعبہ تجوید وقرأت

۳۔شعبہ موقوف علیہ وعربی وفارسی   ۴۔شعبہ حدیث

۵۔شعبہ تفسیر قرآن پاک

تعداد

درجہ حفظ وناظرہ ۲۷۵   درجہ تجوید وقرأت ۸۰   درجہ عربی وفارسی ۲۶۰

درجہ اردو پرائمری ۳۰۰   درجہ حدیث ۶۰   کل تعداد: ۹۸۵

طالبات کی تعداد: ۳۵۰   کل تعداد: ۱۴۳۵

مقامی طلباء ۹۰۰   غیر مقامی طلباء ۵۳۵

Marfat.com

دارالعلوم سے فارغ التحصیل درس نظامی کے طلباء: ۵۵۰۰ تقریباً
دارالعلوم سے فارغ التحصیل حفظ قرآن کے طلبا وطالبات ۲۰۰۰ تقریباً
دارالعلوم سے فارغ التحصیل پرائمری وابتدائی اُردو کا امتحان دینے والے طلباء ۲۵۰۰

شعبۂ تبلیغ

خیر المدارس میں با قاعدہ تبلیغی جلسے ہوتے ہیں اور ہر سال دو روزہ اجلاس بھی منعقد ہوتے ہیں۔ مدرسہ کے تقریباً تمام اساتذہ وطلباء اس میں با قاعدگی سے شریک ہوتے ہیں۔ مدرسہ کے اساتذہ کرام مہتمم مدرسہ اور صدر مفتی ملک کے کئی ضلعوں اور علاقوں میں جا کر تبلیغی جلسوں میں شریک ہوتے ہیں اور مدرسہ میں مختلف تقاریب کے موقع پر تبلیغی جلسے ہوتے ہیں۔

لائبریری

دارالعلوم خیر المدارس میں ایک بہت وسیع وعریض لائبریری ہے جس میں نایاب اور قیمتی کتابیں بھی شامل ہیں۔اس کے علاوہ کئی قلمی نسخے بھی موجود ہیں۔لائبریری میں مختلف فنون اور موضوعات پر کتابیں ملتی ہیں۔ کتابوں کو نہایت سلیقہ سے مختلف الماریوں میں سجایا گیا ہے۔اس وقت دارالعلوم کی لائبریری میں بارہ ہزار کے قریب کتابیں موجود ہیں۔لائبریری کا ہال کافی وسیع ہے اور دو کمروں کا اضافہ بھی ہے۔طلباء کے مطالعہ کے لیے روزانہ رسائل و دینی جرائد اور اخبارات رکھے جاتے ہیں، اس لائبریری کو کتب خانہ صدیقیہ کے طور پر بھی یاد رکھا جاتا ہے۔اس کے علاوہ یہاں مطبع صدیقیہ بھی قائم ہے اور دارالعلوم کا اپنا ماہنامہ ''الصدیق'' بھی باقاعدگی سے جاری ہوتا ہے۔

دارالافتاء

دارالعلوم خیر المدارس کے مہتمم اس شعبہ دارالافتاء کے انچارج ہیں اور مہتمم صاحب کی زیرِ نگرانی پانچ علمائے کرام پر مشتمل یہ شعبہ کام کرتا ہے۔اس وقت اس شعبہ میں مفتی مولانا عبدالستار صاحب اور مفتی مولانا محمد اسحاق صاحب مع دیگر علماء کے فتاوی لکھنے کے لیے مقرر ہیں اور سالانہ تقریباً ایک ہزار فتاوی جاری ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ زبانی فتووں کی تعداد بھی ہزاروں میں ہے جو سالانہ دیئے جاتے ہیں۔اس وقت تک تقریباً ۶۰ ہزار فتویٰ جاری ہو چکے ہیں۔جن کا باقاعدہ رجسٹر میں اندراج ہے۔غیر اہم فتاویٰ کی نقول ریکارڈ میں نہیں رکھی جاتیں۔ مدرسہ کے دارالافتاء سے بیرونی ممالک بھارت، افریقہ، سعودی عرب، ملایا اور انڈونیشیا میں بھی فتوے جاتے ہیں جو مختلف دینی وفقہی امور پر مسلمانان عالم کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

Marfat.com

عمارات

مدرسہ کی عمارت دو حصوں پر مشتمل ہے۔ دونوں حصوں کے درمیان سڑک ہے۔ سڑک کے ایک طرف دارالعلوم خیر المدارس ہے اور دوسری طرف مدرسہ تعلیم النساء خیر المدارس ہے۔ سڑک کے اوپر مدرسہ کی ذاتی ملکیت کئی دکانیں تعمیر ہیں جو دارالعلوم کے لیے مستقل و دائمی آمدنی کا ذریعہ ہیں۔

دارالعلوم کے لیے تقریباً دو ایکڑ گیارہ مرلہ رقبہ ہے، مدرسہ تعلیم النساء اور شعبہ پرائمری وابتدائی دینیات کی عمارات ایسی تعمیر کردہ ہیں جو پندرہ کمروں اور کئی برآمدوں پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ درجہ پرائمری دس کمروں پر مشتمل ہے جن کے آگے مسلسل برآمدے ہیں۔ ان عمارتوں پر لاکھوں روپے صرف ہو چکے ہیں۔

شعبہ عربی و فارسی کی عمارت متروکہ وقف املاک کی عمارت ہے جو ایک بہت بڑے ہال اور ۳۵ کمروں پر مشتمل ہے۔ یہ ہال شعبہ دارالحدیث کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ مطبخ، سٹور اور دارالافتاء کی الگ عمارت ہے۔ اس طرح دارالعلوم میں تقریباً پچاس کمرے اور کئی بڑے چھوٹے برآمدے ہیں۔

دارالعلوم میں ایک عالی شان مسجد اور کئی خوبصورت درسگاہوں کی عمارات ہیں۔

ہاسٹل

دارالعلوم میں ۵۳۵ بیرونی طلباء رہائش پذیر ہیں جو حفظ و تجوید قرآن اور درس نظامی کے طلباء ہیں۔

تمام طلباء کو رہائش، خوراک، علاج و معالجہ و بستر مفت فراہم کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ غریب طلبا کو لباس بھی دارالعلوم فراہم کرتا ہے۔ مدرسہ کے اندر حقانی شفاخانہ قائم ہے جہاں طلبا کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے۔ دارالاقامہ میں تقریباً ۱۵۰۰ من سالانہ گندم خرچ ہوتی ہے اور اس طرح دیگر ضروریات کے ساتھ ہاسٹل کے اخراجات تقریباً ۳۵۰۰۰ ہزار روپے ماہوار ہیں۔ ہاسٹل کی عمارت بہت خوبصورت اور وسیع ہے۔ اس کے علاوہ دارالعلوم کی عمارت بھی رہائشی مقاصد کے لیے ضرورت پڑنے پر استعمال کی جاتی ہے۔

دارالعلوم کی شاخیں

دارالعلوم کی اس وقت تقریباً دس شاخیں ملتان شہر اور اس کے گرد و نواح میں موجود ہیں ان مدارس کا انتظام اور امتحان دونوں طرح سے الحاق خیر المدارس کے ساتھ ہے۔ ۱۵ مدارس کا صرف امتحانی و

Marfat.com

نصابی اتحاد ہے۔

مالی وسائل

مخیر حضرات نے اس وقت تک دارالعلوم کے لیے تین مربعہ اور ۷ ابیگھے زمین زرعی اراضی وقف کی ہے۔اس کے علاوہ کافی دکانیں بھی مدرسہ کی ذاتی ملکیت ہیں اور اس کے علاوہ مخیر حضرات بھی مدرسہ کی مالی امداد کا باعث ہیں۔دارالعلوم کے جملہ مالی وسائل انہی ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں۔

نصاب تعلیم

دارالعلوم خیرالمدارس کا نصاب تعلیم معمولی ردوبدل کے ساتھ وفاق المدارس کا نصاب تعلیم اپنائے ہوئے ہے اور درس نظامی کا مکمل نصاب وفاق کا نصاب ہے۔چونکہ یہ دارالعلوم وفاق المدارس عربیہ پاکستان کے ساتھ وابستہ ہے لہٰذا امتحانات وغیرہ جو درس نظامی کے اختتام پر ہوتے ہیں وہ وفاق کے زیر سایہ منعقد کیے جاتے ہیں اور اس طرح کامیابی پر طلبا کو ایم اے اسلامیات اور عربی کے برابر سند دی جاتی ہے۔

طلباء و طالبات اور دینیات کے نصاب الگ الگ پڑھائے جاتے ہیں۔اس طرح خیرالمدارس میں ایک سالہ نصاب درجہ فارسی و اردو اور دینیات کا ہے۔طالبات کے لیے مدرسہ کی طرف سے تین سال کا نصاب تعلیم ہے۔اس کے علاوہ دینیات درجہ پرائمری کا نصاب جماعت اوّل تا پنجم بھی الگ ہے اور اس کے ساتھ ساتھ پرائمری میں منظور شدہ سرکاری نصاب بھی پڑھایا جاتا ہے۔

مدرسہ تعلیم النساء بجامعۃ خیرالمدارس

ملتان شہر میں طالبات کے لیے دینی علوم حاصل کرنے کی ضرورت کو پورا کرتے ہوئے دارالعلوم خیرالمدارس کے ساتھ عورتوں کے لیے مدرسہ تعلیم النساء کے طور پر ایک مدرسہ قائم کیا گیا ہے جو مدرسہ تعلیم النساء کے نام سے معروف ہے۔یہ واحد ادارہ ہے جو عورتوں کی تعلیم کے لیے دینی سطح پر ملتان میں نمایاں اہمیت رکھتا ہے۔اس مدرسہ کے تین شعبے ہیں۔

۱۔درجہ عربی و فارسی ۲۔درجہ پرائمری اُردو و ابتدائی دینیات

۳۔درجہ حفظ و ناظرہ قرآن مجید

طالبات کی دینی تعلیم کے لیے ایک تین سالہ نصاب تعلیم پر عمل کیا جاتا ہے جو عورتوں کے لیے

Marfat.com

دینی شعور پیدا کرتا ہے۔

مختصر نصاب عربی مدرسہ خیر المدارس (برائے طالبات)

سال اوّل				برائے مطالعہ
۱۔تسہیل المبتدی ۲۔کریما ۳۔گلستان (باب ہشتم مالابد	۱۔علم الصرف حصہ اول مع ۲۔میزان الصرف ۳۔علم الصرف ۳-۴ جمال القرآن	۱۔علم النحو مع عوامل النحو فارسی منظوم ۲۔عوامل النحو عربی (باترکیب خورد) ۳۔عشرہ طروس	تعلیم الدین عربی صفوۃ المصادر روضۃ الادب	کتاب الصرف امرتسری کتاب النحو سرور المحزون اصلاح الرسوم

سال دوم

۱	۲	۳	۴	۵	برائے مطالعہ
ترجمہ قرآن مجید	مفتاح القرآن ۱۴-۴ قصص النبین ہر دو حصہ تلخیص البدایہ	تیسیر المنطق معین المنطق تلخیص مرقاۃ معین الحکمۃ رسالہ تعریف الاشیاء	ہدایۃ النحو مع تمرین النحو نورالایضاح قصیدہ بدالامالی	زاد الطالبین جامع الاثار تھانوی	تفسیر بیان القرآن اوجز السیر حیوۃ المسمین قصد السبیل تبلیغ دین

سال سوم

۱	۲	۳	۴	۵	برائے مطالعہ
بقیہ ترجمہ قرآن مجید	مشکوۃ شریف (ازابتداء)	قدوری مع رسم المفتی	خیر الاصول مشکوۃ شریف (از کتاب الرقاق)	تسہیل المیراث سراجی تلخیص المنار شریفیہ تسہیل المعانی	تفسیر بیان القرآن رسالہ حجیت حدیث، رسالہ ختم نبوت ہر سہ حصہ البرہان

نصابِ تعلیم دینیات درجہ پرائمری خیر المدارس ملتان (مردانہ و زنانہ) منظور شدہ سرکاری نصاب کے علاوہ:

Marfat.com

جماعت	تعلیم عربی	دینیات	معلومات عامہ
اول	قاعدہ نورانی پارہ عم ربع آخری حفظ	کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت ترجمہ کے ساتھ، نماز	آسان حکایات (بہشتی زیور اور دیگر تصانیف بزرگانِ دین
دوم	پارہ اول سے ششم ختم	درود شریف دائے قنوت اور تیسرا، چوتھا پانچواں اور چھٹا کلمہ تعلیم الاسلام حصہ اول	آسان حکایات بہشتی زیور وغیرہ کتب سے) ذکرِ خیر (حضور ﷺ کے مختصر حالات زبانی)
سوم	پارہ ہفتے سے سترہ تک ختم	تعلیم الاسلام حصہ دوم وسوم نماز جنازہ اور دفن کے وقت کی دعا، اذان، اقامت اور دعا	ذکر خیر (حضور ﷺ کے حالات زندگی ذکر میمون سے اختصار کے ساتھ
چہارم	اٹھارہ پارہ سے تیس ختم	تعلیم الاسلام حصہ چہارم، اسلامی زندگی (عقائد کا حصہ) مختلف اوقات کی دعائیں	سیرت مولفہ مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ یا سید سلیمان ندویؒ
پنجم	قرآن مجید کا اعادہ، سورہ بقرہ کا اول آخر رکوع حفظ، آیۃ الکرسی، سورہ یاسین، ملک، واقعہ حفظ تاریخ قرآن مختلف جگہ سے چند رکوع حفظ	اسلامی زندگی ختم	حکایات صحابہ مجتہدین، محدثین، صوفیائے کرام کے مناقب و حالات حضرت شاہ ولی اللہ سے لے کر تا حال علمائے ربانی کے مختصر حالات۔

نوٹ: (ا) زنانہ درجہ پرائمری کا نصاب بھی یہی ہے البتہ اس میں حکایات نیک بیبیاں وحقوق الزوجین کا اضافہ ہوگا۔

(۲) نوسالہ عربی کتب کا نصاب معمولی ردوبدل کے ساتھ درس نظامی کے مطابق ہی ہے۔

حضرت مولانا خیر محمد صاحب کی دینی، علمی اور تدریسی خدمات

حضرت مولانا خیر محمد جالندھری، دارالعلوم خیر المدارس کے بانی اور صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان تھے۔ آپ نے مدرسہ منبع العلوم بلند شہر میں ابتدائی تعلیم حاصل کی اور اس کے بعد اشاعت[۹]

Marfat.com

العلوم رائے بریلی سے تکمیل کر کے سند فراغت حاصل کی۔ اس کے بعد آپ درس وتدریس میں مشغول ہو گئے۔ خیر المدارس قائم کرنے سے پہلے آپ نے احیاء العلوم صادق گنج اور مدرسہ فیض محمدی جالندھر شہر میں بھی تدریسی خدمات انجام دیں۔

آپ نے مارچ ۱۹۳۹ء میں جالندھر شہر میں مدرسہ خیر المدارس کی بنیاد رکھی۔ اس کے بعد ۸/اکتوبر ۱۹۴۷ء کو جب آپ ہجرت کر کے پاکستان تشریف لائے اور ملتان میں قیام پذیر ہوئے تو مدرسہ خیر المدارس بھی جالندھر سے ملتان پاکستان میں منتقل ہو گیا۔

مولانا خیر محمد صاحب طلبا کی تعلیم سے زیادہ ان کی تربیت پر توجہ رکھتے ہیں اور یہ بات آپ کی درسگاہ کی امتیازی خصوصیات میں سے ہے۔ آپ نے دارالعلوم خیر المدارس کے لیے شبانہ روز کوششیں کیں اور اس دینی درسگاہ کو قائم کرنے کے بعد اسے ایک مثالی ادارہ بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پاکستان میں اس وقت دارالعلوم خیر المدارس نمایاں مدارس میں شامل ہے اور یہاں سے ہزاروں کی تعداد میں طلبا دینی علم و درس نظامی سے فارغ التحصیل ہو کر علم کی قدروں کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے میں مصروف عمل ہیں۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب اپنے وقت کے المحدث اور الفقیہ تھے۔ آپ کی تدریسی خدمات کا ایک زمانہ معترف ہے۔ آپ نے اساتذہ مدارس عربیہ کی خدمت میں طریق تعلیم اور درجات عربیہ کے لیے تحریری طور پر معروضات پیش کیں جن کو وفاق المدارس عربیہ کے نصاب میں نمایاں اہمیت حاصل ہے۔ آپ کی رائے کے مطابق ''نصاب''(۱۰) تعلیم میں زیادہ تغیّر و تبدل کرنا اس درجہ مفید نہیں جس درجہ طریقہ تعلیم تبدیل کرنا مفید ہے۔ اساتذہ کو خود عملی نمونہ بننا اور طلبا کے اخلاق و اعمال کی تربیت و اصلاح کی جانب توجہ فرمانا زیادہ مفید ہے۔

اساتذہ مدارس عربیہ کی خدمت میں آپ کی معروضات(۱۱)

۱۔ دینی تعلیم مع اپنے مبادی کے عبادت و طاعت ہے اور اس کا ثمرہ آخرت میں اجر عظیم ہے۔ لہٰذا تمام اساتذہ دنیاوی خواہشات سے مبرا ہو کر اجر و ثواب کی نیت سے ہی اسے وسیلہ و ذریعہ خیال بنائیں۔

۲۔ اساتذہ تعلیم و تدریس کے علاوہ طلبہ کی دین داری اور اعمال و اخلاق کی نگرانی کو بھی اپنا فرض سمجھیں اور حسب ضرورت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فرض بھی ادا کریں اور بوقت ضرورت زجر و توبیخ سے بھی کام لیا کریں۔

۳۔ اساتذہ اپنے مطالعہ کے وقت اپنے ذہن میں ہر سبق کی ایسی ترتیب قائم کر لیا کریں جسے طلبا کے ذہن بآسانی قبول وضبط کر سکیں اور پڑھاتے وقت وضاحت اور سہولت کا خاص طور پر لحاظ رکھا

Marfat.com

کریں۔الزامی جواب کے بعد تحقیقی جواب بھی ضرور دیا کریں۔

۴۔ اگر طالب علم کوئی معقول بات کہے اس کو مان لیں اگرچہ اپنی تحقیق یا تقریر کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔اپنی بات پر ٹھہر نہ جایا کریں۔

۵۔ کم محنت طلبا سے محنت کرانے اور یاد کرانے کا بھی ایسا احسن طریق اختیار کریں کہ طالب علم محنت کا عادی اور تحصیل علم و ہنر کا شائق بن جائے۔

۶۔ ہر کتاب کے شروع میں اس فن کے مبادی ثلاثہ (حد، موضوع، غایت) اور ترجمہ مصنف اور کتاب کی خصوصیات اور طرز تعلیم بھی طلبا کے ذہن نشین کرادیا کریں۔

آپ نے تعلیمی حیثیت کے لحاظ سے درجات عربیہ میں کتب درسیہ کے تین طبقے قرار دیے ہیں:

۱۔طبقہ اولیٰ:	میزان الصرف سے کافیہ تک۔
۲۔طبقہ وسطیٰ:	شرح جامی سے ہدایہ اولین تک
۳۔طبقہ علیا:	تفسیر جلالین سے دورہ حدیث

اس کے بعد آپ نے ان تین درجات کو پڑھانے کے لیے طریقہ تعلیم کی وضاحت کی ہے جو درج ذیل ہیں:

۱۔طریقہ تعلیم	طبقہ اولیٰ
۲۔طریقہ تعلیم	طبقہ وسطیٰ
۳۔طریقہ تعلیم	طبقہ علیا

حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری ساری زندگی دینی علوم کی درس و تدریس کے ساتھ وابستہ رہے۔آپ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نائب صدر، مرکزی دفتر کے نگران اور وفاق المدارس کے اصل روح رواں تھے بعد میں آپ وفاق المدارس عربیہ کے صدر بھی منتخب ہوئے۔آپ زندگی کے آخری ایام تک دارالعلوم خیر المدارس ملتان سے وابستہ رہے۔اس مدرسہ کے لیے خصوصی طور پر اور وفاق المدارس پاکستان کے لیے عمومی طور پر آپ کی خدمات تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں۔

جامعہ قاسم العلوم، ملتان

تاریخی و علمی پس منظر

جامعہ قاسم العلوم کا شمار پاکستان کے انتہائی اہم مدارس میں ہوتا ہے۔صوبہ پنجاب میں یہ

Marfat.com

دارالعلوم اپنی نوعیت کے اعتبار سے ممتاز مقام کا حامل ہے اور اس وقت وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا مرکزی دفتر جامعہ قاسم العلوم ملتان میں واقع ہے۔ اس طرح اس کا شمار حنفی مسلک کے مدارس کے ہیڈ کواٹر کے طور پر ہوتا ہے جہاں پر ملک کے چیدہ چیدہ علماء سال میں کئی مرتبہ مختلف میٹنگز میں حاضر ہو کر پاکستان کے دینی مدارس کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

یہ مدرسہ تاریخی لحاظ سے ۱۹۴۶ء میں قیام پاکستان سے قبل قائم ہوا[۱۲] شیخ الحدیث حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی کی سرپرستی میں اراکین مجلس شوریٰ نے مدرسہ قاسم العلوم کی بنیاد رکھی۔ مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے عجب خوش کن منظر تھا۔ اسلام کے شیدائیوں کا جوش و خروش قابلِ دید تھا۔ ملتان کی سرزمین میں ایک دینی درس گاہ کا اضافہ گویا ایک اسلامی یونیورسٹی کا اضافہ تھا۔ مسلمانوں کا اس وقت جو جوش و جذبہ پاکستان قائم کرنے کے لیے ابھرا ہوا تھا وہی جوش و جذبہ مدرسہ قاسم العلوم کے سلسلے میں نظر آیا۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری اور مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی نے بالخصوص مدرسہ کی سرپرستی قبول کی۔ اس درس گاہ کی ابتداء صرف اور صرف ۲۵ طلباء اور چار مدرسین سے ہوئی تھی لیکن اس وقت یہ تعداد سینکڑوں تک چلی گئی ہے۔ دارالعلوم میں چار اہم شعبے کام کر رہے ہیں۔

۱۔ درجہ حفظ و ناظرہ قرآن مجید
۲۔ درجہ پرائمری / تحتانی
۳۔ درس نظامی (موقوف علیہ و دورہ حدیث)
۴۔ شعبہ دارالافتاء

۱۹۴۸ء میں شیخ التفسیر مولانا مفتی محمد شفیع کو اس ادارہ کا مہتمم مقرر کر دیا گیا جنہوں نے ۳۰ سال تک درس و تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔ مدرسہ میں ملک کے چیدہ چیدہ علماء دینی درس دیتے رہے۔ ان مشہور علمائے کرام میں دارالعلوم کے صدر مدرس، مفتی و شیخ الحدیث جناب مولانا مفتی محمود صاحب بھی شامل ہیں جو بطور مفتی شیخ الحدیث و صدر مدرس خدمات انجام دیتے رہے اور بعد میں وہ پاکستان کی قومی سیاست میں شامل ہو گئے۔

اس طرح دارالعلوم قاسم العلوم سے فارغ شدہ افراد پاکستان کے گوشے گوشے میں پھیل گئے اور دین اسلام کی خدمت میں مصروف عمل ہو گئے۔ ملتان کی سرزمین کو ملک میں دینی علوم کا منبع تصور کیا جاتا ہے۔ دینی مدارس نے خصوصاً اور مدرسہ قاسم العلوم نے عموماً ملتان میں دینی ترقی اور دینی تعلیمات کے پھیلاؤ میں ایک ناقابلِ فراموش کردار ادا کیا ہے۔

مسلک مدرسہ: حنفی دیوبندی
مہتمم: مولانا فیض محمد صاحب

Marfat.com

نظامیہ

دارالعلوم قاسم العلوم ملتان میں ایک با قاعدہ مجلس عامہ کا تقرر کیا گیا ہے جو ۹ ممبران پر مشتمل ہے۔ دارالعلوم کا انتظام اسی مجلس منتظمہ کے تحت ہے۔ اس کے علاوہ یہ درسگاہ ایک رجسٹرڈ دینی ادارہ ہے۔

صدر مدرس

دارالعلوم کے سابقہ صدر مدرس مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم تھے۔ بعد میں صدر مدرس مولانا نذیر احمد صاحب فاضل جامعہ مدینہ چلے آ رہے ہیں۔

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا نذیر احمد صاحب	فاضل جامعہ مدینہ
۲۔ مولانا محمود خان	فاضل جامعہ مدینہ
۳۔ مولانا فیض محمد	فاضل درس نظامی
۴۔ مولانا محمد اکبر	فاضل درس نظامی
۵۔ مولانا مفتی محمد اسحاق	فاضل درس نظامی
۶۔ مولانا انور شاہ	فاضل درس نظامی
۷۔ مولانا اعزاز احمد	فاضل درس نظامی
۸۔ مولانا محمد	فاضل درس نظامی
۹۔ مولانا قاری عبداللطیف	فاضل درس نظامی
۱۰۔ مولانا خلیل الرحمٰن	فاضل درس نظامی
۱۱۔ مولانا عبدالبر محمد قاسم	فاضل درس نظامی
۱۲۔ مولانا محمد امین	فاضل درس نظامی
۱۳۔ مولانا محمود الحسن	فاضل درس نظامی
۱۴۔ مولانا خدا بخش	فاضل درس نظامی
۱۵۔ مولانا منیر احمد	فاضل درس نظامی
۱۶۔ حافظ قاری محمد عاشق	فاضل درس نظامی

Marfat.com

تعداد طلباء

تجوید و حفظ قرآن = ۳۰۰	تحتانی = ۲۵۰
موقوف علیہ = ۱۷۰	دورہ حدیث = ۹۰
تفسیر قرآن پاک = ۱۲۵	میزان = ۹۳۵

دورہ حدیث

دارالعلوم قاسم العلوم ملتان میں ۱۹۴۶ء تا ۱۹۷۷ء تک بارہ شیخ الحدیث نے چھ سو طلبا کو در حدیث دیا اور سند فراغت اور دستار فضیلت سے نوازا۔

نصاب

مدرسہ قاسم العلوم کا نصاب درس نظامی ہے لیکن وفاق المدارس سے وابستہ ہونے کی وجہ یہاں پر مکمل طور پر وفاق المدارس کا نصاب پڑھایا جاتا ہے اور ہر سال با قاعدہ طور پر طلبا دورہ حدیث شریف و درس نظامی کا نصاب مکمل کر کے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ امتحان میں شا ہوتے ہیں اور اس طرح کامیاب طلبا کو ایم اے اسلامیات اور ایم اے عربی کے برابر سند دی جاتی ہے۔

لائبریری

دارالعلوم قاسم العلوم کی لائبریری مذہبی اور اسلامی کتابوں پر مشتمل ہے یہاں پر اسلا موضوع پر نایاب کتابیں اور قلمی نسخے موجود ہیں۔ یہ ایک عظیم الشان لائبریری ہے یہاں پر درسی اور غ درسی دونوں قسم کی کتابیں موجود ہیں اس کے ساتھ ساتھ طلباء کے مطالعے کے لیے متعدد رسائل جاری ہیں جن سے طلبا اپنے فرصت کے اوقات میں استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ لائبریری میں کچھ کتب مدرسہ دستیاب وسائل کے تحت مارکیٹ سے خریدی گئی ہیں لیکن اکثر دینی کتب طلبا کے مطالعہ کے لیے صاحب ثروت اور مخیّر حضرات نے پیش کی ہیں۔

عمارت مدرسہ

مدرسہ قاسم العلوم کی عمارت مدرسہ کی ملکیت ہے جو ۸ بیگھ ۴ کنال ۱۲ مرلہ زرعی اراضی پر مشتمل ہے۔ مدرسہ کے ۳۰ کمرے ہیں جس میں دفتری لائبریری، کچن وغیرہ موجود ہیں۔ کمروں کے سامنے بڑے برآمدے ہیں جہاں پر طلبا موسم کے مطابق بیٹھ کر درس و تدریس کا کام کرتے ہیں، بعض کمروں میں اساتذ

Marfat.com

اور طلبا بھی رہائش پذیر ہیں۔ موجودہ تعداد کے مطابق عمارت ہر لحاظ سے موزوں ہے اور طلبا کی گنجائش کے مطابق ہے۔ اس کے علاوہ اساتذہ کے لیے چار رہائشی مکانات بھی ہیں اور ایک خوبصورت مسجد بھی ہے۔

ہاسٹل

مدرسہ کے ہاسٹل کے لیے ۱۶ کمرے اور مطبخ کی ضروریات کے لیے تین کمرے مخصوص ہیں۔ ہاسٹل صاف ستھرا اور خوبصورت ہے۔ اس وقت تقریباً ۲۵۰ طلبا ہاسٹل میں رہائش پذیر ہیں جن کے قیام و طعام کا ذمہ دار مدرسہ ہے۔

آئندہ کے منصوبے

مستقبل میں درج ذیل شعبہ جات کھولنے کا پروگرام ہے:

ا۔ شعبہ تخصص	۲۔ دار التصنیف	۳۔ دار التبلیغ
۴۔ دار الترجمہ	۵۔ دار اللسان	۶۔ ماہنامہ القاسم
۷۔ دار الخدمت	۸۔ دار الطب	

دار الافتاء

مدرسہ میں دار الافتاء کا ایک بہت ہی قدیم اور مستقل شعبہ قائم ہے۔ شروع میں دار العلوم قاسم العلوم کے صدر مدرس مولانا مفتی محمد شفیع صاحب اس شعبہ کے انچارج و نگران تھے لیکن ان کی وفات کے بعد مفتی محمد عبید اللہ، مفتی انور شاہ اور مولانا اسحاق صاحب بطور مفتی افتاء کا کام کر رہے ہیں اس وقت مدرسہ میں تقریباً پانچ سو فتاویٰ سالانہ لکھے جا رہے ہیں اور باہر کے ممالک سے بھی کسی موضوع پر اسلامی فقہ کے مطابق کوئی مسئلہ یا اس کا حل درکار ہو تو مدرسہ کی طرف سے فتاویٰ تحریر کر کے بھیجے جاتے ہیں جو مسلمانان عالم کی دینی امور کے سلسلے میں رہنمائی فرماتے ہیں۔ اب تک مدرسہ کے دار الافتاء سے ہزاروں کی تعداد میں تحریری فتوے جاری ہو چکے ہیں۔ لاتعداد زبانی فتوے اور ثالثی فیصلے اس کے علاوہ ہو تے ہیں، خصوصاً تقسیم جائیداد اور میراث کے سلسلے میں مستفسرین فتاویٰ حاصل کرنے کے لیے ضرورت کے مطابق مدرسہ سے رجوع کرتے ہیں۔

۱۹۴۶ء سے ۱۹۷۷ء تک دار العلوم میں لکھے جانے والے فتاویٰ جن کا مکمل ریکارڈ موجود ہے کی تعداد ۱۰۱۸۹ ہے۔

اس کے علاوہ دار العلوم میں ایک عربی عدالت بنائی گئی ہے جس میں دو قاضی مقرر ہیں جو

Marfat.com

قانون شریعت کے مطابق مقدمات کا فیصلہ کرتے ہیں۔ اس وقت دارالعلوم میں دو مفتی حضرات، دو نائب مفتی اور ایک ناقل فتاوی اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔

علمی تقریبات

دارالعلوم میں ہر سال درج ذیل تقریبات منائی جاتی ہیں:

۱۔ بزم اسلام ۲۔ افتتاحی جلسہ ۳۔ الوداعی جلسہ
۴۔ تنظیمی جلسہ ۵۔ بزم علم

مجلس عاملہ

دارالعلوم کی مجلس عاملہ ۹ ارکان پر مشتمل ہے جو اساتذہ اور بیرونی حضرات میں سے لیے جاتے ہیں۔

مولانا مفتی محمود صاحب کی دینی، علمی اور فقہی خدمات

مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم ڈیرہ اسماعیل خان کے ایک گاؤں پنیالہ میں ۱۳۳۷ھ میں پیدا ہوئے تھے جو صوبہ سرحد میں واقع ہے۔ درس نظامی کی ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۳۳ء میں دیو بند میں داخل ہو گئے ایک سال قیام کے بعد آپ مدرسہ شاہی جامعہ قاسمیہ مراد آباد انڈیا میں داخل ہو گئے اور وہاں سے ہی درس نظامی میں سند فراغت حاصل کی۔ آپ چھ سال تک وہاں رہے۔ آپ مدرسہ قاسم العلوم میں بطور مدرس خدمات کے لیے ۱۹۴۸ء میں تشریف لائے۔ اپنے قیام مدرسہ کے دوران آپ شعبہ افتاء یعنی دارالافتاء کے نگران تھے اور مدرسہ قاسم العلوم سے جاری ہونے والے فتوے آپ ہی کے زیر نگرانی جاری ہوتے تھے۔ آپ کی موجودگی میں یہ دارالعلوم ایک شرعی عدالت بن گیا۔ آپ ایک بلند پایہ عالم دین شیخ الحدیث اور فقیہہ تھے۔ پورے پاکستان اور بھارت میں آپ کے شاگرد موجود ہیں۔ آپ نے دینی مدارس کے طلبا کے لیے بیش بہا خدمات انجام دیں۔ آپ نے پاکستانی علماء کے وفد کے ساتھ دارالعلوم دیو بند کی صد سالہ تقریبات میں شرکت کی۔

آپ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے بانی علماء میں شمار کیے جاتے ہیں اور حنفی دیو بندی مسلک کے اہم ترین عالم تصور کیے جاتے ہیں۔ ۱۹۵۳ء میں آپ تحریک ختم نبوت میں حصہ لیتے ہوئے ملتان جیل میں نظر بند رہے اور ۱۹۵۶ء میں ون یونٹ کے سلسلے میں گرفتار ہوئے۔ مولانا مفتی محمود پاکستان

Marfat.com

کی قومی اسمبلی کے ممبر، صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ پاکستان قومی اتحاد کے سربراہ اور پاکستان کی اپوزیشن کی جماعتوں کے لیڈر رہے۔ اس کے علاوہ آپ ناظم عمومی جمعیۃ علماء اسلام پاکستان رہے اور مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں شیخ الحدیث رہے۔ اس طرح آپ پاکستان کی سیاست کے ایک عظیم ستون رہے ہیں جن کی عزت پاکستان کے تمام سیاستدان کرتے تھے۔ ان کی سیاست کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ اپنے دور میں نہ حکومت وقت کے سامنے جھکے اور نہ ہی بکے اس طرح آپ نے وہ تاریخی کردار ادا کیا جو پاکستان کی تاریخ سیاست کا ایک مکمل حصہ بن گیا۔

آپ جب ۱۹۷۲ء میں صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ تھے تو آپ نے علمائے کرام دینی مدارس کے طلبا اور دینی مدارس کی بہتری کے لیے کافی کام کیے۔ صوبہ سرحد کے تمام سرکاری سکولوں، مڈل وہائی سکولوں میں ایک اسلامیات ٹیچر اور ایک عربی ٹیچر کی پوسٹ منظور کی اور وہاں پر دینی مدارس کے فارغ التحصیل علماء کی تقرری کی جس سے ایک طرف تو طلباء کی مذہبی و دینی علوم سے آگاہی کا عمل شروع ہوا اور دوسری طرف بے روزگار علماء کو ملازمت کا حصول ممکن ہوا۔

مولانا مفتی محمود صاحب کی کوششوں اور کردار سے پاکستان میں علمائے کرام کی حوصلہ افزائی ہوئی اور ان کو عزت واحترام حاصل ہوا اور لوگوں میں دینی علوم کی تعلیم کا سلسلہ عام ہوا۔

مولانا مفتی محمود صاحب[۱۳] نے ۱۹۷۲ء میں پورے صوبہ سرحد میں شراب پر پابندی لگادی۔ اُردو زبان کو سرکاری زبان قرار دیا۔ ناجائز جہیز پر پابندی عائد کی۔ خواتین کے لیے پردہ لازمی قرار دیا، اسلامی قوانین کے نفاذ کا بورڈ قائم کیا اور قمار بازی کا خاتمہ کیا۔ آپ کے اسلامی اقدامات کے باعث مرکزی حکومت سے ان کی مصلحت نہ ہوسکی لہٰذا آپ نے وزیر اعلیٰ کے عہدے سے استعفےٰ دے دیا اور اعلان فرمایا کہ میرا مقصد اقتدار اور وزارت نہیں بلکہ اسلامی راج قائم کرنا تھا۔ وزارت کے بعد آپ نے پاکستان کی سیاست میں نہایت ہی اہم کردار ادا کیا اور قومی اتحاد پاکستان کے لیڈر اور ملک کے اپوزیشن لیڈر مقرر ہوئے اس طرح آپ قومی سیاست میں فعال کردار ادا کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

حضرت مولانا محمد موسیٰ خان

شیخ الادب حضرت مولانا محمد موسیٰ خان، دارالعلوم قاسم العلوم میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۷۳ء میں سند فراغت حاصل کی۔ مولانا موصوف کو علم، ادب، فن معقول کے علاوہ بیشتر علوم میں خاص مقام حاصل ہے۔ آج کل آپ جامعہ اشرفیہ لاہور میں استاد حدیث ہیں۔ اس سے پہلے آپ مطلع العلوم

Marfat.com

کوئٹہ میں صدر مدرس کی حیثیت سے علوم عربیہ کی تعلیم دیتے رہے۔ آپ صاحب قلم بھی ہیں اور نہایت مشکل اور نایاب تصانیف تحریر فرما رہے ہیں۔ ان کی مشہور تصانیف درج ذیل ہیں:

۱۔ حاصل محصول ۲۔ شرح محیط الدائرہ ۳۔ فلکیات جدیدہ

حضرت مولانا عبدالرحمٰن

حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے دارالعلوم قاسم العلوم ملتان میں تعلیم حاصل کر کے 1981ء میں سند فراغت حاصل کی۔ اس وقت آپ دارالعلوم قاسم العلوم میں ہی مدرس اعلیٰ اور استاد حدیث والمعقول ہونے کی حیثیت سے فن کی تعلیم دے رہے ہیں، اس سے قبل آپ مطلع العلوم کوئٹہ میں صدر مدرس کی حیثیت سے فرائض انجام دیتے رہے ہیں جملہ اسلامی علوم پر آپ کو مکمل عبور حاصل ہے۔ ملتان کے جملہ دینی مدارس میں آپ کو خصوصی شہرت حاصل ہے۔

۳۔ المدرستہ الاسلامیہ العربیہ انوار العلوم، ملتان

تعارف

مدرسہ کے بانی علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی ۱۹۳۵ء کے اوائل میں ملتان آئے یہاں آپ نے اپنے رہائشی مکان میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ حلقہ تعلیم وسیع تر ہوتا گیا آخر کار آپ نے ملتان مدینتہ الاولیاء میں ایک قطعہ اراضی خرید کر مدرسہ انوار العلوم کی بنیاد رکھی اور اس طرح ۱۹۴۴ء میں مولانا سید احمد سعید شاہ کاظمی امروہوی اور الحاج منشی اللہ بخش ملتانی نے مدرسہ کی تاسیس فرمائی۔(۱۴) سب سے پہلے مدرس کا تقرر مولانا عبدالکریم احمدانی کا کیا گیا۔ صرف ۲۵ طلبا سے مدرسہ کی ابتدائی ہوئی۔

مدرسہ انوار العلوم احناف بریلی کی ایک اہم اور مرکزی درس گاہوں میں ایک ہے۔ متلاشیان حق اور تشنگان علم دور دور سے آ کر علامہ صاحب اور دیگر اساتذہ کے چشمہ فیض سے سیراب ہوتے رہے۔ مدرسہ کے اساتذہ کرام کا علمی مقام بہت بلند ہے اور نظم و نسق و عمارات کی نوعیت کے پیش نظر بریلوی مکتبہ فکر کا ایک عظیم الشان دینی ادارہ ہے۔

اس دینی و مذہبی ادارہ میں اکثر بزرگان دین اور صوفیائے کرام تشریف لاتے ہیں اس طرح مدرسہ کی کتاب معائنہ میں درج ذیل علماء نے اپنے دورہ مدرسہ کے موقع پر تعریفی کلمات تحریر کیے۔

مولانا عبدالغفور ہزاروی مرحوم، مولانا سراج احمد صاحب دینپوری، مولانا عبدالحامد صاحب

Marfat.com

قادری بدایونی، مولانا ابوالحسنات سید احمد صاحب خطیب مسجد وزیر خان و ناظم حزب الاحناف لاہور، مولانا عبدالقیوم صاحب ہزاروی، ناظم تنظیم المدارس لاہور۔

مسلک: حنفی بریلوی

مہتمم مدرسہ: پروفیسر مظہر سعید کاظمی

تفصیل اساتذہ

ا۔مولانا محمد یوسف	فاضل درس نظامی
۲۔مولانا عبدالعزیز	فاضل درس نظامی
۳۔مولانا عبدالحکیم	فاضل درس نظامی
۴۔مولانا ممتاز احمد چشتی	فاضل درس نظامی
۵۔مولانا فضل احمد تمیمی	فاضل درس نظامی
۶۔مولانا عبدالرشید	فاضل درس نظامی
۷۔مولانا انوار احمد ریاض	فاضل درس نظامی
۸۔قاری یار محمد صاحب	فاضل تجوید وقرأت وحفظ
۹۔حافظ محمد اقبال	فاضل تجوید وقرأت وحفظ
۱۰۔حافظ غلام فرید	فاضل تجوید وقرأت وحفظ
۱۱۔حافظ کریم بخش	فاضل تجوید وقرأت وحفظ
۱۲۔حافظ محمد انور	فاضل تجوید وقرأت وحفظ
۱۳۔حافظ اللہ دوسایا	فاضل تجوید وقرأت وحفظ
۱۴۔حافظ غلام مصطفےٰ	فاضل تجوید وقرأت وحفظ

انتظامیہ

مدرسہ انوار العلوم ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے جس کی اپنی تنظیم ہے اور مدرسہ کا انتظام مجلس منتظمہ کے تحت ہے جو مدرسہ کے انتظام وانصرام کی مکمل طور پر ذمہ دار ہے۔

تعداد طلباء

قرآن مجید حفظ وناظرہ=۶۰۰ فقہ/موقوف علیہ=۲۰۰

Marfat.com

درجہ حدیث = ۱۱۰　　　　درجہ تفسیر = ۱۵۰

کل طلباء: ۱۰۶۰　　مقامی طلباء: ۸۰۰　　بیرونی طلباء: ۲۶۰

فارغ التحصیل طلباء

مدرسہ سے فارغ التحصیل طلباء کی تعداد: ۲۵۰۰　　فارغ حفظ و تجوید: ۱۸۰۰

مدرسہ سے ہزاروں طلباء نے دینی علم حاصل کر کے فراغت حاصل کی ان میں چند ایک مشہور فارغ التحصیل طلبا(۱۵) حسب ذیل ہیں۔ جن کا شمار بعد میں پاکستان کے عظیم علمائے کرام میں ہوتا ہے:

۱۔ مولانا شفیع اوکاڑوی　　۲۔ مولانا خورشید احمد صاحب رحیم یار خان

۳۔ علامہ سعادت قادری　　۴۔ مولانا غلام جیلانی صاحب، ملتان

۵۔ مفتی غلام سرور قادری　　۶۔ مولانا خدا بخش صاحب اظہری شجاع آباد، ملتان

۷۔ جسٹس شجاع علی قادری　　۸۔ قاضی وزیر احمد صاحب بہاولپور

۹۔ مولانا غلام مصطفیٰ رضوی　　۱۰۔ مولانا عبدالغفور صاحب تلنبہ

۱۱۔ مولانا محمد جعفر صاحب　　۱۲۔ مولانا سید شجاعت علی صاحب

عمارت مدرسہ

مدرسہ کے لیے وسیع قطعات اراضی مختص کیے گئے ہیں ان میں سے ایک پلاٹ جو تقریباً ایک کنال ۱۸ مرلے پر مشتمل ہے وہ ملک خدا بخش صاحب نے مدرسہ کی مسجد کے لیے وقف کر دیا۔ اس قطعہ اراضی پر ایک عظیم الشان مسجد اور متعدد دوکانیں برلب سڑک تعمیر کی گئیں یہ دوکانیں مسجد اور مدرسہ کے لیے مستقل آمدنی کا ذریعہ ہیں۔ اسی جامع مسجد کے ساتھ مدرسہ انوار العلوم کا تحتانی شعبہ کام کر رہا ہے۔

اس کے علاوہ مدرسہ انوار العلوم کی اپنی عمارت علیحدہ ہے جس میں کل ۲۵ کمرے اور ایک وسیع ہال ہے اور کمروں کے سامنے وسیع و عریض خوبصورت برآمدے ہیں۔ مدرسہ کے عین وسط میں عظیم الشان مسجد ہے اور مدرسہ کی عمارت کا کچھ حصہ دو منزلہ ہے۔ مدرسہ کے صحن اور برآمدوں کو بھی درس و تدریس کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

ہاسٹل

مدرسہ انوار العلوم کے لیے باقاعدہ طور پر ایک الگ ہاسٹل مخصوص ہے جس میں ۱۲ کمرے، کچن، باتھ روم اور پانی کی ایک بڑی ٹینکی و حوض ہے جہاں پر طلبا رہائش پذیر ہیں۔ اس وقت ہاسٹل میں

Marfat.com

۲۶۰ طلبا بیرونی ہیں جو درس نظامی کے مختلف شعبوں میں زیر تعلیم ہیں۔طلبا کے لیے ہاسٹل میں ہر قسم کی سہولتیں موجود ہیں۔طلبا کے لیے بیماری کی صورت میں ڈاکٹر کا بندوبست ہے اور علاج معالجہ کا بہترین انتظام ہے۔تمام رہائشی طلبا کے اخراجات مدرسہ کے ذمہ ہیں اور اس کے علاوہ رہائشی طلبا کو وظائف بھی دیے جاتے ہیں۔

دارالافتاء

مدرسہ کی عمارت میں دارالافتاء کے لیے الگ کمرے مخصوص ہیں اس طرح یہاں پر افتاء کا مستقل ایک شعبہ قائم ہے۔شروع میں یہاں پر بطور مفتی مولانا سید مسعود علی صاحب قادری فاضل مدرسہ عالیہ رام پور افتاء کا کام کرتے رہے۔اس کے علاوہ مولانا سید احمد سعید کاظمی بھی آپ کے ساتھ مشاورت کا کام کرتے تھے۔ان کے بعد فی الحال مدرسہ کے اساتذہ جناب مولانا محمد یوسف، مولانا عبدالعزیز اور مولانا عبدالحکیم صاحب مفتی مدرسہ کا کام بھی سرانجام دیتے ہیں۔سالانہ تقریباً ۲۰۰ فتاویٰ جاری ہوتے ہیں جو مسلمانوں کے مختلف امور میں ان کی رہنمائی کرتے ہیں۔مدرسہ میں فتاویٰ کا باقاعدہ اندراج کیا جاتا ہے۔اب تک تقریباً ۱۲ ہزار کے قریب فتوے جاری کیے جا چکے ہیں۔بیرونی ممالک مثلاً کویت، ابوظہبی اور دوبئی وغیرہ میں فتوے بھیجے جاتے ہیں جہاں پاکستان و ہند کے مسلمان بسلسلہ ملازمت رہائش پذیر ہیں۔

شعبہ تبلیغ

مختلف مذہبی تہوار اور مسلمانوں کے تاریخی دنوں مثلاً عید، معراج النبی، عید میلادالنبی، یوم خلفائے راشدین، یوم شہدائے کربلا اور مدرسہ کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد، جمعیت علمائے پاکستان کے اجلاس وغیرہ کے سلسلے میں ہر سال مدرسہ میں تبلیغی جلسے اور اجتماعات منعقد ہوتے ہیں جنہیں مقامی و بیرونی حضرات شریک ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ مدرسہ کے اساتذہ اور طلبا بھی ملتان ڈویژن کے علاقوں میں تبلیغی اجتماعات منعقد کرتے ہیں جو احناف بریلوی کی تعلیمات کو اجاگر کرتے ہیں۔

لائبریری

مدرسہ انوار العلوم کی لائبریری میں قدیم کتب کا کافی بڑا ذخیرہ موجود ہے اس کے علاوہ اسلام کے ہر موضوع پر کتب موجود ہیں، خصوصاً مسلک حنفی بریلوی کی کتابیں کافی تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ لائبریری کے لیئے مدرسہ میں دو کمرے اور دارالمطالعہ کے لیے ایک بڑا ہال مخصوص ہے جہاں پر روزانہ

Marfat.com

کے اخبارات ورسائل دینیہ دستیاب ہیں۔اس کے علاوہ کتابوں کو الماریوں میں باقاعدہ مختلف مضامین کی درجہ بندیوں کے لحاظ سے جمع کیا گیا ہے۔اس وقت مدرسہ کی لائبریری میں تقریباً ۹ ہزار کے قریب کتب موجود ہیں۔جن سے مدرسہ کے طلبا مستفید ہوتے ہیں۔

رسالہ السعید ملتان اور شعبہ نشر واشاعت

اس مدرسہ کی نمایاں خصوصیت شعبہ نشر واشاعت ہے جس میں باقاعدگی سے حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی کی تعلیمات، تالیفات وتصنیفات اور مدرسہ کی سالانہ روئداد بڑی پابندی سے شائع کی جاتی ہیں۔اس کے علاوہ مدرسہ سے ایک پندرہ روزہ رسالہ ''اسعید ملتان'' بھی شائع ہوتا ہے اس کی اشاعت سے قبل ایک ماہوار رسالہ ''قائد'' کے نام سے جاری کیا جاتا تھا جواب بند کر دیا گیا۔رسالہ السعید میں حدیث وتفسیر اور مسائل شرعیہ کے لیے صفحات مخصوص ہیں اس کے علاوہ علمائے کرام و دینی ذوق رکھنے والے طلبا کی طرف سے اصلاحی اور علمی مضامین بھی شائع ہوتے جو ملتان اور پاکستان کے مسلمانوں کی رہنمائی کرتے ہیں۔

علامہ سید احمد سعید کاظمی کی علمی، دینی اور تدریسی خدمات

سید احمد سعید کاظمی ۱۹۱۳ء میں[۱۶] مقام امروہہ ضلع مراد آباد میں پیدا ہوئے۔بچپن میں ہی آپ کے والد گرامی فوت ہو گئے۔آپ کی تربیت اور پرورش آپ کے بڑے بھائی سید محمد خلیل کاظمی نے بطریق احسن کی۔آپ کے یہ بھائی انتہائی جید فاضل دین، عظیم محدث اور صاحب نظر درویش تھے۔شعر و سخن سے بھی بہت دلچسپی رکھتے تھے اور حضور ﷺ کی شان میں نعتیں کہا کرتے تھے۔علامہ صاحب نے بھی ابتداء سے آخر تک تمام تعلیم اپنے برادر معظم سے ہی حاصل کی اور آپ ہی کے دست حق پر[۱۷] بیعت ہوئے اور صرف سولہ سال کی عمر میں سند فراغت حاصل کی اور آپ کی دستار بندی ممتاز عالم دین شاہ علی حسین کچھوچھوی نے کی۔دستار بندی کی اس عظیم تقریب میں چیدہ چیدہ علمائے وقت صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی، مولانا نثار احمد کانپوری و دیگر علمائے کرام ومشائخ اہلسنت نے شرکت فرمائی۔دینی علوم سے فراغت کے بعد آپ لاہور تشریف لائے اور حضرت سید دیدار علی شاہ کی زیارت سے مستفید ہوئے اور اس کے علاوہ ممتاز علمائے کرام حضرت مولانا سید ابوالبرکات شاہ اور مولانا سید ابوالحسنات شاہ کی صحبتیں نصیب ہوئیں۔

Marfat.com

تدریسی خدمات

۱۹۳۱ء میں آپ لاہور سے واپس امروہہ بھارت تشریف لے گئے اور چار سال تک امروہہ کے مدرسہ محمدیہ حنفیہ میں مولانا سید محمد خلیل شاہ کاظمی کی سرپرستی میں درس و تدریس فرماتے رہے۔ اسی دوران مطلع العلوم کے حضرت مولانا خلیل اللہ سے مجلس ہوتی رہی اور اپنے بھائی کے مشورہ پر ملتان میں حضرت سید نفیر عالم ایک درویش بزرگ کی خدمت میں کبھی کبھی حاضر ہو کر صحبت حاصل کرتے رہے۔ حضرت سید نفیر عالم شاہ ہر سال ملتان میں سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی کا عرس مبارک منعقد کرتے تھے جس میں ہندوستان کے چیدہ چیدہ علمائے کرام شریک ہو کر تقریریں کرتے تھے۔ اسی ایک موقع پر ایک دفعہ علامہ سید احمد سعید کاظمی کی تقریر سن کر حضرت سید نفیر عالم شاہ صاحب نے آپ کو ملتان آ کر اہلیان ملتان کی دینی خدمت کرنے کی دعوت[18] دی چنانچہ آپ لبیک کہتے ہوئے ۱۹۳۵ء کے اوائل میں ملتان تشریف لائے اور یہاں اپنے رہائشی مکان میں ہی درس و تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس طرح وقت کے ساتھ طلبا دینی تعلیم کے لیے حاضر ہونے لگے اور آپ نے ملتان شہر مدینۃ الاولیاء میں ایک قطعہ اراضی خرید کر مدرسہ انوار العلوم کی بنیاد رکھی۔ جس سے اب تک ہزاروں علماء فارغ التحصیل ہو کر ہندو پاکستان اور دنیا بھر میں دین اسلام کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔ اسی دوران محکمہ اوقاف نے بہاولپور میں جامعہ اسلامیہ قائم کیا جس کے شعبہ حدیث میں بلند پایہ محقق اور ماہر حدیث کی ضرورت تھی اور محکمہ اوقاف نے بھرپور کوششوں کے بعد آپ کی خدمات حاصل کیں۔ اس طرح آپ ۱۹۶۳ء تا ۱۹۷۴ء تک جامعہ اسلامیہ بہاولپور میں شعبہ حدیث کے سربراہ کی حیثیت سے کام کرتے رہے اور پھر واپس مدرسہ انوار العلوم ملتان تشریف لے آئے۔

غزالی دوران علامہ سید سعید احمد کاظمی ایک عظیم محقق تھے انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ علم حدیث کی خدمت میں گزارا اور مسلمان قوم کے لیے گراں بہا قربانیاں دیں۔ بقول علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری کے حضرت علامہ[19] سلف صالحین کی یادگار تھے اور اسلاف کی طرح ان علمائے کرام کا نمونہ تھے جو تمام علوم عقلیہ اور نقلیہ کے جامع تھے۔ وہ بیک وقت محدث تھے، مفسر تھے، فقیہ تھے، فلسفی تھے، منطقی تھے، نحوی و صوفی تھے، علوم معانی و بیان و بدیع کے ماہر تھے اور تمام علوم درسیہ جواب علماء میں متداول ہیں یا متروک ہو چکے ہیں سب کے جامع تھے اور تبحر علمی کے لحاظ سے ایک نابغہ روزگار اور عبقری زمانہ تھے۔[20]

علامہ احمد سعید کاظمی کی ہستی کو بریلوی مکتب فکر ہی میں عظمت حاصل نہیں بلکہ اہل تشیع ہوں کہ اہل حدیث، دیوبندی ہوں کہ وہابی، جماعت اسلامی کے اراکین ہوں کہ جمعیت علمائے پاکستان کے

Marfat.com

ہوں، منفقین سب ہی ان کو قابل عزت واحترام جانتے تھے اور آج بھی محترم اور معتبر مانتے ہیں۔

باوجود اتنے بلند پایہ محقق اور عالم ہونے کے انکساری طبع کا یہ(۲۱) عالم تھا کہ ہر ملنے والے شخص کو یہ احساس تک نہ ہوتا کہ وہ چھوٹا ہے اور علامہ کاظمی ہر شخص کے ساتھ بہت عمدہ سلوک فرماتے تھے۔ ریاکاری، تصنع ایسا لگتا تھا کہ ان کو چھو کر بھی نہیں گزرا۔ اخلاص ان کی رگ و پے میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا جس سے بھی وہ ملتے ایسے محسوس ہوتا جیسا کہ ان کا رفیق ہے۔ اکابر علماء کی تعظیم کے ساتھ چھوٹوں سے بھی اسی وسیع القلبی سے پیش آتے۔

تصنیفات

علامہ کاظمی ایک عظیم ترین محقق تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ علم حدیث کی خدمت میں گزارا اور مختلف علمی موضوعات پر تحقیقی تصنیفات تحریر کیں اور اس کے علاوہ سینکڑوں مضامین و مقالے تحریر کیے۔ ان میں (۲۲) معراج النبی، میلاد النبی، خزینۃ الناس اور مقالات کاظمی عوامی اور دینی حلقوں میں بے حد مقبول ہیں۔ ان کی ہزاروں آڈیو اور وڈیو کیسٹیں آج بھی لوگوں کی تربیت اور رہنمائی کے لیے موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے مندرجہ ذیل رسائل (۲۳) و کتب تحریر فرمائے:

۱۔ تسکین الخواطر فی مسئلہ الحاضر والناظر	۲۔ تصریح المقال
۳۔ الحق المبین	۴۔ جنگ آزادی
۵۔ صمصام	۶۔ فلسفہ قربانی
۷۔ رد امکان کذب	۸۔ حیات النبی ﷺ
۹۔ کتاب التراویح	۱۰۔ قرآن و آسمان وغیرہ
۱۱۔ تسبیح الرحمٰن	۱۲۔ مزیلۃ النزاع (قوالی کے موضوع پر)
۱۳۔ البشیر التحذیر	۱۴۔ اسلام اور عیسائیت
۱۵۔ اسلام اور سوشلزم	۱۶۔ مقالات کاظمی

علامہ صاحب کا سب سے بڑا علمی کارنامہ، قرآن مجید کا اُردو میں ترجمہ ہے جو ''البیان'' کے نام سے موسوم ہے۔ تفسیر قرآن پاک کا کام آپ کی وفات کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔

شاگردان

علامہ کاظمی اپنے بڑے بھائی پیر سید خلیل احمد کاظمی کے ہونہار شاگرد اور خلیفہ تھے آپ نے چھ بیٹوں اور چھ بیٹیوں کے علاوہ ہزاروں شاگرد اور لاکھوں عقیدت مند چھوڑے ہیں۔ ان کے شاگردوں میں

Marfat.com

یوں تو سینکڑوں وقت کے مشہور و معروف علماء ہیں مگر علامہ محمد شفیع اوکاڑوی، علامہ سعادت علی قادری، مولانا غلام مصطفےٰ رضوی، مفتی غلام سرور قادری، جسٹس شجاعت علی قادری وغیرہ اپنی دینی اور علمی خدمات کی وجہ سے قابل احترام جانے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ پروفیسر محمد طاہر القادری اور سابقہ وفاقی وزیر حاجی حنیف طیب نے بھی آپ سے مختلف اسباق و حدیث میں درس لیا۔

عام دینی خدمات

قیامِ پاکستان کے وقت علامہ کاظمی مسلم لیگ کے[۲۴] صوبائی کونسلر تھے۔ جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی رہنماؤں میں ان کو محترم مقام حاصل رہا اور مرکزی ناظم اعلیٰ کے طور پر انہوں نے اپنے فرائض نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیے۔

صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ان کی خدمات کی بنا پر ایک مرتبہ کہا تھا کہ بلاشبہ[۲۵] علامہ کاظمی اس قابل ہیں کہ انہیں سونے سے تولا جائے۔

منکرین ختم نبوت کی تلبیس اور ارتدادی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے وہ ایک تیغ بے نیام کے طور پر کام کرتے رہے اور تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔[۲۶] فسادات پنجاب کی تحقیقاتی رپورٹ آپ کے اس غیرت ملی اور دینی جذبے کی گواہ ہے اس دستاویز سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لیے سب سے پہلی قرارداد آپ نے ہی پیش کی تھی۔

جماعت اہلسنت پاکستان کے آپ ۱۹۷۸ء کے بعد تا وفات مرکزی صدر تھے۔ ماہنامہ السعید کے مدیر و نگران تھے۔

حضرت علامہ کاظمی نے تمام عمر خدمت دین میں گزار دی۔ طبیعت سادہ اور حد درجہ معصومانہ تھی۔ آپ کی مجلس میں بیٹھنے والا شیدا ہو جاتا۔ آپ اپنے بچوں سے بہت پیار کرتے۔ ان کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیتے یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد بھی ان کی طرح ان کا پرتو ہے۔ انہوں نے اپنی شخصیت کے اثرات اور تعلیمات کے جو نقوش اپنے پیچھے چھوڑے ہیں وہ انمٹ ہیں اور آپ کا ذخیرہ تصنیفات آئندہ نسلوں کے لیے ایک عظیم سرمایہ کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ ہر موضوع اور ہر مسئلے کے حل کے لیے قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ کی تصنیفات جامع حیثیت کی حامل ہیں۔

۲۵ رمضان المبارک[۲۷] ۱۹۸۶ء کو آپ کی وفات ہوئی اور ۲۶ رمضان المبارک کو آپ کو ملتان کی سرزمین میں دفن کر دیا گیا۔

اس طرح ملتان کی مٹی کو ایک اور موتی میسر آ گیا۔

Marfat.com

سپورٹس گراؤنڈ ملتان میں لاکھوں شمع رسالت کے پروانوں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

۴۔الجامعۃ الاسلامیہ جامع العلوم، ملتان

جامع العلوم ملتان شہر میں معصوم شاہ روڈ پر واقع ایک دینی مدرسہ ہے جو اپنی نوعیت کی ملتان میں واحد درسگاہ ہے جس میں فرقہ بندی سے بالاتر ہو کر دینی اور جدید علوم کی تعلیم دی جاتی ہے۔اس جامع کا قیام ۱۴ر جولائی ۱۹۵۵ء میں عمل (۲۷) میں آیا۔اس کے بانیوں میں مولانا معین الدین، مولانا حکیم محمد عبداللہ آف جہانیاں، مولانا ابوالفتح محمد فتح الدین اور مولانا خان محمد ربانی ہیں۔

مہتمم: مولانا معین الدین

صدر مجلس انتظامیہ: شیخ عبدالمالک

خصوصیات

۱۔ہاسٹل کا مکمل انتظام موجود ہے

۲۔طلبا کی اخلاقی اور دینی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔

۳۔تحریک اسلامی کا کام کرنے کی علمی اور عملی تربیت دی جاتی ہے۔

۴۔طلبا کی جسمانی صحت کے لیے کھیلوں کا انتظام کیا گیا ہے۔

۵۔ذہین اور مستحق طلبا کو زکوٰۃ کی مد سے وظائف دیے جاتے ہیں۔

۶۔طلبا کی تحریری اور تقریری صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لیے بزم تبلیغ کا انتظام موجود ہے۔

مدت تعلیم: گیارہ سال

نصاب تعلیم

وفاق المدارس پاکستان کا نصاب مندرجہ ذیل درجات میں پڑھایا جاتا ہے:

۱۔درس نظامی ۲۔فاضل عربی ۳۔میٹرک

۴۔ایف اے اور بی اے انگلش ۵۔دورہ حدیث (الشہادۃ العالمیہ ایم اے)

شرائط داخلہ

۱۔ پرائمری پاس ہونا ضروری ہے۔

۲۔ ناظرہ قرآن مجید پڑھا ہوا ہو۔

۳۔ عمر دس اور چودہ سال کے درمیان ہو۔

Marfat.com

۴۔ داخلہ ٹیسٹ میں پاس ہونے کی صورت میں دیا جائے گا۔

۵۔ طالب علم کو اس بات کا اطمینان دلانا ہوگا کہ وہ مدت تعلیم پوری کرے گا۔

۶۔ طالب علم کے سرپرست کو اس کے اچھے چال چلن کی ضمانت دینا ہوگی۔

۷۔ ''رابطۃ المدارس'' کے رکن مدارس سے آنے والا طالب علم متعلقہ مدرسہ کی طرف سے داخلہ کا اجازت نامہ پیش کرے گا۔

۸۔ ادارہ کے قواعد وضوابط کی مکمل پابندی کا عہد کرنا ہوگا۔

اوقات داخلہ

۱۔ داخلہ السنۃ الاولیٰ میں ماہ اپریل کی کسی مقررہ تاریخ کو ٹیسٹ میں پاس ہونے کی صورت میں دیا جاتا ہے۔ تاریخ کا اعلان ہفت روزہ ''ایشیاء'' کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

۲۔ دوران سال داخلہ نہیں دیا جاتا۔

اخراج

ہر وہ طالب علم مستحق اخراج ہوگا جو:

۱۔ نظم وضبط کی پابندی نہ کرے۔

۲۔ تعلیم میں دلچسپی نہ لے۔

۳۔ کسی اخلاقی کمزوری کا ارتکاب کرے۔

۴۔ اساتذہ کا احترام ملحوظ نہ رکھے۔

ضلع لاہور کے دینی مدارس

تاریخی جائزہ

لاہور شہر تعلیم کا مرکز ہے اور ہمیشہ سے رہا ہے اس میں پاکستان کی سب سے بڑی پنجاب یونیورسٹی، انجینئرنگ یونیورسٹی، ثانوی تعلیمی بورڈ، ایجوکیشنل اور پروفیشنل کالجز اور سینکڑوں دیگر تعلیمی ادارے واقع ہیں۔ اس کے ساتھ لاہور میں مدارس دینیہ کی تعداد بھی دوسرے تمام شہروں سے زیادہ ہے اور یہاں پر ہر مسلک اور مکتبہ فکر کے بڑے بڑے دارالعلوم موجود ہیں۔

لاہور صوبہ پنجاب کا دارالحکومت اور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ یہ کراچی سے پشاور جانے والی مین ریلوے لائن پر واقع ہے اور ذرائع آمدورفت کے لحاظ سے پاکستان کے تمام بڑے وچھوٹے شہروں سے ملا ہوا ہے۔ لاہور کے اہم قصبات میں قصور، رائے ونڈ، پتوکی اور چونیاں شامل ہیں۔

لاہور صدیوں سے مختلف علوم وفنون کا گہوارہ چلا آرہا ہے اور اس کی مٹی میں باکمال شخصیتیں

Marfat.com

دفن ہیں جن کے فضل وکمال کی ایک دنیا معترف ہے۔ یہ سلسلہ جو صدیوں پہلے شروع ہوا کسی دور میں منقطع نہیں ہوا۔ اسلامی شہر میں مساجد و مکاتب کی ایک دنیا آباد ہے اور وسط ایشیا کے علاوہ عرب ممالک سے بھی طلبہ تعلیم کے لیے یہاں آتے ہیں۔ شہر لاہور میں صوفیائے کرام مشائخ عظائم اور علمائے حق کی درگاہیں اور مزارات ہیں۔ لاہور میں داتا دربار ایک مشہور درگاہ ہے جہاں بابا فرید گنج شکر کا روحانی مزار ہے جس پر روزانہ سینکڑوں لوگ حاضری دیتے ہیں۔ لاہور کو عروس البلاد بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں پر شاعر مشرق علامہ اقبال کا مزار، شاہی مسجد، شالیمار باغ اور مینار پاکستان بھی ہے۔

لاہور کے دینی مدارس کی تفصیل (۲۹)

مدارس دورہ حدیث = ۲۴	مدارس موقوف علیہ = ۱۸
مدارس تحتانی = ۳۲	مدارس تجوید و قرأت = ۶۸
مدارس ناظرہ = ۱۴	مدارس کی کل تعداد = ۱۵۷

لاہور کے دینی مدارس کے اساتذہ کی تفصیل (۳۰)

۱۔ بیرونی ممالک کے اعلیٰ سند یافتہ = ۲۱

۲۔ اندرون ملک کے اعلیٰ سند یافتہ ایم اے/ وفاق/ تنظیم و پی ایچ ڈی = ۴۶

۳۔ درسِ نظامی سے فارغ التحصیل = ۲۰۲

۴۔ فاضل حفظ و تجوید و قرأت = ۲۶۹

۵۔ رسمی تعلیم و ڈگری ہولڈر = ۱۴

۶۔ مسجد و مکتب تعلیم = ۱۴

اساتذہ کی کل تعداد = ۵۶۶

۵۔ دار العلوم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

تعارف

ریلوے سٹیشن لاہور سے ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلہ پر گڑھی شاہو میں سڑک کے دائیں طرف جامعہ نعیمیہ کی پرشکوہ عمارت ہے جو اپنے بانی مفتی محمد حسین نعیمی اور ان کے استاد صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی کی علمی شخصیت کا شاہکار ہے۔ اس کا پرشکوہ صدر دروازہ اور اس سے ملحق پروقار ڈیوڑھی اس انقلاب آفرین دینی درس گاہ کے عزم راسخ، جہد مسلسل عظیم تر مقاصد کی گواہی دے رہی ہے، عمارت

Marfat.com

کے ایک ایک پہلو سے جو نفاست اور حسن و جمال ٹپکتا ہے وہ حضرت مفتی محمد حسین نعیمی کے ذوق لطافت و جمالیات کا منہ بولتا ثبوت ہے اس پاکیزہ اور لطیف ماحول اور پر سکون فضا نے طلبا کے لیے علم دین کے حصول کو بہت زیادہ پرکشش اور دلچسپ بنا دیا ہے۔ اس عمارت کی وسعت اس کے بانی کے عزم و حوصلے کی طرح وسیع ہے۔ یہ دارالعلوم پاکستان کی مشہور و معروف انقلاب آفرین، اصلاحی اور تعمیری اوصاف کی حامل ایک عظیم الشان دینی درس گاہ ہے جو ایک طرف جدید و قدیم فن تعمیر کی شاہکار اور منہ بولتی تصویر ہے اور دوسری طرف اس کا نظام تعلیم پانچویں، چھٹی صدی ہجری کے قدیم مدارس بغداد، نیشاپور، ہمدان، بلخ اور سمرقند کا پاکیزہ عکس ہے۔

انتخاب

جامعہ نعیمیہ کی ایک اہم شخصیت جو غیر منقسم ہندوستان میں دشمنان اسلام سے تحریر و تقریر کے ذریعہ مصرف جہاد رہی۔ جن کی ذات سے جامعہ نعیمیہ منسوب ہے۔ صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی پاک و ہند کی علمی تاریخ میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ جس وقت ہندوستان میں آریہ سماج، شدھی سنگھٹن عیسائی مشنری وغیرہ کے فتنے سر اٹھا رہے تھے تو موصوف نے اس میدان میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جن کی تقلید علماء حق کا شیوہ ہے۔ آپ نے دین کی حفاظت اور فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کے پیش نظر مراد آباد میں ایک دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کی بنیاد ڈالی جہاں سے بہت سے ستارے آسمان علم و فضل پر جگمگائے۔ آپ نے خود بھی دشمنانِ اسلام کے منہ زور گروہوں کا مقابلہ کرنے اور معرکہ حق و باطل کے میدان میں صداقت اور واقعیت کا علم بلند کرنے کے لیے اپنی زندگی وقف کی ہوئی تھی۔

۲۳ / اکتوبر ۱۹۴۸ء میں دین کی نشر و اشاعت کی گرانقدر ذمہ داریاں اپنے قابل ترین اور معتمد شاگردوں کے سپرد کر کے فوت ہوئے۔

جامعہ نعیمیہ کی نشاۃ اولیٰ

صدر الافاضل مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۴۲ء میں مفتی محمد حسین نعیمی کو لاہور بھیجا یہاں آ کر مفتی صاحب نے دس سال تک چند قدیم درسگاہوں میں درس و تدریس کی خدمات انجام دیں۔

۱۹۵۳ء میں جامع مسجد چوک دالگراں میں آپ نے ''جامعہ نعیمیہ'' کے نام سے ایک باضابطہ دارالعلوم قائم (۳۱) کیا جن کی انتظامیہ برانڈرتھ کے تاجر، صنعت کار اور اہلِ علم حضرات پر مشتمل ہوئی، چنانچہ

Marfat.com

۱۹۵۹ء میں جامع مسجد دالگراں میں دور دراز سے آئے ہوئے طلباء کی کثرت کے سبب یہ جگہ ناکافی ہوگئی اور دارالعلوم کے لیے ایک کشادہ اور وسیع وعریض عمارت کی ضرورت شدت سے محسوس ہونے لگی۔ اس عظیم مقصد سے تعاون کی سعادت شیخ سردار محمد صاحب مرحوم، الحاج یوسف علی سہروردی مرحوم اور الحاج عبدالرشید صاحب خالد مرحوم کو حاصل ہوئی۔ جن کی مساعی جمیلہ اور کامل توجہ سے عیدگاہ گڑھی شاہو اور اس سے متعلق وسیع وعریض قطعہ زمین جامعہ نعیمیہ کے لیے مخصوص کرلیا گیا اور ۱۷۔ اگست ۱۹۶۰ء کو مفتی محمد حسین نعیمی کے ہمراہ گیارہ اراکین نے جامعہ نعیمیہ کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا اور تمام انتظامات جامعہ کے ناظم اعلیٰ مفتی محمد حسین نعیمی کو سونپ دیئے گئے۔

جامعہ کی نشاۃ ثانیہ

اس وقت جامعہ نعیمیہ اپنے ارتقائی راستوں پر بڑی تیزی سے گامزن ہے اور اس کے درج ذیل شعبے پوری تندہی سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

۱۔ شعبہ تعلیم: (الف) درس نظامی (ب) تجوید وقرأت (ج) حفظ وناظرہ

۲۔ شعبہ ذیلی مدارس ۳۔ شعبہ تبلیغ الاسلام ۴۔ شعبہ نشر واشاعت

۵۔ شعبہ تصنیف وتالیف ۶۔ دارالافتاء ۷۔ بزم نعیمیہ

۸۔ شعبہ تعمیر وعمارت ۹۔ شعبہ علوم جدیدہ ۱۰۔ شعبہ خواتین

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ بنیادی طور پر علوم دینیہ کے نصاب سے متعلق درس وتدریس کا علمبردار ہے۔ تاہم زمانے کے بدلتے ہوئے حالات اور اس کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے بھی جامعہ نے اپنے زیر تعلیم طلباء اور دیگر دینی طلباء کے لیے نماز ظہر کے بعد خصوصی کلاسوں کے اجراء کا اہتمام بھی کر رکھا ہے۔ جن میں میٹرک، ایف اے، بی اے کے طلباء کو مذکورہ امتحانات کی تیاری بھی کروائی جاتی ہے اور دیگر تمام سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں تاکہ علوم دینیہ سے فارغ ہونے والے طلباء جب زندگی کے عملی میدان میں قدم رکھیں تو وہ مغربی علوم میں بھی اس طرح دسترس رکھتے ہوں جس طرح وہ دینی علوم میں مہارت اور قوم کی راہنمائی کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح جدید وقدیم علوم کا امتزاج نہ صرف ان میں خود اعتمادی پیدا کرے گا بلکہ مزید جرأت اور بے باکی کے اوصاف سے بھی جامعہ نعیمیہ کے طلباء بخوشی متصف ہوں گے۔

جامعہ نعیمیہ تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا مفتی محمد حسین نعیمی فاضل مراد آباد۔

Marfat.com

۲۔مولانا محمد سرفراز نعیمی، ایم اے عربی/اسلامیات

۳۔سید جمیل الرحمٰن، ایم اے عربی/اسلامیات

۴۔ماسٹر محمد رفیق، ایم اے عربی/اسلامیات

۵۔ماسٹر عبدالستار، ایم اے عربی/اسلامیات

۶۔مولانا غلام رسول سعیدی، فاضل درس نظامی

۷۔مولانا عباس علی شاہ، فاضل درس نظامی

۸۔مولانا عبدالعلیم سیالوی، فاضل درس نظامی

۹۔مولانا عبداللطیف، فاضل درس نظامی

۱۰۔مولانا فضل دین، فاضل درس نظامی

۱۱۔مولانا واحد بخش، فاضل درس نظامی

۱۲۔مولانا مفتی عبدالعزیز، فاضل درس نظامی

۱۳۔قاری محمد یوسف بغدادی، فاضل حفظ وقرأت

۱۴۔قاری عبدالمجید اجمل، فاضل حفظ وقرأت

۱۵۔قاری نذیر احمد، فاضل حفظ وقرأت

امریکی نومسلم علماء کے لیے دینی تربیتی ریفریشر کورس

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ عالمگیر شہرت حاصل کر چکا ہے۔ دنیا کے ہر ملک سے علوم دینیہ کے متلاشی حصول علم کے لیے آتے ہیں اور جامعہ بھی پورے خلوص ورضائے الٰہی اور تبلیغ اسلام کے جذبہ سے انہیں حتی المقدور سہولیات بہم پہنچانے کی سعی کرتا ہے۔ چنانچہ اب تک جن ممالک کے طلبا جامعہ نعیمیہ سے فارغ التحصیل ہوکر اپنے ملکوں میں تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ان میں برطانیہ، ڈنمارک، فرانس، جنوبی امریکہ، موریشس، جنوبی افریقہ، نائجیریا، سوڈان، جزائر مالدیپ، ملائیشیا، انڈونیشیا، تھائی لینڈ، ملایا، بنگلہ دیش کے علماء شامل ہیں۔

چنانچہ علوم اسلامیہ کی مزید تعلیم کے لیے نومبر ۱۹۸۲ء میں امریکہ سے گیارہ علماء پر مشتمل ایک گروپ (۳۲) جامعہ نعیمیہ آیا۔ یہ علمائے کرام اس سے قبل بھی امریکہ کی مختلف ریاستوں میں حضرت پیر طریقت سلطان محی الدین سید مبارک علی شاہ جیلانی، سجادہ حضرت میاں میر صاحب و ڈائریکٹر ''دی قرآنک اوپن یونیورسٹی'' نیویارک کی زیر قیادت اشاعت اسلام کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

Marfat.com

ان علمائے کرام نے جامعہ نعیمیہ میں چار ماہ کے ایک خصوصی دینی تربیتی ریفریشر کورس کی تکمیل کی جو تفسیر قرآن کریم، تشریح احادیث، اصول فقہ و فقہ، اللغتہ اللعربیہ اور تقابل ادیان کے منتخب حصص پر مشتمل تھا۔ نیز عبادات کے علمی پہلوؤں سے روشناس کرانے کے لیے وڈیو فلمز بھی تیار کی گئیں تاکہ غیر مسلموں کو عبادات کے علمی اعتبار سے سکھلانے میں سہولت رہے۔ اساتذہ کرام میں جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد بشیر صدیقی صاحب پنجاب یونیورسٹی، پروفیسر محمد رفیق صاحب اور محمد سرفراز نعیمی ازہری، ایم اے ایل۔ ایل۔ بی شامل تھے۔

مورخہ ٦۔ اپریل ١٩٨٣ء کو کورس کی تکمیل پر تقسیم اسناد کی ایک پروقار تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت جسٹس شمیم حسین قادری چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ نے کی اور جناب میاں حیات بخش مشیر گورنر پنجاب جنرل ایم۔ ایم انصاری چیئرمین ایل۔ ڈی۔ اے، میاں شجاع الرحمٰن میئر لاہور اور حضرت پیر طریقت جمیل احمد صاحب آف شرقپور نے شرکت فرمائی۔

اسلامی نظام عدالت کی تربیت کے لیے ششماہی ریفریشر کورس

قاضی کورس میں ١٧٠ طلبہ شریک ہوئے۔ اس قاضی کورس کی تعلیم و تربیت کے لیے اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کا مرتب کردہ نصاب بعض اضافوں کے ساتھ اپنا لیا گیا تاکہ سرکاری و غیر سرکاری نصاب میں ہم آہنگی برقرار رہے۔

اس کلاس کی تعلیم و تربیت کے لیے ملک کے نامور جسٹس صاحبان، قانون دان، علماء کرام اور ماہرین فن نے اپنی گرانقدر خدمات انجام دیں جن میں جناب جسٹس (ریٹائرڈ) بدیع الزمان کیکاؤس صاحب، جناب جسٹس (ریٹائرڈ) بشیر الدین خان صاحب، جناب جسٹس پیر کرم شاہ الازہری صاحب، شیخ التفسیر والحدیث علامہ سعید احمد سعید کاظمی مرکزی صدر تنظیم المدارس پاکستان، جناب جسٹس (ریٹائرڈ) ملک محمد اکرم صاحب، جناب ڈاکٹر سید ریاض الحسن گیلانی صاحب مشیر وفاقی شرعی عدالت، جناب پروفیسر ایم۔ ایس رانا صاحب وائس پرنسپل لاء کالج لاہور، جناب پروفیسر طاہر القادری صاحب لاء کالج لاہور، جناب علامہ ابوالوفاء غلام رسول سعیدی صاحب شیخ الحدیث جامعہ نعیمیہ، جناب پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صدیقی صاحب شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی، جناب علامہ محمد متین صاحب ہاشمی ریسرچ ایڈوائزر دیال سنگھ لائبریری، جناب علامہ مفتی غلام سرور صاحب ایم۔ اے اسلامک لاء، جناب ڈاکٹر منیر احمد صاحب مغل رکن انسپکشن کمیٹی ہائی کورٹ شامل تھے۔

مستقل اساتذہ کے علاوہ وقتاً فوقتاً بین الاقوامی شہرت کی حامل کئی مقتدر ملکی و غیر ملکی شخصیات

Marfat.com

نے بھی اس قاضی کورس کو خطاب فرمایا اور اپنے علمی ذخائر اور فنی تجربات سے شرکاء کو مستفید فرمایا۔

جن میں الشیخ الدکتور عبداللہ بن عبداللہ الزائد وائس چانسلر مدینہ یونیورسٹی، جناب حجۃ الاسلام سید حسین موسوی رکن مجلس شوریٰ ایران، جناب آیۃ اللہ عباس واعظم طلبسی ایران، جناب جسٹس شمیم حسین قادری چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ، جناب جسٹس آفتاب حسین صاحب چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت، جناب جسٹس تنزیل الرحمٰن صاحب چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل نامور قانون دان جناب حکیم قریشی صاحب سابق صدر لاہور بار ایسوسی ایشن ہائی کورٹ پنجاب اور معروف قانون دان رفیق احمد باجوہ صاحب، نامور ماہر تعلیم حافظ نذر احمد صاحب، پرنسپل شبلی کالج وغیرہ شامل تھے۔

اس تعلیمی وتربیتی کورس کی کامیاب تکمیل پر دارالعلوم جامعہ نعیمیہ نے جناب سردار محمد اقبال صاحب مؤکل پرنسپل یونیورسٹی لاء کالج کی سربراہی میں جناب جسٹس چوہدری محمد صدیق صاحب وفاقی شرعی عدالت پاکستان، جناب سردار محمد ہدایت اللہ صاحب مؤکل، جناب مولانا عبدالستار خان صاحب نیازی اور جناب ایم۔ ایس رانا صاحب، وائس پرنسپل لاء کالج جیسی نامور شخصیات پر مشتمل ایک امتحانی بورڈ تشکیل دیا جنہوں نے بڑے اہتمام سے امتحانی پروگرام مرتب کر کے پنجاب یونیورسٹی لاہور کے عملے کی نگرانی میں اس کلاس کے امتحان کا انتظام کیا اس امتحان میں دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور کے شرکاء کے علاوہ دارالعلوم جامعہ اویسیہ بہاولپور کے ۲۲ امیدوار اور دارالعلوم امجدیہ کراچی کے ۱۸ امیدوار بھی شریک ہوئے اور ان طلباء کی سہولت کے پیش نظر کراچی ہی میں ایک سنٹر قائم کیا گیا۔

شعبہ علوم عصریہ

اراکین جامعہ نعیمیہ نے وقت کے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے دینی طلبہ کو مروجہ جدید علوم سے بھی آراستہ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ قوم کے نونہالوں کی تربیت کچھ ان خطوط پر کی جا سکے کہ وہ جدید سائنسی علوم وفلسفہ کے افکار و آراء کا مطالعہ قرآن وحدیث کی روشنی میں کر سکیں اور پھر انہی خطوط پر تنقید و تحقیق کا سلسلہ آگے بڑھا سکیں تاکہ ملک وملت کے ماتھے سے دین اور دنیا کی تقسیم وتفریق کے بدنما داغ کو دھویا جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ زندگی کے بدلتے ہوئے معاملات ومسائل پر قانون اسلامی کے اصول منطبق کر کے فقہ واجتہاد کے ان خوابیدہ چشموں کو پھر سے زندہ کیا جائے جو صدیوں سے خشک پڑے ہیں۔

چنانچہ یکم جنوری ۱۹۷۸ء کو دارالعلوم جامعہ نعیمیہ میں درس نظامی کی تعلیم کے ساتھ ساتھ میٹرک اور ایف۔ اے کی تعلیم کا آغاز کیا گیا جس کے نتائج بڑے حوصلہ افزا ہے۔ جامعہ نعیمیہ کے دینی طلبہ حکومت پاکستان کے منظور شدہ نصاب کے مطابق تیاری کر کے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سکینڈری

Marfat.com

ایجوکیشن لاہور کے امتحانات میں شرکت کرتے ہیں۔ خدمت خلق اور ناخواندگی کی شرح کو کم کرنے کے جذبے کے پیش نظر ۱۹۸۴ء سے دیگر دینی مدارس اور عام طلباء کے لیے بھی میٹرک اور ایف۔ اے، بی اے کی فری کلاسز سے استفادہ کی سہولیات میسر کی گئی ہیں۔ ان فری کلاسز کے اوقات دو بجے بعد دوپہر سے چھ بجے تک رکھے گئے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ طلبا اور افراد اس پروگرام سے استفادہ کر سکیں۔

شعبہ برائے خواتین دارالعلوم سراجیہ نعیمیہ (برائے خواتین) مغل پورہ، لاہور

موجودہ حالات میں آج شدت سے محسوس کیا جارہا ہے کہ طالبات اور مستورات کو اسلامی تعلیمات سے آراستہ و پیراستہ ہونے کی ضرورت فزوں تر ہوگئی ہے ویسے بھی والدہ کی گود بچے کی تربیت کا اولین گہوارہ ہوتی ہے وہ جس طرح چاہے بچے کی تربیت کرسکتی ہے جس سانچے میں چاہے ڈھال سکتی ہے، جس انداز میں چاہے پروان چڑھا سکتی ہے اور اخلاق حسنہ کی جس صفت سے چاہے متصف ہوسکتی ہے۔ جب وہ خود اسلامی تعلیمات سے آشنا ہوگی تو زیادہ عمدہ اور احسن طریقے سے بچوں کے ذہنوں پر اثر انداز ہوتے ہوئے آغاز ہی سے ان کی توجہات کو اسلام اقدار کی طرف ملتف کرسکتی ہے۔

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ نے نزد دربار حضرت شاہ کمال گنج مغل پورہ میں ایک دارالعلوم دینیہ برائے خواتین قائم کیا ہے اور اس مقصد کے لیے محترم جناب الحاج علم الدین صاحب نے ۱۸ سال پہلے ایک قطعہ اراضی محترم جناب سید نذیر احمد ہمدانی کو عطا کیا تھا۔ شاہ صاحب موصوف نے یہ تین کنال جگہ دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کے نام وقف کر دی جامعہ نعیمیہ نے ''دارالعلوم سراجیہ نعیمیہ''(۳۳) کے نام سے تعمیر شروع کر کے تین سال میں ۴۵ بڑے ہال کمروں پر مشتمل ایک عظیم لشان سہ منزلہ عمارت ۱۹ لاکھ روپے خرچ کر کے اس کی تعمیر کو پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ اب یہ ایک ایسی تربیت گاہ ہے جہاں طالبات اور مستورات کے لیے اسلامی تعلیمات کا انتظام ہے۔ میٹرک پاس طالبات کے لیے سہ سالہ دینی کورس عالمہ فاضلہ جاری ہے جس میں قرآن کی تعلیم کے ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ، تفسیر، فقہ، اللغۃ العربیہ ادب عربی اور اسلام کے ضروری و بنیادی مسائل پر مشتمل ہے نیز اس کے ساتھ ساتھ علوم عصریہ کی کلاسز ایف۔ اے وغیرہ بھی جاری ہیں۔ نیز ایسا انتظام بھی کیا گیا ہے کہ معلمات کو تربیت دے کر سکول اور کالجز وغیرہ میں لیکچررز کے لیے تیار کیا جائے۔

دارالعلوم سراجیہ نعیمیہ نہ صرف مقامی طالبات کی علمی تشنگی کو پورا کرتا ہے بلکہ بیرون لاہور کی طالبات علم کی تعلیم و تربیت کے لیے دارالاقامہ میں مفت اقامتی سہولیات میسر ہیں جن میں مستورات و طالبات نہایت اطمینان و سکون کے ساتھ اور پورے انہماک کے ساتھ تعلیمی مصروفیات میں مشغول ہیں۔

Marfat.com

جامعہ نعیمیہ سے شائع ہونے والے علمی رسائل وکتب

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کے شعبہ تصنیف وتالیف کی جانب سے کئی کتب شائع ہوئی ہیں۔ جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:

۱۔ توضیح البیان	علامہ غلام رسول سعدی
۲۔ الاکتساب فی الرزق المستطاب	تالیف امام محمد بن الحسن الشیبانی صاحب امام اعظم مترجم محمد سرفراز نعیمی
۳۔ حضرت عائشہ کی فقہی خدمات	محمد سرفراز نعیمی
۴۔ وصایا شریف	اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی
۵۔ حرمت خمر وخنزیر	محمد عارف نعیمی
۶۔ تعارف جامعہ نعیمیہ	مولینا محمد اول شاہ
۷۔ جذب القلوب الٰہی دیار المحبوب	شیخ عبدالحق محدث دہلوی

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کے تحت عرصہ ۳۰ سال سے مذہبی، اسلامی مجلّد ''عرفات''(۳۴) شائع ہو رہا ہے جس میں اب تک کئی ایک تاریخی معاشرتی، مذہبی، اسلامی، ادبی اور تحقیقی خصوصی نمبر شائع ہوئے ہیں۔ جس میں نمایاں طور پر تعلیم نمبر۱۹۶۴ء--قرآن نمبر۱۹۶۴ءصدیق اکبر نمبر۱۹۶۷ء، غوث اعظم نمبر ۱۹۶۹ء--اعلیٰ حضرت نمبر۱۹۷۰ء--شاہ جیلان نمبر۱۹۷۲ء--لاہور میں عید میلاد النبی کی تقریبات و جلوس نمبر۱۹۷۲ء--لاہور میں عرس غوث اعظم کی تقریبات وجلوس نمبر۱۹۷۲ء--حضرت بی بی دامنان کی تاریخی حیثیت نمبر۱۹۷۲ء--لاہور کے قرآنی نوادرات نمبر۱۹۷۲ء مدینۃ الاولیاء لاہور اور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی نمبر۱۹۷۳ء--حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا لاہور سے روحانی تعلق نمبر ۱۹۷۳ء--مرکز علوم اسلامیہ لاہور اور حضرت ملا حضرت عبدالحکیم سیالکوٹی نمبر۱۹۴۴ء--تنظیم المدارس نمبر۱۹۷۴ء لاہور کے قدیم دینی مدارس نمبر۱۹۷۵ء--غزنوی عہد کے لاہوری صوفیاء وعلماء نمبر۱۹۷۵ء --امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان بریلوی کا لاہور پر فیضان نمبر۱۹۷۵ء--میلاد النبی نمبر۱۹۷۶ء-- دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کی تعلیمی وتربیتی خدمات نمبر۱۹۸۱ء--مولانا نبی بخش حلوائی نمبر۱۹۸۱ء--مولانا تاج الدین قادری لاہوری ۱۹۸۵ء--مساجد ومقابر وتاریخی مقامات گڑھی شاہو نمبر۱۹۸۶ء--علامہ اقبال کی خواجگان حیثیت سے عقیدت نمبر۱۹۸۶ء--علامہ اقبال اور قادری صوفیائے کرام نمبر۱۹۸۷ء--علامہ اقبال اور نقشبندی بزرگان دین نمبر۱۹۸۷ء نمایاں طور پر شامل ہیں۔

Marfat.com

تعارف (۳۵)

علامہ مفتی محمد حسین نعیمی

حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی برصغیر کے علمی و سیاسی حلقوں کی معروف اور ممتاز شخصیت ہیں۔ تبلیغ دین اور اشاعت مسلک انہوں نے ہمیشہ مثبت طریقہ کو اپنایا اور اُدعُ اِلٰی سبیل ربّک بالحکمتہ والموعظۃ الحسنۃ کے راستے پر گامزن رہے۔

حضرت مفتی صاحب کی شخصیت پروقار، وضع قطع سادہ اور مزاج منکسر اور متواضع ہے۔ علمی تبحر اور سیاسی شکوہ کے باوجود ہر قسم کا کام کر لیتے ہیں۔ انہوں نے کدال اور تیشہ سے جامعہ نعیمیہ کی بنیادوں کے لیے زمین کھودی، مسجد کی دیواروں پر پلستر کیا، مئی اور جون کی تیز دھوپ میں سارا سارا دن جامعہ کے گنبد و مینار پر کام کیا۔ وہ اگر اینٹیں اٹھا رہے ہیں تو ایک جفاکش مزدور، دیوار بنا رہے ہوں تو ایک قابل مستری جامعہ کا نقشہ بنائیں تو ایک ماہر آرکیٹکٹ اور تفسیر و حدیث پڑھائیں تو بیضاوی اور بیہقی کے مسند نشین معلوم ہوتے ہیں اور اگر سامعین کے ہجوم میں ہوں تو ایک شعلہ نوا خطیب، میدان سیاست میں ہوں تو ایک بے باک نقیب، مستفسرین کے لیے ژرف نگاہ مفتی، طلبہ کے لیے سراپا شفقت، احباب میں سرتا پا خلوص اور ایوان حکومت میں بے خوفی اور بیباکی کا پیکر اور عزم و استقلال کا کوہ گراں معلوم ہوتے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب بے حد محنتی اور فعال شخصیت کے مالک ہیں، ان کی پوری زندگی ملک و ملت کے لیے عمل پیہم اور جہد مسلسل سے عبارت ہے۔ حال کے نوجوان جاہ طلب واعظوں اور مست حال درگاہ نشینوں کو کردار سازی اور ایک بامقصد حیات کے لیے مفتی صاحب جیسے عظیم رجال کی زندگیوں میں جھانکنے کی ضرورت ہے۔

ابتدائی حالات

حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی کا سلسلہ نسب ترک کے سالار مسعود غازی سے ملتا ہے۔ حضرت مسعود غازی چھٹی صدی ہجری کے اواخر میں مجاہدین کی ایک جماعت کے ساتھ ہندوستان میں بغرض جہاد آئے، آپ نے پرتھوی راج کے خلاف کئی معرکوں میں حصہ لیا اور ہر جگہ داد شجاعت دی۔ حضرت مسعود غازی کے ساتھ آئے ہوئے ترک سنبھل میں آباد ہو گئے اور اب سنبھل میں انہیں کی اکثریت ہے۔ مفتی صاحب اسی ترک خاندان کے ایک بزرگ ملا تفضل حسین کے فرزند گرامی ہیں۔ آپ ۶۔ مارچ ۱۹۲۳ء میں سنبھل کے ایک محلہ دیپا سرائے میں پیدا ہوئے دو سال کی عمر میں حضرت مفتی

Marfat.com

صاحب کی والدہ ماجدہ فوت ہو گئیں اور آپ کی پرورش کی ذمہ داری آپ کی بڑی بہن نے سنبھالی۔

تعلیمی مراحل

مراد آباد میں آپ نے حضرت مولانا محمد حسین صاحب سے فارسی پڑھی اس کے بعد ابتدائی صرف، نحو مولانا شمس الحق بہاری سے پھر ہدایت النحو اور قدوری وغیرہ حضرت مفتی امین الدین اور کافیہ اور مختصر المعانی وغیرہ مولانا وصی احمد سے پڑھیں۔ حضرت مفتی احمد یار خان قدس سرہ، سے شرح جامی کا سماع کیا۔ مشکوٰۃ، جلالین وغیرہ کا درس مولانا محمد یونس صاحب سے لیا۔ بخاری شریف کے علاوہ صحاح ستہ کی باقی کتب تاج العلماء حضرت مفتی محمد عمر نعیمی سے پڑھیں اور حضرت صدر الافاضل سے آپ نے منطق میں قاضی اور حمد اللہ، فلسفہ میں صدرا اور شمس بازغہ، علم کلام میں شرح عقائد اور خیالی حدیث میں بخاری اور تفسیر میں بیضاوی شریف پڑھی۔

دورہ حدیث میں مفتی صاحب کے شرکاء میں حضرت صاحبزادہ پیر محمد کرم شاہ الازہری، مولانا خدا بخش اور مولانا محمد علی صاحب کے اسماء قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت مفتی حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ، مخدوم غلام معین الدین مرحوم اور مولانا ریاض الحسن صاحب بھی مفتی صاحب کے قابل قدر ساتھیوں میں سے تھے۔

زمانہ تدریس

حضرت مفتی صاحب نے ۱۹۴۱ء میں سند فراغت حاصل کی، تین ماہ بعد آپ کو حضرت صدر الافاضل نے علامہ سید ابوالبرکات کی دعوت پر حزب الاحناف میں تدریس کے لیے لاہور بھیج دیا۔ یہاں آپ نے معقول اور منقول کی متوسط کتب پڑھانے سے اپنی تدریسی زندگی کا آغاز کیا۔ آپ نے حزب الاحناف میں چھ سال تدریسی خدمات انجام دیں اور اس عرصہ میں متعدد طلبہ نے آپ سے اکتساب فیض کیا جو بعد میں علم و فضل کے آسمان پر کہکشاں بن کر چمکے۔

حزب الاحناف چھوڑنے کے بعد ۱۹۴۸ء سے ۱۹۵۳ء تک آپ نے لاہور کی قدیم دینی درس گاہ جامعہ نعمانیہ میں آپ نے ہر فن کی کتابیں پڑھائیں اور طلبہ کی وافر تعداد نے آپ سے فیض حاصل کیا۔ جن میں اکثر حضرات کا بعد میں نامور علماء میں شمار ہوا۔

جامع مسجد چوک دالگراں کی خطابت

گزشتہ ۴۸ سال سے یعنی ۱۹۴۱ء میں جبکہ آپ لاہور آئے اسی وقت سے چوک دالگراں میں

Marfat.com

خطابت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ صبح کے درس میں (۳۶) آپ فقہی مسائل اور صوفیانہ نکات کے علاوہ مسائل حاضرہ پر بھی سیر حاصل بحث کیا کرتے۔ تیرہ سال میں آپ نے قرآن مجید کا درس حرفاً حرفاً مکمل کیا۔

جمعہ کے خطبہ میں آپ فقہی مسائل بیان کرتے، سیاسیات حاضرہ پر تبصرہ کرنے اور حکام وقت کی غلط کاریوں پر برملا ٹوکتے، آپ کو اپنی راست گفتاری اور حق گوئی کی بنیاد پر بارہا مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ آپ نے مصائب جھیلے، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ وقت کے ہر چیلنج کو قبول کیا لیکن آوازِ حق سنانے سے دست کش ہونا گوارہ نہیں کیا۔ ۱۹۶۲ء میں محکمہ اوقاف کی طرف سے ڈسٹرکٹ خطیب مقرر کیا گیا۔ کیونکہ ۱۹۶۱ء میں محکمہ اوقاف قائم ہوا اور جامع مسجد چوک دالگراں بھی اوقاف کے زیر انتظام آگئی۔ چار سال تک آپ اس منصب پر کام کرتے رہے۔ لیکن آپ کی حق گوئی اور بے باکی حکومت کی پالیسیوں سے موافقت نہ کر سکی اور اس پاداش میں آپ کو ڈسٹرکٹ خطیب کے عہدہ سے الگ کر دیا گیا۔ اس طرح کئی بار آپ کی ترقیاں روکی گئیں۔ مراعات ختم کی گئیں، معطل کرنے کی دھمکیاں دی گئیں لیکن ان میں سے کوئی چیز آپ کو پیغامِ حق سنانے سے باز نہ رکھ سکی۔

تحریک ختم النبوت

۱۹۵۳ء میں پاکستان کے علماء نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور اس سلسلہ میں کراچی سے خیبر تک تمام پاکستان میں جلسے، جلوس اور مظاہرے شروع کر دیئے گئے۔ حضرت مفتی صاحب قبلہ بھی اس تحریک کے سرگرم مجاہد تھے۔ آپ کو چوک دالگراں کی ایک تند و تیز تقریر کی بناء پر گرفتار کر کے بوسٹل جیل لاہور میں رکھا گیا۔ تین کرنلوں کی زیر قیادت فوجی عدالت میں مقدمہ چلا۔ ملک کے معروف اور نامور وکیل خضر تمیمی نے پیروی کی۔ پولیس کی طرف سے پیش کردہ گواہ متضاد بیانات کی وجہ سے جھوٹے ثابت ہوئے اور آپ کو بری کر دیا گیا۔

تحریک ختم نبوت کے بطلِ جلیل مولانا عبدالستار خان نیازی کو کچھ اشتہارات مطلوب تھے، پریس پر پابندی تھی۔ اس موقعہ پر حضرت مفتی محمد حسین نعیمی اور علامہ محمود احمد رضوی نے اپنی خدمات پیش کیں۔ رضوی صاحب نے سائیکلوسٹائل مشین مہیا کی اور مفتی صاحب نے کاغذ، ان دونوں حضرات کی مشترکہ کاوشوں سے ختم نبوت کی تحریک کو آگے بڑھانے کے لیے اشتہارات چھاپ لیے۔ اس جرم میں مفتی صاحب کو علامہ رضوی صاحب کے ساتھ دوبارہ گرفتار کر کے شاہی قلعہ لاہور میں رکھا گیا۔

Marfat.com

جامعہ نعیمیہ کا قیام

مارشل لاء کی قید سے رہا ہونے کے بعد مفتی صاحب نے ۱۹۵۳ء میں جامع مسجد چوک دالگراں میں جامعہ نعیمیہ قائم کیا۔ اس موقع پر مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا عبدالغفور اور حافظ محمد عالم صاحب نے مفتی صاحب کے ساتھ قابل قدر تعاون کیا۔ حافظ محمد عالم صاحب چھ ماہ تک مولانا ازہری ایک سال تک اور مولانا عبدالغفور دو سال تک بلا مشاہرہ پڑھاتے رہے۔

جامعہ نعیمیہ بتدریج ترقی کے مراحل طے کرتا رہا اور طلبہ وعملہ کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ جامعہ کے تعلیمی اور تبلیغی مقاصد کے پیش نظر جامع مسجد چوک دالگراں ناکافی محسوس ہونے لگی۔ مفتی صاحب چاہتے تھے کہ اہل سنت کا ایک وسیع، شاندار اور مثالی دارالعلوم بنایا جائے۔ اس مقصد کے تحت ۱۹۵۸ء میں جامعہ نعیمیہ کو عیدگاہ گڑھی شاہو میں منتقل کر دیا۔ یہاں مفتی صاحب نے ۲۸ لاکھ روپیہ کی لاگت سے تیس (۳۰) سال کی شبانہ روز مشقت لگاتار جدوجہد اور محنت شاقہ سے آٹھ کنال جگہ میں ایک قابل رشک اور پرشکوہ دارالعلوم کی سہ منزلہ عمارت تعمیر کی نیز دارالعلوم میں ایک وسیع وعریض جامع مسجد تعمیر کی جس میں شیشہ کی تراش خراش سے قرآن مجید کی آیات کندہ کی گئی ہیں۔ بالائی منزل میں گنبد کے نیچے شعبہ تصنیف وتالیف کے تحت ایک عظیم الشان لائبریری ہے جس میں ہر قسم کے علوم وفنون پر عربی، فارسی اور اردو زبان میں کتابیں آچکی ہیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔

جامعہ نعیمیہ کی تعمیر میں مفتی صاحب کی لگن اور شوق کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ محراب مسجد سے لے کر وضو خانہ تک کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جس کے بنانے میں مفتی صاحب نے خود کام نہ کیا ہو۔ گارا بنایا، اینٹیں لگائیں، پلستر کیا، غرض نقشہ سے لے کر تکمیل تک ہر مرحلہ میں مفتی صاحب نے جامعہ نعیمیہ کی تعمیر میں کاریگروں اور مزدوروں کے ساتھ مل کر شانہ بشانہ کام کیا اور بجا طور پر یہ دارالعلوم مفتی صاحب کے کارناموں کی جلی سرخیوں میں شمار ہوتا ہے۔

جمعیت سے وابستگی

جمعیت العلماء پاکستان کی نشاۃ ثانیہ کے لیے ۱۹۵۴ء میں جامع مسجد چوک دالگراں میں میٹنگ ہوئی جس میں مفتی صاحب کو مغربی پاکستان کا ناظم مقرر کیا گیا۔ مفتی صاحب مولانا ابوالحسنات رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علامہ کاظمی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مشوروں سے جمعیت کی خدمات انجام دیتے رہے۔

ملّی خدمات

مفتی صاحب نے قیام پاکستان کے لیے بھرپور کام کیا۔ بنارس کانفرنس میں شرکت کی۔ مسلم

Marfat.com

لیگ کے اسٹیج سے پاکستان کے حق میں تقریریں کیں۔قیامِ پاکستان کے بعد ہر موقعہ پر ملک وقوم کے لیے وسیع پیمانہ پر ہر امداد مہیا کی۔اسی طرح ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ کے دفاعی فنڈ میں رقم جمع کرانے کے لیے وسیع پیمانے پر کام کیا۔نصاب کمیٹی اور شیعہ سنی مطالبات کمیٹی وامن کمیٹی کے رکن بنے۔ اوقاف کے انٹرویو بورڈ میں شامل رہے۔ممبر نظریاتی کونسل ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۰ء، رکن مجلس شوریٰ ۱۹۸۱ء تا ۱۹۸۵ء ممبر بورڈ دعوت وارشاد اکیڈمی، اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد۔سیاسی ڈھانچہ تیار کرنے والی کمیٹی کے رکن، قصاص ودیت قائمہ کمیٹی کے رکن، قصاص ودیت، خصوصی کمیٹی کے رکن، مجلس شوریٰ، علماء اکیڈمی کے تربیتی کورس کے سلسلوں میں قرآنی تعلیمات کے موضوع پر لیکچر دیئے اسی طرح اور متعدد ملکی وملی مسائل کے حل کے لیے کام کرتے رہتے ہیں۔۱۹۸۵ء میں عوامی جمہوریہ چین کے علماء کرام کے خیر سگالی وفد میں شامل تھے۔سعودی عرب کا دورہ بابت اسلامی نظام قضاء واسلامی تدوین قانون کا جائزہ لینے کے لیے حکومت پاکستان کی جانب سے وفد میں شامل تھے اور اسلامی ترقیاتی بینک جدہ کی میٹنگ میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے۔اس کے علاوہ دبئی، بحرین، بینکاک کا دورہ کر چکے ہیں۔متعدد یونیورسٹیوں میں مختلف موضوعات پر لیکچرز دیئے۔

تلامذہ

مفتی صاحب کی تدریس تین ادوار پر مشتمل ہے۔حزب الاحناف میں جامعہ نعمانیہ میں اور جامعہ نعیمیہ میں۔حزب الاحناف میں جن قابل لوگوں نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔ان کے اسماء یہ ہیں: مولانا حافظ محمد عالم، مولانا فیض الحسن تنویر، مولانا محمد رمضان، مولانا عارف حسین، مولانا ارشد بناہی مولانا خلیل احمد، مولانا ارشاد حسین، مولانا محمد قاسم، مولانا عبدالغفور، قاری غلام رسول اور جامعہ نعیمیہ میں مولانا اشرف کاظمی، مولانا سعید احمد نقشبندی، مولانا سید عبداللہ شاہ اور جامعہ نعیمیہ میں حضرت علامہ غلام رسول سعیدی، علامہ احمد حسین نوری، مولانا محمد شریف نوری مرحوم، مولانا احمد علی قصوری، مولانا منظور احمد رضوی، صوفی اللہ دتہ، مولانا زاہد حسین صدیقی، مولانا نور محمد ایوبی، مولانا غلام فرید، مولانا محمد شریف، مولانا گل رحمان، مولانا حبیب اللہ، مولانا محفوظ الرحمان نعیمی، مولانا محمد سرفراز نعیمی، مولانا شاہ محمد قصوری، مولانا عبدالرزاق، مولانا محمد یعقوب، مولانا محمد فاضل، صاحبزادہ حفیظ الرحمٰن اور صاحبزادہ جمیل الرحمٰن۔

سیرت اور کردار

حضرت مفتی صاحب نو عمری ہی میں شاہ علی اشرف صاحب سجادہ نشین کچھوچھ شریف کے

Marfat.com

ہاتھ پر سلسلہ قادریہ میں بیعت ہو گئے تھے۔ حضرت علی اشرف صاحب، صاحب نظر و درویش تھے۔ مفتی صاحب کی تعمیر سیرت میں ان کی نظر کیمیاء اثر کا بہت بڑا حصہ ہے۔ ان کے مزاج میں جو سلجھاؤ کا عنصر ہے اس کی وجہ سے ہر طبقہ میں ان کا احترام کیا جاتا ہے۔

جامع نعیمیہ سے چند مشہور فارغ التحصیل علما کا تعارف

(۱) حضرت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب

حضرت قبلہ مفتی محمد حسین نعیمی دامت برکاتھم العالیہ کے ہونہار تلامذہ میں سے ہیں۔ دار العلوم جامعہ نعیمیہ سے تحصیل علم کے بعد حضرت علامہ العصر علامہ عطاء محمد صاحب بندیالوی سے علم منطق، کلام اور فلسفہ کی انتہائی کتب پڑھیں۔ ۱۹۸۵ء تک دار العلوم جامعہ نعیمیہ میں شیخ الحدیث کے مرتبہ پر فائز رہ کر سینکڑوں علماء کرام کو اپنے علم کی ضیا پاشیوں سے فیض یاب کیا۔ تدریس کے ملکہ کے ساتھ ساتھ حسن خطابت و تحریر میں یکتائے روزگار ہیں۔ آج کل دار العلوم جامعہ نعیمیہ کراچی میں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز ہیں۔

آپ نے جو کتب تصنیف فرمائیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں:

(۱) تذکرۃ المحدثین	(۲) توضیح البیان
(۳) ذکر بالجبر	(۴) مقالات سعیدی
(۵) شرح مسلم شریف	(۶) تاریخ نجد و حجاز
(۷) مقام ولایت و نبوت	

ملک کے کئی ایک مذہبی جرائد و رسائل میں آپ کے مضامین اکثر شائع ہوتے رہتے ہیں۔

(۲) استاذ العلماء حافظ محمد عالم صاحب مہتمم جامعہ حنفیہ، سیالکوٹ[۳۷]

علامہ اقبال کے شہر سیالکوٹ میں جامعہ حنفیہ دو دروازہ کے مہتمم اعلیٰ ہیں۔ بہترین مقرر اور مدرس ہیں۔ آج کل جامعہ حنفیہ میں نظامت کے ساتھ ساتھ شیخ الحدیث کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کا شمار جمعیت علماء پاکستان کے مقتدر رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ تدریس کے میدان میں علماء کی ایک کثیر تعداد کو علم کی ضیاء پاشیوں سے منور فرما رہے ہیں۔

درس نظامی کی کئی کتب کی مندرجات زیب قرطاس کر چکے ہیں جو زیر طبع ہیں:

Marfat.com

(۳) حضرت علامہ صاحبزادہ محمد حبیب اللہ صاحب ناظم جامعہ حنفیہ، سرائے عالمگیر

حضرت علامہ صاحبزادہ محمد حبیب اللہ صاحب خوش آواز خطیب و مقرر کے اوصاف حمیدہ کے حامل ہونے کے ساتھ ساتھ بہترین مبلغ بھی ہیں۔ تبلیغ کے سلسلے میں ناروے اور یورپ کے کئی ملکوں کا دورہ کر چکے ہیں اور بفضلہ تعالیٰ سینکڑوں افراد کو دائرہ اسلام میں شامل کرنے کی سعادت حاصل کی۔

تدریس کے میدان میں بھی دینی علوم کے متلاشیاں علم کی پیاس کو ناظم جامعہ حنفیہ سرائے عالمگیر کی حیثیت سے نبھانے کا سامان مہیا کر رہے ہیں۔

(۴) مولانا عبدالخالق خلیق صاحب، اسلامی نظریاتی کونسل

ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی، ایل۔ایل۔ایم علوم قدیمہ وجدیدہ کے بہترین عالم ہیں۔ کئی کتب اور مقالہ جات مختلف موضوعات پر تحریر کر چکے ہیں۔ آج کل اسلامی نظریاتی کونسل اسلام آباد میں سینئر ریسرچ اسکالر کے عہدے پر متمکن ہیں۔

(۵) حافظ قاری محمد سرفراز نعیمی ازہری

ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی

دارالعلوم جامعہ نعیمیہ میں شعبہ ادب عربی وفقہ میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

علوم قدیمہ وجدیدہ پر دسترس رکھتے ہیں۔

تعلیمی قابلیت

(۱) ایم۔اے (عربی)
(۲) ایم۔اے (اسلامیات)
(۳) ایم۔او۔ایل (عربی)
(۴) ایل۔ایل۔بی
(۵) فاضل جامعہ ازہر (مصر)
(۶) فاضل جامعہ نعیمیہ
(۷) فاضل عربی (گولڈ میڈلسٹ)
(۸) فاضل تجوید وقرآت
(۹) فاضل علماء اکیڈمی (محکمہ اوقاف پنجاب)

جامعہ کے آرگن ماہنامے عرفات کے مدیر کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

درج ذیل کتب تحریر کی ہیں:

۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ کی فقہی خدمات۔

Marfat.com

۲۔ الاکتساب فی الرزق المستطاب تالیف امام محمد بن الحسن الشیبانی صاحب امام اعظم (اُردو ترجمہ بمعہ تحقیق)

۳۔ ڈاکٹر طٰہٰ حسین کی علمی وادبی خدمات۔

۴۔ خالصۃ الحقائق لما فیہ اسالیب الرقائق المؤلف محمد بن احمد الفارابی (مقالہ برائے پی ایچ ڈی)

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری گیٹ لاہور

قیام ومقام: شوال المکرم ۱۳۷۶ھ/مئی ۱۹۵۶ء باغیچی نہالچند متصل مسجد خراسیان لاہور پاکستان۔

رقبہ: ۴۳ کینال

عمارت: ۷۰ کمرے، ۴ہال اور برآمدے

طلباء: ۵۵۰ (ساڑھے پانچ صد) اساتذہ ۲۵ (پچیس)

ناظم اعلیٰ: حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی مدظلہ

تدریسی وانتظامی ڈھانچہ(۳۸)

ناظم اعلیٰ: اساتذہ حدیث، اساتذہ درس نظامی، اساتذہ حفظ وقرأت، ناظم تعلیمات۔

ناظم تعلقات عامہ: ناظم شعبہ تصنیف وتالیف، لائبریرین، ناظم دفتر، ناظم دارالاقامہ، مطبخ اور صحت و صفائی کا نگران عملہ، باورچی، واچ مین وغیرہ۔

تعلیمی وغیر تعلیمی شعبے

حفظ القرآن، تجوید القرآن، دارالقرآن، دارلحدیث، دارالافتاء، دارالاشاعت، دارالکتب، دفاتر، بزم طلباء۔

تدریسی وعلمی سرگرمیاں

علم القرآن: تین مختلف شعبوں میں قرآنی علوم معارف کی تدریس جاری ہے۔

حفظ وقرأت: ترجمہ قرآن کریم، تفسیر القرآن۔

علم الحدیث

معلم کتاب وحکمت محسن اعظم نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کا ذخیرہ کتب حدیث میں محفوظ ہے۔ اس سرمایہ سے استفادہ کے لیے حدیث اور اصول حدیث کی تقریباً ایک درجن کتب کی تعلیم وتدریس کا

Marfat.com

اہتمام ہے۔

درس نظامی

عصری تقاضہ کے پیش نظر مکمل جدید اصلاحات کو بروئے کار لاتے ہوئے قدیم علوم پڑھائے جاتے ہیں۔

شعبہ فارسی

ہمارا بیشتر علمی، اخلاقی اور دینی سرمایہ فارسی زبان میں ہے اس لیے ضروری ہے کہ فارسی زبان وادب پر عبور حاصل کر کے اس سے بھرپور استفادہ کیا جائے چنانچہ جامعہ کا شعبہ فارسی اس ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔

عربی ادب

عربی زبان نے ترقی کی جو منازل طے کی ہیں ان سے آشنا ہوئے بغیر جدید عربی زبان میں تحقیقات سے فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ یوں بھی ممالک عربیہ سے ہمارے برادرانہ تعلقات کا تقاضا ہے کہ طلباء اور شہری جدید عربی زبان حاصل کریں۔ جامعہ نظامیہ رضویہ میں عربی زبان وادب کا شعبہ قائم ہے جہاں طلبہ کو خصوصیت سے پریکٹس کرائی جاتی ہے۔

تصنیف وتالیف

کتاب انسانی ذہن میں تبدیلی لانے کا ایک نمایاں سبب ہے۔ اس موثر ترین امر کے پیش نظر جامعہ کے شعبہ تصنیف وتالیف نے اب تک سو (۱۰۰) سے زائد معیاری علمی ودینی کتابیں شائع کی ہیں نیز اس شعبہ میں مذہب، معاشیات، سیاسیات، اخلاقیات کے علاوہ کئی اہم موضوعات پر تحقیقی کام ہو رہا ہے۔

مدارس عربیہ کے طلباء میں قلم وقرطاس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لیے تنظیم المدارس الشہادۃ العالمیہ کے سالانہ امتحانات میں مختلف موضوعات پر مقالات لکھواتی ہے، جس کے باعث فارغ التحصیل ہونے والے علماء میں تصنیف وتالیف کی طرف خاص رغبت پائی جاتی ہے خصوصاً جامعہ نظامیہ رضویہ سے متعلق فضلاء کی اکثریت قلم کی عظمت کو اپنے دل میں جگہ دے چکی ہے۔

امتحانات

طلباء کے دل میں علوم وفنون کی اہمیت کو راسخ کرنے اور ان کی علمی استعداد وقابلیت بڑھانے

Marfat.com

کے لیے ہر تین ماہ بعد امتحانات کا انعقاد از حد ضروری ہے، جس پر جامعہ با قاعدگی سے عمل پیرا ہے۔ یہ امتحانات (سہ ماہی، ششماہی، نو ماہی اور سالانہ) تحریری و تقریری طور پر منعقد ہوتے ہیں نیز تنظیم المدارس کے سالانہ امتحانات جو پورے پاکستان میں بیک وقت مطبوعہ پرچوں پر لیے جاتے ہیں اور مختلف علمی موضوعات پر مقالات لکھوائے جاتے ہیں۔ جامعہ کے طلباء نہایت خوشی سے شامل ہوتے ہیں۔ تنظیم المدارس کے تحت امتحانات میں کامیاب طلباء کو درجہ بدرجہ درج ذیل سندیں جاری کی جاتی ہیں جو حکومت پاکستان کے تعلیمی اداروں میں قابل قبول ہیں۔ اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء کو خصوصی انعام دیے جاتے ہیں۔

۱۔ الشھادۃ العالمیہ مساوی (ایم اے)

۲۔ الشھادۃ العالیہ مساوی (بی۔اے)

۳۔ الشھادۃ الثانویہ الخاصہ مساوی (ایف اے)

۴۔ الشھادۃ الثانویہ العامہ مساوی (میٹرک)

تقریبات

جامعہ کے طلباء کی ذہنی نشو و نما اجاگر کرنے کے لیے مذہبی و قومی تہوار منانے کے علاوہ ہفتہ وار محفل مذاکرہ (بزم ادب) منعقد ہوتی ہے جس میں طلباء حسب استعداد عربی، فارسی، اردو تقاریر سے اپنی پریکٹس جاری رکھتے ہیں۔

تفصیل اساتذہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور (۳۹)

۱۔ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی فاضل درس نظامی

۲۔ مولانا محمد عبد الحلیم فاضل درس نظامی

۳۔ مشرف قادری فاضل درس نظامی

۴۔ مولانا محمد رشید فاضل درس نظامی

۵۔ مولانا محمد عبد الستار فاضل درس نظامی

۶۔ مولانا سید غلام مصطفےٰ فاضل درس نظامی

۷۔ مولانا محمد خان فاضل درس نظامی

۸۔ مولانا محمد صدیق فاضل تنظیم المدارس

Marfat.com

۹۔ مولانا عبید اللہ فاضل تنظیم المدارس

۱۰۔ مولانا عبدالکریم فاضل تنظیم المدارس

۱۱۔ مولانا علی احمد فاضل تنظیم المدارس

۱۲۔ مولانا محمد اکبر فاضل تنظیم المدارس

۱۳۔ قاری محمد عبداللہ فاضل درس نظامی

۱۴۔ مولانا غلام فرید فاضل درس نظامی

۱۵۔ مولانا محمد منشاء فاضل درس نظامی

۱۶۔ قاری ظہور احمد صاحب فاضل تجوید وقرأت حفظ

۱۷۔ قاری محمد ارشد فاضل تجوید وقرأت حفظ

۱۸۔ قاری نور محمد فاضل تجوید وقرأت حفظ

۱۹۔ قاری محمد نذیر فاضل تجوید وقرأت حفظ

۲۰۔ قاری محمد سلیمان فاضل تجوید وقرأت حفظ

۲۱۔ قاری محمد اقبال فاضل تجوید وقرأت حفظ

۲۲۔ قاری محمد فیروز فاضل تجوید وقرأت حفظ

۲۳۔ حافظ محمد نذیر فاضل تجوید وقرأت حفظ

دارالافتاء

ملک اور بیرون ملک سے وصول ہونے والے دینی سوالات کے جوابات کتاب وسنت کی روشنی میں تحقیقی طور پر دیئے جاتے ہیں جس سے مسلمانوں کی دینی ومعاشرتی اور قانونی رہنمائی کی جاتی ہے۔ یہ شعبہ براہ راست مفتی صاحب کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے اور مفتی صاحب کو حضرت مولانا مفتی محمد عبدالطیف صاحب قادری کی معاونت حاصل ہے۔

لائبریری

طلباء کی رہنمائی اور ان کے مطالعاتی ذوق کی تسکین کے لیے وسیع لائبریری قائم ہے جس میں علمی، دینی، تاریخی اور ادبی ہر علم وفن اور مختلف موضوعات پر عربی، فارسی، اردو اور انگریزی کی بڑی وقیع کتابیں موجود ہیں۔ جن سے نہ صرف طلباء جامعہ بلکہ ریسرچ سکالر حضرات بھی استفادہ کرتے رہتے ہیں۔

Marfat.com

دارالاقامتہ

شجر علم، تربیت کے بغیر ثمر بار نہیں کر سکتا اور تربیت عمدہ ماحول پر منحصر ہے۔ جب طلباء کو شتر بے مہار چھوڑ دیا جائے تو وہ مدرسہ کی چار دیواری سے نکلتے ہی علمی و تربیتی باتوں کو پس پشت ڈال دیتے ہیں، اسی مقصد کے پیش نظر دینی اداروں میں طلباء کی رہائش کا انتظام کرنا پڑتا ہے، کیونکہ دینی ماحول میں تربیت یافتہ طلباء قوم وملت کا صحیح سرمایہ ثابت ہو سکتے ہیں چنانچہ جامعہ نظامیہ رضویہ میں ان مقاصد کی کماحقہ تکمیل کے لیے دارالاقامتہ موجود ہے۔ جہاں رہائش پذیر طلباء کے افعال واقوال کی قابل اساتذہ نگرانی کرتے ہیں۔ دارالاقامتہ میں سینکڑوں طلباء کے اخراجات قیام وطعام، میڈیکل اور دیگر ضروریات کا جامعہ ہی کفیل ہے۔

درجہ تخصص

ملک میں اسلامی قانون کے ماہرین کی کمی اسلامی نظام کے نفاذ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اسے پورا کرنے کے لیے درجہ تخصص (فقہ وقضا) کا اجرا کیا گیا۔ جس میں کتاب وسنت کی روشنی میں اسلامی اور جدید وقدیم قانونی ماہرین کی زیر نگرانی قضاء درس نظامی نیز ملکی جامعات سے فارغ قانون سے دلچسپی رکھنے والے طلباء کو فقہ وقانون میں تخصص کرایا گیا ہے تاکہ وہ قوم وملک کی رہنمائی میں اپنا کردار انجام دے سکیں۔

شعبہ تحقیق

جامعہ کے مدرسین خصوصیت کے ساتھ تصنیف وترجمہ کی طرف متوجہ ہیں اور صحاح ستہ میں سے بعض کتب کے تراجم شائع ہو کر علمی حلقوں سے خراج تحسین وصول کر رہے ہیں نیز متعدد کتب حدیث وشروح کے ترجمہ تسلسل سے کیے جا رہے ہیں۔ شعبہ نشر واشاعت تقریباً یک صد کتابیں شائع کر چکا ہے اور بہت سی زیر طبع اور مسودات کی صورت میں منتظر اشاعت ہیں۔ اس وقت متعدد کتب پر تحقیق کے علاوہ فتاوٰی رضویہ جلد سوم، چہارم پر تخریج وترجمہ اور جدید انداز پر ایڈیٹ کا کام زیر تکمیل ہے اور باقی دس (۱۰) جلدیں زیر تخریج ہیں اور ترجمہ وتحقیق کے لیے علماء کرام کی ایک ٹیم مقرر کی گئی ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے تحقیقی وعلمی رسائل نور دسایہ، مجموعہ رسائل ردمرزائیت محمود رسائل جنائز، جدید ترتیب وتحقیق کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔ جامعہ کے شعبۂ تحقیق کی اہمیت وکارکردگی کے اظہار کے لیے یہ بات کافی ہے کہ مختلف موضوعات پر تحقیق کرنے والے، پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کرنے والے،

Marfat.com

ملکی وغیر ملکی یونیورسٹیوں کے اصحاب علم جامعہ کے اس شعبہ سے استفادہ کرتے رہتے ہیں نیز جامعہ کے اس شعبہ کی خدمات کے پیش نظر حکومت پاکستان کے تحقیقی ادارے، اسلامی نظریاتی کونسل، وفاقی شرعی عدالت پاکستان، شریعت بنچ، سپریم کورٹ اور محکمہ پاکستان کے شعبہ تحقیق نے بارہا جامعہ نظامیہ رضویہ کے اس شعبہ کی طرف رجوع کیا اور مطلوبہ خدمات حاصل کر کے اس شعبہ کی خدمات کو خراج اعتراف و تحسین سے نوازا۔

جامعہ کے سالانہ امتحانات میں اب تک لکھے جانے والے سینکڑوں مقالات میں سے اہم موضوعات کی فہرست: (۴۰)

۱۔ ارتقاء فقہ اسلامی
۲۔ اسلام کا نظام زکوٰۃ
۳۔ زکوٰۃ کا اقتصادی نظام
۴۔ ہندوستان میں علم حدیث کا ارتقاء
۵۔ اسلامی معاشرہ پر تصوف کے اثرات
۶۔ اسلام اور ضبط تولید
۷۔ اسلام کا نظام اخلاق
۸۔ اسلامی نظام عدلیہ
۹۔ توحید و شرک
۱۰۔ اسلامی نظام سیاست
۱۱۔ عربی زبان اور اس کی خصوصیات
۱۲۔ امام اعظم کی فقہی خدمات
۱۳۔ امام بخاری اور علم حدیث
۱۴۔ تاریخ تدوین حدیث
۱۵۔ خلافت و امامت
۱۶۔ تحریک پاکستان میں علماء مشائخ کا کردار
۱۷۔ مدارس عربیہ کا نظام اور اس میں جدت کی ضرورت
۱۸۔ اسلام کا عسکری نظام
۱۹۔ خاندانی منصوبہ بندی کی شرعی حیثیت
۲۰۔ اسلام اور تجدید ملکیت
۲۱۔ مزارعت کی شرعی حیثیت
۲۲۔ موجودہ بینکاری کی شرعی حیثیت
۲۳۔ پرائیویڈنٹ فنڈ کی شرعی حیثیت
۲۴۔ امام اعظم کی اجتہادی خصوصیات
۲۵۔ اسلام میں جہاد کا صحیح مفہوم اور جہاد افغانستان کی شرعی حیثیت
۲۶۔ اسلامی عبادات عقل کی روشنی میں
۲۷۔ اسلام اور عورت
۲۸۔ جمع قرآن
۲۹۔ الناسخ والمنسوخ
۳۰۔ علم تفسیر اور اس کے اصول
۳۱۔ اسلام اور سود

Marfat.com

۳۲۔ اعجاز القرآن
۳۳۔ علم تفسیر اور اس کا ارتقاء
۳۴۔ محدثین احناف اور ان کی تصانیف
۳۵۔ تقابل ادیان
۳۶۔ اسلام اور سوشلزم کا تقابلی مطالعہ
۳۷۔ تبلیغ دین اور اس کے لوازمات
۳۸۔ حدود و تعزیرات شرعیہ کی افادیت
۳۹۔ بلا سود بینکاری
۴۰۔ مسئلہ تقلید
۴۱۔ اسلام اور سائنس
۴۲۔ محنت کش اور اسلام
۴۳۔ اسلامی معاشرہ میں طلبا کا کردار
۴۴۔ اعضاء کی پیوندکاری
۴۵۔ اسلام کا نظام قضاء
۴۶۔ اسلام کا نظام حکومت
۴۷۔ اسلامی قانون کے مصادر
۴۸۔ تحریک پاکستان اور اس کا پس منظر
۴۹۔ انسانی عظمت کا قرآنی تصور
۵۰۔ اسلامی معاشرت
۵۱۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور علم حدیث
۵۲۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور تصوف

مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ولد مولانا حمید اللہ صاحب ایک زمیندار گھرانے میں ۱۹۳۳ء میں بمقام ہزارہ میں پیدا ہوئے، ۱۹۴۶ء میں آپ نے باقاعدہ پڑھنا شروع کیا، وقت کے جلیل القدر علماء کرام کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا، مولانا محبوب الرحمٰن صاحب، مولانا سید منصور شاہ، مولانا غلام رسول شیخ الحدیث، امام اہل سنت حضرت مولانا سید ابوالبرکات شاہ، محدث پاکستان حضرت مولانا الحاج ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ جیسے جید اساتذہ سے آپ نے کسب علم کیا۔

۱۹۵۳ء میں حضرت شیخ الحدیث مولانا الحاج ابوالفضل محمد سردار احمد رحمۃ اللہ تعالیٰ کے دست عظمت نشان پر بیعت ہوئے۔ اسی سال ہی آپ کی شادی ہوئی۔

۱۹۵۶ء میں فارغ التحصیل ہوتے ہی آپ نے درس نظامی میں سند تدریس سنبھالی اور آج تک ابتداء سے انتہا تک جملہ مروجہ نصاب متعدد بار پڑھا چکے ہیں۔ آپ جامعہ نظامیہ رضویہ کے انتظامی امور کے ساتھ ساتھ مسند حدیث پر فائز رہے ہیں۔

۱۹۸۸ء میں اپنے خرچ پر حج و زیارت کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے نیز سفر حج میں آپ نے برطانیہ کے متعدد شہروں کا تبلیغی دورہ فرمایا، اکابر علماء و مشائخ نے آپ کی مساعی جمیلہ پر خراج تحسین پیش کیا۔ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور آپ کی علمی یادگار کے طور پر انشاء اللہ قائم رہے گا۔ اس شہرہ آفاق علمی

Marfat.com

گہوارہ کے علاوہ آپ کی متعدد علمی یادگاریں بھی آپ کی عظمت و رفعت کو سلام کرتی رہیں گی، انتہائی مصروفیت کے باوجود آپ نے متعدد مقالے اور کتابیں تصنیف فرمائیں۔ چند نام ملاحظہ ہوں:

۱۔ التوسل (عربی) ۲۔ تاریخ حجاز

۳۔ دینی تعلیم علماء دین کی نظر میں ۴۔ مجموعہ علمی مقالات

ان کے علاوہ فتویٰ جاری کرنا مستقل اہمیت کا قلمی کارنامہ ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل اور سیرت کمیٹی کی طرف سے نہایت دقیق موضوعات پر آپ نے متعدد مقالے تحریر کیے جو متعلقہ ادارے شائع کر چکے ہیں۔

آپ ملّی و قومی صلاحیتوں سے بہرہ ور ہونے کے باعث سرکاری اداروں میں بھی نمائندہ حیثیت سے شامل ہیں چنانچہ مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے رکن، مرکزی سیرت کمیٹی کے ممبر، صوبائی و مرکزی زکوٰۃ کونسل کے ممبر ہیں۔

آپ کے تلامذہ کی تعداد شمار سے باہر ہے کیونکہ آپ کی تقریباً ۳۵ سالہ تدریسی زندگی اس پر شاہد و عادل ہے۔ نیز جامعہ نظامیہ کے اکثر و بیشتر طلباء آپ ہی سے شرف تلمذ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تلامذہ جیسی معنوی، روحانی اولاد کے ساتھ ساتھ حقیقی اولاد کی نعمت سے بھی سرفراز فرمایا ہے چنانچہ آپ کی چار صاحبزادیاں اور چار صاحبزادے علوم دینیہ کی دولت حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔

مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

حضرت مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری ابن مولانا اللہ دتہ صاحب اہل سنت کی ایک معروف شخصیت ہیں جن کو تحقیقی، علمی، تاریخی کاوشیں محتاج تعارف نہیں، بڑے وسیع القلب اور شفیق و مخلص عالم ہیں، آپ بہت سی، تاریخی، درسی، فقہی عربی، فارسی اور اردو کتابوں کے مصنف ہیں۔ بیسیوں مضامین اور مقالات و تقدیمات، رسائل و جرائد متعدد کتب کی زینت بن چکے ہیں۔

آپ ۱۹۴۴ء میں مشرقی پنجاب کے ضلع ہوشیار پور کے ایک مشہور قصبہ مرزا پور میں پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ پرائمری پاکستان میں پاس کیا پھر ملک کی مختلف مشہور درسگاہوں میں دینی علوم و فنون کی تحصیل میں مصروف رہے یہاں تک ۱۹۶۵ء میں مسند درس سنبھالی اور جامعہ نعیمیہ لاہور سے تدریس کا آغاز کیا، حج و زیارت کی نعمت عظمیٰ حاصل کر چکے ہیں۔ آپ کے اساتذہ کرام میں درج ذیل اسماء گرامی خصوصیت سے قابل ذکر ہیں:

امام المنطق حضرت علامہ عطاء محمد چشتی گولڑوی بندیالوی مدظلہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام

Marfat.com

رسول صاحب مدظلہ، حضرت مولانا حافظ محمد احسان الحق قادری مدظلہ، حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ۔ آپ امام اہل سنت حضرت مولانا سید ابوالبرکات شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ سے شرف بیعت رکھتے ہیں۔

آپ نے جامعہ نعیمیہ لاہور سے تدریس[4] کا آغاز کیا بعدہ جامعہ نظامیہ رضویہ تشریف لائے، پھر دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور ہزارہ اور مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال میں تدریسی خدمات انجام دیں۔ آخر ۱۹۷۴ء میں دوبارہ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی نے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور طلب فرمایا۔ مفتی صاحب نے آپ کی فنی صلاحیتوں کے باعث صدر المدرسین کا عہدہ تفویض کیا۔ تدریس کے ساتھ ساتھ آپ نے تحریری و تصنیفی طور پر قابل قدر خدمات انجام دیں نیز اشاعت کا محاذ مضبوط کرنے کے لیے مکتبہ قادریہ قائم کیا جو وطن عزیز پاکستان کے اشاعتی اداروں میں ممتاز مقام رکھتا ہے، مولانا شرف قادری صاحب کی تربیت سے طلباء کرام میں تحریری ذوق میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ آپ عرصہ چودہ سال سے جامعہ میں تدریسی و تحقیقی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

تصنیفات و تالیفات

آپ کے قلم حقیقت سے پچاس سے زائد کتابیں، رسائل عربی، فارسی، اُردو تصنیف ہو چکے ہیں۔ اختصار کے پیش نظر چند کتابوں کے نام درج کیے جاتے ہیں جو شائع ہو چکی ہیں:

۱۔ تذکرہ اکابر اہل سنت

۲۔ الرضاۃ حاشیہ مرقاۃ منطق

۳۔ فضل حق حاشیہ نام حق (اُردو)

۴۔ حاشیہ کریما (اُردو)

۵۔ حاشیہ بدائع منظوم (اُردو)

۶۔ حاشیہ تحفہ نصائح (اُردو)

۷۔ مبحث التوسل (عربی)

۸۔ ترجمہ مدارج النبوت فارسی (اُردو) کشف النور عن اصحاب القبور

۹۔ لمحات شمیہ حاشیہ فوائد مکیہ (اُردو)

۱۰۔ کشف النور عن اصحاب القبور (اُردو)

۱۱۔ ترجمہ تحقیق الفتوی (اُردو)

Marfat.com

۱۲۔ سوانح سراج الفقہا (اُردو)

۱۳۔ برکات آل رسول ترجمہ الشرف المؤبد لآل محمد

۱۴۔ احسن الکلام فی مسئلۃ القیام

۱۵۔ ترجمہ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات (اُردو)

۱۶۔ غایۃ الاحتیاط فی مسئلۃ الاسقاط

مولانا محمد صدیق ہزاروی

مولانا محمد صدیق ہزاروی سعیدی ابن مولانا محمد عبداللہ صاحب ۱۵۔ ستمبر ۱۹۴۷ء کو جب کہ پاکستان کو جلوہ گر ہوئے ابھی ایک ماہ ہوا تھا۔ آپ موضع چھڑ تحصیل و ضلع مانسہرہ (ہزارہ) میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ اور برادر اکبر مولانا عبدالرشید رضوی سے حاصل کی۔ ۱۹۶۳ء میں گورنمنٹ ہائی سکول ایبٹ آباد سے میٹرک کیا۔ ۱۹۷۲ء میں لاہور بورڈ سے فاضل عربی، ۱۹۷۳ء میں ایف اے اور ۱۹۸۶ء میں بی اے کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی سے حاصل کی جبکہ آپ نے مروجہ دینی تعلیم کا آغاز دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور (ہزارہ) سے کیا۔ پھر ملک کے مختلف مدارس میں علمی پیاس بجھاتے رہے۔ آخر کار جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کو اپنا دامن و مسکن بنایا۔ ۱۹۷۵ء میں تنظیم المدارس پاکستان کے الشہادۃ العالمیہ (ایم اے) امتحان میں شامل ہوئے اور ملک بھر میں اول پوزیشن لے کر خصوصی انعام حاصل کیا۔ آپ کو جن علماء اسلام سے شرف تلمذ نصیب ہے ان میں سے چند مشہور اساتذہ کے نام درج کیے جاتے ہیں:

استاذ العلماء شیخ الحدیث مولانا مہر الدین صاحب نقشبندی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی مدظلہ، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولانا غلام فرید صاحب ہزاروی، مولانا سید زبیر شاہ صاحب، مولانا حسن الدین صاحب ہاشمی، مولانا مفتی ریاض الدین۔

۱۹۷۵ء میں فراغت کے ساتھ ہی آپ نے جامعہ نظامیہ رضویہ سے تدریسی مشن کا آغاز کیا، صرف، نحو، فقہ، حدیث، عربی ادب اور دیگر اسباق بڑی عرقریزی اور پوری مہارت سے پڑھا رہے ہیں۔ مختلف مقامات پر خطابت کی ذمہ داری سے بھی عہدہ برآ ہوتے رہے، آخر کار جامع مسجد خراسیاں متصل جامعہ نظامیہ رضویہ میں محکمہ اوقاف کی طرف سے تقرری عمل میں آئی اور یہیں پر خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں، نیز تنظیم المدارس کے مرکزی دفتر کو بھی آپ کی خدمات حاصل ہیں۔ غزالی زمان حضرت علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ سے بیعت کا شرف رکھتے ہیں۔ اسی نسبت سے قائم تنظیم

Marfat.com

بزمِ سعید کی نظامت آپ کے سپرد ہے، مولانا محمد صدیق صاحب ہزاروی مدظلہ گوناگوں اوصاف کے حامل ہیں۔ اپنے اساتذہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے راہوارِ قلم کو بھی خوب چلاتے ہیں چنانچہ آپ کی قلمی نگارشات میں سے چند ایک نام ملاحظہ فرمائیں جو شائع ہو چکی ہیں:

۱۔ جامعہ ترمذی دو جلد (اردو ترجمہ)

۲۔ حصن حصین (اردو ترجمہ)

۳۔ تعارف علماء اہل سنت (۱۰۵ علماء کرام کے حالات سوانح)

۴۔ دو نامور مجاہد

۵۔ ترجمہ غنیۃ الطالبین (اردو)

۶۔ بابرکت راتیں

۷۔ ریاض الصالحین (اردو ترجمہ)

۸۔ شمائل ترمذی (اردو ترجمہ)

۹۔ تعلیمات رضا -- طحطاوی علی الدر المختار پر اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ کے حواشی کا ترجمہ و تخصیص

۱۰۔ تعلیمات رضا -- معالم التنزیل کے حواشی کا ترجمہ و تخصیص

۱۱۔ وسیلہ کی شرعی حیثیت - مفاہیم کے ایک باب کا ترجمہ

ان کے علاوہ متعدد تراجم و تصانیف غیر مطبوعہ بیسیوں علمی و تاریخی مقالات و مضامین رسائل و جرائد کی زینت بن چکے ہیں۔

مولانا حافظ عبد الجبار سعیدی

حضرت مولانا حافظ عبد الستار صاحب قادری سعیدی ولد شیر دل ایک زمیندار خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ موضع کنگا نوالہ ضلع راولپنڈی میں ۱۱/ اکتوبر ۱۹۴۹ء کو پیدا ہوئے۔ قرآن پاک حفظ کرنے کے بعد جامعہ نظامیہ رضویہ میں ۱۹۶۹ء سے مروجہ دینی تعلیم شروع کی اور مسلسل ۱۹۷۲ء تک مصروف تعلیم رہے، آپ کے اساتذہ میں چند کے نام درج کیے جاتے ہیں جن کی اعلیٰ تربیت سے آپ بہرہ ور ہیں:

حضرت شیخ الحدیث علامہ مہر الدین صاحب جماعتی نقشبندی رحمۃ اللہ تعالیٰ، حضرت مولانا مفتی محمد عبد القیوم صاحب ہزاروی، حضرت مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری، مولانا حسن الدین صاحب ہاشمی اور مولانا محمد سلیمان صاحب قادری رضوی مدظلہم۔

۱۹۷۶ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور سے فارغ التحصیل ہوتے ہی اپنی عملی زندگی کا تدریس

Marfat.com

جیسے اعلیٰ شعبہ سے آغاز فرمایا۔ ابتداً امامت و خطابت کی ذمہ داری ۱۹۷۳ء سے ہی سنبھال چکے تھے، تدریس کے دوران آپ کی دیگر انتظامی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے حضرت مفتی صاحب نے آپ کو ناظم تعلیمات کا منصب بھی سپرد کیا اور آپ اس عہدہ کی تمام تر ذمہ داریوں سے بڑی عمدگی سے عہدہ براہو رہے ہیں۔

۱۹۷۹ء میں آپ نے سلف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے غزالی زمان حضرت علامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی، ۱۹۸۳ء میں حج و زیارت سے بھی بہرور ہو چکے ہیں۔ مجاہد تحریک پاکستان مولانا محمد بخش صاحب مسلم (بی اے) رحمۃ اللہ تعالیٰ کے وصال کے بعد ان کی یادگار جامع مسجد المعروف مسلم مسجد لاہور میں محکمہ اوقاف کی طرف سے آپ کی تقرری عمل میں آئی اور آپ علامہ مرحوم کی نیابت کا حق ادا کر رہے ہیں۔

دارالعلوم کے تربیتی ماحول نے آپ پر بھی خاصا اثر ڈال رکھا ہے چنانچہ اپنے اساتذہ کرام کے نقش قدم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے قلمی محاذ پر بھی خاطر خواہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی اب تک درج ذیل کتابیں مارکیٹ میں آچکی ہیں:

۱۔ مراۃ التصانیف	۲۔ ترجمہ سنن نسائی (اردو)
۳۔ ترجمہ الاصول الاربعہ (اردو)	۴۔ مصنفین صحاح ستہ اور ان کی شرائط

ان کے علاوہ متعدد مضامین رسائل و جرائد کی زینت بن چکے ہیں۔

مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب عقیل

مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ صاحب عقیل، درہ حاجی پیر ضلع پونچھ کشمیر کے مشہور گاؤں جی سیداں میں ۲۵ر دسمبر ۱۹۵۸ء کو پیدا ہوئے۔ آپ حسینی سادات کے بخاری خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی سید بہار شاہ ہے، موصوف انتہائی صابر، متوکل اور اسلاف کی عملی تصویر ہیں۔

آپ نے ابتدائی دینی تعلیم کا آغاز سکول سے کیا۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جی سیداں سے پلندری منتقل ہونا پڑا۔ وہاں قرآن کریم اور ابتدائی درسی کتب پڑھیں۔ امتحانات میں ہمیشہ امتیازی پوزیشن حاصل کی۔ ایک مرتبہ صدر آزاد کشمیر نے اعلیٰ پوزیشن پانے پر خصوصی انعام سے نوازا اور مدرسہ سے وظیفہ بھی جاری ہوا۔ پھر مدرسہ تعلیم الاسلام حنفیہ عباس پور میں جامی تک کتابیں پڑھیں۔

۱۹۷۵ء میں تنظیم المدارس کے زیر اہتمام الشہادۃ العالمیہ (ایم اے اسلامیات) کے امتحان میں شامل ہوئے اور پاکستان بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کر کے خصوصی انعام پایا۔ تنظیم المدارس کے

Marfat.com

امتحان میں ایک پرچہ صرف مقالہ کی صورت میں ہوتا ہے، چنانچہ مقالہ نویسی میں آپ نے اوّل پوزیشن حاصل کی اور فراغت کے ساتھ ہی جامعہ نظامیہ رضویہ میں مدرس مقرر ہوئے، نیز تدریسی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے ساتھ ساتھ جدید تعلیم بھی جاری رکھی چنانچہ ۱۹۷۷ء میں میٹرک اور ۱۹۸۱ء میں ایف اے کیا اور اب بی اے کر چکے ہیں۔

مولانا سید غلام مصطفےٰ شاہ صاحب عقیل مہرانی تصنیف کے بھی شہسوار ہیں، چنانچہ آپ نے اب تک درج ذیل تصنیفی کام کیا ہے:

۱۔اعلیٰ حضرت بریلوی کی سیاسی خدمات ۲۔ارتقاء فقہ اسلامی

۳۔شاہ جیلان بے مثال مبلغ اسلام ۴۔مسلمان خواتین کی علمی خدمات

۵۔تعلیمات رضا: بخاری شریف کی شرح ارشاد الباری پر حواشی کی تخریج

ان کتابوں کے علاوہ ملک کے قومی اخبارات اور رسائل و جرائد میں بیسیوں مضمون شائع ہو چکے ہیں۔

جامعہ نظامیہ رضویہ مدرسین میں نہ صرف خود کفیل ہے بلکہ دوسرے اداروں میں بھی جامعہ کے فضلاء درس و تدریس پر فائز ہیں۔ حضرت شاہ صاحب کے اساتذہ میں مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی اور مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

مولانا غلام نصیر الدین صاحب چشتی گولڑوی

مولانا غلام نصیر الدین صاحب چشتی ابن میاں محمد علی صاحب ہارون آباد ضلع بہاول نگر کے ایک گاؤں چک نمبر ۷۳:۴۔آر میں یکم دسمبر ۱۹۶۰ء کو پیدا ہوئے۔ قرآن کریم سے اپنی تعلیم کا آغاز جناب سید علی شاہ صاحب سے کیا۔ ۱۹۶۶ء میں سکول داخل ہوئے، مڈل کرنے کے بعد درس نظامی کے لیے ملک کی مشہور دینی درسگاہوں سے اکتساب فیض کرتے رہے یہاں تک کہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں داخلہ لیا اور یہاں سے ۱۹۸۵ء میں الشہادۃ العالمیہ (ایم اے اسلامیات) کی سند حاصل کی۔ تنظیم المدارس کے زیر اہتمام ہونے والے امتحان میں پورے ملک سے دوسری پوزیشن لے کر خصوصی انعام پایا اور اسی سال جامعہ نظامیہ رضویہ میں تدریس کی ذمہ داریوں کو نبھانا شروع کر دیا۔ آپ اپنے اساتذہ کی طرح نہایت محنتی اور جفاکش ہیں۔ انتہائی محنت اور لگن سے طلبا کو درس دیتے ہیں۔ عربی زبان و ادب پر خاصا عبور رکھتے ہیں۔ آپ کے اساتذہ میں چند کے نام درج ذیل ہیں:

مولانا علامہ فیض احمد فیض گولڑوی، صاحبزادہ نصیر الدین نصیر گولڑوی، مولانا عبدالرزاق صاحب

Marfat.com

بریلوی، مولانا اللہ بخش صاحب اویسیت شیخ عبدالجواد المصری الازہری، شیخ عبدالغنی المصری الازہری، مولانا غلام رسول صاحب سعیدی، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری اور حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم صاحب ہزاروی مدظلہم۔

مولانا غلام نصیرالدین نے ۱۹۷۵ء میں حضرت پیر سید عبدالحق شاہ صاحب گولڑوی کے دست اقدس پر بیعت کا شرف پایا۔ تدریس سے والہانہ محبت کے باعث امامت وخطابت کی ذمہ داریوں سے محفوظ ہیں۔ ہاں اساتذہ کرام کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قرطاس وقلم سے گہرا لگاؤ ہے چنانچہ آپ کے علمی قلم کی نگارشات میں ''علم منطق اور اس کی ضرورت''، شرح اربعین نووی، ترجمہ تمہید ابوشکور سالمی قابلِ ذکر ہیں۔

۷۔ جامعہ اشرفیہ لاہور کی علمی ودینی خدمات

تاریخی وعلمی تعارف

جامعہ اشرفیہ لاہور کا شمار پاکستان کے ممتاز ترین دینی مدارس میں ہوتا ہے۔ مدرسہ کے بانی و سرپرست اعلیٰ اور اولین مہتمم جناب حضرت مولانا مفتی محمد حسین صاحب تھے جن کو حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی سے خصوصی عقیدت تھی۔ اس لیے اس درسگاہ کا نام بھی ان کے نام کی مناسبت سے جامعہ اشرفیہ رکھا گیا۔ جامعہ اشرفیہ کے صدر دروازہ پر درج ذیل شعر تحریر ہے۔

درسگاہ علم دین ابن جامعہ اشرفیہ از معارف لامعہ
یادگار مولوی معنوی مولوی اشرف علی تھانوی

جامعہ اشرفیہ قیام پاکستان سے قبل مسجد نور امرتسر میں مدرسہ نعمانیہ کے نام سے چالیس برس قبل ۱۹۰۷ء میں قائم ہوا تھا اور اس طرح تقسیم ملک کے بعد ۱۹۴۷ء میں جب مسلمانوں نے ہجرت کی اور مشرقی پنجاب سے یہاں پاکستان میں منتقل ہونے لگے تو مدرسہ اشرفیہ کے کارکن اور اساتذہ بھی لاہور ہجرت کر کے آ گئے اور لاہور میں اہم علمی اور تجارتی مرکز نیلا گنبد میں ایک متروکہ بلڈنگ کا حصہ الاٹ کروا کر ۲۴ ستمبر ۱۹۴۷ء کو جامعہ اشرفیہ کے نام سے اس مدرسہ کی نشاۃ ثانیہ ہوئی۔ یہ جگہ محکمہ تعلیم اور پنجاب یونیورسٹی سے ملحقہ ہے۔

اس کے بعد مدرسہ ترقی کرتا چلا گیا اور اہل ثروت حضرات کے تعاون سے فیروز پور روڈ پر ایک وسیع وعریض جگہ منتخب کی گئی جہاں پر جامعہ اشرفیہ کی عمارت بنائی گئی اور اس طرح مدرسہ وہاں شفٹ

Marfat.com

ہو گیا۔ اس وقت مدرسہ کی عمارت بہت خوبصورت ہے اور اس کا شمار پاکستان کے اہم مدارس میں ہوتا ہے۔ یہاں سے ہزاروں کی تعداد میں طلبہ فیضان علم حاصل کر کے فارغ التحصیل ہوئے اور پاکستان کے علاوہ عرب ممالک میں بھی دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس وقت اس جامعہ کی سند ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کے برابر قرار دی گئی ہے۔

مہتمم مولانا محمد عبداللہ صاحب

انتظامیہ: ایک مجلس منتظمہ موجود ہے جو حکومت سے رجسٹرڈ ہے مجلس منتظمہ میں لاہور شہر کی اہلِ علم اور باا‌ثر شخصیات شامل کی گئی ہیں۔

مسلک: حنفی دیوبندی

صدر مدرس: مولانا محمد مالک کاندھلوی صاحب فاضل دیوبند

تفصیل اساتذہ(۴۲)

۱۔ مولانا محمد عبیداللہ، فاضل دیوبند
۲۔ مولانا مفتی جمیل احمد، فاضل سہارنپور
۳۔ مولانا مفتی ممتاز احمد، فاضل سہارنپور
۴۔ مولانا اسلم صاحب، فاضل سہارنپور
۵۔ مولانا عبدالرحمٰن، فاضل درس نظامی
۶۔ مولانا محمد موسیٰ، فاضل درس نظامی
۷۔ صوفی محمد سرور، فاضل درس نظامی
۸۔ مولانا محمد یعقوب، فاضل درس نظامی
۹۔ مولانا نور محمد، فاضل درس نظامی
۱۰۔ مولانا مشرف علی، فاضل درس نظامی
۱۱۔ مولانا محمود اشرف، فاضل درس نظامی
۱۲۔ مولانا وکیل احمد، فاضل درس نظامی
۱۳۔ مولانا عبدالرحیم، فاضل درس نظامی
۱۴۔ مولانا فضل الرحیم، فاضل درس نظامی
۱۵۔ مولانا محمد اکرم، فاضل درس نظامی
۱۶۔ مولانا محمد رمضان، فاضل درس نظامی
۱۷۔ مولانا عبدالمتین، فاضل درس نظامی
۱۸۔ قاری محمد زبیر، فاضل حفظ و تجوید و قرأت
۱۹۔ حافظ قاری ارشد عبید، فاضل حفظ و تجوید و قرأت
۲۰۔ زوجہ محمد یاسین (قاریہ)، فاضل حفظ و تجوید و قرأت
۲۱۔ قاری غلام فرید، فاضل حفظ و تجوید و قرأت
۲۲۔ قاری محمد صدیق، فاضل حفظ و تجوید و قرأت
۲۳۔ قاری محمد اسماعیل، فاضل حفظ و تجوید و قرأت

Marfat.com

تعداد طلباء

حفظ = ۳۰۰
تجوید و قرأت = ۲
تحتانی شعبہ درس نظامی = ۳۵۰
موقوف علیہ شعبہ درس نظامی = ۲۰۰
دورہ حدیث شعبہ درس نظامی = ۱۷۵
تفسیر = ۱۰۵
رہائشی طلبہ = ۳۵۰

نصاب مدرسہ: مدرسہ کا نصاب درس نظامی ہے۔

شعبہ جات

ا۔ شعبہ حفظ و تجوید و قرأت

اس میں مقامی طلباء کی اکثریت ہے اور چھوٹے بچوں کو بلا معاوضہ قرآن مجید کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ شعبہ ایک عالم دین کی نگرانی میں قائم ہے اور یہاں نامور حفاظ و قاری بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہیں۔

۲۔ درجہ ابتدائی

قرآن مجید کی تعلیم کے بعد دینیات کی ابتدائی تعلیم کے لیے یہ شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ بچوں کو یہاں پر اُردو، حساب، لکھائی اور دوسری ضروری چیزیں پڑھائی جاتی ہیں جس سے وہ روزمرہ کے حساب و کتاب میں ماہر ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ انہیں تعلیم الاسلام، بہشتی زیور اصلاح الرسول وغیرہ اخلاقیات اور دینی مسائل کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔ ابتدائی عربی اور فارسی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

۳۔ شعبہ درس نظامی

۴۔ شعبہ تبلیغ

اس شعبہ کی افادیت بہت زیادہ ہے۔ اس کے لیے مدرسہ کے طلباء اور مدرسین شہر اور مضافات میں تبلیغ کے جملہ دینی فرائض سے عہدہ برآء ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ روزانہ درس قرآن باقاعدگی سے ہوتا ہے۔ ظہر اور عصر کی نماز کے بعد مجلس وعظ بھی ہوتی ہے اور ہر شخص اس میں شریک ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جامعہ میں ہر سال ایک تبلیغی اجتماع ہوتا ہے۔ پاکستان کے مشہور علماء اس میں شریک ہوتے ہیں اور وعظ و تبلیغ سے امت مسلمہ کی اصلاح کرتے ہیں۔

Marfat.com

۵۔شعبہ نشر واشاعت

اس شعبہ نے حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات پر مشتمل اٹھارہ کتب ورسائل شائع کیے ہیں اس کے علاوہ دیگر موضوعات پر سینکڑوں رسائل اور مضامین شائع کیے جا چکے ہیں۔

۶۔دارالافتاء

جامعہ اشرفیہ کے پہلے مفتی حضرت مفتی محمد حسن صاحب تھے اس طرح ہر ماہ یہاں پر ۳۵۰ فتوے تقریباً جاری کیے جاتے ہیں اس وقت مولانا محمد عبداللہ صاحب اور حضرت مالک کاندھلوی صاحب مفتی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

یہاں پر کسی بھی فتوے کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ مدرسہ میں دارالافتاء کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے اور ایک سال میں اوسطاً تقریباً پانچ ہزار فتاویٰ جاری ہوتے ہیں۔

۷۔لائبریری

جامعہ اشرفیہ کا اپنا کتب خانہ ہجرت کے وقت امرتسر میں ہی رہ گیا لیکن بعد میں تھانہ بھون ضلع مظفرنگر یو۔پی سے مدرسہ امدادالعلوم کا کتب خانہ خاص شرائط کے ساتھ جامعہ اشرفیہ کو مل گیا جس میں ۸۶۰ قیمتی کتب تھیں۔اس کے علاوہ دوسرا نہایت مفید کتب خانہ ضلع جھنگ کے شہر چنیوٹ سے حافظ محمد سرور نے جامعہ اشرفیہ کو دیا جس میں ۲۳۵ کتب تھیں اس کے علاوہ مزید ضلع ہزارہ سے ریاست امب دربند کے والی جناب خاں نواب محمد فرید خان نے ۲۶۷ کتابوں پر مشتمل ایک کتب خانہ جامعہ اشرفیہ کو دیا۔

جامعہ اشرفیہ کی انتظامیہ نے اس کے علاوہ بھی دیگر بہت سی قیمتی کتب خریدیں اس وقت لائبریری تقریباً دس ہزار خوبصورت کتب پر مشتمل ہے۔

عمارات[۴۴]

جامعہ اشرفیہ کی نئی عمارت فیروز پور روڈ پر اچھرہ کے قریب نہر کے کنارے واقع ہے۔اس کے سامنے رحمٰن پورہ کی آبادی ہے اور دوسری سمت گلبرگ کا خوبصورت علاقہ ہے۔جامعہ کی اراضی بہت وسیع ہے اور اس کی عمارت بہت ہی خوبصورت بنائی گئی ہے۔موجودہ عمارات درج ذیل حصوں پر مشتمل ہیں۔

۱۔ صدر دروازہ سے ملحق بالائی منزل میں دارالتجوید کا وسیع ہال اور کمرہ۔

۲۔ کتب خانہ ایک وسیع ہال پر مشتمل ہے اور اس کے ساتھ دارالافتاء کا وسیع کمرہ ہے۔

Marfat.com

۳۔ تیرہ درسگاہیں اوران کے متصل دارالتصنیف کا ایک وسیع کمرہ نیز دفتر جامعہ اور دفتر اہتمام کے دو کمرے اس عمارت کے علاوہ دارالحدیث اوراعلیٰ جماعتوں کے کمرے اور برآمدے، دکانیں اور دوسری متعدد عمارات تعمیر ہو چکی ہیں۔

۴۔ طلبہ کے لیے ایک عظیم الشان دارالاقامہ ہے جس میں ۵۰۰ کے قریب طلبہ قیام کر سکتے ہیں۔

۵۔ جامعہ کے اندر متعدد کوٹھیاں اور مکانات بھی زیر تعمیر ہیں تا کہ اساتذہ کو رہائش کی سہولت ہو۔

۶۔ جامعہ کے اندر ایک بڑی مسجد ہے جس میں اندرونی ہال، دو بغلی وسیع برآمدے ہال کے ساتھ وسیع وعریض برآمدہ اور بالائی حصے میں دونوں طرف مستورات کے لیے باپردہ گیلریاں۔

۷۔ مسجد کے شمال میں خانقاہ کے لیے دس حجرے کے کمرے اور جنوب میں حجرے کے گیارہ کمرے اور سب کمروں کے سامنے آٹھ فٹ چوڑا برآمدہ۔

۸۔ مسجد کے صدر دروازے کے ساتھ زریں منزل میں دارالقرآن کا وسیع کمرہ صدر دروازہ، لاہور کی شاہی عالمگیری مسجد کی یاد دلاتا ہے۔

۸۔ مظفرّ المدارس مدرسۃ الواعظین لاہور

تعارف

مدرسہ عالیہ مظفرّ المدارس، مدرسۃ الواعظین لاہور جناب نواب مظفر علی خان قزلباش نے اپنے مذہب سے گہری وابستگی اور ملت کے لیے جذبہ خدمت کی بنا پر قائم کیا۔ اس کا افتتاح ۷/اپریل ۱۹۷۴ء کو لاہور میں کیا گیا۔ اپریل ۱۹۷۹ء میں مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کو سند ''واعظ'' عطا کرنے کے لیے نواب صاحب نے جلسہ کی صدارت کی تھی۔ یہ مدرسہ فقہ جعفریہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ مولانا سید محمد عارف سابق پرنسپل جامعہ حسینیہ جھنگ کو اس مدرسہ کا مدرس مقرر کیا گیا۔ علامہ مرزا یوسف صاحب بھی اس مدرسہ سے وابستہ ہو گئے۔ اس کے علاوہ سید مرتضےٰ حسین کو بھی یہاں مدرس مقرر کر دیا گیا جو اعزازی طور پر خدمات انجام دینے لگے۔ مدرسہ کے اساسی مقاصد میں مسلک فقہ جعفریہ کی ترقی وترویج اور طلبہ کو فارسی وعربی بولنے اور لکھنے کی تربیت دینا اور جدید علوم کی تعلیم دینا شامل ہیں۔

مہتمم: علامہ مرزا یوسف صاحب

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولوی محمد عباس مولوی فاضل واعظ مدرسہ ہذا ۲۔ مولوی کرار حیدر صاحب

Marfat.com

۳۔مولوی سجاد حسین بخاری ۴۔مولوی ذاکر حسین شگروی

۵۔مولوی سید محمد حسنین نقوی

تعداد طلبہ

مدرسہ میں ۲۲۰ طلبہ زیر تعلیم ہیں جن کی رہائش و قیام و طعام کا بندوبست بھی ادارہ کے سپرد ہے۔

تصنیف و تالیف

مدرسہ کا باقاعدہ شعبہ تصنیف و تالیف ہے اور یہاں سے دو رسالے شائع ہوئے۔

۱۔ارسال الدین ۲۔البتول فی وحدت بنت الرسول

اس کے علاوہ ادارہ کے طلبہ نے اپنے فارغ ہونے کے آخری سال میں درج ذیل رسالے تالیف کیے۔(۴۳)

۱۔سر مکتوم رد عقد ام کلثوم از مولوی محمد عباس صاحب

۲۔صفوان رد تحریف قرآن از مولوی طالب حسین

۳۔رحماء بینھم مولوی ذاکر حسین

۴۔رد مسئول فی رد بنات رسول از مولوی کرار حیدر

۵۔ھلک من غصب الفدک از مولوی سید سجاد حسین

۶۔مقدس تحریک اثبات عزاداری از مولوی سید محمد حسنین

عمارت

مدرسہ الواعظین کا قیام فقہ جعفریہ سے تھا لہٰذا مسلک اثنائے عشریہ کے بھرپور تعاون سے ایک خوبصورت عمارت لاہور شہر میں بنائی گئی جو ۱۵ کمروں اور برآمدوں و دیگر ضروریات پر مشتمل ہے۔ ہوسٹل بھی اس کے ساتھ ملحق ہے جہاں طلبہ قیام کرتے ہیں۔ عمارت کی تعمیر میں جناب نواب مظفر علی قزلباش نے بھرپور امداد کی۔

۹۔مرکزی دارالعلوم حزب الاحناف ٹرسٹ دربار روڈ لاہور

تعارف

دارالعلوم حزب الاحناف ٹرسٹ دربار روڈ لاہور پاکستان کی انتہائی قدیم درسگاہوں میں سے

Marfat.com

ہے اور احناف بریلی کی ایک مرکزی اور اہم درسگاہ ہے حضرت مولانا سید دیدار علی شاہ صاحب نے یکی دروازہ اور لنڈا بازار لاہور کے درمیان ایک مختصر مکان کرایہ پر لے کر درس وتدریس کا آغاز کیا کچھ عرصہ بعد ۱۹۲۴ء میں آپ نے موجودہ مسجد کی بنیاد رکھی۔ اس وقت یہ ایک بالکل چھوٹی مسجد تھی اور مسجد شیرانوالہ کے نام سے موسوم تھی۔

اس وقت لاہور میں آپ کے اور دارالعلوم حزب الاحناف کے مخلص معاونین میں سرفہرست، جناب محرم علی صاحب چشتی، حاجی فیروزالدین، میاں غلام قادر، رئیس اعظم لاہور اور حاجی شمس الدین صاحب مرحوم سابق ناظم دارالعلوم تھے۔ اس دور میں دارالعلوم میں طلبہ مختلف ممالک برما، چین، کابل، قندھار، رنگون اور سری لنکا تک سے حاضر ہو کر دینی علم حاصل کرتے تھے اور طلبہ کی تعداد اس وقت تقریباً ایک سو کے قریب تھی۔ بانی دارالعلوم حضرت مولانا دیدار علی شاہ صاحب کی وفات کے بعد آپ کے فرزند حضرت مولانا ابوالبرکات سید احمد شاہ صاحب نے مدرسہ کے انتظام کا بیڑا اٹھایا۔ موصوف عرصہ ۲۵ سال تک مدرسہ کے انتظام وانصرام میں مصروف رہے اور اس کے بعد سید احمد شاہ صاحب کے بیٹے مولانا سید محمود احمد رضوی صاحب مدرسہ کا انتظام چلا رہے ہیں۔

مہتمم: مولانا سید محمود احمد رضوی

مسلک: حنفی بریلوی

انتظامیہ: مدرسہ کا انتظام ایک مجلس عاملہ کے تحت ہے۔ یہ ایک منتخب اور رجسٹرڈ ادارہ ہے۔

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا مہرالدین فاضل درس نظامی
۲۔ مولانا عبدالقیوم فاضل درس نظامی
۳۔ مولانا عبدالغفور فاضل درس نظامی
۴۔ مولانا محمد یعقوب فاضل درس نظامی
۵۔ مولانا احمد دین نوگیروی فاضل درس نظامی
۶۔ مولانا غلام سرور فاضل درس نظامی
۷۔ مولانا مفتی محمد رمضان فاضل درس نظامی
۸۔ قاری نور الٰہی فاضل تجوید وقرأت
۹۔ حافظ نذر حسین فاضل تجوید وقرأت

مہتمم مدرسہ جناب مولانا سید محمود احمد صاحب رضوی دارالعلوم میں استاد ادب ومعانی کے فرائض بھی انجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ ماہنامہ رضوان لاہور کے مدیر اور متعدد علمی وتبلیغی کتابوں کے مؤلف ومصنف ہیں جو درج ذیل ہیں:

۱۔ فیوض الباری شرح بخاری ۲۔ خصائص مصطفےٰ ۳۔ جامع الصفات

Marfat.com

۴۔روح ایمان　　۵۔بیعت رضوان　　۶۔مکالمہ
۷۔اسرار مذہب شیعہ　　۸۔چکڑالویت　　۹۔معراج نبوی

انجمن طلبہ

جمعیت الطلبہ کے نام سے مدرسہ کے طلبہ کی ایک انجمن ہے جو طلبہ کی اخلاقی تربیت کے علاوہ تقریر و بحث مباحثہ کا اہتمام کرتی ہے۔

نصاب

درس نظامی کا نصاب رائج ہے۔

دارالکتب

دارالعلوم کا کتب خانہ تقریباً پانچ ہزار کتب پر مشتمل ہے اس کے علاوہ یہاں ۳۰ رسائل اور ماہنامہ رضوان بھی طلبہ کے مطالعے کے لیے دستیاب ہوتا ہے۔

عمارت و ہوسٹل

دارالعلوم کے ۱۲ کمرے ہیں جو درس و تدریس اور ہوسٹل کے لیے بھی استعمال میں لائے جاتے ہیں۔اس وقت مدرسہ میں ۱۲۵ طلبہ کے رہائش کی سہولت ہے۔

دارالافتاء

دارالعلوم میں فتاوی کا انتظام ہے حضرت مولانا دیدار علی شاہ صاحب کے بعد مولانا سید احمد شاہ صاحب فتاؤی جاری کرتے تھے ان کی وفات کے بعد حضرت مولانا سید محمود شاہ رضوی صاحب فتاؤی جاری کرتے ہیں۔ یہاں پر ہر سال میں تقریباً ایک ہزار فتاوی جاری ہوتے ہیں۔

درس قرآن

حضرت شیخ الحدیث والتفسیر مولانا الحاج مفتی سید محمود احمد رضوی صاحب ہر روز نماز فجر کے بعد قرآن پاک کا درس دیتے ہیں اور عوام کی بہت بڑی تعداد اس سے مستفید ہوتی ہے۔

شعبہ تالیف وتصنیف

اس شعبہ کے تحت مختلف دینی موضوعات پر کتابیں تبلیغی واصلاحی مضامین، مسائل دینیہ کے چارٹ اور دیگر کتابیں شائع ہوتی رہتی ہیں جو لوگوں میں مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ مسائل وضو، مسائل نماز،

Marfat.com

مسائل نوافل کے چارٹ وغیرہ ہزاروں کی تعداد میں شائع ہو کر تقسیم ہو چکے ہیں۔

ماہنامہ رضوان

مولانا سید محمود احمد رضوی کی ادارت میں رسالہ رضوان عرصہ تیس سال سے شائع ہو رہا ہے۔ اس میں دینی مسائل اور موضوعات پر لکھا جاتا ہے۔

۱۰۔ مرکز علومِ اسلامیہ منصورہ، لاہور

تعارف

پندرہویں صدی ہجری کے آغاز کے ساتھ ہی مرکز تحریک اسلامی میں اس مرکزی درسگاہ کا قیام عمل میں آیا۔ اس کا افتتاح استاذ العلماء حضرت مولانا محمد چراغ صاحب نے اولین درس قرآن سے کیا اور اس تقریب کے صدر قائد تحریک اسلامی میاں طفیل محمد صاحب تھے۔

مہتمم: دارالعلوم کے مہتمم مولانا فتح محمد صاحب ہیں۔

تعلیمی کمیٹی کے اراکین

دارالعلوم کی تعلیمی کمیٹی کے اراکین میں فاضل علماء اور ممتاز ماہرین تعلیم شامل ہیں اور انہی کے مرتب کردہ نصاب اور نصابی خاکے کے مطابق درس و تدریس کا آغاز کیا گیا ہے۔ ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

۱۔ حضرت مولانا خلیل احمد حامدی
۲۔ حضرت مولانا گوہر الرحمٰن
۳۔ حضرت مفتی سید سیاح الدین کاکاخیل
۴۔ حضرت مولانا گلزار احمد مظاہری
۵۔ حضرت مولانا خان محمد ربانی

شعبہ التخصص فی العلوم الاسلامیہ

دارالعلوم مرکز علوم اسلامیہ منصورہ میں درس نظامی کے فارغ التحصیل طلبہ کے لیے التخصص فی العلوم الاسلامیہ کے نام سے ایک خاص شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ داخلہ لینے والے طلبہ کو دو سالہ کورس پڑھایا جاتا ہے جو تعلیمی تربیتی اور تحقیقی استعداد بہم پہنچاتا ہے۔ کورس مکمل کرنے والے طلبہ عربی زبان میں مہارت حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ انگریزی میں ضروری استعداد اور جدید علوم، معاشیات اور سیاسیات وغیرہ میں قابلیت حاصل کر لیتے ہیں۔ تخصص علومِ اسلامیہ کے کورس میں تفسیر اصول تفسیر احکام القرآن، حدیث،

Marfat.com

اصول حدیث، احکام الحدیث، قدیم وجدید فلسفہ، تاریخ اور افتاء وقضاء کے مضامین پر مشتمل کتب کو شامل کیا گیا ہے جنہیں عام طور پر مدارس میں نہ تو پڑھایا جاتا ہے اور نہ ان کے مطالعہ کا انتظام ہے۔ یوں طلبہ میں قرآن وحدیث سے براہ راست احکام شرعیہ مستنبط کرنے کی استعداد پیدا ہوجاتی ہے اور وہ فقہی مذاہب کے اصل مراجع کے ذریعے تحقیق کے قابل ہوجاتے ہیں۔

طلبہ کی فلاح وبہبود

۱۔ دارالعلوم کے طلبہ کے لیے مطالعے، تفریح، مطالعاتی دوروں اور تربیت کا ایک موثر علمی پروگرام روبہ عمل لایا جاتا ہے اور اپنا سارا انتظام طلبہ خود چلاتے ہیں۔

۲۔ مرکز علوم اسلامیہ کے تحت طلبہ کے لیے ہفتہ وار خصوصی پروگرام بھی منعقد کیے جاتے ہیں جن میں ممتاز اہلِ علم اور اہلِ فکر حضرات کو خطاب کی دعوت دی جاتی ہے۔

۳۔ طلبہ کو رہائش کی بہترین سہولت دی گئی ہے اور ماہوار وظیفہ بھی مقرر ہے۔

۴۔ مرکز علوم اسلامیہ کی وسیع لائبریری اہم قیمتی کتب پر مشتمل ہے جن سے طلبہ استفادہ کرتے ہیں۔

شعبہ دینیات

اس وقت شعبہ دینیات مرکز علوم اسلامیہ میں اعلیٰ قابلیت اور وسیع تجربہ رکھنے والے تین اساتذہ انگریزی، معاشیات اور سیاسیات کی تعلیم دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں خاص طور پر مولانا خلیل حامدی صاحب وقتاً فوقتاً طلبہ کی رہنمائی فرماتے ہیں اور مقالہ جات کی تیاری میں نگرانی کرتے ہیں۔ اس شعبے کا داخلہ ہر سال ۱۰ شوال المکرّم سے ۲۰ شوال المکرّم تک جاری رہتا ہے اور درس نظامی کے فارغ التحصیل امیدواروں کو خصوصی ٹیسٹ پاس کرنے کے بعد شعبہ دینیات میں اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ دیا جاتا ہے۔

امتحانات

دارالعلوم کے تحریری وتقریری سالانہ امتحان شعبان کے پہلے ہفتے میں ہوتے ہیں۔

بی۔ اے معہ علوم دینیہ

دارالعلوم میں رابطۃ المدارس الاسلامیہ کے مجوزہ نصاب کے مطابق ثانوی اور عالی درجات کے چھ سالہ درس نظامی کے تین درجات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس سے فراغت پانے والے طالب علم علوم دینیہ میں مہارت کے ساتھ ساتھ جدید علوم میں بی اے تک کی قابلیت حاصل کر سکیں گے۔ اس شعبہ میں داخلہ کے لیے طالب علم کا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

Marfat.com

گزشتہ تین سال میں ہر سال ۷ طلبہ تخصص علوم الاسلامیہ کا نصاب مکمل کر کے فارغ ہو چکے ہیں اور اس طرح تقریباً طلبہ کے تین گروپ فارغ ہو چکے ہیں۔

دورہ تفسیر قرآن

مرکز علوم الاسلامیہ کے زیر اہتمام گزشتہ چار برس سے ہر سال دورہ تفسیر قرآن کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں علماء ائمہ، خطباء وکلاء، یونیورسٹیوں کے اساتذہ اور تحریک اسلامی کے نوجوان کارکنان ہر سال دو سو کی تعداد میں شرکت کرتے ہیں۔

تفصیل اساتذہ

۱۔ الاستاذ صلح عابدی فاضل جامعہ ریاض
۲۔ مولانا فیض اللہ ہمدانی فاضل جامعہ ریاض
۳۔ مولانا محمد فاروق فاضل دیوبند
۴۔ مولانا عبدالمالک فاضل افتاء
۵۔ مولانا قاضی ثناء الحق ایم اے
۶۔ پروفیسر عبدالحمید ڈار ایم اے
۷۔ مولانا ابوبکر ایم اے
۸۔ مولانا محمد ساغر اویل ایم اے
۹۔ پروفیسر عبدالرؤف ایم اے
۱۰۔ پروفیسر اختر محبت ایم اے
۱۱۔ قاضی عبدالرزاق فاضل درس نظامی
۱۲۔ مولانا گوہر الرحمٰن فاضل درس نظامی
۱۳۔ مولانا افتخار احمد فاضل درس نظامی
۱۴۔ مولانا مفتاح الدین فاضل درس نظامی
۱۵۔ مولانا رشید احمد فاضل درس نظامی

۱۱۔ علماء اکیڈمی۔ منصورہ

تعارف

تربیت آئمہ وعلماء کا یہ منفرد ادارہ ممتاز خطیب صدر جمعیت اتحاد العلماء پاکستان حضرت مولانا گلزار احمد مظاہری کی سربراہی میں دفاتر مرکز تحریک اسلامی کے بالمقابل سڑک کے دوسری طرف منصورہ لاہور نمبر ۱۸ میں قائم ہے۔ اس اکیڈمی کا افتتاح حضرت مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی نے فرمایا تھا۔

مقاصد وتربیتی کورس

علماء اکیڈمی میں پانچ ماہ کی مدت کا تربیتی کورس ہوتا ہے جس میں طلبہ کو جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ مضامین پر ممتاز علماء وفضلاء کے لیکچرز اور تحریری عملی مشق کے ذریعے دین کے وسیع وہمہ گیر

Marfat.com

عملی مفہوم سے آشنا کرایا جاتا ہے۔

داخلہ کا معیار

ایک سال میں دو تربیتی کورس ہوتے ہیں جن میں داخلے کے لیے کسی مدرسے سے فراغت قرآن وحدیث کی اور عربی سے ابتدائی واقفیت ضروری ہے۔

فارغ التحصیل علماء

اب تک اس کورس کے ۱۹ ادوار ہو چکے ہیں جن میں تقریباً ۳۰۰ علماء کرام فارغ ہو چکے ہیں جو پاکستان کے اندر اور بیرونی ممالک میں اسلامی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

عمارات وہاسٹل

علماء اکیڈمی منصورہ کی اپنی جدید عمارات ہیں جو جدید فرنیچر سے مزین ہے یہاں پر طلبہ کے قیام وطعام کا مکمل اور معقول انتظام ہے اور طلبہ کے تمام اخراجات کی کفیل اکیڈمی ہے۔

مستقبل کے منصوبہ جات

مستقبل میں ''فاضل علوم اسلامیہ'' کی پانچ سالہ کلاس جاری کرنے کا پروگرام ہے۔

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا گلزار احمد مظاہری فاضل سہارنپور
۲۔ مولانا عبدالشکور فاضل جامعہ مدینہ
۳۔ مولانا محمد اسلم فاضل جامعہ مدینہ
۴۔ پروفیسر نصیرالدین ہمایوں ایم اے اسلامیات
۵۔ فرید احمد پراچہ ایم اے ایل ایل بی
۶۔ حافظ محمد حسین فاضل حفظ وتجوید
۷۔ قاری محمد اکرم فاضل حفظ وتجوید

۱۲۔ سید مودودی بین الاقوامی اسلامی ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ، منصورہ لاہور

تعارف

اسلامک ایجوکیشنل سوسائٹی منصورہ کے زیر نگرانی اس جدید بین الاقوامی درس گاہ کی بنیاد قائد تحریک اسلامی جناب میاں طفیل محمد نے اپریل ۱۹۸۲ء میں رکھی تھی۔ اس ادارہ کے چیئرمین مولانا خلیل احمد الحامدی ہیں اور ڈائریکٹر پروفیسر عثمان غنی ہیں۔ اس وقت اس ادارہ میں ۸ ممالک کے ۶۰ طلبہ زیر تعلیم

Marfat.com

ہیں اور ان کی تعلیم و تربیت کے لیے پانچ ماہر اساتذہ مصروف تعلیم ہیں۔ یہاں پر ناظرہ قرآن پاک پڑھانے کے ساتھ ساتھ ایف اے تک ریگولر تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ عربی اور انگریزی زبانیں ذریعہ تعلیم ہیں۔ اس کے علاوہ اردو زبان کی تحصیل اور دینی مسائل سے آگاہ کرنے کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

ادارہ طلبہ کی تمام تر ضروریات کی فراہمی کے علاوہ معقول ماہانہ وظائف بھی دیتا ہے۔ اساتذہ کی بھرپور محنت اور جدوجہد کے باعث ادارے کی کارکردگی کافی معیاری ہے۔

۱۳۔ جامعہ محمدیہ قدوسیہ مع مدرسۃ البنات کوٹ رادھاکشن قصور

تعارفی جائزہ اور حضرت مولانا عبدالقدوس گوڑگانوی کی ادبی خدمات

بانی درس گاہ

معروف بزرگ اہل اللہ عالم دین درویش صفت حضرت مولانا عبدالقدوس گوڑگانوی رحمۃ اللہ علیہ جو پہلے پہل دارالعلوم شکراوہ ضلع گوڑگانوہ میں دس سال تک مدرس رہے اور پھر دارالحدیث محمدیہ کے نام سے گلالتہ ضلع گوڑگانوہ میں مدرسہ قائم کیا۔

آغاز و اجراء

تقریباً ۱۳۶۲ھ مطابق ۱۹۴۲ء میں دارالحدیث محمدیہ گلالتہ کے نام سے قائم کیا اور چھ سال تک کام کیا۔ متعدد علماء اور سینکڑوں تشنگان علم نے کسب فیض کیا اور علاقہ میوات میں دینی خدمات انجام دیں اور پھر پاکستان میں منتقل ہو گئے۔

پاکستان میں منتقلی اور قیام

انقلاب پاکستان کے بعد یکم جولائی ۱۳۲۹ھ مطابق ۲۔ مارچ ۱۹۴۹ء کو کوٹ رادھاکشن ضلع لاہور میں دارالحدیث محمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ بانی درس گاہ ۲۶۔ مئی ۱۹۷۸ء کو انتقال فرما گئے اور اس کے بعد مدرسہ کا نام جامعہ محمدیہ قدوسیہ مقرر ہوا اور ان دنوں یہ درس گاہ بانی درس گاہ کے صاحبزادے پروفیسر مولانا عبدالحکیم سیف کی سرکردگی میں کام کر رہی ہے۔

دینی علمی و تدریسی خدمات

جامعہ محمدیہ قدوسیہ کی تاریخی ارتقاء کی منازل

ابتداء میں مدرسہ مکتب کی شکل میں قائم ہوا اور ایک درخت کے نیچے بغیر عمارت کے شروع ہوا۔

Marfat.com

بانی درس گاہ حضرت مولانا عبدالقدوس گوڑگانوی کی انتھک مخلصانہ مساعی سے حائل مشکلات دور ہوئیں اور تدریجی مراحل ترقی طے کرتا ہوا مدرسہ صحیح معنوں میں ایک مکمل درس گاہ کی صورت اختیار کر گیا اور آہستہ آہستہ مدرسہ کے لیے اراضی حاصل کی گئی اور عمارات کی تعمیرات ہوتی رہیں۔اس وقت جامعہ ۹ کنال جگہ پر انیس (۱۹) پختہ کمروں پر مشتمل پرشکوہ خوبصورت عمارت میں کام کر رہا ہے اور شعبہ قرآن اور شعبہ عربی کو توسیع دے کر وفاق فاضل عربی میٹرک کی تعلیم مکمل طور پر جاری ہے اور طلبہ کو ہر ممکن سہولتیں حاصل ہیں۔بجلی، پانی، خوراک ماہانہ وظائف رہائش وغیرہ کے مفت انتظامات کیے گئے ہیں۔

جامعہ کی تعلیمی و تبلیغی خدمات

مدرسہ سے سینکڑوں علماء وحفاظ نے کسب فیض کیا ہے۔بیسوں نے تعلیم مکمل کی ہے اور مدرسہ فیض سندھ، پنجاب، صوبہ سرحد، کشمیر، بنگال تک پہنچا ہے اور دور دراز علاقہ جات کے طلبہ نے یہاں سے علم کی پیاس کو بجھایا ہے بلکہ بہت سے یہاں سے فیض حاصل کرنے والے بیرون ملک بھی تعلیمی و تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔خاص طور پر سعودی عرب میں تدریس قرآن کی خدمت انجام دے رہے ہیں اور مدرسہ کے فارغ التحصیل علماء وحفاظ ملک کے طول وعرض میں مختلف مقامات پر خطابت تبلیغ و تدریس کا کام بجالا رہے ہیں۔بہت سے مقامات پر نئے تبلیغی و تعلیمی مراکز کا قیام عمل میں آیا ہے اور اصلاح معاشرہ کے لیے جامعہ کے فیض یافتگان اپنے اپنے مقامات پر ٹھوس کام کر رہے ہیں۔

دینی و تبلیغی تحریکات

جامعہ کے اساتذہ وطلبہ نے ہر اہم دینی موقع پر اور تحریکات میں بھی بھرپور کام کیا ہے۔ تحریکِ ختم نبوت اور تحریک نظامِ مصطفیٰ میں جامعہ کے اساتذہ وطلبہ نے اپنا کردار ادا کیا ہے بلکہ ہر قومی دینی موقع پر ناظم اعلیٰ جامعہ پروفیسر مولانا عبدالحکیم سیف علاقہ میں قیادت کا کام کرتے رہے ہیں۔دینی جماعتوں کے اتحاد اور دینی قوتوں کی تنظیم میں ان کا کام خاصا وقیع اور موثر ہے۔علاقہ میں نفاذ شریعت کے لیے متحدہ شریعت محاذ کے ضلعی جنرل سیکرٹری کے طور پر بھی ان کا کام قابل قدر ہے۔ناظم اعلیٰ موصوف دینی اور دینوی علوم سے آراستہ وسیع القلب کھلی نظر کے مالک عالم دین ہیں جن کی قیادت میں مدرسہ کے اساتذہ وطلبہ اسلام کی سربلندی کے لیے ہمیشہ کمر بستہ رہتے ہیں اور عملی کردار ادا کرتے ہیں۔

معروف علماء وزعماء کے تاثرات

بہت سے ملکی وغیر ملکی وزعماء کرام نے مدرسہ کا معائینہ فرما کر اس کی دینی خدمات کا اعتراف

Marfat.com

کیا جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:

۱۔علامہ عمر بن عبدالعزیز نائب مفتی اعظم سعودی عرب

۲۔علامہ الشیخ عمر ابن سبیل امام کعبہ (غائبانہ)

۳۔الشیخ حافظ مقبول احمد دوبئی

۴۔حضرت مولانا معین الدین لکھوی امیر مرکزیہ الحدیث

۵۔الحاج میاں فضل حق ناظم اعلیٰ مرکز الحدیث

۶۔علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ

۷۔حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی

۸۔علامہ مولانا عبدالقادر آزاد خطیب شاہی مسجد لاہور

۹۔علامہ پیر سید بدیع الدین سندھی

۱۰۔حضرت مولانا حافظ عبدالوکیل خطیب کراچی

۱۱۔علامہ محمد حنیف ندوی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔حضرت مولانا حافظ عبدالرحمٰن مدنی لاہور

۱۳۔حضرت مولانا حافظ محمد یحییٰ امیر محمدی مدظلہ

۱۴۔محترم وجاہت حسین اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ پنجاب وغیرہ

بعض قابل ذکر فارغ التحصیل علماء

۱۔پروفیسر مولانا عبدالحکیم سیف ناظم اعلیٰ

۲۔مولانا محمد سعید خان خطیب ومدرس بھویہ اصل

۳۔مولانا محمد سلیمان خطیب ومدرس، جولیاں ہزارہ

۴۔مولانا شوکت علی خطیب ومدرس لاہور

۵۔پروفیسر حافظ مہر اقبال خطیب واستاد کالج ترکی

۶۔حافظ مہر سعید صاحب خطیب ومدرس گوجرانوالہ

۷۔حافظ محمد شریف خطیب ومدرس کوٹ رادھا کشن

۸۔حافظ محمد ابراہیم خلیل خطیب ومدرس رائے ونڈ

Marfat.com

۹۔ حافظ لیاقت علی خطیب و مدرس کوٹ رادھا کشن

۱۰۔ مولانا محمد اشرف خان خطیب و مدرس ہری پور ہزارہ

۱۱۔ مولانا محمد اسحاق خطیب و مدرس گندا رسنگھ والے

۱۲۔ مولانا محمد یوسف ثاقب خطیب و مدرس کوٹ رادھا کشن

۱۳۔ مولانا محمد ضیف انبالوی خطیب و مدرس کوٹ رادھا کشن

جو جامعہ ہذا سے تعلیم مکمل کر کے فارغ التحصیل ہوئے۔

تعارفی جائزہ: اغراض و مقاصد

کتاب و سنت کی خالص اور ٹھوس اسلامی تعلیمات کی تدریس و تبلیغ و اشاعت، صحیح اسلامی عقائد و اعمال کی تبلیغ اور شرکت و بدعت و خرافات امت مسلمہ کے باہمی اتحاد اور جذبہ جہاد کی بیداری اور پاکستان میں صحیح اسلامی معاشرہ کے قیام اور مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد، ایسے مخلص علماء و مبلغین کی کھیپ تیار کرنا جو قدیم و جدید علوم سے لیس ہو کر خالص رضائے الٰہی کے لیے دین محمدی کی سربلندی کے لیے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

قواعد و ضوابط

معاونین جامعہ میں سے ایک مجلس مشاورت کو منتخب کیا جاتا ہے جو سربراہ جامعہ کے معاون و مشیر کی حیثیت سے مدرسہ کے انتظامی کاموں میں مدد دیتے ہیں مجلس مشاورت بطور انتظامی کمیٹی گورنمنٹ پاکستان سے باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ مجلس مشاورت کے اجلاسات وقتاً فوقتاً منعقد ہوتے ہیں اور مدرسہ کی فلاح و ترقی کے لیے مہتمم جامعہ کو اپنے تعاون اور قیمتی مشوروں سے نوازتے ہیں۔

انتظامیہ

جامعہ کی انتظامیہ کمیٹی کے سربراہ پروفیسر مولانا عبدالحکیم سیف ایم اے کی سرکردگی میں مجلس مشاورت (انتظامیہ) کام کر رہی ہے۔

جامعہ کے مختلف شعبہ جات

جن میں تدریسی تعلیمی و تبلیغی کام جاری ہے:

۱۔ شعبہ علوم عربیہ اسلامیہ

۲۔ شعبہ وفاق و فاضل عربی

۳۔ شعبہ حفظ و ناظرہ قرآن

۴۔ شعبہ تعلیم البنات

Marfat.com

۵۔شعبہ سکول ۶۔ ڈسپنسری (فری)

۷۔ شعبہ تبلیغ واشاعت دین ۸۔شعبہ افتاد وتصنیف وتالیف

۹۔ شعبہ تعلیم بالغاں ۱۰۔اورشعبہ تبلیغ خواتین

اساتذہ کرام

کی تعداد تیرہ ۱۳ ہے جن میں شعبہ درس نظامی فاضل عربی میں ۵ شعبہ حفظ القرآن میں ۲ شعبہ سکول میں ۴ اور تعلیم البنات میں دو ہیں۔ان کے علاوہ باورچی ناظم دفتر (منشی) اور مبلغ وسفیر بھی ملازم ہیں۔

طلبہ کی تعداد اور سرگرمیاں

طلبہ کی تعداد تقریباً ۳۰۰ (تین سو) ہے جن میں اقامتی طلبہ کی تعداد ۱۰۵ ہے،شعبہ قرآن میں ۱۵۶،شعبہ عربی میں ۳۸،تعلیم البنات میں ۶۱ اور شعبہ سکول میں ۴۵ تعداد ہے۔طلبہ کی غیر نصابی سرگرمیوں میں عصر تا مغرب مختلف کھیلوں والی بال،فٹ بال وغیرہ میں شمولیت ہے۔نیز ہفت روزہ اجلاس بروز بدھ منعقد ہوتا ہے جس میں ان کو عملی تبلیغی مشق کرائی جاتی ہے۔مزید برآں شعبہ تعلیم البنات میں ہفت روزہ اور ماہانہ تبلیغی اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔نیز مدرسہ کے اساتذہ وطلبہ بیرونی تبلیغی دوروں پر بھی جاتے ہیں اور مدرسہ کے اساتذہ مختلف دینی رسائل میں دینی معلومات وتحقیقی مضامین کے بارے میں بھی لکھتے رہتے ہیں۔اس طرح مختلف میدانوں میں مدرسہ تبلیغ واشاعت دین کا کام کر رہا ہے۔نیز کتب کی تصنیف وتالیف کا شعبہ بھی قائم ہے۔

بعض قابلِ ذکر اہم خدمات

سالانہ ودیگر تبلیغی اجتماعات

جامعہ میں تبلیغ اسلام اور پیش آمدہ مسائل کے سلسلے میں اجتماعات بھی منعقد ہوتے رہتے ہیں جن میں علماء کرام قوم کی رہنمائی کے لیے خطاب کرتے ہیں۔دوران سال ایک دو اجتماعات کے علاوہ سالانہ اجتماع خاص اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔جس میں تقسیم انعامات اور سندات فراغت کی تقریب قابل ذکر ہوتی ہے۔ملک کے مقتدر علماء کرام بطور واعظ ومبلغ تشریف لاتے ہیں۔اہم اور خصوصی مواقع پر علاقہ بھر میں مدرسہ کی طرف سے اجتماعات منعقد کیے جاتے ہیں جن کو جامعہ کے ناظم اعلیٰ منظم ومرتب

Marfat.com

کرتے ہیں اور ان کی سرپرستی و نگرانی میں علماء کرام خاص کر مدرسہ کے اساتذہ کرام عوام الناس کی دینی و قومی رہنمائی کے لیے علاقہ میں جاتے ہیں۔

درس قرآن و درس حدیث

جامعہ میں سال بھر اکثر و بیشتر بعد نماز فجر درس قرآن اور بعد نماز عشاء درس حدیث نہایت اہتمام سے دیا جاتا ہے جس کا طریق کار آیات قرآنی اور حدیث شریف کا سادہ ترجمہ اور اس کی روشنی میں معمولی تشریح کرنا ہوتا ہے۔ خاص طور پر معاشرتی خرابیوں کے موضوع، اعتقاد کی اصلاح، ایمان کی مضبوطی، اسلامی اتحاد اور اخلاق پر ان دروس میں زیادہ زور دیا جاتا ہے اور اوقات کار محدود ہوتے ہیں۔ یہ عوام الناس کی اصلاح و تربیت اور ان کی دینی رہنمائی کے لیے مثبت تعمیری اور خاص کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ پروگرام مدرسہ کے اساتذہ کرام انجام دیتے ہیں اور طلبہ کی درسی و تعلیمی ضرورتوں کا بھی ان میں خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

تحریکاتی سرگرمیاں

جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن کے اساتذہ و طلبہ اسلام کی سربلندی کی تحریکوں میں ہمیشہ نمایاں حصہ لیتے رہے ہیں جن میں تحریک ختم نبوت، تحریکِ نظامِ مصطفیٰ اور تحریکِ نفاذ شریعت قابل ذکر ہیں۔ مزید برآں اسلامی اتحاد، اصلاح معاشرہ اور اسی طرح جہاد افغانستان وغیرہ کے بارے میں بھی جامعہ کا کردار تحریکی رہا ہے۔ متعدد طلبہ افغان جہاد میں شرکت کے لیے گئے اور جہاد کی ٹریننگ حاصل کی ہے۔ جامعہ میں نشانہ بازی کے پیریڈ اور ورزش کا اہتمام کرایا جاتا ہے اور طلبہ کی صحت مند تعمیری سرگرمیوں کی ہر ممکن حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

دینی اتحاد و یک جہتی کے فروغ

جامعہ محمدیہ قدوسیہ کا کردار دینی اتحاد اور اسلامی یک جہتی کے سلسلے میں امتیازی رہا ہے۔ طلبہ میں قومی جذبات اور اسلامی تعمیری خصائص کے فروغ کے لیے ماحول پیدا کیا گیا ہے۔ ان میں دینی لحاظ سے وسیع الخیالی اور رواداری کو فروغ دیا جاتا ہے اور ان کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ خلاف اسلام تحریکوں کا مقابلہ کر سکیں۔ چونکہ جامعہ کے سرپرست اور نگران حضرات کا خیال ہے کہ اسلام کے فروغ و سربلندی کے لیے متحدہ جدوجہد کی ضرورت اور ہر قسم کی فرقہ واریت اور جتھ بندی سے صرف اور صرف ان لوگوں کو فائدہ حاصل ہوتا ہے جو یہاں اسلامی اصولوں کی بالادستی کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ اس لیے دینی اتحاد

Marfat.com

وقومی یک جہتی کا سبق طلبہ کے رگ وریشے میں سرایت کرنے کے لیے بھرپور کاوش کی جاتی ہے۔

اسلامی جہاد اور ملی خدمات

جامعہ کے طلبہ میں اسلامی جہاد کے جذبات بیدار کیے جاتے ہیں عملی مشق کے لیے بھی ماحول پیدا کیا گیا ہے جہاد افغانستان کی خاص طور پر مطالعاتی انداز میں تحریک پیدا کی گئی ہے۔ بعض طلبہ جہاد افغانستان میں شامل ہوئے اور قومی وملی تحریکوں میں شرکت کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ ان کو مادی علوم جغرافیہ، ریاضی، انگلش اور سائنس وغیرہ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ملک کے گردوپیش حالات اور اسلامی مسائل کا ادراک پیدا کیا جاتا ہے۔ نیز غیر اسلامی تحریکوں سے واقفیت پیدا کر کے ان کے استیصال وبیخ کنی کے طور طریقوں سے آشنا کرایا جاتا ہے۔ نیز ملکی، قومی تہواروں میں شرکت اور ان کی اہمیت سے بھی شناسا کرایا جاتا ہے۔

تفصیل اساتذہ

ا۔ مولانا عبدالحکیم فاضل درس نظامی	۲۔ مولانا محمد صادق خلیل فاضل درس نظامی
۳۔ مولانا محمد خالد فاضل درس نظامی	۴۔ حافظ عبدالستار فاضل حفظ وتجوید
۵۔ حافظ لیاقت علی فاضل حفظ وتجوید	۶۔ حافظ حنیف فاضل حفظ وتجوید
۷۔ حافظ محمد اقبال فاضل حفظ وتجوید	۸۔ حافظ محمد ابراہیم فاضل حفظ وتجوید

بانی درس گاہ حضرت مولانا عبدالقدوس گوڑگانوی کی دینی علمی تدریسی خدمات

تعلیم وتربیت

آپ ۱۹۰۸ء میں ضلع گوڑگانوہ میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم کے بعد دھلی کی عظیم درس گاہوں میں تعلیم حاصل کی ۱۹۳۲ء میں فارغ التحصیل ہوئے اس طرح تقریباً ۴ے سال اسلامی عربی علوم کی تدریس اشاعت کا کام نہایت خلوص، لگن، ایثار اور محنت وجذبے کے ساتھ کرتے رہے۔ آپ نے نہایت فاضل وصالح وبزرگ علماء سے تمام علوم وفنون دینیہ عظیم درس گاہوں سے حاصل کیا اور علم وعمل میں قابل قدر مقام حاصل کیا۔ دوران تعلیم مضمون نویسی اور مقالہ لکھنے کی طرف بھی توجہ رہی۔ دارالحدیث رحمانیہ کے ماہانہ محدث میں دوران تعلیم مضامین لکھتے رہے۔

آپ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری اور حضرت مولانا حافظ عبداللہ روپڑی کے علم وفضل اور

Marfat.com

دینی خدمات کے معترف تھے اور ان سے خاصا علمی و روحانی فیض حاصل کیا۔ مولانا امرتسری سے خصوصی والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی سے تلمذ کا شرف بھی حاصل رہا۔ مناظرہ اور تحقیق کا ملکہ بھی حاصل تھا مگر نہایت سلجھا ہوا اور باہمی ادب و احترام کے دائرے میں رہ کر بحث و مباحثہ کر لیتے اسی طرح کہ مخالف کو حقائق کا اعتراف کرنا پڑتا اور سامعین ان کی گفتگو سے بہت اچھا اثر قبول کرتے۔ مسلک اہل حدیث کے داعی اور شیدائی تھے۔

تدریسی خدمات

اپنے شاگردوں میں علمی مباحثے اور گردان کی عادت ڈالتے اور اصلاح قلب کی طرف خاص توجہ دیتے۔ ان کو اپنے رنگ میں رنگ کر سادگی تقویٰ دیانت سچائی اور محنت کا عادی بناتے۔ پوری زندگی اسی نیک عمل میں بسر کی۔ یہاں تک کہ ہجرت کے دوران مختلف پڑاؤ کے مقامات پر بھی تعلیم قرآن کا کام کرتے رہے۔ طلبہ میں خطابت و وعظ کا ذوق اپنی نگرانی اور خاص توجہ سے پیدا کرتے۔ طلبہ کو بچوں سے زیادہ عزیز سمجھتے۔ ان کی خبر گیری میں ہمہ وقت لگے رہتے۔ دمہ دل کے مریض تھے اور بعض دفعہ دورہ کی حالت میں تدریس اسباق میں لگ جاتے اور دورہ کی کیفیت ختم ہو جاتی۔ نماز فجر کے بعد سے لے کر عشاء کے بعد تک پڑھنے پڑھانے میں لگے رہتے۔ بیماری اور بڑھاپے میں بھی یہ معمول جاری رہا۔ طلبہ کی تعلیم کی تکمیل کے بعد ان کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے ان کی ہر طرح مدد کرتے۔ طلبہ میں اوقات نماز کی پابندی عبادت کا ذوق، تعلیمی اوقات میں باقاعدگی باہم اخوت و مروت کا صحیح جذبہ بیدار کرتے۔ تدریس میں کتاب و سنت کا صحیح ذوق اور عمل بالحدیث کا ٹھوس جذبہ پیدا کرتے۔ اس کے ساتھ ساتھ روشن خیالی، وسیع النظری اور خلق محمدی کے اوصاف کو بھی اجاگر کرتے۔ طلبہ کو سچا خادم دین اور صحیح معنوں میں عالم باعمل اور معلم و مبلغ بنانے کی سعی کرتے۔ آپ نے چھوٹی سے چھوٹی کتاب سے لے کر بڑی سے بڑی کتاب صحیح بخاری تک تدریس فرمائی۔ اپنے شاگردوں کو اپنی نگرانی میں اپنے مدرسہ میں تعلیم و تعلم کے طور طریقے اور سلیقے سے روشناس کراتے اور ان کو مدرسہ میں تدریس کے لیے موقع دیتے۔

تبلیغ و تنظیم

اپنے زیر اثر علاقے اور حلقے میں خود پہنچ کر اصلاح معاشرہ اور اصلاح عقائد و اعمال کے لیے کوشش کرتے اور بے غرضی کے ساتھ بغیر کسی طرح و حرص کے لمبے چوڑے سفر کرتے۔ سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے تبلیغ دین کا کام کرتے۔ تمام مکاتب فکر کے لوگ ان کا احترام کرتے اور ان سے فیض یاب

Marfat.com

تے۔ وہ ہر شخص اور طبقے سے رابطہ رکھتے۔ انھوں نے دینی حلقوں کو منظم کرنے کے لیے بھی ہمیشہ کام کیا
ر اہلحدیث جماعت کی تنظیم کے لیے خاص طور پر انتھک کام کیا۔ وہ پہلے ناظم اعلیٰ جمعیت اہل حدیث سوات
ہے اور پھر ضلع لاہور و قصور میں جماعت کی تنظیم و اصلاح کے لیے گراں قدر کام کیا۔ امت مسلمہ کے
تحاد و اصلاح کا درد ان میں نمایاں تھا۔ ہر اصلاحی تحریک کے دل سے قدرداں اور ہر ممکن تعاون و مدد کے
لیے تیار رہتے۔ ان کے اصلاحی مضامین اور رسائل و کتب سے عام لوگوں نے خاصا فائدہ اٹھایا اور عقائد و
سال میں اصلاح و درستی پیدا ہوئی۔ سب سے بڑی بات قابل ذکر یہ ہے کہ ان کے ذاتی عمل و کردار کو
یکھ کر بے شمار لوگ متاثر ہوئے اور عمل صالح کی ترغیب و شوق ان میں پیدا ہوئی۔

سیاسی فکر و نظر

آپ خالص دینی ملی اور قومی سیاسی فکر رکھتے تھے۔ قیام پاکستان سے قبل مسلم لیگی ذہن رکھتے
تھے اور پاکستان کی حمایت میں تقریریں کیں۔ خود ہجرت کی۔ لوگوں کو ہجرت کرنے کی ترغیب دی اور
سلمانوں کے علیحدہ ملک کی بھرپور حمایت کی۔ پاکستان میں اسلامی قانون کی حمایت اور اتحاد اسلامی کے
مقصد کو پورا کرنے کے لیے جدوجہد ان کا نصب العین تھا۔ دوسرے مکاتب فکر کے لوگوں سے ربط وضبط
ور باہمی احترام کی پالیسی رکھتے تھے۔ وہ وسیع تر اسلامی اتحاد کے ذریعے مخالف اسلام نظریات کی حامل
جماعتوں کا مقابلہ کرنے کے زبردست حامی تھے اور معمولی فروعی اختلافات کی بنا پر تفریق امت کے سخت
خلاف تھے، وہ سمجھتے تھے کہ دینی جماعتوں کا اتحاد ناگزیر ہے اور ایسی سیاسی جماعتیں جو پاکستان کی سالمیت
اور نظریے کی حفاظت کے لیے کام کرتی ہیں ان سے تعاون فرض ہے۔ وہ قائداعظم محمد علی جناح اور مسلم
لیگ کے مداح تھے اور شاگردوں میں بھی یہی فکر پیدا کرتے تھے۔

اصلاحِ معاشرہ

یوں تو دینی مدارس اور اس کے فارغ التحصیل علماء کرام کا نصب العین ہی یہ ہوتا ہے کہ معاشرہ
کی اصلاح کے لیے کتاب وسنت کی تعلیمات سے عوام کو واقف کرایا جائے۔ اسی طرح جامعہ کے اساتذہ
بھی اس فرض سے غافل نہیں ہیں۔ معاشرتی خرابیوں کے خاتمہ کے لیے اعلیٰ اخلاقی خصائص کا فروغ
نہایت اہمیت رکھتا ہے چنانچہ مدرسہ معاشرتی اصلاح کو اہم سمجھتا ہے اور یہاں کے اساتذہ وطلبہ اصلاح
معاشرہ کے لیے سرگرمِ عمل رہتے ہیں۔ یہ سب تربیت ہے بانی درس گاہ حضرت مولانا عبدالقدوس گوڑ گانوی
کی جو معاشرہ کی اصلاح کے علمبردار اور اصلاح احوال کے لیے ہمہ تن کوشاں رہے۔ ان کے وعظ و

Marfat.com

خطاب میں ہمیشہ اصلاح نفس اور اپنے اعمال کی درستی کا موضوع نمایاں اور بھاری رہا۔

علمی خدمات

مولانا موصوف نے بہت سی علمی تحقیقی کتب تحریر کی ہیں اور جامعہ محمدیہ قدوسیہ میں شروع ہی سے دینی علوم کے ساتھ ساتھ بقدر ضرورت دنیوی علوم حساب و کتاب، اردو انشاپردازی اور خوش خطی کا اہتمام کرایا جاتا رہا ہے۔ یہ ان کی تربیت اور ہدایات کا نتیجہ ہے کہ آج جامعہ میں میٹرک تک تمام علوم انگلش ریاضی، معاشیات، معاشرتی علوم اور سائنس وغیرہ کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے اور طلبہ کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ اپنی قومی، ملی امنگوں پر پورے اتر سکیں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر ملکی تعمیر میں اپنا حقیقی فرض ادا کر سکیں۔ مولانا موصوف کے بعض درسی کتب پر نوٹس وغیرہ بھی قابل ذکر ہیں اور ان کے تلامذہ ان کی بہترین علمی یادگار ہیں جو اپنے حلقوں میں علم و فن کی خدمت کرنے میں پیش پیش ہیں۔

پروفیسر مولانا عبدالحکیم سیف فاضل جامعہ ہذا و ناظم اعلیٰ جامعہ کی دینی علمی و تدریسی خدمات

تعلیم و تربیت

مولانا عبدالحکیم سیف فاضل جامعہ ہذا یکم ستمبر ۱۹۴۱ء کو گلاستہ ضلع گوڑگانوہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم سے لے کر انتہائی تعلیم ان کے والد گرامی مولانا عبدالقدوس گوڑگانوی ناظم اعلیٰ جامعہ ہذا کے ہاتھوں ہوئی اور وہی ان کے روحانی مرشد و معلم اور مربی کامل تھے۔ مولانا سیف ۱۹۶۲ء میں فارغ التحصیل ہوئے اور کچھ عرصہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں بھی زیر تعلیم رہے اور وہاں سے دوبارہ صحیح بخاری وغیرہ کا درس حضرت مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی جن کو فن حدیث اور دیگر علوم و فنون میں کمال و ید طولیٰ حاصل تھا سے لیا۔ آپ جامعہ محمدیہ قدوسیہ کوٹ رادھا کشن کے ابتدائی تلامذہ میں سے ہیں۔ ان کا تعلیمی کیریئر شروع ہی سے شاندار رہا اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں بھی اول رہے۔ ان کا انتخاب مدینہ یونیورسٹی میں داخلہ کے لیے ہوا مگر ناگزیر وجوہات کی بنا پر نہ جا سکے۔ انھوں نے ایم۔اے عربی، ایم۔اے اسلامیات بھی درجہ اول میں پاس کیے نیز امتحان او۔ٹی بھی پورے پنجاب میں اول آ کر پاس کیا۔ فاضل عربی، پنجاب یونیورسٹی میں بھی شاندار کامیابی حاصل کی۔ وہ دوران تعلیم جامعہ سلفیہ اور گھکھڑ کالج میں طلبہ کی غیر نصابی سرگرمیوں میں طلبہ کی قیادت کرتے رہے اور بزم ادب کے جنرل سیکرٹری رہے۔ شروع ہی سے خطابت، انشاپردازی، مکالمہ نویسی اور تدریس و تعلیم کے ملکات میں نمایاں مقام حاصل کیا اور دوران تعلیم بھی تبلیغی، تنظیمی اور اشاعتی تحریکوں اور سرگرمیوں میں مصروف ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو

Marfat.com

تبلیغ و تنظیم اور اصلاح قوم کا شاندار جذبہ عطا کیا ہے۔ یہ ان کے والد گرامی کی شاندار تربیت و تعلیم کا ہی نتیجہ ہے۔

تدریسی و تبلیغی خدمات

آپ ابتداء ہی سے تعلیم و تدریس میں مصروف رہے ہیں۔ جامعہ محمدیہ قدوسیہ کی فاضل عربی کلاس اور وفاق کے اعلیٰ امتحان کی تیاری کی نگرانی و تدریس کا کام خاص طور پر کرتے رہے ہیں اور تمام عربی دینی علوم و فنون کی تدریس انجام دیتے رہے ہیں۔ سکولوں میں بطور استاد علوم شرقیہ اور کالجوں میں بطور لیکچرار ۱۷، ۱۸ سال علوم عربیہ اسلامیہ کی تدریس کی خدمت انجام دیتے رہے ہیں اور سرکاری ملازمت کو اپنے والد گرامی کے انتقال پر خیر باد کہا اور مستعفی ہو کر مدرسہ کے اہتمام و تدریس و تبلیغ کے نیک کام میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ آپ نے خداداد صلاحیتوں سے جامعہ کو اعلیٰ ترقی کی منازل سے ہمکنار کیا۔ آپ کا تعلیمی، تدریسی تجربہ دینی مدارس سرکاری سکولوں اور کالجوں کا تقریباً چوبیس سالہ ہے۔ آپ کا وعظ و خطابت کا ذوق سلیم بھی قابل قدر ہے۔ خاص موضوعات جہاد تبلیغ اور دعوت عمل ہیں۔ بے شمار مضامین دینی رسائل میں شائع کراتے رہے ہیں ہفت روزہ اہلحدیث لاہور میں ایک سال مدیر بھی رہے ہیں۔ لکھنے کا ذوق رکھتے ہیں۔ متعدد رسائل بھی تحریر کیے ہیں جو ابھی شائع نہ ہو سکے۔ ان میں ایک رسالہ دعوت و تبلیغ کے تقاضے قابلِ ذکر ہیں۔ وہ بیک وقت وعظ و خطابت و تبلیغ، تدریس و تعلیم اور مقالہ نویسی و تصنیف و تالیف و افتاء کا عمدہ ذوق اور صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کے شاگردوں میں بہت سے علماء قابلِ ذکر ہیں۔ آج کل جامعہ محمدیہ قدوسیہ کی سرپرستی میں علاقہ میں تعلیم و تدریس و تبلیغ و اشاعت دین کا کام پورے جذبہ و شوق سے انجام دے رہے ہیں اور علاقہ علوم اسلامیہ کی روشنی سے منور ہو رہا ہے۔ ان کی زیرِ نگرانی ہر سال کافی تعداد میں علماء و حفاظ مدرسہ سے فارغ التحصیل ہو رہے ہیں۔

دیگر قومی تحریکی و اصلاحی خدمات

پروفیسر مولانا عبدالحکیم سیف کی دینی تعلیمی و تبلیغی خدمات کے علاوہ قومی تحریکی اصلاحی خدمات بھی قابل ذکر ہیں۔ آپ نے علاقہ میں تحریکِ ختم نبوت، تحریکِ نظامِ مصطفیٰ اور تحریکِ نفاذِ شریعت میں قائدانہ صلاحیتوں سے کام لیا اور دینی قوتوں کے اتحاد کے لیے قابلِ قدر کام کیا۔ اصلاحِ معاشرہ کے لیے معاشرتی خرابیوں کے لیے مسلسل آواز بلند کی۔ وہ آج بھی اپنے والد و مرشد و استاد حضرت مولانا صاحب گوڑگانوی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے طلبہ کی حسن تربیت پر پوری توجہ دیتے ہیں اور ان میں نیکی،

Marfat.com

سادگی، خلوص اور خدمت جیسی اعلیٰ صفات پیدا کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ مولانا صاحب موصوف روایتی واعظوں اور پیشہ ور خطیبوں کے برعکس خالصتاً وعظ و تبلیغ کی راہ پر گامزن ہیں اور اتحاد، عمل صالح اور معاشرہ کی اصلاح کی طرف خاص توجہ مبذول کیے ہوئے ہیں۔ آپ سکولوں اور کالجوں میں بھی تعلیم و تربیت و اصلاح طلبہ کی راہ پر چلتے رہے اور بزم ادب کی نگرانی ان کے ذمہ رہی۔ اسی طرح انہوں نے طلبہ میں قومی ذوق اور دینی جذبہ بیدار کرنے کے لیے بھرپور کوشش کی۔ طلبہ میں تقریر و تحریر کی صلاحیتوں کو نکھارنے میں قابل قدر کام کیا۔ وہ ہمیشہ یہ کہتے رہے کہ ملک کا اچھا شہری، بہترین انسان اور اعلیٰ قسم کا مسلمان بننا ہمارا فرض ہے کہ ہم تین حیثیت رکھتے ہیں۔ پاکستان، انسان اور مسلمان۔ وہ طلبہ اور عوام الناس کو اخلاقی قدروں پر خاص ترغیب و توجہ دلاتے ہیں۔ اکرام مسلم کے ذریعے ہی ایک شخص دینی و دنیا کی سعادتوں کو حاصل کرتا ہے۔ وہ خود بھی علماء کرام اور صالحین بزرگوں اور بڑی عمر کے حضرات کا نہایت احترام کرتے ہیں اور طلبہ کے ساتھ شفقت و حسن سلوک فرماتے ہیں۔ آپ نے تعلیم البنات کے شعبے کو خصوصی توسیع و ترقی دی ہے اور قوم کی بچیوں اور عورتوں کی اصلاح و تربیت کے کام کو خاص اہمیت دی ہے۔ جامعہ کے شعبہ تعلیم البنات میں ہفت روزہ اور ماہانہ خصوصی اجلاسات عام منعقد ہوتے ہیں اور ان میں دینی اصلاحی ذوق بیدار ہو رہا ہے۔ قوم کی بچیاں قرآن حفظ، ترجمہ، حدیث اور عربی گرامر کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ جامعہ میں طلبہ کے ہفت روزہ اجتماعات منعقد ہوتے ہیں اور ان کو دینی علوم کی مکمل تدریس کے ساتھ ساتھ میٹرک تک انگریزی، ریاضی، سائنس، معاشرتی علوم وغیرہ کی تدریس پر خاص زور دیا جاتا ہے اور اس کا سہرا پروفیسر صاحب کے ذوق اور محنت شاقہ کے سر ہے۔ مدرسہ میں کھیلوں کا اہتمام، ورزشوں کا پیریڈ اور نشانہ بازی کے ذریعے طلبہ میں مجاہدانہ سپرٹ بھی پیدا کی جاتی ہے اور ان کو اس قابل بنایا جاتا ہے کہ وہ دین اسلام، قوم و ملک و ملت کے لیے بہترین مددگار و خادم بن سکیں اور قومی خدمت بجالا کر اپنے فرض کی ادائیگی کے ذریعے قوم و ملک و ملت کی ترقی و سربلندی میں اہم کردار ادا کر سکیں۔ پروفیسر صاحب کی خدمات کا اعتراف عوامی اور سرکاری حلقوں میں پایا جاتا ہے اور ان کے تعلقات تمام مکاتب فکر کے ساتھ قابل رشک اور قابل قدر ہیں۔

۱۴۔ جامعہ مدینہ لاہور کی علمی و دینی خدمات

تاریخی و علمی جائزہ

موجودہ جامعہ مدینہ کی ابتداء جامعہ مسجد حنفیہ ۱۴ گلی اکھاڑا بوٹا سے ہوئی جو تقریباً دس مرلہ پر

Marfat.com

مشتمل تھی۔ جامعہ مدینہ کے بانی حضرت مولانا سید حامد میاں نے ۱۹۵۲ء میں اس مسجد میں درس و وعظ کا سلسلہ شروع[45] کیا اور اسی مسجد میں ایک مکتب قرآنی احیاء العلوم کی بنیاد ڈالی۔ اس میں حفظ و ناظرہ کے لیے قاری محمد عمر صاحب کو مدرس مقرر کیا گیا۔ اس دوران مولانا خود بھی چند سرکاری ملازمین کو بعد نماز عشاء مشکوۃ شریف اور ہدایہ اوّل پڑھاتے تھے۔ گویا بلاعنوان مدرسہ جاری تھا۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۵۵ء میں مسجد اکھاڑا بوٹا مل ہی سے موجودہ جامعہ مدینہ کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے شیخ ولی بھائی صاحب نے -/۳۰۰ روپے چندہ دیا جس سے رسید بک چھپوائی گئیں۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جامعہ کی ایک کمیٹی تشکیل دی جس میں حاجی نور احمد رئیس وار برٹن خزانچی مقرر ہوئے۔ موصوف اکبری منڈی کے مشہور تاجروں میں شمار ہوتے تھے۔ ان کے علاوہ میاں مولا بخش بابو قمر العین بابو عبدالغفور، حاجی عبدالحکیم وغیرہ کمیٹی کے رکن مقرر کیے گئے۔ حاجی نور احمد صاحب کا داتا دربار کے پاس اپنا ایک چاول صاف کرنے کا کارخانہ تھا۔ اسی کارخانہ کو جامعہ کی عمارت کے طور پر استعمال کیا گیا۔ طلبہ کی رہائش بھی اسی کارخانے میں تھی۔ ابتداء میں جامعہ کی تشکیل کا مقصد صرف فارغ التحصیل طلبہ کو جدید تعلیم ایف۔اے، بی۔اے اور ایل ایل بی وغیرہ کی تیاری کروانا تھا تاکہ معاشرے میں ایسے علماء کی قلت کو دور کیا جائے جو بیک وقت دونوں طرح کے علوم پر دسترس رکھتے ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے جناب غلام سبحانی صاحب معلّم انگریزی کا بطور استاد تقرر ہوا۔ انہوں نے محض دینی جذبہ کی بنا پر کل -/۱۰۰ روپے مشاہرہ ماہوار پر کام کا بیڑہ اٹھایا۔ پہلی کھیپ میں دس طالبِ علم داخل ہوئے جن میں ڈاکٹر خالد علوی استاد شعبہ اسلامیات پنجاب یونیورسٹی بھی تھے۔ یہ سلسلہ پانچ سال تک چلا لیکن وسائل کے فقدان کی بنا پر تعطّل کا شکار ہو گیا جو آج تک بدستور تعطّل کا شکار ہے۔ تاہم اس دور میں جو طالب علم آئے انہیں کافی استفادے کا موقع ملا اور ان کے لیے مزید جدید تعلیم حاصل کرنے کا راستہ ہموار ہو گیا۔ یہاں قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اس دور میں ملک کے بعض نام نہاد علماء نے جامعہ کے خلاف یہ پروپیگنڈہ شروع کیا کہ علماء کو انگریزی تعلیم دلانا حرام ہے جس پر بانی جامعہ نے مناظرانہ روش اختیار کرنے کی بجائے اندرون و بیرون ملک مقتدر مفتیان کرام سے فتوے حاصل کیے جن میں نہ صرف علماء کے لیے انگریزی تعلیم کو شریعت کی رو سے جائز قرار دیا گیا بلکہ اسے ایک مستحسن اقدام قرار دیا۔

درس نظامی کا آغاز

۱۹۶۰ء میں باقاعدہ درس نظامی کا آغاز بکن مسجد اندرون موچی گیٹ سے شروع ہوا۔ بابو محمد منیر صاحب کو سرپرست مقرر کیا گیا۔ مولانا محمد متولی صاحب، مولانا محمد دین صاحب اور مولانا عبدالستار

Marfat.com

صاحب سواتی نے تدریس کے فرائض سنبھالے۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود بھی مسجد اکھاڑا بوٹا مل سے مسجد بکن پڑھانے تشریف لے جاتے۔ ۱۹۶۱ء اور ۱۹۶۲ء کے درمیانی عرصے میں مولانا سید حامد میاں صاحب قدس سرہ العزیز نے مسلم مسجد بیرون لوہاری گیٹ بعد از نماز مغرب درس حدیث شروع کیا جس نے متولیان مسجد پر گہرا اثر ڈالا اور انہوں نے حضرت سے جامعہ کو بکن مسجد سے مسلم مسجد منتقل کرنے کی استدعا کی۔ اس وقت مسلم مسجد کی انتظامیہ میں بابو ظہیر الدین صاحب، حاجی غلام محمد صاحب، غلام دستگیر صاحب لاہور میڈیسن اور پہلوان بسا مالک ہوٹل نعمت کدہ وغیرہ شامل تھے۔ مسلم مسجد کی گیلری کو ہارڈ بورڈ کے آٹھ کمروں میں تقسیم کر کے طلبا کی رہائش گاہ بنایا گیا، بابو ظہیر الدین صاحب نے مسلم مسجد کے مشرقی جانب مدرسہ کریمیہ کی عمارت کو جامعہ مدینہ کے حوالے کر دیا۔ یہ مدرسہ انہوں نے اپنے والد مرحوم کے ایصال ثواب کے لیے بنایا تھا۔ جامعہ کے طلباء و مدرسین اس عمارت میں منتقل ہو گئے۔ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی رہائش مسجد اکھاڑا بوٹا مل سے یہاں منتقل کر لی۔ اس طرح انہیں ہمہ وقت جامعہ کی نگرانی اور مزید ترقی دینے کا موقع میسر آیا۔ بعد ازاں طلبہ کی تعداد زیادہ ہونے پر خادم ہوٹل بیرون نواں بازار کی بالائی منزل کو ۹۰۰ روپیہ دے کر خالی کرایا گیا جو بعد میں بعض وجوہات کی بنا پر خادم ہوٹل کو واپس کر دی گئی۔ اسی دوران وقت کے نامور محدث حضرت مولانا میرک شاہ کاشمیری قدس سرہ العزیز کا بطور شیخ الحدیث تقرر ہوا۔ ان کے ساتھ مولانا ضیاء الحق رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی عبدالحمید صاحب دامت برکاتہم موجودہ شیخ الحدیث جامعہ مدینہ نے بھی جامعہ کی سند تدریس کو سنبھالا۔ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا حسین احمد مدنی قدس سرہ العزیز اور علاقہ چھچھ کے مشہور عالم مولانا کریم اللہ کی جامعہ میں تدریس کے آغاز کا تقریباً یہی زمانہ ہے۔

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بکن مسجد ہی میں تدریس کے فرائض انجام دیتے تھے۔ طلبا کی مزید تعداد بڑھنے کے باعث جامعہ کی اپنی عمارت نہ ہونے کی بنا پر کچھ عرصہ جامعہ مسجد نیلا گنبد میں بھی درس و تدریس جاری رہی۔ اس دوران طلبہ ان تینوں مسجدوں میں، جب ایک مسجد سے ایک پیریڈ پڑھ کر ٹولیوں کی شکل میں دوسری مسجد جاتے تو ساری انارکلی ایک جامعہ معلوم ہوتی تھی۔ جیسا کہ ایک کمرہ جماعت سے طالب علم دوسرے کمرہ جماعت میں جا رہے ہیں۔

۱۹۶۴ء میں حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حج کے لیے جانے پر جملہ انتظامی کام جناب غلام دستگیر صاحب نے سنبھالے۔ حاجی محمود صاحب خزانچی مقرر ہوئے۔ بہر حال ۱۹۶۶ء میں طلبہ و اساتذہ کے اس دس سالہ مجاہدے کو بارگاہ رب العزت میں شرف قبولیت سے نوازا گیا اور

Marfat.com

جامعہ مدینہ کریم پارک راوی روڈ میں اپنی ذاتی عمارت میں منتقل ہوا جہاں اب تک جاری ہے اور بحمد للہ روبہ ترقی ہے۔ پہلے اس کے استعمال میں دو کمرے تھے۔ اب بحمد اللہ تقریباً ۶۰ کمرے ہیں اور اس کی اپنی ایک مسجد ہے جو تقریباً ایک کنال رقبہ پر محیط ہے۔ اس جدید عمارت کی تعمیر میں بھی لوہاری والے احباب حاجی گام صاحب وغیرہ کی سعی کو دخل ہے۔ تمام مدرسہ تقریباً دو ایکڑ پر مشتمل ہے چونکہ طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے لیے یہ جگہ ناکافی ہے۔ اس لیے ۱۹۸۱ء میں لاہور رائے ونڈ روڈ پر تبلیغی مرکز سے لاہور کی جانب ۶ کلومیٹر کے فاصلے پر موضع پاجیاں (جس کا جدید نام محمد آباد تجویز کیا گیا ہے) کے پاس سڑک کے مشرقی جانب تقریباً ۱۲۸ ایکڑ جگہ خریدی گئی ہے جہاں پر چند عارضی حجروں کی تعمیر کر کے شعبہ حفظ کا اجراء کر دیا گیا ہے۔ اس وقت جامعہ کے کل عملہ کی تعداد ۴۳ ہے جس میں ۲۲ اساتذہ ہیں نیز جامعہ کے مدرسین کی اکثریت جامعہ ہی کی فیض یافتہ ہے۔

شعبہ جات جامعہ

اس وقت جامعہ میں مندرجہ ذیل شعبہ جات خدمت انجام دے رہے ہیں:

شعبہ حفظ و ناظرہ

اس شعبہ میں ہر عمر کے بچوں کو قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اس میں تقریباً ۲۵۰ طالب علم زیر تعلیم ہیں لیکن وسائل کی کمیابی کی بنا پر اساتذہ کی تعداد صرف ۵ ہے جو ناکافی ہے لیکن اساتذہ نے پھر بھی اس بوجھ کو سنبھالا ہوا ہے۔ بعض طلبہ کی رہائش وطعام کی کفالت تو جامعہ کرتا ہے اور بعض شہری طلبہ صرف تعلیمی اوقات میں پڑھ کر اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ اس سال سے جامعہ کا پروگرام ہے کہ شعبہ حفظ میں پانچ سال کی عمر کے بچے کو داخل کر کے چھ سال کے عرصے میں اسے حفظ کے ساتھ باقاعدہ حکومتی سطح پر پرائمری کا امتحان بھی دلوایا جائے اور اس پر کام شروع ہو چکا ہے۔ اب تک اس شعبہ سے تقریباً ۲۰۰ دوسو طلبہ قرآن مجید حفظ کر چکے ہیں۔ ناظرہ خوانوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

شعبہ کتب

ہر شعبہ جامعہ کا مرکزی شعبہ ہے۔ اس میں طلبہ کو ابتدائی عربی فارسی سے لے کر دورہ حدیث شریف تک تعلیم دی جاتی ہے۔ اس کا نصاب تقریباً ۱۲ سالوں پر مشتمل ہے اور بعض طلبہ کی خواہش پر انہیں طب یونانی کی بعض کتابیں بھی پڑھادی جاتی ہیں۔ اس شعبہ میں تقریباً گیارہ اساتذہ کام کر رہے ہیں۔ اس شعبہ سے اب تک ۶۹۰ ملکی وغیر ملکی طلبہ سند فراغت حاصل کر چکے ہیں۔

Marfat.com

شعبہ کتابت

اس شعبہ میں خوش خطی سکھلائی جاتی ہے۔

شعبہ افتاء

اس شعبہ میں مفتی صاحب مختلف مسائل کا جواب از روئے فقہ حنفی دیتے ہیں۔ نیز حکومت اور دیگر تحقیقی ادارے بھی کبھی مشورہ طلب کرتے ہیں تو قرآن وسنت کی روشنی میں ان کے جوابات بھی دیئے جاتے ہیں۔ چند سالوں سے یہاں سے جاری ہونے والے فتاوٰی کا ریکارڈ بھی محفوظ رکھا جاتا ہے۔ نیز اس شعبہ میں مفتی صاحب کے ساتھ ایک نائب مفتی کا بھی تقرر کیا گیا ہے۔

شعبہ تجوید وقرأت

اس شعبہ میں طلبہ کو تجوید وقرأت شعبہ عشرہ کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ اس شعبہ میں دو استاد کام کر رہے ہیں۔ اب تک اس شعبہ سے فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کی تعداد ۴۰۸ ہے۔

ڈسپنسری

رفاہ عامہ اور طلبہ کے لیے ایک ڈسپنسری بھی قائم کی گئی ہے۔ اس کا سارا خرچہ ایک صاحب اٹھاتے ہیں۔ ڈسپنسری کا نام عبدالحمید فری ڈسپنسری ہے۔ اب تک اس ڈسپنسری سے ۲۱۶۵۸۹ مریض فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

شعبہ طالبات

اس شعبہ میں دو معلمات کام کر رہی ہیں۔ اس شعبہ میں بچیوں کو قرآن پاک حفظ وناظرہ اور بنیادی عقائد ومسائل کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اب تک اس شعبہ سے سینکڑوں بچیاں استفادہ کر چکی ہیں۔ اس وقت طالبات کی موجودہ تعداد تقریباً ۶۰ ہے۔

کتب خانہ

جامعہ کا اپنا ایک کتب خانہ ہے جہاں سے طالب علموں کو تدریسی کتابیں تعلیم حاصل کرنے کے لیے سال بھر کے لیے دی جاتی ہیں۔ تعلیمی سال مکمل ہونے پر یہ کتب واپس جامعہ کی لائبریری میں جمع کر لی جاتی ہیں۔

مالی وسائل

جامعہ مدینہ کے مادی وسائل کا تذکرہ اس قابل ہے کہ اسے ایک الگ باب میں ذکر کیا جائے

Marfat.com

اس معاملہ میں جامعہ ہمیشہ دارالعلوم دیوبند کا عملی نمونہ رہا ہے۔ اس کا سارا دارومدار ہمیشہ توکل علی اللہ اور استغناء پر رہا ہے جس کے لیے جامعہ کی ابتداء سے لے کر آج تک کے واقعات شواہد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مثلاً:

''ایک مرتبہ ۲۸ روپے رہ گئے اس پر شوریٰ نے اس بارے میں مشورہ کیا کہ آیا مدرسہ جاری رکھا جائے یا بند کر دیا جائے بالآخر یہ فیصلہ طے ہوا کہ اس کو جاری رکھا جائے کیونکہ اس کو جاری رکھنا یا نہ رکھنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور وہ اسباب کا محتاج نہیں۔ جامعہ کی تاریخ تقریباً ایسے ہی واقعات سے پر ہے۔ جامعہ کی مستقل آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں اور نہ ہی کسی کی طرف سے ایسی امداد قبول کی جاتی ہے جو جامعہ کے عظیم تعلیمی مقاصد اور روائتی حریت فکر پر اثر انداز ہو۔ بلکہ ظاہری اسباب میں اس کا مدار صرف عامۃ المسلمین کے تعاون پر ہے۔ اس کے مالی وسائل کا اندازہ اس بات سے بھی ہوسکتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات سے ایک سال قبل فرمایا کہ جب سے جامعہ کی ابتداء کی ہے صرف اسی سال مدرسہ کو بند کرنے کے بارے میں نہیں سوچا ورنہ ہر سال مالی اسباب کے فقدان کی بنا پر ہمیشہ ایسی نوبت آ پہنچتی کہ جامعہ بند کرنے کے بارے میں سوچنا پڑتا۔ جامعہ کا معاملہ اکثر و بیشتر قرض پر بھی جاری رہا اور ہے چند سال بیشتر تو عملہ کو مشاہرہ تین چار ماہ تاخیر سے ادا کیا گیا۔''

انتظام

جامعہ کا نظام ایک شوریٰ کی زیر سرپرستی ہے۔ انجمن ایک امیر کی زیر نگرانی فرائض انجام دیتی ہے۔ یہ تقریباً گیارہ ارکان پر مشتمل ہے اس میں جامعہ کے تمام تدریسی اور انتظامی امور کر زیر بحث لایا جاتا ہے اور کسی بھی امر کا فیصلہ کثرت رائے پر کیا جاتا ہے۔ حضرت مولانا حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد حضرت مولانا رشید میاں مدظلہ تالٰی کو انجمن کا امیر مقرر کیا گیا ہے۔ نیز وہ جامعہ کے موجودہ مہتمم بھی ہیں۔ ان کے ساتھ حضرت مولانا محمود میاں صاحب مدظلہ اعلالی بطور نائب مہتمم و نائب امیر انجمن فرائض انجام دے رہے ہیں۔

علمی و دینی خدمات

جامعہ نے مختصر عرصے میں گراں قدر علمی و دینی خدمات انجام دی ہیں۔ اس عرصے میں تقریباً اطراف عالم کے ہزاروں تشنگانِ علوم نے اس چشمہ سے اپنی پیاس کو بجھایا جن میں افریقہ، برما، بنگلہ دیش، مالدیپ، تھائی لینڈ، افغانستان، ایران اور عراق کے طلبہ قابل ذکر ہیں۔ جامعہ کا بنیادی مقصد چونکہ علوم

Marfat.com

الٰہیہ کو آئندہ نسلوں تک باقی رکھنا ہے اور اسی نہج پر طلبہ کی تربیت کی جاتی ہے اس لیے فارغین کی اکثریت تدریس کے گمنام شعبہ میں چلی جاتی ہے۔ تدریس کے شعبہ کی مثال فصل کے ان دانوں کی طرح ہے جو دوبارہ زمین پر بیج بو کر فصل کی بقا کا ذریعہ بنتے ہیں۔ شعبہ تدریس میں جامعہ نے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں، جامعہ کے فارغین کی کثیر تعداد دنیا کے مختلف علاقوں میں تدریس کی خدمات انجام دے رہی ہے۔

پاکستان کے اکثر مدارس کی بنیاد جامعہ کے فارغین ہی نے ڈالی ہے اور ان کے مدرسین بھی جامعہ کے فیض یافتہ ہیں خصوصاً سکردو میں مولانا عبدالرشید صاحب مرحوم نے اس سلسلے میں کافی کام کیا۔ سکردو میں اکثر مدارس و مساجد جو ان کے بعد بھی روبہ ترقی ہیں انہیں کے قائم کردہ ہیں۔

تقریباً پندرہ سال بیشتر کا واقعہ ہے کہ جامعہ کے ایک فارغ مولوی سرفراز احمد امروہی صاحب علاج کی غرض سے جرمنی گئے اور وہاں سے امریکہ گئے۔ وہاں پر انہوں نے (Islamic Community Centre Elginill) کے نام سے ایک ادارے کی بنیاد ڈالی۔ تقریباً ۱۹۸۰ء اور ۱۹۸۱ء کے درمیانی عرصے کا واقعہ ہے کہ انہوں نے جامعہ مدینہ سے حاصل کردہ سند فراغت کی بنیاد پر شکاگو یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کرنا چاہا۔ اس یونیورسٹی کے اعلیٰ حکام نے اس سند کا تقریباً تین ماہ کے عرصہ میں اپنے ہاں کی دیگر ڈگریوں سے موازنہ کیا اور اسے اپنے ہاں بی۔ اے کے متوازی قرار دیتے ہوئے انہیں پی۔ ایچ۔ ڈی کرنے کی اجازت دے دی۔

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا کریم اللہ	فاضل دیوبند
۲۔ مولانا مفتی عبدالحمید	-ایضاً-
۳۔ مولانا حامد میاں	-ایضاً-
۴۔ عبدالمنعم فہمی محمود	فاضل جامعہ الازہر مصر
۵۔ مولانا میاں عبدالغنی	ایم۔اے
۶۔ مولانا ظہور الحق	فاضل درس نظامی
۷۔ مولانا عبدالرشید کشمیری	-ایضاً-
۸۔ مولانا مرزا گل	فاضل درس نظامی
۹۔ مولانا مفتی عبدالرشید	فاضل درس نظامی
۱۰۔ مولانا رشید میاں	فاضل درس نظامی

Marfat.com

۱۱۔ مولانا محمود میاں	فاضل درس نظامی
۱۲۔ حافظ نذیر	فاضل حفظ وقرأت
۱۳۔ قاری عبدالرحمٰن	فاضل حفظ وقرأت
۱۴۔ قاری محمد ادریس	فاضل حفظ وقرأت
۱۵۔ قاری خوشی محمد	فاضل حفظ وقرأت
۱۶۔ قاری فیض اللہ	فاضل حفظ وقرأت
۱۷۔ قاری نعمت اللہ	فاضل حفظ وقرأت
۱۸۔ قاری محمد سعید	فاضل حفظ وقرأت

اساتذہ کرام جنہوں نے اپنے دور میں جامعہ کی مسند تدریس کو زینت بخشی

حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیوبند ضلع سہارنپور کے باشندے تھے۔ آپ برصغیر کے مشہور مؤرخ عالم حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب قدس سرہ العزیز کے فرزند ارجمند تھے۔ مولانا ۱۹۲۶ء قصبہ راہوالی ضلع میرٹھ میں پیدا ہوئے وہاں آپ کے دادا جان منظور محمد صاحب محکمہ انہار میں ملازم تھے لیکن رہنے والے دیوبند ہی کے تھے۔

مولانا سید حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ہوش سنبھالنے پر مولانا قاری اصغر علی صاحب مدرس دارالعلوم دیوبند و خادم خاص حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے قاعدہ شروع کیا۔ آپ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کافی عرصہ سے مدرسہ شاہی مراد آباد میں مسند تدریس پر فائز تھے لہٰذا انہوں نے مولانا کو تعلیم وتربیت کی خاطر اہل خانہ دیوبند سے مراد آباد بلا لیا۔ وہاں پر آپ نے حافظ نور محمد صاحب اور حافظ محمد ابراہیم سے حفظ کیا۔ دریں اثناء قاری عبداللہ صاحب سے تجوید کی مشق کا سلسلہ جاری رکھا۔ مراد آباد ہی میں آپ سے فارسی جغرافیہ، حساب وغیرہ کی تعلیم حاصل کی اور یہیں درس نظامی کا سلسلہ بھی شروع کر دیا۔ یہاں پر آپ کے والد ماجد کے علاوہ اپنے دور کے دوسرے جید علماء مولانا عبدالاحد، مولانا عجب نور اور مولانا اسماعیل سنبھلی سے بھی کسب علوم کیا۔ آخر میں آپ تعلیم مکمل کرنے کے لیے دارالعلوم دیوبند تشریف لے گئے۔ اس وقت وہاں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث کے فرائض انجام دے رہے تھے۔ بالآخر آپ نے دیوبند سے سند فراغت حاصل کی اور مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بخاری شریف ختم کی اور اسی دن حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر بیعت ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد حضرت مولانا حسین احمد

Marfat.com

مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ایک سال کے مختصر عرصہ میں یعنی ۲۲۔شوال ۱۳۶۸ھ میں خرقہ خلافت عطا کیا۔ آپ کو حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے دیگر خلفا میں سب سے کم عمر میں خلافت عطا کی گئی۔ حالانکہ حضرت مدنی قدس سرہ العزیز کی خلافت کا معیار بہت بلند تھا۔ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو مجاز بیعت کا خط بھیجا۔ اس میں ایک جملہ ایسا ہے جو حضرت کے دوسرے مکاتیب میں کسی اور مجاز کے لیے نہیں پایا جاتا:

''میں آپ کو طرق اربعہ معروفہ میں بیعت کرنے کی اسی طرح اجازت دیتا ہوں جس طرح میرے آقا حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز نے مجھ کو اجازت عطا فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ مبارک فرمائے اور آپ کے ذریعہ سے فیض اکابر طریقت جاری فرمائے۔''

تقسیم کے بعد کچھ عرصہ آپ ہندوستان سے کھوکھرا پار کے راستے افغانستان تشریف لے جانے کی غرض سے روانہ ہوئے۔ آپ کو سلسلہ چشتیہ کے بزرگ شیخ نظام الدین بلخی قدس اللہ سرہ العزیز سے خاص قلبی لگاؤ تھا۔ آپ بلخ میں مستقل قیام کا ارادہ رکھتے تھے۔ دوران سفر ٹرین میں آپ نے خواب دیکھا کہ کوئی کہہ رہا ہے کہ لاہور میں ایسے اتر و جیسے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ۔ لہٰذا آپ نے لاہور ہی میں نزول فرمایا اور ساتھ ہی والد ماجد کی طرف سے خط پہنچا کہ افغانستان جا کر کیا کرو گے وہاں تو بادشاہت ہے یہیں لاہور ہی میں کام کا موقع مل جائے گا۔ لاہور میں رُک جاؤ۔ اس بنا پر آپ نے لاہور ہی کو اپنا مسکن بنایا اور حتی المقدور اشاعت علوم دینیہ اور سنت نبوی کی ترویج میں مشغول ہو گئے۔ یہاں پر آپ نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ امتحان میں اول آئے اور اس کے علاوہ میٹرک، ایف۔اے کے امتحانات اچھے نمبروں میں پاس کیے۔ بی۔اے کی نصابی کتب کا مطالعہ بھی کیا لیکن امتحان کا موقع نہ ملا۔ لاہور میں آپ نے جامعہ مدینہ کی بنیاد ڈالی اور تادم آخر خود بھی اس میں بخاری شریف پڑھانے کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ ۲۳ سال جامعہ کے شیخ الحدیث رہے۔ طلباء کے علاوہ عامۃ المسلمین بھی آپ کے علوم وفیض سے اپنی پیاس بجھاتے تھے۔ آپ ہر اتوار کو بعد از نماز عشاء عوام الناس کو درس حدیث دیتے اور ساتھ کچھ اللہ اللہ کرنا بھی سکھلاتے تھے۔ آپ کے دست مبارک پر کئی حضرات نے سلوک مکمل کیا۔ چونکہ اپنے شیخ کی طرح مجاز بیعت کے سلسلہ میں آپ کا معیار بھی بہت بلند تھا لہٰذا اس ۲۳ سال کے عرصہ میں دس افراد کو آپ سے مجاز بیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کو تحریر سے بھی خاص شغف تھا۔ اس سلسلے میں آپ کی کتابیں تسہیل الصرف والنحو، تذکرہ عائشہ صدیقہ، فاضل بریلوی کے فقہی مقام کی حقیقت آپ کی تحریر کا عملی نمونہ ہیں۔ آپ نے اپنی زیرادارت ایک

Marfat.com

ماہنامہ مجلّہ انوار مدینہ بھی جاری کیا جس میں آپ مسلسل وقت کے دینی و سیاسی حالات پر روشنی ڈالتے رہے۔ اس کے علاوہ مختلف سیاسی و مذہبی موضوعات پر آپ کے مضامین ملکی روزناموں اور دیگر مجلات میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ آپ کو سیاسی بصیرت بھی اپنے اکابر سے ورثہ میں ملی تھی اور آپ اس دنیا سے رحلت کے وقت بھی ملک کی ایک بڑی سیاسی جماعت جمعیت علمائے اسلام کے امیر تھے۔ آپ مطالعہ کے بے حد شوقین تھے۔ عمر کا اکثر و بیشتر حصہ مختلف موضوعات کی کتابوں کے مطالعہ میں گزارا۔ علوم دینیہ کے علاوہ آپ کو سیاست کے ناطے جغرافیہ عالم سے کافی لگاؤ تھا۔ آپ اس میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ ''دی گریٹ ورلڈ اٹلس'' ہمیشہ آپ کے سرہانے رہتی۔ آپ نے زندگی کا اکثر و بیشتر حصہ گوشہ نشینی و عزلت میں گزارا لیکن آپ جب کسی کے سامنے دنیا کے کسی بھی حصے کے متعلق کوئی بات کرتے تو سامع کو محسوس ہوتا جیسے آپ نے اس مقام کی تحقیقی سیاحت کی ہے۔ یہ شاید آپ کے جغرافیائی ذوق ہی کا نتیجہ تھا۔ دارالعلوم سے آپ کو جو سند فراغت عطا کی گئی اس کے چند الفاظ سے آپ کی قابلیت و صلاحیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ''ھو عندنا جید الفھم ذکی الذھن، قادر علی التدریس ولہ مھارۃ بالعلوم العربیۃ''۔

عملی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ نے آپ کو گوناگوں صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ آپ کو بالتخلیق باخلاق اللہ کی پوری عملی تصویر تھے۔ توکل علی اللہ، استغنا، حلم، بردباری آپ کے خاص اوصاف تھے۔ آپ کے ایک خلیفہ کے بقول آپ پر نسبت سکینہ غالب تھی یعنی آپ کی ہر بات کردار، گفتار اور رفتار میں سمندر کی طرح ایک ٹھہراؤ تھا۔ آپ پورے پاکستان میں مسلک اہل سنت والجماعت دیوبند حنفی کا نمائندہ سمجھے جاتے تھے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب ملک میں علماء کے درمیان اختلافی مسائل کو حل کرنے کا معاملہ پیش آیا تو پاکستان میں علمائے دیوبند کی طرف سے قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم دیوبند نے آپ ہی کو اس کا مختار بنایا اور ایک تحریری مختار نامہ لکھ کر دیا۔ حضرت مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ علیہ کو عربی ادب سے بھی خاص مہارت حاصل تھی۔ مولانا قدس سرہ العزیز عربی کو بلاتکلف لکھتے اور بولتے تھے۔ آپ کو تینوں زبانوں عربی اور اردو، فارسی میں شعر کہنے کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ اس پر آپ کے مسودات شاہد ہیں لیکن تاحال ان کی طباعت کی نوبت نہیں آئی۔ عربی سے آپ کو طالب علمی ہی کے دور سے لگاؤ تھا۔ دیوبند میں حضرت مدنی قدس اللہ سرہ العزیز جب ترمذی شریف پڑھاتے وقت اردو میں بیان فرماتے تو آپ اسے عربی متن میں منتقل کرتے جاتے۔ یہ مسودہ آج بھی مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے کاغذات میں محفوظ ہے۔

Marfat.com

وفات

۲؍مارچ ۱۹۸۸ء کو آپ پر دل کا دورہ پڑا۔ ہسپتال لے جایا گیا۔ ڈاکٹر صاحبان نے انتھک کوشش کی لیکن انہیں کُل نفس' ذائقۃ الموت کے سامنے ہتھیار ڈالنے پڑے۔ بالآخر دوسرے دن بروز جمعرات ۳؍مارچ ۱۹۸۸ء کو آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ وفات کے وقت آپ کی عمر قمری اعتبار سے پورے ۶۳ سال تھی۔ گویا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر سنتہ حاصل ہوئی۔ دوسرے دن جمعۃ المبارک کو یونیورسٹی گراؤنڈ لاہور میں آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ جنازہ میں ہر طبقے کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور آپ کو نماز جمعہ سے پہلے قبرستان میانی صاحب حضرت خواجہ طاہر بندگی رحمۃ اللہ علیہ کے احاطہ کے پاس سپردِ خاک کر دیا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اساتذہ کا تعارف

حضرت مولانا عبدالدائم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مولانا بخاری شریف پڑھاتے تھے۔ دہلی میں وفات پائی۔ آپ جامعہ مدینہ کے سب سے پہلے شیخ الحدیث تھے۔ موصوف مشہور کتاب لغات القرآن کے مصنف ہیں۔

حضرت مولانا میرک شاہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

مولانا ایم۔اے۔او کالج میں پروفیسر تھے۔ بعد میں اسی کالج کے پرنسپل بنائے گئے۔ پھر کچھ عرصہ محکمہ اوقاف کے چیف ایڈمنسٹریٹر رہے۔ اسی دوران جامعہ میں شیخ الحدیث کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ آپ وقت کے نامور محدث حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے خاص تلامذہ میں سے تھے۔ آپ بہت ذہین تھے۔ حضرت انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ ازراہ تفنن آپ کو زیرک شاہ کہا کرتے تھے۔

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

حضرت دیوبند میں مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد ادریس رحمۃ اللہ علیہ سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ کے ہم درس تھے۔ موصوف حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے مجاز بیعت بھی تھے۔ آپ کا انتقال لاہور میں ہوا۔

حضرت مولانا شریف اللہ خان صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

موصوف کو حدیث شریف میں حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن قدس اللہ سرہ اسیر مالٹا سے تلمذ کا شرف حاصل تھا۔ معقولات کے مشہور زمانہ استاد تھے۔ تقسیم سے پہلے جامع مسجد فتح پوری دہلی کے صدر

Marfat.com

مدرس تھے۔ جس کے انتظامی کمیٹی کے صدر خان لیاقت علی خان سابق وزیر اعظم پاکستان تھے۔

حضرت مولانا فخر الدین صاحب و مہتمم سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند اور جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کا شمار آپ کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ موصوف کا انتقال لاہور میں ہوا اور یہیں میانی قبرستان میں مدفون ہوئے۔

حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

موصوف دیوبند کے فاضل تھے اور ایک عرصہ تک جامعہ اشرفیہ میں مفتی کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

حضرت مولانا محبوب الٰہی صاحب

آپ مولانا احتشام الحق تھانوی کے استاد و فاضل دیوبند تھے۔ کافی عرصہ تک ٹنڈوالہ یار سندھ میں صدر مدرس کے فرائض انجام دیتے رہے۔

جامعہ کے فاضلین

حضرت مولانا قاری عبدالرشید صاحب

موصوف نے ابتداء سے آخر تک جامعہ ہی میں تعلیم پائی اور جامعہ ہی سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد وہیں بطور مدرس مقرر ہوئے۔ تدریس میں آپ کو بلند مقام حاصل ہے۔ اس وقت آپ جامعہ میں ترمذی شریف اور دیگر علوم وفنون کی کتابیں پڑھاتے ہیں۔ آپ کو علوم جدیدہ میں بھی ایک خاص حد تک دسترس حاصل ہے۔ تحریر کا اللہ نے خاص ملکہ دیا ہے۔ المنہاج شائع کردہ ریسرچ سیل دیال سنگھ لائبریری، بینات انوار مدینہ، فیضانِ مدینہ اور فیضانِ حق میں آپ کے کئی علمی و تحقیقی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ آپ کو ردفرق باطلہ پر کافی عبور ہے اور اس سلسلے میں ملک کے مختلف حصوں میں کئی حضرات سے آپ کی تحریری و بالمشافہ بات چیت ہو چکی ہے۔ نیز اس سلسلے میں ملک و بیرونِ ملک کے جید علماء آپ سے رجوع کرتے ہیں۔ آپ کے اکثر مضامین آپ کے قلمی نام انصار احمد ایم۔ کام سے شائع ہوتے ہیں۔ آپ نے جامعہ ہی سے قرأت شیعہ عشرہ میں فراغت حاصل کی ہے۔ نیز آپ مولانا عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سابق مدرس جامعہ مدینہ سے مجاز بیعت بھی ہیں۔

ڈاکٹر عبدالواحد صاحب مدظلہ العالی

آپ بنیادی طور پر ایک ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں۔ آپ نے کنگ ایڈورڈ کالج لاہور سے

Marfat.com

فراغت حاصل کی۔ دوران تعلیم آپ نے حفظ بھی کیا۔ ایم بی بی ایس سے فراغت کے بعد جامعہ ہذا میں دینی تعلیم کا آغاز کیا اور تقریباً بارہ سال کے عرصے میں سند فراغت حاصل کی۔ آپ نے جامعہ ہی سے قرأت وعشرہ کی تعلیم مکمل کی۔ فراغت کے بعد جامعہ ہی میں تدریس کا آغاز کیا اور ساتھ ہی افتاء میں مشق بہم پہنچائی۔ آپ جامعہ میں نائب مفتی کے منصب پر فائز ہیں۔ مختلف ملکی جریدوں ''المنہاج''، ''بینات'' وغیرہ میں آپ کے تحقیقی وعلمی مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ نے موجودہ معاشی و بینکاری نظام پر شرعی نقطہ نگاہ سے کافی تحقیق کی ہے۔ نیز ایک ہسپتال میں بحیثیت فزیشن بھی فرائض انجام دے رہے ہیں۔

جناب مولانا سرفراز احمد صاحب امروہی حال مقیم (Elginill) امریکہ

آپ نے ۱۹۶۶ء میں جامعہ سے فراغت حاصل کی۔ بعد میں آپ امریکہ چلے گئے۔ وہاں Elginill میں Islamic Cnetre کھولا جو آج تک جاری ہے اور روبترقی ہے۔ اس میں آپ کی علمی و دینی خدمات قابل قدر ہیں۔ آپ کو شگاگو یونیورسٹی نے جامعہ مدینہ کی سند کو بی۔ اے کے برابر تسلیم کرتے ہوئے پی ایچ ڈی کرنے کی اجازت دے دی۔

۱۵۔ جامعۃ المنتظر ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

تعارف

نومبر ۱۹۵۴ء میں شیخ اختر عباس صاحب نے دیگر ہم مسلک شیعہ حضرات کے تعاون سے لاہور میں جامعہ المنتظر کی بنیاد رکھی۔[۴۶] یہ عظیم مدرسہ اس وقت ملت جعفریہ پاکستان کی ایک عظیم مرکزی دینی درسگاہ اور حوزہ علمیہ کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اس وقت وفاق المدارس شیعہ کا صدر دفتر بھی اسی جامعہ میں ہے جس کی اسناد کو ایم اے عربی اور ایم اے اسلامیات کا درجہ حاصل ہے۔ جامعۃ المنتظر کے مروجہ نصاب کو تمام شیعہ مدارس میں رائج کیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ کئی سالوں سے وفاق المدارس شیعہ پاکستان کے سالانہ اجلاس بھی اسی جامعۃ المنتظر میں منعقد ہو رہے ہیں۔ مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونے والے علماء پاکستان کے مختلف حصوں میں پھیل کر ملت جعفریہ کی دینی وتدریسی خدمات بجالاتے ہیں۔

مہتمم اعلیٰ: حافظ سید ریاض حسین نجفی

انتظامیہ: جامعہ المنتظر کا انتظام ایک مجلس منتظمہ کے تحت ہے جو ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے۔

مسلک: شیعہ اثناءعشریہ

Marfat.com

تفصیل اساتذہ

۱۔ حجۃ الاسلام علامہ سید صفدر حسین نجفی، پرنسپل فاضل مرکز علم، نجف الاشرف (عراق) سند فارغ السطحیات

۲۔ حجۃ الاسلام حافظ سید ریاض نجفی

۳۔ حجۃ الاسلام مولانا موسیٰ بیگ نجفی

۴۔ حجۃ الاسلام مولانا محمد حسین اکبر

۵۔ حجۃ الاسلام مولانا حسن رضا غدیری

۶۔ حجۃ الاسلام مولانا بختیار الحسن سبزواری

۷۔ حجۃ الاسلام مولانا حافظ سید کاظم رضا نقوی

۸۔ حجۃ الاسلام محمد عباس نقوی

۹۔ حجۃ الاسلام مولانا باقر علی

۱۰۔ حجۃ الاسلام محمد شفیع نجفی

۱۱۔ حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی

تعداد طلباء

ابتدائی عربی/فارسی خواں طلبہ=۵۰

فقہ کے طلبہ=۶۸

درجہ حدیث کے طلبہ=۱۰

درجہ تفسیر=۱۵

کل طلباء=۱۴۳

نصاب و اسناد

جامعہ المنتظر کا نصاب معمولی ترامیم کے ساتھ درس نظامی کا نصاب ہے جو وفاق المدارس شیعہ پاکستان کے مدارس میں بھی پڑھایا جاتا ہے۔ جامعہ سے فارغ ہونے والے طلبہ کو کامل، قمر الافاضل، شمس الافاضل اور سلطان الافاضل کی سندات دی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جامعہ میں باقاعدہ طور پر دارالافتاء موجود ہے اور حجۃ الاسلام صفدر حسین نجفی صاحب فتاوٰی کی خدمات انجام دیتے ہیں۔ ان سے قبل مفتی کے فرائض حضرت مولانا شیخ اختر عباس صاحب انجام دیا کرتے تھے۔

رجسٹرڈ فتاوٰی کی باقاعدہ نقول رکھی جاتی ہیں۔ بیرون ممالک سے بھی فتاوٰی حاصل کرنے کے لیے کافی رجوع کیا جاتا ہے جو باقاعدگی سے بھیجے جاتے ہیں۔

دارالکتب

جامعہ کے کتب خانہ میں تمام درسی علوم و فنون کی کتب موجود ہیں، مذہبی معلومات کے لیے درسی کتب کے علاوہ دیگر کتب بھی موجود ہیں۔ خصوصی طور پر شیعہ مسلک سے تعلق رکھنے والی جملہ کتب

Marfat.com

سے لائبریری مزین ہے۔

جامعہ کی عمارت

جامعۃ المنتظر کی ایچ بلاک ماڈل ٹاؤن میں ایک خوبصورت عمارت تعمیر کی گئی ہے جو جدید طرز اور جملہ سہولتوں سے مزین ہے اور جدید طرز تعمیر کے مطابق بنائی گئی ہے۔ اس میں تقریباً پانچ صد طلبہ کی تعلیم وتربیت کا انتظام ہے اور ۱۵۰ کے قریب طلبہ کی رہائشی سہولیات بمعہ دارالاقامہ موجود ہیں۔

جامعۃ المنتظر کے سابقہ صدر مدرس مولانا شیخ اختر عباس صاحب کی علمی تصانیف وکاوشیں

مولانا شیخ اختر عباس صاحب جامعۃ المنتظر کے سابقہ صدر مدرس ہیں۔ آپ کا شمار شیعہ مسلک کے ملک کے بڑے علماء کرام میں ہوتا ہے۔ آپ کا اصل نام احمد بخش تھا جو بعد میں آپ کے استاد صاحب نے تبدیل کر دیا۔ اس طرح نئے نام سے مشہور ہوئے۔ آپ کا ضلع مظفرگڑھ سے تعلق ہے۔ آٹھویں جماعت تک سکول کی تعلیم کے بعد ابتدائی دینی تعلیم باب العلوم ملتان میں حاصل کی اور کچھ عرصہ کے لیے جامعہ فتحیہ اچھرہ اور دارالعلوم دیوبند میں بھی تعلیم حاصل کی۔ بعد ازاں آپ جلال پور ننگیانہ (سرگودہا) اور سیت پور مظفرگڑھ میں بھی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نجف اشرف عراق تشریف لے گئے اور وہاں پر عراق کے علماء سے سندات واجازت خصوصی وسند اجتہاد حاصل کی اور واپس آ کر جامعۃ المنتظر میں علمی خدمات سرانجام دینے لگے۔

آپ کی تصنیفات حسب ذیل ہیں:

۱۔توضیع المسائل (یہ کتاب اردو میں فقہی مسائل پر مشتمل ہے)۔

۲۔مفاتیح الجنان (ترجمہ اعمال شائع ہوئی ہے)۔

۳۔اصول کافی اور قرآن مجید کا ترجمہ اور مختصر تفسیر بھی تحریر کی۔

۱۶۔دارالعلوم اسلامیہ پرانی انارکلی لاہور

تعارف

شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی کے ایماء پر الحاج حافظ سخاوت علی مرحوم نے ۱۹۴۸ء میں دارالعلوم الاسلامیہ قائم کیا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزند الحاج شیخ شوکت علی اور ان کے رفیق الحاج قاری سراج احمد نے مدرسہ کا انتظام وانصرام نہایت احسن طریقے سے چلایا۔ آپ نے دارالعلوم اسلامیہ

Marfat.com

کو گہوارہ تجوید و قرأت بنانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ یہاں تعلیم بالغاں شبینہ درس اور جدید و قدیم نصاب تعلیم کی تدریس کے تجربات کیے گئے۔

اغراض و مقاصد

۱۔ قرآن کریم کی تعلیم دینا:

(الف) کم سے کم وقت میں بچوں کو حفظ و ناظرہ قرآن شریف پڑھانا۔

(ب) قرآن پاک کے تمام طلبا کو بقدر ضرورت فرائض نماز اور قرأت و تجوید سے واقف بنانا۔

(ج) خواہش مند طلباء کو قرأت و تجوید کی مکمل تعلیم دینا۔

۲۔ دینی علوم کے مکمل نصاب کی تعلیم دینا

(الف) درس نظامی اور دیگر رائج الوقت نصابوں سے استفادہ کرنا۔

(ب) بقدرِ ضرورت علوم جدیدہ سے طلباء کو واقف بنانا۔

(ج) طریقۂ تعلیم کا ایک جامعہ معیار قائم کرنا۔

۳۔ درجہ پرائمری کی مکمل تعلیم دینا

(الف) بچوں کو سکولوں کے نصاب کی تعلیم کے ساتھ تاریخ اسلام اور دیگر مسائل پڑھانا تا کہ وہ دوسرے بچوں کے لیے قابل تقلید نمونہ بن سکیں۔

(ب) زیر تعلیم بچوں کو اسلامی اخلاق و تہذیب کا عادی بنانا۔

۴۔ دینی و علمی تصانیف کی تدوین و اشاعت اور ایک اسلامی جریدے کا اجراء۔

۵۔ دیگر درس گاہوں کے فارغ التحصیل طلباء، حفاظ اور کاروباری حضرات کے لیے تجوید و تکمیل شعبہ قرأت کا انتظام۔

۶۔ دارالافتاء کا قیام۔

۷۔ دارالعلوم الاسلامیہ کے فارغین کو طریقہ تعلیم سے واقف بنانا۔

دارالعلوم اسلامیہ کے شعبہ جات

شعبہ تجوید

یہ مرکزی شعبہ ہے اس میں طلبہ کو کتب تجوید کی تعلیم ترتیل و حدر اور اختلاف روایات سے بہرہ ور کیا جاتا ہے۔ صحت تلفظ اور حسن صورت کے متعلق جملہ فنی تقاضے پورے کیے جاتے ہیں تا کہ فرمان

Marfat.com

نبوی زینوا القرآن باصواتکم پر عمل ہو سکے۔ اس شعبہ میں روایت حفص شعبہ قرأت اور قرأت عشرہ کی تعلیم ہوتی ہے تین اساتذہ مصروف عمل ہیں۔

شعبہ عربی

اس شعبہ میں عربی زبان کی ابتدائی تعلیم ہوتی ہے اور طلبا کو ترجمہ قرآن حکیم منتخب احادیث اور فقہی مسائل پڑھائے جاتے ہیں تاکہ طلباء ضروری مسائل سے پوری طرح آگاہ ہو سکیں۔ جدید عربی کی تعلیم کا انتظام بھی موجود ہے۔ اس شعبہ میں دو اساتذہ کام کر رہے ہیں۔

شعبہ حفظ القرآن

اس شعبہ میں طلباء کو صحت تلفظ کے ساتھ قرآن حکیم حفظ کرایا جاتا ہے تاکہ وعدہ ربانی انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون پورا ہوتا رہے۔ اس شعبہ میں دو اساتذہ مقرر ہیں۔

شعبہ ناظرہ

اس شعبہ میں نوعمر بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھایا جاتا ہے اور نماز روزہ وغیرہ سے متعلق ضروری مسائل اور عملاً نماز سکھائی جاتی ہے۔ اس شعبہ میں دو اساتذہ تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

کتب خانہ

دارالعلوم کے کتب خانہ میں عربی، فارسی، تفسیر، حدیث، فقہ، اصولِ فقہ اور تجوید و قرأت پر بہترین کتابیں ہیں۔ طلبا کو درسی کتب ادارہ ہی سے دی جاتی ہیں۔ کتب خانہ میں خاطر خواہ توسیع کی ضرورت ہے۔

دارالعلوم اسلامیہ کی خدمات

اس ادارہ نے معقول تعداد میں شیوخ التجوید اور آئمہ فن پیدا کیے جو ملک کے گوشہ گوشہ میں علم تجوید و قرأت کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں اور نئی نسل کو فیض یاب کر رہے ہیں۔

ادارہ کے تربیت یافتہ فضلاء اس وقت مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، ریاض، برما، بنگلہ دیش، افغانستان، ایران، جرمنی، برطانیہ اور افریقہ ممالک میں تجوید و قرأت کے فروغ میں کوشاں ہیں۔

پاکستان کے بیشتر دینی مدارس تجوید و قرأت کے باب میں اس دارالعلوم کے مرہون منت ہیں کیونکہ ان اداروں میں کام کرنے والے اساتذہ کا تعلق بالواسطہ یا بلاواسطہ دارالعلوم الاسلامیہ ہی سے ہے۔

دارالعلوم الاسلامیہ نے کثیر تعداد میں حفاظ قرآن بھی پیدا کیے اور پختہ بنیادوں پر عربی کی تعلیم

Marfat.com

بھی جاری رکھی۔ اس وقت تک تقریباً چھ ہزار طلباء تحصیل علم کر چکے ہیں۔

تدریسی کام کے ساتھ معیاری محافل قرأت کو بھی رواج دیا پھر یہ سلسلہ سکولوں کالجوں، حتیٰ کہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن تک پہنچ گیا جو عوام میں قرأت کا ذوق پیدا کرنے میں بے حد معاون ثابت ہوا۔

دارالعلوم اسلامیہ کی تعمیرات

دارالعلوم اسلامیہ کی ابتداء پرانی انارکلی کی ایک متروکہ عمارت کے چند کمروں میں ہوئی تھی۔ جگہ کی قلت تعلیمی کام میں توسیع کے ضمن میں رکاوٹ بنی رہتی تھی۔ تعلیم حاصل کرنے کے بہت سے خواہش مند اُمیدواروں کو مایوس لوٹنا پڑتا تھا۔ اس دقت کو دور کرنے کے لیے منتظمین نے یونیورسٹی ایریا کے قریب وحدت روڈ پر پُرسکون ماحول میں ۱۴ کنال رقبہ پر مدرسہ و مسجد کی تعمیر کا کام شروع کیا۔ اس وقت تک ایک شاندار جامع مسجد تعمیر ہو چکی ہے۔ بڑا مینار اور سامنے کا حصہ ابھی نامکمل ہے۔

مدرسہ کے شمالی بلاک میں چودہ کمرے مع برآمدہ تین غسل خانے اور تین بیت الخلاء بطور دارالاقامہ اور دو کوارٹر برائے رہائش اساتذہ تعمیر ہو چکے ہیں۔ جنوبی بلاک میں صرف ایک کمرہ اور ایک رہائشی کوارٹر مکمل ہو پایا ہے۔ مشرقی بلاک میں ایک درس گاہ اور ایک کمرہ برائے دفتر مع متعلقات تعمیر ہو چکے ہیں۔ باقی ماندہ مشرقی بلاک میں دارالقرآن بنایا جانا مقصود ہے۔ مدرسہ نے پانی کی ضرورت کے لیے اپنا ٹیوب ویل نصب کیا ہوا ہے۔

Marfat.com

ضلع فیصل آباد کے دینی مدارس

تاریخی جائزہ

فیصل آباد پنجاب کے اہم ترین شہروں میں سے ہے۔اس کا پہلا نام لائل پور تھا جو بعد میں فیصل آباد کے نام سے تبدیل ہوا۔ضلع فیصل آباد، ضلع گوجرانوالہ، سرگودہا، جھنگ، منٹگمری اور شیخوپورہ کے اضلاع کے درمیان واقع ہے۔فیصل آباد کو اب ڈویژن کا درجہ بھی حاصل ہے۔ یہ شہر تجارت کی منڈی اور کپڑے کے کارخانوں کا شہر بھی کہلاتا ہے۔فیصل آباد ریلوے لائن کے ذریعے لاہور اور شورکوٹ، ملتان سے ملا ہوا ہے۔اس کے علاوہ بذریعہ سڑک تمام بڑے شہروں سے ملا ہوا ہے۔

فیصل آباد کے مشہور علاقوں میں ٹوبہ ٹیک سنگھ، چک جھمرا، تاندلیانوالہ، سمندری، جڑانوالہ، کمالیہ، ماموں کانجن اور گوجرہ قابل ذکر ہیں۔فیصل آباد کے علاوہ پورے ضلع میں دینی مدارس کی کافی تعداد ہے جس کا جائزہ حسب ذیل ہے:

فیصل آباد کے مدارس کی تفصیل[۴۷]

مدارس دورہ حدیث = ۱۸	مدارس موقوف علیہ = ۱۱
مدارس تحتانی = ۵	مدارس تجوید وقرأت = ۱۴
مدارس ناظرہ = ۷	کل مدارس = ۵۵

فیصل آباد کے دینی مدارس کے اساتذہ کی تفصیل[۴۸]

۱۔ بیرونی ممالک کے اعلیٰ سند یافتہ =۴۳

۲۔ اندرونِ ملک کے اعلیٰ سند یافتہ ایم اے/وفاق/تنظیم و پی ایچ ڈی =۲۲

Marfat.com

۳۔ درس نظامی سے فارغ التحصیل	=۱۳۰
۴۔ فاضل حفظ و تجوید و قرأت	=۱۰۸
۵۔ رسمی تعلیم و ڈگری ہولڈر	=۱۸
۶۔ مسجد و مکتب تعلیم	=۱۲
کل اساتذہ	=۳۳۳

۱۷۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا تاریخی، علمی و تدریسی تعارف اور بانی جامعہ مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا سید داؤد غزنویؒ کی دینی خدمات تاریخی و علمی جائزہ

جامعہ سلفیہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کی عظیم الشان تعلیمی درس گاہ ہے جس کا سنگِ بنیاد اکابرین اور زعماء اہل حدیث حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی، امیر جمعیت اہلحدیث، ناظم اعلیٰ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی، حضرت مولانا صوفی محمد عبداللہ اور حضرت مولانا محمد باقر جیسے بلند پایہ علماء و مفکرین نے یکم اپریل ۱۹۵۵ء کو لاہور شیخوپورہ روڈ پر فیصل آباد میں رکھا۔ اس جامعہ کا نام جماعت کے نکتہ رس عالم دین مولانا محمد حنیف ندوی کی تجویز پر الجامعۃ السلفیہ قرار پایا۔

ابتدائی طور پر اپنی عمارت تیار ہونے سے پہلے اس جامعہ کا مدرسہ غزنویہ(۴۹) "تقویۃ الاسلام" لاہور میں درجہ تخصص کا اجراء ۱۹۵۶ء میں عمل میں آیا۔ ۱۹۵۷ء میں دیگر تمام درجات اعدادی، ثانوی اور عالی بھی کھول دیئے گئے اور جامعہ کو فیصل آباد میں مسجد اہلِ حدیث امین پور بازار میں منتقل کر دیا گیا۔ ۱۹۵۸ء میں جامعہ با قاعدہ اپنی نئی تیار شدہ عمارت میں منتقل ہو گیا اور جامعہ کا با قاعدہ اپنے مقام پر اجراء ہو گیا۔

شروع سے لے کر آج تک جامعہ کا تعلیمی ریکارڈ بلند سے بلند تر ہوتا چلا گیا۔ جامعہ میں اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ عصری علوم کا خاص اہتمام کیا گیا اور اب تک اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سے سینکڑوں تشنگان علوم سیراب ہو چکے ہیں اور دنیا کے مختلف اہم مقامات پر اپنے دینی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ بیرونِ ملک سے اُردن، لیبیا، مالدیپ، سری لنکا، گھانا، بنگلہ دیش، تیونس، بھارت، سینی گال، افریقہ اور افغانستان کے طلبہ شامل درس ہوتے رہے ہیں۔ یہ ادارہ کتاب و سنت کا علمبردار ہے اور اس کی سربلندی کے لیے کوشاں ہے۔

Marfat.com

مسلک : اہلحدیث

مہتمم : میاں فضل الحق صاحب

عمارات

ا۔ درس گاہیں

آٹھ بڑے کمروں اور برآمدوں پر مشتمل ہیں۔ دارالاقامہ کے بالمقابل جامعہ کی درس گاہیں ہیں۔ ان کے درمیان ایک بڑا ہال ہے جو شاہ فیصل شہید کے نام پر فیصل ہال کہلاتا ہے۔ اس کے دونوں طرف دو کمرے دفتری مقاصد کے لیے بنائے گئے ہیں۔ ان کمروں کے بالمقابل سامنے جامعہ کے صدر دروازے کے بالکل بالمقابل سیمنٹ سے دو کھلی کتابیں بنائی گئی ہیں جو جامعہ کے مقاصد اور جامعہ کی دعوت کی آئینہ دار ہیں اور کتاب وسنت کا تصور پیش کرتی ہیں۔

۲۔ اساتذہ کے لیے رہائشی مکانات

جامعہ کے اساتذہ کے لیے پانچ رہائشی مکانات تعمیر کیے گئے ہیں جو باقاعدہ کالونی کی صورت میں الگ تھلگ ہیں اور اساتذہ کو رہائشی سہولیات مفت مہیا کی جاتی ہیں۔

۳۔ مہمان خانہ

چار کمروں اور ایک باورچی خانہ پر مشتمل خوبصورت مہمان خانہ ہے جس میں بیک وقت ۱۶ مہمان قیام کر سکتے ہیں۔

۴۔ دارالاقامہ

جامعہ کے اندر داخل ہوتے ہی دائیں اور بائیں دونوں طرف ۳۴ کمروں پر مشتمل طلبہ کی قیام گاہ ہے سامنے برآمدہ ہے۔ دونوں لائنوں کے درمیان ایک گلی ہے۔ اس عمارت کے اوپر بڑے بڑے تین کمرے ہیں۔

۱۹۷۸ء میں دارالاقامہ میں مزید ۱۵ نئے کمرے تعمیر ہوئے۔ اس طرح دارالاقامہ میں تین صد پچاس طلبہ کی رہائش کی گنجائش ہوگئی ہے۔ ان میں سے کچھ کمرے دس بستروں کے اور کچھ پانچ بستروں کے ہیں۔

حسن دارالطعام

دارالاقامہ کے ساتھ ہی ایک بڑا ہال حسن دارالطعام بنایا گیا ہے جو میاں فضل الحق صاحب

Marfat.com

نے اپنے والد مرحوم میاں محمد حسن کی طرف سے صدقہ جاریہ کے طور پر بنایا اور جہاں طلبہ بیٹھ کر آرام سے کھانا کھاتے ہیں۔

مسجد الجامعہ

اکتوبر ۱۹۶۱ء جامعہ کے اندر جامع مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس میں ایک مینار ابراہیمی ہے اور دو ہزار نمازی کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتے ہیں۔

جامعہ سلفیہ کی جدید تاریخ

جامعہ سلفیہ کے مہتمم میاں فضل الحق ۱۹۷۰ء میں حج پر تشریف لے گئے تو وہاں مولانا عبدالرحمٰن صاحب سابق مدرس جامعہ سلفیہ جو مدینہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم تھے، کے تعاون سے شیخ عبدالعزیز بن باز سے ملے اور سعودی گورنمنٹ تک اپنے جامعہ کے لیے مطالبات پیش کیے جس کی بنا پر سعودی حکومت نے ۱۹۷۱ء میں پاکستان میں اپنے سفارت خانہ کے ذریعے جامعہ کی معلومات حاصل کیں۔ اس طرح ۱۹۷۲ء میں سعودی حکومت نے اپنی طرف سے دو اساتذہ کی دارالافتاء کی طرف سے منظوری دی۔ ۱۹۷۳ء میں یہ کوٹہ بڑھا کر چار کر دیا گیا اور اس طرح ۱۹۷۳ء میں حکومت سعودیہ کی طرف سے پانچ اساتذہ مقرر ہوئے اور اس طرح جامعہ سلفیہ کے نصاب کا سعودی عرب میں جامعہ اسلامیہ کے ساتھ معادلہ ہو گیا جس کی بنا پر جامعہ سلفیہ کے فارغ التحصیل تمام اقسام کے طلبہ اعدادی، ثانوی اور عالی سعودی عرب میں جامعہ اسلامیہ میں داخلہ کے اہل قرار پائے۔

۱۹۷۸ء میں ایشیائی اسلامی کانفرنس پاکستان میں ہوئی تو سعودی عرب سے نائب رئیس الجامعہ الاسلامیہ شیخ عبدالمحسن بن حمد العباد بھی تشریف لائے اور جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا دورہ کیا اور اس کے ساتھ ہی یہاں سے ۲۰ طلبہ کا کوٹہ جامعہ الاسلامیہ سعودی عرب میں داخلہ کے لیے منظور فرمایا اور ساتھ ہی جامعہ سلفیہ کے لیے اساتذہ کی تعداد چھ کر دی گئی۔ اس وقت جامعہ سلفیہ فیصل آباد وفاق المدارس السلفیہ پاکستان کا صدر دفتر ہے اور اہلحدیث کا پاکستان میں بہترین جامعہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ وفاق المدارس سلفیہ کی اسناد ایم۔اے عربی اور ایم۔اے اسلامیات کے برابر تصور کی جاتی ہیں۔

اساتذہ کرام اور دیگر عملہ

جامعہ سلفیہ میں اساتذہ کرام اور دیگر ملازمین کی کل تعداد ۳۵ ہے جن میں سے اساتذہ کرام کی کل تعداد ۲۲ ہے۔

Marfat.com

اسماء گرامی اساتذہ کرام اور اہلیت

۱۔ مولانا محمد عبدہ الفلاح، شیخ الحدیث، فاضل جامعہ رحمانیہ دہلی ہند۔

۲۔ مولانا ثناء اللہ، نائب شیخ الحدیث، فاضل جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ۔

۳۔ پروفیسر غلام احمد حریری، ایم۔اے اسلامیات، ایم۔او۔ایل سابق صدر شعبہ اسلامیات، زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد۔

۴۔ مولانا علی محمد حنیف السلفی، فاضل مدینہ یونیورسٹی، فاضل جامعہ سلفیہ۔

۵۔ مولانا محمد داؤد خان سیف، فاضل جامعہ سلفیہ، فاضل مدرسہ دار القرآن والحدیث، فیصل آباد۔

۶۔ مولانا محمد داؤد مدنی، فاضل جامعہ سلفیہ، فاضل مدینہ یونیورسٹی (مدیر الامتحانات) قاری عبداللطیف، فاضل مدینہ یونیورسٹی۔

۷۔ مولانا محمد اسماعیل، فاضل جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ، بی۔اے پنجاب۔

۸۔ مولانا عبدالرحیم فاضل مدرسہ دار الحدیث محمدیہ، جلالپور پیر والہ۔

۹۔ مولانا محمد یونس فاضل جامعہ سلفیہ، فاضل مدینہ یونیورسٹی، ایم۔اے پنجاب (مساعد مدیر الامتحانات)

۱۰۔ الشیخ یٰسین ظفر، فاضل جامعہ سلفیہ، فاضل مدینہ یونیورسٹی، ایم۔اے پنجاب (مدیر التعلیم)۔

۱۱۔ الشیخ اسمٰعیل، فاضل جامعہ دار السلام عمر آباد ہند، فاضل مدینہ یونیورسٹی۔

۱۲۔ الشیخ ضیاء اختر سعید، فاضل مدینہ یونیورسٹی، بی۔اے پنجاب۔

۱۳۔ الشیخ عبدالحئ انصاری، فاضل جامعہ سلفیہ، بی۔اے پنجاب۔

۱۴۔ الشیخ محمد اشرف جاوید، فاضل جامعہ سلفیہ، بی۔اے پنجاب (لائبریرین)۔

۱۵۔ الشیخ قاری محمد رمضان، صدر مدرس شعبہ حفظ، فاضل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔

۱۶۔ الشیخ قاری محمد یونس، فاضل دار العلوم، فیصل آباد۔

۱۷۔ الشیخ احمد حسن عبدالجواد، فاضل جامعہ سلفیہ، فاضل مدینہ یونیورسٹی، ایم۔اے پنجاب۔

۱۸۔ قاری محبوب الٰہی۔

۱۹۔ پروفیسر عبدالمجید ایم۔اے انگلش۔

۲۰۔ ماسٹر عبدالغنی، بی۔اے پنجاب۔

۲۱۔ حافظ عبدالرشید بیگم کوٹی، فاضل جامعہ سلفیہ۔

۲۲۔ حافظ عبدالرزاق۔

Marfat.com

طلبہ کی کل تعداد

جامعہ سلفیہ میں گزشتہ تعلیمی سال کا آغاز ۱۵ ر شوال المکرم سے ہوا اور جب کہ ۱۵ شعبان المعظم سے یہ سال اختتام پذیر ہوا۔

اس سال تمام شعبوں میں طلبہ کی کل تعداد ۴۷۰ رہی جب کہ شعبہ ناظرہ میں مقامی بچوں اور بچیوں کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

شعبہ ہائے جامعہ

جامعہ میں درج ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں:

۱۔ شعبہ درس نظامی
۲۔ شعبہ قراۃ و تجوید
۳۔ شعبہ تحفیظ القرآن
۴۔ شعبہ ناظرہ
۵۔ شعبہ علوم عصریہ
۶۔ دارالافتاء
۷۔ قسم الترجمہ
۸۔ شعبہ تصنیف و تالیف
۹۔ النادی الاسلامی
۱۰۔ لائبریری
۱۱۔ شعبہ نشر و اشاعت

شعبہ درس نظامی

یہ جامعہ سلفیہ کا سب سے بڑا شعبہ ہے اور تین مراحل پر مشتمل ہے۔ اعدادیہ ثانویہ اور عالیہ اور مکمل آٹھ سال کا کورس ہے۔

امسال اس شعبہ میں طلبہ کی تعداد بہت زیادہ رہی اور انیس اساتذہ کرام اس شعبے میں تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔

شعبہ ثانویہ سے ستائیس ۲۷ طلبہ نے شہادہ ثانویہ حاصل کی جب کہ تیس علماء کرام شعبہ عالیہ سے فارغ التحصیل ہوئے ان میں سے تین کا تعلق سری لنکا اور ایک کا تیونس سے تھا۔

اعلیٰ تعلیم کے لیے بیرونِ ملک روانگی

اس شعبے میں میرٹ کی بنیاد پر اعلیٰ تعلیم کے لیے بیرون ملک کو روانہ کیا جاتا ہے۔ اس سال بھی چار طلبہ مدینہ یونیورسٹی، ایک جامعہ اُم القریٰ مکہ مکرمہ اور دو طلبہ جامعہ سعودیہ ریاض گئے ہیں۔ مزید دس طلبہ کے کاغذات رئیس الجامعہ کی خصوصی توجہ سے سعودیہ کی مختلف جامعات میں ارسال کیے گئے ہیں اور

Marfat.com

ان کے داخلے کی اُمید ہے۔

شعبہ قرأۃ وتجوید

اس شعبہ کا آغاز ۱۹۸۵ء میں ہوا ہے اور ایک نہایت ہی مستند استاد مذہبی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس شعبہ کا اجراء رئیس الجامعہ کی خصوصی توجہ سے ہوا۔ اس میں دو سال کا مکمل کورس ہے۔

شعبہ حفظ القرآن

جامعہ کا نہایت اہم شعبہ ہے۔ جناب قاری محمد رمضان صاحب کی زیر نگرانی نہایت احسن طریق سے چل رہا ہے۔ اس سال پانچ طلبہ نے حفظ القرآن مکمل کیا جنہیں عنقریب اسناد جاری کی جائیں گی۔ اس شعبہ میں حفظ کے ساتھ ساتھ تربیت پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔

شعبہ ناظرہ

یہ شعبہ مقامی بچے اور بچیوں کے لیے ہے۔ کل تعداد ۱۶۰ ہے اور دو مدرس صبح وشام تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اس میں نماز مسنون دعائیں اور اسلامی آداب بھی سکھائے جاتے ہیں۔ طلبہ کی تعداد میں دن بدن اضافہ بھی ہو رہا ہے۔

شعبہ علومِ عصریہ

یہ شعبہ موجودہ دور کے تقاضوں کے عین مطابق کام کر رہا ہے۔ امسال طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر رئیس الجامعہ جناب میاں فضل حق نے ایک اور مدرس خدمات حاصل کیں اب دو مدرس اس شعبہ میں کام کر رہے ہیں۔

۱۹۸۶ء میں میٹرک کے دونوں امتحانوں میں مجموعی طور پر پچیس طلبہ شریک ہوئے۔ تیس طلبہ کامیاب ہوئی اور سترہ طلبہ نے فسٹ ڈویژن حاصل کی۔

ایف۔ اے کے امتحان میں ۱۹ طلبہ شریک ہوئے ان میں ۱۸ کامیاب ہوئے اور گیارہ نے فسٹ ڈویژن حاصل کی۔

بی۔ اے کے امتحان میں پانچ طلبہ شریک ہوئے پانچوں کامیاب ہوئے اور محمد شفیق نے ۵۳۱ نمبر حاصل کر کے پنجاب یونیورسٹی میں نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

فاضل عربی

فاضل عربی کے امتحان میں بھی متعدد طلبہ شریک ہوئے اور شاندار کامیابی حاصل کی۔ لاہور

Marfat.com

بورڈ سے سیف اللہ نے اول اور سرگودھا بورڈ سے عبدالحق نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ حقیقت میں یہ شاندار کارکردگی اساتذہ کی خصوصی شفقت اور انتظامیہ کی خصوصی توجہ ہی سے ممکن ہے۔

دارالافتاء

مولانا محمد عبدہ الفلاح شیخ الحدیث، شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ اس شعبے کے رئیس ہیں۔ فتاوٰی جاری کرنے میں عوام الناس کے سوالوں کا نہایت مدلل اور مفصل جواب دیا جاتا ہے۔ ۱۹۸۶ء میں سینکڑوں فتوے جاری کیے گئے۔ بعض اوقات فتوے کا جواب ہفت روزہ اہلحدیث لاہور میں شائع کرادیا جاتا ہے اور کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

لائبریری

کسی بھی ادارے کا قیمتی سرمایہ اس کی لائبریری ہوتی ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے جامعہ کا کتب خانہ نہایت ہی شاندار ہے اور بیس ہزار کتب کا عظیم ذخیرہ موجود ہے اور دن بدن اس میں اضافہ ہو رہا ہے اور تمام دینی اداروں سے یہ لائبریری بڑی ہے۔ نہایت قیمتی اور نایاب کتب موجود ہیں جس سے سینکڑوں لوگ استفادہ کرتے ہیں۔ ۱۹۸۶ء میں ۱۹۸۳۶ روپے کی متفرق کتب خریدی گئیں۔ علاوہ ازیں ایک عظیم کتب خانہ تیس ہزار = /۳۰۰۰۰ روپے میں خریدا گیا۔

اور نہایت مسرت کی بات یہ ہے کہ حضرت مولانا ثناءاللہ نائب شیخ الحدیث جامعہ سلفیہ نے اپنا تمام کتب خانہ جامعہ کو وقف کر دیا ہے جس کی مالیت = /۲۵۰۰۰ روپے سے کم نہیں۔ لائبریری کے دو حصے ہیں:

۱۔ درسی کتب کا حصہ　　　　۲۔ ماخذ و مراجع

النادی الاسلامی

جامعہ سلفیہ جہاں تعلیم پر اتنی توجہ دیتا ہے وہاں طلبہ کی دیگر صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لیے خاص اہتمام کرتا ہے۔ فنِ تقریر سکھانے کے لیے اسبوعی اجلاس ہوتے ہیں۔ امسال کئی تقریری مقابلے، مباحثے، مذاکرہ بیت بازی اور حسن قرأت کے پروگرام کیے گئے اور انعامات تقسیم کیے گئے جن کی مالیت اڑھائی ہزار روپے ہے۔ طلبہ جامعہ سے باہر بھی مقابلوں میں حصہ لیتے ہیں۔

جسمانی ورزش

جامعہ میں غیر نصابی سرگرمیوں میں کھیلوں کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ جس میں والی بال،

Marfat.com

فٹ بال، بیڈمنٹن، کرکٹ اور ہاکی شامل ہے۔ امسال خاص موقعوں پر طلبہ کے درمیان مقابلے بھی ہوئے اور انعامات تقسیم کیے گئے۔

امتحانات

جامعہ سلفیہ میں سال میں دو مرتبہ امتحانات کا انعقاد ہوتا ہے۔ ششماہی اور سالانہ۔۔۔ پچاس پچاس نمبروں پر مشتمل امتحان میں طلبہ کی شرکت لازمی ہوتی ہے اور کامیابی کے لیے پچاس فیصد نمبر حاصل کرنے ضروری ہیں۔ امسال طلبہ کو بذریعہ ڈاک نتائج سے آگاہ کیا گیا۔ یہ نظام پورے پاکستان میں سوائے جامعہ کے اور کہیں بھی نہیں ہے۔

وفاق المدارس السّلفیہ

جامعہ کے طلبہ نے امسائل بھی وفاق المدارس السّلفیہ کے امتحان میں شرکت کی اور بہتر نتائج کی توقع ہے۔

ڈسپنسری

جامعہ میں ایک عظیم ڈسپنسری ہے جس سے طلبہ جامعہ اور اہلِ محلہ استفادہ کرتے ہیں۔ بوقتِ ضرورت دوسرے ہسپتالوں سے بھی مدد لی جاتی ہے۔ آئندہ سال ایک ایم۔بی۔بی۔ایس ڈاکٹر کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔

قسم الترجمہ وشعبہ تصنیف وتالیف

شعبہ ہذا عربی سے اردو اور اردو سے عربی میں نہایت مستند ترجمے کرتا ہے جبکہ شعبہ تصنیف و تالیف سے کتابیں لکھ کر شائع کی جاتی ہیں۔

مقالہ جات

جامعہ میں آخری سال کے طلبہ کو ایک علمی تحقیقی مقالہ جو کم از کم پچاس صفحات پر مشتمل ہو پیش کرنا ہوتا ہے جو کہ لازمی پرچے کی حیثیت رکھتا ہے یہ نظام دینی مدارس میں جامعہ سلفیہ کے علاوہ اور کہیں رائج نہیں۔ اس سے طلبہ میں تصنیفی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

شعبہ نشر واشاعت

یہ شعبہ جامعہ میں ہونے والی تقریبات اور دیگر پروگرام کی تشہیر اور اخبارات میں خبروں کی ترسیل

Marfat.com

کی خدمات سرانجام دیتا ہے۔ علاوہ ازیں اشتہارات وغیرہ بھی اسی شعبہ کے تحت جاری کیے جاتے ہیں۔

معزز مہمانوں کی آمد

جامعہ میں اندرون اور بیرون ملک سے بے شمار مہمان تشریف لائے۔ جامعہ کا معائنہ کیا، تعلیمی اور غیر تعلیمی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور نہایت تسلی بخش رپورٹ درج کی۔ اردن، نیپال، بھارت، جرمنی، مصر اور متحدہ عرب امارات کے مہمان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

غیر ملکی طلبہ

جامعہ میں اندرون ملک کے علاوہ بیرون ملک سے بھی طلبہ حصول علم کے لیے آتے ہیں۔ ۱۹۸۶ء میں بھی تین تین طلبہ سری لنکا سے ایک تیونس اور ایک بنگلہ دیش سے جامعہ میں داخل ہوا جبکہ بائیس طلبہ مالدیپ سے پہلے ہی موجود ہیں۔ بے شمار درخواستیں و بیرون ملک سے داخلہ کے سلسلہ میں آئیں۔ اُمید ہے آئندہ سال مزید طلبہ میں اضافہ ہوگا۔

رئیس الجامعہ

جناب رئیس الجامعہ میاں فضل حق ہر دو ہفتے بعد جامعہ میں تشریف لاتے رہے اور تمام شعبوں کا جائزہ لیتے رہے۔ کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے ہدایات فرماتے اور طلبہ کو بھی پند و نصائح سے نوازتے رہے۔

اساتذہ کرام

جامعہ سلفیہ کے اساتذہ کرام کا ذکر کرنا نہایت ضروری ہے جنہوں نے دن رات کی محنت شاقہ سے جامعہ کی ظاہر اور باطنی حالت کو بدلا اور ہمہ وقتی محنت سے طلبہ کو نہ صرف تعلیم دی بلکہ بھرپور تربیت بھی کی اور ان میں علم و عمل کا رجحان پیدا کیا۔

طلبہ کو مراعات

جامعہ کی جانب سے طلبہ کو درج ذیل مراعات دی جاتی ہیں:

کھانا، رہائش، نصابی کتابیں، علاج معالجہ کھیلوں کا سامان، صابن اور غیر ملکی طلبہ کے لیے وظیفہ۔ مجموعی لحاظ سے جامعہ کی کارکردگی نہایت شاندار رہی۔ پورا سال نہایت خوش گوار گزرا۔ اساتذہ کرام اور طلبہ کے درمیان پیار محبّت، شفقت اور الفت کا رشتہ قائم رہا۔ کلاسوں میں طلبہ کی حاضری

Marfat.com

نہایت اطمینان بخش رہی اور اساتذہ نے بھی نہایت ذمہ داری کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیے۔

مدرسہ سلفیہ للبنات جڑانوالہ

جامعہ سلفیہ کی ایک شاخ مدرسہ سلفیہ للبنات جڑانوالہ کا اجراء اسی سال ہوا۔ جڑانوالہ میں سوا تین لاکھ روپے سے ایک عظیم الشان بلڈنگ خریدی گئی اور اس میں طالبات کے لیے مدرسہ کھول دیا گیا۔ علاوہ ازیں جامعہ کی ایک شاخ مدرسہ تعلیم القرآن امین پور بازار میں کام کر رہی ہے۔

ذیلی دفتر جامعہ سلفیہ

جامعہ سلفیہ کا ایک ذیلی دفتر جامعہ اہلِ حدیث امین پور بازار میں کھول دیا گیا ہے جس میں صبح سے شام تک کام ہوتا ہے۔ اس سے جامعہ کا احباب شہر کے ساتھ نہایت قریبی تعلق قائم ہو گیا ہے۔

میزانیہ

مدرسہ کا سالانہ میزانیہ چار لاکھ روپے ہے۔

بانی جامعہ سلفیہ مولانا محمد اسمٰعیل سلفی

مولانا محمد اسماعیل اپنے وقت کے بہت بڑے محدث اور عالم دین تھے۔ ان کی شہرت پاک و ہند سے گزر کر پورے عالم اسلام تک پہنچ چکی تھی۔ ان کے فضائل کمالات اور علوم وفنون اسلامی نظر ومطالعہ کے کسی ایک دائرے میں محدود نہ تھے لیکن کتاب وسنت کی تعلیم و تدریس سے ان کا شغف غیر معمولی تھا۔ فضائل علمی اور محاسن سیرت کی ایک نمایاں شخصیت تھے۔

تعلیم وتربیت

مولانا محمد اسماعیل مرحوم ۱۹۰۱ء میں گوجرانوالہ میں تحصیل وزیر آباد کے ایک گاؤں ھونی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام محمد ابراہیم تھا جو ایک مفتی عالم دین اور اعلیٰ پائے کے خوش نویس تھے۔ تعلیم کی ابتداء والد ماجد کی خدمت میں کی۔ جب ذرا بڑے ہوئے تو انہیں حافظ عبدالمنان صاحب کے مدرسہ نصرۃ العلوم وزیر آباد میں داخل کرا دیا گیا۔ حافظ صاحب اپنے وقت کے بہت بڑے محدث تھے۔ انہوں نے سیالکوٹ، امرتسر اور دہلی کا سفر کیا اور مشہور علمائے حدیث کی خدمت میں رہ کر فن حدیث کا علم حاصل کیا۔

صاحبِ استقامت

۱۹۲۱ء سے انہوں نے عملی زندگی میں قدم رکھا۔ گوجرانوالہ کو انہوں نے اپنی تبلیغی و تدریسی

Marfat.com

سرگرمیوں کا مرکز بنایا اور کامل پچاس برس تک وہ نہایت انہماک کے ساتھ دین وملت کی خدمات میں مصروف رہے۔اس مدت میں ملک میں بڑے بڑے انقلاب آئے۔انہیں مشکلات ومصائب کا سامنا کرنا پڑا لیکن مصائب ان کے عزم کو متزلزل نہ کر سکے۔

جامع کمالات

ان کی خدمت کا کوئی ایک دائرہ نہ تھا۔اللہ تعالیٰ نے انہیں علم وعمل کے بے شمار خصائص و کمالات سے نوازا تھا۔وہ تمام علوم دینی ومعارف کتاب وسنت پر گہری نظر رکھتے تھے۔سیاست میں صاحب فکر ورائے تھے۔تحریر وتقریر میں انہیں یکساں کمال حاصل تھا۔وہ بے پناہ علمی اور تنظیمی صلاحیتوں کے مالک تھے۔انہوں نے جس شوق وانہماک سے جماعت اہلِ حدیث کی تنظیم کی اور اسے ایک فعال جماعت بنانے میں حصہ لیا۔اسی دلسوزی کے ساتھ تمام مسلمانوں کی اصلاح وتعلیم میں دلچسپی لی اور اسی جذبہ صادق کے ساتھ تحریکِ آزادی اور ملک وقوم کی تعمیر وترقی میں اپنا فرض ادا کیا۔ان کا دست اخلاص ہر کسی کی طرف بڑھا لیکن تقلید کی آلودگی سے ان کا دامن ہمیشہ پاک رہا۔ان کے شاہین فکر میں بستیوں میں بسیرا کرنا باعث ننگ تھا۔ان کی نظر وبصیرت ہمیشہ تحقیق واجتہاد کے جہاں تازہ میں رہی۔استخلاص وطن کی جدوجہد میں انہوں نے علمائے حق کے اس گروہ کا ساتھ دیا جو اپنی حق پرستی میں ہمیشہ ممتاز رہا ہے۔جس کا تعلق حضرت اسماعیل شہید شاہ عبدالعزیز اور شاہ ولی اللہ سے ملتا ہے۔
جمعیت علمائے ہند مجلس خلافت مجلس احرار اسلام وغیرہ ان کی سیاسی مساعی کے مختلف میدان تھے۔

۱۹۲۰ء میں تحریک لاتعاون سے لے کر ۱۹۵۲ء کی قادیانی تحریک تک تمام تحریکات میں حصہ لیا۔وہ اپنی حریت نوازی اور جرم حق گوئی میں متعدد بار قید وبند کے مراحل سے گزرے۔

چند نامور تلامذہ

انہوں نے اپنی تعلیم وتربیت سے سینکڑوں اصحاب علم وعمل تیار کر دیے جنہوں نے علمی وعملی زندگی کے مختلف شعبوں میں نمایاں کامیابی حاصل کی۔ان کے تلامذہ میں مولانا محمد حنیف ندوی، مولانا محمد اسحاق بھٹی، رشید اختر ندوی، پروفیسر غلام احمد حریری، مولانا مقبول احمد، مولانا ابویحییٰ امام خان، مولانا محمد اسمٰعیل ذبیح، حکیم عبداللہ خان ناصر، مولانا محمد ابراہیم خلیل، مولانا عبدالرحمٰن واصل، مولانا ثناء اللہ، مولانا محمد عبداللہ، مولانا معین الدین لکھوی، مولانا نور حسین گرجاکھی، مولانا حافظ عبدالمنان، مولانا بشیر الرحمٰن، مولانا محمد الیاس ندوی، سید عبدالغنی شاہ کامونکی، شیخ عبدالعزیز نجدی وغیرہ اہم اہلِ علم کے علاوہ آپ کے صاحبزادگان گرامی پروفیسر مولانا محمد احمد حکیم محمود صاحب اور محمد داؤد جو آپ کی اسلامی تربیت کا نمونہ ہیں۔

Marfat.com

علمی یادگاریں اور تصانیف

مولانا نے اپنے پیچھے صالح وسعید اولاد صلبی کے علاوہ بصورت تصانیف ومضامین اولاد معنوی بھی اپنی یادگار چھوڑی جو لوگوں کی اصلاح اور ہدایت کا باعث ہوگی۔ مختلف علمی مباحث وموضوعات پر بعض دینی مسائل کی تشریح میں اور بعض غیر علمی خیالات کی تردید میں انہوں نے بہت سے بلند پایہ تحقیقی مقالات تحریر فرمائے۔ ان کے بعض شائع شدہ کتابچوں کے نام درج ذیل ہیں:

(الف) اسلامی حکومت کا مختصر خاکہ

(ب) مسئلہ حیات النبی

(ج) جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث

(د) حدیث کی تشریعی حیثیت

(ہ) مقام حدیث قرآن کی روشنی میں

(و) مسئلہ زیارت قبور

(ز) تحریکِ اہلحدیث اور اس کی خدمات

(ح) عید الفطر اور اس کے احکام ومسائل

(ط) تحریکِ آزادی فکر اور شاہ ولی اللہ کی تجدیدی مساعی اور عید عہد نبوت میں حجیت حدیث کے موضوع پر ایک مضمون کے علاوہ تراجم وشروح مشکوٰۃ شریف کا ترجمہ سبعہ معلقہ کا ترجمہ مع مقدمہ وتشریحات آپ کے آثار علمی ہیں۔

جماعت اہلحدیث

مولانا محمد اسمٰعیل نے جماعت اہلِ حدیث کی تنظیم اس کی شاخوں کے قیام مدارس دینیہ کے اجراء، مساجد کی تعمیر کے سلسلے تنہا جو کارنامہ انجام دیا وہ جماعتوں کی منظم کوشش سے کرنے کا تھا۔ ان کی مساعی میں کامیابی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ گوجرانوالہ میں جب انہوں نے درس گاہ تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا تو بقول ایک نامہ نگار وہاں پر صرف سات اہلِ حدیث تھے اور ایک اہلِ حدیث مسجد تھی اور نصف صدی کے بعد جب انہوں نے اس دنیا سے کوچ کیا تو ۵۴ مسجدیں تھیں۔

عالم باعمل

مولانا صاحب نے اہلِ حدیث کو منظم کیا۔ جماعت کی تشکیل کی، مولانا غزنوی کو جماعت کا امیر مقرر کیا اور مولانا کو اس کی نظامت سپرد ہوئی۔ مولانا غزنوی کے انتقال کے بعد جماعت کی امارت کی

Marfat.com

ذمہ داری بھی آپ ہی پر آ گئی۔ صبح کو درس قرآن، جمعہ کو خطابت عام دینی وسیاسی مجامع میں تقاریر کانفرنسوں کا انعقاد، مدرسہ میں درس وتدریس اور جماعتی کاموں سے مسلسل سفر پر ہر حالت میں مطالعہ وتحریر کا کبھی نہ ٹوٹنے والا سلسلہ ساتھ تھا۔ ان کی زندگی کی مصروفیت اور شب وروز کے معمولات دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ مولانا مرحوم نہایت مخلص اور بے ریا، متواضع، خلیق، سادہ دل، نیک نفس، متقی، پرہیزگار، شہرت وناموری سے گریزاں اور عہد ومنصب سے بے نیاز، زاہد شب زندہ دار، تمسک بالکتاب اور عمل بالحدیث کے نہایت شائق اور فکر ونظر اور علم وعمل میں اسلاف کا کامل نمونہ تھے۔

جامعہ سلفیہ

مولانا موصوف کو جامعہ سلفیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کا بھی شرف حاصل ہے اور اس ادارے کے ساتھ بھی عقیدت تھی۔ بقیہ زندگی اسی ادارے کی خدمت کرتے گزاری۔ ان کا لگایا ہوا پودا تناور درخت بن چکا ہے۔

سفرِ آخرت

بالآخر یہ آفتاب علم وفضل نصف صدی تک اپنی خدمات سے دنیا علم وعمل کو روشن کرنے اور عالم انسانی کو اپنی فکر ونظر سے راہِ عمل دکھانے کے بعد ۲۱ فروری ۱۹۶۸ء کو غروب ہو گیا۔

مولانا محمد سعید داؤد غزنوی

تعلیم وتربیت

مولانا سید محمد داؤد مولانا سید عبداللہ کے عظیم پوتے سید عبدالواحد غزنوی اور مولانا سید عبدالاول کے بھتیجے اور مولانا سید محمد اسمٰعیل غزنوی کے برادر عزیز تھے۔ ان کے جد امجد غزنی سے ہجرت کر کے امرت سر میں آ بسے تھے۔ یہیں گزشتہ صدی کی آخری دہائی میں مولانا داؤد غزنوی کی ولادت ہوئی۔ ابتدائی علوم وفنون اسلامی کی تعلیم اپنے خاندانی بزرگوں سے پائی۔ اسلامی علوم سے ذہنی مناسبت ہی نہ تھی بلکہ کہنا چاہیے کہ ان کی شخصیت کا خمیر ہی دینی علوم وفنون کی مٹی سے تیار ہوا تھا۔ اس لیے اصول وفروغ پر کم عمری ہی میں ان کا عبور باعث حیرت نہ تھا۔ پھر بھی رسمی اور روایتی طور پر تکمیل کے لیے دہلی ولکھنؤ کا سفر کیا۔ دہلی میں شیخ الکل میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی اور مولانا سید عبداللہ غازی پوری کے درس حدیث سے فیض یاب ہوئے۔ پھر فقہ، منطق، فلسفہ وغیرہ کی تکمیل کی طرف توجہ فرمائی۔ علوم عقلی میں انہوں نے مولانا سیف الرحمٰن کابلی مدرسہ فتح پوری کے مشہور درس سے اور لکھنؤ میں بعض شیعہ علماء مجتہدین سے استفادہ کیا۔

Marfat.com

ابتدائی عملی زندگی

تکمیل کے بعد وطن مالوف امرتسر واپس تشریف لائے اور کئی سال تک نہایت توجہ اور انہماک کے ساتھ اپنے آبائی مدرسہ غزنویہ میں تعلیم وتربیت وتدریس میں مصروف رہے اور اپنے خاندان کی روایت کے مطابق تشنہ طالبان علوم دینی کو سرچشمہ کتاب وسنت سے سیراب کرتے رہے۔

اس زمانے میں انہوں نے ذوق تعلیم کتاب وسنت اور کمال تدریس علوم وفنون ہی کی بنا پر شہرت اور مقبولیت حاصل نہیں کی تھی بلکہ اپنے جوش واصلاح ملت، ولولہ تبلیغ واشاعت اسلام، جذبہ خدمت خلق تحریک آزادی وطن سے اپنی دلچسپی اور کمال خطابت کی وجہ سے بھی امرتسر میں اپنا مقام پیدا کرلیا تھا۔ وہ اپنی نوجوانی میں بھی میر کارواں کی صفات بلند نگاہی، دل نوازی سخن اور پرسوزی سے بہرہ مند تھے۔

میدانِ سیاست میں

۱۹۱۹ء تک وہ میدان سیاست میں بھی نظر آنے لگے تھے جلیانوالہ باغ کے حادثے کے بعد تو وہ ایک سیاست دان کی حیثیت سے عوام کی رہنمائی کے مقام پر پہنچ گئے۔ جلیانوالہ باغ کے حادثے اور پنجاب میں مارشل لاء کے نفاذ سے پنجاب میں اور خصوصاً امرتسر میں عوام کے دلوں پر جو ہیبت طاری ہوگئی تھی مولانا داؤد غزنوی نے اسے دور کرنے میں بہت نمایاں حصہ لیا۔ انہوں نے اس وقت آزادی کی تحریک کی حمایت کی جب پنجاب میں کانگریس کے بڑے بڑے اپنے گھروں کے گوشہ پائے عافیت میں بیٹھے تھے اور بیرون پنجاب کے سیاسی رہنما پنجاب کا رُخ بھی نہ کرتے تھے۔

انہوں نے اپنی عمر کے بارہ برس حریت طلبی، برٹش استعمار کی مخالفت اور حق گوئی کے جرم میں قید وبند کی نذر کردیے۔ انہوں نے استخلاص وطن کی جدوجہد میں کانگریس، جمعیت علمائے ہند، مجلسِ احرار اسلام اور ہر حریت نواز اور آزادی خواہ تحریک کا ساتھ دیا اور جب حریت طلبی کی جنگ کے بجائے ملک کی تعمیر وترقی کا میدان عمل ان کے سامنے کھلا تو وہ بے جھجک اور بلا خوف لومۃ لائم مسلم لیگ میں شریک ہو گئے۔ اس وقت پنجاب سرحد وغیرہ کے مسلم رہنماؤں کے لیے یہ بھی ملّی بہی خواہی کا تقاضا تھا۔

ایک عالم ومدرس

مولانا داؤد غزنوی اپنے وقت کے بہت بڑے صاحب درس تھے۔ حدیث میں موطا امام مالک اور حکمت وفلسفہ احکام اسلامی میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی کتاب حجۃ اللہ البالغہ سے انہیں خاص شغف تھا۔ وہ ایک شعلہ نوا خطیب اور بلند پایہ مصنف بھی تھے۔ انہوں نے دینی وسیاسی موضوعات اور

Marfat.com

مباحث پر متعدد بلند پایہ رسائل اپنی علمی یادگار چھوڑے ہیں جن میں مسئلہ توحید، نماز مسنون، اسلامی دستور، محدثین کی علمی و دینی خدمات اسلام اور انہدام قبور، شہادت حسین وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ امرتسر سے توحید کے نام سے ایک ہفت روزہ بھی جاری کیا تھا جسے ایک مدت تک نہایت کامیابی اور شان کے ساتھ نکالتے رہے۔ اس میں علمی و دینی اور وقت کے سیاسی مسائل میں ان کے پچاس مضامین نکلے۔ آپ کے ان رسائل ومضامین سے آپ کے علم وفضل اور حسن تصنیف وتالیف اور کمال انشاء کی علمی و دینی حلقوں میں شہرت ہوگئی۔ کتاب وسنت میں ان کی ژرف نگاہی اور تعلیمی اور سیاسی مسائل میں ان کی اصابت رائے کا اعتراف مصر، الجزائر، عراق اور عرب وحجاز کے اہلِ علم نے کیا ہے۔ پنجاب یونیورسٹی کا ممتحن اور مدینہ یونیورسٹی کی مجلسِ شوریٰ کا رکن منتخب ہونا ان کی فضیلت علمی کا اعتراف ہے۔

دین وملت کا خادم

امرتسر میں اپنے آبائی دار العلوم تقویۃ الاسلام کو نہایت ترقی دی اور نصاب تعلیم کی اصلاح، درجات کی تنظیم اور مدرسہ کی سہ منزلہ عظیم الشان عمارت کی تعمیر سے اسے ایک جامعہ کے درجے تک پہنچا دیا۔ عربی، فارسی، اردو وغیرہ کی نادر و نایاب کتابوں پر مشتمل لائبریری قائم کی۔ مسجد کی تعمیر کی ۱۹۴۷ء کے فسادات میں علم وعرفان کی یہ پوری دنیا اُجڑ گئی لیکن ان کے عزم اسلامی نے پھر شکست نہ کھائی۔ قیامِ پاکستان کے بعد ان کے کاروبار عشق کا میدان تبدیل ہوگیا۔ انہماک کا وہی عالم تھا۔ لاہور میں دوبارہ دار العلوم تقویۃ الاسلام کا قیام مسجد کی تعمیر، کتب خانے کا اجراء، تعلیم وتدریس کا مشغلہ اور ساتھ ہی ملک وقوم کی تعمیر وترقی، اصلاح اُمت تبلیغ واشاعت دینی میں شب وروز کی مساعی نیز اہل حدیث کی تنظیم، جماعت کی تشکیل، تعلیمی وتبلیغی رسائل کا اجراء اہل حدیث مساجد کی تعمیر، مدارس کا قیام، ان کے سوانح حیات ہماری قومی علمی وسیاسی تاریخ کے روشن ابواب ہیں۔

جامعہ سلفیہ

مرکزی جمعیت اہلِ حدیث پاکستان کی مرکزی درس گاہ کا سنگ بنیاد رکھنے کا شرف بھی آپ کو حاصل ہے۔ آپ کو جامعہ سلفیہ سے والہانہ عقیدت تھی اور جامعہ سلفیہ کو تمام مدارس پر فوقیت دیتے تھے اور اس کی مالی اعانت کے لیے بذاتِ خود احباب جماعت کے پاس جاتے تھے۔ اس کے نظام کو بہتر سے بہتر بنانے کے لیے مسلسل رابطہ رکھتے تھے۔ جامعہ سلفیہ کی بنیاد رکھتے وقت آپ نے جو مشن سوچا تھا آج اس کی تکمیل ہو رہی ہے۔

Marfat.com

فراست مومن کی زندہ تصویر

مولانا داؤد غزنوی کو اللہ تعالیٰ نے علم اخلاق سیرت کی بے شمار دولتوں سے سرفراز فرمایا تھا۔ وہ مسلمانوں کی دینی و سیاسی رہنمائی کے منصب پر فائز تھے لیکن ان کا ایک بہت بڑا شرف یہ تھا کہ وہ فراست مومن کی عنایت الٰہی سے بہرہ مند تھے۔ جمعیت اہل حدیث میں بزرگ بھی ہیں اور خرد بھی جوش و جذبات اسلامی اور اصحاب اخلاص ایثار کی بھی کمی نہیں لیکن مولانا داؤد غزنوی علم و بصیرت کی جس سطح کے بزرگ اور جیسی صاحب نظر و فراست شخصیت تھے ان کی جگہ لینے والا اور اہلِ اغراض کی سیاست کو سمجھنے والا ان کے بعد نظر نہیں آتا۔

مولانا آزاد کی رفاقت

مولانا آزاد سے انہیں الہلال کے ابتدائی دور سے عقیدت تھی۔ وہ الہلال کی تحریک سے متاثر تھے۔ ان کے سیاسی مزاج کے بنانے میں الہلال کا بڑا حصہ تھا۔ قیام دہلی و لکھنؤ کے زمانے میں مولانا آزاد کا ان سے تعارف ہو چکا تھا اور ذاتی تعلقات کی بنیاد استوار ہو چکی تھی۔ دہلی میں مولانا سیف الرحمٰن، حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن کی تحریک کے خاص رکن تھے اور مولانا عبداللہ سندھی مرحوم اور مولانا آزاد سے تعلقات رکھتے تھے۔ ان کے فیضان صحبت سے مولانا غزنوی سیاسیات ہند کے نہ صرف اندازہ شناس ہو گئے تھے بلکہ حریت طلبی اور مسلمانوں کے کھوئے ہوئے وقار کی واپسی کے لیے سعی و عمل کی وہی شمع ان کے دل میں بھی فروزاں ہو گئی تھی جس سے ان اکابر کے سینے روشن تھے۔ مولانا ابوالکلام سے جو تعلقات بنے زندگی کے آخر تک رہے۔ مولانا آزاد ان کی رائے پر اعتماد رکھتے تھے۔ مولانا آزاد کے لیے خلافت کمیٹی، کانگریس جمعیت وغیرہ میں دست و بازو بنے ہوئے تھے۔ مسئلہ خلافت اور مسئلہ حجاز میں مولانا آزاد اور مولانا غزنوی متحد الفکر تھے۔

بیعت نظم جماعت

مولانا آزاد کے ہاتھ پر بیعت کی روایت ان کے تمام تذکرہ نگاروں نے ذکر کیا ہے۔ محترم خالد اشرف صاحب لکھتے ہیں:

> ''۱۹۲۱ء میں جمعیت علمائے ہند کا اجلاس لاہور میں مولانا آزاد کی صدارت میں ہوا۔ عبدالعزیز بیرسٹرایٹ لا کی کوٹھی پر جہاں مولانا کا قیام تھا مولانا آزاد نے صبح کی نماز پڑھائی اس کے بعد لوگوں سے استخلاص وطن اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے مولانا آزاد کی بیعت کی بیعت کرنے

Marfat.com

والوں میں مولانا غزنوی سب سے پہلے تھے اور مولانا غزنوی نے اس اجلاس بیعت کے انعقاد میں بڑھ چڑھ کر کام کیا۔''

سفرِ آخرت

وقت کا محدثِ امام علمائے حق، محقق، عالم دین، مفسّر قرآن، اہلحدیث کا پیشوا ۱۶ ردسمبر ۱۹۶۳ء کو اس دنیا سے رخصت ہو گیا۔

جامعہ سلفیہ سے فارغ التحصیل علما کرام

ڈاکٹر مجیب الرحمٰن

وائس چانسلر راجشاہی یونیورسٹی بنگلہ دیش آپ کا تعلق بنگلہ دیش سے ہے اور آپ نے ۱۹۵۶ء میں جامعہ سلفیہ سے فراغت پائی۔ اس کے بعد آپ واپس وطن مشرقی پاکستان (حال بنگلہ دیش) چلے گئے۔ وہاں جا کر مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تدریسی فرائض سرانجام دیے۔ اس کے بعد آپ نے ڈھاکہ یونیورسٹی سے اسلامیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری امتیاز کے ساتھ حاصل کی۔

آپ کی علمی قابلیت اور پیشہ ورانہ مہارت کے پیش نظر راجشاہی یونیورسٹی کے شعبہ اسلامیات کا صدر مقرر کیا گیا اور بعد میں وائس چانسلر کے عہدے پر فائز ہوئے۔

حافظ عبدالرشید اظہر

آپ نے ۱۹۷۲ء میں جامعہ سلفیہ سے فراغت پائی۔ دوران تعلیم ہی آپ کو تصنیف و تالیف سے کافی شغف تھا اور آپ نے بانی جامعہ سلفیہ حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی کی سوانح حیات رقم فرمائی۔ اس کے ساتھ آپ بے شمار جرائد ورسائل میں مقالات لکھتے رہے۔ فراغت کے بعد آپ مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب تشریف لے گئے اور امتیاز کے ساتھ ڈگری حاصل کی، پھر پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے اسلامیات درجہ اوّل میں پاس کیا۔

آپ نے امام بخاری اور ان کی تصنیف پر ایک عملی کتاب سپرد قلم کی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کا شاندار کارنامہ ''العجالۃ الفامعہ'' کا عربی میں ترجمہ اور اس پر نہایت علمی اور تحقیقی حاشیہ ''القلیقات الساطعہ'' کے نام سے لکھا۔ علوم الحدیث پر اس کتاب کی عرب دنیا میں بہت پذیرائی ہوئی۔

آج کل موصوف مکتب الدعوۃ الاسلامیۃ اسلام آباد میں ریسرچ آفیسر ہیں۔

Marfat.com

مفتی حافظ عبدالرشید گوہڑوی

آپ نے ۱۹۵۶ء میں جامعہ سلفیہ سے فراغت پادی۔ آپ انتہائی معتدل مزاج ہیں۔ فراغت کے بعد سے لے کر اب تک مدرسہ تقویۃ الاسلام لاہور میں تدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں اور بے شمار فتوے اب تک صادر کر چکے ہیں جو کہ نہایت علمی اور تحقیقی ہیں۔ اس کے علاوہ وفاق المدارس السلفیہ کے ممتحن بھی ہیں اور ملحقہ مدارس میں جا کر امتحان لیتے ہیں۔

قاضی محمد اسلم سیف فیروزپوری

آپ نے ۱۹۵۷ء میں جامعہ سلفیہ سے فراغت پائی۔ آپ ابتداء ہی سے تصنیف وتالیف سے رغبت رکھتے تھے اور آپ کے بے شمار مضامین اخبارات وجرائد میں شائع ہوتے رہے اور اب تک شائع ہو رہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں انتظامی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور حال ہی میں آپ کی کتاب ''امام خمینی اور ان کے عزائم'' منظر عام پر آئی ہے اور اس کے ساتھ آپ ''مجلہ جامعہ تعلیم الاسلام'' کے مدیر بھی ہیں۔

مولانا محمود احمد غضنفر

آپ نے ۱۹۶۵ء میں جامعہ سلفیہ سے فراغت حاصل کی اور دوران تعلیم ہی عربی زبان دانی سے گہرا لگاؤ تھا اور آپ نے عربی سے اردو ترجمہ کر کے بہت سارے مضامین اخبارات میں شائع کروائے۔ اس کے ساتھ نہایت ہی مستند کتب آپ ہی کے قلم سے عربی سے اردو میں منتقل ہوئیں۔ جن کی کل تعداد ۱۵ تک ہے۔ ان میں مشہور درج ذیل ہیں:

۱۔ تفسیر آیتِ کریمہ

۲۔ صحابہ کرام کے درخشندہ پہلو

۳۔ کتاب التوحید

۴۔ الوسیلہ (آپ ابنِ تیمیہ اکادمی کے مدیر بھی رہے ہیں۔)

۱۸۔ جامعہ تعلیمات اسلامیہ، سرگودھا روڈ، فیصل آباد

تاریخی وعلمی جائزہ

جون ۱۹۵۷ء میں مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف نے جامعہ تعلیمات اسلامیہ کی بنیاد رکھی۔ شروع

Marfat.com

میں یہ جامعہ جناح کالونی نڑوالہ روڈ پر تھا لیکن بعد میں سرگودہا روڈ پر منتقل ہوگیا۔ جامعہ کی خصوصی معاونت ڈاکٹر غلام رسول چیمہ، میاں فضل احمد، محمد سلطان اور چوہدری عبدالحمید نے رکھی۔ شروع میں مغرب سے عشاء تک تعلیم ہوتی تھی اور موسم گرما میں تعطیلات کے دوران صبح تین گھنٹے کے لیے ایک خاص کلاس جاری کی گئی۔ ۱۹۵۸ء میں دو کلاسوں قرآنی جماعت اور ابتدائی عربی کی تدریس طالبات کی جماعت کے لیے جاری ہوئی تاکہ طلبہ کو قرآن و حدیث سے اس حد تک روشناس کرایا جائے کہ وہ خود قرآن و حدیث کو سمجھ سکیں۔ اس وقت مدرسہ کی عمارت سرگودہا روڈ پر واقع ہے جو ایک خوبصورت عمارت ہے۔ یہاں کے فارغ التحصیل طلبہ ہر سال مدینہ یونیورسٹی میں کوٹہ سسٹم کے تحت داخلہ لے کر اعلیٰ تعلیم جاری رکھتے ہیں۔ جامعہ کے استاد مولانا عبدالغفور حسن صاحب مدینہ یونیورسٹی میں درس و تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں اور مدینہ شریف میں رہ کر بھی جامعہ تعلیماتِ اسلامیہ کی ترقی کے سلسلے میں کوششیں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

مسلک: بلا تخصیص حنفی

انتظامیہ: جامعہ کا انتظام ادارہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد کے تحت ہے۔

مہتمم مدرسہ: حکیم عبدالرحیم اشرف

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا سہیل حسن	فاضل جامعہ مدینہ
۲۔ مولانا محمد سلیم	-ایضاً-
۳۔ مولانا محمد زیب	-ایضاً-
۴۔ مولانا عبدالرزاق	-ایضاً-
۵۔ مولانا عبدالرحمٰن طاہر	-ایضاً-
۶۔ مولانا ملک نذیر احمد	-ایضاً-
۷۔ مولانا حافظ عبدالرحیم طور	-ایضاً-
۸۔ مولانا محمد نعیم	-ایضاً-
۹۔ مولانا عبدالرحمٰن سجاد	-ایضاً-
۱۰۔ مولانا عبدالنعم مصری	-ایضاً-
۱۱۔ مولانا محمد غود مصری	-ایضاً-

Marfat.com

۱۲۔مولانا فاتح محمد نور سبحانی -ایضاً-

۱۳۔مولانا بادشاہ فرد الدین -ایضاً-

۱۴۔مولانا رجب احمد مصری -ایضاً-

۱۵۔مولانا عبدالغفار حسین فاضل درس نظامی و فاضل دارالحدیث رحمانیہ دہلی حال مدینہ یونیورسٹی

۱۶۔مولانا ثناء اللہ فاضل درس نظامی

۱۷۔مولانا محمد یونس -ایضاً-

۱۸۔مولانا محمد داؤد -ایضاً-

۱۹۔قاری محمد عباس فاضل تجوید وقرأت

۲۰۔حافظ عبدالرحمٰن -ایضاً-

۲۱۔قاری محمد اسلم -ایضاً-

۲۲۔ماسٹر فقیر محمد میٹرک

۲۳۔جاوید انور ایف۔اے

۲۴۔ماسٹر محمد اسد اللہ

۲۵۔ماسٹر اسلم

تعداد طلبہ

بیرونی طلبہ= ۲۰۰ مقامی طلبہ =۲۵۰

حفظ و ناظرہ=۳۰۰ کل تعداد= ۸۵۰

عمارت

جامعہ تعلیمات اسلامیہ کی ایک خوبصورت اور وسیع عمارت سرگودہا روڈ پر بیس کنال میں بنائی گئی ہے جس میں جدید درس گاہیں اور برآمدے بنائے گئے ہیں۔اس کے علاوہ امتحانات کے لیے بڑا ہال بھی ہے اور عمارت کے اندر بجلی،سوئی گیس اور دیگر سہولتوں کا انتظام ہے۔اس عمارت میں اٹھارہ بڑے کمرے چھ چھوٹے کمرے ہیں۔اساتذہ کے لیے چھ عدد کوارٹرز ہیں۔

دارالاقامہ

جامعہ کے ہوسٹل میں اس وقت تقریباً دوسو طلبہ رہائش پذیر ہیں جن کے جملہ اخراجات کا کفیل جامعہ ہے۔ہوسٹل کی عمارت خوبصورا اور جدید طرز کی ہے اور طلبہ کی ضروریات کے لیے کافی ہے۔

Marfat.com

ماب

معہ کا نصاب درس نظامی کے نصاب سے کچھ مختلف ہے جو حسب ذیل ہے:

ا۔ مراۃ القرآن	۲۔ طریقہ جدیدہ فی تعلیم العربیہ
۳۔ القراۃ الرشیدہ	۴۔ الترجمۃ العربیہ
۵۔ ترجمہ قرآن پارہ عم اور سورہ بقرہ	۶۔ ریاض الصالحین

نا د

جامع کے فارغ التحصیل طلبہ کو اسناد دی جاتی ہیں۔ اس وقت اس مدرسہ کی اسناد کو ایم۔ اے ربی اور ایم۔ اے اسلامیات کے برابر تسلیم کیا گیا ہے اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے اس کا باقاعدہ ٹیفکیشن کیا ہے۔

عبہ جات

امعہ کے چار تعلیمی شعبے (۵۰) کام کر رہے ہیں۔

ا۔ شعبہ المعہد التوسط	(تدریسی مدت تین سال)
۲۔ شعبہ المعہد الثانوی	(تدریسی مدت تین سال)
۳۔ شعبہ کلیۃ الدعوۃ واصول الدین	(تدریسی مدت چار سال)
۴۔ التخصص فی الدعوۃ والارشاد	(تدریسی مدت دو سال)

لحاق

جامعہ تعلیمات اسلامیہ کا الحاق جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی سے ہو چکا ہے اور ۱۹۷۳ء سے جامعہ کے طلباء کوٹہ کے مطابق سعودی عرب جاتے ہیں۔

خصوصیات

- یہ جامعہ تمام فرقہ وارانہ مذہبی تنازعات اور سیاسی گروہ بندیوں اور مسلک کی پابندیوں سے آزاد ہے اور حنفی بلا تخصص کے طور پر کام کر رہا ہے۔

ا۔ جامعہ کے نصاب میں قدیم اسلامی علوم کے علاوہ جدید دنیاوی مضامین کو بھی خصوصی طور پر شامل کیا گیا ہے۔

سولانا عبدالغفار حسن

آپ جامعہ تعلیمات اسلامیہ میں صدر مدرس کے عہدے پر فائز رہے ہیں۔ آپ فاضل

Marfat.com

دار الحدیث رحمانیہ دہلی۔ مولوی فاضل پنجاب و فاضل ادب لکھنؤ ہیں۔

آپ نے حجیت حدیث اور دوسرے اہم علمی و اسلامی موضوعات پر ملک کے مقتدر اخبارات و رسائل میں مقالات و مضامین تحریر فرمائے ہیں۔ آپ جدید طریق پر عربی پڑھانے کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ نے انتخاب احادیث کے نام سے احادیث کا ایک مجموعہ مرتب فرمایا ہے۔

۱۹۔ مرکزی دار العلوم جامعہ رضویہ مظہر الاسلام گلستان محدث اعظم جھنگ بازار، فیصل آباد

تاریخی و علمی کاوشوں کا جائزہ

یہ دار العلوم فیصل آباد میں احناف بریلی کا ایک اہم مرکز ہے۔

مولانا سردار محمد خان شیخ الحدیث و سابق صدر المدرسین مدرسہ عالیہ اجمیر نے اس کی[۵۱] بنیاد رکھی اور خود اس کے پہلے صدر مدرس مقرر ہوئے۔ جامعہ رضویہ مظہر الاسلام کو گلستان محدث کے طور پر بھی پکارا جاتا ہے۔ یہ مدرسہ شہر کے گنجان آباد علاقے اور جھنگ بازار کے کاروباری علاقے میں واقع ہے۔ اس کی وسیع عمارت ہے اور ایک مسجد ہے جس کا مینار فیصل آباد کا سب سے اونچا مینار ہے اور یہ مینارۂ نور ہے جہاں سے دینی تعلیم کی شعائیں تمام ملک میں پھیلتی چلی گئیں۔ دار العلوم کے ساتھ تقریباً پچاس سے زائد دوکانیں ہیں جن کی آمدنی سے مدرسہ کو مستقل وسائل میسر ہیں۔ اس جامعہ کے ساتھ ملک کے تیس سے زائد دوسرے مدارس بھی وابستہ ہیں خصوصاً فیصل آباد کی اکثر مساجد اور دینی اداروں میں جامعہ رضویہ سے فارغ التحصیل علماء کام کر رہے ہیں۔ ان علماء کی اپنے مدرسہ کے ساتھ بہت ہی محبت و انسیت ہے۔ اسی لیے اس ادارہ کو بریلوی مسلک کی مرکزی درس گاہ کا مقام حاصل ہے اور بریلوی مسلک کے مدارس میں نہ صرف اساتذہ بلکہ طلبہ کی تعداد کے اعتبار سے اور تنظیم و تعلیم و عمارت کی مناسبت سے یہ ایک ممتاز دار العلوم ہے۔

اس ادارہ سے نامی گرامی علماء کرام دینی علم حاصل کر کے فارغ ہوئے اور اس وقت پاکستان اور دنیا کے دوسرے ممالک میں دین اسلام کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔

مہتمم: قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی

مسلک: حنفی بریلوی

انتظامیہ: دار العلوم کا انتظام مہتمم صاحب کی ذاتی نگرانی میں ہے۔

تفصیل اساتذہ

۱۔ علامہ غلام رسول رضوی — فاضل بریلی انڈیا (شیخ الحدیث مدرسہ ہذا)

Marfat.com

۲۔قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی	فاضل درس نظامی مدرسہ ہذا
۳۔مولانا محمد احسان الحق قادری	فاضل درس نظامی واستاد فقہ
۴۔مولانا محمد گل احمد عتیقی	فاضل درس نظامی (استاد فقہ ومعقولات)
۵۔مولانا محمد بخش رضوی	فاضل درس نظامی (ناظم دارالافتاء)
۶۔غازی محمد فضل احمد رضا	فاضل درس نظامی
۷۔ابوالخلیل محمد اسلم رضوی	فاضل درس نظامی
۸۔مولانا حاجی محمد فضل کریم	فاضل درس نظامی
۹۔مولانا حاجی نظام الدین	فاضل درس نظامی
۱۰۔مولانا سید منصور حسین شاہ	فاضل درس نظامی
۱۱۔حافظ ناظر حسین رضوی	فاضل تجوید وقرأت
۱۲۔حافظ نذر محمد خان ترنوی	فاضل تجوید وقرأت
۱۳۔قاری گلزار احمد آسی	فاضل تجوید وقرأت
۱۴۔قاری گلزار زاہد	فاضل تجوید وقرأت
۱۵۔حافظ عبداللطیف	فاضل تجوید وقرأت
۱۶۔قاری محمد اکرم خان ظفر	فاضل تجوید وقرأت
۱۷۔قاری علی احمد دھتکی	فاضل تجوید وقرأت

تعداد طلباء

بیرونی طلبہ	=۲۸۰	درس نظامی کے مقامی طلبہ=۳۰۰	
حفظ وتجوید کے طلبہ	=۴۵۰	کل طلباء	=۱۰۳۰

ان طلبہ میں ۱۲۰ مڈل پاس اور ۳۸ میٹرک پاس طلبہ ہیں۔

دارالاقامہ

ہوسٹل میں ۲۸۰ طلبہ رہائش پذیر ہیں جو تمام بیرونی طلبہ ہیں۔ان کے لیے ہوسٹل میں باقاعدہ ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ موجود ہے اور اس کے علاوہ باورچی اور دیگر سٹاف کا تقرر کیا گیا ہے جو سب طلبہ کی خدمت اور فلاح وبہبود کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

ہوسٹل کی عمارت کافی وسیع اور دومنزلہ ہے اور تمام ضروریات سے آراستہ ہے۔

Marfat.com

عمارت

دارالعلوم کے لیے ایک خوبصورت دومنزلہ عمارت باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت تعمیر کی گئی ہے۔ یہ عمارت مستطیل صورت میں ہے اور اس کے سامنے پختہ برآمدہ ہے۔ عمارت کی پہلی منزل میں ناظم و مہتمم کے دفاتر، کتب خانہ اور درس گاہوں کے کمرے ہیں۔ ایک سمت میں سٹور اور ریکارڈ روم وغیرہ ہیں۔ مدرسہ کی دوسری منزل پر دارالحدیث کا کمرہ یعنی وسیع ہال ہے اور دارالافتاء و دیگر درسگاہوں کے کمرے ہیں۔ چاروں طرف درسگاہوں کے سامنے وسیع برآمدہ ہے جو دن کو درس گاہ کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے۔ درمیان میں وسیع صحن ہے۔ دارالعلوم کے ساتھ ہی ایک خوبصورت اور وسیع مسجد تعمیر کی گئی جس کا مینار فیصل آباد کے بلند میناروں میں سے ہے۔ یہ مسجد فیصل آباد کی بڑی مساجد میں سے ہے۔ یہاں دن کو کاروباری حضرات نماز ادا کرتے ہیں چونکہ یہ عمارت کاروباری مرکز میں واقع ہے۔ لہٰذا اس کو مرکزیت حاصل ہے۔

دارالعلوم کی اپنی اراضی پر مدرسہ کے چاروں طرف پچاس سے زائد دوکانیں موجود ہیں جو کرایہ پر دی گئی ہیں اور ان سے مدرسہ کو معقول آمدنی حاصل ہو رہی ہے اور اس کے ساتھ یہ مدرسہ کی قیمتی جائیداد بھی ہے جو دارالعلوم کے لیے مستقل آمدنی کا ذریعہ ہے۔

انجمن طلبہ

جامعہ رضویہ میں طلبہ کی تین انجمنیں قائم ہیں:

۱۔ جماعت رضائے مصطفےٰ ابتدائی جماعتوں کے طلبہ کی انجمن کا نام ہے۔

۲۔ بزم رضا: وسطانی درجوں کی طلبہ کی انجمن ہے۔

۳۔ خدام رضا: دورۂ حدیث کے طلبہ کی انجمن ہے۔

ان انجمنوں کے مقاصد میں اولین مقصد تبلیغ اور تقریر کی مشق ہے۔ ہر جمعرات کو ان انجمنوں کے اجلاس دارالعلوم میں منعقد ہوتے ہیں۔

نصاب

دارالعلوم سے ہر سال ۱۱۰ کے قریب طلبہ فراغت حاصل کرتے ہیں۔ حفظ قرآن و تجوید و قرأت سے فارغ ہونے والوں کو اسناد دارالعلوم کی طرف سے دی جاتی ہیں اور درس نظامی سے فارغ التحصیل طلبہ کو تنظیم المدارس پاکستان کا امتحان دلوایا جاتا ہے اور ان کی اسناد بھی تنظیم سے ہی جاری کی جاتی ہیں۔

Marfat.com

دارالعلوم سے فارغ ہونے والوں کو سند فضیلت اور جبہ دیا جاتا ہے۔اس وقت تک ہزاروں کی تعداد میں جید علمائے کرام یہاں سے فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔

لائبریری

دارالعلوم میں کتب خانہ کے لیے وسیع وعریض لائبریری کا کمرہ ہے یہاں کا کتب خانہ نہایت ہی عظیم الشان ہے اوراس وقت تک تقریباً بیس ہزار کتب لائبریری میں موجود ہیں جن میں درسی کتب، قلمی مسودے، مطبوعہ وغیر مطبوعہ کتب دینی واسلامی موضوعات پر نادر علمی کتابیں شامل ہیں۔

مکتبہ

بریلوی مکتبہ فکر پر کافی رسائل اور کتابیں یہاں موجود ہیں جن سے عوام اور طلبہ استفادہ کرتے ہیں۔اس سلسلے میں یہاں پر مستقل طور پر مکتبہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ بریلی مکتبہ فکر کی کتب فروخت کرنے سے جامعہ کو خاصل منافع حاصل ہوتا ہے لیکن مکتبہ سے اصل مقصود تبلیغ واشاعت احناف بریلی ہے۔

اسلامی تہواروں

اہم اسلامی تہواروں جس میں جشن معراج، عید میلاد النبی، محفل میلاد، محرم الحرام، شب برات ولیلۃ القدر کی تقاریب شامل ہیں، جن کو ہر سال جامعہ رضویہ میں بڑے اہتمام کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ جلسہ وجلوس نکالے جاتے ہیں۔ ملک کے نامور بریلوی مکتبہ فکر کے علماء ان میں حصہ لیتے ہیں۔اس کے علاوہ جامعہ میں ہر سال فارغ التحصیل طلبہ کی دستار بندی کے لیے عظیم الشان جلسہ ہوتا ہے۔

ہفت روزہ رضائے مصطفٰے

مہتمم جامعہ رضویہ قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی کی زیر سرپرستی ایک ہفت روزہ رسالہ رضائے مصطفٰے باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

مولانا پیر سید محمد زبیر شاہ صاحب کا تعارف

جامعہ رضویہ مظہر الاسلام سے فارغ التحصیل طلبہ میں سے اکثریت ایسے علماء کی ہے جن کا شمار بریلوی مکتبہ فکر کے ممتاز ترین علماء میں ہوتا ہے۔ان ہی میں سے ایک عالم دین حضرت مولانا پیر سید زبیر شاہ ہیں جنہوں نے دارالعلوم رضویہ کے مہتمم مولانا سردار محمد خان صاحب سے دورہ حدیث اس مدرسہ میں مکمل کیا۔ آپ کا تعلق ضلع چکوال سے ہے۔ جامعہ سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے درس وتدریس کا پیشہ اپنایا اور علم دین کی خدمت میں مصروف ہو گئے۔ آپ عرصہ دراز تک دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور

Marfat.com

میں صدر مدرس رہے اور کئی دفعہ وہاں پر دورہ حدیث طلبہ کو پڑھایا۔ اس کے بعد آپ چکوال شہر میں تشریف لے آئے اور وہاں دارالعلوم کی بنیاد رکھی اور ابھی تک اسی دارالعلوم جامعہ اسلامیہ غوثیہ تلہ گنگ روڈ چکوال میں علم دین کی تدریس میں مصروف ہیں۔ آپ ایک قابل اور بے باک عالم دین ہیں۔ آپ کو جوش بیان اور خطابت پر مکمل عبور حاصل ہے۔ اپنی تقریر میں ہزاروں کے مجمع پر سحر طاری کر دیتے ہیں۔ آپ مولانا سردار محمد صاحب کے چہیتے شاگرد تھے۔ اصناف بریلی کے علماء آپ پر فخر کرتے ہیں۔

۲۰۔ مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم جامع مسجد کچہری بازار، فیصل آباد

تعارف

مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم کچہری بازار، فیصل آباد میں ۱۹۲۵ء میں نامور عالم دین مفتی محمد یونس خطیب جامع مسجد اور میاں فتح اللہ مرحوم رئیس عبداللہ پور کی مساعی سے قائم ہوا۔ بعد ازاں حکیم حافظ عبدالمجید نابینا بی۔ اے (شفاخانہ نقشبندیہ) نے اپنی محنت اور دینی جذبے کے ساتھ اسے ترقی دی اور قائم رکھا اس کے بعد مفتی سیاح الدین کاکاخیل اس مدرسہ کے مہتمم مقرر ہوئے اور چالیس سال تک مسلسل یہاں دینی خدمات انجام دیں جو اس ادارہ کی تاریخ کا ایک ناقابلِ فراموش حصہ ہے۔

اس علمی گہوارہ سے اب تک ہزاروں کی تعداد میں طلبہ حصول علم کے بعد اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں فرائض انجام دے رہے ہیں۔ مدرسہ عربیہ کے جملہ امور کی نگرانی انجمن اشاعت العلوم فیصل آباد انجام دے رہی ہے۔

مسلک:	حنفی دیوبندی
صدر انجمن انتظامیہ:	حاجی عبدالمجید
ناظم انجمن و مدرسہ:	مولانا عبدالرشید ارشد
سفیر مدرسہ:	مولانا محمد مسلم قاسمی
ناظم دفتر:	مولانا محمد رمضان شوق

کتب خانہ

مدرسہ کی ایک عظیم الشان مثالی لائبریری موجود ہے جو مرکزی جامع مسجد کچہری بازار کے شمال مغربی حصہ میں واقع ہے۔ اس میں کتب تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فتاویٰ اور دیگر علوم و فنون کی آٹھ ہزار سے زائد کتب کا ذخیرہ موجود ہے اور اس کے علاوہ ایک معقول تعداد نایاب قلمی نسخوں پر مشتمل ہے جو

Marfat.com

اہلِ دید ہے۔ اس کتب خانہ سے اہلِ علم حضرات علمائے کرام اور کالجوں و یونیورسٹیوں کے پروفیسر حضرات فائدہ اٹھاتے ہیں۔

دارالافتاء

یہ شعبہ مفتی سیاح الدین کاکاخیل کی سرپرستی میں قائم کیا گیا تھا۔ ان کی وفات کے بعد مفتی محمد حنیف صاحب کی نگرانی میں یہ شعبہ کام کر رہا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں فتوے جاری ہو چکے ہیں جن کی نقول مدرسہ میں موجود ہیں۔[۵۲]

شعبہ جات اور ان کے سربراہان

شعبہ دارالافتاء	مفتی محمد حنیف	شعبہ تجوید و قرأت	مولانا ثناء اللہ
شعبہ علوم عصریہ	مولانا بشیر احمد	شعبہ تدریس اردو	حافظ غلام نبی
شعبہ درس نظامی	مولانا فتح الجمیل	شعبہ تحفیظ القرآن	قاری محمد یٰسین
شعبہ تعلیم البنات	محترمہ شہناز اختر		
شعبہ بزمِ ادب	مولانا محمد صادق صدیقی		

تعداد طلبہ

اقامتی طلبہ = ۱۴۰	غیر اقامتی طلبہ = ۲۴۷
اقامتی طالبات = ۷	غیر اقامتی طالبات = ۴۴۴

تدریسی عملہ

مدرسہ میں طلباء کی تعلیم و تربیت کے لیے مختلف شعبوں میں ۱۹/ اساتذہ کرام مصروف تدریس ہیں جو طلبہ کی دینی علوم میں تدریس نہایت محنت اور جانفشانی سے کر رہے ہیں۔

آمدن و اخراجات[۵۳]

مدرسہ کی سال ۱۹۸۵ء-۱۹۸۶ء کے لیے آمدن و اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

آمدن =/۴,۹۸,۶۵۵ روپے

اخراجات =/۴,۲۲,۲۱۷ روپے

تعلیم البنات

اس شعبہ کے تحت خواتین کی دینی تعلیم کے لیے ۲۳۸-گلبرگ بی میں جامعہ خدیجۃ الکبریٰ

Marfat.com

کے نام سے ایک ادارہ قائم ہے۔ اس کے علاوہ اسلام پورہ دھوبی گھاٹ، گلی نمبر۲ میں ''جامعہ عائشہ صدیقہ'' کے نام سے عظیم الشان ادارہ قائم ہے۔ ان اداروں میں طالبات کو ناظرہ قرآن پاک، ترجمہ قرآن پاک، حدیث، فقہ اور عربی گرائمر پر مشتمل تین سالہ نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

۲۱۔ درس گاہ فاطمہ زہرا برائے خواتین، خیابان کالونی، فیصل آباد

تعارف

حضرت آیۃ اللہ العظمی الحاج میرزا حسن الحائری الاحقاقی نے امامیہ خواتین کے ایک عظیم اور مستقل دینی ادارے کی احتیاج کو محسوس کرتے ہوئے درس گاہ فاطمہ زہرا کے نام سے فیصل آباد میں ایک دینی درس گاہ قائم کرنے پر زور دیا اور اس کے لیے عملی اسباب (۵۴) مہیا کیے۔

یہ درس گاہ اپنی جدت، خدمت اور فعالیت کے اعتبار سے شیعان حیدر کرار کا ایک فقید المثال مرکز ہے۔ اس ادارہ کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں علوم دینیہ کی تحصیل و تدریس کے ساتھ ساتھ علوم جدیدہ و متداولہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے اور خواتین کو علوم شرقیہ کے امتحانات کے علاوہ سیکنڈری بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات بھی دلوائے جاتے ہیں تاکہ خواتین عصری تقاضوں سے بھی ہم آہنگ ہو سکیں۔ درس گاہ فاطمۃ زہرا جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے فاضل وکیل مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل کی یادگار کے طور پر قیام پذیر ہوئی ہے۔

مہتمم / پرنسپل: محترمہ صبیحہ ناز ایم۔اے دختر مبلغ اعظم

معاون: محترمہ منزہ ساہری ایم۔اے

تعداد طالبات: اس ادارہ میں مقامی و بیرونی ۱۵۰ طالبات زیر تعلیم ہیں۔

نصاب

درس گاہ کے نصاب تعلیم میں قرآن، تفسیر، حدیث، فقہ، ادب، علم کلام اور علم بیان کو لازمی حیثیت دی گئی ہے اور اس کا نصب العین تعلیم، تحقیق اور تبلیغ ہے۔ اس مقصد کے لیے خواتین کو ملت جعفریہ کی خدمات کے لیے تیار کرنا ہے۔

اسلامی مجلہ

مہتمم درس گاہ محترمہ صبیحہ ناز ایم۔اے کی زیر ادارت ایک اسلامی مجلہ ماہنامہ الخاتون کا اجراء کیا گیا ہے جو باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

Marfat.com

شعبہ تصنیف و تالیف

اس شعبہ کے تحت خواتین کے لیے اسلامی و دینی موضوعات معیاری عربی و فارسی تالیفات و تصنیفات کو اردو میں منتقل کر کے دختران امامیہ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے تاکہ ان کی دینی ضروریات کی تکمیل ہو سکے۔

ہوسٹل

ادارہ کے زیر اہتمام ایک ہوسٹل کرایہ پر حاصل کیا گیا ہے جس میں پچاس طالبات رہائش پذیر ہیں۔

۲۲۔ جامعہ دارالعلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین پھلور، ٹوبہ ٹیک سنگھ

تعارف

پچاس سال قبل ۱۹۴۰ء میں معززین علاقہ سے مونگی ذیل میں پل سونڈھ کے رجانہ سمندری روڈ فیصل آباد روڈ پر ایک دینی درس گاہ کی بنیاد رکھی تاکہ علوم دینیہ کی تدریس کی جاسکے۔ یہ دینی ادارہ چند سالوں میں پاک و ہند کے معیاری جامعات میں شامل ہو گیا۔

مہتمم: حضرت مولانا حافظ نذیر احمد صاحب مسلک: حنفی دیوبندی

الحاق

جامعہ کا الحاق وفاق المدارس عربیہ پاکستان سے کیا گیا ہے اس طرح یہاں وفاق کے مقرر کردہ نصاب کے مطابق شعبہ حفظ القرآن اور درس نظامی کی مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔

انتظامیہ: انجمن ربانیہ

عمارت

جامعہ کی خوبصورت اور وسیع عمارت مختلف بلاکوں پر مشتمل ہے جس میں کشادہ اور خوشنما مسجد درس نظامی اور شعبہ حفظ القرآن کی پُرشکوہ درسگاہیں، دفتر اور کتب خانہ کی عظیم الشان عمارتیں اور دارالاقامہ کا دیدہ زیب بلاک خاص طور پر قابلِ ذکر ہے۔

طلبہ کی تعداد

۵۰۰ طلباء زیرِ تعلیم ہیں جن میں ۲۰۰ طلبہ ہوسٹل میں مقیم ہیں۔

Marfat.com

اساتذہ

دارالعلوم ربانیہ میں اس وقت ۱۳۵ اساتذہ علوم دینیہ اور جدید علوم کی تدریس میں مولانا حافظ نذیر احمد صاحب کی رہنمائی میں مصروف عمل ہیں۔

سالانہ جلسہ

علاقہ کے عوام کی رہنمائی کے لیے سالانہ جلسہ پورے اہتمام کے ساتھ منعقد کیا جاتا ہے۔

جامعہ کے سالانہ اخراجات

انجمنِ ربانیہ مدرسہ کے اخراجات کی کفیل ہے اور اس طرح سالانہ تقریباً گیارہ لاکھ روپے کے اخراجات کیے جاتے ہیں۔

ضلع راولپنڈی کے دینی مدارس

علمی جائزہ

راولپنڈی ڈویژن اس وقت پاکستان کے اہم علاقوں میں سے ہے۔ پاکستان کا دارالخلافہ اسلام آباد ہونے کی وجہ سے راولپنڈی کو نمایاں مقام حاصل ہوا ہے۔ ضل راولپنڈی کی حدود ہزارہ ڈویژن کے ضلع ایبٹ آباد، ضلع اٹک، ضلع چکوال اور ضلع جہلم سے ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ آزاد کشمیر کے قریب ہونے کی وجہ سے راولپنڈی شہر آزاد کشمیر کی سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ راولپنڈی ضلع میں تین مشہور بزرگوں پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف اور بری شاہ لطیف امام بری اور پیر دیول شریف کے مزارات واقع ہیں۔ یہ شہر مین ریلوے لائن جو پشاور سے کراچی جاتی ہے پر واقع ہے۔ یہاں پر فوج کا ہیڈ کوارٹر بھی ہے۔

دینی اور علمی مرکز کے طور پر راولپنڈی کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ یہاں پر دینی مدارس کی تعداد میں کافی اضافہ ہو رہا ہے۔ مقامی لوگوں کا رجحان دینی تعلیم کی طرف مائل ہے۔ شروع میں یہ علاقہ بنیادی سہولتوں سے محروم تھا اور وسائل کی کمی تھی جس کی وجہ سے مدارس کی بھی کمی رہی لیکن جوں جوں اس علاقے کے مالی وسائل بڑھتے جا رہے ہیں یہاں دینی مدارس کی بھی کمی پوری ہوتی جا رہی ہے۔

ضلع راولپنڈی کے دینی مدارس کی تفصیل(۵۵)

دورہ حدیث کے مدارس = ۱۷	موقوف علیہ = ۱۰
تحتانی مدارس = ۲۱	تجوید و قرأت کے مدارس = ۴۶
مدارس ناظرہ = ۵	کل مدارس = ۹

Marfat.com

ضلع راولپنڈی کے دینی مدارس کے اساتذہ کی تفصیل(۵۶)

بیرونی مدارس کے اعلیٰ سند یافتہ اندرون ملک کے اعلیٰ سند یافتہ ایم۔اے=۲۸

وفاق/تنظیم و پی ایچ ڈی وغیرہ=۲۱

درس نظامی سے فارغ التحصیل=115

فاضل حفظ و تجوید وقرأت=۱۸۲

رسمی تعلیم و ڈگری ہولڈر=۳۲

مسجد و مکتب تعلیم=۱۱

اساتذہ کی کل تعداد=۳۸۹

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم، راولپنڈی

تاریخی و علمی تعارف

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم راولپنڈی بریلوی مسلک کے مدارس میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور یہ عرصہ ۲۵ سال سے خدمات انجام دے رہا ہے اور پاکستان کے مدارس میں پہلی بار اس کی سلور جوبلی کی تقریبات منائی جارہی ہیں۔

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم کا سنگ بنیاد یکم جنوری ۱۹۶۴ء میں راولپنڈی کی گنجان آبادی سبزی منڈی راجہ بازار کے عقب میں ایک چھوٹی سی مسجد میں استاد العلماء حضرت علامہ سید ضاء الدین شاہ سلطان پوری اور مولانا فرید الدین نے رکھا اور اس جامعہ کا نام مولانا احمد رضا خان بریلوی کی نسبت سے ''رضویہ'' رکھا گیا اور خواجہ خواجگان حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی سے خصوصی عقیدت کی بنا پر جامعہ کو ''گلستان مہر علی'' کہا جاتا ہے۔

جامعہ کے پہلے شیخ الحدیث مولانا محب النبی تھے۔ ان کے بعد جامعہ کے بانی و مہتمم حضرت علامہ سید غلام محی الدین شاہ نے شیخ الحدیث کی ذمہ داری سنبھالی جو کافی عرصہ سے اسی منصب جلیلہ پر فائز ہیں۔ جامعہ کے ناظم اعلیٰ ممتاز عالم دین سید حسین الدین شاہ ہیں جن کی شبانہ روز کاوشوں سے جامعہ کو دینی مدارس میں نمایاں مقام حاصل ہے۔ اس جامعہ کا الحاق تنظیم المدارس پاکستان کے ساتھ ہے اور تنظیم کا صوبائی مرکز بھی یہی ادارہ ہے۔

جامعہ رضویہ کے طلبہ و فضلاء نے ملکی و ملی سطح پر ہر تحریک میں نمایاں کردار ادا کیا ہے جیسے تحریکِ ختم نبوت، تحریک نظام مصطفےٰ، تحریکِ تحفظ ناموس رسالت وغیرہ ہیں۔ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم کی پاکستان و آزاد کشمیر و بیرونِ ملک لاتعداد شاخیں قائم ہوچکی ہیں۔ دیگر ممالک کے جنوبی افریقہ کے شہر ڈربن، لوڈیم، لسز، فنکس ٹونگات وغیرہ میں جامعہ رضویہ کی برانچز موجود ہیں۔

Marfat.com

یہ ادارہ اس وقت ایک عظیم دینی مرکز میں تبدیل ہو کر علوم اسلامیہ کی شاندار یونیورسٹی بن چکا ہے۔ راولپنڈی میں اس ادارہ کی اس وقت دو شاخیں کام کر رہی ہیں جو ضیاء العلوم نمبرا سبزی منڈی اور ضیاء العلوم نمبر۲- ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن کے نام سے جانی جاتی ہیں۔

مہتمم: مولانا سید غلام محی الدین شاہ شیخ الحدیث ناظم اعلیٰ: سید حسین الدین شاہ

صدر مدرس: علامہ محمد یعقوب ہزاروی

تفصیل اساتذہ ونظام الاقات حسب ذیل ہیں:

نظام الاقات وتفصیل اساتذہ جامعہ رضویہ ضیاء العلوم رجسٹرڈ سیٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی

نمبر	اساتذہ	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	سید غلام محی الدین شاہ مہتمم وشیخ الحدیث	بخاری شریف	جلالین	مجموعہ منطق	ہدایہ ثالث	وقفہ		
۲	سید حسین الدین شاہ، ناظم اعلیٰ ومدرس		قصیدہ بردہ	مشکوٰۃ ثانی	موطا امام	وقفہ	کافیہ	
۳	علامہ حضرت محمد یعقوب صدر مدرس	ترجمہ القرآن	مسلم شریف	نام حق / پندنامہ	بیضاوی شریف	وقفہ	شرح عقائد	مشکوٰۃ اول
۴	علامہ حضرت عبدالرزاق چشتی مدرس	مرقات	رشیدیہ	قطبی	عربی کا معلم	وقفہ	نخبۃ الفکر	ہدایہ رابع
۵	علامہ حضرت عبدالرشید صاحب قریشی	جامی	شرح جامی	متنبی	اصول الشاشی	وقفہ	ہدایہ ثانی	ترجمۃ القرآن
۶	علامہ حضرت فضل الدین نقشبندی	تصحیح القرآن	ہدایۃ النحو / شرح مائۃ	کنزالدقائق	نورالانوار	وقفہ	ترجمہ القرآن	ہدایہ اول
۷	علامہ حضرت فضل الدین نقشبندی	ابواب الصرف نحو میر	علم النحو	علم الصرف	مراح الارواح	وقفہ	میزان الصرف	ترجمۃ القرآن
۸	علامہ حضرت سید غلام معین الدین شاہ صاحب	ابواب الصرف	رکن دین	ابواب الصرف		وقفہ	علم النحو اول	
۹	علامہ حضرت محمد اسحاق ظفر	حماسہ	بہار شریعت	مختصر المعانی		وقفہ	تلخیص المفتاح	ترجمۃ القرآن

Marfat.com

۱۰	سید اطہر شبیر شاہ کاظمی صاحب	سیرت	گلستان	سائنس/ مطالعہ پاکستان	علم الصرف	وقفہ	انگریزی (غیر حفاظ)	حساب
۱۱	علامہ حضرت شیر محمد قادری				انگلش	وقفہ	انگلش (حفاظ)	نور الایضاح
۱۲	علامہ حضرت ظہیر الدین					وقفہ	میزان الصرف	رکن دین
۱۳	علامہ حضرت قاری عبدالرب	علم التجوید	علم التجوید		حدر-ت۲	وقفہ		مشق ت-۱
۱۴	علامہ حضرت قاری محمد علی اکبر نعیمی	مقدمہ الحزریۃ	علم التجوید۲ (ف)		مشق ت-۱	وقفہ	مشق ت۲	شعبہ حفظ مشق
۱۵	حافظ صدیق صاحب							
۱۶	حافظ عبدالقدیر صاحب							
۱۷	حافظ محمد سکندر صاحب							
۱۸	حافظ محمد اجمل صاحب							
۱۹	حافظ محمد افضل صاحب							

تاریخ اجراء: ۱۱ر ستمبر ۱۹۸۸ء

ہدایات وضوابط

اوقات تدریس

پہلا وقت صبح ۰۰-۷ بجے تا ۰۰-۱۲ بجے تا اطلاع ثانی

دوسرا وقت بعد صلوٰۃ ظہر تا صلوٰۃ عصر

تیسرا وقت بعد نماز مغرب تا ۰۰-۱۰ بجے شب

کتب کے نیچے لکھے گئے ہندسے کلاس ودرجہ کی طرف اشارہ۔

تعداد طلباء

بیرونی طلباء = ۴۰۰   مقامی طلبہ = ۷۰۰   غیر ملکی طلباء = ۱۵

حفظ وتجوید = ۱۵۰   کل تعداد = ۱۲۶۵

عمارت

جامعہ رضویہ کی عمارت دو حصوں پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم نمبر ا سبزی منڈی، راولپنڈی کی عمارت فضل الٰہی مسجد کے ساتھ منسلک ہے۔ اس میں ۱۷ کمرے طلبہ کی تدریس ورہائش کے لیے ہیں اور مسجد کو بھی بطور درس گاہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اسے ہوسٹل نمبر ۴ کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے۔ مسجد کے ساتھ دس کمرے بطور درس گاہ استعمال ہوتے ہیں۔

جامعہ رضویہ ضیاء العلوم نمبر ۲

ڈی بلاک سیٹلائیٹ ٹاؤن ایک وسیع وعریض جگہ جامعہ کے لیے مختص کی گئی ہے۔ یہاں پر دو منزلہ تین بلاک تعمیر ہو چکے ہیں، ڈائننگ ہال زیر زمین ہے۔ بلاک نمبر ۱ ۶۰۸۱ مربع فٹ بلاک نمبر ۲، ۶۶۴ مربع فٹ اور بلاک نمبر ۳، ۶۰ ۴۴ مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ ان میں تین ہال اور بڑے سائز کے پچاس کمرے ایک ہال بطور ڈسپنسری اور ایک ہال لائبریری استعمال ہو رہا ہے۔

لائبریری

لائبریری ہال کا سائز ۶۷×۶۶۴ مربع فٹ ہے۔ اس وقت جامعہ کے پاس مختلف علوم وفنون کی چودہ ہزار کتابیں موجود ہیں۔ جن میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ سادات سلطان پور کا خصوصی کتب خانہ اپنے سب علمی مخطوطات سمیت یہاں منتقل ہو گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بڑا ہال بطور پبلک لائبریری کے استعمال ہو رہا ہے۔

ہوسٹل

ہوسٹل نمبر ۱، ۱۷ کمروں پر مشتمل ہے اور ہوسٹل نمبر ۲ بھی تقریباً ۲۵ کمروں پر مشتمل ہے جس میں تقریباً ۴۰۰ کے قریب طلبہ رہائش پذیر ہیں جن کے قیام وطعام کے تمام اخراجات کا کفیل جامعہ رضویہ ہے۔

نصاب

جامعہ کا دینی نصاب میٹرک پاس کے لیے آٹھ سالہ اور مڈل پاس کے لیے ۹ سالہ ہے۔ شعبہ حفظ کے لیے تین یا چار سال کا عرصہ مقرر ہے۔ درس نظامی کا مکمل نصاب ہے جو تنظیم المدارس پاکستان کے نصاب کے طور پر پڑھایا جاتا ہے اور طلبہ کا امتحان بھی تنظیم المدارس پاکستان کے ذریعے ہوتا ہے۔

فارغ التحصیل فضلاء وحفاظ

جامعہ کے قیام کا اولین مقصد علم وحکمت سے بے بہرہ نونہالوں کی تعلیمی واخلاقی تربیت کے لیے علم ودانش سے آراستہ ایسے علماء وفضلاء اور حفاظ وقراء کی جماعت تیار کرنا ہے جو فقر سے مزین عالمانہ وقار کے ساتھ خدمت دین متین کر سکیں۔ اس وقت تک جامعہ سے ۸۰۰ علماء وحفاظ سند تکمیل حاصل کر چکے

Marfat.com

ہیں۔ ابتدائی اسلامی تعلیم، امامت کورس اور ناظرہ قرآن سے بہرہ ور ہونے والے بے شمار طلبہ اس کے علاوہ ہیں۔ اس وقت چونکہ ادارہ تنظیم کا رکن ہے لہٰذا دورہ حدیث سے فارغ ہونے والے تمام طلبہ کو تنظیم المدارس کا امتحان دلوایا جاتا ہے اور انہیں اسناد بھی وہی تنظیم جاری کرتی ہے۔

۲۴۔ دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی

تاریخی و علمی تعارف

دارالعلوم تعلیم القرآن، راولپنڈی مسلک حنفی دیوبندی کی ایک عظیم دینی درس گاہ ہے۔ یہ مدرسہ ۱۹۴۰ء میں راجہ بازار راولپنڈی میں شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان نے قائم کیا۔ اس کی ابتداء صرف پندرہ طلبہ سے کی گئی۔ موجودہ دور میں یہ دارالعلوم ترقی کے مراحل طے کرتے ہوئے راولپنڈی کا سب سے بڑا دارالعلوم بن چکا ہے۔ یہ جامعہ شہر کے وسط میں کاروباری مرکز راجہ بازار میں واقعہ ہے۔ شہر کے اہل ثروت حضرات کے تعاون سے اس کو انتہائی عروج حاصل ہوا اور یہاں سے ہزاروں کی تعداد میں دیوبندی مسلک کے طلبہ فارغ التحصیل ہو کر پاکستان کے کونے کونے میں پہنچ کر علم دین کی ترویج و اشاعت میں مصروف ہو گئے۔ مدرسہ کے انتظام کا تمام تر دارو مدار مولانا غلام اللہ خان صاحب کی وفات کے بعد ان کے لڑکے قاضی احسان الحق کے ہاتھ میں ہے۔ اس دارالعلوم کے طلبہ نے پاکستان کی تمام ملی تحریکوں اور دینی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور نمایاں تاریخی کردار کا مظاہرہ کیا۔ خصوصاً ختم نبوت کی تحریک میں اس کا کردار بہت نمایاں رہا۔

علمی لحاظ سے مدرسہ کی اہمیت واضح ہے یہاں سے ہزاروں کی تعداد میں علماء فارغ التحصیل ہوئے اور اس کے علاوہ ہر سال سینکڑوں اشخاص ایک ماہ میں قرآن کے درس میں شامل ہو کر تفسیر قرآن کا علم حاصل کر کے نکلتے ہیں۔ خصوصاً کاروباری حضرات تفسیر قرآن کے اس کورس سے خوب مستفید ہوئے۔

مہتمم: مولانا قاضی احسان الحق — مسلک: حنفی دیوبندی

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا عبدالقدیر	فاضل ڈامیل صدر مدرس۔
۲۔ مفتی عبدالرشید	فاضل ڈامیل صدر مدرس۔
۳۔ مولانا عبدالہادی	فاضل سہارنپور
۴۔ مولانا گل شہزاد	فاضل سہارنپور
۵۔ مولانا حبیب الرحمٰن	فاضل درس نظامی

Marfat.com

۶۔مولانا ظریف صاحب	فاضل درس نظامی
۷۔مولانا احسان الحق	فاضل درس نظامی
۸۔مولانا گوہر الرحمٰن	فاضل درس نظامی
۹۔مولانا محمد صالحین	فاضل درس نظامی
۱۰۔مولانا محمد فاروق	فاضل درس نظامی
۱۱۔مولانا ضیاء اللہ	فاضل درس نظامی
۱۲۔قاری محمد یعقوب	فاضل تجوید وقرآن

تعداد طلبہ

دارالعلوم میں رہائشی طلبہ کی تعداد ۲۰۰ ہے اور مقامی طلبہ کی تعداد ۴۰۰ ہے۔

انجمن اساتذہ

دارالعلوم کے اساتذہ کی ایک انجمن بھی قائم ہے جو انجمن اشاعت التوحید والسنہ کہلاتی ہے۔

دورہ تفسیر قرآن

دارالعلوم تعلیم القرآن میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب نے دورہ قرآن پاک کا اہتمام کیا تھا جو ہر سال ماہ رمضان میں باقاعدگی سے دیا جاتا تھا اور اس طرح ان کی وفات تک باقاعدگی سے ہوتا رہا۔ ان کی وفات کے بعد بھی ان کے فرزند قاضی احسان الحق باقاعدگی سے ہر سال دورہ تفسیر قرآن جاری رکھے ہوئے ہیں اور راولپنڈی کے باشندگان اس میں کثیر تعداد میں شریک ہوتے ہیں۔ اس طرح پورے رمضان المبارک میں قرآن پاک ترجمہ اور تفسیر کے ساتھ ختم کرلیا جاتا ہے اور سینکڑوں شہری اس سے مستفید ہوتے ہیں۔

نصاب تعلیم

دارالعلوم میں درس نظامی کا مکمل نصاب رائج ہے اور اس کے علاوہ یہ مدرسہ آج کل وفاق المدارس ملتان سے وابستہ ہے لہٰذا وفاق کا مکمل نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

امتحانات

وفاق المدارس کا نصاب مکمل کرنے پر ہر سال طلبہ وفاق کا امتحان دیتے ہیں اور اس طرح پاس ہونے والے طلبہ کو وفاق سے ہی اسناد جاری کی جاتی ہیں جو ایم۔اے عربی اور ایم۔اے اسلامیات

Marfat.com

ے برابر ہیں۔ اب تک ہزاروں کی تعداد میں طلباء مدرسہ سے فارغ التحصیل ہو چکے ہیں۔

ئبریری

مدرسہ کی اپنی ایک عظیم لائبریری ہے جس میں گیارہ ہزار کتب موجود ہیں اور اس طرح دیوبندی سلک کی کتب کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ تمام طلباء مدرسہ کی لائبریری سے استفادہ کرتے ہیں اور اس ے علاوہ لائبریری کو ریفرنس بک کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔

رالمطالعہ

اس کے علاوہ مدرسہ میں باقاعدہ طور پر ایک بڑا ہال دار المطالعہ کے لیے وقف ہے جس میں لبہ اور باہر سے مقامی حضرات بھی یہاں بیٹھ کر کتب کا مطالعہ کرتے ہیں اور دار المطالعہ سے مستفید ہوتے ں۔ دار المطالعہ کے لیے کئی دینی و مذہبی رسالے منگوائے جاتے ہیں اس کے علاوہ روزانہ کے اردو خبارات بھی منگوا کر مطالعے کے لیے مہیا کیے جاتے ہیں۔

مارت وہوسٹل

دارالعلوم کی عمارت راولپنڈی شہر کے مین بازار راجہ بازار میں واقع ہے جو ہر لحاظ سے مرکزی بگہ ہے۔ یہ عمارت متروکہ ہے اور وقف املاک سے ہے۔ فی الحال اس میں بیس کمرے ہیں اور دو بڑے ل ہیں اور انہیں کمروں کو جگہ کی قلت کے پیش نظر رہائش اور دار الاقامہ کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اس وقت یہاں پر دوسو طلبہ قیام پذیر ہیں۔ طلبہ کے علاج کے لیے باقاعدہ ڈاکٹر مدرسہ ہوسٹل میں آتے ہیں۔

نجمن طلبہ دار العلوم

دارالعلوم کے طلبہ کی باقاعدہ ایک انجمن ہے جس کا نام انجمن طلبہ دار العلوم ہے اس کے مقاصد یہ ہیں کہ طلبہ کو ایسی تعلیم و تربیت دی جائے کہ وہ عقائد باطلہ کی بیخ کنی اور حق کی نشر و اشاعت کر سکیں۔ اس قصد کے لیے طلبہ پر ہر ہفتہ کو اس کا اجلاس منعقد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ راولپنڈی شہر کے دیگر یوبندی مدارس کے طلبہ بھی اس کے رکن بن سکتے ہیں۔

شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب کا تعارف

ور تفسیر و ترجمہ قرآن پاک کے لیے تدریسی کاوشیں

مولانا غلام اللہ خان صاحب دار العلوم تعلیم القرآن کے بانی ہیں۔ آپ ضلع اٹک کے ایک

Marfat.com

گاؤں دریا خان کے رہنے والے تھے جو پشاور جانے والی جی ٹی روڈ پر ہٹیاں کے قریب واقع ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں ہی سے حاصل کی اور اس کے بعد آپ گجرات چلے گئے اور وہاں پر دینی علم حاصل کیا اور پھر میانوالی کے قریب واں بھچراں میں مولانا محمد حسین علی سے درس اور تفسیر قرآن لیا اور اس طرح دینی علم حاصل کرنے کے بعد آپ جامعہ عزیزیہ بھیرہ خوشاب میں دینی مدرس ہو گئے اور طلبہ کو تعلیم دینے لگے۔ اس کے بعد آپ راولپنڈی تشریف لائے اور ۱۹۴۰ء میں راولپنڈی میں دارالعلوم تعلیم القرآن قائم کیا۔ آپ کے اسلامی نظریات بہت پختہ تھے۔ آپ طلبہ کے ساتھ محنت کرتے اس طرح دور دور سے طلباء آپ کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے۔ اس طرح سینکڑوں طلبہ آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ مولانا غلام اللہ خان صاحب بہترین مقرر تھے۔ اس طرح آپ راولپنڈی اور اٹک کے مختلف علاقوں میں جلسے منعقد کرتے اور ان میں تقاریر کرتے اس طرح ایک طرف تو آپ کی تعلیمات پھیلتی چلی گئیں اور حلقہ احباب وسیع ہوتا چلا گیا اور نظریاتی ہم آہنگی بڑھنے لگی۔

مولانا غلام اللہ خان ایک محنتی عالم دین تھے اور سب سے بلند تر یہ کہ آپ مفسر قرآن تھے۔ اسی لیے آپ کو شیخ القرآن بھی کہا جاتا ہے۔ آپ دارالعلوم میں تدریس کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ راولپنڈی کے علاوہ آپ نے اٹک شہر میں بھی جامعہ اشاعت الاسلام کے نام سے ایک دینی ادارہ قائم کیا جہاں آپ کے لڑکے مولانا حسین علی مدرسہ کے مہتمم ہیں۔ آپ کی وفات کے بعد وصیت کے مطابق آپ کی قبر اٹک شہر میں آپ کے قائم کردہ مدرسہ کے صحن میں بنائی گئی جہاں آج بھی آپ کا مزار ہے۔

آپ کے تین صاحبزادے ہیں جن میں مولانا قاضی احسان الحق صاحب، دارالعلوم تعلیم القرآن میں مہتمم کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ دوسرے صاحبزادے مولانا حسین علی دارالعلوم جامعہ اشاعت الاسلام اٹک شہر میں مہتمم مدرسہ ہیں اور تیسرے صاحبزادے راولپنڈی شہر میں اپنا ذاتی کاروبار سنبھالے ہوئے ہیں۔

۲۵۔ جامعہ فرقانیہ مدینہ، کوہاٹی بازار، راولپنڈی اور مولانا عبدالحکیم کی مذہبی خدمات

تاریخی و علمی خدمات

۹ راپریل ۱۹۵۹ء کو محلہ جہانگیر آباد کرتار پورہ راولپنڈی میں اس کی بنیاد رکھی گئی۔ مدرسہ کا نام فرقانیہ لکھنؤ کے مدرسہ فرقانیہ کی مناسبت سے اور حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی کے اصولوں کی بنا پر ان کی مناسبت سے مدینہ رکھا گیا۔ شروع میں محلہ کی جامع مسجد میں ہی ایک استاد اور ۹ طالب علموں پر مشتمل قلیل تعداد سے تعلیم کا آغاز کیا گیا اور کچھ عرصہ بعد اسی محلہ میں ایک متروکہ پلاٹ کا کچھ حصہ شامل کرکے

Marfat.com

برائے نام ایک برآمدہ اور دو کمرے بنا کر مدرسہ کو وہاں منتقل کر دیا گیا۔ اس وقت مدرسہ کو تقریباً تیس سال مکمل ہو چکے ہیں اور اس عرصہ میں مدرسہ نے ترقی کی منزل طے کیں اور اب نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ملک بھی یہ ادارہ مدرسہ علوم دینیہ کا مرکز شمار ہونے لگا ہے۔ (۵۷)

اغراض و مقاصد

۱۔ عامۃ المسلمین میں علوم دینیہ قرآن و حدیث، عقائد فقہ حنفی اور ان کے متعلقہ علوم کی ترویج و اشاعت۔

۲۔ علومِ دینیہ کی تکمیل کے ساتھ طلباء میں تحریر و تقریر کی قابلیت پیدا کرنا۔

۳۔ قرآن کے حفظ و تجوید کو عام کرنا اور وعظ و تبلیغ کے ذریعے عام مسلمانوں میں عقائد کی پختگی اور دینی شعور پیدا کرنا۔

۴۔ دارالتبلیغ و دارالاشاعت اور دارالافتاء کا قیام جن سے صحیح اسلامی اصولوں کے مطابق ملتِ اسلامیہ کی رہنمائی کی جا سکے۔

۵۔ قرآن و حدیث اور عقائد حقہ کی مکمل و محققانہ تعلیم کا انتظام کرنا تا کہ ماہرین علومِ دینیہ پیدا ہو سکیں۔

مسلک مدرسہ

مدرسہ کا مسلک فقہ حنفی دیو بندی ہے اور طریق فکر حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیو بندی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا سید حسین احمد مدنی اور شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی کے مشرب کے مطابق ہوگا۔

مہتمم: مولانا عبدالحکیم سابقہ ممبر قومی اسمبلی

انتظامیہ

مدرسہ فرقانیہ ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے۔ اس کا نظم و نسق ایک مجلس شوریٰ کے ذمہ ہے جس کے تحت ایک منتظمہ کمیٹی ہے جو انتظامات کی نگرانی کرتی ہے اور مہتمم مدرسہ کی مشاورت کے فرائض بھی انجام دیتی ہے۔

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا عبدالحکیم	فاضل جامعہ امینیہ دہلی
۲۔ مولانا محمد یوسف ہزاروی	فاضل لیبیا
۳۔ الشیخ مولانا عبدالسلام عبدالرحمٰن مصری	فاضل جامعہ الازہر
۴۔ قاری میرزمان	فاضل جامعہ فرقانیہ

Marfat.com

۵۔مفتی محمد اقبال	-ایضاً-
۶۔مولانا سلطان شمشیر	-ایضاً-
۷۔مولانا محمد طاہر	-ایضاً-
۸۔مولانا عبدالمجید	-ایضاً-
۹۔مولانا عبدالرؤف	فاضل درس نظامی
۱۰۔مولانا عبدالمستعان	فاضل درس نظامی
۱۱۔مولانا محبوب الرحمٰن	فاضل درس نظامی
۱۲۔مولانا رحمت اللہ	فاضل درس نظامی
۱۳۔قاری گلزار حسین شاہ	حفظ و فاضل تجوید و قرأت
۱۴۔قاری عبدالاکبر	-ایضاً-
۱۵۔قاری عبدالشکور	-ایضاً-
۱۶۔قاری برکت اللہ	-ایضاً-
۱۷۔قاری محمد شفیق	-ایضاً-
۱۸۔قاری عبدالحیٔ	-ایضاً-
۱۹۔قاری محمد عبداللہ	-ایضاً-
۲۰۔حافظ قاری عبدالرشید احمد	حفظ و فاضل تجوید و قرأت
۲۱۔قاری حسن دین	-ایضاً-
۲۲۔قاری عبدالرحیم	-ایضاً-
۲۳۔قاری عبیداللہ	-ایضاً-
۲۴۔قاری عبدالمالک	-ایضاً-

تعداد طلبہ

شعبہ پرائمری=۲۵۰ مقامی طلبہ	شعبہ ناظرہ قرآن شریف=۴۰۰ مقامی طلبہ
شعبہ حفظ=۵۰ مقامی طلبہ	شعبہ حفظ=۵۰ غیر مقامی طلبہ
شعبہ تجوید و قرأت=۳۰ غیر مقامی طلبہ	شعبہ عربی=۶۰ غیر مقامی طلبہ
شعبہ عربی=۱۰۰ غیر مقامی طلبہ	شعبہ درس نظامی=۲۰۰ غیر مقامی طلبہ

Marfat.com

مقامی طلبہ کی تعداد=۸۰۰ غیر مقامی طلبہ کی تعداد =۳۵۰

کل طلبہ=۱۱۵۰

عمارت

مدرسہ فرقانیہ کی جدید عمارت کا سنگ بنیاد ۹ را کتوبر ۱۹۶۶ء کو رکھا گیا جس میں پاکستان کے مشہور علمائے کرام نے شرکت کی۔ اس وقت یہ دارالعلوم ایک جدید طرز کی تین منزلہ عمارت پر مشتمل ہے جو راولپنڈی کی گنجان اور مشہور آبادی میں واقع ہے۔ اس وقت مدرسہ میں تقریباً ۶۰ کمرے ہیں جو تمام رہائشی ضروریات سے مزین ہیں۔ غسل خانوں اور دیگر سہولیات کا انتظام ہے۔ درس گاہیں جدید نوعیت کی ہیں اور اساتذہ کے لیے رہائش کا معقول انتظام ہے۔

جدید عربی کے فروغ کے لیے اقدامات

جامعہ فرقانیہ مدینہ راولپنڈی جدید عربی کے فروغ کے لیے بھرپور اقدامات کر رہا ہے۔ جنوری ۱۹۷۴ء میں شیخ الازہر جناب شیخ الفہام جامعہ میں تشریف لائے اور دو اساتذہ مصر سے اس مدرسہ کے لیے مقرر کیے۔ اس طرح شیخ مبروک احمد اور شیخ نعیم الحق یہاں پر طلبہ کو جدید عربی کی تعلیم دینے میں مصروف رہے۔ ان کے بعد شیخ عبدالسلام بن عبدالرحمٰن گزشتہ تین سال سے جدید عربی کلاسز کو تعلیم دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت سعودی عرب نے بھی ایک استاد الشیخ ہارون الرشید الحساس کا بھی عربی کے لیے تقرر کیا جنہوں نے نہایت محنت سے طلبہ کو پڑھایا اور عربی کے فروغ کے لیے قابلِ قدر کردار ادا کیا۔

اسی طرح حکومت لیبیا نے بھی کلیۃ الدعوۃ الاسلامیہ طرابلس میں مدرسہ کے فارغ التحصیل جناب محمد یوسف ہزاروی کا تقرر کیا۔

جامعہ فرقانیہ مدینہ کے شعبہ جات

۱۔ شعبہ درس نظامی
۲۔ شعبہ جدید عربی
۳۔ شعبہ تجوید و قرأت
۴۔ شعبہ حفظ قرآن شریف
۵۔ شعبہ ناظرہ قرآن شریف
۶۔ شعبہ پرائمری سکول
۷۔ شعبہ تبلیغ

دارالاقامہ طلباء

دارالاقامہ کے لیے مدرسہ میں بیس کمرے مختص کیے گئے ہیں جنہیں تمام ضروریات رہائش

Marfat.com

موجود ہیں جو مدرسہ کی طرف سے مفت طلباء کو مہیا کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ رہائشی طلبہ کے لیے علاج معالجہ کا معقول بندوبست ہے۔ اس وقت ہوسٹل میں ۲۵۰ طلباء رہائش پذیر ہیں جن کے جملہ اخراجات کفیل مدرسہ ہے۔

مہتمم مدرسہ مولانا عبدالحکیم کا تعارف و مذہبی خدمات

مولانا عبدالحکیم صاحب مدرسہ فرقانیہ مدینہ راولپنڈی کے مہتمم و شیخ الحدیث ہیں۔ آپ نے ہی اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور اس میں درس و تدریس میں مصروف ہو گئے۔ آپ ضلع مانسہرہ ہزارہ ڈویژن میں پیدا ہوئے اور جامعہ امینیہ دہلی سے تعلیم حاصل کر کے سند فراغت حاصل کی۔ آپ پاکستان کی قومی اسمبلی میں بطور ممبر نیشنل اسمبلی بھی رہے اور سیاسی کردار ادا کرتے رہے۔ آپ کی خدمات ملت دینیہ کے لیے بہت زیادہ ہیں۔ آپ ۸ جون ۱۹۷۷ء کے بعد بوجہ بیماری عملی سیاست سے کنارہ کشی اختیار کر چکے ہیں۔ آپ کا سلسلہ طریقت حضرت مولانا خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں سے ہے۔ آپ کا مشن غلبہ اسلام، تقریر، تدریس، دعوت و تبلیغ ہے اور سنت رسول کی روشنی میں مظلوم طبقے کی حمایت ہے۔ آپ کی ساٹھ سالہ عمر اسی مشن پر گزری اور اب بھی جامعہ فرقانیہ میں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

۲۶۔ جامعہ رضویہ انوار العلوم ۲۴۔ ایچ لالہ رُخ واہ کینٹ

تاریخی و علمی خدمات

جامعہ رضویہ انوار العلوم واہ کینٹ کے علاقے میں ایک خوبصورت عمارت میں واقع ہے۔ یہ علاقہ پاکستان آرڈیننس فیکٹری واہ کینٹ کا علاقہ ہے جہاں پر فیکٹری میں کام کرنے والوں کے لیے رہائشی بستی کے طور پر کوارٹر اور مکانات بنے ہوئے ہیں۔ یہاں پر تعلیم حاصل کرنے کے لیے مقامی لوگوں کے علاوہ بیرونی طلبہ کی کثیر تعداد بھی زیور علم سے آراستہ ہو رہی ہے۔

آج سے دس سال پہلے مہتمم مدرسہ جناب مولانا عبدالقادر صاحب ایم۔ اے جن کا تعلق آزاد کشمیر سے ہے، نے مدرسہ کی بنیاد رکھی اور ان کی معاونت فیکٹری میں کام کرنے والے ایک نیک دل افسر محمد سلیم خاں ایم۔ اے ایل ایل بی کر رہے ہیں۔ آپ کی شبانہ روز کوششوں سے مدرسے کو کافی ترقی اور شہرت حاصل ہے۔ یہاں پر درس نظامی کے علاوہ جدید تعلیم کا بھی باقاعدہ انتظام ہے اور طلباء کو پرائمری سے لے کر سکینڈری سکول کے امتحان کے لیے باقاعدگی سے تیار کیا جاتا ہے اور ساتھ ساتھ درس نظامی کی بھی مکمل تعلیم دی جاتی ہے۔ مولانا عبدالقادر صاحب شعلہ بیان مقرر اور جدید نظریات کے حامل ہیں اور

Marfat.com

ہوں نے شب وروز اپنے آپ کو مدرسہ کے لیے وقف کیا ہوا ہے۔

مسلک: حنفی بریلوی　　　مہتمم مدرسہ: مولانا عبدالقادر صاحب

تفصیل اساتذہ

ا۔ مولانا عبدالرزاق	فاضل بریلی شریف
۲۔ مولانا عبدالقادر	ایم۔اے و فاضل درس نظامی
۳۔ مولانا نور محمد صاحب	ایم۔اے و فاضل درس نظامی
۴۔ حافظ محمد اسحاق قریشی	ایم۔اے و فاضل درس نظامی
۵۔ محمد سلیم خان	ایم۔اے و فاضل درس نظامی
۶۔ مولانا محمد الطاف حسین	فاضل درس نظامی
۷۔ مولانا قاضی عبداللطیف	فاضل درس نظامی
۸۔ قاری عبدالخالق	حفظ و فاضل تجوید و قرأت
۹۔ حافظ قاری غلام رضا	حفظ و فاضل تجوید و قرأت
۱۰۔ قاری محمد عمر دراز	حفظ و فاضل تجوید و قرأت

تعداد طلباء

پرائمری کلاسز = ۱۵۰	مڈل کلاسز = ۱۲۰
سکینڈری کلاسز = ۸۰	ناظرہ قرآن = ۵۰۰ طلبہ مقامی
حفظ قرآن = ۱۰۰ طلبہ مقامی	حفظ قرآن = ۷۰ طلبہ غیر مقامی
درس نظامی = ۲۰۰ طلبہ غیر مقامی	ہوسٹل میں رہائش پذیر طلبہ: ۲۸۹

عمارت

مدرسہ کی عمارت واہ کینٹ کے ایک خوبصورت ایریا بستی لالہ رُخ میں واقع ہے۔ عمارت نئی تعمیر شدہ ہے اور چالیس کمروں پر مشتمل ہے۔ اس کے سامنے برآمدہ اور کھلا صحن ہے۔ صحن کے چاروں طرف کمرے واقع ہیں جہاں پر درس و تدریس کا فریضہ انجام دیا جاتا ہے۔ مدرسہ میں ایک دفتر ایک باورچی خانہ اور ایک سٹور موجود ہے جس میں ضروریات کی چیزیں رکھی جاتی ہیں۔

جلسہ تقسیم اسناد

مدرسہ میں ہر سال جلسہ تقسیم اسناد منعقد کیا جاتا ہے اور ہر سال فارغ التحصیل ہونے والوں کی

Marfat.com

دستار بندی کی جاتی ہے۔اس میں مشہور علمائے کرام کو مدعو کیا جاتا ہے۔ دستار بندی کے بعد طلبہ کو عملی زندگی میں قدم رکھ کر اسلام کی تعلیم و تبلیغ کے فرائض کی انجام دہی کرنا ہوتی ہے۔

نصاب

جامعہ کا نصاب درس نظامی اور تنظیم المدارس کا نصاب ہے چونکہ جامعہ مکمل طور پر تنظیم المدارس سے وابستہ ہے لہٰذا یہاں سے فارغ التحصیل طلبہ کی اسناد ایم۔اے عربی اور ایم۔اے اسلامیات کی حامل ہوتی ہیں۔اس کے علاوہ پرائمری مڈل اور سکینڈری کلاسز میں محکمہ تعلیم پنجاب کا رائج الوقت منظور شدہ نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

دارالکتب

مدرسہ میں ایک وسیع و عریض لائبریری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جس میں جدید و قدیم کتب کافی تعداد میں دستیاب ہیں۔اس کے علاوہ وفاقی وزارتِ تعلیم کے تعاون سے بھی لائبریری کی کتابوں میں خاطر خواہ اضافہ کیا جا چکا ہے۔اس وقت مدرسہ میں تقریباً سات ہزار کتب لائبریری میں موجود ہیں اور دارالمطالعہ کے لیے اردو اخبارات کا بھی انتظام ہے۔

دارالافتاء

جامعہ میں باقاعدہ دارالافتاء کا قیام عمل میں لایا گیا ہے اور بطور مفتی مولانا عبدالرزاق صاحب اور مولانا عبدالقادر صاحب فرائض انجام دیتے ہیں۔اس وقت سالانہ تقریباً ۵۰۰ فتوے جاری کیے جاتے ہیں جن کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔

۲۷۔جامعہ العلوم الشرعیہ ویسٹرج جامعہ مسجد نعمانیہ، راولپنڈی

تعارف

جامعہ کی بنیاد ۱۹۷۰ء میں دارالعلوم تدریس القرآن کے نام سے رکھی گئی۔جامعہ العلوم الشرعیہ ایک جدید مدرسہ ہے جو جامع مسجد نعمانیہ بکری چوک ویسٹرج کے قریب واقعہ ہے۔یہاں پر شروع میں مسجد میں درس و تدریس کا کام جاری تھا۔لیکن بعد میں مولانا محمد اسحاق صاحب نے اسے باقاعدہ ایک جامعہ کی شکل دے دی اور ۱۹۸۰ء میں مسجد سے ملحق عمارت تعمیر کر کے اس میں درس نظامی کی تعلیم شروع کر دی گئی۔ اس وقت یہ جامعہ وفاق المدارس کے ساتھ وابستہ ہے۔یہاں پر ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی دینی علوم کی تعلیم و تدریس کا بطریق احسن انتظام کیا گیا ہے۔وفاقی وزارت تعلیم کے تعاون سے یہاں جدید مضامین کی تدریس کا بھی انتظام کیا جا چکا ہے اور ساتھ ہی وسیع اور شاندار لائبریری کا قیام بھی عمل میں لایا گیا ہے۔

Marfat.com

مدرسہ کے مہتمم مولانا اسحاق صاحب جو ایک نوجوان آدمی ہیں کی شبانہ روز محنت سے یہ کافی ترقی کر چکا ہے۔ اب یہاں سے کافی طلبہ درس نظامی کی تعلیم حاصل کر کے فارغ ہو رہے ہیں اور اس طرح دینی خدمات کی بجا آوری کے لیے ملک کے گوشے گوشے میں پہنچ رہے ہیں۔

مسلک مدرسہ: حنفی دیوبندی

وابستگی: وفاق المدارس پاکستان۔

مہتمم: مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا عبدالمتین	شیخ الحدیث و فاضل دیوبند
۲۔ مولانا محمد ظریف	فاضل درس نظامی
۳۔ مولانا عبدالرزاق	فاضل درس نظامی
۴۔ مولانا محمد اسحاق	فاضل درس نظامی
۵۔ مولانا عبدالرؤف	فاضل درس نظامی
۶۔ مولانا عبدالباسط	فاضل درس نظامی
۷۔ مولانا شریف	فاضل درس نظامی
۸۔ مولانا عبدالرزاق	فاضل درس نظامی
۹۔ مولانا محمد اسماعیل	فاضل درس نظامی
۱۰۔ ماسٹر فتح خان	میٹرک
۱۱۔ قاری آفتاب احمد	فاضل تجوید و قرأت

تعداد طلبہ

ناظرہ قرآن = ۳۰۰ مقامی طلبہ

درس نظامی = ۱۵۰ غیر مقامی طلبہ

حفظ قرآن = ۱۰۰ غیر مقامی طلبہ

کل غیر مقامی طلبہ = ۲۵۰

شعبہ جات

۱۔ کلام اللہ
۲۔ تجوید قرأت
۳۔ تحفیظ قرآن مجید
۴۔ شعبہ درس نظامی
۵۔ شعبہ تخصص
۶۔ شعبہ دارالافتاء
۷۔ شعبہ دعوت و ارشاد
۸۔ شعبہ دورۂ حدیث

Marfat.com

عمارت مدرسہ

مدرسہ کی عمارت جامعہ مسجد نعمانیہ کے ساتھ تعمیر کی گئی ہے لیکن فی الحال یہ عمارت طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ناکافی ہے۔

مدرسہ میں ہی دارالاقامہ کا بھی انتظام ہے اور تقریباً ۲۵۰ غیر مقامی طلبہ یہاں پر قیام پذیر ہیں۔

لائبریری

وزارتِ تعلیم کے تعاون سے مدرسہ کی لائبریری میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا ہے اور اس وقت یہاں پر چھ ہزار کتب موجود ہیں جو جدید و دینی علوم پر مشتمل ہیں۔

دارالافتاء

جامعہ العلوم میں دارالافتاء بھی قائم ہے اور مولانا عبدالمتین صاحب اور مولانا محمد اسحاق صاحب بطور مفتی بھی فرائض انجام دیتے ہیں۔ سالانہ ۴۰۰ فتوے جاری کیے جاتے ہیں جن کا ریکارڈ باقاعدگی سے رکھا جاتا ہے۔

۲۸۔ جامعہ حقائق العلوم حضرو

تاریخی و علمی خدمات کا جائزہ

حضرو ضلع اٹک کا ایک تاریخی شہر ہے جو دریائے سندھ کے کنارے واقع ہے۔ یہاں رہنے والے لوگوں کا پیشہ کھیتی باڑی اور تجارت ہے۔ زمینیں انتہائی زرخیز اور قیمتی ہیں۔ علاقہ کے زیادہ تر لوگ یورپ اور انگلینڈ میں روزگار کے سلسلے میں مقیم ہیں۔ شروع میں یہ بستی تعلیمی لحاظ سے انتہائی پسماندہ تھی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہاں دینی مدارس قائم ہوئے اور دینی علم پھیلتا چلا گیا۔ انہی مدارس میں سے ایک مدرسہ جامعہ حقائق العلوم حضرو ہے جو ایک بزرگ عالمِ دین پیر مولانا ہدایت الحق صاحب نے قائم کیا اور اس علاقے میں علم کی شمع روشن کرنے کے لیے اس نے نہایت اہم کردار ادا کیا۔ مدرسہ سے کافی تعداد میں طلبہ دینی علم حاصل کر کے فارغ ہوئے اور اب ضلع اٹک اور پاکستان کے مختلف علاقوں میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

مسلک: حنفی بریلوی مہتمم: مولانا ہدایت الحق

صدر مدرس: مولانا قاضی سعید الرحمن فاروقی

Marfat.com

تفصیل اساتذہ

۱۔مولانا ہدایت الحق فاضل درس نظامی
۲۔مولانا محمد غوث فاضل درس نظامی
۳۔مولانا محض الحق فاضل درس نظامی
۴۔مولانا محمد مسکین فاضل درس نظامی
۵۔قاری سیف الرحمٰن حفظ و فاضل تجوید وقرأت

عمارت مدرسہ

مدرسہ کی عمارت حضرو شہر کے درمیان محلہ مسلم گنج میں ایک متروکہ وقف املاک کی عمارت میں قائم ہے۔طلباء کی تعداد میں اضافہ کے باعث یہ عمارت ناکافی ہے اور کافی پرانی ہے۔اس میں تین بڑے ہال اور پانچ دیگر کمرے ہیں جو طلبہ کے درس وتدریس اور دارالاقامہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

تعداد طلبہ

ناظرہ قرآن = ۳۰۰ مقامی طلبہ
حفظ قرآن = ۸۰ مقامی طلبہ
حفظ قرآن = ۲۵ غیر مقامی طلبہ
درس نظامی = ۷۰ غیر مقامی طلبہ
دارالاقامہ میں رہائش پذیر طلبہ = ۹۵

نصاب

مدرسہ میں درس نظامی کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔بریلوی مکتبہ فکر کے لحاظ سے یہ مدرسہ تنظیم المدارس سے وابستہ ہے اور امتحانات وغیرہ ہر سال اسی تنظیم کے تحت منعقد کیے جاتے ہیں۔

مولانا قاضی سعید الرحمٰن فاروقی کی دینی وعلمی خدمات

جامعہ حقائق العلوم حضرو میں صدر مدرس کے فرائض انجام دینے والے مولانا قاضی سعید الرحمٰن فاروقی شیخ الحدیث کا شمار بلند پایہ علمائے دین میں ہوتا ہے۔آپ بالاکوٹ کے قریب موضع ترنہ کے دیہات بسوت میں پیدا ہوئے۔ابتدائی تعلیم نامور اساتذہ سے حاصل کی۔ہری پور کے نزدیک شاہ محمد اور کھلابٹ میں ایک ماہر دینی عالم سے علم دین حاصل کیا اور پھر دہلی اور دیوبند تشریف لے گئے وہاں سے تحصیل علم کے بعد آپ سرگودہا بھیرہ خوشاب میں جامعہ عزیزیہ میں فقہ کے مدرس مقرر ہوئے اور پھر اسی مدرسہ میں ۱۹۴۳ء میں شیخ الحدیث اور صدر مدرس کے عہدہ پر فائز ہوئے اور ۱۹۴۶ء تک اسی عہدہ پر فائز رہ کر دینی خدمات انجام دیں۔اسی دوران آپ کے زیر سایہ اسی مدرسہ میں مفتی سیاح الدین کاکاخیل اور مولانا عبدالقدوس سابقہ چیئرمین شعبہ اسلامیات پشاور یونیورسٹی و جسٹس شریعت کورٹ بھی بطور مدرس

Marfat.com

کام کرتے رہے اور مولانا عبدالقدوس آپ سے فقہ کا درس بھی لیتے رہے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد آپ کوٹ نجیب اللہ ہزارہ میں مقیم ہو گئے اور بطور خطیب فرائض انجام دینے لگے اور ساتھ اپنا کاروبار اور زراعت جاری رہیں۔ ۱۹۶۳ء تا ۱۹۶۹ء تک آپ دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ ہری پور میں شیخ الحدیث اور صدر مدرس کے فرائض کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ ۱۹۷۰ء میں آپ پیر دیول کے قائم کردہ دینی مدرسہ جامعہ الخضر چک شہزاد اسلام آباد میں صدر مدرس مقرر ہوئے اور ۱۹۷۲ء تک فرائض ادا کیے۔ ۱۹۷۳ء میں آپ مولانا قاضی اسرار الحق کے مدرسہ اسرار العلوم مری روڈ میں صدر مدرس اور شیخ الحدیث کے طور پر تدریس حدیث میں مصروف رہے۔ ۱۹۷۵ء میں آپ جامعہ حقائق العلوم حضرو میں بطور صدر مدرس اور شیخ الحدیث فقہ اور حدیث کی تعلیم دینے لگے۔ آپ بہترین استاد ہیں اور درس و تدریس میں آپ کو عبور حاصل ہے۔ صبر و استقامت کی زندہ مثال ہیں۔ آپ نہایت محنتی، باضمیر اور انتہائی جفاکش ہیں۔ آپ کو فقہ اور حدیث کی کتابوں پر عبور حاصل ہے اور طالبان حق ملک کے گوشے گوشے سے آپ کی خدمت میں پہنچتے ہیں اور علم دین حاصل کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ آپ کی دینی خدمت سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ عزت و عظمت کا پیکر ہیں۔ آپ کی مستقل رہائش کوٹ نجیب اللہ ہری پور میں ہے۔ علمی زندگی کے ساتھ ساتھ آپ نے بھرپور خاندانی زندگی بھی گزاری ہے۔ آپ کے تین صاحبزادے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ بڑے صاحبزادے ڈاکٹریٹ کی تعلیم حاصل کر کے وزارت تعلیم کے ایک اہم عہدے پر فائز تھے اور دینی خدمت کی بجا آوری میں مصروف ہیں۔ آپ کے دوسرے بیٹے اور صاحبزادیاں بھی والد کے نقش قدم پر محکمہ تعلیم میں درس و تدریس کے شعبے سے وابستہ ہیں۔

اس وقت ملک کے کونے کونے میں آپ کے ہزاروں شاگرد دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ مستند حکیم ہیں اور آپ کی شخصیت علم، حلم، صبر، فقر و استغناء، ضمیر، رضا اور ایثار و قربانی کا پیکر ہے۔ آپ کوٹ نجیب اللہ کی جامع مسجد میں خطیب کے فرائض بھی انجام دیتے رہے اور کبھی فقہی اور مسلکی اختلافات کو سامنے نہیں رکھا۔ علاقے کے لوگ آپ کی دینی تعلیم اور فروغ اسلام کی کوششوں کو لائق تحسین سمجھتے ہیں جو ۵۸ سال پر محیط ہیں۔

۲۹۔ مدرسہ دارالتجوید و حفظ قرآن ڈی اے وی کالج روڈ، راولپنڈی

تاریخی و علمی تعارف

مدرسہ دارالتجوید و حفظ قرآن راولپنڈی کی بنیاد حافظ خلیل احمد صاحب نے ۱۱ر جنوری ۱۹۴۸ء کو رکھی۔ اس سے قبل تقسیم ہندوستان کے نتیجے میں حافظ خلیل احمد صاحب ہجرت کر کے اپنے نئے وطن پاکستان

Marfat.com

تشریف لائے اور یہیں پر ایک چبوترے سے اس کی بنیاد رکھی۔ اس وقت اس مدرسہ کی عمر ۴۱ برس ہے۔ فی الحال مدرسہ کی تین شاخیں راولپنڈی میں کام کررہی ہیں۔ راولپنڈی شہر کے بیشتر شہری لوگ اسی مدرسہ سے قرآن پاک و تجوید کی تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوئے ہیں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کام کررہے ہیں۔

مسلک: حنفی بلا تخصیص مہتمم: حافظ خلیل احمد صاحب

انتظامیہ: حافظ نسیم خلیل عمارت: مدرسہ کی تین شاخیں ہیں۔

تعداد مدرسہ

۱۔ دارالتجوید و حفظ قرآن ڈی اے وی کالج روڈ (عمارت اوقاف) تعداد طلباء = ۵۰۰، مقامی طلبہ حفظ و ناظرہ قرآن۔

۲۔ مرکزی دارالقرآن ڈی اے وی کالج روڈ، گلی نمبر ۲، تعداد طلباء = ۳۰۰، مقامی طلبہ حفظ و ناظرہ قرآن۔

۳۔ مدرسۃ البنات، مکان محمد یونس تعداد طالبات = ۳۷۵، مقامی طالبات حفظ و ناظرہ قرآن۔

حافظ خلیل احمد کی قرآن پاک کی تعلیم کے لیے مساعی جمیلہ

حافظ خلیل احمد راولپنڈی شہر کی ممتاز دینی شخصیت ہیں جو ۵۵ برس سے قرآن پاک حفظ و ناظرہ و تجوید کی تعلیم دیتے چلے آرہے ہیں اور اس طرح آپ کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں تک جا پہنچی ہے۔ آپ نے قرآن پاک کی تعلیم کی ابتداء ۱۹۳۸ء میں انبالہ چھاؤنی سے کی اور اس طرح تقسیم ہند کے بعد پاکستان ہجرت کر کے تشریف لائے اور جنوری ۱۹۴۸ء کو راولپنڈی میں مدرسہ دارالتجوید و حفظ قرآن کی ڈی اے وی کالج روڈ پر بنیاد رکھی۔ اس وقت آپ کے زیر سایہ راولپنڈی میں مدرسہ کی تیس شاخیں کام کررہی ہیں جن میں مدرسۃ البنات بھی شامل ہے اور تقریباً ۱۱۷۵ طلبہ و طالبات آپ سے قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم حاصل کرنے میں مصروف ہیں۔

آپ نے قرآنِ کریم کی تعلیم میں کبھی فقہی اختلافات یا مسلک کے امتیاز کو حائل نہیں ہونے دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے شاگردوں میں اہلحدیث، دیوبندی، بریلوی اور اہلِ تشیع مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والوں کی ایک بڑی تعداد شامل ہے۔ تمام مکاتب فکر کے علماء اور عام افراد ان کا یکساں احترام کرتے ہیں اور کبھی کسی کی دل آزاری نہیں کی۔ آپ نے نور مسجد راولپنڈی میں نماز جمعہ کی یہ نئی روایت ڈالی کہ تقریر کے بغیر خطبہ دیا اور نماز جمعہ کا وقت ایک بجے متعین کیا اور ہمیشہ پابندی وقت کے ساتھ نماز جمعہ بغیر تقریر کے ادا کی۔ آپ مدرسہ کے اساتذہ کرام کو ہمیشہ مہینہ ختم ہونے سے پہلے ۲۸ تاریخ کو تنخواہ ادا کر دیتے۔ حافظ صاحب کے شاگردوں میں بہت سے اس وقت نہ صرف فوج اور سول ملازمتوں میں اعلیٰ عہدوں

Marfat.com

پر فائز ہیں بلکہ ہر شعبہ زندگی میں قرآنِ پاک کے طفیل کامیاب زندگی گزار رہے ہیں۔ حافظ صاحب نے اپنی زندگی میں تقریباً دس ہزار نکاح پڑھائے۔ حافظ صاحب نے اپنی خاندانی زندگی بھی نہایت مطمئن اور خوش گزاری۔ ان کی اولاد میں چار بیٹیاں اور چھ بیٹے ہیں۔ ان کے سب بیٹے حافظ قرآن ہونے کے ساتھ جدید تعلیم کے حامل ہیں۔ بڑا بیٹا حافظ ایس اے رحمٰن سپریم کورٹ کے وکیل ہیں۔ ان سے چھوٹے حافظ حبیب الرحمٰن روزنامہ مشرق پشاور کے ریزیڈنٹ ایڈیٹر ہیں۔ تیسرا طاہر خلیل روزنامہ جنگ راولپنڈی میں اور چوتھے محمد سلیم ریڈیو پاکستان شعبہ نیوز سے وابستہ ہیں۔ پانچویں بیٹے حافظ نسیم خلیل صاحب مدرسہ کے مہتمم ہیں اور سب سے چھوٹے بھی وکیل ہیں۔ آپ کی وفات ۱۰/اکتوبر ۱۹۸۹ء کو راولپنڈی میں ہوئی۔

۳۰۔ خطیب راولپنڈی حضرت علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری کی اسلامی خدمات

مبلغ اسلام پیر طریقت حضرت علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری ۲۸ ربیع الثانی ۱۹۷۹ء کو ستر برس کی عمر میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ ایک بلند پایہ عالم دین اور روحانی پیشوا ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شعلہ بیان خطیب، نامور ادیب، مذہبی سکالر، سیاسی قائد اور صاحب سلسلہ بزرگ تھے۔ آپ عاشقِ رسول تھے۔ آپ علمائے حق تھے۔ جنہوں نے انگریز اور ہندوؤں کی سازشوں کا اس ملک میں مردانہ وار مقابلہ کیا۔ آپ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو میرٹھ بھارت میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد مولانا شاہ محمد حبیب قادری خلیفہ حضرت احمد رضا بریلوی اور مدرسہ امداد الاسلام صدر سے حاصل کی۔[(۵۸)] اور مدرسہ اسلامیہ سے ۲۵/نومبر ۱۹۳۳ء کو فارغ ہوئے۔ شیخ القرآن مولانا عبدالغفور ہزاروی اور مفتی احمد یار خان نعیمی آپ کے استاد بھائی تھے۔ آپ نے عربی، فارسی اور انگریزی کے امتحانات الٰہ آباد یونیورسٹی سے حاصل کیے۔ شروع میں جامع مسجد خیر المساجد میرٹھ میں والد گرامی کے حکم پر خطابت جمعہ و عیدین کے فرائض انجام دیتے رہے۔ آپ کا سلسلہ طریقت شیخ المشائخ حضرت شاہ علی حسین اشرفی گیلانی کچھوچھوی سے وابستہ ہے۔ آپ نے ۲۵/نومبر ۱۹۴۵ء کو مسلم لیگ کا پیغام ملک میں پہنچانے کے لیے سنی کانفرنس کی بنیاد ڈالی اور مسلمانوں کو احساس دلایا۔ علماء مشائخ اہل سنت نے قیامِ پاکستان کے لیے مسلم لیگ کے حق میں فتویٰ جاری کیا جس پر آپ کے دستخط بھی موجود تھے۔

۱۹۴۹ء میں حکومت ہندوستان نے آپ کی گرفتاری کا حکم جاری کیا آپ تمام جائیداد چھوڑ کر پاکستان تشریف لائے۔ کچھ عرصہ کراچی اور خوشاب میں رہ کر آپ نے راولپنڈی کو اپنا مرکز بنایا۔ ۱۹۵۱ء تا ۱۹۵۹ء تک مرکزی جامع مسجد راولپنڈی کے خطیب رہے۔ آپ راولپنڈی کی مجلس عمل کے صدر تھے جو تحریک ختم نبوت کے درمیان قائم ہوئی تھی۔ علامہ کی تبلیغی سرگرمیاں یورپ کے ممالک میں بھی جاری

Marfat.com

رہیں۔اس طرح اپریل ۱۹۷۶ء میں ورلڈ اسلامک مشن کے زیر اہتمام عالمی اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لیے تشریف لے گئے۔ ۱۹۷۶ء میں ماریشس، افریقہ میں جشن استقلال اور جشن عید میلاد النبی میں شریک ہوئے۔ وہاں کے گورنر جنرل اور وزیر اعظم نے آپ کے اعزاز میں استقبالیے دیے۔اس دوران آپ نے وہاں پر دارالعلوم علیمیہ کالج کی نئی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔۱۹۶۲ء میں آپ حج پر تشریف لے گئے اور منیٰ میں حجاج کرام کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کیا۔ ۱۹۷۷ء میں آپ کو پاکستان کی مرکزی رویت ہلال کمیٹی کا چیئر مین مقرر کیا گیا۔آپ بین الاقوامی اسلامی مشن اور مرکزی میلاد کمیٹی پاکستان کے سربراہ اور سیرت کمیٹی کے رکن رہے۔آپ دینی ماہنامہ ''سالک'' کے ایڈیٹر اور دارالعلوم احسن المدارس کے بانی پرنسپل تھے۔آپ کی ایک تصنیف حبیب رضا کے نام سے شائع ہوئی۔

۳۱۔جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو ضلع اٹک

قائم شدہ: ۷ر نومبر ۱۹۷۱ء مہتمم: مولانا محمد صابر صاحب

ابتداء

۷۔نومبر ۱۹۷۱ء کو افتتاح ہوا۔موجودہ مسجد میں صرف دو کمرے تھے۔ پہلے دن چندہ ۵۵۴ روپے ہوا۔مہتمم وصدر مدرس حضرت مولانا محمد صابر صاحب مقرر ہوئے جن کی زیرِ نگرانی میں اب بھی یہ ادارہ نشر واشاعت اور تبلیغ دین کا کام کر رہا ہے۔ابتداء میں ساٹھ طالب علم اور تین اساتذہ تھے۔جن میں:

۱۔مہتمم مولانا محمد صابر ۲۔عبدالسلام مدرس ۳۔قاری رحمت دین، درجہ حفظ

چند سال تک علوم عربیہ کی کتب مشکوٰۃ شریف تک پڑھائی جاتی رہیں۔ ۱۹۷۷ء سے دورہ حدیث شریف بھی شروع کیا گیا اور مدرسہ کا الحاق باقاعدہ دینی مدارس کی ملک گیر تنظیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے کیا گیا۔ پانچ سال سے وفاق المدارس کے امتحان کا سینٹر بھی اشاعت القرآن کو بنایا جاتا ہے۔اس وقت مدرسہ میں ۱۱۰ اساتذہ کرام ہیں جو تعلیمی شعبوں میں کام کر رہے ہیں۔

شعبہ دورہ حدیث

اس میں تین اساتذہ ہیں:

۱۔حضرت مولانا محمد صابر صاحب مہتمم وصدر مدرس

۲۔مولانا محمد امتیاز صاحب

۳۔عبدالسلام صاحب

Marfat.com

شعبہ درجہ فنون عربیہ

۱۔ مولانا قاری چمن محمد خان فاضل جامعہ وفاق

۲۔ مولانا محمد جان صاحب فاضل جامعہ ووفاق

۳۔ مولانا عبدالرؤف صدیقی صاحب فاضل جامعہ

۴۔ مولانا عبدالخالق صاحب فاضل جامعہ

شعبہ تجوید

مولانا قاری میاں محمد خاں فاضل جامعہ دوفاق۔

شعبہ حفظ بیرونی طلبہ

قاری حاجی نصیر احمد صاحب فاضل جامعہ ووفاق۔

شعبہ ناظرہ مقامی طلبہ وناظم

مولانا حافظ محمد فاروق صاحب فاضل جامعہ

جامعہ سے سینکڑوں طلبہ کرام علوم دینیہ کی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ دوصد کے قریب وہ ہیں جنہوں نے تمام علوم صرف ونحو معانی منطق فلسفہ ادب تاریخ تفسیر وحدیث کی تعلیم جامعہ سے ہی حاصل کی اور جامعہ کے سالانہ امتحان وفاق المدارس میں کامیاب ہوکر سند فراغت لی ہے۔

تعداد: رواں سال میں ۱۶ طلبہ کرام دورہ حدیث میں اور ایک صد کے قریب باقی شعبہ جات میں زیر تعلیم ہیں۔

عمارت

جامعہ کی ابتداء مسجد سے ہوئی اور اب مسجد کی بالائی منزل پر ۸ کمرے اور بیرون مدرسہ میں ۹ کمرے تعمیر شدہ ہیں۔ جامعہ کے لیے جگہ کی تنگی کا مسئلہ حل طلب ہے۔

کتب خانہ

جامعہ کے کتب خانہ میں تفسیر، حدیث، تاریخ، فقہ اور دیگر علوم عربیہ کا بہترین ذخیرہ موجود ہے۔

شعبہ نشر واشاعت

جامعہ اشاعت القرآن نے مختلف موضوعات پر اہم دینی رسائل اور کتابیں شائع کی ہیں۔ انصاف، بریلوی، دیوبندی اتحاد کے لیے سہ نکاتی فارمولا مختصر تعلیم الاسلام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

Marfat.com

شعبہ تبلیغ

جامعہ کی طرف سے مختلف مواقع پر علماء کرام کے خطابات ہوتے رہتے ہیں۔شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان، حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، شیخ القرآن مولانا محمد طاہر، شیخ الحدیث مولانا قاضی شمس الدین، مولانا عبدالکریم شاہ، مولانا عبدالشکور دین پوری، مولانا ضیاء القادری، مولانا ضیاء القاسمی، مولانا عبدالحیٔ عابد، مولانا سید عبدالمجید ندیم، مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی، شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، مولانا سمیع الحق، مولانا عبدالستار تونسوی، علامہ دوست محمد قریشی قابل ذکر ہیں۔

جامعہ عربیہ اشاعت القرآن کے فضلاء میں تین زیادہ مشہور ہیں۔

۱۔ مولانا ابوالکلام صاحب خطیب جامعہ مسجد حنفیہ جدید قبرستان راولپنڈی، فاضل عربی، فاضل وفاق بہترین خطیب ہیں۔عرصہ دراز سے پنڈی مسجد میں خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

۲۔ مولانا فخرالاسلام ساکن ہمسٹریاں تحصیل مانسہرہ تہذیبی مدرس ہیں آج کل پنڈی مدرسہ میں خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔عربی ٹیچر بھی ہیں۔

۳۔ قاری چمن محمد صاحب ڈھنیڈہ ہری پور جامعہ کے قابلِ اساتذہ میں سے ہیں۔تقریر و مناظرہ میں بھی مہارت رکھتے ہیں۔

جامعہ اشاعت القرآن کا تعلق

ہندو پاک کے ان دینی مدارس سے ہے جو قرآن و سنت اور فقہ حنفی کے علوم اور اسلامی تہذیب کے احیاء کے لیے مضبوط قلعہ کا کام کر رہے ہیں اور ایشیاء کی عظیم اسلامی یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند کا نقطہ نظر اپنائے ہوئے ہیں۔جس کی ایک سو پچیس سالہ خدمات سے دنیائے اسلام بالخصوص برصغیر پاک و ہند میں اسلام کی نشر و اشاعت و تبلیغ اور تحریک آزادی میں نمایاں ترقی ہوئی۔جامعہ اشاعت القرآن بھی اسی کی طرز پر کام کر رہا ہے۔جامعہ کی آمدنی عامۃ المسلمین کی زکوۃ وعشر و صدقات ہیں۔وزارت تعلیم پاکستان کی طرف سے متعدد درسی کتب جامعہ کے کتب خانہ کو ہدیہ دی گئی ہیں۔انہی دینی مدارس اور علمائے کے کام کو دیکھتے ہوئے شاعر اسلام علامہ اقبال نے ایک موقع پر فرمایا تھا:

> ''میں نے سپین کے حالات دیکھے ہیں جہاں سات سو سال تک اسلامی حکومت رہنے کے باوجود اس وقت ایک مسلمان بھی نہیں۔ ہندوستان میں اگر یہ ملا درویش اور دینی مدارس نہ ہوتے تو اس کا حال بھی سپین کی طرح ہوتا۔''

Marfat.com

۳۲۔ جامعہ مدینہ اٹک شہر

تاریخی وتعارفی جائزہ

صوبہ پنجاب میں اٹک ضلع کو نمایاں مقام حاصل ہے۔اس کا سابقہ نام کیمبل پور تھا۔
اٹک شہر میں دینی مدارس کی تعداد صرف تین ہے جو درج ذیل ہیں:

۱۔ جامعہ مدینہ، اٹک شہر۔ ۲۔ جامعہ قادریہ حقانیہ امین آباد، اٹک شہر۔

۳۔ جامعہ اشاعت الاسلام چوئی روڈ، اٹک شہر۔

جامعہ مدینہ کی تاسیس ایک نیک دل عالم دین جناب مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نے فرمائی اور وہی مدرسہ کے مہتمم وصدر مدرس ہیں۔اس مدرسہ میں صوبہ سرحد، ہزارہ اور ضلع اٹک کے طلبہ درس وتدریس حاصل کرتے ہیں۔اس وقت مدرسہ میں تقریباً ۸۰ طلبہ درس نظامی کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔مدرسہ میں جدید علوم کی تعلیم کا بھی باقاعدہ اہتمام کیا گیا ہے۔

اساتذہ کی تفصیل

۱۔ قاضی محمد زاہد الحسینی صدر مدرس فاضل دیوبند ۲۔ مولانا محمد اول خان فاضل درس نظامی

۳۔ قاری نور شعاہ حافظ وفاضل تجوید وقرأت ۴۔ حافظ فدا محمد فاضل تجوید وقرأت

عمارت

جامعہ مدینہ کی عمارت مسجد سے متصل ہے اور اس میں پانچ کمرے درس وتدریس اور دس کمرے طلبہ کے ہوسٹل کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔ہوسٹل کے تمام اخراجات کا کفیل مدرسہ ہے۔

لائبریری

جامعہ کی اپنی لائبریری ہے جس میں تین ہزار کتابیں دینی علوم پر مشتمل ہیں۔اس کے علاوہ مدرسہ کے طلباء اپنے مہتمم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نشرواشاعت کا کام بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔اس وقت مدرسہ کے زیر سایہ درج ذیل ادارے نشرواشاعت کے لیے باقاعدہ طور پر مقرر کیے گئے ہیں۔

۱۔ قاضی محمد ابراہیم، ثاقب الحسینی، دارالارشاد ، مدنی روڈ۔

۲۔ دارالسعید، مقام وڈاک خانہ حویلیاں، ضلع ایبٹ آباد۔

Marfat.com

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی کی تصنیفات و تعارف

آپ کا شمار پنجاب اور اٹک کے مشہور علماء کرام میں ہوتا ہے۔ آپ جامعہ مدینہ اٹک شہر کے بانی و مہتمم ہیں اور ساتھ ہی مسجد میں خطابت کے فرائض بھی ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ مدرسہ انوار القرآن نمبر ۲۵۸ بی لالہ رُخ واہ کینٹ کے بھی مہتمم ہیں اور ہر ہفتہ یہاں حدیث کے درس کا بھی پروگرام کرتے ہیں۔ آپ کی شخصیت واہ کینٹ اور اٹک شہر کے لیے ایک روحانی مقام کی حامل ہے۔ اس کے علاوہ آپ اپنی تحریروں سے مسلمانوں کے لیے رہنمائی کا بھی فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں۔ آپ فاضل دیو بند ہیں۔ آپ نے علوم دینیہ سے فراغت کے بعد شمس آباد میں ۱۹۳۶ء میں مدرسہ محمدیہ کے نام سے ایک دینی ادارہ قائم کیا۔ مولانا کی دینی خدمت سینکڑوں تحریری رسائل کی صورت میں اندرون اور بیرونِ ملک پہنچ چکی ہے۔ آپ کی تصنیفات کی تفصیل حسب ذیل ہے: (۵۹)

۱۔ رحمت کائنات: (حیات النبی پر مکمل کتاب) ۲۔ انوار الحدیث: (واہ کینٹ کے درس حدیث کا مجموعہ)

۳۔ تذکرۃ المفسرین (۶۲۶ علمائے تفسیر کے حالات) ۴۔ معارف القرآن

۵۔ نجات دارین ۶۔ مطبوعہ درس قرآنی (واہ کینٹ کے درس قرآن کا مجموعہ)

۷۔ قرآن عزیز کی آسان تفسیر (تفسیر بقرہ۔ تفسیر سورہ آل عمران ۔سورہ نساء ۔سورہ مائدہ)

۸۔ خلاصہ فقہ حنفی: (فقہ حنفی کا تعارف)

۹۔ شان صحابہ قرآن پاک کے ارشادات کی روشنی میں

۱۰۔ روحانی تحفہ: (یہ رسالہ امام غزالی کی ان کتابوں کا جوہر ہے جو انہوں نے تصوف اور سلوک کے موضوع پر لکھی ہیں)

۱۱۔ گانا بجانا قرآن وسنت کی روشنی میں ۱۲۔ سنت الانبیاء (داڑھی کے متعلق کتاب)

۱۳۔ برکات وضو ۱۴۔ آغوش رحمت (مقبول دعاؤں کا مجموعہ)

۳۳۔ جامعہ سراجیہ نظامیہ راولپنڈی

تعارف

جامعہ سراجیہ دارالحکومت پاکستان کے ملحقہ شہر راولپنڈی میں واقعہ ایک معیاری درس گاہ ہے۔ یہ گورنمنٹ ڈگری کالج اصغر مال کے بالکل قریب واقع ہے۔ اس کی بنیاد خطیب اسلام اور خانوادہ سادات سے تعلق رکھنے والی ایک شخصیت جناب حضرت مولانا السید چراغ الدین شاہ صاحب نے رکھی۔ یہ

Marfat.com

دارالعلوم اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔وسائل کی کمیابی کے باوجود شاہ صاحب نے ہمت نہیں ہاری اور اپنی تمام مساعی بروئے کار لا کر اس جامعہ کو ترقی کی راہوں پر گامزن کیا۔انہوں نے اپنی تمام کوششیں اس کے لیے جاری رکھیں تاکہ یہ ادارہ زیادہ سے زیادہ اسلامی خدمات انجام دے سکے۔

مہتمم: سید چراغ الدین شاہ صاحب مسلک: حنفی بلا تخصیص

شعبہ جات: شعبہ حفظ و تجوید

تعداد طلباء

مقامی طلبہ = ۳۷۵ بیرونی طلبہ حفظ = ۲۱

شعبہ درس نظامی = ۲۴۳ غیر مقامی طلبہ دورہ حدیث شریف = ۶۱

شعبہ افتاء و قضاء = ۸ تخصص فی الفقہ

شعبہ علوم مروّجہ/جدید علوم کا شعبہ = ۱۵ غیر مقامی طلبہ

شعبہ تفسیر القرآن الکریم = ۹۷ غیر مقامی طلبہ

اساتذہ کی تفصیل

۱۔ مولانا سید چراغ الدین شاہ فاضل درس نظامی ۲۔ مولانا عبدالرحمٰن شاہ فاضل درس نظامی

۳۔ مولانا مسعود احمد فاضل درس نظامی ۴۔ مولانا محمد عبداللہ فاضل درس نظامی

۵۔ مولانا محمد انور شاہ فاضل درس نظامی ۶۔ مولانا خالد محمود فاضل درس نظامی

۷۔ مولانا عبدالبصیر فاضل درس نظامی ۸۔ قاری یوسف شاہ فاضل حفظ و تجوید و قرأت

عمارت

جامعہ ایک وسیع و عریض جگہ پر واقع ہے۔اس کی خوبصورت عمارت جامعہ کی ضروریات کو وقتی طور پر پورا کر رہی ہے۔جامعہ کی تعمیر سرمائے کی کمی کی وجہ سے کافی وقت لے رہی ہے تاہم جامعہ کے وسط میں ایک وسیع و عریض مسجد کی تکمیل کے مراحل طے کر رہی ہے اور مسجد کے تین اطراف میں طلبا کے لیے رہائشی کمرے درس گاہیں، مطبخ، دارالحدیث اور دفتر کی عمارت تعمیر ہو چکی ہے لیکن ابھی تک ضرورت کے مطابق مندرجہ ذیل منصوبے منتظر سرمایہ ہیں۔

۱۲۰ رہائشی کمرے جو موجودہ گراؤنڈ فلور پر تعمیر کیے جائیں گے جہاں بیرونی طلبہ کو رہائش فراہم کی جائے گی۔اس کے علاوہ ایک کثیر المقاصد ہال کی تعمیر بھی باقی ہے اور ایک جدید لائبریری ہال کی تعمیر کا

Marfat.com

بھی پروگرام ہے۔

مستقبل قریب میں نئے شعبہ جات کا اجراء

جامعہ سراجیہ میں مستقبل قریب میں درج ذیل نئے شعبوں کا اجراء عمل میں لایا جانا ہے۔

۱۔ایم اے: درس نظامی سے فارغ طلباء کے لیے عربی، تاریخ اسلام، معاشیات اور انگریزی میں ایم۔اے کی کلاسز کا اجراء۔

۲۔دعوۃ وارشاد: پاکستان اور بیرونِ پاکستان اسلامی تعلیمات کی تبلیغ کے لیے فارغ التحصیل حضرات کو مختلف زبانوں کی تعلیم اور اصول تبلیغ کی تربیت۔

۳۔ماہنامے کا اجراء ۴۔عمومی دارالمطالعہ کا قیام

جامعہ سراجیہ کی ایک شاخ مدرسہ جامعہ محمدیہ مجددیہ چھتر پلین مانسہرہ میں شاہراہ ریشم کے کنارے قائم ہے جس کی نگرانی واہتمام کے فرائض جناب سید چراغ الدین شاہ صاحب سرانجام دے رہے ہیں۔اس کے علاوہ بھی شاہ صاحب کی زیرنگرانی تحفیظ القرآن کے نام سے ۸۴ مدارس ناظرہ وحفظ کے لیے ہزارہ، راولپنڈی، گلگت، چلاس وغیرہ میں کام کررہے ہیں جن کا انتظام ''ادارہ عالیۃ العالمیہ التعلیمات نبویہ'' کے ذمے ہے۔اس کے علاوہ دارالعلوم حنفیہ کوزہ بانڈہ بٹ گرام میں بھی کام کررہا ہے۔

۳۴۔جامعہ حنفیہ انوار العلوم راولپنڈی عیدگاہ روڈ، محلّہ امام باڑہ

تعارف

جامعہ حنفیہ انوار العلوم راولپنڈی میں ایک قدیمی معیاری درس گاہ ہے جس کا سنگ بنیاد شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی اور علامہ انور شاہ کشمیری نے رکھا۔اس کے نگران اعلیٰ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی تھے۔آپ کی وفات کے بعد ۱۹۶۳ء میں سید چراغ الدین شاہ قادری نقشبندی مجددی اس کے مہتمم مقرر ہوئے اور اس کے ساتھ ہی مدرسہ کی تشکیل نو کی گئی اس وقت یہ ادارہ راولپنڈی کے مشہور اداروں میں شامل ہو چکا ہے۔

مہتمم: مولانا سید چراغ الدین شاہ مسلک: حنفی دیوبندی

شعبہ جات

۱۔ شعبہ کتب نظامی ۲۔ شعبہ حدیث شریف ۳۔ دورہ تفسیر

۴۔ حفظ وتجوید ۵۔ مدرسۃ البنات ۶۔ دارالافتاء

Marfat.com

۷۔ شعبہ تبلیغ واصلاح ۸۔ شعبہ نشرواشاعت

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا عبدالرحمٰن شاہ فاضل دیو بند — ۲۔ مولانا عبدالبصیر فاضل درس نظامی (نائب مدرس)

۳۔ مولانا مقصود احمد فاضل درس نظامی — ۴۔ قاری منور شاہ

۵۔ حافظ قاری سید جماعت علی شاہ — ۶۔ حافظ قراری مرتضیٰ شاہ

۷۔ حافظ قاری محمد شفیق — ۸۔ قاری عبدالحفیظ

۹۔ حافظہ رخسانہ — ۱۰۔ حافظہ طاہرہ

کتب خانہ

جامعہ میں ایک وسیع دینی کتب خانہ موجود ہے۔ جس میں دینی علوم اور جدید علوم پر مشتمل چار ہزار کتب موجود ہیں۔

ہوسٹل

جامعہ کے ہوسٹل میں ۱۶۰ بیرونی طلبہ قیام پذیر ہیں جن کے قیام وطعام کا ادارہ کفیل ہے۔

عمارت

جامعہ کی عمارت شہر کے اندرونی علاقہ میں ہے جو مسجد کے ساتھ ملحق ہے اور ضروریات کے لیے ناکافی ہے۔ اس وقت یہاں پانچ تدریسی کمرے اور چار رہائشی کمرے ہیں جو ہوسٹل کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

دارالافتاء

سال میں ۳۰۰ فتاوٰی جاری کیے جاتے ہیں اور راولپنڈی شہر کی تاجر برادری کو دینی مشورے زبانی اور تحریری مہیا کیے جاتے ہیں۔

طلباء کی تعداد

اس وقت جامعہ میں کل ۶۳۰ طلباء زیر تعلیم ہیں جن میں سے ۱۶۰ بیرونی طلباء اور ۴۷۰ مقامی طلباء ہیں جو ناظرہ قرآن مجید اور حفظ کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہ ادارہ راولپنڈی شہر کے مقامی طلبہ کو دینی تعلیم کی فراہمی میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔

Marfat.com

۳۵۔ اکادمی تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید کالونی، راولپنڈی

تعارف

اکادمی تعلیمات اسلامیہ کو ادارہ تعلیمات اسلامی کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ یہ ادارہ بالکل نیا ہے جو راولپنڈی کی ایک نئی کالونی خیابان سرسید میں قائم کیا گیا ہے۔ اس کے ڈائریکٹر سید ریاض حسین شاہ صاحب ہیں جو نہایت محنت اور جانفشانی سے اس ادارہ کے فروغ کے لیے کوشاں ہیں۔ اکادمی کی تمام مساعی کا محور پہلے مرحلہ پر افراد کی تعلیم و تربیت اور پھر ان کی جماعت بندی ہے اور آخر العمل ایک ایسا سپاہ تیار کرنا ہے جو تنقید حق کے لیے جہاد فی سبیل اللہ کی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو۔ اس کا مقصد ایسے باصلاحیت نوجوانوں کی تربیت کا اہتمام کرنا ہے جو انقلاب مصطفوی کی تحریک کے مؤثر کارکن ثابت ہوں۔

اہداف ادارہ

۱۔ علوم دینیہ کی ترویج وارتقاء
۲۔ علوم عصری کی تعلیم و تدریس
۳۔ دارالمطالعہ کا قیام
۴۔ علمی اور تحقیقی، ملّی اور مذہبی کتب کی تالیف
۵۔ دعوت جہاد کے لیے تیاری جماعت

پروگرام داخلہ

اکادمی میں میٹرک پاس طلبہ کو داخلہ دیا جائے گا۔ طلبہ سات سال میں دینی تعلیم کے ساتھ پوسٹ گریجوایشن (ایم۔اے) کریں گے۔

مجلسِ منتظمہ

ڈائریکٹر: سید ریاض حسین شاہ
پرنسپل : رضا فاروقی مع ۸ دیگر ممبران
مسلک : حنفی بریلوی

نصابِ تعلیم

قرآن مجید اصول تفسیر حدیث شریف و اصول حدیث شریف، فقہ و اصول فقہ، عقائد، تقابل ادیان و مسالک، منطق، علم العروض، علم الفروض، تجوید و قرأت، معاشیات، سیاسیات، نفسیات، اخلاقیات، افتاء و فیصلہ بحث و مناظرہ سیرت و سوانح انگلش، تاریخ، صحافت، جدید قانون۔

Marfat.com

۳۶۔ادارہ اشاعت اسلام جامعہ آباد
متصل گلہڑہ گلی مری پاکستان

تعارف

ادارہ اشاعت اسلام ۱۹۷۳ء میں قائم ہوا تھا۔ادارہ کے تحت درس گاہ کی عمارت کا سنگ بنیاد ۱۹۷۵ء میں رکھنے کے بعد باقاعدہ تعلیم کا آغاز کیا گیا۔۱۹۸۴ء میں ادارہ کے تحت طلبہ نے وفاقی المدارس کے (دینی عربی) امتحان میں شرکت کی اور ساتھ ہی راولپنڈی بورڈ کے تحت میٹرک کا امتحان دیا جس میں تمام طلبہ کامیاب ہوئے۔اس طرح ہر سال طلبہ وفاقی اور میٹرک کے امتحان میں شامل ہو کر مسلسل کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔

مہتمم: محمد سفارش عباسی ناظم اعلیٰ مسلک: حنفی دیوبندی

الحاق: وفاق المدارس پاکستان۔

اساتذہ کی تعداد

چار اساتذہ اس وقت تعلیم و تدریس میں مصروف ہیں۔

عمارت ادارہ

۱۔ مسجد ۲۔ درس و تدریس کے لیے دو بڑے ہال

۳۔ ابتدائی درس گاہیں ۴۔ کتب خانہ کا ہال

شعبہ تالیف و تصنیف

۱۹۷۳ء میں ادارہ کے قائم ہونے کے بعد اب تک پچاس سے زیادہ رسائل شعبہ تالیف و تصنیف سے تحریر کرا کر اور چھپوا کر شائع کرا چکا ہے۔ان رسالوں میں درس قرآن اور درس حدیث کے علاوہ بہت سے مستقل حیثیت کے مضامین اور مقالات بھی شائع ہوئے ہیں۔

۱۹۷۷ء سے ۱۹۸۶ء تک ادارہ کی کارگردگی حسب ذیل ہے:

۱۔ حفظ قرآن مکمل کیا = ۹ طلبہ ۲۔ مڈل کا امتحان پاس کیا = ۲۸ طلبہ

۳۔ میٹرک کا امتحان پاس کیا = ۲۵ طلبہ ۴۔ وفاق المدارس کا امتحان پاس کیا = ۲۵ طلبہ

ہوسٹل

اس وقت ہوسٹل میں ۹۸ طلبہ رہائش پذیر ہیں۔

Marfat.com

حضرت مولانا محمد رمضان علوی باغ سرداراں گلشن آباد راولپنڈی کی مذہبی خدمات پر مبنی تعارف

مولانا مرحوم چکوال سرگودھا روڈ پر خوبصورت ترین علاقہ وادی سون کے باشندے تھے لیکن چند پشت قبل ان کے اجداد ضلع سرگودھا کے معروف تاریخ قصبہ ''بھیرہ'' میں منتقل ہو گئے وادی سون میں ان کے بزرگوں کی بڑی جائیدادتھی لیکن نہ ان کے اجداد نے نہ ہی انہوں نے کبھی اس طرف توجہ کی اور نہایت درویشی میں زندگی گزار دی۔ ان کا شجرۂ نسب ۳۹ ویں پشت میں سیدنا الامام خلیفہ رابع حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ سے جاملتا ہے۔ مولانا علوی مرحوم نے خاندانی وجاہتوں کے بجائے ایمان وعمل صالح پر ہمیشہ نظر رکھی اور ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اچھا وہ ہے جو اس سے ڈرنے والا ہو'' کی قرآنی حقیقت کو سامنے رکھ کر اسی میدان میں آگے بڑھنے کی راہ پیدا کی اور پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے جذبات صادقہ کو اس طرح قبول فرمایا کہ وہ شہادت کی عظیم ترین موت سے ہمکنار ہو کر اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہوئے۔

مولانا مرحوم ۱۹۲۰ء میں بھیرہ میں پیدا ہوئے ان کے والد بزرگوار حافظ غلام یاسین جید حافظ اور عظیم مدرس تھے انہوں نے لگ بھگ ستر برس قرآن عزیز کی تدریس کا فرض ادا کر کے ۱۹۸۰ء میں آخری سفر اختیار کیا۔ خاندان میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کرنے کی روایت عام تھی اسی لیے مولانا مرحوم نے بھی اسی راہ سے اپنا تعلیمی سفر شروع کیا اور ۸ سال کی عمر میں یہ سعادت حاصل کر لی، اس کے بعد مدارس اسلامیہ کے نصاب کے مطابق تعلیم شروع کی، راولپنڈی اور گجرات کے بعض مدارس کے علاوہ زیادہ تعلیم اپنے ہی آبائی قصبہ بھیرہ میں حاصل کی۔

بھیرہ شمالی پنجاب کا اہم شہر ہے زمانہ تاریخ سے قبل بھی اس کا سراغ ملتا ہے، بہر حال مغل بادشاہ بابر اور سوری خاندان کے بادشاہ شیر شاہ سوری کے آثار تو اس شہر میں عام ہیں، اس شہر کی عظیم جامع مسجد مرحوم شیر شاہ سوری کی بنوائی ہوئی ہے جو سکھ دور میں بند پڑی رہی حتیٰ کے بعض اہلِ خیر مسلمانوں کی کوشش سے یہ واگذار ہوئی اور یگہ ضلع جہلم کے ایک علمی خاندان کے بزرگوں نے اس میں خطابت وتدریس کی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ اس خاندان کے بزرگ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی درس گاہ کے فیض یافتہ تھے ان کا قائم کردہ ''دارالعلوم عزیزیہ'' اس دور میں ایک مثالی درس گاہ تھی جس میں وقت کے عظیم اساتذہ تدریس کے فرائض سرانجام دیتے، مولانا مرحوم کے اساتذہ میں مولانا عبدالحمید، مولانا محمد قاسم بالاکوٹی اور مولانا

Marfat.com

عبدالحق حضروی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ علمی تکمیل یہاں ہی ہوئی بعد میں آپ ایشیا کی عظیم درس گاہ دارالعلوم دیوبند بھی جانے کا عزم رکھتے تھے، آپ کے والد بزرگوار کی بھی یہی خواہش تھی لیکن بعض خانگی مسائل کے سبب ایسا نہ ہوسکا۔ تاہم کچھ عرصہ وہاں جا کر حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی سے کسی قدر استفادہ ضرور کیا جن کے علمی، روحانی اور سیاسی افکار کے آپ زبردست معتقد اور مداح تھے۔

بیس سال کی عمر میں آپ پوری طرح علمی دنیا میں طاق ہو چکے تھے جس کے بعد آپ کی علمی زندگی شروع ہوتی ہے۔ بھیرہ سے متصل ضلع سرگودھا کی مشہور نون برادری کی آبادیاں ہیں، انہی کے ایک قصبہ "کوٹ حاکم خان" میں آپ اساتذہ کے حکم پر تشریف لے گئے اور ۱۹۵۱ء تک وہیں خدمات سرانجام دیں، پنجاب کے مخصوص جاگیرداری سسٹم کا اس علاقہ میں بھی زور تھا۔ لیکن آپ نے اپنے اساتذہ اور بزرگوں کی روایات کے مطابق حریت پسندانہ کردار جاری رکھا اور اوائل عمر ہی میں آپ پنجاب کے مخلص اور غیور سیاسی کارکنوں کی جماعت "مجلسِ احرارِ اسلام" سے نہ صرف وابستہ تھے بلکہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری آپ کو بچوں کی طرح چاہتے تھے۔

تراویح میں لگ بھگ ۵۰/۵۵ برس قرآن سنایا جب کہ ابتدائی سالوں میں تو ایک ایک رمضان میں کئی کئی ختم کا معمول تھا۔ رمضان کے علاوہ بھی نمازوں میں مسنون قرآن کا معمول تھا۔ بالخصوص فجر کی نماز میں قرأت فرماتے اور نمازی اس سے فرحت محسوس کرتے۔ سیاسی حوالہ سے آپ کا تعلق بچپن ہی میں مجلس احرار اسلام سے ہوگیا تھا جس کو آپ نے آخر وقت تک نبھایا مری کے قیام کے زمانہ میں مولانا غلام غوث ہزاروی کی خواہش پر جمعیت علماء اسلام کو علاقہ بھر میں متعارف کرایا اور راولپنڈی آنے کے بعد بھی کسی نہ کسی درجہ میں یہ خدمت سرانجام دیتے رہے البتہ اصل میدان مجلسِ احرام اسلام تھا اور حافظ عطا المنعم بخاری کی رفاقت میں اس سلسلہ میں بھرپور جدوجہد کی۔

کسی بھی موقع پر کوئی قومی، دینی اور علمی تحریک ہوئی، راولپنڈی میں آپ اس کے رُوح رواں ہوتے، مولانا غلام غوث کے علاوہ مفتی محمود، مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد علی جالندھری جیسے حضرات کا آپ کو بھرپور اعتماد حاصل رہا۔ مرزائیت کی سرگرمیوں کے محاسبہ کے لیے قائم کی جانے والی مجلسِ تحفظِ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے ممبر زندگی کے آخری مرحلہ تک رہے اور اس سلسلہ میں قائم کی گئی مجلسِ عمل پنڈی میں سرگرم عمل رہے۔ ۱۹۶۹ء میں مشہور مرزائی رہنما ایم ایم احمد پر قاتلانہ حملہ کرنے والے محمد اسلم قریشی اور اسلام آباد میں بعض مساجد کے پلاٹوں پر قادیانی حضرات سے مقدمہ کی ذمہ داری آپ پر تھی۔ روحانی نسبت نقشبندی سلسلہ میں تھی، میانوالی کی معروف نقشبندی خانقاہ سراجیہ کندیاں کے بانی مولانا احمد خان

Marfat.com

سے بچپن میں بیعت کی، اصل بیعت ان کے جانشین محترم مولانا محمد عبداللہ لدھیانوی سے ہوئی۔ مولانا کی ادارت اور مرشد گرامی کی شفقت ہر دو مثالی تھیں۔ مولانا محمد عبداللہ کے بعد ان کے جانشین مولانا خان محمد سے تعلق قائم ہو جو مولانا علوی کے چند سال ہم درس بھی رہے اور وہ آج کل مجلس ختم نبوت کے سربراہ بھی ہیں۔

مولانا مرحوم بے غرض، خوددار، وضع دار، صاحب الرائے، غیر معمولی قوت حافظہ کے مالک اور گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ ان کا حلقہ احباب بے حد وسیع اور ملک سے باہر سعودیہ، کویت ابوظہبی، لندن اور کوہستان تک میں تھا۔ راولپنڈی میں ان کا سب سے زیادہ تعلق حافظ ریاض احمد اشرفی مرحوم سے تھا۔ ان کی بے پناہ خوبیوں میں ایک خوبی فرقہ ورانہ جھگڑوں سے ماوراء ہونا تھا آج کے دور کی مسموم سیاسی اور مذہبی فضا میں ہر طبقہ کے علماء اور سیاسی کارکنوں سے ان کے مثالی تعلقات تھے۔

مولانا مرحوم ۱۲ جنوری کو نماز مغرب کے بعد مجلس ختم نبوت پنڈی کے مبلغ کے ہمراہ کوہاٹی بازار تشریف لے گئے اور ایک ٹریفک کے حادثے میں ٹھیک دو بجے اللہ کو پیارے ہو گئے اور ۱۸ جنوری رات کو دفن ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون o آپ ساری زندگی علم کی خدمت کلمۃ اللہ کے لیے گزاری دینی قوتوں کے اتحاد مظلوم اور غم زدہ انسانوں کی خدمت ان کا شیوہ تھا۔ وفات کے بعد بھیرہ ضلع سرگودھا میں دفن ہوئے۔

۱۹۵۱ء میں آپ نے بھیرہ میں ایک مختصر سا مکان تعمیر کیا اور پھر حصول روزگار کی غرض سے مری تشریف لے گئے مری میں آپ جولائی ۱۹۶۱ء تک مقیم رہے، مری میں ملٹری کے خطیب قرار پائے، آپ جیسے آزاد منش انسان کے لیے یہ ماحول سازگار نہ تھا لیکن آپ نے بڑی استقامت سے وقت گزارا تاہم اپنی آزاد فطرت کے مطابق کسی فطرت سے گریز نہیں کیا۔

مری اور گردونواح میں نماز تراویح کے دوران آپ نے ملٹری کی مسجد میں قرآن کریم سنانے کا سلسلہ شروع کیا اور شہر اور نواح کی بعض مساجد میں اپنے علاقہ کے بعض حافظ بلا کر قرآن کریم سنوانے کا اہتمام کیا، ان حفاظ میں بعض قریشی عزیز بھی تھے۔ مری اور نواح کے لوگوں کے لیے سلسلہ بالکل نیا تھا لیکن آپ کی کاوش اور بعض رفقاء کے تعاون سے الحمد للہ یہ سلسلہ خوب کامیاب ہو گیا اور پھر آپ کے مخلص دوست حافظ غلام محمد جالندھری (حال مقیم مدینہ منورہ) نے مری سے ۶ میل لنگر کسی میں مدرسہ بنایا جو علاقہ میں حفظ قرآن کا پہلا مدرسہ تھا، مولانا علوی اور حافظ صاحب کی کاوشوں کے دوررس نتائج برآمد ہوئے۔ ادھر مری میں آپ نے ''انجمن اصلاح المسلمین'' کی داغ بیل ڈالی جس میں باہو محمد فیروز خادم حسین اور

Marfat.com

ایسے ہی مخلص دوست شامل تھے۔اس انجمن نے مری کے علاقہ کی مذہبی زندگی میں انقلاب برپا کردیا۔
مولانا علوی کی قیام گاہ ان سب علماء کی قیام گاہ ہوتی قدرت نے فقیر درویشی کے باوصف آپ کو فراغ اور وسیع دل عطا فرمایا تھا۔مہمان نوازی آپ کی ضرب المثل تھی۔قیام مری کے زمانہ میں لوگوں میں مذہبی بیداری کے لیے تمام تر مشکلات کے باوجود سرگرم عمل رہے۔قیام مری کے زمانہ میں بطور خاص جن علماء نے آپ کے مشن میں تعاون کیا ان میں مولانا مظفرالدین مرحوم خطیب مسجد پوسٹ آفس مری حضرت مولانا محمد سعید خطیب جامع مسجد مری، مولانا عبدالحیٔ دیولی اور راولپنڈی سے مولانا عبدالحنان، مولانا عبدالحکیم، مولانا قاری محمد امین شامل ہیں۔
جولائی ۱۹۶۱ء میں آپ راولپنڈی منتقل ہوگئے اس سلسلہ میں حضرت امیر شریعت کے فرزند گرامی سید عطاالمنعم مولانا قاری محمد امین اور مولانا عبدالحکیم بطور خاص محرک تھے۔راولپنڈی کے معروف باغ سرداراں کے سامنے محلّہ اکال گڑھ (اب نام گلشن آباد) کی جامع مسجد میں آپ خطیب مقرر ہوئے، اس محلّہ کے حافظ محمد طیب، شیخ عبدالجبار، چوہدری شاہ محمد، چوہدری نیاز محمد، چوہدری عبدالعزیز، محمد صدیق وغیرہ ابتدائی رفقاء تھے جن کے تعاون سے آپ نے اس مختصر اور واجبی سی تعمیر رکھنے والی مسجد کو وسعت دی۔لگ بھگ تیس برس کا عرصہ آپ نے اس مسجد میں گزارا، محلّہ کی دونسلوں کو قرآن پڑھایا اور مسجد کی تعمیر وضرورت پر لاکھوں روپے اپنے احباب کی وساطت سے خرچ کرائے۔مسجد سے آپ کو گہرا انس تھا۔مسجد کی مرمت وصفائی پر بھرپور توجہ دیتے اور اس کو سعادت خیال کرتے، مسجد کی صفائی حتیٰ کہ اس کے بیت الخلاء تک کی صفائی سے آپ کو عار نہ تھا، اس معاملہ میں آپ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اکابرو اسلاف کی حسین روایات کے امین تھے۔

گوجرانوالہ کے دینی مدارس

علمی جائزہ

گوجرانوالہ کا شمار پنجاب کے اہم شہروں میں ہوتا ہے یہ شہر پنجاب کا بہت بڑا تجارتی مرکز ہے۔اس کے علاوہ کشتی اور پہلوانی کا بھی مرکز ہے۔یہاں اہلِ ثروت حضرات کی کوئی کمی نہیں۔دینی لحاظ سے بھی گوجرانوالہ کے لوگوں کا رجحان مذہبی ہے اور وہ اہلِ دین اور علماء کو عزت وقدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔یہ شہر راولپنڈی سے لاہور جانے والی بڑی شاہراہ جی ٹی روڈ اور مین ریلوے لائن پر واقع ہے۔جغرافیائی لحاظ سے یہ لاہور، فیصل آباد اور گجرات کے درمیان واقع ہے۔اس شہر میں بڑے دینی مدارس واقع ہیں۔

Marfat.com

ضلع گوجرانوالہ کے دینی مدارس کی تفصیل (۶۰)

دورہ حدیث کے مدارس	= ۱۶	موقف علیہ	= ۱۰
تحتانی مدارس	= ۱۲	حفظ و تجوید کے مدارس	= ۲۸
مدارس ناظرہ	= ۱	کل مدارس	= ۶۷

ضلع گوجرانوالہ کے دینی مدارس کے اساتذہ کی تفصیل (۶۱)

بیرونی مدارس کے اعلیٰ سند یافتہ	= ۹		
اندرون ملک اعلیٰ سند یافتہ			
ایم اے / وفاق / تنظیم / پی ایچ ڈی	= ۲	درس نظامی سے فارغ التحصیل	= ۸۵
فاضل حفظ و تجوید و قرات	= ۸۱	رسمی تعلیم و ڈگری ہولڈر	= ۱۹
مسجد و مکتب تعلیم	= ۴	اساتذہ کی کل تعداد	= ۲۰۰

۳۸۔ مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

تاریخی و علمی تعارف

مدرسہ نصرۃ العلوم کا شمار گوجرانوالہ کے بلند پایہ مدارس میں ہوتا ہے۔ اس کی بنیاد ۱۹۵۲ء میں مسجد نور فاروق گنج گوجرانوالہ میں مولانا حکیم عبدالحمید سواتی فاضل دارالعلوم دیوبند و فاضل دارالمبلغین لکھنؤ مستند نظامیہ طبیہ کالج حیدر آباد اور مولانا ابوالزاہد سرفراز خان صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند نے رکھی۔ شروع میں مسجد کے قریب ایک متروکہ عمارت کو رہائش و تدریس کے لیے حاصل کیا گیا۔ ابتدائی طور پر صرف ۶ طلبہ اور ایک استاد تھا لیکن اب طلبہ کی تعداد ۸۰۰ تک پہنچ چکی ہے۔ اب تک مدرسہ سے سینکڑوں طلبہ علم دین اور دورہ حدیث حاصل کر کے فارغ التحصیل ہو کر پاکستان اور بیرون ممالک دینی و علمی خدمات کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ اب اس مدرسہ کی عمارت نئی بلڈنگ میں منتقل ہو گئی ہے جو ایک خوبصورت اور پُر رونق جگہ پر واقع ہے اور دینی مرکز کے طور پر نمایاں ہے۔

انتظامیہ: مدرسہ کا انتظام مہتمم صاحب کی زیر نگرانی انجمن نصرۃ الاسلام کے تحت چلایا جاتا ہے۔

مہتمم: صوفی عبدالحمید مسلک: حنفی دیوبندی

صدر مدرس: مولانا محمد سرفراز خان فاضل دیوبند

Marfat.com

تفصیل اساتذہ (۶۲)

۱۔صوفی عبدالحمید فاضل دیوبند ۲۔مولانا حسن محمود فاضل دیوبند

۳۔مولانا عبدالقیوم فاضل درس نظامی مدرسہ خیرالمدارس ملتان

۴۔مولانا محمد عیسیٰ فاضل درس نظامی ۵۔مولانا عبدالمبین فاضل درس نظامی

۶۔ مولانا فاروق احمد فاضل درس نظامی ۷۔مولانا محمد یوسف فاضل درس نظامی

۸۔ مولانا محمد اشرف فاضل درس نظامی ۹۔ مولانا عبدالقدوس فاضل درس نظامی

۱۰۔ مولانا عبدالشکور فاضل درس نظامی ۱۱۔ قاری عبداللہ فاضل تجوید وقرأت

۱۲۔ قاری فدا احمد فاضل تجوید وقرأت ۱۳۔ قاری محمد منیر فاضل تجوید وقرأت

۱۴۔ قاری محمد معروف فاضل تجوید وقرأت ۱۵۔ مولانا قاری مشتاق احمد فاضل تجوید وقرأت

۱۶۔ قاری محمد افضل فاضل تجوید وقرأت ۱۷۔ قاری غلام مصطفےٰ فاضل تجوید وقرأت

تعداد طلبہ

ناظرہ قرآن وتجوید = ۲۲۵ مقامی طلبہ وطالبات حفظ = ۸۰ غیر مقامی طلبہ

حفظ = ۴۰ مقامی طلبہ درس نظامی = ۹۰ مقامی طلبہ

درس نظامی = ۳۶۵ غیر مقامی طلبہ ابتدائی عربی فقہ خواں علوم فنون عربیہ دورہ حدیث وتفسیر

کل تعداد = ۸۰۰

نصاب

مدرسہ کا نصاب درس نظامی ہے اور وفاق المدارس پاکستان سے وابستہ ہونے کی وجہ سے وفاق المدارس کا مکمل نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

لائبریری

مدرسہ کی ایک وسیع لائبریری ہے جس میں سات ہزار کتب موجود ہیں۔

دارالمطالعہ

یہ کتب دینی علوم وجدید علوم پر مشتمل ہیں اس کے علاوہ مدرسہ میں ایک دارالمطالعہ کے لیے بڑا ہال ہے جس میں اردو کے اخبارات و مذہبی رسائل کا انتظام ہے جہاں سے طلبہ ان سے استفادہ کرتے ہیں۔

Marfat.com

عمارت مدرسہ

شروع میں یہ مدرسہ ایک متروکہ وقف عمارت میں قائم تھا جس کے کل چھے کمرے تھےلیکن اب مدرسہ کی ایک نئی عمارت بنائی گئی ہے جو خوبصورت عمارت ہے اور دیگر سہولیات میسر ہیں۔

ہاسٹل

ہاسٹل کی عمارت خوبصورت، کشادہ اور رہائشی سہولتوں سے مزین ہے یہاں پر پچاس کمرے اور ڈائننگ ہال، کچن اور مہمان خانہ کا انتظام ہے۔ ہاسٹل میں ۴۴۵ طلبہ قیام پذیر ہیں جن کے قیام وطعام کی ذمہ داری انتظامیہ مدرسہ پر ہے۔

دارالافتاء

مدرسہ نصرۃ العلوم میں ایک باقاعدہ دارالافتاء کا قیام عمل میں لایا گیا اس میں مفتی کے فرائض ایک مستند عالم دین ومفتی و فاضل دارالعلوم دیو بند وصدر مدرس جناب مولانا سرفراز خان صفدر انجام دیتے ہیں۔ اس وقت تک سات ہزار کے قریب فتوے جاری کیے جا چکے ہیں۔ فتووں کی نقول اور ریکارڈ رکھنے کا انتظام کیا جا چکا ہے۔

مولانا ابوالزاہد سرفراز خان صفدر کی دینی و علمی خدمات

مولانا سرفراز خان کا شمار دینی علوم کے مستند اور مقتدر علماء کرام میں ہوتا ہے آپ کا تخلص صفدر ہے۔ آپ فاضل دارالعلوم دیو بند ہیں اور ایک قابل فقہی عالم دین ہیں۔ ۱۹۵۲ء سے مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں بطور صدر مدرس دینی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی شخصیت ایک بزرگ و محترم عالم دین کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس وقت تک سینکڑوں علمائے کرام آپ سے علم حاصل کر کے دینی خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔ مدرسہ نصرۃ العلوم میں دارالافتاء کے فرائض بھی آپ عرصہ دراز سے سرانجام دے رہے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں فتوے جاری کر چکے ہیں دورہ حدیث اور تفسیر قرآن پاک میں آپ کی خدمات نہایت ہی جامع ہیں۔ دینی علوم پر آپ کو مکمل طور پر عبور حاصل ہے۔ آپ کو تصنیف و تالیف سے نمایاں شغف ہے اور اس وقت تک سینکڑوں رسائل تبلیغی اور مناظرانہ رسائل آپ کی تصنیف و تالیف میں شامل ہیں۔ آپ درج ذیل کتابوں کے مصنف و مؤلف ہیں۔

۱۔ راہ سنت ۲۔ راہ ہدایت

۳۔ صرف ایک اسلام (بجواب دو اسلام از برق)

Marfat.com

۴۔احسن الکلام (دوجلدوں میں) ۵۔الکلام الحادی

۶۔تبرید المناظر ۷۔معجزہ وکرامت

۸۔رد بدعات ۹۔گلدستہ توحید

مولانا صاحب کی بطور محدث خدمات بہت ہی نمایاں ہیں آپ نے تقریباً ۲۰ برس تک درس نظامی کے آخری سال میں طلباء کو دورہ حدیث پڑھایا۔ درس حدیث کے دوران آپ بہت ہی اہتمام کرتے اور اس طرح حدیث شریف میں دلچسپی کا عنصر نمایاں ہو جاتا۔ جو طالب علم بھی دورہ حدیث مکمل کرلیتا اس کی حدیث شریف میں علمی استعداد بہت ہی نمایاں ہوتی۔ مولانا صاحب کو کثرت سے احادیث زبانی یاد تھیں اس سلسلے میں آپ کا حافظہ بھی بہت تھا۔ دورہ کے سلسلے میں دوسرے مدارس کے فارغ طلباء بھی آپ کے درس حدیث میں شریک ہوتے۔ آپ کی خدمات حدیث نبوی کے سلسلے میں ہمیشہ یادگار رہیں گی۔

۳۹۔جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ

تاریخی و علمی تعارف

جامعہ محمدیہ اہلحدیث گوجرانوالہ ایک قدیم و عظیم علمی دانشگاہ ہے جس کی بنیاد شیخ الحدیث حضرت مولانا اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ نے ۱۹۲۱ء میں رکھی تھی اس کے آغاز سے لے کر اب تک نہ صرف علمی شخصیتوں کی سرپرستی حاصل رہی بلکہ قابل ترین اساتذہ کی خدمات بھی اس جامع کو میسر رہیں۔ امام العصر حضرت مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی کے علمی و تاریخی فیوض و برکات سے جامعہ کافی عرصہ تک مستفید ہوتا رہا۔ اس کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ صاحب کے جامع کے مہتمم ہونے کے ساتھ ہی جامع کوئی رفعتیں میسر آئیں اور اس کے دائرہ کار میں کافی اضافہ ہوا۔ جامعہ سے سینکڑوں نامور اہلِ علم حضرات نے علمی فیض حاصل کر کے کارہائے نمایاں سرانجام دیے جامع سے فارغ التحصیل ہونے والی چند شخصیات حسب ذیل ہیں:(۶۳)

۱۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب امیر جمعیۃ اہلحدیث پاکستان و مہتمم جامع ھذا۔

۲۔ حضرت مولانا محی الدین لکھوی سابق ایم این اے۔

۳۔ حضرت مولانا محمد عبدہ صاحب ادارہ علوم عصریہ فیصل آباد۔

۴۔ حضرت العلام مولانا عبدالمجید سوہدری مصنف تصانیف کثیرہ۔

Marfat.com

۵۔ حضرت العلام مولانا امام خان نوشہروی مصنف تصانیف کثیرہ۔

۶۔ حضرت العلام مولانا محمد حنیف ندوی ڈپٹی ڈائیکٹر ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور۔

۷۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی۔

اس طرح ہر سال تقریباً ۲۵ تا ۴۰ طلباء سند فراغت حاصل کرتے ہیں اس مدرسہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ملک کے دو نامور علمی خاندان لکھوی اور روپڑی یہاں پر ہی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

مہتمم: شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب امیر جمعیۃ الحدیث پاکستان۔

مسلک: اہلحدیث۔ انتظامیہ: جمعیۃ اہلحدیث گوجرانوالہ۔

خزانچی: الحاج شیخ غلام نبی خزانچی جمعیت اہلحدیث گوجرانوالہ۔

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا عبدالحمید صاحب صدر مدرس

۲۔ مولانا حافظ عبدالمنان۔

۳۔ مولانا محمد رفیق

۴۔ مولانا جمعہ خان۔

۵۔ مولانا حافظ عبدالسلام۔

۶۔ مولانا قاضی عبدالرزاق۔

۷۔ مولانا فاروق اصغر صاحب صارم

۸۔ مولانا حافظ محمد عباس انجم

۹۔ مولانا حفیظ الرحمٰن لکھوی

۱۰۔ مولانا عبدالشکور

۱۱۔ مولانا عبدالوهاب نورستانی

۱۲۔ مولانا قاری منظور احمد

۱۳۔ قاری محمد اسلم

۱۴۔ قاری احمد دین

۱۵۔ قاری محمد اکرم

۱۶۔ قاری محمد ایوب

۱۷۔ حافظ محمد عمران عریف

۱۸۔ قاری غلام اللہ

۱۹۔ قاری محمد ظریف

جامع کے شعبہ جات

جامعہ کے شعبہ جات دو ہیں: ۱۔شعبہ درس قرآن حفظ و تجوید ۲۔شعبہ درس نظامی

شعبہ درس قرآن حفظ و تجوید

یہ شعبہ مرکزی جامعہ مسجد اہلحدیث چوک اہلحدیث گوجرانوالہ میں کام کر رہا ہے اس وقت سال ۱۹۸۹ء میں یہاں طلبہ کی تعداد ۲۶۰ ہے جنہیں سے ۱۲۰ طلبہ مقامی ہیں اور ۱۰۰ طلبہ رہائش پذیر ہیں

Marfat.com

اور سات قرأت میں تعلیمی فرائض انجام دے رہے ہیں۔اس سال ۲۲ طلبہ تجوید وقرأت وحفظ قرآن حاصل کر کے اس شعبہ سے فارغ ہوئے ہیں۔

شعبہ درس نظامی

سال ۱۹۸۹ء میں ۲۶۱ طلبہ شعبہ درس نظامی میں زیر تعلیم ہیں۔ درس بخاری کی آخری کلاس میں ۲۳ طلبہ نے اس سال سند فراغت حاصل کی۔اس وقت ۱۱۲ اعلیٰ تعلیم یافتہ علماء شعبہ درس نظامی میں کام کر رہے ہیں۔اس شعبہ میں پاکستان کے علاوہ افغانستان اور بلتستان کے کافی طلبہ زیر تعلیم ہیں۔

عمارت

جامعہ محمدیہ جی ٹی روڈ کی عالیشان عمارت ساٹھ کمروں پر مشتمل ہے جن میں بیرونی طلبہ کے رہائشی کمرے، باورچی خانہ، سٹور اور بڑا ڈائننگ ہال اور طلبہ کی سہولت کے لیے غسل خانے اور بیس بیت الخلاء تعمیر کیے گئے ہیں۔سال ۱۹۸۹ء میں دس کمرے اور ایک بڑا لائبریری ہال تعمیر ہوا۔تدریسی کمروں کی کمی کے باعث فی الحال انہی رہائشی کمروں میں درس وتدریس کا کام جاری رہتا ہے۔

دارالمطالعہ

چوک اہلحدیث میں اسلامی دارالمطالعہ اپنی نوعیت کا انفرادی ادارہ ہے جہاں دو ہزار کتب[۶۴] معہ اخبارات ہفت روزہ اور ماہانا جرائد ورسائل ہر وقت برائے مطالعہ دستیاب ہیں۔اس میں لائبریرین قاضی محمد عبداللہ صاحب ہیں لائبریری کا ایک بہترین ہال ہے اور تحقیقی کام کرنے والے اسکالروں کے لیے تمام قسم کی کتابوں کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔

شعبہ نشر واشاعت

یہ شعبہ جماعتی تشہیر کا نگران ہے۔ ہفت روزہ ''اسلام'' اور تبلیغی اجلاسوں کی تشہیر، سالانہ گوشوارہ کی ترتیب واشاعت ودینی مسائل پر مضامین کی تیاری اسی شعبہ میں کی جاتی ہے۔

ہفت روزہ اسلام

جمعیت اہلحدیث گوجرانوالہ کے زیر اہتمام ۱۳ سال سے ہفت روزہ ''اسلام'' باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔مشہور صحافی واہلِ قلم جناب بشیر احمد انصاری اس کے مدیر اعلیٰ ہیں۔

Marfat.com

۴۰۔ جامعہ عربیہ جی ٹی روڈ انورانڈسٹریز گوجرانوالہ

تاریخی و علمی تعارف

خان بہادر مولانا امام الدین صاحب نے چند رفقاء حاجی سید احمد صاحب پنشنر اور چوہدری فتح الدین صاحب ڈویژنل انسپکٹر آف سکولز کے تعاون سے یکم جنوری ۱۹۳۶ء کو مدرسہ عربیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ شروع میں حالات محدود ہونے کی وجہ سے یہ مدرسہ آہستہ آہستہ تنزل کی طرف گامزن رہا اور علوم دینیہ کی ابتدائی کتابوں کی درس و تدریس اور قرآن پاک کی تعلیم میں پیش قدمی کرتا رہا۔

اسی دوران مدرسہ کی مالی استطاعت میں اضافہ کے باعث اچھے اور قابل اساتذہ و علماء کی رفاقت میسر آتی گئی اور یہ ترقی کی منازل طے کرتا رہا۔ یہاں سے سینکڑوں علمائے دین قیام پاکستان سے قبل اور بعد میں تعلیم حاصل کر کے فارغ ہوئے اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اپنے فرائض منصبی سرانجام دے رہے ہیں۔ شروع میں جامع مسجد ارائیاں کھیالی گیٹ میں کام کرتا رہا لیکن اب جی ٹی روڈ پر اپنی عمارت میں قائم ہے۔

ناظم اعلیٰ: محمد انور قاسمی مہتمم: مولانا محمد چراغ صاحب شیخ الحدیث

مسلک مدرسہ: حنفی دیوبندی

تفصیل اساتذہ

جامعہ کے معلمین اور معلمات کی کل تعداد ۲۱ ہے جن میں سے چند ایک کے نام حسب ذیل ہیں:

۱۔ مولانا محمد چراغ صاحب صدر مدرس و مہتمم فاضل دیوبند

۲۔ مولانا معین الدین صاحب، فاضل دیوبند ۳۔ مولانا سید عبدالخالق شاہ فاضل دیوبند

۴۔ مولانا فضل کریم فاضل ڈابھیل انڈیا ۵۔ مغیث اللہ ایم اے فاضل وفاق المدارس

۶۔ حافظ نذیر احمد فاضل درس نظامی ۷۔ مولانا محمد عارف فاضل درس نظامی

۸۔ حافظ عبیداللہ فاضل درس نظامی ۹۔ حافظ محمد ریاست فاضل درس نظامی

۱۰۔ قاری محمد اکرم فاضل حفظ و تجوید و قرأت

تعداد طلبہ

شعبہ فاضلات = ۲۰	شعبہ دورہ حدیث = ۲۲
شعبہ فاضل عربی = ۱۶	حفظ و تجوید و قرات = ۸۵

Marfat.com

درس نظامی = ۹۵ شعبہ ناظرہ = ۳۸

کل تعداد = ۲۹۶ غیر مقامی طلبہ مقامی طلبہ ناظرہ = ۳۴۸

شعبہ جات

۱۔ شعبہ حفظ القرآن ۲۔ شعبہ تکمیل علوم اسلامی و عربی

۳۔ فاضل عربی کے امتحانات ۴۔ دورہ حدیث

جامعہ عربیہ کی سندات (۶۵)

۱۔ شھادۃ التخریج (یہ سند افواج پاکستان میں بھی منظور شدہ ہے)

۲۔ شھادۃ الثانویہ۔ (اس سند کا معادلہ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے ہو چکا ہے)

۳۔ شھادۃ الاجازہ۔ (آخری سند ہے جو دورہ حدیث کے بعد دی جاتی ہے)

جامعہ عربیہ برائے طالبات

جامعہ عربیہ کا شیخوپورہ روڈ پر اسعد کالونی (کھیالی) میں آٹھ کنال سے زاہد زمین پر سنگ بنیاد رکھا گیا اور اب تک چالیس کمرے تعمیر ہو چکے ہیں جن میں ۱۶ کمرے بطور درسگاہ، پرنسپل آفس، ڈائننگ ہال، باورچی خانہ اسٹورز وغیرہ کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ ۱۹۸۷ء سے مقامی طالبات کے لیے باقاعدہ تعلیم کا آغاز کیا گیا۔ اس وقت اس شعبہ میں ایک فاضل خاتون جو ایم اے عربی، ایم اے اسلامیات ہیں، بطور پرنسپل کام کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ دیگر اساتذہ بھی ہیں۔ یہاں کا نمایاں شعبہ فاضلات ہے جس میں ۴۰ میٹرک پاس طالبات کو داخلہ دیا گیا ہے جو باپردہ ہوسٹل میں پرنسپل صاحبہ کی زیرِ نگرانی رہائش پزیر ہیں۔ جامعہ عربیہ برائے طالبات میں کل ۲۴۰ زیرِ تعلیم ہیں۔

نصاب

جامعہ کا الحاق وفاق المدارس سے کیا جا چکا ہے لہذا یہاں آٹھ سالہ نصاب ہے درس نظامی کے مکمل نصاب اور رابطۃ المدارس کا رائج شدہ نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ مدرسہ طلبا کو مولوی فاضل و مولوی عالم کے امتحانات دینے کے لیے جو پنجاب یونیورسٹی اور ثانوی تعلیمی بورڈ کے زیر اہتمام ہوتے ہیں باقاعدگی سے تیار کرتا ہے۔ آخری سال رابطۃ المدارس الاسلامیہ پاکستان کا امتحان ہوتا ہے جس کی سند کو ایم اے کے برابر تسلیم کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

دارالافتاء

مدرسہ کے قائم ہونے کے ساتھ ہی یہاں شعبہ افتا کام کرنے لگا۔ شروع میں مولانا حافظ محمد خلیل مرحوم افتاء کی خدمت انجام دیتے رہے ان کی وفات کے بعد انہی کے نام نامی مولانا خلیل صاحب کے ذمے فتوے لکھنے کا کام سپرد ہوا۔ اس شعبہ میں مولانا معین الدین صاحب اور مولانا سید عبدالخالق شاہ صاحب مفتی کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔ یہ شعبہ علاقے کے مسلمانوں کی قانونی اور دیگر خاندانی نجی اور دوسرے معاملات وراثت میں رہنمائی کررہا ہے۔ اس وقت مولانا مفتی حافظ نذیر احمد صاحب دارالافتاء کے سربراہ ہیں اور فتاویٰ جاری کرتے ہیں۔

انجمن طلبہ

مدرسہ کی باقاعدگی ایک انجمن ہے جو جمعیت طلبہ کے نام سے کام کررہی ہے۔

لائبریری

جامعہ میں ایک عظیم لائبریری موجود ہے جس سے اساتذہ کرام علماء اور طلباء علمی اور تحقیقی استفادہ کرتے ہیں جامعہ کی لائبریری میں سراجی اور شریفیہ (یعنی شرح سراجی) کے قلمی نسخے مخطوطات بھی موجود ہیں۔ اس کیے علاوہ دینی کتب پر مشتمل بارہ ہزار سے زائد کتابیں لائبریری میں موجود ہیں جن سے طلباء استفادہ کرتے ہیں اس کے علاوہ درس بخاری کے سال بھر کی کیٹیں بھی موجود ہیں۔

عمارت مدرسہ

ابتداء میں یہ مدرسہ مسجد ارائیاں میں قائم تھا جہاں دو کمرے اور ایک برآمدہ مسجد کے ساتھ تھے لیکن اب یہ مدرسہ جی ٹی روڈ پر انور انڈسٹریز کے قریب ایک نئی اور عظیم الشان دومنزلہ عمارت میں قائم کردیا گیا ہے جہاں طلباء کے لیے ہاسٹل کا بہترین انتظام ہے اور ہاسٹل میں اس وقت ۲۹۶ طلبہ قیام پذیر ہیں عمارت کھلی ہوادار اور تعلیمی مدرسہ کے لیے نہایت ہی باوقار ہے۔ عمارت میں شاندار ہوسٹل، درس گاہیں، عظیم لائبریری، مطبخ، ڈائننگ ہال میٹنگ ہال اور جامعہ کی عظیم الشان مسجد ہے۔

مدرسہ کی شاخیں

۱۔ جامعہ عربیہ، بیرون کھیالی گیٹ تعداد طلباء = ۱۶۸

۲۔ جامعہ عربیہ طالبات، اسعد کالونی تعداد طالبات = ۲۴۰

۳۔ جامعہ عربیہ، مسجد رضوان تعداد طلباء = ۳۰

Marfat.com

الحاق

جامعہ کا الحاق رابطۃ المدارس پاکستان سے ہے جس کا صدر دفتر جامعہ عربیہ گوجرانوالہ میں ہے۔

۴۱۔ جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد

تاریخی و علمی تعارف

وزیر آباد راولپنڈی سے لاہور جانے والی میں ریلوے لائن و جی ٹی روڈ پر واقع ہے۔ یہاں سے ایک سڑک ریلوے لائن فیصل آباد اور دوسری سیالکوٹ کو جاتی ہے۔ گجرات بھی اس سے ۱۵ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ وزیر آباد شہر میں جامعہ نظامیہ غوثیہ کا سنگ بنیاد[۶۶] ۱۹۵۲ء میں ایک بزرگ عالم دین اور خطیب پنجاب مولانا عبدالغفور صاحب ہزاروی فاضل دارالعلوم مظہر اسلام بریلی (ہند) نے رکھا۔ آپ نے تا زندگی وزیر آباد میں خطابت کے فرائض انجام دیے۔ مدرسہ کی ابتداء میں چوہدری محمد شفیع صاحب آڑھتی نے مدرسہ کی معاونت کی اور ملک فدا حسین صاحب نے کتابوں کا وسیع ذخیرہ مدرسہ کو مہیا کیا۔

یہاں سے سینکڑوں طلباء دینی علم حاصل کر کے پنجاب اور سرحد و کراچی میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس ادارے کو بریلوی مسلک کے ایک نمائندہ ادارہ ہونے کا فخر حاصل ہے۔

انتظامیہ: مدرسہ کا انتظام انجمن غوثیہ کے سپرد ہے اور مہتمم صاحب کی نگرانی میں کام کر رہا ہے۔

مہتمم: مولانا مفتی عبدالشکور صاحب مسلک مدرسہ: حنفی بریلوی

اساتذہ

اس وقت مدرسہ ۱۰ اساتذہ درس و تدریس کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں ۳۰۰ طلباء مقامی اور ۲۲۰ غیر مقامی رہائشی طلباء مدرسہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

نصاب

مدرسہ کا نصاب درس نظامی پر مشتمل ہے اور تنظیم المدارس کا مکمل نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

الحاق

مدرسہ کا الحاق تنظیم بریلوی یعنی تنظیم المدارس پاکستان سے کیا گیا ہے اور امتحانات بھی اسی کے زیر اہتمام ہوتے ہیں۔

لائبریری

۲۵۰۰ کتب پر مشتمل ایک لائبریری طلبہ کے استفادہ کے لیے موجود ہے۔

Marfat.com

درس قرآن

خطیب پنجاب مولانا عبدالغفور ہزاروی تا زندگی بعد نماز عصر و مغرب مدرسہ میں درس قرآن پاک دیتے رہے آپ کی وفات کے بعد عبدالشکور صاحب یہ فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

عمارت

مدرسہ ریلوے سٹیشن وزیر آباد کے قریب مسجد کی وقف عمارت میں قائم کیا گیا اس میں ۶ کمرے اور تین برآمدے تھے اس کے علاوہ اب مدرسہ کی باقاعدہ عمارت تعمیر کی گئی ہے جس میں دارالاقامہ اور دوسری سہولیات بھی موجود ہیں۔

ضلع گجرات کے دینی مدارس

علمی جائزہ

گجرات ایک مشہور اور پرانا شہر ہے یہ تجارت اور مختلف سامان بنانے کے سلسلے میں مشہور ہے۔ یہ ضلع گوجرانوالہ، سیالکوٹ، سرگودھا، جہلم شیخوپورہ کے درمیان واقع ہے یہ راولپنڈی سے لاہور جانے والی مین ریلوے لائن اور جی ٹی روڈ پر واقع ہے۔ یہ ضلع قدیم زمانے میں علم وفن اور اسلامی مدارس کا مرکز رہا ہے۔ اب بھی ضلع گجرات میں دینی مدارس موجود ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

دورہ حدیث کے مدارس (٦٧) = ٨	موقوف علیہ = ٩
تحتانی مدارس = ١٧	تجوید وقرأت وحفظ = ٣٠
مدارس ناظرہ = ٣	کل مدارس = ٦٧

ضلع گجرات کے دینی مدارس کے اساتذہ کی تفصیل (٦٨)

بیرونی مدارس کے اعلیٰ سند یافتہ = ٣

اندرون ملک کے اعلیٰ سند یافتہ / ایم اے / وفاق / تنظیم و پی ایچ ڈی = ٤

درس نظامی سے فارغ التحصیل = ٥٠	فاضل حفظ و تجوید وقرأت = ٧٤
رسمی تعلیم و ڈگری ہولڈر = ٩	مسجد و مکتب تعلیم = ٦

کل تعداد = ١٤٦

Marfat.com

۴۲۔ دارالعلوم ضیاء القرآن سعید آباد (بوکن شریف)

بھمبر روڈ گجرات کے نصابات تعلیم برائے جدید وقدیم علوم کا جائزہ

تعارف

دارالعلوم ضیاء القرآن سعید آباد (بوکن شریف) کا افتتاح ۳ ؍اپریل ۱۹۸۰ء کو پیر محمد کرم شاہ صاحب ایم اے الازہر (مصر) جسٹس فیڈرل شریعت کورٹ پاکستان اور مہتمم دارالعلوم محمدیہ غوثیہ وسجادہ نشین بھیرہ شریف سرگودھا نے کیا۔ یہ ادارہ گجرات سے شمال کی جانب بھمبر روڈ پر حضرت پیر سید عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر انوار کے قرب وجوار میں واقع ہے۔ اس ادارہ کی نمایاں خصوصیت جدید وقدیم تعلیم کا اہتمام ہے۔

مہتمم: سید زاہد صدیق شاہ ناظم اعلیٰ

انتظامیہ: زیر اہتمام سید محمد سعید شاہ صاحب سجادہ نشین سعید آباد بوکن شریف گجرات۔

مسلک: حنفی بریلوی اساتذہ: ۱۱۵ اساتذہ جدید وقدیم علوم کی تدریس میں مصروف ہیں۔

شعبہ جات: دارالعلوم میں دو شعبہ جات کام کر رہے ہیں:

۱۔ شعبہ تحفیظ القرآن ۲۔ شعبہ تعلیم قدیم وجدید

شعبہ تحفیظ القرآن

اس میں طلبہ کو قرآن پاک حفظ کرایا جاتا ہے اس شعبہ میں داخلہ کے لیے طالب علم کا پرائمری پاس ہونا لازمی ہے۔

شعبہ تعلیم قدیم وجدید

اس میں مڈل پاس طلبہ کو ادیب فی العربی اور میٹرک کا کورس عرصہ چار سال میں مکمل کرایا جاتا ہے۔ بعدازاں یہاں کے فارغ التحصیل طلباء کو ''عالم فی العربی'' اور ''فاضل فی العربی'' دورہ حدیث شریف اور ایف اے و بی اے کرنے کے لیے مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف سرگودھا میں بھیجا جاتا ہے۔ کورس عرصہ چھ سال میں مکمل کرایا جاتا ہے۔

عمارت

دارالعلوم کی تعمیر کے لیے ایک مکمل تعمیراتی منصوبہ بنایا گیا ہے جو آٹھ کنال پر مشتمل رقبہ میں

Marfat.com

مکمل کیا جائے گا۔اس میں ایک کنال رقبہ پر مشتمل دومنزلہ مسجد بنائے جائے گی اور باقی رقبہ پر ۲۲ کمرے ایک لیکچر ہال اور ایک لائبریری ہال تعمیر کیا جائے گا۔اس کے علاوہ باورچی خانہ، سٹور، ڈائننگ ہال اور رہائشی مکانات وغیرہ بنائے جائیں گے۔فی الحال نصف عمارت یعنی کل گیارہ کمرے تعمیر کیے جا چکے ہیں اس کے ساتھ مسجد کا ابتدائی ملحقہ حصہ غسل خانے، طہارت خانے سٹور اور برآمدہ وغیرہ بھی تعمیر کیے جا چکے ہیں۔اور باقی مسجد بھی تقریباً مکمل کی جا چکی ہے۔

داخلہ

اپریل کے آخری ہفتہ میں اور کلاسیس مئی کے اوائل میں شروع ہوتی ہیں۔

نصاب تعلیم کا جائزہ (۶۹)

تنظیم المدارس پاکستان کا نصاب تعلیم پڑھایا جاتا ہے۔

۲۳۔جامع بنات الاسلام گجرات نزد فوارہ چوک جامع اسلامیہ سٹریٹ گجرات

تعارف

جامعہ بنات الاسلام گجرات طالبات کے لیے ایک خالص دینی ادارہ کے طور پر کام کر رہا ہے جس کا مقصد مسلمان طالبات کو علوم اسلامیہ کی تعلیمات سے بہرہ ور کرنا ہے۔اس کی تاسیس الحاج محمد یوسف سیٹھی نے رکھی جن کی خدمات لوگوں کو قرآن پاک پڑھانے میں قابل ذکر ہیں۔اس کی بنیاد آپ نے انجمن تجوید القرآن کے تعاون سے گجرات کی طالبات کی قرآن پاک حفظ و تجوید کی تعلیم کے لیے رکھی اور ساتھ ہی حدیث پاک کی تعلیم کا اضافہ واہتمام کیا اور ساتھ ہی عربی گرائمر، اسلامی فقہ اور مذہب اسلام کی مکمل تعلیم کا انتظام کیا۔

جامعہ میں اس وقت دو شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔

۱۔شعبہ فاضلہ قاریہ ۔۔۔۔۔ ۲۔شعبہ حافظہ قاریہ

شعبہ فاظلہ قاریہ کی کلاس ۸۔جنوری ۱۹۷۲ء کو شروع کی گئی

شعبہ حافظہ قاریہ ۱۹۸۰ء میں شروع کیا گیا۔

ان شعبوں میں تمام پاکستان سے طالبات کو داخلہ دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

عمارت جامعہ

۱۹۷۲ء شعبہ فاظلہ قاریہ کی کلاس ایک کرایہ کی عمارت میں شروع کی گئی اوراس طرح ۱۹۷۸ء تک کوئی اپنی عمارت نہ تھی۔ لیکن بعد میں بخشو پورہ جس کا موجودہ نام میونسپلٹی نے جامعہ اسلامیہ سٹریٹ رکھ دیا کے علاقے میں جامعہ کی اپنی عمارت تعمیر کی گئی جو طالبات کی تمام ضروریات کو پورا کرتی ہے یہ ایک ڈبل سٹوری بلڈنگ ہے اور جدید ضروریات اور فلش سسٹم کے مطابق ہے۔

ہوسٹل

عمارت کی دوسری منزل پر سات کمرے طالبات کی رہائش کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اور نچلی منزل پر طعام گاہ اور سٹور وغیرہ ہیں۔ ہاسٹل میں دو باورچی باقاعدہ ملازم ہیں اور پچاس طالبات یہاں قیام پذیر ہیں طالبات کے علاج کے لیے ایک لیڈی ڈاکٹر کا تقرر بھی کیا گیا ہے۔ طالبات کو رمضان شریف میں عید کے لیے ایک کپڑوں کا جوڑا مفت دیا جاتا ہے۔

جامعہ کی لائبریری

جامعہ کی ایک وسیع لائبریری ہے جس میں دینی موضوع پر آٹھ ہزار کتب موجود ہیں۔

داخلہ کی شرائط

فاظلہ قاریہ کے شعبہ میں میٹرک پاس طالبات کو داخلہ کے لیے اہلِ تصور کیا جاتا ہے البتہ ایف اے اور بی اے پاس طالبات کو ترجیح دی جاتی ہے۔

حفظ قرآن میں ناظرہ قرآن پاک کا پڑھا ہونا ضروری ہے۔

قواعد وضوابط

طالبات سے ملاقات کے لیے صرف والدین اور بھائیوں کو ملاقات کی اجازت ہے۔ ہوسٹل میں قیام پذیر طالبات صرف تین ماہ میں ایک دفعہ گھر جاسکتی ہیں صبح اور شام کے وقت باقاعدہ حاضری لی جاتی ہے۔

نصاب

درج ذیل کتابیں دوسالہ کورس کے لیے رکھی گئی ہیں:(۷۰)

۱۔ تجوید اور قرأت	جمال القرآن۔ فوائد مکیہ وجزدیہ

Marfat.com

۲۔ عربی تلفظ اور ترجمہ　　　قرآن پاک اور اس کا ترجمہ

۳۔ قرآنی تفاسیر (Quranic Exegesis)

تفسیر ابنِ کثیر۔ تفسیر روح المانی۔ تفسیر مدارک

تفسیر جواہر القرآن۔ تفسیر عثمانی۔ اصول تفسیر القرآن

۴۔ حدیث (پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی روایات Traditions) ریاض الصالحین۔ صحاح ستہ

۵۔ Islamic Beliefs and Islamic Juruspruden قدوری۔ بہشتی زیور۔ تعلیم الاسلام

۶۔ گرائمر:- کتاب الصرف و کتاب النحو　　　ابواب الصرف۔ مائۃ عامل

۷۔ تاریخ اسلام: سیرت النبی سیرت خلفائے راشدین سیرت الصحابیات۔ سیرت عائشہ

۴۴۔ جامعہ عربیہ احیاء العلوم کٹھالہ جی ٹی روڈ گجرات

تعارف

جامعہ عربیہ احیاء العلوم گجرات کا قیام ۱۹۸۰ء میں عمل میں لایا گیا اس کا تعلق طبقہ فکر کے لحاظ سے جماعت اسلامی پاکستان سے ہے گزشتہ تین سالوں میں جن طلباء نے جامعہ ہذا سے عالم اور فاضل کی تکمیل کے ساتھ حکومت کے ثانوی تعلیمی بورڈ سے ادیب عربی اور فاضل عربی کے امتحانات میں بھی کامیابی حاصل کر لی تھی انہیں نومبر ۱۹۸۵ء میں جلسہ تقسیم اسناد کی تقریب کے دوران مولانا فتح محمد امیر تحریک اسلامی صوبہ پنجاب و مہتمم دارالعلوم اسلامیہ منصورہ لاہور نے سندات تقسیم کیں۔ اس درس گاہ کو مثالی اور معیاری ادارہ بنانے کے لیے بانی مدرسہ مولانا محمد نصیر اللہ خازن مجددی نے کافی محنت اور دینی جذبہ سے کام کیا اس طرح یہ ادارہ ترقی کی طرف گامزن ہو گیا۔

مسلک: حنفی بلا تخصیص　　　مہتمم: مولانا محمد نصراللہ خان خازن مجددی

شعبہ جات

جامعہ کے دو تعلیمی شعبہ جات ہیں۔

۱۔ شعبہ تعلیم القرآن　　　۲۔ شعبہ تعلیم اسلامی

اس میں عصری تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے جدید علوم کے ساتھ درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے دو سال کی تعلیم کی تکمیل پر شھادۃ النجاح (عالم) اور چھ سال کی تکمیل پر شھادۃ التخرج (فاضل) کی

Marfat.com

سند دی جاتی ہے۔عالم کی تکمیل کرنے والے طلباء کو ثانوی تعلیمی بورڈ کا ''ادیب عربی'' کا امتحان اور فاضل کی تکمیل کرنے والے طلبہ کو'' فاضل عربی'' کا امتحان دلوایا جاتا ہے۔

شعبہ حفظ کے اساتذہ

۱۔ حافظ محمد افضل ۲۔ حافظ عبدالرحمن

داخلہ کی شرائط

طالب علم کو کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے اور قرآن مجید ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔داخلہ ہر سال اپریل کی یکم تا ۱۵ تاریخ میں ہوتا ہے۔

تعداد طلباء

ناظرہ = ۵۵ حفظ قرآن = ۱۵ درس نظامی = ۳۰

ہوسٹل میں رہائش پذیر طلباء = ۲۵

جامعہ عربیہ احیاء العلوم کا(۷۱) چھ سالہ نصاب برائے سال ۱۹۸۴ء وما بعدہ

جامعہ عربیہ احیاء العلوم میں وفاق المدارس کا نصاب رائج ہے۔

سیالکوٹ کے دینی مدارس

تعارف

سیالکوٹ شہر کو عظیم شاعر علامہ اقبال کے شہر کے طور پر بھی پہچانا جاتا ہے۔یہ شہر کشمیر کے مشہور شہر جموں کے قریب ہے اس کے علاوہ ضلع سیالکوٹ، ضلع لاہور، گوجرانولہ، ضلع جہلم اور کشمیر کے درمیان واقع ہے۔ڈسکہ اور نارووال اس کی مشہور تحصیلیں ہیں۔اس کے مشہور قصبوں میں پسرور، علی پور شریف، چونڈہ ڈسکہ، شکر گڑھ وغیرہ اہم ہیں۔سیالکوٹ شہر میں کھیلوں کا سامان بہت مشہور ہے۔یہاں دینی مدارس بھی کافی تعداد میں موجود ہیں اور لوگوں کا رجحان بھی مذہب کی طرف مائل ہے۔

ضلع سیالکوٹ کے دینی مدارس کی تفصیل(۷۲)

دورہ حدیث کے مدارس = ۶ موقف علیہ = ۸

تحتانی = ۸ حفظ و تجوید کے مدارس = ۲۲

مدارس ناظرہ = ۱ کل مدارس = ۴۵

Marfat.com

ضلع سیالکوٹ کے دینی مدارس کے اساتذہ کی تفصیل:(۷۳)

بیرونی مدارس کے اعلیٰ سند یافتہ = ۱ | اندرونِ ملک اعلیٰ سند یافتہ = ۹

درس نظامی سے فارغ التحصیل = ۳۰ | فاضل حفظ وتجوید وقرأت = ۶۷

رسمی تعلیم وڈگری ہولڈر = ۱۱ | مسجد ومکتب تعلیم = ۵

اساتذہ کی کل تعداد = ۱۳۳

۴۵۔دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ چھاؤنی

تعارف

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ چھاؤنی میں متصل جامع مسجد وارڈ نمبر ۴ میں واقع ہے اس کے سر پرست اعلیٰ پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری سجادہ نشین بھیرہ شریف سرگودھا کی زیر سرپرستی کام کرتا ہے۔

یہ ایک نیا مدرسہ ہے جس میں جدید وقدیم تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔

مہتمم: سید نذیر حسین شاہ چشتی نظامی

انتظامیہ: مجلسِ انتظامیہ درج ذیل عہدیداروں پر مشتمل ہے۔

صدر: مرزا عبدالروف صاحب

نائب صدر: میاں محمد اسلم | جنرل سیکریٹری: مرزا محمد اختر صاحب

خازن: چوہدری محمد شکورالحق | ایگزیکٹو ممبر: دس ممبران

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا سید نذیر حسین شاہ

۲۔ مولانا ظہور احمد بروہی چشتی

۳۔ حافظ محمد خان چشتی

۴۔ کیپٹن ریٹائرڈ سید محمد حسین شاہ

شرائط داخلہ

۱۔ طالب علم مڈل پاس ہو

۲۔ دینِ اسلام کی مخلصانہ خدمت کا جذبہ رکھتا ہو

۳۔ طالب علم شریعت اسلامی کا پابند رہے گا۔

۴۔ والدین یہ ضمانت فراہم کریں گے کہ وہ تکمیل نصاب تک دارالعلوم میں زیر تعلیم رہے گا۔

شعبہ تعلیم وقدیم وجدید

اس میں مڈل پاس طلبہ کو چار سال میں ادیب فی العربی اور میٹرک کا کورس پڑھایا جائے گا بعد

Marfat.com

ازاں فارغ التحصیل طلبہ کو ایف اے اور بی اے و دورہ حدیث شریف کی تعلیم کے لیے دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف سرگودھا میں بھیج دیا جائے گا اور بقایا کورس چھ سال میں مکمل کرایا جائے گا۔

عمارت مدرسہ : سیالکوٹ چھاؤنی میں مدرسہ کی عمارت واقع ہے۔

ہوسٹل

اس میں ۱۵ کمرے ہیں جن میں اساتذہ اور طلباء رہائش پذیر ہیں اس کے علاوہ ساتھ متصل مسجد ہے۔ رہائش پذیر طلبہ کی تعداد ۷۰ ہے جن کے جملہ اخراجات کا کفیل مدرسہ ہے۔

۴۶۔ دارالعلوم جامعہ عتیقیہ رضویہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ

تعارف

دارالعلوم جامعہ عتیقیہ رضویہ موضع کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ میں مولانا غلام نبی ہمدانی نے قائم کیا۔ یہ ادارہ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری اور جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے زیر ہدایت کام کر رہا ہے۔ حضرت علامہ مہر محمد خان صاحب ہمدمی کی یاد میں قائم کیا گیا۔

مہتمم: غلام نبی ہمدمی صاحب سیکرٹری نشر و اشاعت: منظور قادر خان

انتظامیہ: ادارہ کے اراکین پر مشتمل ایک انجمن دارالعلوم عتیقیہ قائم ہے۔

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا غلام نبی ہمدانی صاحب
۲۔ قاری امیر احمد صاحب
۳۔ حافظ محمد اشرف صاحب
۴۔ حافظ عبدالغفور صاحب
۵۔ شرف اقبال صاحب
۶۔ حافظ قاریہ زہرا اقبال صاحب
۷۔ ماسٹر محمد افضل صاحب
۸۔ ماسٹر صابر حسین صاحب

شعبہ جات

درس	= ۱۳	حفظ القرآن	= ۶۲
ناظرہ قرآن	= ۱۲۸	حفظ القرآن	= ۱۰
مڈل سکول	= ۱۵	پرائمری سکول	= ۶۷
کل طلباء	= ۲۹۵	مقامی طلبہ	= ۱۹۱

Marfat.com

ہوسٹل میں مقیم بیرونی طلبہ = ۱۰۴

۴۷۔ دار العلوم جامعہ حنفیہ (دو دروازہ) سیالکوٹ

تعارف

دار العلوم جامعہ حنفیہ شیخ العلماء مولانا محمد یوسف رحمتہ اللہ علیہ کی یادگار ہے۔ جامعہ کا اہم فریضہ عقائد حقہ اہل سنت کی اشاعت ہے۔ عوام کی اصلاح کے لیے صحیح العقیدہ علماء تیار کرنا اس کا مشن ہے۔[۷۴] یہ مدرسہ سیالکوٹ کا سب سے پرانا مشہور اور بڑا مدرسہ ہے۔ جہاں سے سینکڑوں علماء فارغ التحصیل ہوئے اور ضلع سیالکوٹ کے مختلف علاقوں میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ مدرسہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی، اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی اور شیخ المحدثین والمفسرین سید ابوالبرکات صاحب کے مسلک اور نصب العین کا امین ہے۔

مہتمم: حافظ محمد عالم صاحب — مسلک: حنفی بریلوی اہلسنت والجماعت

صدر: الحاج محمد شریف صاحب نقشبندی

ناظم: صوفی برکت علی صاحب، سابق ڈسٹرکٹ انجینئر سیالکوٹ۔

ناظم اشاعت: مولانا محمد ضیاء اللہ صاحب قادری

محاسب و ناظم دار الاقامت: مولانا محمد علی صاحب نقشبندی

تفصیل اساتذہ

۱۔ حافظ محمد عالم ساحب شیخ الحدیث فاضل افتاء
۲۔ مولانا محمد صدیق فاضل درس نظامی
۳۔ مولانا محمد علی نقشبندی فاضل درس نظامی
۴۔ حافظ خداداد ایضاً
۵۔ مولانا نذیر احمد ایضاً
۶۔ مولانا نور محمد خان ایضاً
۷۔ مولانا حافظ نذیر حسین ایضاً
۸۔ قاری محمد علی فاضل تجوید وحفظ
۹۔ قاری احمد دین ایضاً
۱۰۔ قاری محمد محبوب الٰہی ایضاً
۱۱۔ حافظ قاری محمد یعقوب فاضل تجوید وتحفظ
۱۲۔ قاری حافظ اللہ یار ایضاً
۱۳۔ قاری محمد اسحاق ایضاً

تنظیم جمعیۃ الطلبہ

آخری درجوں کے طلباء کی ایک تنظیم جمعیۃ الطلبہ کے نام سے قائم ہے جو جامعہ کے

Marfat.com

اخراجات کی کمی کو پورا کرنے کے لیے بھی صاحب ثروت حضرات سے رابطہ قائم کرتی ہے۔اس کے اراکین تقریباً ایک سو افراد پر مشتمل ہیں۔

لائبریری

جامعہ کے حنفیہ کی ایک مختصر لائبریری ہے جس میں علوم عربیہ اسلامیہ کی مروجہ کتب بقدر ضروریات موجود ہیں۔جنرل نالج کی کتب بھی موجود ہیں۔ادارہ کا مصمم ارادہ ہے کہ تمام علوم وفنون کی کتب سے لائبریری کو مزین کیا جائے گا تاکہ طلباء اور اساتذہ اس سے بھرپور فائدہ اٹھاسکیں۔

دارالاقامہ

جامعہ کے ہاسٹل میں اس وقت ۱۰۷ طلبہ رہائش پزیر ہیں جو حفظ قرآن اور درس نظامی کے طالب علم ہیں۔مدرسہ ان کے جملہ اخراجات کا خود کفیل ہے۔

شعبہ جات تعلیم

۱۔ درس نظامی ۲۔ شعبہ حفظ قرآن وتجوید وقرأت ۳۔ شعبہ تعلیم بالغان

دارالافتاء

جامعہ میں دارالافتاء بھی قائم ہے جس میں فقہ مسلک اہل سنت والجماعت کے مطابق شرعی سوالات کے تحقیقی جوابات فراہم کیے جاتے ہیں۔

الحاق ونصاب

جامعہ کا الحاق بریلوی مدارس کے وفاق تنظیم المدارس پاکستان سے ہے اور اسی تنظیم کا آٹھ سالہ نصاب بھی طلبہ کو پڑھایا جاتا ہے۔

بہاولپور کے دینی مدارس

تاریخی وتعارفی جائزہ

بہاولپور پنجاب کا ایک دورافتادہ اور پسماندہ ضلع ہے شروع میں یہ ایک ریاست تھی جسے نواب بہاولپور نے پاکستان کے ساتھ مدغم کر کے پاکستان کا حصہ بنا دیا تھا۔اس کے علاقوں میں بہاولنگر اور رحیم یارخان کے علاقے ہیں۔بہاولپور لاہور سے ۳۶۸ کلومیٹر اور کراچی سے تقریباً ۷۱۱ کلومیٹر کے فاصلے پر مین ریلوے لائن اور سڑک پر واقع ہے۔ملتان یہاں سے ۸۷ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔یہ ضلع

Marfat.com

سڑک کے راستے بہاولنگر اور رحیم یار خان سے ملا ہوا ہے۔

ضلع بہاولپور کے دینی مدارس کی تفصیل [۷۵]

دورہ حدیث کے مدارس = ۸	موقوف علیہ = ۱۱
تحتانی مدارس = ۱۴	حفظ و تجوید = ۶۱
مدارس ناظرہ = -	کل مدارس = ۹۴

ضلع بہاولپور کے دینی مدارس کے اساتذہ کی تفصیل [۷۶]

بیرونی مدارس کے اعلیٰ سند یافتہ = ۶	اندرونِ ملک اعلیٰ سند یافتہ = ۴
درس نظامی سے فارغ التحصیل = ۶۹	فاضل حفظ و تجوید و قرأت = ۱۲۴
رسمی تعلیم و ڈگری ہولڈر = ۱۷	مسجد و مکتب تعلیم = ۱۰
اساتذہ کی کل تعداد = ۲۳۰	

۲۸۔ مدرسہ عربیہ خیر العلوم خیر پور ٹامیوالی، ضلع بہاولپور

تعارف

مدرسہ عربیہ خیر العلوم خیر پور ٹامیانوالی ضلع بہاولپور کی رسم تاسیس ۱۹۴۰ء [۷۷] میں رکھی گئی۔ اس کے لیے موجودہ مہتمم مدرسہ مولانا غلام قادر صاحب کا نام قابل ذکر ہے جنہوں نے حضرت سید غلام محی الدین شاہ صاحب کے ساتھ مل کر اس کی ابتداء کی۔ ۱۹۴۵ء میں اسے قرآن پاک کی تعلیم حفظ و ناظرہ سے بڑھا کر درجہ عالم تک کا کورس شروع کیا گیا اور پھر ۱۹۴۷ء میں اسے درجہ فاضل تک بڑھا دیا گیا۔ اس مدرسہ کا تعلق نصاب کے سلسلے میں جامعہ عباسیہ سے کیا گیا۔ اب یہ دینی ادارہ نمایاں طور پر ترقی کی منازل طے کر چکا ہے اور اس دور افتادہ علاقہ میں علم دین کی شمع روشن کرنے کے لیے اس نے نمایاں کردار ادا کیا۔

مہتمم: مولانا غلام قادر صاحب شیخ الحدیث فاضل دیوبند   مسلک: حنفی دیوبندی

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا محمد ارشاد الحق فاضل وفاقی المدارس   ۲۔ مولانا غلام یحییٰ فاضل درس نظامی
۳۔ مولانا عبدالعزیز ایضاً   ۴۔ مولانا غلام سرور ایضاً
۵۔ مولانا بشیر احمد ایضاً   ۶۔ مولانا محمد اسلم فاضل حفظ۔ تجوید و قرأت
۷۔ مولانا عبدالرحمٰن ایضاً   ۸۔ مولانا محمد اکرم ایضاً

Marfat.com

۹۔ مولانا عطاالرحمٰن ایضاً ۱۰۔ مولانا شرف الدین ایضاً

۱۱۔ مولانا خلیل احمد فاضل حفظ تجوید وقرأت ۱۲۔ مولانا محمد ارشد

الحاق: مدرسہ کا الحاق وفاق المدارس پاکستان سے کیا جا چکا ہے۔

نصاب: مدرسہ میں وفاق المدارس پاکستان کا مکمل نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

طلبہ کی تعداد

مقامی طلبہ = ۴۰۰ بیرونی طلبہ = ۱۶۰ ٹوٹل = ۵۶۰

تفصیل بلحاظِ شعبہ

ناظرہ قرآن = ۳۰۰ حفظ قرآن = ۱۱۰ درس نظامی = ۱۵۰

لائبریری

مدرسہ کی لائبریری خوبصورت اور وسیع ہے یہاں پر دینی کتب کے علاوہ جدید علوم پر مشتمل کتب بھی کافی تعداد میں موجود ہیں۔اس لائبریری میں صرف ونحو فلسفہ، منطق، تفسیر، حدیث ادب، فقہ، فنون، اور تاریخ پر مشتمل کتب کافی تعداد میں موجود ہیں۔اس وقت لائبریری سات ہزار کتابوں پر مشتمل ہے۔

ہوسٹل

ہوسٹل کی عمارت ۱۲ کمروں پر مشتمل ہے جو کافی بڑے اور ہال نما ہیں اس وقت ہوسٹل میں ۱۲۰ طلبہ جو بیرونی ہیں رہائش پزیر ہیں جن کے قیام وطعام کا ذمہ دار مدرسہ ہے۔

عمارت

مدرسہ کی عمارت ۲۵ کمروں اور برآمدوں پر مشتمل ہے سامنے خوبصورت لان میں درس گاہیں کافی بڑی ہیں جہاں درس کا انتظام ہوتا ہے۔مدرسہ کے ساتھ ایک خوبصورت مسجد بھی ہے۔

بجٹ کا حصول

مدرسہ کی امداد اہلِ ثروت حضرات کرتے ہیں۔اس کے علاوہ محکمہ تعلیم کی طرف سے گرانٹ بھی باقاعدگی سے ملتی ہے اور محکمہ زکوٰۃ عشر پنجاب بھی گرانٹ دیتا ہے اس طرح مدرسہ کے مالی اخراجات بطریق احسن پورے کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

۴۹۔ مدرسہ عربیہ انوریہ حبیب آباد طاہر والی، جیلان والی

تعارف

مدرسہ عربیہ انوریہ، حبیب آباد کی ابتداء مولانا غلام مصطفےٰ صاحب نے حبیب آباد میں ۱۹۲۱ء میں کی۔ چونکہ ممکنہ وسائل کی کافی کمی تھی لہذا شروع میں تقریباً ۲۰ برس یہ مدرسہ اپنی محدود صورت حال میں کام کرتا رہا۔ شروع میں صرف دو استاد ایک حافظ صاحب اور ایک درس نظامی کے استاد تدریس میں مصروف رہے لیکن بعد میں مدرسہ ترقی کی منازل طے کرتا رہا اور اب کافی تعداد میں اساتذہ اور طلبہ درس وتدریس میں مصروف ہیں۔

مہتمم: مولانا منظور احمد نعمانی   مسلک: حنفی دیوبندی

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا منظور احمد نعمانی فاضل دیوبند (صدر مدرس)
۲۔ مولانا قاضی ضیاء اللہ فاضل دیوبند
۳۔ مولانا عبدالستار حماد فاضل مدینہ یونیورسٹی
۴۔ مولانا عبدالقادر فاضل درس نظامی
۵۔ مولانا شبیر احمد ایضاً
۶۔ مولانا غلام فرید ایضاً
۷۔ مولانا اللہ بخش ایضاً

نصاب والحاق

مدرسہ میں شروع میں درس نظامی کے نصاب کے ساتھ ساتھ جامعہ عباسیہ کا نصاب بھی پڑھایا جاتا ہے۔ لیکن اب چونکہ مدرسہ کا الحاق وفاق المدارس سے ہو چکا ہے لہذا یہاں پر وفاق المدارس پاکستان کا مکمل نصاب پڑھایا جاتا ہے۔

لائبریری

مدرسہ کے کتب خانہ میں دس ہزار کتب موجود ہیں اس کے علاوہ کئی قلمی نسخے بھی حفاظت سے رکھے گئے ہیں۔ لائبریری وسیع ہے اور اس کے ساتھ دارالمطالعہ بھی ہے جس میں دینی رسائل اور روزانہ اردو اخبار منگوا کر مطالعہ کے لیے رکھے جاتے ہیں۔

طلبہ کی تعداد

ناظرہ مقامی طلبہ	۱۷۵	قرآن مجید حفظ	۴۵
درس نظامی	۱۴۰	درجہ تفسیر قرآن	۵۰

Marfat.com

کل طلباء = ۴۱۰ بیرونی طلبہ = ۱۸۰

عمارت مدرسہ

مدرسہ کی عمارت میں ۲۳ کمرے ہیں اور دو ہال ہیں درس و تدریس کے ساتھ مدرسہ کی عمارت کو ہی ہوسٹل کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ عمارت کے سامنے برآمدہ اور خوبصورت صحن ہے طلبہ کے کھیلنے کے لیے ایک چھوٹا گراؤنڈ بھی موجود ہے۔

آمدنی کے ذرائع

مدرسہ کی آمدنی مختلف اہلِ ثروت حضرات کے تعاون سے حاصل کی جاتی ہے۔ چونکہ علاقہ بہت پسماندہ اور دیہاتی ہے۔ لہٰذا مقامی طور پر آمدنی کے ذرائع بھی بہت ہی قلیل ہیں۔ بیرونی طور پر کراچی اور پنجاب کے کئی علاقوں سے دینی خدمت کرنے والے احباب مدرسہ کی بھرپور خدمت کرتے ہیں جس کی وجہ سے مدرسہ دیہی ہونے کے باوجود درس و تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔

۵۰۔ مدرسہ عالیہ جامعہ العلوم عیدگاہ، بہاولنگر

تعارف

زبدۃ المحدثین استاذ العلماء حضرت سید محمد بدر عالم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۶۔ ذی الحجہ ۱۳۶۴ھ بمطابق ۱۹۴۴ء کو حضرت مولانا نیاز محمد ختنی مدظلہ مہتمم مدرسہ نے دیگر رفقاء کے ہمراہ اس ادارے کی بنیاد اپنے متبرک ہاتھوں سے رکھی۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی و نگرانی میں چھپر اور درختوں کے سائے تلے قرآن و حدیث کی تعلیم ہونے لگی۔ جب اس درس گاہ کی بنیاد رکھی گئی تو اس وقت علاقہ میں جہالت، بدعت، شرک اور بے دینی کے گہرے سائے موجود تھے۔ اس درس گاہ نے کٹھن حالات میں علم دین کی شمع کو فروزاں کیا اور جہل و بدعت کے گہرے بادل چھٹنے لگے۔ خود مولانا بدر عالم میرٹھی دو سال تک اس درس گاہ میں تشنگانِ علم دین کو سیراب فرماتے رہے اور پھر مدینہ منورہ ہجرت فرما گئے۔ بہت جلد اس ادارے نے مرکزی حیثیت حاصل کر لی اور یہاں نہ صرف پاکستان بلکہ دیگر ممالک سے بھی طلبا جوق در جوق آنے لگے۔ آپ کے ہجرت فرما جانے کے بعد حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے بڑی ثابت قدمی اور صحت کے ساتھ اس گلشن کی آبیاری فرمائی۔ وہ مدرسہ جو چھپر اور درختوں تلے شروع ہوا تھا حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کی شبانہ روز محنت سے ایک عالی شان و پُرشکوہ جامعہ بن گیا اور پاکستان کے صفِ اول کے اداروں میں شمار ہونے لگا۔

Marfat.com

دارالعلوم دیوبند کے فرزند حضرت نیاز محمد صاحب نے اکابر علماء کی خدمت میں رہ کر جو کچھ حاصل کیا تھا اس کا حقیقی نقشہ یہاں کے مسلمانوں کے سامنے پیش کیا۔ حضرت مہتمم صاحب کی علمی تحریک نے لوگوں میں صحیح اسلامی شعور بیدار کیا اور لوگ دین حق کے خدمت گار بنتے چلے گئے۔ یہ ایک بہت بڑا انقلاب تھا۔

اس ادارہ کو ہمیشہ بڑے ذی استعداد اور محقق علماء کی خدمات حاصل رہی ہیں، جنہیں حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی مدنی، حضرت مولانا نیاز محمد ختنی، حضرت مولانا عبدالحنان صاحب، حضرت مولانا عبدالمالک کاندھلوی، حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن کیمل پوری، حضرت مولانا آفتاب عالم صاحب مدنی، حضرت مولانا نقی عبدالباقی، شیخ الحدیث مولانا غلام محمد صاحب، حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب چترالی حال مدرس جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اس علاقہ کے اکثر مدارس و مکاتب اور مساجد میں یہاں کے فیض یافتہ علماء کی ایک بڑی تعداد خدمت دین میں مصروف ہے۔ اس ادارہ کے فارغ التحصیل اندرون ملک میں علم دین کی اشاعت میں برسرِ پیکار ہیں بلکہ سعودی عرب، دبئی، کویت، برما، بنگلہ دیش، ہندوستان، ایران، افغانستان، برطانیہ، جنوبی افریقہ، چین اور دیگر کئی ممالک میں دین کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

اب تک سینکڑوں کی تعداد میں علماء، قراء اور حفاظ اس ادارہ سے دستار فضیلت حاصل کر چکے ہیں اور اب بھی دو صد سے زائد ملکی و غیر ملکی طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی مکمل کفالت ادارہ کرتا ہے۔ ادارہ کی دو شاخیں شہر میں کام کر رہی ہیں جن میں تین صد سے زائد مقامی بچے تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ ادارہ نے ایک مڈل سکول کا بھی اہتمام کیا جو اپنی معیاری تعلیم کے باعث مرجع خاص و عام رہا اور اب حکومت کی تحویل میں ہے۔ ادارہ میں آٹھ شعبے قائم ہیں جن میں ۲۰ سے زائد اہلِ علم بڑی تندہی سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ ادارہ افتاء میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کا فتوی سرکاری و نجی عدالتوں اور پنچائتوں میں قول فیصل کی حیثیت رکھتا ہے۔

عوام الناس کو علم دین سے روشناس کروانے کے لیے شعبہ نشر و اشاعت بڑی مستعدی سے کام کر رہا ہے۔ وقتاً فوقتاً اس شعبہ کی طرف سے مختلف موضوعات پر رسائل و کتابچے شائع کیے جاتے ہیں۔ حال ہی میں مرزا طاہر کے ''مباہلہ کا کھلا چیلنج'' پمفلٹ کا مدلل اور ٹھوس جواب پاکستان میں پہلے ''عذاب طاہر علی مرزا طاہر'' کے نام سے شائع ہو کر سینکڑوں نسخے مفت تقسیم کیے گئے۔

سکولوں و کالجوں کے طلباء کو عربی و فارسی سے واقفیت و مہارت کے لیے شعبہ فاضل عربی و فاضل

Marfat.com

فارسی قائم کیا گیا ہے جس سے طلباء کی ایک بڑی تعداد مستفید ہو رہی ہے۔ ادارہ میں طلباء کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے تا کہ کل کو یہ لوگ قوم و ملک کے خادم اور دین کے داعی بنیں۔ اب یہ ادارہ وفاق المدارس العربیہ سے ملحق ہے اور ضلع بھر کے مدارس کا امتحانی مرکز ہے۔ مختصر یہ کہ مدرسہ جامعہ العلوم عیدگاہ بہاولنگر علاقہ کے سماجی، ثقافتی، مذہبی اور علمی ارتقاء میں بڑا عمل دخل رکھتا ہے۔

مولانا مفتی نیاز احمد بخاری

وطن اصلی محلہ شور باغ (ختن شرقی ترکستان) ہے جو اس وقت جمہوریہ چین کا صوبہ ہے اور سینکینا نگ کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت کا خاندان زمیندار تھا۔ بچپن ہی میں طاعون کی وبا پھیل گئی اور خاندان کے بہت سے افراد مع والدین چل بسے اور چچا نے تربیت شروع کی۔ حضرت مولانا کو شروع ہی سے علمی مشاغل سے لگاؤ تھا، چنانچہ ابتدائی تعلیم اپنے وطن ہی سے حاصل کی۔ آخر میں حضرت شیخ الحدیث علامہ العصر محمد انور شاہ کشمیری کے ایک شاگرد رشید حضرت مولانا نبوت اللہ (مرحوم) کی خدمت میں حاضر ہوئے جو ختن شہر کے باہر ایک مدرسہ میں نئے نئے مدرس لگے تھے۔ ان کی علمی قابلیت سے بہت متاثر ہوئے۔ استاد مکرم حضرت انور شاہ صاحب کا دوران درس بہت حوالہ دیتے تھے۔ ابھی تقریباً نو مہینے ہی گزر پائے تھے کہ کفار کے ساتھ جہاد شروع ہو گیا۔ استاد گرامی اس میں سپہ سالاری کے فرائض انجام دے رہے تھے اور اس میں شہید ہو گئے۔ استاد گرامی کی شہادت حضرت مولانا کے لیے بہت شدید صدمہ کا باعث بنی اور حسرت اور یاس نے آ گھیرا لیکن اللہ رب العزت نے دستگیری فرمائی چونکہ حضرت انور شاہ کی علمی قابلیت سے بالواسطہ استاد گرامی بہت متاثر ہو چکے تھے، چنانچہ استاد الاستاد کی شاگردی کے شوق نے برصغیر کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا، اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ہندوستان کی طرف روانہ ہو گئے اور دو مہینے میں پیدل سفر طے کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کی مبارک چار دیواری میں داخل ہوئے لیکن پتہ چلا کہ حضرت مولانا محمد انور شاہ تو انتقال کر چکے ہیں تو غم واندوہ کا یہ دوسرا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ شدید صدمہ اور غم ہوا کہ محبت استاد کے بعد استاد الاستاذ کے تلمذ سے بھی محروم ہو گیا۔ حضرت مولانا کے لیے دنیا اندھیر ہو گئی اور واپس وطن جانے کی سوچی مگر حضرت محمد شفیع بانی دارالعلوم کورنگی کراچی کے یہ کہنے پر کہ حضرت انور شاہ کے ہم عصر موجود ہیں۔ آپ ان سے علمی استفادہ کر سکتے ہیں۔ واپسی کا خیال ترک کر دیا۔

حضرت مولانا نے علامہ انور شاہ کے تلمیذ رشید اور ان کے علوم کے صحیح ترجمان حضرت مولانا بدر عالم صاحب نقوی شیخ الہند حضرت مولانا حسین احمد مدنی، شیخ الہند حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی، شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی خان، مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، محقق بے نظیر

Marfat.com

حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلوی، شیخ المنقولات والمعقولات حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی، السید حضرت مولانا عزیز گل صاحب، مہتمم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب، شیخ المنطق والفلسفہ حضرت مولانا محمد ابراہیم نیشاوی، رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بڑی بڑی عظیم ہستیوں کی شاگردی کا شرف حاصل کیا اور ان کے علوم کی صحیح ترجمانی پائی۔

حضرت مولانا نے حکیم الامت مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا بھی شرف حاصل کیا ہے اور حضرت مولانا حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شوق ظاہر کیا تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ فراغت کے بعد بیعت کریں گے لیکن افسوس صد افسوس حضرت مولانا کے فارغ التحصیل ہونے سے ایک سال قبل حضرت حکیم الامت داغ مفارقت دے گئے۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کے ہاتھ پر بیعت ہو گئے اور مفتی صاحب ہی کی مسجد واقع دیوبند میں پانچ سال تک امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

حضرت مولانا بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا سے بیٹوں کی طرح پیار و شفقت فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ ڈابھیل سے بہاولنگر تشریف لائے، تو حضرت مولانا مہتمم صاحب کو جو فارغ التحصیل ہو چکے تھے دیوبند سے بلوا لیا اور مولانا اپنے استاد مکرم کے زیر سایہ تدریسی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ جب مولانا بدر عالم رحمۃ اللہ علیہ مدینۃ الرسول ہجرت فرما گئے تو مولانا نے بھی ساتھ چلنے کا ارادہ ظاہر کیا تو استاد مکرم نے حکم فرمایا کہ آپ کی یہاں زیادہ ضرورت ہے اور ساری ذمہ داریاں مولانا کے کندھوں پر آن پڑیں۔ فرمایا کرتے ہیں کہ استاد مکرم کے حکم کی وجہ سے میں اس ریگستانی اور گرم علاقہ میں دین کی خدمت کے لیے رُک گیا۔ حضرت مولانا نے اس ادارہ کو ترقی دینے کے لیے بڑی جدوجہد فرمائی اور ہر کٹھن وقت میں استقلال و استقامت کا دامن چھوٹنے نہیں دیا۔

یہ مولانا کے اخلاص کی برکت ہے کہ آج ۴۵ سال گزرنے پر بھی یہ مدرسہ اشاعت دین کے کام میں مصروف نظر آتا ہے۔

حضرت مولانا کو اللہ تعالیٰ نے منقولات و معقولات پر بہت دسترس دی ہے اور ان کی علمی قابلیت کی ان کے عظیم اساتذہ کرام نے بھی تعریف کی ہے۔

بردباری و ملنساری، عجز و انکساری، سخاوت اور جود و تقویٰ کا یہ مجسم اور علم کا سمندر اور عمل کا یہ روشن مینار نہ صرف شہر بہاولنگر بلکہ ایسی بے نظیر و بے مثل ہستیوں کا وجود پوری کائنات کے لیے ایک سعادت اور برکت کا باعث ہے۔

Marfat.com

مہتمم صاحب کی تدریسی خدمات بے مثل ہیں۔ باوجود انتظامی امور کے روزانہ چودہ چودہ اسباق پڑھائے جاتے ہیں۔ رات گئے تک درس ہوتا رہتا تھا۔ اب بھی ضعف پیری کے باوجود بخاری کی دونوں جلدیں تحقیق عمیق کے ساتھ پڑھاتے ہیں۔

۵۱۔ جامعہ رضائے مصطفیٰ ٹرسٹ، بہاولنگر

تعارفی جائزہ

ضلع بہاولنگر کا یہ واحد دینی اور تعلیمی ادارہ ہے جو ٹرسٹ ہے اور اس کے معزز ٹرسٹیز حضرات نہ صرف بہاولنگر سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ ملک بھر کے دوسرے علاقہ کے حضرات بھی جذبۂ دین وملت رکھنے والے دین کے بہی خواہ اس ادارہ کے ٹرسٹی ہیں۔ اس دینی درس گاہ میں تعلیم کے ساتھ ساتھ اس کے جملہ انتظامات کی بھی بھرپور نگہداشت کی جاتی ہے۔ ادارہ کے ٹرسٹیز حضرات انفرادی طور سے بھی وقتاً فوقتاً اس کے درپیش جملہ حالات وامور کا جائزہ لیتے رہتے ہیں۔

جامعہ رضائے مصطفیٰ کی ابتدائی اساس

اس جامعہ سے پہلے بہاولنگر شہر میں کوئی ایسا دینی تعلیمی ادارہ نہیں تھا جسے دور حاضر کے تحت مثالی اور معیاری ادارہ کہا جا سکتا۔ یہاں جتنے بھی مدارس تھے ان کی حد ہمیشہ ابتدائی کتابیں ہی رہی ہیں، عصر حاضر سے پہلے یہاں کچھ علماء گزرے ہیں انہوں نے یقیناً دینی تعلیمات کا بندوبست کیا اور لوگوں کو تعلیم وتربیت سے آراستہ کیا۔

جدید دور میں جامعہ رضائے مصطفیٰ کی ابتداء کی گئی تو اس کی سرپرستی بالخصوص حضرت سید احمد سعید شاہ صاحب نے قبول فرمائی اور مقتدر علمائے کرام نے اسے سراہا اور تشریف لا کر ادارہ کے کارکنوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اور پھر بہت کم عرصہ میں جامعہ بڑے عظیم لوگوں کا مرکز نظر بن گیا۔

جملہ مشائخ وعلماء پاک وہند نے پورے خلوص دل سے اس کی بہی خواہی فرمائی اور یہ دینی ادارہ (سخت نامساعد حالات کے باوجود) اپنے ارکان کے تعاون کے ساتھ روز افزوں ترقی کرتا رہا۔

اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ ضلع بہاولنگر متفقہ طور سے بے حد پس ماندہ علاقہ ہے اور تعلیمی میدان میں اسے بہت پیچھے کہا جائے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ یہاں وسائل کی ہمیشہ سخت کمی محسوس کی گئی ہے مگر اس بات کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ مادی وسائل کی کمیابی کے باوجود اس میں ایک خوبی ایسی ہے جو دوسری جگہ بہت کم پائی جاتی ہے وہ ہے حصول علم دین کی لگن۔ ہم اسے فضل الٰہی کہتے ہیں۔ اگرچہ

Marfat.com

تجزیہ نگار اسے بھی اس کی پس ماندگی اور وسائل کی نایابی ہی بتائے گا۔ وجہ چاہے کچھ بھی ہو، ہر صورت حصول علم دین کا ذوق وشوق موجود ہے اور بھرپور انداز میں موجود ہے۔ بے شمار حفاظ وقراء اور علماء ملک کے تقریباً اکثر شہروں میں اسی علاقہ کے افراد کثرت سے دینی خدمات انجام دیتے نظر آتے ہیں اور ان علاقوں کے بڑے دینی مدارس میں بھی اس علاقہ کے طلباء زیرِ تعلیم ملیں گے۔

جامعہ رضائے مصطفےٰ ٹرسٹ

جو یقیناً دینی خدمت کی انجام دہی کے لیے وجود میں آیا ہے۔ موجودہ دور میں منجملہ دیگر خدمات کے ایک اہم ترین خدمت یہ بھی ہے کہ اس جامعہ سے پڑھے ہوئے طلباء آج بھی کراچی، لاہور اور دیگر بڑے شہروں میں بھی امامت وخطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ جگہ جگہ دار العلوم کھول کر مقامی طور سے بچوں کو علم دین سے آشنائی بخش رہے ہیں۔ مختلف گورنمنٹ سکولوں میں دینیات واسلامیات کی تعلیم دے رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جامعہ رضائے مصطفےٰ نے ضرورت کے لحاظ سے نہایت قلیل عرصہ میں نہایت اہم خدمات انجام دی ہیں جو قابل ستائش ہیں۔

جامعہ کے شعبہ جات

جامعہ میں درس نظامی کی تعلیم دی جاتی ہے اور اب تنظیم المدارس پاکستان کے مختلف نصاب کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ہی فاضل عربی کی تعلیم کا بندوبست ہے۔ تنظیم المدارس کے مروّجہ نصاب کے مطابق شہادۃ العالمیہ کی کلاسیں بھی جاری ہیں۔ علاوہ ازیں پانچویں جماعت تک بچوں کی تعلیم کا بندوبست بھی ہے اور متعدد معلّمین ان کی تعلیم وتربیت کے لیے متعیّن ہیں۔ حفظ وناظرہ کا نہایت عمدہ انتظام کیا گیا ہے جس میں مقیم اور غیر مقیم طلباء کو بھرپور محنت کے ساتھ پڑھایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی قرأت وتجوید کا شعبہ بھی قابل داد ہے۔

درس نظامی اس کا اہم ترین شعبہ ہے جس میں بڑی جانکاہی کے ساتھ تعلیم دی جاتی ہے۔ اس میں اب بھی ابتداً فارسی پڑھائی جاتی ہے۔ شعبہ عربی میں کتب حسب نصاب تنظیم المدارس پڑھائی جاتی ہیں اور جامعہ اس کی پوری نگہداشت کرتا ہے اور ہر سال الثانویۃ العامہ، خاصہ، عالیہ اور الشہادۃ العالمیہ کے امتحانات ہوتے ہیں۔

جامعہ رضائے مصطفےٰ میں شعبہ ''بنات رضا'' کا قیام نہایت غور وفکر کے بعد عمل میں آیا۔ اس طرح بچیوں کا شعبہ بھی کھول دیا گیا ہے۔ اس شعبہ میں میٹرک پاس لڑکیوں کو تنظیم المدارس کے مقرر کردہ

Marfat.com

نصاب الثانویہ العامہ (برائے طالبات) کی تعلیم دی جاتی ہے۔

جامعہ کے نزدیک بچیوں کا زیور تعلیم سے آراستہ ہونا انتہائی ضروری ہے کیونکہ ماں کی گود ہی پہلی تربیت گاہ ہوتی ہے۔ یہیں سے افراد ملت کی نشو ونما ہوتی ہے۔ یہیں سے ایمان کی روشنی پھیلنے کی توقع ممکن ہوتی ہے۔ اس سال ۱۹۸۹ء میں بارہ لڑکیاں الثانویہ العامہ کا امتحان دے رہی ہیں۔

طالبات کا الثانویہ العامہ کا امتحان پاس کرنا اس وقت انتہائی ضروری ہو گیا ہے کیونکہ ایسی اساتذہ کی نہایت شدت کے ساتھ کمی محسوس کی جاتی ہے جو کسی بھی سطح پر سکولوں میں عربی تعلیم دے سکیں۔ چنانچہ بعض سکولوں میں دیکھنے میں آیا ہے کہ نویں، دسویں کی طالبات کو عربی پڑھانے میں مرد اساتذہ کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں تاکہ طالبات کو مناسب طریقہ سے عربی کی تعلیم دی جا سکے۔ یہ کمی اس وقت پوری ہو سکتی ہے جب زیادہ سے زیادہ طالبات کو عربی کی تعلیم دی جائے اور انہیں نصاب کے مطابق تیار کیا جائے۔

جامعہ میں طلباء کی تعداد

یوں تو مدارس میں طلباء کی تعداد گھٹتی بڑھتی ہے مگر دوران سال کبھی کبھی طلباء کی تعداد جن کی خوراک وغیرہ کا بندوبست ہے دو سو سے کم نہیں ہوئی۔ اس تعداد میں ان طلباء کو شامل کیا گیا ہے جو بیرونی مقیم ہیں اور حفظ و ناظرہ اور قرأت و تجوید اور کتب عربی میں زیر تعلیم ہیں، جن کے قیام و طعام کا بندوبست جامعہ کے ذمہ ہے جو بھرپور انداز میں اپنی ذمہ داری کی تکمیل کرتا ہے۔

جامعہ کا تعلیمی مشن

''جامعہ رضائے مصطفےٰ ٹرسٹ'' جہاں ادارہ میں تعلیم و تربیت کا بندوبست کرتا ہے وہیں علاقہ میں تبلیغی مشن بھی جاری کیے ہوئے ہے اور اس مشن کی دو طرح تبلیغ و تکمیل کی جاتی ہے۔ گاؤں گاؤں، قریہ قریہ پھر کر علوم دینیہ کی ترغیب اور دین مصطفےٰ پر عمل پیرا ہونے کی تربیت دی جاتی ہے تاکہ دیہی علاقہ کے ناخواندہ افراد کو مثبت انداز میں دین و شریعت سے آگاہ کیا جا سکے اور ان کے دل میں دین و ملت کی شمع روشن کی جائے۔

دوسرا طریقہ ضروری کتابچوں اور کتابوں کے ذریعہ تبلیغ کے فرائض انجام دیئے جاتے ہیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ (خاص کر پڑھا لکھا طبقہ) دین متین کی اہمیت کو اور ضرورت کو سمجھ سکے اور اس پر عمل پیرا ہو کے دنیا و آخرت کی فلاح و بہبود سے کماحقہ مستفیض ہو سکے۔

بہرصورت تبلیغ کے ہر دو طریقوں کو جامعہ جاری کیے ہوئے ہے اور اپنے اس کار خیر پر خدا کی

Marfat.com

عنایتوں اور اس کے رسول کی رحمتوں کا امیدوار ہے۔

جامعہ کا ایک اور اہم شعبہ تقریر و تحریر

طلباء کو تقریر و تحریر سے آشنائی بخشنے کے لیے اس شعبہ میں ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ طلباء کے اندر تحریر و تقریر کی صلاحیت کو پورے طریقہ سے اُجاگر کیا جائے جسے دورِ حاضر میں زبردست اہمیت حاصل ہے، خصوصاً میدان تعلیم میں ترقی کی وجہ سے یہ ضروری ہوتا جارہا ہے کہ تحریر میں پیش رفت خاطر خواہ طریقہ سے کی جائے۔

اسلامیان عالم نے اس میدان میں اتنی کاوشیں اور اتنی محنتیں کی ہیں جو تا قیامت روشن رہیں گی۔ خدائے ذوالجلال نے بھی قلم کی قسم یاد فرمائی ہے۔ ن والقلم و مایسطرون دوسری جگہ ارشاد ہے: وعلمّ باالقلم۔ اسی طرح بیان بھی ہے۔ خلق الانسان علم البیان۔ بہرصورت تحریر و تقریر کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔ اسی وجہ سے جامعہ میں اس کی طرف خصوصی توجہ دی گئی ہے اور جامعہ اپنی اس کوشش میں کسی حد تک کامیاب رہا ہے۔

جامعہ رضائے مصطفیٰ کا کتب خانہ

جس میں تقریباً دو ہزار کتب مختلف علوم و فنون کی موجود ہیں جو ادارے کو مختلف ذرائع سے عطیات کی صورت میں ملی ہیں۔ وزارت تعلیم، اسلام آباد کی جانب سے بھی طلباء کی اعانت کے لیے کتب موصول ہوئیں۔ دین کی ترویج و اشاعت اور اس کے فروغ کے لیے کوشاں رہنے کا بین ثبوت ہے۔ تاہم ادارے میں طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ضرورت کے پیش نظر کتب دینیہ کی بڑی قلت ہے۔ خصوصاً فتاوٰی جات، احادیث، تفاسیر اور مختلف فقہ کی کتب اس سلسلہ میں سعی کی جارہی ہے تاکہ کتب خانہ وسیع اور بہترین ہوتا ہم پھر بھی ادارے کے آغاز کے حساب سے اس علاقہ کا بہترین کتب خانہ، حسین الماریاں، لوگوں کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔

جامعہ کے فارغ التحصیل طلباء

جامعہ میں دورۂ حدیث پاک کا آغاز ہوتے ہی طلباء کا رجحان ادھر ہوا۔ اساتذہ نے پوری یکسوئی کے ساتھ کلام خدا کی تفسیر اور کلام مصطفیٰ کی تدریس جاری رکھی۔ اب تک سینکڑوں حفاظ، قراء طلباء فارغ ہوئے جن کو سندات جاری کی جاتی رہیں۔ دورہ حدیث سے قبل یہاں سے موقوف علیہ کر کے جانے والے طلباء کی تعداد سو سے زائد ہے جب سے دورۂ حدیث پاک شروع ہوا ہے۔ اب تک کافی

Marfat.com

طلباء اس نعمت سے مالا مال ہوئے ہیں۔ سب سے زیادہ نمایاں طور پر مولانا محمد اسماعیل صاحب رضوی اور صاحبزادہ مولانا حافظ شکیل احمد صاحب رضوی ہیں جو کہ اپنی اپنی جگہ پر درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ سینکڑوں طلباء ان کے تلامذہ ہیں جن کو وہ شب و روز علم کی دولت سے سرفراز کر رہے ہیں۔ باقی طلبہ بھی مصروف کار ہیں۔ جامعہ کے فارغ ہونے والے طلباء بعض عربی ٹیچر، پروفیسر اور سکولوں میں استاد لگے ہوئے ہیں۔

کئی دوسرے ملکوں میں ملازمتیں اختیار کر چکے ہیں۔ اکثر اپنے اپنے علاقے میں خطباء، آئمہ، مساجد میں دین کی اشاعت کے لیے کوشاں ہیں، چند ایک فارغ ہونے کے بعد بیرون ملک میں تبلیغی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

جامعہ کے اساتذہ کا تعارف

مولانا اللہ یار صاحب اشرفی

مولانا خلیل اشرف صاحب کے شاگرد ہیں اور انہوں نے تعلیم کراچی دارالعلوم امجدیہ میں حاصل کی ہے۔ مولانا اشرفی بے حد معاملہ فہم ہیں اور جامعہ کی ضروریات نیز اس کے دیگر امور پر کڑی نظر رکھتے ہیں اور ویسے بھی کئی حوالوں سے یہ قابلِ تعظیم و توقیر ہیں۔ اس عالم پیری میں بھی انکے دینی جذبات اور پھر ان پر ایک تسلسل کے ساتھ عمل کرنا یقیناً قابل قدر ہے۔

جامعہ رضائے مصطفےٰ ٹرسٹ بہاولنگر کے تو خیر آپ بانی ہیں ہی ضلع کے دوسرے مدارس بھی آپ کی خدمات سے محروم نہیں رہتے۔ ہر مدرسہ کے ساتھ پورے جوش و جذبہ سے تعاون فرماتے ہیں اور وقتاً فوقتاً وہاں جا کر ان کے مسائل حل کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

حضرت علامہ مولانا خلیل اشرف صاحب

یو پی ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی مروجہ تعلیم کلکتہ میں حاصل کی اور پھر مبارکپور اعظم گڑھ کی سب سے بڑی دینی درس گاہ مصباح العلوم میں تعلیم حاصل کی جو کہ اس وقت جامعہ اشرفیہ یونیورسٹی مبارکپور کے نام سے مشہور ہے۔

آپ کے اساتذہ میں حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ صاحب الازہری حال شیخ الحدیث دارالعلوم امجدیہ ہر لحاظ سے قابل ذکر ہیں۔ قرابت داری کی وجہ سے مولانا خلیل اشرف صاحب ہمیشہ حضرت علامہ ازہری صاحب دامت برکاتہ کے ساتھ ہی رہے اور بطور خاص انہی کے زیر سایہ تعلیم و تربیت حاصل

Marfat.com

کرتے رہے۔

حضرت علامہ ازہری زید مجدہ العالی ۱۹۴۸ء میں جب پاکستان آگئے تو آپ بھی ان کے ساتھ ہی آگئے اور ان کا دامن کسی حال میں نہیں چھوڑا۔

یہاں تک کہ ۵۲-۱۹۵۳ء میں لاہور حزب الاحناف سے سند فراغت حاصل کر لی، اس کے ساتھ ہی تدریس کے فرائض بھی شروع کر دیئے۔ متواتر کئی سال تک اپنے استاد محترم کے زیرِ سایہ ہی رہے اور پڑھاتے رہے اور دوسری بار استاد محترم حضرت علامہ ازہری زیدہ العالی سے دورۂ حدیث کیا اور اس کے بعد آپ ضلع بہاولنگر کے ایک قصبہ ڈونگہ بونگہ میں آگئے اور اس سرزمین پر کام شروع کر دیا جہاں اس پیمانہ پر کوئی دینی کام کرنا ناممکن ہوتا تھا۔ غالباً ۱۹۵۸ء میں آپ ڈونگہ بونگہ سے اپنے استاد محترم کے حکم پر پہنچے اور ابھی تک وہیں پر قیام پذیر ہیں۔ اس دوران میں کراچی ملتان اور دیگر مقامات کے لوگوں نے بہت مجبور کیا کہ آپ ڈونگہ بونگہ چھوڑ دیں مگر آپ نے ڈونگہ بونگہ اس لیے نہیں چھوڑا کہ ان کے استاد محترم کا حکم تھا جس پر عمل پیرا ہونا ان کے نزدیک ایک فرض کی حیثیت رکھتا تھا اور پھر کچھ اس طرح فیض پھیلا کہ آج پورے علاقہ میں ان کے شاگردوں کا شمار ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ ڈونگہ بونگہ بہاولنگر سے بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہاں سے یہاں تک آنا جانا ایک مستقل مسئلہ ہے مگر آتے ہیں، کتابیں بھی پڑھاتے ہیں اور واپس جا کر ڈونگہ بونگہ میں بھی پڑھاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی تبلیغی امور اور تصنیف و تالیف جیسے بڑے کام کی انجام دہی بھی کرتے ہیں۔

ضلع اوکاڑہ کے دینی مدارس

۵۲۔ مرکزی دار العلوم غوثیہ، حویلی لکھا دیپالپور، اوکاڑہ

تعارف محل وقوع

ہیڈ سلیمانکی روڈ پر حویلی لکھا واقع ہے۔ بس اسٹینڈ حویلی لکھا شاہراہ منور شہید روڈ سے تقریباً چار فرلانگ پر سہ منزلہ عمارت ہے جہاں رات دن علم دین کے متوالوں کے ہونٹوں پر تلاوت قرآنِ کریم اور قال قال الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک اور پاکیزہ الفاظ قلب و روح کو گرماتے اور حرارت ایمانی کو جلا بخشتے ہیں۔ یہی پرشکوہ عمارت مرکزی دار العلوم غوثیہ حویلی لکھا کی ہے جو کہ ادارہ ہذا کے مہتمم استاذ العلماء پیر طریقت حضرت مولانا ابوالرضا محمد عبدالعزیز نوری کے صدق و خلوص کا زندہ جاوید شاہکار ہے جو اس راہ سے گزرنے والوں کو دعوت فکر و نظارہ دے رہی ہے اور ادارہ کی پرکیف

Marfat.com

عمارت اس انقلاب آفریں مرکزی دینی درس گاہ کے پرنسپل کے عزم راسخ جہد مسلسل اور عظیم تر مقاصد کی گواہی دے رہی ہے۔

تاریخی جائزہ

مرکزی دارالعلوم غوثیہ حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ پاکستان کے مشہور و معروف اصلاحی اور تعمیری اوصاف کی حامل ایک عظیم الشان دینی درس گاہ ہے جو جدید وقدیم فن تعمیر کی شاہکار اور منہ بولتی تصویر ہے۔

ادارہ ہذا کا سنگ بنیاد (۷۸) پرنسپل ادارہ ہذا کے والد گرامی عاشق رسول حضرت پیر الحاج خواجہ مولانا محمد صادق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یکم جنوری ۱۹۵۵ء میں رکھا۔ ادارہ ہذا کے لیے جو اراضی قیمتاً خریدنے کی نشاندہی کی گئی وہ نہایت ہی گڑھا تھا جس میں غلاظت و تعفن کے ڈھیر تھے۔ الحمدللہ! یہی جگہ آج علم و حلم کی خوشبو سے سینکڑوں تشنگان علوم کے دماغوں کو معطر و منور و معتبر کر رہی ہے اور علم دینیہ کی عظیم دینی درس گاہ جس کی ضو باریوں اور ضیاء باشیوں سے کتنے ہی ذرے آفتاب و ماہتاب بن کر چمکے ہیں اور جو مستقبل میں تشنگانِ علم کے لیے چشمۂ فیض ثابت ہوگی اور ہو رہی ہے۔

عمارت

دارالعلوم کی عظیم الشان سہ منزلہ عمارت بہت بڑے تہہ خانے، درس گاہوں، برآمدوں اور ساٹھ کمروں پر مشتمل ہے جو کہ اپنی وسعت کے باوجود طلباء کی کثرت کے پیش نظر تنگی داماں کا سامان پیش کر رہی ہے۔ دارالعلوم ہذا کی عظیم الشان عمارت طلبا کی کثرت اور اساتذہ کا تعلیمی رجحان دیکھنے کے قابل ہے۔ پس ماندہ علاقہ میں رحمت کا دریا جاری وساری ہے جس سے سیراب ہونا اہلیانِ علاقہ کی خوش قسمتی ہے۔

اغراض و مقاصد

۱۔ مرکزی دارالعلوم غوثیہ حویلی کا مقصد قرآن وسنت فقہ حنفی درس نظامی کی تعلیم و تدریس اور مسلک اہل السنّت والجماعت کی اشاعت کرنا۔

۲۔ نوجوانوں میں اسلامی اخلاق کی نشوونما اور خدمت ملک وملت کا جذبہ پیدا کرنا۔

۳۔ تعلیمی اور اصلاحی اداروں کو قائم کرنا۔

۴۔ علمی اور تحقیقی کتب ورسائل کی تصانیف اور ان کی اشاعت کا انتظام کرنا۔

۵۔ دارالمطالعہ قائم کرنا۔

۶۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی بقاء واستحکام ترقی وخوشحالی کے لیے ہر طرح سے جدوجہد کرنا۔

Marfat.com

مسلک: اس مرکزی ادارہ کا مسلک خالص اہل السنّت والجماعت ہے۔

انتظامیہ: ادارہ ہذا کی با قاعدہ انتظامیہ ہے جس کے ارکان کی تعداد نو (۹) ہے۔

تعلیم

مرکزی دارالعلوم غوثیہ حویلی بنیادی طور پر علوم دینیہ کے نصاب سے متعلق درس وتدریس کا علمبردار ہے۔ تاہم زمانے کے بدلتے ہوئے حالات اور اس کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے بھی ادارہ ہذا نے اپنے زیر تعلیم طلباء کے لیے نماز مغرب کے بعد خصوصی کلاسز کے اجراء کا اہتمام بھی کر رکھا ہے۔ جن میں میٹرک میں وزارتِ تعلیم پاکستان کی ہدایات کے مطابق سائنس، انگریزی، مطالعۂ پاکستان اور معاشیات کی تیاری بھی کرائی جاتی ہے۔ طلباء کو دیگر تمام سہولیات بھی فراہم کی جاتی ہیں تا کہ علوم دینیہ سے اپنے سینوں کو روشن کر کے فارغ ہونے والے طلباء جب زندگی کے عملی میدان میں قدم رکھیں تو وہ مغربی علوم میں بھی اسی طرح دسترس رکھتے ہوں جس طرح وہ دینی علوم میں مہارت اور قوم کی رہنمائی کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح جدید و قدیم علوم کا امتزاج نہ صرف ان میں خود اعتمادی پیدا کرے گا بلکہ مزید جرأت اور بے باکی کے اوصاف سے بھی ادارہ ہذا کے طلباء بخوبی متصف ہوں گے۔

نصاب

مرکزی دارالعلوم غوثیہ میں نصاب تعلیم حفظ و تجوید و درس نظامی و جدید علوم بمطابق وضع کردہ نصاب تعلیم تنظیم المدارس اہلِ سنت پاکستان ہے۔

تعلیمی رجحان

طلباء کا تعلیمی رجحان نہایت ہی اعلیٰ ہے۔ طلباء تندہی سے حصول علومِ دینیہ کی خاطر مصروف تعلیم ہیں اور اسباق کو نہایت جانفشانی اور محنت سے یاد کرتے ہیں۔

مطالعہ

طلبا کو ان کی تعلیم کے علاوہ رات بعد از نماز عشاء مطالعہ کے لیے دو گھنٹے کا وقت دیا جاتا ہے جس میں بچے اپنے اپنے اسباق کا تکرار کر کے آئندہ اسباق کا مطالعہ کرتے ہیں۔

فنی تعلیم

جدید و قدیم علوم سے طلباء کو بہرہ ور کرنے کے علاوہ ادارہ ہذا میں طلباء کو فنی تعلیم بھی دی جاتی

Marfat.com

ہے تاکہ بچے فارغ التحصیل ہو کر اپنے ہاتھ سے کام کریں اور کسی طرح سے بھی بے کار نہ ہوں۔ درج ذیل فنون سے طلباء کو مزین کیا جاتا ہے:

۱۔ الیکٹرک ۲۔ یونانی حکمت ۳۔ ٹیلرنگ

۴۔ فرنیچر ۵۔ گھڑی سازی

کھیل

طلباء کو تدریسی و فنی علوم سے بہرہ ور کرنے کے ساتھ ساتھ ذہنی تربیت کی بھی اشد ضرورت ہے تو اس کے لیے ادارہ کے وسیع گراؤنڈ کو ہی کھیلوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے جو کہ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر کم ہے۔ درج ذیل کھیلیں کھیلی جاتی ہیں:

والی بال ، ہاکی ، بیڈمنٹن ، کرکٹ ، کبڈی

اساتذہ کا تدریسی رجحان

اساتذۂ کرام کا تدریسی رجحان قابل تعریف وصد ستائش ہے۔ کیونکہ اساتذہ کرام طلباء کو تعلیم کے ساتھ ساتھ تقریری مشق، مناظرہ کی مشق اور فتویٰ نویسی کی مشق بھی کرواتے ہیں۔ اسی وجہ سے ادارہ ہذا سے ہر سال تحصیل و ضلعی سطح پر طلباء فسٹ، سیکنڈ اور تھرڈ پوزیشن حاصل کرتے ہیں۔

شعبہ جات

مرکزی دارالعلوم غوثیہ حویلی لکھا سے سینکڑوں طلباء زیور تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں اور اندرون شہر دارالعلوم کے مختلف ۹ شعبہ جات ہیں جہاں مقامی طلباء کو تعلیم دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان میں مختلف مقامات پر دارالعلوم مرکزی غوثیہ حویلی لکھا کے شعبہ جات بھی ہیں جن سے طلباء مستفیض ہو رہے ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

☆ دارالعلوم جامعہ سعیدیہ، شیخوپورہ روڈ، لاہور ☆ دارالعلوم جامعہ نعیمیہ سلیمانیہ، محلّہ عیدگاہ حویلی لکھا

☆ دارالعلوم گلزار مدینہ، اڈرنگ شاہ تحصیل پاکپتن، ضلع ساہیوال

☆ دارالعلوم جامعہ مسجد نبوی، علاقہ محلّہ فریدیہ ☆ جامعہ عثمانیہ

☆ دارالعلوم گلزار مدینہ، آبادی گلزار والی ☆ جامعہ کرامت، محلّہ کرامت

مرکزی دارالعلوم غوثیہ حویلی لکھا کے مدرسین

۱۔ مہتمم حضرت مولانا ابوالرضا محمد عبدالعزیز نوری فاضل تنظیم المدارس پاکستان

۲۔ صدر مدرس حضرت مولانا مفتی بشیر احمد صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند بھارت وعلامہ بہاولپور یونیورسٹی

Marfat.com

۳۔ مدرس درس نظامی حضرت مولانا ابوالطاہر احمد رضا فاضل تنظیم المدارس وفاضل ادارہ ہذا

۴۔ مدرس درس نظامی حضرت مولانا محمد بلال صاحب فاضل تنظیم المدارس وفاضل ادارہ ہذا

۵۔ مدرس درس نظامی حضرت مولانا احتشام الحق فاضل تنظیم المدارس وفاضل ادارہ ہذا

۶۔ مدرس درس نظامی حضرت مولانا احمد دین صاحب فاضل تنظیم المدارس وفاضل ادارہ ہذا

۷۔ مدرس درس نظامی حضرت مولانا غلام رسول فاضل تنظیم المدارس وفاضل ادارہ ہذا

۸۔ مدرس درس نظامی حضرت مولانا محمد شریف فاضل حزب الاحناف لاہور

۹۔ قاری حاجی احمد علی صاحب تجوید وحفظ فاضل ادارہ ہذا

۱۰۔ قاری مختار احمد صاحب نوری تجوید وحفظ فاضل ادارہ ہذا

۱۱۔ حافظ اللہ دتہ صاحب حفظ وناظرہ فاضل ادارہ ہذا

۱۲۔ محمد اشرف شاد صاحب بی۔اے، بی۔ایڈ، بہاءالدین زکریا یونیورسٹی ملتان

۱۳۔ حافظ نور احمد صاحب منتظم مطبخ، فاضل دار العلوم ہذا

۱۴۔ حافظ نور احمد صاحب ڈسپنسر، فاضل دار العلوم ہذا

۱۵۔ ہاشم علی صاحب منتظم الیکٹرک، فاضل دار العلوم ہذا

علاوہ ازیں سرزمین حویلی میں مرکزی دار العلوم غوثیہ حویلی کے نو شعبہ جات ہیں جن میں دار العلوم کے فاضلین علماء، حفاظ، احسن طریقے سے دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

امتحانات

طلباء کی محنت کا جائزہ لینے کے لیے سال میں چار دفعہ ٹیسٹ ہوتے ہیں، سہ ماہی، ششماہی، نوماہی اور پھر سالانہ امتحان۔ یہ شعبان المعظم کے اوائل میں تنظیم المدارس پاکستان کے زیر اہتمام منعقد ہوتے ہیں۔ تنظیم المدارس نے امتحانی سینٹر بھی دار العلوم ہذا کو ہی بنایا ہوا ہے کیونکہ ادارہ ہذا کو ملک پاکستان کے فوقانی اداروں میں اہم مقام حاصل ہے۔

سالانہ جلسہ تقسیم اسناد

شعبان المعظم کے آخر میں عظیم الشان سالانہ جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوتا ہے جس میں فارغ التحصیل ہونے والے علماء، قراء وحفاظ کو دستار فضیلت پہنائی جاتی ہے اور تقسیم اسناد سے نوازا جاتا ہے جس میں مشائخ عظام اور جید علمائے کرام تشریف لاتے ہیں اور عوام ان کے فیوض وبرکات حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم ادارہ کی دینی خدمات مہتمم ادارہ ہذا استاذ العلماء حضرت مولانا علامہ ابوالرضا محمد عبدالعزیز صاحب نوری آپ کی دینی خدمات اظہر من الشمس والامر ہے کیونکہ علاقہ بہاولپور جہاں دینی علوم سے عوام الناس کو روشناس کرانے والا کوئی نہیں تھا اور ہر طرف دینی علوم سے بے رہروی تھی تو حضرت علامہ نے اس پسماندہ علاقہ میں علوم دینیہ کے مرکز کو قائم کر کے جنگل میں منگل لگا دیا ہے۔ شب و روز پندرہ بیس فٹ کے گہرے گڑھے میں مٹی ڈلوانا اور خود اپنے ہاتھوں سے کام کرنا اور پھر تمام اراضی کو قیمتاً خریدنا دینی لگن کا ہی نتیجہ ہے۔

علمی وتدریسی خدمات

مہتمم ادارہ حضرت مولانا محمد عبدالعزیز صاحب نے پہلے بصیر پور پھر حزب الاحناف لاہور اور پھر تنظیم المدارس پاکستان سے اسناد فراغت حاصل کیں اور اس کے ساتھ حکمت یونانی کی بھی سند حاصل کی اور علماء کرام کو پڑھانا شروع کیا۔ آخر آہستہ آہستہ طلباء کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا تو ساتھ ہی ساتھ معلمین کا بھی اضافہ فرماتے گئے۔ آج الحمدللہ ادارے کے ہوسٹل میں رہائشی سینکڑوں طلباء مصروف تعلیم ہیں اور سینکڑوں علماء کرام زیور علم سے مزین ہو کر ملک کے اطراف میں شمع مصطفوی کو روشن کیے ہوئے ہیں۔

ان میں سے تین علماء کرام کے تعارف مع دینی تعلیمی وتدریسی خدمات درج ذیل ہیں:

۱۔ حضرت مولانا ابوالوفا منظور احمد صاحب

علامہ عارف والا ضلع ساہیوال کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے ابتداء سے انتہا تک ادارہ ہذا میں ہی رہ کر علوم دینیہ کی تکمیل کی۔ نہایت ہی قابل محنتی اور فاضل عالم ہونے کے ساتھ ساتھ بہت بڑے طبیب اور دارالعلوم گلزار مدینہ رجسٹرڈ اڈہ رنگ شاہ تحصیل پاکپتن، ضلع ساہیوال شعبہ مرکزی دارالعلوم غوثیہ حویلی لکھا کے ناظم اعلیٰ بھی ہیں۔ جہاں مولانا موصوف احسن طریقہ سے فرائض تدریس وخطابت انجام دے رہے ہیں اور اہلیان علاقہ ان سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

۲۔ مرکزی دارالعلوم غوثیہ حویلی لکھا کے فضلاء میں سے حضرت مولانا حافظ ریاض احمد صاحب سعیدی بھی ہیں جو کہ ضلع بہاولنگر کے رہائشی ہیں۔ نہایت ہی قابل محنتی، مخلص، فاضل اور بلند پایہ مقرر بھی ہیں۔ ساہیوال شہر جامع مسجد محمدی میں محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام خطابت کے فرائض انجام دے رہے ہیں اور شب و روز تبلیغ واشاعت دین متین میں کوشاں ہیں۔

Marfat.com

۳۔ مرکزی دارالعلوم غوثیہ حویلی لکھا کے مایہ ناز فضلاء میں سے حضرت علامہ حافظ سید احمد فریدی بھی ہیں جو کہ اوکاڑہ شہر کی جامع مسجد بس اسٹینڈ کے خطیب و مدرس ہیں، وہاں اپنے تعلیمی و تبلیغی فرائض حسن و خوبی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں۔ ان کے علاوہ مایہ ناز خطیب مولانا محمد یار صاحب قادری علامہ ساہی وال، مولانا نیاز احمد نیازی لاہور، مولانا اللہ دتہ صاحب اوکاڑہ، مولانا محمد علی صاحب برکاتی چھانگا مانگا، مولانا محمد رمضان صاحب علامہ پاک پتن، مولانا محمد حسین صاحب، علامہ پاکپتن، مولانا احمد دین صاحب، مولانا محمد شعبان صاحب چشتی، علامہ دیپال پور، مولانا پیر غلام حسین صاحب نوری، خطیب جامعہ عثمانیہ، مولانا محمد شریف صاحب خطیب بشارت خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

علاوہ ازیں ملک کے کونے کونے میں مرکزی دارالعلوم غوثیہ حویلی لکھا کے فضلاء کثیر التعداد میں ہیں جو اشاعت اسلام و عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں کیے ہوئے ہیں۔

ملک پاکستان کے مثالی اداروں میں مرکزی دارالعلوم غوثیہ حویلی لکھا بھی اپنی مثال آپ ہے۔ جدید و قدیم علوم کے علاوہ امسال عربی فاضل کا بھی معقول اہتمام و انتظام ہے۔

شعبہ طالبات

مرکزی دارالعلوم غوثیہ حویلی لکھا کا شعبہ مدرسہ تعلیم البنات رجسٹرڈ حویلی لکھا بھی قابل فخر ہے جس میں مجموعی طالبات ۱۰۰ ہیں اور بچیوں کی خوراک و رہائش بذمہ ادارہ ہے۔ وہ تقریباً ۵۰ ہیں۔ باقاعدہ طالبات کو پرائمری حفظ القرآن کے ساتھ کشیدہ کاری بھی سکھلائی جاتی ہے اور میٹرک پاس بچیوں کو عربی کا کورس بھی کروایا جاتا ہے جس سے پاس ہونے والی طالبات سکولوں میں بطور عربی معلّمہ متعیّن ہو سکتی ہیں۔

۵۳۔ مدرسہ محمدیہ غلہ منڈی رینالہ خورد، اوکاڑہ

(جامعہ ابی ھریرۃ الاسلامیۃ)

یہ ادارہ مفسّر قرآن حافظ محمد لکھوی نے ۱۸۵۶ء میں موضع لکھو کے بہرام ضلع فیروز پور مشرقی پنجاب میں قائم کیا تھا۔ بانی ادارہ کی رحلت کے بعد ان کے لائق فرزند مولانا محمد حسین لکھوی نے اس کا انتظام سنبھال لیا اور آخری دم تک یہ ذمہ داری خوب نبھائی جبکہ تدریسی اور تعلیمی خدمات محدث شہید مولانا عبدالقادر لکھوی اور مولانا عطاء اللہ لکھوی انجام دیتے رہے۔ مولانا محمد حسین لکھوی کی وفات پر اس کا اہتمام بھی مولانا عبدالقادر نے سنبھال لیا اور یہ دوگونہ ذمہ داری بہترین انداز میں پوری کی۔ یہ ادارہ ایک دور دراز مقام پر ہونے اور آمد و رفت کے وسائل نہ ہونے کے باوجود بہت جلد ملک گیر شہرت حاصل کر گیا۔ ملک بھر

Marfat.com

سے تشنگان علوم دینیہ کشاں کشاں آ کر اپنی علمی پیاس بجھاتے رہے۔ اس ادارہ سے بے شمار طالب علم تکمیل کے بعد محدث، مدرس، مفتی اور مفسر بن کر نکلے۔ جن میں مولانا عبدالوہاب ملتانی، مولانا عبدالرحیم رحمانی، مولانا محمد اسحاق رحمانی، مولانا حافظ محمد عبداللہ فیروز پوری اور مولانا حافظ محمد اسحاق شیخ الحدیث لاہور خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

نشاۃ ثانیہ

قیام پاکستان کے بعد جب عزیز الرحمٰن لکھوی جامعہ سلفیہ لائل پور حال فیصل آباد سے فارغ ہوئے تو آپ نے خاندان اور مقامی جماعت کے بزرگوں سے مشورہ کے بعد رینالہ خورد میں اس کی دوبارہ داغ بیل ڈالی۔ وسائل نہ ہونے کی وجہ سے اس کا آغاز نہایت کسمپرسی کی حالت میں ہوا اور حالات رفتہ رفتہ سازگار ہوتے گئے۔ اب اس کا شمار ملک کے مشہور اور مرکزی اداروں میں ہوتا ہے۔

پہلے صرف شعبہ تحفیظ القرآن کا انتظام تھا پھر درس نظامی کا آغاز کر دیا گیا۔ اب شعبہ تجوید اور تحفیظ القرآن میں دو تجربہ کار اور محنتی قاری صاحبان مصروف تدریس ہیں اور دورۂ حدیث اور درس نظامی کے لیے سلفی مزاج کے کہنہ مشق چار معلم حضرات کی خدمات حاصل ہیں۔

یہ ادارہ وفاق المدارس السّلفیہ اہل حدیث پاکستان کا اہم رکن ہے۔ جوں جوں طلباء کی تعداد بڑھتی گئی توں توں عمارت میں توسیع ہوتی گئی۔ یہ ادارہ شہر کے وسط میں واقع ہے۔ غلہ منڈی اور بینکوں کی وجہ سے دن بھر زمینداروں اور کاروباری حضرات کا ہجوم رہتا ہے۔

جمعیۃ طلباء اہلحدیث

طلبا کی دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ جمعیۃ طلبا اہلحدیث کے نام سے طلباء کی اپنی تنظیم ہے جس کے عہدیداران باقاعدہ منتخب ہوتے ہیں۔ طلبا کا ہر بدھ کو بعد نماز عشاء اجلاس ہوتا ہے جس میں طلبا مختلف عنوانات پر خطاب کرتے ہیں اور گردو نواح کے دیہات میں خطبہ جمعہ بھی دیتے ہیں۔ اس مجاہد ادارہ نے تحریک ختم نبوت، تحریک نظامِ مصطفیٰ اور تحریک جہاد افغانستان میں بھرپور حصہ لیا۔

مراعات

طلبا کو دو وقت بہترین کھانا دیا جاتا ہے۔ اس کام کے لیے ایک نیک اور تجربہ کار باورچی کی خدمات حاصل ہیں۔ دورۂ حدیث اور درس نظامی کے طلبا کو ادارہ کی طرف سے کتب بھی فراہم کی جاتی

Marfat.com

ہیں۔ ورزش کے لیے فٹ بال کا انتظام ہے اور طلبا پر مشتمل ایک بہترین ٹیم ہے جو کہ جامعہ رحمانیہ لاہور، جامعہ سلفیہ، فیصل آباد، جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن، دارالحدیث اوکاڑہ اور مقامی ٹیموں سے کئی کامیاب میچ کر چکی ہے۔

ناشتہ، صفائی کے لیے صابن، بیمار طلبا کا مفت علاج اور رہائش کا انتظام ادارہ کے ذمہ ہے۔ مزید برآں طلبا کو باقاعدہ ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے۔

ادارہ سے فیضیاب علمائے کرام

حضرت الاستاذ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف لاہور، جنہوں نے صحاح ستہ کی مشہور کتاب سنن نسائی شریف کا عربی میں حاشیہ لکھا جو کہ بے حد مقبول ہوا۔ مرحوم وفاقی اسلامی نظریاتی کونسل اور رویت ہلال کمیٹی کے رکن رہے اور دارالدعوۃ السلفیہ لاہور کے بانی تھے۔ معروف دینی ادارہ تقویۃ الاسلام لاہور کے شیخ الحدیث رہے۔ ہفت روزہ الاعتصام لاہور کے مدیر مسئول اور دارالافتاء لاہور کے سرپرست تھے۔ آپ موضع بھوجیاں ضلع امرتسر مشرقی پنجاب میں پیدا ہوئے۔ تکمیل کے بعد مرکزی جامع مسجد اہل حدیث گنبدانوالی فیروز پور کے خطیب رہے۔ قیام پاکستان کے بعد ہجرت کر کے لاہور آ گئے۔ یہاں درس و تدریس کے علاوہ مکتبہ سلفیہ بھی قائم کیا۔

آخری عمر میں فالج کا حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ آپ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث کے بانیوں میں سے تھے اور مرکزی جمعیۃ اہل حدیث لاہور شہر کے تازیست امیر رہے۔

حضرت الاستاذ مولانا حافظ محمد عبداللہ فیروز پوری

آپ ضلع فیروز پور مشرقی پنجاب کی ریاست فرید کوٹ کے ایک مشہور گاؤں موضع بڈھیمال میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مقامی طور پر حاصل کرنے کے بعد تکمیل کے لیے مدرسہ محمدیہ لکھو کے بہرام ضلع فیروز پور آ گئے۔

حد درجہ ذہین اور محنتی تھے۔ بڑوں کا احترام اور خصوصی طور پر استاد کی خدمت اور عزت بہت زیادہ کرتے تھے۔ دورہ حدیث کے دوران قرآن مجید مکمل حفظ کر لیا۔ نہایت قابل اور لائق تھے۔ آپ تحصیل علم کے بعد کچھ عرصہ جھول دادو، مدرسہ تعلیم الاسلام اوڈانوالہ ضلع فیصل آباد میں مدرس رہے۔ قیام پاکستان کے بعد جامعہ محمدیہ اوکاڑہ، جامعہ سلفیہ فیصل آباد اور جھوک دادو اور چک ۵۰۴ گ ب ضلع فیصل آباد میں تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ آپ بچپن ہی سے شب بیدار تھے۔ ہر ادارہ میں عموماً

Marfat.com

وہی نماز کی امامت کراتے۔ان کا خطاب خصوصاً درس قرآن نہایت معلوماتی ہوتا۔قرآن کریم کی تلاوت بلاناغہ کرتے۔آخر عمر میں اٹھتے، بیٹھتے کئی کئی پارے پڑھ جاتے۔۱۹۸۷ء میں علم وفضل کا یہ آفتاب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غروب ہوگیا۔

حضرت مولانا حافظ محمد اسحاق صاحب محدث

آپ چک نمبر ۸ حسین مانوالہ نزد پتوکی ضلع قصور کے رہنے والے ہیں، ابتداء میں مڈل تک تعلیم حاصل کر کے قرآن مجید حفظ کیا بعدازاں علوم عالیہ کے حصول کی خاطر رخت سفر باندھا۔مختلف مدارس سے اکتساب فیض کے بعد مدرسہ محمدیہ لکھوکی ضلع فیروز پور چلے گئے۔دورہ حدیث شروع کیا۔کم گو تھے اور نہایت محنت اور لگن سے پڑھتے۔سند فراغت حاصل حاصل کر کے تدریسی خدمات انجام دینے لگے۔دارالعلوم ڈھلیانہ ضلع اوکاڑہ، دارالعلوم تعلیم الاسلام اوڈانوالہ ضلع فیصل آباد میں کافی عرصہ مدرس رہے بالآخر حضرت الاستاذ مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے اصرار پر دارالعلوم تقویۃ الاسلام شیش محل روڈ لاہور سے عرصہ تیس سال سے وابستہ ہیں اور بطور شیخ الحدیث اور صدر المدرسین نہایت جانفشانی، عرق ریزی اور ذمہ داری سے اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ پیرانہ سالی کے باوجود پابندی اوقات کا خاص خیال رکھتے ہیں۔

دیگر زیرانتظام ادارے

مدرسہ توحیدیہ غزنویہ چک نمبر ۴۳ کچا پکا ضلع قصور

یہاں ایک مقامی مخیّر زمیندار حاجی بشیر احمد کمبوہ نے محض رضائے الٰہی کے لیے اپنی زرعی اراضی سے پندرہ مرلہ کا ایک بہترین پلاٹ مسجد اہلحدیث کے لیے وقف کیا جہاں ان کی ذاتی دلچسپی اور کوشش سے ایک شاندار مسجد تعمیر کی گئی ہے اور ساتھ ہی خطیب کے لیے ایک پختہ مکان بنایا گیا ہے۔بعد ازیں مسجد کی رونق دوبالا کرنے اور دینی تعلیم عام کرنے کی غرض سے مسجد سے ملحقہ ڈیڑھ کنال کا پلاٹ مدرسہ توحیدیہ عزیزیہ کے لیے وقف کردیا اور اپنے حلقہ اثر میں کوشش کر کے چھ عدد پختہ تدریسی کمروں اور چار عدد پختہ اقامتی کمروں پر مشتمل یہ بلڈنگ مکمل کی۔ جہاں پر دو مدرس نہایت محنت اور لگن سے قریباً یک صد بچوں اور بچیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ وپیراستہ کرنے میں مصروف ہیں۔

مدرسہ عربیہ دارالحدیث محمدیہ ملتان

یہ قدیم اور عظیم ادارہ ۱۹۱۰ء سے قائم ہے۔اس کی عمارت تقریباً ایک ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔

Marfat.com

نہایت جدید طرز تعمیر کی عکاس عالی شان مرکزی جامع مسجد ہے۔ اس کے ارد گرد سادہ مگر کشادہ اقامتی اور تدریسی کمرہ جات اور صدر دروازہ سے متصل ایک بہترین دفتر تعمیر کیا گیا ہے۔ سوئی گیس، ٹیلی فون اور بجلی، پانی کی سہولتیں حاصل ہیں۔ درس نظامی اور دورہ حدیث کے علاوہ تجوید اور تحفیظ القرآن کے لیے دو محنتی قاری حضرات کی خدمات مستعار لی گئی ہیں۔

مدرسہ حقیقۃ الاسلام پاکپتن

پاکپتن کے محلہ فتح پور برلب دیپال پور روڈ یہ مدرسہ نیا نیا تعمیر کیا گیا ہے۔ کویت کے سلفی احباب کے تعاون سے ایک شاندار مسجد تیار کی گئی ہے۔ جہاں پر ناظرہ اور تحفیظ القرآن کا انتظام کیا گیا ہے اور مکتب سکیم کے تحت ایک سکول بھی ہے۔ طلباء دونوں سے استفادہ کرتے ہیں۔

جامعہ عائشۃ الصدیقۃ للبنات رینالہ خورد

یہ ایک منفرد قسم کا ادارہ ہے جو کہ عرصہ دس سال سے نہایت مستعدی اور دلجمعی سے خدمت دین میں شب و روز کوشاں ہے۔ پونے دو صد کے لگ بھگ اقامتی طالبات زیر تعلیم و تربیت ہیں۔ درس نظامی اور دورہ حدیث، فاضل عربی اور وفاق المدارس اور تحفیظ القرآن کا بہترین اہتمام ہے۔ جامعہ ابی هریرۃ اور مرکزی جامع مسجد اہل حدیث کی بالائی منزل میں یہ ادارہ قائم ہے۔ طلباء کی طرح طالبات کا بھی ہفتہ وار تبلیغی اجتماع ہوتا ہے جس میں طالبات مختلف عنوانات پر اظہار خیال کرتی ہیں۔ داخلہ کے لیے مڈل پاس شرط ہے۔ ناشتہ، دو وقت کھانا، طبی امداد، کتب وغیرہ کا مفت اور خاطر خواہ انتظام ادارہ کے ذمہ ہے۔ جگہ کی تنگ دامانی کے باعث اکثر طالبات داخلہ سے محروم رہتی ہیں۔

یہ ادارہ وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کا رکن اور امتحانی سنٹر بھی ہے۔ باقاعدہ سالانہ تبلیغی اجتماع ہوتا ہے۔ جہاں فارغ التحصیل طالبات کو سندات دی جاتی ہیں۔ داخلہ کے لیے کوئی فیس وغیرہ نہیں ہے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام للبنات دیپال پور شہر

پاکستان کے قدیم ترین شہر دیپال پور میں یہ کوئی عرصہ دو سال سے اپنی نو تعمیر شدہ عمارت میں کام کر رہا ہے۔ مقامی اور اقامتی طالبات کو ناظرہ، باترجمہ قرآن کریم اور درس نظامی پڑھانے کا خاطر خواہ انتظام ہے۔ اس کی تعمیر اور دیگر اخراجات کتب، خوراک، بجلی وغیرہ کا بوجھ ایک مقامی مخیّر میاں محمد الیاس صاحب کے ذمہ ہے۔

Marfat.com

۵۴۔ جامعہ محمدیہ، اوکاڑہ

تعارف

جامعہ محمدیہ ضلع اوکاڑہ کا قیام ۱۹۵۶ء میں[۷۹] عمل میں آیا۔ اس کے بانی حضرت حافظ محمد صاحب لکھو ضلع فیروز پور کے رہنے والے تھے جو استاد کل سید نذر حسین محدث دہلوی کے ہم عصر تھے۔ ۱۹۴۷ء میں یہ درس گاہ اوکاڑہ میں منتقل ہوئی اور آج بھی اپنی دینی روایات کے مطابق دینی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔

مسلک: اہلحدیث

مہتمم: مولانا معین الدین لکھوی (سابقہ ممبر قومی اسمبلی) امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان۔

تفصیل اساتذہ و عملہ

درسگاہ کا عملہ اٹھارہ افراد پر مشتمل ہے جن میں سے چھ کا تعلق انتظامیہ سے ہے جو ناظم، نائب ناظم، ناظم دفتر، باورچی اور دو خادم اور بارہ اساتذہ ہیں۔

اساتذہ برائے درس نظامی

۱۔ مولانا عبدالحلیم صاحب شیخ الحدیث فاضل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔

۲۔ مولانا حافظ محمد صاحب لکھوی فاضل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔

۳۔ مولانا عتیق اللہ صاحب، فاضل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔

۴۔ مولانا محمد اسحاق صاحب قادر آبادی فاضل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔

۵۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب گوہڑوی فاضل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔

۶۔ مولانا منیر الدین لکھوی فاضل تقویۃ الاسلام۔

۷۔ مولانا محمد عیسیٰ صاحب، فاضل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔

۸۔ مولانا شیخ عابد مجید صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی۔

اساتذہ برائے حفظ و تجوید و قرأت

۹۔ قاری محمد رفیق صاحب اوکاڑوی فاضل جامعہ محمدیہ اوکاڑہ۔

۱۰۔ حافظ بشیر احمد صاحب اوکاڑوی۔ ۱۱۔ میاں بشیر احمد ظفر اوکاڑوی۔

۱۲۔ حافظ منیر احمد صاحب اوکاڑوی۔

Marfat.com

طلبہ کو مراعات

مفت تعلیم کے علاوہ طلبہ کی خوراک، رہائش اور کتب کا انتظام بھی مفت کیا جاتا ہے۔ بیمار طلبہ کا علاج مفت ہوتا ہے۔ ذہنی تربیت کے لیے طلبہ کا ہفتہ وار اجلاس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کھیلوں کی طرف پوری توجہ دی جاتی ہے۔

لائبریری

طلبہ کے لیے ماہوار رسائل، ہفتہ وار جماعتی جرائد اور روزنامے منگوائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ لائبریری میں پانچ ہزار کتب موجود ہیں۔ طلبہ اپنے ذوق کے مطابق ان کتب سے استفادہ کرتے ہیں۔

الحاق و امتحان وفاق المدارس سلفیہ

جامعہ محمدیہ وفاق المدارس میں باقاعدہ شامل ہے۔ گزشتہ سال ۱۹۸۸ء میں ۵۲ طلبہ نے امتحان میں شرکت کی اور اس طرح شاندار طریقے سے کامیابی حاصل کر کے ایم۔ اے کی سند حاصل کی۔

فاضل عربی کلاس

درس نظامی کے فارغ شدہ طلباء بالعموم فاضل عربی کلاس میں داخلہ لے کر فاضل عربی کا امتحان پاس کر کے مڈل یا ہائی مدارس میں بطور او ٹی ٹیچر کام کرتے ہیں۔ سال ۱۹۸۸ء میں ۳۵ طلبا نے فاضل عربی کے امتحان میں شرکت کی۔

اجراء کلاس انگلش

سال ۱۹۸۸ء میں مدرسہ میں انگلش کی باقاعدہ کلاسز بھی شروع کی جا چکی ہیں اور وزارتِ تعلیم کی سکیم کے مطابق اکنامکس، معاشرتی علوم اور انگلش کی تعلیم کا اہتمام چھٹی جماعت سے لے کر میٹرک تک کیا گیا ہے۔

تعداد طلباء

مقامی طلبہ = ۱۷۰   بیرونی طلبہ = ۲۵۰

ہوسٹل میں رہائش پذیر طلبہ

جامعہ محمدیہ میں سال ۱۹۸۸ء میں ۲۵۰ طلبہ ہوسٹل میں رہائش پذیر ہیں۔

Marfat.com

سرگودھا کے دینی مدارس

تعارف

سرگودھا صوبہ پنجاب کا ایک اہم ڈویژن ہے یہاں کے لوگ نہایت جفاکش، محنتی اور مذہبی لحاظ سے بہت ہی مضبوط کردار کے مالک ہیں۔ ضلع سرگودہا کے علاقوں میں جلال پور رنگیانہ، سیال شریف، بھلوال، خوشاب، شاہ پور، بھیرہ، ساہیوال اور چوپڑہ کے مشہور قصبات ہیں۔ سرگودھا شہر سڑک اور ریلوے لائن سے تمام بڑے شہروں فیصل آباد، لاہور، میانوالی، راولپنڈی، جھنگ سے ملا ہوا ہے۔ یہاں پر دینی مدارس کافی تعداد میں موجود ہیں اور لوگ دینی تعلیم کی طرف نمایاں طور پر راغب ہیں۔

ضلع سرگودھا کے دینی مدارس کی تفصیل(۸۰)

دورہ حدیث کے مدارس = ۹	موقوف علیہ کے مدارس = ۱۴
تحتانی مدارس = ۴	حفظ و تجوید کے مدارس = ۱۷
مدارس ناظرہ = -	کل مدارس = ۴۴

ضلع سرگودھا کے دینی مدارس کے اساتذہ کی تفصیل(۸۱)

بیرونی مدارس کے اعلیٰ سند یافتہ = ۷	ایم اے/وفاق/تنظیم/پی ایچ ڈی = ۷
درس نظامی سے فارغ التحصیل = ۵۵	فاضل حفظ و تجوید وقرأت = ۴۶
مسجد و مکتب تعلیم = ۱۳	اساتذہ کی کل تعداد = ۱۲۸

۵۵۔ دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ شریف سرگودھا

تعارف

دارالعلوم عزیزیہ کا اجراء حضرت علامہ(۸۲) مفتی احمد الدین بگوی نے ۱۸۴۲ء، ۱۲۵۸ھ میں بھیرہ شریف ضلع سرگودھا میں کیا۔ آپ نے خانوادہ ولی اللٰہی سے علم حدیث حاصل کر کے اور دہلی سے فارغ ہو کر پنجاب میں اس کی بھرپور منظم ترویج کی۔ بھیرہ کے رئیس شیخ غلام حسین (حال مدفون جنت البقیع، مدینہ منورہ) نے حضرت مفتی صاحب کو بھیرہ لایا اور اس دارالعلوم کی بنیاد رکھی۔ آپ کے بعد حضرت مولانا عبدالعزیز بگوی نے دارالعلوم کا انتظام سنبھالا اور تمام صلاحیتیں اور کوششیں دارالعلوم کے لیے وقف کر دیں اور مولانا غلام قادر بھیروی اور مولانا غلام رسول چاوی جیسے جید علماء کی خدمات درس و تدریس

Marfat.com

کے لیے حاصل کیں۔ دارالعلوم کو منظم کرنے میں مولانا ظہور احمد بگوی کی کوششوں کا بہت دخل تھا۔ آپ کے اس دور میں اس ادارے نے برصغیر کے دینی و علمی اداروں میں قابلِ قدر مقام حاصل کیا۔

۱۹۲۹ء میں آپ نے اس علمی مرکز کو دارالعلوم عزیزیہ کا نام دے کر اس کی تنظیم جدید کی۔ اس طرح دارالعلوم کے نظام میں وسعت و جامعیت پیدا ہوئی اور متعدد دوسرے مقامات پر اس کی شاخیں بھی قائم ہوگئیں۔ علوم وفنون کی تدریس کے لیے وقت کے مایہ ناز اہل علم اور یکتائے روزگار اساتذہ کی خدمات حاصل کی گئیں اور عمارت میں ایک ہال، چھ تدریسی کمروں اور گیارہ کمروں پر مشتمل دارالاقامہ قائم کیا گیا جس کے سامنے ایک طویل برآمدہ حضرت مولانا افتخار احمد بگوی نے بنوا کر دارالعلوم کی عمارت کو مکمل کر دیا۔ حضرت بانی امیر نے معلمین اور متعلمین کے استفادہ کے لیے دارالعلوم کے ساتھ ایک کتب خانہ قائم کیا۔ امیر ثانی نے کتب خانہ کو مزید تقویت و ترقی دی اور اس کے لیے ایک وسیع وکشادہ ہال تعمیر کرایا۔ ذخیرہ کتب کو وسعت دی اور اسے منظم کیا۔

مہتمم: صاحبزادہ ابرار احمد بگوی   مسلک: حنفی بلا تخصیص

مجلسِ مشاورت

دارالعلوم کے انتظام اور تعلیمی تنظیمی امور میں مشورہ کے لیے باقاعدہ طور پر ایک مجلس مشاورت قائم ہے جس میں جید علمائے کرام شامل ہیں اور مجلس حزب الانصار کے احباب مشاورت ہی مہتمم مدرسہ کی رہنمائی کرتے ہیں۔

داخلہ

دارالعلوم میں ۲۰ شعبان سے ۱۰ شوال تک تعطیلات ہوتی ہیں اور اس کے بعد نئے تعلیمی سال کے لیے ۱۱ شوال سے ۲۵ شوال تک داخلہ جاری رہتا ہے۔ جس میں سرپرست کا بوقت داخلہ حاضر ہونا لازمی شرط ہے۔

دارالاقامہ

دارالعلوم میں ایک خوبصورت اور تمام ضروریات سے مزین دارالاقامہ موجود ہے جس میں ۲۶۲ طلبہ رہائش پذیر ہیں جن کے قیام وطعام کے لیے تمام اخراجات ادارہ خود برداشت کرتا ہے۔

ماہنامہ شمس الاسلام کا اجراء

مجلس مرکزیہ حزب الانصار کے زیر اہتمام ایک ماہنامہ شمس الاسلام کے نام سے ہر ماہ بھیرہ

Marfat.com

شریف ضلع سرگودہا سے جاری کیا جاتا ہے۔ جس کے مدیر اعلیٰ صاحبزادہ ابرار احمد بگوی (ایم۔اے) ہیں۔ اس میں مختلف دینی و علمی موضوعات پر مضامین شائع ہوتے ہیں۔

شعبہ افتاء

دارالعلوم میں افتاء و تحقیق کے لیے ایک باقاعدہ شعبہ ہے جس میں مولانا کرم الٰہی صاحب بطور مفتی فرائض انجام دیتے ہیں اور سالانہ چار سو فتاوٰی جاری کیے جاتے ہیں۔

نصاب

دارالعلوم میں مفتی احمد الدین بگوی نے درس نظامی کا نصاب جاری کیا اور مولانا ظہور احمد بگوی نے درس نظامیہ کو ترمیم و اضافہ کے ساتھ جاری رکھا۔ تردید مذاہب باطلہ اور تقابل ادیان کے موضوع پر خاص زور دیا گیا اور قرآن و حدیث کی تعلیم کو خصوصی اہمیت دی گئی۔ مدرسہ میں علوم السنہ الشرقیہ کا شعبہ اور دارالصنائع کا شعبہ قائم ہے جس میں طلبہ کو صابن سازی کی تربیت بھی دی جاتی ہے۔ ۱۹۷۶ء میں نصاب تعلیم پر نظرِ ثانی کر کے اسے دوبارہ جاری کیا گیا اور عہد حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ کر دیا گیا۔

شعبہ جات

دارالعلوم میں کئی شعبہ جات کام کر رہے ہیں جو اس طرح ہیں:

۱۔ شعبہ تعلیم القرآن = ۱۵۰
۲۔ شعبہ علوم دینیہ = ۱۲۰
۳۔ شعبہ السنہ الشرقیہ = ۶۰
۴۔ شعبہ دارالصنائع = ۳۰

کل تعداد = ۳۶۰

اساتذہ کرام کی تفصیل

دارالعلوم عزیزیہ میں پاکستان کے مشہور علماء کرام بطور اساتذہ اور صدر مدرس فرائض انجام دے چکے ہیں جو حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ قاضی سعید الرحمٰن ہزاروی، استاد فقہ و حدیث، صدر مدرس
۲۔ مفتی سیاح الدین کاکاخیل
۳۔ شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان
۴۔ مولانا عبدالقدوس جسٹس شریعت کورٹ و چیئرمین اسلامیات ڈیپارٹمنٹ پشاور یونیورسٹی

امتحانات

طلبا کے ہر ماہ تحریری و زبانی امتحانات لیے جاتے ہیں جن سے تعلیمی رفتار، تدریسی کارکردگی

Marfat.com

اور طلبہ کے مسائل اور ضروریات پر غور و بحث کی جاتی ہے اور اصلاح کے لیے اقدامات کیے جاتے ہیں۔ سالانہ امتحان ماہر عالم دین کی نگرانی میں ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات میں بھی شریک ہوتے ہیں۔

اسناد

دارالعلوم کی تعلیم مکمل کرنے پر فارغ التحصیل طلباء کو سند دی جاتی ہے۔ یہ سند عربی میں ہوتی ہے جبکہ شعبہ تعلیم القرآن سے فارغ ہونے والوں کی اردو میں ایک تصدیق نامہ جاری کیا جاتا ہے۔

جمعیت طلبہ عزیزیہ

بزم اصلاح الکلام کے تحت مدرسہ میں ایک جمعیت طلبہ عزیزیہ کے نام سے ایک تنظیم قائم ہے جس میں مدرسین اور طلبہ کے مذاکرے اور تقریری نشستیں منعقد ہوتی ہیں اور اس کے علاوہ کئی دیگر مشاغل بھی جاری رکھے جاتے ہیں جس سے طلبہ کی تدریس کے علاوہ بیرونی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں۔

۵۶۔ جامعہ عربیہ قاسم العلوم سرگودھا

تعارف

جامعہ عربیہ کی ابتداء یکم اکتوبر ۱۹۶۶ء کو محبوب کالونی گل والا میں کی گئی ۱۹۷۵ء تک یہ مدرسہ جاری رہا جس کے بانی و مہتمم مولانا گلزار احمد مظاہری تھے۔ وقت کے ساتھ یہ مدرسہ ختم ہو گیا اور قاسم ہائی سکول کے نام سے صرف ایک سکول جاری رہا جو حکومت نے قومیا لیا۔ اس کے بعد مولانا محمد عبداللہ علوی نے ایک خالی پلاٹ پر مدرسہ کی پھر ابتدائی کی اور قاری کے ذریعے شعبہ حفظ قائم کیا گیا۔ بعد ازاں انجمن قاسم العلوم کی تنظیم نو کر کے شعبہ حفظ کے ساتھ دوسری کلاسیں جو محبوب کالونی میں تھیں یہاں نئی جگہ منتقل کر دی گئیں اور اس طرح جامعہ عربیہ قاسم العلوم کے نام سے مدرسہ نے دوبارہ بطریق احسن کام شروع کر دیا۔

مہتمم: مولانا محمد عبداللہ علوی   مسلک: بلاتخصیص حنفی

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا محمد حنیف ایم اے فاضل درس نظامی   ۲۔ مولانا محمد وحید علوی فاضل درس نظامی
۳۔ مولانا عطاءاللہ فاضل درس نظامی   ۴۔ مولانا قاری شیر محمد فاضل درس نظامی
۵۔ مولانا سید نذیر احمد بخاری فاضل درس نظامی   ۶۔ مولانا عبدالقادر فاضل درس نظامی

Marfat.com

۷۔ مولانا عزیز الرحمٰن فاضل درس نظامی — ۸۔قاری محمد انور فاضل حفظ و تجوید

۹۔ قاری اللہ داد فاضل حفظ و تجوید — ۱۰۔ماسٹر عطا اللہ ایس وی ٹیچر

۱۱۔ ماسٹر عطا محمد میٹرک — ۱۲۔ماسٹر محمد اعظم ایف۔اے

جامعہ میں تعلیمی وتدریسی نظام

جامعہ میں درس نظامی سے ہٹ کر شروع میں ایک چار سالہ نصاب مرتب کیا گیا جس میں پہلا سال ابتدائیہ، دوسرے سال ادیب عربی، تیسرے سال عالم عربی اور متفرق کتب اور چوتھے سال فاضل کا امتحان دلوایا جاتا ہے۔ دوران کلاس مڈل تک انگلش اور حساب کی تیاری کرائی جاتی ہے اور پانچویں سال میٹرک کا امتحان دلوایا جاتا ہے اور کچھ اضافی دینی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ اس طرح ہائی سکول کے لیے عربی ٹیچروں کی ایک معقول تعداد تیار ہوتی چلی گئی جو عربی ٹیچر اور اوٹی ٹیچر کے طور پر فرائض انجام دیتے۔ نیز فوج کی خطابت کے لیے بھی فاضل عربی معہ میٹرک کی سند کے حامل اساتذہ کو لیا جانے لگا۔

طریقہ تعلیم

جامعہ میں عربی زبان براہ راست پڑھائی جاتی ہے اور ترجمہ قرآن اور اس کی باقاعدہ تفسیر کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ طلباء قرآن پاک سے براہ راست وابستہ رہیں اور قرآن پاک کے بنیادی مضامین کو سمجھ سکیں۔ حدیث کی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے اور ہر سال دورہ حدیث اہتمام سے کروایا جاتا ہے۔

موجودہ نصاب تعلیم

چار درجوں پر مشتمل آٹھ سالہ نظام تعلیم رائج ہے۔

۱۔الثانویہ العامۃ — ۲۔الثانویہ الخاصہ

۳۔العالیہ — ۴۔العالمیۃ

الحاق

جامعہ کا الحاق رابطۃ المدارس پاکستان سے ہے اور طلباء کا امتحان بھی رابطۃ المدارس کے تحت لیا جاتا ہے۔

تصنیفات وشعبہ نشر واشاعت [(۸۳)]

جامعہ کی زیر نگرانی ایک شعبہ تصنیف اور نشر و اشاعت کا ادارہ بھی کام کر رہا ہے جس کے تحت

Marfat.com

کسی صاحب علم کے تحقیقی مضامین اور چھوٹے بڑے دینی رسائل کی اشاعت کی جاتی ہے۔ اس وقت تک ادارہ سے دو کتابیں شائع ہو چکی ہیں:

۱۔ کتاب الصلوٰۃ مرتبہ محمد عبداللہ علوی

۲۔ مسئلہ داڑھی کی شرعی حیثیت مرتبہ شیخ الحدیث مولنا سید محمود الحسن جامع العلوم ملتان۔

درج ذیل کتابیں زیر اشاعت ہیں

۱۔ ذکر اور اس کی اہمیت ۲۔ رہنمائے حج ۳۔ تفہیم اہلحدیث

۴۔ پنجاب کے معروف اساتذہ اور ان کا تعارف اور علمی کارنامے

مکتب

جامعہ کی زیر نگرانی دو مکتب قائم ہیں:

۱۔ مسجد مکتب سکیم کے تحت تین کلاسز پر مشتمل مکتب۔

۲۔ ایک رجسٹرڈ پرائمری سکول جو پانچ جماعتوں پر مشتمل ہے۔

جامعہ کے زیر اہتمام اس کا بھی اہتمام کیا گیا ہے کہ جو بچے جامعہ میں ہی حفظ کرتے ہیں تو ایسے بچوں کو چھٹی ساتویں، آٹھویں کلاس کے جملہ مضامین معہ فارسی و عربی نصاب و گرائمر صرف ونحو فارسی کی بعض کتب اس کے علاوہ انہیں مزید دو سال کے لیے درس نظامی کے ساتھ میٹرک کی پرائیویٹ تعلیم و امتحان کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔

محمد عبداللہ علوی صاحب مہتمم جامعہ عربیہ کا تعارف

پتہ: اصل جائے پیدائش مقام وڈاک خانہ دڑوٹ، تحصیل تلہ گنگ، ضلع چکوال۔

حال: جامعہ عربیہ قاسم العلوم جناح کالونی سرگودہا۔

تعلیمی تعارف

درس نظامی کی تکمیل دارالعلوم دیوبند سے آخری سال ۱۹۴۷ء میں کی اور ۴۸ تا ۶۵ء تلہ گنگ ضلع چکوال مدرسہ اسلامیہ کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا اور اسی میں تعلیم و تدریس کا کام کرتے رہے۔ وہاں بھی دینی تعلیم کے ساتھ اسلامیہ پرائمری سکول کے نام سے پرائمری سکول بھی قائم کیا جس کا ایک عرصہ تک معیار تعلیم بہت بلند تھا اور ہر سال ۱۵، ۱۶ بچے سالانہ وظائف حاصل کرتے رہے اور ۱۹۶۵ء کی

Marfat.com

جنگ کے بعد مولنا گلزار احمد مظاہری کی کوشش پر سرگودھا منتقل ہوئے۔صرف سات ماہ تک جامعہ قاسم العلوم میں کام کیا کہ بعدازاں مولنا کئی ایسے مسائل سے دوچار ہوئے کہ دینی مدرسہ بند کر کے ہائی سکول اپنے بھائی کے حوالے کیا اور خود لاہور تشریف لے گئے۔اس طرح کچھ دوستوں کی حوصلہ افزائی سے بند نے محبوب کالونی گل والا میں ۲۔اکتوبر ۱۹۶۶ء کو جامعہ عربیہ کے نام سے ایک ویرانے میں کام شروع کیا۔ ابتداء میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ایک سال بعد اس سے بھی نکال دیا گیا۔دو تین سال ایک شیعہ مسلک کے آدمی کا ایک کمرہ اور دس مرلہ کا بلاک کرایہ پر لے کر کام شروع کیا۔گرمیوں سردیوں میں وہی اقامت گا تھی وہی درس گاہ، وہی مسجد، نہ سایہ، نہ پانی، بس توکلاً کام ہوتا رہا آخر میں ایک صاحب خیر چودھری غلام حیدر گل اور جناب حاجی مبارک صاحب نے یہ دیکھ کر کہ مسافر طلبہ زیرِ تعلیم ہیں، ان کے پاس مسجد بھی نہیں تو انہوں نے ایک قطعہ زمین دینے کی پیش کش کی۔ چنانچہ دونوں صاحبوں نے مل کر اٹھارہ مرلہ زمین مسجد اور مدرسہ کے لیے دی جس میں مسجد اور اس کے دونوں طرف مدرسہ کے لیے چند کمرے تعمیر کیے گئے اور اس میں ۱۹۶۸ء تا ۱۹۷۸ء تک ایک مختصر سے کام کے ساتھ تعلیم و تدریس کا کام جاری رہا اور ۱۹۷۹ء سے جامعہ اپنی موجودہ شکل میں کام کر رہا ہے۔مولانا عبداللہ علوی کو اس مدرسہ میں دینی خدمات سرانجام دیتے ہوئے ۲۳ سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔اس دوران سینکڑوں طلبہ درس نظامی کی تعلیم حاصل کر کے آپ سے فارغ ہوئے اور اس وقت پاکستان کے مختلف علاقوں میں دینی خدمت کی بجا آوری میں مصروف ہیں۔

۵۷۔ دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال، خوشاب

تعارف

فقیہ العصر حضرت مولانا یار محمد صاحب بندیالوی نے ۱۹۱۰ء میں دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال کی بنیاد رکھی۔ آپ نے خلوص و ایثار کے ساتھ سرزمین بندیال میں تدریسی خدمات کو جاری رکھا۔آپ کے علم سے استفادہ کے لیے طلبہ کاشغر، غزنی، قندہار، سوات، کشمیر، پنجاب اور ہندوستان کے گوشہ گوشہ سے حاضر ہوتے اور علم کی شمع فروزاں کر کے واپس ہوتے۔ مشہور عالم دین مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پروفیسر علامہ شاہ سلیمان اور مفتی محمد شفیع سرگودہا، مولوی احمد شاہ چوکیرہ اور مولوی غلام یٰسین واں بھچراں آپ کے خصوصی شاگردوں میں سے ہیں جنہوں نے جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال سے تعلیم حاصل کی مولانا یار محمد صاحب کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادہ محمد عبدالحق نے دارالعلوم اور مسند افتاء کی تمام ذمہ داریاں سنبھال کر ادارہ کو مزید فعال بنا دیا۔

Marfat.com

مہتمم وصدر مدرس: صاحبزادہ محمد عبدالحق   مسلک: بریلوی

تفصیل اساتذہ شعبہ درس نظامی

۱۔مولانا محمد سعید آف ٹمن ملتان   فاضل درس نظامی ۲۔علامہ مولانا محمد دین بدھووالے   فاضل درس نظامی

۳۔مولانا محب النبی بھوئی گاڑ   فاضل درس نظامی   ۴۔مولانا عبدالحفیظ فاضل درس نظامی

۵۔علامہ عطا محمد بندیالوی فاضل درس نظامی   ۶۔مولانا غلام محمد فاضل بندیال فاضل درس نظامی

۷۔مولانا دوست محمد فاضل درس نظامی

شعبہ حفظ

۱۔ حافظ محمد خان   ۲۔ حافظ غلام محمد   ۳۔ قاری سعید اللہ فیصل آباد

عمارت شروع میں عمارت چند کچے کمروں پر مشتمل تھی اور مسجد بھی کچی تھی لیکن صاحبزادہ عبدالحق مہتمم مدرسہ کی ذاتی کاوشوں سے کچی مسجد کو ایک پرشکوہ مسجد میں تبدیل کر دیا گیا اور اس وقت دارالعلوم کے لیے ۹ پختہ کمرے، چار چھوٹے کمرے، دو گیلریاں اور ایک برآمدہ تعمیر کرایا۔

ہوسٹل

دارالعلوم کے ہوسٹل میں ۲۱۰ طلبہ رہائش پذیر ہیں جن کے اخراجات دارالعلوم کے ذمہ ہیں۔

تعداد طلباء

شعبہ حفظ وناظرہ مقامی = ۱۷۰   شعبہ حفظ وناظرہ بیرونی = ۱۲۰

شعبہ درس نظامی مقامی = ۷۰   شعبہ درس نظامی بیرونی = ۹۰

کل تعداد طلبہ = ۴۵۰

شعبہ نشرواشاعت وتصنیف (۸۴)

دارالعلوم میں باقاعدہ طور پر ایک شعبہ تصنیف کام کر رہا ہے جو نشرواشاعت کے جملہ امور کی انجام دہی کرتا ہے اب تک درج ذیل رسالے ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے مفت تقسیم کیے جا چکے ہیں۔

۱۔ چہل حدیث   ۲۔ سماع موتی   ۳۔کتاب الشفاعت

۴۔ شرح اسماء حسنی   ۵۔حیات استاذ العلماء بندیالوی

۶۔ فاتحہ خوانی کا ثبوت   ۷۔قصر نجدیت پر ایک اور دھماکہ

Marfat.com

۸۔ وہابی مذہب کی حقیقت
۹۔الضرب الشدید علی منکر میلاد الحبیب
۱۰۔ تذکرۃ الصلوٰۃ علی النبی المختار
۱۱۔الوعید الشدید علی مرعی القول السدید
۱۲۔ المفتح المبین
۱۳۔اصدق المقال فی مسئلۃ المیلاد
۱۴۔ المقالۃ المرضیہ فی وسیلۃ خیر البریہ

لائبریری

علامہ یار محمد بندیالوی کا ذاتی کتب خانہ کثیر اور نایاب عربی کتب پر مشتمل ہے جو ''فقیہ العصر لائبریری'' کے نام سے موسوم ہے۔ دارالعلوم کے طلبہ اور بندیال کے دیگر اصحاب اسی کتب خانہ سے استفادہ کرتے ہیں۔اس وقت کتب خانہ میں ۱۲ ہزار کتب موجود ہیں جو قدیم وجدید علوم سے متعلق ہیں۔

سالانہ جلسہ

دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ کا سالانہ جلسہ ۲۱-۲۲ محرم الحرام کو بندیال میں منعقد ہوتا ہے۔جس میں پورے پاکستان کے جید علماء کرام، مشائخ عظام تشریف لاتے ہیں اور محسن اہلِ سنت کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

بزم فقیہہ العصر

بزم فقیہ العصر دارالعلوم جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال کے نام سے طلباء ادارہ کی یہ بزم قائم ہے جو ادارہ کے بانی فقیہ العصر علامہ یار محمد بندیالوی کے نام سے موسوم ہے۔اس کا مقصد مدارس دینیہ کے طلباء کی تحریر وتقریر کی صلاحیتوں کو اُجاگر کرنے کے لیے تقریری مقابلے منعقد کرنا، مقابلہ حسن قرأت منعقد کرنا، مذہبی لٹریچر شائع کرنا۔عقائد واعمال کی اصلاح کے لیے تبلیغی جلسے منعقد کرنا ہے۔اس بزم کے سرپرست صاحبزادہ محمد ظفر الحق بی۔اے اور صدر قاری غلام سرور باروی ہیں۔

۵۸۔مدرسہ البنات جامعہ علمیہ ڈی بلاک، سیٹلائیٹ ٹاؤن، سرگودھا

تعارف

معاشرہ کی اصلاح و بہبود میں عورت کو کافی حد تک عمل ودخل ہے اگر عورت دین دار، پابند صوم و صلوٰۃ اور اخلاقِ حسنہ سے آراستہ ہے تو وہ ایک فرد یا ایک خاندان کی نہیں بلکہ کئی خاندانوں کی اصلاح کا باعث بن سکتی ہے۔اسی نکتہ نظر کو مدنظر رکھ کر اراکین جامعہ علمیہ نے ۱۹۸۳ء میں چھ سال پہلے اس مدرسۃ البنات کا اجراء کیا۔اس وقت اس مدرسہ کو طالبات کی تعلیم وتربیت کے لیے سرگودھا میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔

Marfat.com

مہتمم: مولوی محمد صدیق رئیس الجامعہ۔ ناظم: میاں عبدالستار

صدر معلّمہ: اُمِ بلال فاضل درس نظامی وفاق المدارس سلفیہ

داخلہ

۱۵۔شوال تا ۳۰ شوال پرائمری پاس ہونا ضروری ہے اور قرآن مجید ناظرہ پڑھا ہونا ضروری ہے۔

شعبہ جات

جامعہ میں طالبات کے لیے تین شعبے قائم ہیں:

۱۔ شعبہ قرآن مجید حفظ و ناظرہ ۲۔شعبہ درس نظامی (تفسیر، حدیث فقہ اور اصول فقہ)

۳۔ جدید علوم کا شعبہ (اردو، حساب، خانہ داری)

مسلک: اہلحدیث

تبلیغی پروگرام

جامعہ علمیہ میں ہفتہ وار علمی و تبلیغی پروگرام ہوتا ہے جس میں طالبات تقاریر کرتی ہیں۔تعلیمی سال کے اختتام پر ایک عظیم الشان تبلیغی اجتماع ہوتا ہے جس میں معلمات اور طالبات کے علاوہ ملک بھر سے مبلغات تشریف لاکر اصلاح معاشرہ اور اسلامی موضوعات پر تقریریں کرتی ہیں۔اس طرح سینکڑوں کی تعداد میں خواتین مستفید ہوتی ہیں۔

الحاق: جامعہ کا الحاق وفاق المدارس سلفیہ سے ہو چکا ہے۔

مدت تعلیم

پانچ سال کا کورس ہے جس میں درس نظامی، وفاق اور فاضل عربی کی تیاری اور امور خانہ داری سے واقفیت دلائی جاتی ہے۔

امتحانات

۱۹۸۳ء تک پانچ سال کے عرصے میں دس طالبات نے سند فراغت حاصل کر کے وفاق المدارس سلفیہ کا امتحان دیا اور ممتاز پوزیشن حاصل کر کے ایم۔اے کی ڈگری حاصل کی۔

عملہ مدرسۃ البنات

صدر معلّمہ	اُمِ بلال	فاضل درس نظامی و وفاق المدارس سلفیہ
نائب معلّمہ	حمیدہ بیگم	ایضاً

Marfat.com

قاریہ	فرزانہ بیگم	حافظ قاریہ
معلمہ اردو	گلناز بی بی میٹرک	
شیخ الحدیث	مولانا محمد صدیق	

عمارت جامعہ

جامعہ کی عمارت دو منزلہ ہے اور چاروں طرف چار دیواری سے محفوظ ہے۔ درس گاہیں جن میں دارالقرآن و دارالحدیث واقع ہیں الگ ہیں اور ہوسٹل کی عمارت الگ تھلگ ہے۔ اس میں بیس کمرے، دو باورچی خانے ایک ڈائنگ ہال اور تین تدریس گاہیں ہیں۔

۵۹۔ دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام سیال شریف، سرگودھا

تعارف

حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی نے ۱۸۴۳ء/۱۲۶۰ھ میں آستانہ سیال شریف کی خانقاہ کے ساتھ دینی تعلیم کے لیے دارالعلوم کی تاسیس فرمائی۔ ۱۸۸۲ء میں آپ کی وفات پر آپ کے فرزند خواجہ محمد دین (حضرت ثانی) سجادہ نشین نے دارالعلوم کی خدمات جاری رکھیں۔ اس دینی ادارہ میں دوسرے مدرسین کے علاوہ مولانا معظم دین مردلوی، قاضی احمد نوشہروی، مولانا غلام محمد للہی، قاضی عبدالباقی کرسالوی اور مولانا حافظ جمال الدین گھوٹوی جیسے جید علماء نے سلسلہ درس و تدریس ادا کیا۔ ۱۹۲۹ء میں خواجہ محمد دین صاحب کی وفات پر خواجہ قمرالدین سیالوی سجادہ نشین اور سربراہ مدرسہ ہوئے۔ آپ ایک علمی شخصیت تھے۔ آپ نے اپنے استاد معظم مولانا معین الدین اجمیری کو اجمیر شریف سے اس دارالعلوم میں بلالیا۔ اس طرح اپنے ذاتی علمی ذوق وشوق کی بدولت دارالعلوم میں خاطر خواہ ترقی و وسعت فرمائی۔

آستانہ کے ساتھ دارالعلوم کی عمارت علمی ضروریات کے لیے ناکافی تھی۔ لہٰذا ۶۱ ستمبر ۱۹۶۴ء کو شہر کے دو مربعے زمین پر دینی ادارے کو منتقل کر دیا گیا۔ حکومت نے ڈپٹی کمشنر سرگودہا کی صدارت میں کمیٹی مقرر کی۔ اس کمیٹی نے محکمہ اوقاف، ڈسٹرکٹ کونسل اور آستانہ عالیہ کے تعاون سے شاندار عمارت تعمیر کی۔ یہ جگہ سرگودہا سے ۴۵ کلومیٹر اور جھنگ سے ۴۷ کلومیٹر فاصلہ پر سرگودہا جھنگ روڈ پر واقع ہے۔ اس کے لیے ۱۵ مربع زمین نواب اللہ بخش ٹوانہ نے دارالعلوم کے دینی خرچ کے لیے وقف کی۔

مہتمم: ملک الطاف حسین ناظم اعلیٰ: محمد قمرالدین سیالوی

مسلک: حنفی بریلوی ٹیلیفون نمبر: ۴۹۳۱ سرگودھا۔

Marfat.com

تعلیمی شعبہ جات: شعبہ حفظ، شعبہ درس نظامی، شعبہ جدید کورس

فارغ التحصیل طلباء کی فہرست

کی تفصیل اگلے صفحے پر دی جا رہی ہے:

دارالعلوم ضیاء شمس الاسلام کے ''کل فارغ التحصیل طلباء کی تفصیل کا گوشوارہ

سال	حفاظ	درس نظامی	میٹرک و درس نظامی	ایف اے و درس نظامی	بی اے و درس نظامی	ایم اے و درس نظامی
۱۹۶۷ء	۹	۳				
۱۹۶۸ء	۱۳	۳				
۱۹۶۹ء	۱۰	۴				
۱۹۷۰ء	۱۴	-	۱۰			
۱۹۷۱ء	۱۴	-	۱۲	۱۰		
۱۹۷۲ء	۷	-	۱۴	۶		
۱۹۷۳ء	۸	۱	۷	۲	۴	
۱۹۷۴ء	۸	۰	۷	۷	۲	
۱۹۷۵ء	۶	۱۰	۱۲	۴	۱	
۱۹۷۶ء	۸		۶	۲	۵	
۱۹۷۷ء	۶	۵	۸	۵	-	
۱۹۷۸ء	۸		۱۱	۴	۱	
۱۹۷۹ء	۶	۳	۹	۵	۲	
۱۹۸۰ء	۵	۴	۱۱	۷		۵
۱۹۸۱ء	۸		۱۱	۶		۴
میزان	۱۳۰	۳۳	۱۲۸	۵۸	۱۵	۹

نوٹ: یہاں سے ۹ فارغ التحصیل طلباء ایم۔ اے کے امتحانات امتیازی حیثیت سے پاس کر چکے ہیں۔

Marfat.com

دارالعلوم کے طلباء کی امتیازی پوزیشن

درج ذیل طلباء نے بورڈ اور یونیورسٹی سے امتیازی پوزیشنیں حاصل کیں۔

۱۔ محمد شریف صاحب نے ۱۹۷۱ء میں ایف۔اے کے امتحان میں بورڈ میں تیسری پوزیشن حاصل کی اور جامعہ کراچی سے عربی میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

۲۔ حافظ عطا محمد صاحب نے ۱۹۷۵ء میں میٹرک کے امتحان میں دوسری اور ۱۹۷۷ء میں ایف۔اے کے امتحان میں بورڈ سے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ بی۔اے میں سنٹر گورنمنٹ کالج فیصل آباد سے اوّل پوزیشن حاصل کی۔

۶۰۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ، ضلع سرگودھا

تاریخی و علمی پس منظر

انجمن تعلیم المسلمین غوثیہ (رجسٹرڈ) بھیرہ ضلع سرگودھا کے زیر انتظام دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ۱۹۲۵ء سے علوم دینیہ کی خدمت میں سرگرم ہے اور جدید اسلامی علوم کی ایک معیاری درس گاہ ہے۔ اس کی ابتداء حضرت پیر محمد شاہ صاحب نے کی اور اصلاح و تشکیل نو پیر محمد کرم شاہ الازہری نے کی۔ آپ نے مختلف مدارس کے مناہج الدارستہ (Sallabus) کی روشنی میں ایک نیا دینی نصاب مرتب کیا جو جدید علوم، قدیم علوم اور عربی کی تعلیم پر مشتمل ہے اور دارالعلوم ۱۹۵۶ء سے اس نصاب کے مطابق عمل پیرا ہے۔ دارالعلوم کی نشاۃ ثانیہ کے دوران نصاب مرتب کرتے وقت طلباء کے لیے معاشیات اور سیاسیات کی تعلیم لازمی کر دی گئی ہے تاکہ یہاں سے فارغ التحصیل علماء قدیم و جدید دونوں قسم کے علوم سے بہرہ ور ہوں۔ طلباء کو درس نظامی کے ساتھ ساتھ فاضل عربی اور دورہ حدیث کے علاوہ بی۔اے تک تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ درس گاہ ۱۹۹۰ء تک نئے نصاب کے ساتھ اپنے ۳۴ سال مکمل کر چکی ہے اور یہاں سے فارغ التحصیل علماء زندگی کے درج ذیل شعبوں (۸۵) میں کام کر رہے ہیں:

۱۔ فوج کے اندر بطور خطیب و نائب خطیب۔ ۲۔ پاکستان کے مختلف حصوں میں فرائض خطابت۔

۳۔ مختلف تعلیمی اداروں میں بطور ٹیچر و پروفیسر۔ ۴۔ بیرون ملک تبلیغی مشن میں تبلیغی فرائض۔

۵۔ دارالعلوم کی ذیلی برانچوں میں (جو پاکستان کے مختلف حصوں میں واقع ہیں) فارغ التحصیل طلباء و فضلا کی درس و تدریس میں شمولیت۔

دارالعلوم سے متصل ایک پرائمری سکول محمدیہ غوثیہ بھی کام کر رہا ہے اور اس کے علاوہ طالبات

Marfat.com

کی تعلیم کے لیے دارالعلوم سے ملحق الکلیۃ الغوثیہ للبنات (غوثیہ گرلز کالج) بھیرہ، ضلع سرگودہا کے نام سے ایک علیحدہ درس گاہ بھی بطریق احسن کام کر رہی ہے جس کا نصاب تعلیم (۸٦) چار سال پر مشتمل ہے اور دارالعلوم کی طرح اس کا انتظام بھی انجمن تعلیم المسلمین (رجسٹرڈ) بھیرہ چلا رہی ہے اور اس ادارے کے انتظام اور تعلیم سے متعلق اسی انجمن کی ایک ذیلی کمیٹی بھی قائم کی گئی ہے۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ کی نمایاں تعلیمی خدمات کے پیش نظر یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے نوٹیفکیشن نمبر ۴۱۸/اے سی اے ی/۸۷/۹۴ بتاریخ ۸۔ جنوری ۱۹۸۷ء کے تحت اس کی سند کو ایم۔اے عربی/ایم۔اے اسلامیات کے مساوی قرار دیا ہے۔

تعداد طلباء و تعلیمی سہولیات

دارالعلوم میں اس وقت ۳۰۰ طلباء درس و تدریس میں مصروف ہیں جن کے قیام و طعام و ہوسٹل کے اخراجات کی کفیل دارالعلوم کی انتظامیہ ہے۔ طلبہ کو لائبریری کی طرف سے کتابیں بلا معاوضہ مہیا کی جاتی ہیں اور ان سے کسی قسم کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ جب کہ غریب طلباء کو علاج معالجہ کی سہولیات کے علاوہ وظائف بھی دیے جاتے ہیں۔

انتظامیہ : انجمن تعلیم المسلمین غوثیہ (رجسٹرڈ) بھیرہ ضلع سرگودہا۔

پرنسپل و سرپرست اعلیٰ: حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری

وائس پرنسپل: صاحبزادہ محمد امین الحسنات شاہ

آنرز ان عربیک، ایم۔اے عربی، ایم۔اے اسلامک لاء جامعہ القریٰ مکہ مکرمہ و فارغ التحصیل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ۔

تفصیل اساتذہ شعبہ علوم قدیمہ

۱۔ مولانا حافظ محمد خان نوری، آنرز ان عربیک ایم۔اے و فارغ التحصیل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ۔

۲۔ مولانا عطا محمد ملک، آنرز ان عربیک ایم۔اے و فارغ التحصیل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ۔

۳۔ مولانا قاضی محمد ایوب، آنرز ان عربیک ایم۔اے و فارغ التحصیل دارالعلوم۔

۴۔ مولانا محمد سعید اسعد، آنرز ان عربیک ایم۔اے و فارغ التحصیل دارالعلوم۔

۵۔ مولانا عبدالرزاق صدیقی، آنرز ان عربیک ایم۔اے و فارغ التحصیل دارالعلوم۔

٦۔ مولانا ملک محمد بوستان، آنرز ان عربیک ایم۔اے و فارغ التحصیل دارالعلوم۔

Marfat.com

۷۔ مولانا محمد انور مگھالوی، آنزان عربیک ایم۔اے وفارغ التحصیل دارالعلوم۔

۸۔ مولانا صاحب نور خان، آنزان عربیک ایم۔اے وفارغ التحصیل دارالعلوم۔

۹۔ مولانا محمد رمضان، آنزان عربیک ایم۔اے وفارغ التحصیل دارالعلوم۔

۱۰۔ مولانا غلام مصطفےٰ خان، آنزان عربیک ایم۔اے وفارغ التحصیل دارالعلوم۔

۱۱۔ مولانا محمد اکرم لاہوری، آنزان عربیک ایم۔اے وفارغ التحصیل دارالعلوم۔

اساتذہ کرام شعبہ حفظ وقرأت وناظرہ

۱۔ قاری الحافظ محمد یوسف
۲۔ الحاج قاری محمد بشیر احمد مدنی
۳۔ مولانا قاری الحافظ شبیر احمد کشمیری
۴۔ الحاج میاں عبدالمجید
۵۔ الحاج حافظ شیخ عبدالرحمٰن

اساتذہ کرام شعبہ علوم جدیدیہ (۸۸)

۱۔ پروفیسر حافظ احمد بخش — آنرز ان عربیک، گولڈ میڈلسٹ، ایم۔اے اکنامکس پنجاب وفارغ التحصیل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ۔

۲۔ مولانا عبدالمجید ارشد — آنرز ان عربیک، ایم۔اے وفارغ التحصیل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ۔

۳۔ مولانا محمد انور حبیب — آنرز ان عربیک گولڈ میڈلسٹ ایم۔اے وفارغ التحصیل دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ۔

۴۔ پروفیسر چوہدری مظفر خان — ایم۔اے اکنامکس پنجاب۔

عمارت

دارالعلوم کی موجودہ عمارت چالیس کمروں پر مشتمل ہے طلبہ کی تعداد میں اضافہ کے باعث یہ وسیع عمارت بھی تنگ معلوم ہونے لگی۔ اسی ضرورت کی بنا پر دارالعلوم کی انتظامیہ نے ساڑھے باون کنال مزید اراضی خریدی جس پر مندرجہ ذیل منصوبے (۸۹) زیر تکمیل ہیں:

۱۔ عظیم الشان مسجد۔
۲۔ پانچ صد طلبہ کے لیے دارالاقامہ (ہوسٹل)۔
۳۔ لیکچر ہال مع لائبریری۔
۴۔ لڑکیوں کے لیے ڈگری کالج۔
۵۔ اساتذہ کے لیے باوقار رہائش گاہیں۔
۶۔ ڈسپنسری جس میں ایکسرے اور ٹیسٹ لیبارٹری کا بھی انتظام ہوگا۔

Marfat.com

۷۔ طلبہ کے لیے کھیل کے میدان۔

۸۔ ۲۶۔ مارچ ۱۹۸۳ء کو ہوسٹل کے ایک بلاک کا افتتاح ہوا جو مکمل ہو چکا ہے۔ یہ بلاک دو منزلہ اور ۶۰ جدید کمروں پر مشتمل ہے جس کی ہر منزل میں دو سو فٹ لمبا کاریڈور ہے۔ اس میں جدید طرز کے ٹائلٹ اور غسل خانے لگائے گئے ہیں۔ اسی طرح کا دوسرا بلاک بھی زیر تعمیر ہے۔

۹۔ اساتذہ کے لیے دس بنگلے جن میں دو بیڈروم ایک ڈرائنگ روم، برآمدہ، کچن وغیرہ مکمل ہو چکے ہیں جو ہر قسم کی جدید سہولتوں سے آراستہ ہیں۔ ان کو اساتذہ کرام رہائشی مقاصد کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔

۱۰۔ گرلز کالج کے لیے دس خوبصورت کمرے ۲۰×۲۴ سائز کے تیار ہو چکے ہیں اور ایک لیکچر ہال معہ لائبریری (آڈیٹوریم) کے بھی مکمل ہو چکا ہے۔ یہ ایک پُرشکوہ عمارت ہے۔

دارالعلوم کے سابقہ نتائج اور کارکردگی

۱۔ سرگودہا بورڈ میں ۱۹۶۳ء میں دارالعلوم کا میٹرک کا نتیجہ سو فی صدر ہا اور عالم عربی کے امتحان میں دارالعلوم کا طالب علم صوبہ بھر میں اوّل اور دوئم آیا۔

۲۔ ۱۹۶۴ء میں میٹرک ادیب عربی کا نتیجہ سو فی صدر ہا اور دارالعلوم کے طالب علم نے بورڈ میں سکینڈ پوزیشن حاصل کی۔

۳۔ ۱۹۶۵ء میں ادیب عربی اور عالم عربی میں دارالعلوم کا طالب علم صوبہ بھر میں سکینڈ رہا۔

۴۔ ۱۹۶۶ء تا ۱۹۸۴ء تک دارالعلوم کے ہر سال کے نتائج نہایت شاندار اور بورڈ میں نمایاں رہے اور طلباء امتیازی نمبروں سے پوزیشن حاصل کر کے کامیاب ہوتے رہے۔

۵۔ ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۸ء تک ادیب عربی اور فاضل میٹرک کے نتائج سو فی صدر ہے۔ ایف۔ اے کے نتائج ۸۵ فی صدر ہے اور دارالعلوم کے طلباء ہر سال پہلی پوزیشنوں میں نمایاں پوزیشن حاصل کرتے رہے۔

مندرجہ بالا نتائج کی بنا پر دارالعلوم کی نمایاں کارکردگی کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ ان ہی نتائج کی بنیاد پر دارالعلوم کا شمار پاکستان کے جدید اور قدیم علوم کے اداروں میں صف اوّل میں ہوتا ہے۔

دارالعلوم کی ذیلی برانچیں

مرکزی دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف کی درج ذیل ذیلی برانچیں بھی ملک کے مختلف حصوں میں تعلیم و تدریس میں دین و ملت کی خدمت میں مصروف عمل ہیں۔

Marfat.com

۱۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سیالکوٹ چھاؤنی۔

۲۔ دارالعلوم قمرالاسلام سلیمانیہ پنجاب کالونی، کراچی نمبر ۶۔

۳۔ جامعہ رضویہ انوارالعلوم ۲۴-ایچ، واہ کینٹ۔ ۴۔ دارالعلوم چشتیہ غوثیہ، منڈی بہاءالدین۔

۵۔ دارالعلوم ریاض المدینہ، گوجرانوالہ۔ ۶۔ دارالعلوم ضیاءالقرآن بوکن شریف، ضلع گجرات۔

۷۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ چک شہزاد، اسلام آباد۔ ۸۔ دارالعلوم محمدیہ رضویہ پنڈ دادنخان۔

۹۔ دارالعلوم قمرالعلوم گجرات۔

نصاب تعلیم دارالعلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودھا (۹۰)

سال اوّل

مضامین	مجوزہ کتب
۱۔ صرف	تسہیل الصرف زرادی
۲۔ نحو	تسہیل النحو -شرح مائۃ عامل
۳۔ ادیب وانشا	مفیدالطالبین-انشاالعربیہ (اوّل)
۴۔ فارسی	کلید مصادر کریما
۵۔ انگریزی	نصاب جماعت نہم
۶۔ قراۃ وتجوید	آخری پارہ حفظ، مشق

سال دوم

مضامین	مجوزہ کتب
۱۔ صرف	(۱) دستورالمبتدی (۲) علم الصیغہ (منتخب)
۲۔ نحو	(۱) النحو الواضح ابتدائی ہر سہ حصص (۲) ہدایت النحو (منتخب ابواب)
۳۔ فقہ	نورالایضاح
۴۔ حدیث	اربعین امام نوویؒ
۵۔ منطق	تسہیل المنطق
۶۔ ادب	اسلوب الصحیح (اوّل-دوم)
۷۔ انشاء	انشاءالعربیہ (دوم-سوم)

Marfat.com

۸۔ فارسی	پند نامہ ، گلستان
۹۔ قرأۃ وتجوید	پارہ ۲۹،۲۸ حفظ۔مشق

سال سوم

مضامین	مجوزہ کتب
ا۔ نحو	النحو الواضح الثانوی ہر سہ حصص
۲۔ ادب وانشاء	بستان الادب اوّل، دوم، معلم الانشاء اول، دوم
۳۔ فقہ	قدوری
۴۔ منطق	(ا) مرقات (۲) شرح تہذیب
۵۔ عقائد	شرح عقائد نسفی
۶۔ حدیث وتاریخ حدیث	(ا) ریاض الصالحین (۲) سنت خیر الانام
۷۔ قرآن وتاریخ قرآن	سورہ لقمان۔مقدمہ ضیاء القرآن
۸۔ تاریخ	محاضرات
۹۔ انگلش لازمی	بمطابق نصاب میٹرک

نوٹ: اس سال طلبہ ادیب عربی کا امتحان دیں گے۔

سال چہارم

مضامین	مجوزہ کتب
ا۔ ادب	منہاج الادب۔طیب النغم
۲۔ حدیث	ریاض الصالحین
۳۔ اسلامیات لازمی	بمطابق نصاب میٹرک
۴۔ انگریزی لازمی	بمطابق نصاب میٹرک
۵۔ سائنس جنرل	بمطابق نصاب میٹرک
۶۔ ریاضی جنرل	بمطابق نصاب میٹرک
۷۔ مطالعہ پاکستان	بمطابق نصاب میٹرک
۸۔ اردو	نصاب اردو
۹۔ اسلامیات اختیاری	بمطابق نصاب میٹرک

Marfat.com

نوٹ: اس سال طلبہ میٹرک کا امتحان دیں گے۔

سال پنجم

مضامین	مجوزہ کتب
ا۔ تفسیر	تفسیر بیضاوی جزء ۲۶ تا آخر
۲۔ حدیث شریف	مشکوٰۃ شریف (منتخب ابواب)
۳۔ اصولِ حدیث	شرح نخبۃ الفکر
۴۔ فقہ	کنز الدقائق۔ سراجی
۵۔ اصول فقہ	اصول الشاشی
۶۔ بلاغت معانی	(۱) البلاغۃ الواضحۃ (۲) تلخیص المفتاح
۷۔ مناظرہ	رشیدیہ
۸۔ انگریزی لازمی	بمطابق نصاب ایف۔اے
۹۔ اقتصادیات لازمی	بمطابق نصاب ایف۔اے
۱۰۔ فارسی	بوستان

نوٹ: میٹرک پاس طلبہ یہی کورس چوتھے سال پڑھیں گے۔

سال ششم

مضامین	مجوزہ کتب
ا۔ اصولِ فقہ	نور الانوار
۲۔ ادب	بستان الادب (اول۔دوم)
۳۔ انگریزی لازمی	بمطابق نصاب ایف۔اے
۴۔ اقتصادیات اختیاری	بمطابق نصاب ایف۔اے
۵۔ شہریت (سوکس) اختیاری	بمطابق نصاب ایف۔اے
۶۔ اردو لازمی	بمطابق نصاب ایف۔اے
۷۔ مطالعہ پاکستان لازمی	بمطابق نصاب ایف۔اے
۸۔ اسلامیات لازمی	بمطابق نصاب ایف۔اے

نوٹ: اس سال طلباء ایف۔اے کا امتحان دیں گے۔

Marfat.com

سال ہفتم

مضامین	مجوزہ کتب
۱۔ تفسیر	بیضاوی شریف (آل عمران تا توبہ) الاتقان (منتخب ابواب)
۲۔ فقہ	ہدایہ اولین
۳۔ اصولِ فقہ	حسامی۔ مصطفیٰ (امام غزالی)
۴۔ اصول حدیث	الباعث الحثیث
۵۔ تصوف	کشف المحجوب
۶۔ تاریخ فقہ	تاریخ التشریع الاسلامی (خضری)
۷۔ تاریخ	مقدمہ ابن خلدون
۸۔ ادب	حماسہ۔ عبرات۔ مقامات الکامل للمبرد
۹۔ انشاء	تمرینات معلم الانشاء جزء ثالث

فاضل عربی سال اوّل

سال ہشتم

مضامین	مجوزہ کتب
۱۔ تفسیر	بیضاوی شریف (سورہ البقرہ)
۲۔ حدیث	موطا امام مالک
۳۔ ادب	دیوان متنبی۔ دیوان حماسہ
۴۔ فقہ	ہدایہ شریف
۵۔ الانشاء والعروض	انشاء کی تمرین۔ محیط الدائرہ
۶۔ تاریخ	(۱) محاضرات الامم (۲) تاریخ ادب عربی للزیات
۷۔ فلسفہ	(۱) تاریخ فلاسفۃ الاسلام، شمس بازغہ
۸۔ انگلش لازمی	بمطابق نصاب بی۔اے

نوٹ: اس سال طلبہ فاضل عربی کا امتحان دیں گے۔

Marfat.com

سال نہم

مضامین	مجوزہ کتب
۱۔ انگریزی لازمی	تیاری امتحان بی۔اے
۲۔ سیاسیات اختیاری	تیاری امتحان بی۔اے
۳۔ اقتصادیات اختیاری	تیاری امتحان بی۔اے
۴۔ عربی	تیاری امتحان بی۔اے
۵۔ مطالعہ پاکستان	تیاری امتحان بی۔اے
۶۔ اسلامیات لازمی	تیاری امتحان بی۔اے

نوٹ: اس سال طلبہ بی۔اے کا امتحان دیں گے۔

سال دہم

مضامین	مجوزہ کتب
۱۔ حدیث	بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف
۲۔ فقہ	ہدایہ آخیرین
۳۔ اصول فقہ	توضیح وتلویح
۴۔ عقائد	الاقتصاد فی الاعتقاد

مجوزہ چار سالہ نصاب تعلیم

برائے الکلیۃ الغوثیہ للبنات (غوثیہ گرلز کالج) بھیرہ ضلع سرگودھا (۹۱)

سال اوّل

مضامین	مجوزہ کتب
قرآن حکیم	سورہ الاحزاب، سورہ الفتح، سورہ الحجرات، (ترجمہ وتفسیر) سورہ یٰسین، سورہ الملک (ترجمہ وتفسیر وحفظ)
احادیث طیبہ	منتخب احادیث کا مجموعہ
فقہ	نورالایضاح کتاب الطہارات وکتاب الصلوٰۃ

Marfat.com

صرف	کتاب الصرف
نحو	کتاب النحو
قرأت وتجوید	حفظ و مشق
انگلش	بمطابق نصاب ایف ۔ اے

سال دوم

مضامین	مجوزہ کتب
قرآنِ حکیم	سورہ الواقعہ، سورہ المزمل (حفظ وترجمہ وتفسیر) پارہ عم یتسالون نمبر ۳۰ (ترجمہ وتفسیر) آخری نصف زبانی یاد کرنا۔
احادیث طیبہ	منتخب احادیث کا مجموعہ
فقہ	نورالایضاح (کتاب الصوم، کتاب الزکوۃ، کتاب الحج)
صرف ونحو	النحو الواضح ابتدائی سہ حصص۔
ادب عربی	بستان الادب، حصہ اوّل مطابق نصاب ایف ۔ اے
الانشاء	معلّم الانشاء حصہ اوّل
انگلش	بمطابق نصاب ایف ۔ اے
ہوم اکنامکس	بمطابق نصاب ایف ۔ اے

سال سوم

مضامین	مجوزہ کتب
قرآنِ حکیم	سورہ البقرۃ ترجمہ وتفسیر (بمطابق نصاب ایف ۔ اے)
احادیث طیبہ	مجموعہ احادیث بمطابق نصاب ایف ۔ اے،
	اسلامیات لازمی واختیاری
فقہ	قدوری شریف (حصہ عبادات)
عربی ادب	بستان الادب (حصہ دوم) بمطابق نصاب ایف ۔ اے
انگلش	بمطابق نصاب ایف ۔ اے
اردو	بمطابق نصاب ایف ۔ اے

Marfat.com

مطالعہ پاکستان	بمطابق نصاب ایف۔اے
اسلامیات لازمی	بمطابق نصاب ایف۔اے
اسلامیات اختیاری	بمطابق نصاب ایف۔اے
ہوم اکنامکس	بمطابق نصاب ایف۔اے

نوٹ: امسال ایف۔اے کا امتحان سرگودھا بورڈ سے دلایا جائے گا۔

سال چہارم

مضامین	مجوزہ کتب
قرآنِ حکیم	بیضاوی شریف (سورہ البقرۃ)
احادیث طیبہ	موطا امام مالک
فقہ	ہدایہ شریف (اولین)
ادب عربی	حصہ نظم = حماسہ، متنبی، دیوان حسان المنغلیات
	حصہ نثر = العبرات، مقامات حریری
الانشاء	معلم الانشاء حصہ دوم دمشق
تاریخ	بنو عباس، ادب عربی
	مقدمہ ابن خلدون
	تاریخ فلاسفۃ الاسلام

نوٹ: امسال فاضل عربی کا امتحان سرگودھا بورڈ سے دلایا جائے گا۔

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری

خاندانی و تعلیمی پس منظر

آپ ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۳۶ھ بمطابق یکم جولائی ۱۹۱۸ء کو بھیرہ شریف ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام پیر محمد شاہ ہے۔ آپ نسبتاً ہاشمی قریشی اور مسلکاً حنفی ہیں۔ آپ کی کنیت ابوالحسنات ہے۔ ۱۹۳۶ء میں گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور دارالعلوم محمدیہ غوثیہ سے درس نظامی اور فنون کی تعلیم حاصل کی۔ دورہ حدیث صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی سے مکمل کیا۔ ۱۹۴۵ء میں آپ نے پنجاب یونیورسٹی سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ ۱۹۵۱ء میں مزید تحصیل علم

Marfat.com

کے لیے جامعہ ازہر (مصر) تشریف لے گئے اور وہاں جامعہ ازہر کا چھ سالہ کورس ساڑھے تین سال میں پاس کرلیا۔

صحافتی زندگی

حضرت موصوف حنفی مسلک کے ایک بلند پایہ عالم ہیں۔ انہوں نے ہر جگہ اپنے مسلک کی ترجمانی کی ہے۔ ان کے زاویہ نگاہ سے تو اختلاف ہوسکتا ہے لیکن ان کے خلوص اور اپنے مسلک سے سچی وفاداری میں مطلق کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔ آپ نے ۱۹۷۰ء میں اپنی صحافتی زندگی کا آغاز فرمایا اور رسالہ ماہنامہ ضیائے حرم کے ذریعے تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اور نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں بہترین صحافت کا معیار پیش کیا۔ آپ نے فروری ۱۹۷۶ء میں سربراہان کے عنوان کے تحت پائیدار اتحاد کے لیے اپنا پانچ نکاتی فارمولا پیش کیا جو مسلمان قوم کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنے کے لیے مثالی ہے۔

سیاسی کردار

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب کی زندگی ہر میدان میں اسلام کی بالادستی کی آئینہ دار ہے۔ آپ سیاسی میدان میں بھی ''تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان'' کے قرآنی احکام پر مکمل عمل فرماتے ہیں۔ اپنے سیاسی کردار کو ہر اس آلائش سے پاک رکھا جو سیاستدانوں کے لیے موزوں نہیں سمجھتے۔ مخالفت اور حمایت میں ذاتی اغراض و مقاصد کا قطعاً کوئی دخل نہیں بلکہ اللہ پاک اور اس کے حبیب کی رضا اور خوشنودی ہی آپ کا نصب العین ہے اور اسی مقصد کے حصول کے لیے تحریری اور تقریری سیاسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

تصنیفات (۹۲)

۱۔ آپ نے منکرین سنت کے رد میں اپنی معرکۃ الآرا کتاب ''سنت خیر الانام'' قوم کے ان نوجوانوں کی خدمت میں پیش کی جو غلام احمد پرویز جیسے نام نہاد مصلح اور تجدد پسند کے دام میں گرفتار ہوتے چلے جا رہے تھے۔

۲۔ ضیاء القرآن: انیس سال کی طویل مدت میں پینتیس سو صفحات پر مشتمل قرآن مجید کی تفسیر پانچ جلدوں میں اردو زبان میں مکمل فرمائی۔

۳۔ آپ نے اسلام کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کرتے ہوئے اسلامی موضوعات پر کئی ایک مقالہ جات مختلف کانفرنسوں میں پیش کیے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

Marfat.com

۱۔ اُسوۂ حسنہ — شام ہمدرد فلیٹیز ہوٹل، لاہور۔

۲۔ حضور نبی رحمت بحیثیت معلم اخلاق — بین الاقوامی کانفرنس نیو کیمپس پنجاب یونیورسٹی، لاہور ۱۱۔ مئی ۱۹۷۹ء

۳۔ سرور کائنات کا نظام اخلاق — شام ہمدرد انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل، راولپنڈی ۴ مارچ ۱۹۸۰ء

۴۔ اتباع سنت نبوی (قرآن کی روشنی میں) — شام ہمدرد انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل، راولپنڈی ۴ مارچ ۱۹۸۰ء

۵۔ قرآن کتاب انقلاب (مقدمہ ضیاء القرآن) — شام ہمدرد انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل، راولپنڈی ۴ مارچ ۱۹۸۰ء

۶۔ اسلام دین فطرت — سنی کانفرنس برمنگھم، انگلینڈ ۶۔ جولائی ۱۹۸۰ء

۷۔ عدل وانصاف قرآن کی روشنی میں — شام ہمدرد انٹر کانٹی نینٹل ہوٹل، لاہور۔ جون ۱۹۸۱ء

۸۔ حضورؐ کا معاشی انقلاب — ۹۔ اسلام کا سیاسی نظریہ اور بیعت صدیقی

۱۰۔ فاروقِ اعظم اور اہلِ بیت — ۱۱۔ اسلام اور تصوف

۱۲۔ اسلام میں تصوف کا مقام — پاکپتن شریف، عرس خواجہ فرید الدین مسعود گنج شکر، جنوری ۱۹۷۹ء

۱۳۔ حضرت خواجہ شمس العارفین اور ان کا عہد — ۱۴۔ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی

۱۵۔ مقامِ مصطفیٰ انجیل کی روشنی میں — ۱۶۔ معجزہ معراج مصطفیٰ

۱۷۔ اقبال کا نظریہ محبت — ۱۸۔ اسلام اور مزارعت

۱۹۔ اسلام میں اجتہاد کی اہمیت اور ضرورت — ۲۰۔ اسلام کا ایک تعزیری قانون

۲۱۔ مزدوروں کی گمشدہ جنت — ۲۲۔ علم کی ترقی میں مسلمانوں کا حصہ

۲۳۔ احناف کے نزدیک نماز جنازہ کا طریقہ — ۲۴۔ صدیق اکبرؓ

۲۵۔ صدیق اکبرؓ اور باغ فدک — ۲۶۔ صدیق اکبرؓ پر اعتراضات کا علمی جائزہ

۲۷۔ سیدنا المرتضیٰؓ اور خلفائے راشدین — ۲۸۔ سیدنا امام حسینؓ اور یزید

۲۹۔ ایک شیعہ دوست کے جواب میں — ۳۰۔ پیمان سرفروشی

۳۱۔ ثانی لاثانی حضرت خواجہ محمد دین سیالویؒ — ۳۲۔ حضرت خواجہ قمر الملتہ والدین

۳۳۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے سوالات کے جوابات[۹۳]

پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری کا شمار پاکستان کے نامور علمائے کرام میں ہوتا ہے۔ خصوصاً آپ کی دینی خدمات پاکستانی مسلمانوں کے لیے بہت وسیع ہیں۔ آپ مستقل مزاج اور ثابت قدم عالم

Marfat.com

دین ہیں اور بہترین تنظیمی صلاحیتوں کے حامل ہیں۔ آپ نے علمائے دین کی بہت زیادہ خدمت کی اور جدید علوم کی تعلیم کے ساتھ مذہبی علوم کو جاری رکھ کر مسلمانوں کے لیے ترقی کے دروازے کھول دیئے۔ آپ کی دینی خدمات کو مدِ نظر رکھ کر حکومت نے آپ کو شریعت کورٹ میں جسٹس مقرر کر دیا اور اس طرح گزشتہ کئی سال سے اس فریضہ کی ادائیگی بہتر طریقے سے علمی انداز میں کیے جا رہے ہیں۔

٦١۔ جامعہ اسلامیہ ڈیرہ غازی خان

تعارف

ڈیرہ غازی خان ایک انتہائی پس ماندہ علاقہ ہے یہاں پر اس سے پہلے چھوٹے مدارس دینیہ قائم تھے لیکن دورہ حدیث کی تعلیم کے لیے کوئی مدرسہ نہ تھا۔ چنانچہ ۱۹۷۵ء میں مہتمم مدرسہ عبدالستار رحمانی سکھر سندھ سے نقل مکانی کر کے یہاں تشریف لائے اور جامعہ کی بنیاد رکھی۔ اس ادارہ کا نام حضرت علامہ محدثِ اعظم محمد یوسف بنوری نے جامعہ اسلامیہ تجویز فرمایا۔

جامعہ اسلامیہ نے علوم اسلامیہ اور علوم جدیدہ کی تعلیم و تدریس کے لیے مکمل منصوبہ بندی کی ہے تاکہ ان دونوں کے امتزاج سے جامعیت کے حامل نوجوان پیدا کیے جا سکیں جو صحیح طور پر ملک و ملت کی بہتر رہنمائی کر سکیں۔

مہتمم: مولانا عبدالستار رحمانی فون نمبر: ۳۰۸۹-ڈیرہ غازی خان

مسلک: حنفی دیوبندی

تفصیل اساتذہ

۱۔ مولانا احسان الحق تونسوی فاضل درس نظامی ۲۔ مولانا محمد صادق الامین فاضل درس نظامی

۳۔ مولانا نور محمد فاضل درس نظامی ۴۔ مولانا عبدالکریم فاضل درس نظامی

۵۔ قاری بشیر احمد فاضل حفظ و تجوید و قرأت ٦۔ قاری عبدالوہاب فاضل حفظ و تجوید و قرأت

۷۔ حافظ پیر بخش فاضل حفظ و تجوید و قرأت ۸۔ ماسٹر اللہ دتہ ایس وی

الحاق: وفاق المدارس

نصابِ تعلیم

حالات حاضرہ کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن مجید حفظ و ناظرہ تجوید و قرأت اور درس نظامی کا نصاب تیار کردہ وفاق المدارس کے تحت عربی، فارسی، ادب، منطق، فلسفہ، فقہ، اصول فقہ، اصولِ حدیث،

Marfat.com

تفسیر، اصول تفسیر وغیرہ تمام علوم وفنون کے علاوہ جدید مضامین اردو، حساب، جدید سائنس، تاریخ، جغرافیہ اور انگریزی بھی پڑھائے جاتے ہیں۔

جامعہ اسلامیہ کی شاخیں

جامعہ کی تین شاخیں ڈیرہ غازی خان میں کام کر رہی ہیں جن میں چار سو بچے زیرِ تعلیم ہیں جن میں سے پچاس سے زائد طلباء حفظ کر چکے ہیں اور شعبہ تعلیم النساء میں ۱۵۰ طالبات زیرِ تعلیم ہیں۔

۱۔ مرکزی درس گاہ ہیڈ آفس رحمانیہ کالونی گدامی روڈ، نزد سٹیشن۔

۲۔ جامع مسجد ریلوے روڈ، نزد دفتر ڈی ایچ او۔ ۳۔ شعبہ تعلیم النساء بلاک ج۔

ہوسٹل

ہوسٹل میں ۱۲۰ بیرونی طلبہ رہائش پذیر ہیں جن کے قیام وطعام کے جملہ اخراجات جامعہ کے ذمہ ہیں۔

لائبریری ودارالمطالعہ

جامعہ کی لائبریری پانچ ہزار دوسو کتابوں پر مشتمل ہے اور اب تک بیس ہزار روپے کی کتب خریدی جا چکی ہیں۔

جامعہ کا شعبہ نشرواشاعت مختلف دینی رسائل کے ذریعے عوام کو دینی تعلیمات، مسائل، عبادات، بزرگانِ دین کے حالات زندگی وغیرہ جیسی اہم معلومات مہیا کرنے میں مصروف ہے۔ جامعہ اسلامیہ اس وقت تک سیرت النبی، سیرت صحابہ اور فیضان رسالت وغیرہ پیش کر چکا ہے۔

سالانہ اخراجات

جامعہ کا تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے سالانہ خرچہ ہے۔ مدرسہ کا کوئی سفیر نہیں اور نہ کوئی مستقل آمدنی ہے۔

جامعہ کی نئی عمارت

ڈیرہ غازی خان کے مغربی حصہ قصبہ وڈور کے قریب ایک معزز زمیندار شیخ حافظ عبدالغنی صاحب نے جامعہ اسلامیہ کے لیے ۲۱ کنال رقبہ مفت وقف کیا ہے جس پر جامعہ کی خوبصورت عمارت نقشہ کے مطابق تیار کی جا رہی ہے۔ جس میں مسجد، دارالحدیث، دارالتفسیر، دارالافتاء، دارالقرآن، درسگاہیں،

Marfat.com

ہاسٹل، خصوصی مہمان خانہ، شعبہ تعلیم النساء، لائبریری اور اساتذہ کرام کی کالونی زیر تعمیر ہے۔

۶۲۔ جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام کوٹ اڈو۔ مظفر گڑھ

تعارف

جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام چوک منڈا (حال چوک سرور شہید) ضلع مظفر گڑھ کی بنیاد ۱۸۔شوال ۱۳۸۶ھ بمطابق ۳۰۔جنوری ۱۹۶۷ء علاقہ تھل میں رکھی گئی۔ ذرائع مواصلات کے فقدان کی وجہ سے زمانہ قدیم میں نہ تو یہاں اہلِ علم کا ورود ہوا اور نہ ہی قدیمی دور میں کوئی دینی یا دنیوی تعلیم کا ادارہ بنا جس کی وجہ سے لوگ جہالت کی عمیق وادیوں میں سرگرداں تھے۔

مولانا محمد عبدالمجید ابن حاجی غلام حسین خان قوم کلاچی بلوچ جنہوں نے مختلف مدارس سے تعلیم حاصل کر کے ۱۹۶۳ء میں دورہ حدیث پڑھ کر فراغت حاصل کی اور تین چار سال کمالیہ دارالعلوم کبیر والہ بھکر وغیرہ کے مختلف مدارس میں تدریسی خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے ۱۹۶۷ء میں ایک مختصر پلاٹ میں اس کی بنیاد رکھی اور پہلے سال ہی درس نظامی کی متوسط کتب زیر درس رہیں۔ درجہ کتب میں استاد مولانا اللہ بخش صاحب کو تدریس کے لیے مقرر کیا گیا۔ شعبہ قرآن مجید میں بھی طلباء قرآن حکیم پڑھنے کے لیے درجہ حفظ، ناظرہ میں بکثرت داخل ہوئے۔

عمارت

ابتداء میں تین پختہ اور ایک خام کمرہ تیار کیا گیا۔ مدرسہ میں مطبخ کا انتظام کیا گیا۔

دارالافتاء

بیرونی علماء کرام کو دعوت دے کر پورے علاقہ میں جلسے کرائے گئے جس سے پورے علاقے میں دینی شعور اُجاگر ہوا اور علاقہ میں پہلی دفعہ دارالافتاء قائم ہوا جہاں سے روزمرہ پیش آمدہ معاملات میں شرعی ہدایات لینا آسان ہوا۔

تعداد طلباء

پہلے سال تقریباً چالیس طلبہ مدرسہ میں مقیم رہے جو پڑھ کر دوسرے سال پچاس تک ہو گئے۔ یہ تعداد بڑھتی رہی۔ اب جامعہ میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد تقریباً تین سو کے لگ بھگ رہتی ہے جن میں سے ڈیڑھ سو کا قیام جامعہ میں ہوتا ہے۔ بعد میں یہی مدرسہ ترقی کی سیڑھیاں چڑھتا ہوا ۱۹۸۰ء میں جامعات کی صف میں شامل ہوا اور یہاں دورہ حدیث پاک کا اجراء ہوا۔ افتتاحی تقریب میں حضرت الشیخ مولانا

Marfat.com

علی محمد صاحب شیخ الحدیث باب العلوم کہروڑ پکا تشریف لائے اور سبق اول پڑھا کر بخاری شریف کا افتتاح فرمایا۔اس کے بعد سے مسلسل دورہ حدیث پاک جاری رہا۔اس وقت تک جامعہ ہذا سے تقریباً اسی علماء کرام سند فراغت حاصل کر چکے ہیں۔

امتحانات وفارغ التحصیل

جامعہ ہذا ابتداء ہی سے وفاق المدارس العربیہ میں شامل ہے اور جب سے وفاق المدارس کے تحت امتحانات شروع ہوئے ہیں، ہر سال جامعہ ہذا کے طلباء باقاعدگی سے وفاق میں امتحانات کے لیے شریک ہوتے ہیں اور ۱۴۰۷ھ سے جامعہ کی مرکزیت کے پیش نظر اس کو باقاعدہ وفاق کا سینٹر مقرر کر دیا گیا ہے۔ جہاں پورے ڈویژن سے ڈیرہ غازی خان ومیانوالی سے طلباء حاضر ہو کر شریک امتحان ہوتے ہیں۔

عمارت

اس وقت تک جامعہ ایک مختصر پلاٹ میں چل رہا ہے جس میں ''۲۱'' پختہ کمرے، ایک جامعہ مسجد تعمیر شدہ ہے جو موجودہ ضروریات کے لیے ناکافی ہیں نیز ایک مطبخ اور تین باپردہ مکان اساتذہ کرام کی رہائش کے لیے تعمیر شدہ ہیں۔جگہ کی قلت کی وجہ سے جدید جامعہ کے لیے پلاٹ خریدنے کی ضرورت پیش آئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل خاص سے ملتان، میانوالی روڈ پر شمال کی جانب برلب سڑک دس (۱۰) کنال کا قطعہ اراضی حاصل کیا گیا جس میں تقریباً چار کنال رقبہ ایک صاحب خیرات رانا لیاقت علی خاں نے مفت ہبہ فرمایا اور تقریباً چھ کنال خرید کیا گیا جس کی قیمت تقریباً پونے دو لاکھ روپے ہے۔ وہاں اب نقشہ کے مطابق تعمیر جدید کا پروگرام ہے اور تعمیر جدید اس وسیع قطعہ اراضی پر ہوگی۔ جس میں ایک عظیم جامعہ مسجد، وسیع دار الاقامہ اور کشادہ اور وسیع درس گاہیں بنانے کا منصوبہ ہے۔

اساتذہ

۱۔ مولانا عبدالمجید صاحب فاضل افتاء	۲۔ مولانا خلیل احمد فاضل درس نظامی
۳۔ مولانا فیض محمد فاضل درس نظامی	۴۔ مولانا غلام رسول فاضل درس نظامی
۵۔ مولانا خدا بخش ربانی فاضل درس نظامی	۶۔ مولانا خدا بخش حقانی
۷۔ مولانا نذیر احمد	۸۔ قاری محمد عطاء اللہ
۹۔ قاری بشیر احمد	

Marfat.com

اس وقت جامعہ میں گیارہ (۱۱) فاضل اساتذہ کرام کی زیر نگرانی تقریباً تین سو مقامی و مسافر طلباء زیرِ تعلیم ہیں جن میں تقریباً ۱۵۰ طلباء کی جملہ ضروریات زندگی کا جامعہ ہذا کفیل ہے۔

جامعہ قاسمیہ میں درجہ ابتدائی فارسی سے لے کر درجہ عالیہ دورہ حدیث شریف تک مکمل تعلیم کا انتظام ہے۔ جامعہ کے فضلاء اس وقت جہاں مختلف دینی مدارس میں بطور مدرس کام کر رہے ہیں وہاں بہت سارے حضرات بطور عربی ٹیچر مختلف سرکاری سکولز میں بھی خوش اسلوبی سے اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ضلع لیہ، ضلع مظفرگڑھ اور ضلع ڈیرہ غازی خان کے بہت سارے ہائی سکولز میں جامعہ کے فضلاء بطور او۔ ٹی ٹیچر اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح آرمی میں بھی جامعہ کے فارغ التحصیل حضرات کی ایک جماعت بطور صوبیدار خطیب و نائب خطیب کام کر رہی ہے۔

مولانا عبدالحق صاحب، مہتمم مدرسہ اور بانی مدرسہ کی دینی، علمی و تدریسی خدمات پر مبنی تعارف

۱۔ جامعہ ہذا کے مہتمم حضرت مولانا عبدالحق صاحب ہیں جو ابتداء سے ہی جامعہ کا انتظام پوری ذمہ داری سے سنبھالے ہوئے ہیں اور بلا معاوضہ و بلا اجرۃ جامعہ کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

۲۔ جامعہ کے بانی و ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد عبدالمجید صاحب ہیں۔ مولانا صاحب ابتداء سے ہی جامعہ میں بطور شیخ الحدیث تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ مولانا نے ۱۹۶۳ء میں دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا سے صدر العلماء مولانا عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دورۂ حدیث پاک پڑھا۔ وفاق المدارس العربیہ کے درجہ علیاء میں کامیابی حاصل کی اور اساتذہ اور مشائخ عظام کے حکم پر ایک سال تک جامعہ کریمیہ میں تدریسی فرائض انجام دیے۔

دوسرے سال مادر علمی دارالعلوم عیدگاہ کبیروالا میں بطور نائب مہتمم و مدرس درجہ عالیہ کے تشریف لائے اور کامیابی سے دارالعلوم میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے۔ اس دوران اپنے علاقہ میں دینی مرکز قائم کرنے کا شوق غالب رہا۔ ۱۹۶۶ء میں حضرت الشیخ مولانا دوست محمد صاحب قریشی کے تاکیدی اصرار پر مدرسہ جامعہ الاسلام عیدگاہ شمالی بھکر میں بطور صدر مدرس تشریف لے گئے۔ ۱۹۶۷ء میں وہاں سے استعفیٰ دے کر چوک سرور شہید (چوک منڈا) میں جامعہ قاسمیہ شرف الاسلام کی مستقل بنیاد رکھی اور بلا معاوضہ و تنخواہ خدمات سرانجام دینا شروع کیں۔ مولانا صاحب چونکہ آبائی طور پر زمیندار گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں اس لیے مدرسہ کے اراکین کے اصرار و تجاویز کے باوجود تنخواہ لینے پر آمادہ نہ ہوئے۔

تصانیف

اس دور میں آپ نے اہم تصانیف بھی کیں جن میں مختصر تعارف یہ ہے:

Marfat.com

۱۔ الصدق والکذب فی الاسلام (مقام صدق) (مطبوعہ)

۲۔ علماء ہند کے شاندار کارنامے (مطبوعہ)

۳۔ سوانح حیات حضرت مولانا خواجہ عبدالمالک صاحب نقشبندی (مطبوعہ)

۴۔ ہاشیہ بیضاوی شریف (غیر مطبوعہ) ۵۔ کتاب الجنائز (غیر مطبوعہ)

۶۔ فضائل درود شریف ۷۔ سوانح حیات حضرت الشیخ مولانا دوست محمد قریشی (مطبوعہ)

علاوہ ازیں مولانا موصوف ''جمعیت علماء اسلام'' سے وابستہ ہیں۔ ۱۹۷۰ء میں اکابر علماء کے حکم پر قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا اور ناکام ہوئے۔ آپ ۱۹۷۲ء میں پہلی دفعہ زیارت حرمین شریفین کے لیے تشریف لے گئے۔ اس کے بعد بھی چھ مرتبہ زیارت حرمین کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ مولانا موصوف ۱۹۶۸ء سے ''جمعیت علماء اسلام'' ضلع مظفر گڑھ کے نائب امیر چلے آرہے ہیں۔

جامعہ ہذا سے فیض یاب ہونے والے تین مشہور فضلاء جو اپنے اسلاف و اکابرین و بزرگان دین کے نورانی، روشن طریقے کے مطابق لیل ونہار (شب و روز) ہمہ وقت درس و تدریس، وعظ و تبلیغ اور دین کی خدمت میں مشغول ہیں۔

۱۔ مولانا حافظ محمد سلیم صاحب ۲۔ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب

۳۔ مولانا حافظ عبداللہ صاحب

۱۔ مولانا حافظ محمد سلیم صاحب

مولانا حافظ محمد سلیم صاحب ولد اللہ بخش قوم مراث سکنہ دائرہ دین پناہ جنہوں نے مکمل تعلیم جامعہ ہذا میں حاصل کی۔ ابتداء فارسی سے لے کر دورہ حدیث شریف تک جامعہ میں مقیم رہے۔ شعبان ۱۴۰۲ھ میں دورہ حدیث پاک سے فارغ التحصیل ہوئے۔ وفاق المدارس العربیہ کے تحت امتحان دیا۔ اس کے بعد اپنے اکابر و اساتذہ کے نقش قدم پر دینی مدارس میں کام کرنے کا ارادہ کیا۔

چنانچہ قدیم دینی درس گاہ درجہ احیاء العلوم مظفر گڑھ میں مدرس مقرر ہوئے۔ دو سال تک وہاں احسن طریقے پر درس نظامی کی متوسط کتب کی تعلیم و تدریس میں مشغول رہے۔ وہاں سے درجہ امداد العلوم محمود کوٹ میں بطور مدرس تشریف لائے تاحال وہاں کے کامیاب مدرس ہیں اور تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

۲۔ مولانا حافظ نذیر احمد صاحب

مولانا حافظ نذیر احمد صاحب ولد حافظ احمد یار صاحب قوم سنہور سکنہ میر پور بھاگل ضلع

Marfat.com

مظفر گڑھ۔ مولانا موصوف نے بھی ابتداء نحو سے لے کر دورۂ حدیث شریف تک مکمل تعلیم جامعہ قاسمیہ میں حاصل کی۔ شعبان ۱۴۰۳ھ میں دورہ حدیث پاک جامعہ قدسیہ میں کیا۔ فراغت کے بعد جامعہ قاسمیہ میں مدرس مقرر ہوئے۔ نہایت فطین وذہین اور کامیاب مدرس ہیں اور ادب عربی میں خاص شغف ہے۔ اسباق عربی زبان میں پڑھاتے ہیں۔ انتہائی منکسر المزاج، حلیم الطبع، خوش خلق نوجوان ہیں۔ اپنے اکابر علماء اور اساتذہ کا بہترین نمونہ ہیں۔ بزرگوں اور مشائخ سے خصوصی مناسبت ہے۔

۳۔ مولانا حافظ عبداللہ صاحب

مولانا حافظ عبداللہ صاحب ولد مولانا غلام فرید صاحب سکنہ بٹی قیصرانی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان درجہ وسطیٰ سے لے کر دورہ حدیث پاک تک جامعہ ہذا میں زیر تعلیم رہے۔ شعبان ۱۴۰۲ھ میں مدرسہ سے فارغ ہوئے۔ دوسرے سال الریاض یونیورسٹی سعودی عرب میں داخلہ لیا۔ وہاں تقریباً تین سال تک تعلیم حاصل کی اور سند فراغت حاصل کر کے واپس وطن لوٹے اور مدرسہ معراج بٹی قیصرانی تحصیل تونسہ شریف میں بطور نائب مہتمم ومدرس تعینات ہوئے تاحال مدرسہ معراج العلوم میں ہی احسن طریقے سے تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انتہائی ملنسار، خوش گفتار نوجوان ہیں۔ عربی کے بہترین ادیب ہیں۔

۶۳۔ معہد الشریعہ والضاعۃ کوٹ ادّو، وارڈ نمبر ۱۴، مظفر گڑھ

تعارف

معہد الشریعہ والضاعۃ کوٹ ادّو، ضلع مظفر گڑھ کی ابتداء فضیلۃ الشیخ عبداللہ سلفی صاحب جو متحدہ عرب امارات میں بطور مبلغ کام کرتے ہیں، نے اپنے چند مخلص ساتھیوں فضیلۃ الشیخ حافظ مقبول احمد صاحب، فضیلۃ الشیخ حافظ محمد منیر قمر صاحب، فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالرحمٰن صاحب، حافظ محمد حسین صاحب اور حافظ عبدالسلام صاحب کے تعاون سے کی۔ شروع میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ علوم شریعہ اور فنون صنعتیہ دونوں قسم کے جامع ادارے بنائے جائیں۔ چنانچہ اس ادارے کے شریعہ بلاک میں نصاب تعلیم وضع کرنے کے لیے تعلیمی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس طرح ایک ایسا نصاب تعلیم ترتیب دیا گیا جو وفاق المدارس سلفیہ کے نصاب سے قریب تر ہو۔ چنانچہ معہد الشریعہ والضاعۃ کی تعلیمی کمیٹی شریعہ بلاک نے کافی کوششوں کے بعد ایک مستقل نصاب ترتیب دیا جو حافظ ثناء اللہ عیسیٰ خان کسوی اور ان کے ساتھی حافظ عبدالسلام گیلانی کی بے انتہا کوششوں کا ثمرہ ہے۔ اس طرح یہ نصاب دیگر سلفیہ مدارس میں جدید وقدیم علوم میں امتزاج قائم

Marfat.com

رکھنے میں ایک اہم کوشش ثابت ہوا۔ اس وقت کوٹ ادو میں یہ ادارہ بطریق احسن دینی خدمات بجالا رہا ہے۔

مہتمم: فضیلۃ الشیخ عبداللہ سلفی　　　مسلک: 　　　اہلحدیث

اساتذہ و تعلیمی کمیٹی کے اراکین

۱۔ الشیخ الحاج مولانا عبدالسلام فتحپوری　　　۲۔ الشیخ مولانا حبیب الرحمٰن آزاد

۳۔ حکیم محمد اسماعیل سلفی　　　۴۔ مولانا حافظ محمد لقمان

۵۔ نذیر احمد اسسٹنٹ ایجوکیشن آفیسر

تعداد طلباء

اس ادارہ میں رہائشی طلبہ کی تعداد ۳۰۰ ہے جو ہوسٹل میں قیام پذیر ہیں اور جن کے اخراجات کا کفیل ادارہ ہذا ہے۔

نصاب تعلیم

معہد الشریعۃ والصناعۃ کوٹ ادو کا نصاب تعلیم وفاق المدارس سلفیہ کے نصاب سے مطابقت رکھتا ہے۔

ادارہ کے اخراجات

ادارہ معہد الشریعۃ والصناعۃ کے جملہ اخراجات متحدہ عرب امارات میں مقیم سلفی احباب مہیا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ادارہ کی تعمیر بھی انہی اصحاب کے تعاون سے عمل میں آئی ہے۔

۶۴۔ ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ ضلع جھنگ

قیام

ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد کا قیام ۲۹۔ مارچ ۱۹۷۰ء میں عمل میں لایا گیا اور اس کا سنگ بنیاد حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے رکھا اور نام بھی آپ کا ہی تجویز کردہ ہے۔

سربراہ: اس کے سربراہ (بانی) حضرت مولنا منظور احمد صاحب چنیوٹی ہیں۔

اغراض و مقاصد

جملہ اسلامی علوم کی تعلیم، جملہ اسلامی عقائد کی اشاعت و تبلیغ، فرق باطلہ کی تردید اور خالص

Marfat.com

اسلامی عقیدہ کی تربیت، فرق باطلہ میں بالخصوص قادیانیت کا ہر میدان میں تعاقب۔

شعبہ جات

شعبہ تعلیم - شعبہ تصنیف - شعبہ تربیت - شعبہ تبلیغ

تفصیل شعبہ تعلیم

شعبہ تعلیم ادارہ کا سب سے بڑا شعبہ ہے جو کہ کئی حصوں پر پھیلا ہوا ہے جس کی تقسیم یہ ہے:

۱۔ قرآنی تعلیم (حفظ و ناظرہ)

۲۔ عربی علوم کی تدریس (وفاق المدارس کا ۱۶ سالہ نصاب تعلیم)

۳۔ علوم دینویہ کی تدریس (پرائمری سکول، واٹر کلاسز)

قرآنی تعلیم کا جائزہ

قرآنی تعلیم کے لیے ادارہ نے شہر کے اندرون و بیرون ۶ مراکز کھول رکھے ہیں اور ہر مرکز میں دو دو اساتذہ حفظ و ناظرہ کا کام کر رہے ہیں، ان میں بچوں کی تعداد ۶ صد کے لگ بھگ ہے۔

اساتذہ کے تعلیمی کوائف اور نام

۱۔ قاری محمد اشرف

۲۔ قاری گلزار احمد صاحب فارغ جامعۃ خیر المدارس ملتان

۳۔ قاری مشتاق احمد صاحب

۴۔ قاری منظور احمد صاحب فارغ مدرسہ فتح العلوم چنیوٹ

۵۔ محترمہ بیگم قاری گلزار احمد صاحب مدرسۃ البنات فتح العلوم چنیوٹ

ادارہ کے قیام سے اب تک حفظ و ناظرہ سے فارغ ہونے والے طلباء کی تعداد ۲۰۰ ہے جو کہ مختلف مقامات پر قرآنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ قرآن کی تدریس کے ساتھ ساتھ حفظ کو فن تجوید و قرأت سے واقفیت دلائی جاتی ہے۔

عمارت و علوم عربیہ کی تدریس کا جائزہ

علوم عربیہ کی تدریس کا اہتمام ادارہ کے مقام سے پہلے ''الجامعۃ العربیہ'' میں ہو رہا تھا۔ ''الجامعۃ العربیہ'' کے پہلے پرنسپل جناب حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب ابتداء سے چلے آرہے ہیں۔ الجامعۃ العربیہ کا قیام ۱۹۵۲ء میں ہوا تھا۔ اس وقت یہ ایک معمولی قسم کا مدرسہ تھا۔ اس کا نام ''مدرسہ آفتاب العلوم'' تھا۔ نام کی تبدیلی جناب حضرت مولنا منظور احمد صاحب چنیوٹی کی تجویز پر عمل میں

Marfat.com

آئی اور وہ جامعہ جو چند کچے کوٹھوں پر مشتمل تھا، آپ کی ہی مساعی جمیلہ سے آج آٹھ تدریسی اور پندرہ اقامتی کمروں، دفاتر اور مرکزی کتب خانہ پر مشتمل ایک مضبوط عمارت کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ جب کہ ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد کی ایک مستقل عمارت ۱۹۷۱ء سے وجود میں آئی جس میں پرائمری سیکشن، شعبہ تصنیف وتالیف، بیرونی طلباء کی درس گاہوں، انٹر کی کلاسز اور ختم نبوت ڈسپنسری کے علاوہ طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر بارہ اقامتی کمرے تعمیر کیے گئے۔

نصاب

جب حضرت مولنا منظور احمد چنیوٹی صاحب نے ''الجامعۃ العربیہ'' سے وابستگی کی تو آپ نے جامعہ کے نصاب میں یکسر تبدیلی پیدا کی۔ یہ نصاب ۱۹۸۴ء تک اسی سطح پر پڑھائے جاتے رہے۔ یہ نصاب وقت کے تقاضوں سے ہم آہنگ تھا۔ اس میں حکومت کے چار امتحانات (ادیب عربی، عالم عربی، فاضل عربی، میٹرک) کو لازمی قرار دیا گیا، جس سے طلباء میں تحریر، تقریر کا اسلوب پیدا ہوا اور انہوں کے لیے حکومت کے سکولوں اور دوسرے محکموں میں جانے کی راہ ہموار ہوئی۔ ۱۹۸۴ء میں ایک دفعہ پھر نصاب میں تبدیلی کی گئی اور وفاق المدارس العربیہ ملتان کا تجویز کردہ نصاب شامل تدریس کیا گیا، اس نصاب کے تحت مڈل سے بی۔اے تک کی تعلیم ہو رہی ہے۔ اس لحاظ سے اب تک علوم عربیہ کی تدریس سے فارغ ہونے والے طلبہ کی تعداد ہزاروں تک پہنچ چکی ہے جو کہ مختلف مقامات پر مصروف عمل ہیں۔

اساتذہ کے تعلیمی کوائف اور تفصیل

۱۔ حضرت مولنا منظور احمد چنیوٹی صاحب فاضل دار العلوم ٹنڈو الہ یار، حیدر آباد سندھ۔

۲۔ حضرت مولنا محمد ایوب صاحب، فاضل وفاق المدارس العربیہ (ایم۔اے عربی، اسلامیات) الریاض یونیورسٹی۔

۳۔ حضرت مولنا محمد الیاس چنیوٹی صاحب فاضل وفاق المدارس العربیہ (ایم۔اے عربی، اسلامیات) ''الدبلوم العام''، جامعۃ ام القریٰ مکۃ المکرمۃ سعودی عرب۔

۴۔ مولنا شرف الدین صاحب، فاضل وفاق المدارس العربیۃ پاکستان۔

۵۔ مولنا نور الٰہی صاحب فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان (بی۔اے پنجاب یونیورسٹی)

۶۔ مولنا عبد القدیر صاحب، فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔

۷۔ مولنا حکیم اللہ صاحب، فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان۔

Marfat.com

۸۔ مولنا حافظ شیر محمد صاحب فاضل الجامعہ العربیہ چنیوٹ۔

۹۔ پروفیسر ظفر اللہ صاحب، ایم۔اے انگلش، پنجاب یونیورسٹی۔

۱۰۔ الشیخ عبد اللطیف صاحب مبعوث الجامعۃ الاسلامیۃ سعودی عرب۔

۱۱۔ ماسٹر محمد شفیق صاحب، ایف۔اے پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

علوم دنیوی کی تدریس

علوم عربیہ کی تدریس کے ساتھ ساتھ باقی علوم کی تدریس کا اہتمام بھی کیا گیا۔اس سلسلہ میں حضرت مولانا منظور احمد صاحب کی کاوشیں قابلِ صد تحسین وستائش ہیں۔

پرائمری سکول کا اجراء

یہ سکول ''ختم نبوت پرائمری ماڈل سکول'' کے نام سے یکم ستمبر ۱۹۸۳ء میں وجود میں آیا۔اس کے مقاصد میں طلبہ کی اسلامی پیمانہ پر سیرت سازی مقصود تھی تاکہ معصوم ذہنوں کو مذہب کے قریب لاکر علوم عربیہ کے حصول کا شوق ان کے ذہن میں پیدا کیا جائے اور یہ پرائمری سکول، جامعہ میں شروع ہونے والے علوم عربیہ کے لیے پنیری کا کام دے۔اس سیکشن سے اب تک ۲۲ طلباء پرائمری کی سندات حاصل کر چکے ہیں۔

اساتذہ کے نام اور کوائف

۱۔ غلام عباس صاحب، میٹرک پی۔ٹی۔سی۔

۲۔ ماسٹر محمد روز صاحب ایف۔اے فاضل فارسی، اردو (جے۔ای، او۔ٹی)

۳۔ بشیر احمد صاحب، میٹرک ۴۔ عمر دراز صاحب، بی۔اے

۵۔ چراغ دین صاحب، ایف۔اے، پی۔ٹی۔سی (ڈپلومہ تدریس عربی ریاض یونیورسٹی، سعودی عرب)

انٹر کلاسز کا اجرا

پرائمری سکول کے بعد ''انٹر کلاسز'' کا اجراء بھی کیا گیا تاکہ ذرا پختہ ذہن طالب علم کو فرق باطلہ میں ''تردید قادیانیت'' سے واقفیت دلائی جائے۔ان کلاسز کا اجراء ۱۹۸۴ء میں عمل میں لایا گیا۔

تعارف شعبہ کالج

ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد عرصہ دراز سے دینی علمی اور تحقیقی خدمات انجام دے رہا ہے۔دیگر

Marfat.com

علمی وتحقیقی خدمات کے علاوہ شعبہ کالج خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ یوں تو لاتعداد طلباء نے ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد کی مدد سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی اور ملک کے درخشندہ ستارے بنے مگر شعبہ کالج میں گراں قدر خدمات انجام دی جا رہی ہیں۔ پچھلے سالوں میں انٹرمیڈیٹ کے نتائج سو فی صدر ہے ہیں۔ ملکی اور غیر ملکی طلباء کالج میں زیر تعلیم ہیں۔

کالج سٹاف میں درجہ ذیل حضرات خدمات انجام دے رہے ہیں:

۱۔	پروفیسر رانا محمد اقبال صاحب، ایم۔اے، انگلش، ایم۔اے اردو	پرنسپل
۲۔	ظفر اللہ صاحب، ایم۔اے انگریزی	لیکچرار
۳۔	ایم اشفاق صاحب، ایم۔اے معاشیات	لیکچرار
۴۔	پروفیسر مولنا محمد ایوب صاحب علوم اسلامیہ	لیکچرار
۵۔	مولنا محمد ابراہیم صاحب علوم اسلامیہ، ماہر ردّ قادیانیت	لیکچرار
۶۔	مولنا منظور احمد چنیوٹی صاحب ایم۔اے محقق وماہر ردقادیانیت	بین الاقوامی

اسلامی مبلغ وزٹینگ پروفیسر (مدینہ یونیورسٹی) (سعودی عرب) اس کے علاوہ مصری پروفیسر کی خدمات عربی مضمون کے لیے حاصل ہیں۔ کالج کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ردّ قادیانیت فرقہ ہائے باطلہ کے تحقیقی کورسز بھی کرائے جاتے ہیں۔

کالج ترقی کے مراحل طے کر رہا ہے۔ ادارہ مرکزیہ دعوت وارشاد کی یہ خصوصیت ہے کہ اس ادارہ نے نہایت بے سروسامانی کی حالت میں نہایت اعلیٰ تعلیمی ودینی اور اسلامی خدمات انجام دی ہیں۔

(ب) شعبہ تصنیف

ادارہ کے قیام کے ساتھ ہی اس شعبہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس شعبہ کے ذمہ ایسی کتابیں لکھنا اور شائع کرنا ہے جس سے لوگوں کو بالخصوص قادیانیت کے باطل عقائد سے واقفیت دلائی جائے۔

اس شعبہ میں مندرجہ ذیل مصنفین کام کر رہے ہیں:

۱۔ حضرت مولنا منظور احمد صاحب چنیوٹی فاضل جامعہ اسلامیہ ٹنڈ واللہ یار سندھ۔

۲۔ ڈاکٹر غلام خالد محمود صاحب پی۔ایچ۔ڈی لندن۔

۳۔ مولنا محمد اعزاز الحسن شاہ صاحب، فاضل الملک سعود یونیورسٹی، الریاض سعودی عرب۔

۴۔ مولنا محمد ابراہیم صاحب، متخصص ردّ قادیانیت۔

۵۔ مولنا محمد رفیق صاحب متخصص ردّ قادیانیت، فاضل الملک سعود یونیورسٹی الریاض۔

Marfat.com

اس سلسلہ میں اب تک درجہ ذیل کتب چھپ چکی ہیں

۱۔ القادیانی ومعتقدانہ (عربی)
۲۔ قادیانی اوران کے عقائد۔(اردو)
۳۔ قادیانی اوران کے عقائد (انگلش)
۴۔ تصویر کے دورُخ (اردو)
۵۔ ڈبل ڈیلر (انگریزی)
٦۔ انگریزی نبی (اردو)
۷۔ فاتح ربوہ (اردو)
۸۔ مرزائیوں کی ماں مرگئی (اردو)
۹۔ میں نے مرزائیت کیوں چھوڑی (اردو)
۱۰۔ دورہ افریقہ (اردو)
۱۱۔ دورہ یورپ وافریقہ (اردو)
۱۲۔ الحق الصریح فی حیات المسیح (اردو)
۱۳۔ ابنِ مریم زندہ ہے حق کی قسم (اردو)
۱۴۔ مناظرہ انارکلی (اردو)
۱۵۔ پنجابی نبی (اردو)
۱٦۔ مراسلات انگلینڈ (اردو)
۱۷۔ مرزا طاہر احمد کا چیلنج مباہلہ قبول (اردو)
۱۸۔ الحقائق الاصلیہ فی جواب اللمحۃ الفکریۃ
۱۹۔ علماء کنونشن (اردو)
۲۰۔ دینی فکر (اردو)
۲۱۔ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں (اردو)
۲۲۔ خاتم الانبیاء اور بزرگانِ دین (اردو)

ان کے علاوہ بہترین انداز میں مختلف عنوانوں سے مندرجہ ذیل اشتہارات چھپوائے گئے۔

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سرینگر میں دفن ہیں۔ ۲۔ ربوہ کا نام تبدیل کر کے قرآن کریم کا تحفظ کیا جائے

(ج) شعبہ تربیت

شعبہ تربیت ایسے فارغ التحصیل طلباء کو تردید مذاہب باطلہ کی تربیت دیتا ہے۔ تربیت کا یہ فریضہ بھی جناب حضرت مولٰنا منظور احمد صاحب اوران کے ساتھ بعض ماہرین فن اور علماء مل کر مدارس کی چھٹیوں کے دوران سرانجام دیتے ہیں۔

اس شعبہ کے تحت بیرونی افریقی ممالک سے آئے ہوئے طلباء کو تربیت دی جاتی ہے تا کہ وہ اپنے ممالک میں جا کر تعلیم وتربیت کا کام کریں۔ طلباء کی آمد کا یہ سلسلہ ۱۹۷۹ء میں شروع ہوا تھا اور یہاں پر ان ممالک کے طلباء اکثر وبیشتر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

نائیجیریا، گھانا، سرالیون، کینیا

ان غیر ملکیوں کی تعداد جواب تک فارغ ہوئے وہ پچاس تک پہنچتی ہے۔ ان میں اکثر وبیشتر اپنے اپنے ملکوں میں دینی امور کی انجام دہی پر مامور ہیں۔

Marfat.com

۱۔ عبداللہ الکتبی / یہ زیرِ تعلیم ہیں اور جامعہ ام القریٰ میں بی۔اے کے طالبِ علم ہیں اور ادارہ سے ۱۹۸۲ء میں فارغ ہوئے۔

۲۔ عبدالغنی صلاح الدین یہ نائیجیریا میں مدرس ہیں۔ یہ بھی ۱۹۸۲ء میں فارغ ہوئے۔

۳۔ ابراہیم امام نوح یہ جامعۃ سراج العلوم الاسلامی سے ۱۹۸۲ء میں فارغ ہوئے۔

۴۔ ادریس حمزہ الحاج یہ حکومت نائیجیریا کے سکول میں ملازم ہیں۔۱۹۸۲ء میں فارغ ہوئے۔

(د) شعبہ تبلیغ

ادارہ کے بانی مولانا منظور احمد چنیوٹی و دیگر اساتذہ کرام کے تبلیغ کے سلسلے میں بیرونی ممالک کے تبلیغی دوروں کی تفصیلات حسبِ ذیل ہیں:

۱۔ تبلیغی دورہ عرب امارات ۱۹۷۳ء۔ ۲۔ تبلیغی دورہ عرب امارات ۱۹۷۳ء تحریکِ ختم نبوت کے دوران
۳۔ تبلیغی دورہ عرب امارات ۱۹۷۵ء۔ ۴۔ تبلیغی دورہ ۴۔ جون ۱۹۸۰ء عرب امارات۔
۵۔ تبلیغی دورہ ۱۹۸۱ء میں عرب امارات۔ ۶۔ تبلیغی دورہ ۱۹۸۴ء میں عرب امارات۔
۷۔ تبلیغی دورہ ۱۹۸۵ء میں عرب امارات۔ ۸۔ تبلیغی دورہ ۱۹۸۶ء میں عرب امارات۔

۲۔ دورہ جنوبی افریقہ

۱۔ تبلیغی دورہ ۱۸۔فروری ۱۹۸۷ء۔ ۲۔ تبلیغی دورہ ۱۵۔جولائی ۱۹۸۷ء

۳۔ انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس میں شرکت

۱۔ ختم نبوت کانفرنس ۱۹۸۵ء۔ ۲۔ ختم نبوت کانفرنس ۱۹۸۶ء۔
۳۔ ختم نبوت کانفرنس ۱۹۸۷ء۔

۴۔ دورہ انگلینڈ و مشرق وسطیٰ تبلیغی دورہ جولائی ۱۹۸۷ء۔

۵۔ دورہ افریقہ گھانا، نائیجیریا، سیرالیون وغیرہ تبلیغی دورہ ۱۹۷۶ء میں۔

فارغ التحصیل طلبہ

۱۔ سید محمد اعزاز الحسن شاہ

یہ جامعہ عربیہ کے فارغ التحصیل ہیں۔اس کے ساتھ ان کی تعلیمی قابلیت ایم۔اے عربی، پنجاب یونیورسٹی، ایم۔اے اسلامیات و عربی، وفاق المدارس اور فاضل جامعہ الملک سعود ریاض سعودی عرب۔ آج کل یہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں عربی کے اسسٹنٹ پروفیسر اور پنجاب یونیورسٹی سے

Marfat.com

پی۔ایچ۔ڈی کررہے ہیں۔

۲۔ خلیل احمد علیم صاحب

یہ جامعہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ ان کی تعلیمی قابلیت (ایم۔اے اسلامیات، پنجاب یونیورسٹی ہے) یہ آج کل زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد میں شعبہ اسلامیات میں اسسٹنٹ پروفیسر ہیں۔

۳۔ محمد ایوب صاحب

یہ جامعہ سے فارغ ہیں۔ان کی تعلیمی قابلیت (ایم۔اے اسلامیات وعربی وفاق المدارس) ہے۔جامعہ الملک سعود ریاض سعودی عرب کے فاضل ہیں۔ آج کل یہ جامع میں ہی تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔یہ حضرت مولانا صاحب کے برادر حقیقی ہیں۔ادارہ اور جامعہ میں ان کا اہم منصب ہے۔

شعبۂ کتب

ادارہ مرکز یہ دعوت وارشاد کے زیر انتظام چونکہ ایک تعلیمی ادارہ الجامعۃ العربیہ بھی مصروف عمل ہے جس میں زیر تعلیم طلباء کی علمی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ایک وسیع المکتبہ (کتب خانہ) کا بھی انتظام کیا گیا ہے جس کے ذریعہ طلباء اپنی علمی پیاس بجھاتے ہیں۔مختلف قسم کی فنون کی کتب کی تعداد درج ذیل ہے:

۱۔کتب تفسیر ۳۰۸	۲۔اصولِ تفسیر ۲۹	۳۔کتب حدیث ۲۸۷
۴۔کتب اصول حدیث ۵۳	۵۔کتب فقہ ۵۹۹	۶۔اصول فقہ ۸۷
۷۔کتب علم المیراث ۲۸	۸۔کتب علم المناظرہ ۸	۹۔علم اللغت ۶۰
۱۰۔علم الادب ۹۲۹	۱۱۔علم الصرف ۴۲۴	۱۲۔علم النحو ۵۷۵
۱۳۔علم العقائد ۷۸	۱۴۔علم المنطق ۱۹۷	۱۵۔علم الفلاسفہ ۱۱۸
۱۶۔کتب فارسی ۳۳۲	۱۷۔تردید باطل ۵۹	۱۸۔کتب بلاغت ومعانی ۱۶۷
۱۹۔کتب تاریخ ۳۹۳	۲۰۔کتب متفرقات ۹۳	۲۱۔کتب فن تجوید ۷۰
۲۲۔علم طب ۳	۲۳۔تصوف اخلاق ۶	

اس کے علاوہ اس طرح مختلف موضوعات اور مذاہب پر تحقیق کرنے کے لیے ادارہ نے ایک خصوصی کتب خانہ کا اہتمام بھی کیا ہے جس میں نصابی کتب کے علاوہ مختلف فنون، مذاہب باطلہ کی نادر کتب اوران کی تردید کا مواد بھی مہیا کیا گیا ہے۔

Marfat.com

کتب خانہ ادارہ

۱۔قرآن تفسیر ۲۰۴	۲۔کتب حدیث ۱۸۴	۳۔عقائد ۸۰
۴۔فقہ ۱۲۲	۵۔اصولِ فقہ ۱۸	۶۔فتویٰ ۵۱
۷۔معانی ۴	۸۔فلسفہ ۷	۹۔منطق ۳۲
۱۰۔ مناظرہ ۲	۱۱۔صرف ۳۱	۱۲۔النحو ۳۰
۱۳۔ الادب ۳۴	۱۴۔العروض ۱	۱۵۔فارسی ادب ۲۰
۱۶۔ اللغۃ ۲	۱۷۔اردو ادب ۶	۱۸۔علوم الکلام ۱
۱۹۔ سیرۃ النبی ۱۸	۲۰۔سیرۃ الصحابۃ ۱۶	۲۱۔التاریخ ۵۴
۲۲۔ التصوف ۶۷	۲۳۔الوعظ ۱۶	۲۴۔کتب مرزائیت ۱۵۰
۲۵۔ تردید مرزائیت وادیان باطلہ ۱۰۰		
۲۶۔ متفرقات ۳۰		

☆☆☆

Marfat.com

حواشی

۱۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، ص۸۱، (وزارت تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۲۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ص۴۶-۱۲۵، وزارت تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء

۳۔ پاکستان کے دینی مدارس کی جامع رپورٹ، ص۹-۱۱، (وزارت تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۴۔ پاکستان کے دینی مدارس کی جامع رپورٹ، ص۹-۱۱، (وزارت تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۵۔ پاکستان کے دینی مدارس کی جامع رپورٹ، ص۹-۱۱، (وزارت تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۶۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، ص۲۲-۲۳، (وزارت تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۷۔ تذکرہ اولیائے کرام، سید صباح الدین، ص۲۵، ادبستان لاہور ۱۹۲۸ء

۸۔ روئداد جامعہ خیر المدارس ملتان، (مولانا خیر محمد)، ص۴، ملتان ۱۹۶۲

۹۔ جائزہ مدارس عربیہ اسلامیہ مغربی پاکستان از حافظ نذر احمد، ص۵۲۹، جامعہ چشتیہ ٹرسٹ، فیصل آباد ۱۹۶۰ء

۱۰۔ اساتذہ مدارس عربیہ کی خدمت میں معروضات از مولانا خیر محمد صاحب، ص۲۷، خیر المدارس، ملتان ۱۹۶۶ء

۱۱۔ اساتذہ مدارس عربیہ کی خدمت میں چند معروضات (حضرت مولانا خیر محمد)، ص۲۸، ملتان ۱۹۶۶ء

۱۲۔ تاریخ قاسم العلوم ملتان (عبدالبر محمد قاسم)، ص۷-۸، مطبع ایورگرین، ملتان ۱۹۷۶ء

۱۳۔ تاریخ قاسم العلوم ملتان (عبدالبر محمد قاسم)، ص۴۵-۴۹، ایورگرین، ملتان ۱۹۷۶ء

۱۴۔ روئداد مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم (علامہ سعید احمد کاظمی)، ص۸، ملتان ۱۹۷۴ء

۱۵۔ جائزہ مدارس عربیہ اسلامیہ از حافظ نذر احمد، ص۵۳۸، جامعہ چشتیہ ٹرسٹ، فیصل آباد ۱۹۶۰ء

۱۶۔ علامہ سید احمد سعید کاظمی (شفیق مرزا)، روزنامہ جنگ ۱۶۔ جون ۱۹۸۶ء

۱۷۔ علامہ احمد سعید کاظمی (صوفی عبدالحمید وارثی)، روزنامہ جنگ ۸۔ جولائی ۱۹۸۶ء

۱۸۔ علامہ احمد سعید کاظمی (صوفی عبدالحمید وارثی)، روزنامہ جنگ ۸۔ جولائی ۱۹۸۶ء

۱۹۔ علامہ سید سعید احمد کاظمی (عبدالمصطفےٰ الازہری)، روزنامہ جنگ ۸۔ جولائی ۱۹۸۶ء

۲۰۔ تمام مکاتب فکر کے لیے قابل احترام (رضوان صدیقی)، روزنامہ جنگ ۸۔ جولائی ۱۹۸۶ء

۲۱۔ علامہ سید سعید احمد کاظمی (عبدالمصطفےٰ الازہری)، روزنامہ جنگ ۸۔ جولائی ۱۹۸۶ء

۲۲۔ علامہ سید سعید احمد کاظمی (عبدالمصطفےٰ الازہری)، روزنامہ جنگ ۸۔ جولائی ۱۹۸۶ء

۲۳۔ علامہ سید احمد سعید کاظمی (کوکب نورانی اوکاڑوی)، روزنامہ جنگ ۸۔ جولائی ۱۹۸۶ء

Marfat.com

۲۴۔ علامہ سعید کاظمی مرحوم ایک ممتاز فقیہ اور متبحر عالم دین (شفیق مرزا) روزنامہ جنگ ۱۶۔ جون ۱۹۸۶ء

۲۵۔ علامہ سعید کاظمی مرحوم ایک ممتاز فقیہ اور متبحر عالم دین (شفیق مرزا) روزنامہ جنگ ۱۶۔ جون ۱۹۸۶ء

۲۶۔ علامہ سعید کاظمی مرحوم ایک ممتاز فقیہ اور متبحر عالم دین (شفیق مرزا) روزنامہ جنگ ۱۶۔ جون ۱۹۸۶ء

۲۷۔ امام اہلسنت (کوکب نورانی) روزنامہ جنگ ۷۔ جولائی ۱۹۸۶ء

۲۸۔ روئداد جامع العلوم ملتان (شیخ عبدالمالک) ص ۲، ملتان ۱۹۸۸ء

۲۹۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری ص ۲۴-۲۶، (وزارتِ تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۳۰۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری ص ۱۰۴-۱۱۳، وزارت تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء

۳۱۔ تعارف جامعہ نعیمیہ (مولانا محمد اول شاہ) ص ۶، لاہور ۱۹۸۸ء

۳۲۔ نومسلم علماء کے لیے کورس (مولانا مفتی عبدالعزیز) مجلہ عرفات ص ۱۸، لاہور ۱۹۸۳ء

۳۳۔ دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کی تعلیمی و تربیتی خدمات (مولانا محمد سرفراز نعیمی) ص ۳۲، مجلہ عرفات، لاہور ۱۹۸۱ء

۳۴۔ دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کی ادبی خدمات (مولانا واحد بخش) ص ۲۵ مجلہ عرفات، لاہور ۱۹۸۱ء

۳۵۔ تعارف جامعہ نعیمیہ (مولانا محمد اول شاہ) ص ۱۶، لاہور ۱۹۸۸ء

۳۶۔ مولانا مفتی محمد حسین نعیمی کی دینی خدمات ص ۱۵ (محمد عارف نعیمی) مطبوعہ لاہور ۱۹۸۸ء

۳۷۔ علامہ اقبال کے شہر سیالکوٹ میں جامعہ حنفیہ دو دروازہ کے مہتمم اعلیٰ

۳۸۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا تعارف ص ۶ (مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری)، لاہور ۱۹۸۸ء

۳۹۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری ص ۱۰۵، ۱۱۲، وزارت تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء

۴۰۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا تعارف (مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری) ص ۶۵، لاہور ۱۹۸۸ء

۴۱۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا تعارف (مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری) ص ۲۵، لاہور ۱۹۸۸ء

۴۲۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری ص ۱۰۵، ۱۱۲، وزارتِ تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء

۴۳۔ تعارف جامعہ اشرفیہ لاہور، ص ۱۴، (مولانا عبدالرحمٰن)، لاہور ۱۹۸۷ء

۴۴۔ رپورٹ مدرسۃ الواعظین ص ۱۶، لاہور ۱۹۷۴ء تا ۱۹۷۹ء

۴۵۔ جامعہ مدینہ لاہور کا تعارف ص ۳، لاہور ۱۹۸۹ء

۴۶۔ دستورالعمل وفاق المدارس شیعہ پاکستان جامعۃ المنتظر لاہور ص ۲، لاہور، جنوری ۱۹۸۷ء

۴۷۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری ص ۱۷، (وزارتِ تعلیم)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۴۸۔ پاکستان کے دینی مدارس علمائے کرام کی ڈائریکٹری ص ۸۸، (وزارتِ تعلیم)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۴۹۔ الجامعۃ السلفیہ، فیصل آباد ص ۴ (مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان) فیصل آباد ۱۹۸۷ء

۵۰۔ تاریخ دارالعلوم دیوبند مولانا محمد طیب ص ۲۹-۵۱، مطبوعہ دارالاشاعت، کراچی

Marfat.com

۵۱۔ سالانہ رپورٹ جامعہ تعلیمات اسلامیہ، ص۹، (عبدالغفار حسن) فیصل آباد ۱۹۸۷ء
۵۲۔ تعارف جامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد، ص۱۵، (محمد احسان الحق) فیصل آباد ۱۹۸۶ء
۵۳۔ روئیداد سالانہ، مدرسہ عربیہ، اشاعت العلوم، ص۱۲، فیصل آباد ۱۹۸۸ء
۵۴۔ روئیداد سالانہ، مدرسہ عربیہ، اشاعت العلوم، ص۱۹، فیصل آباد ۱۹۸۸ء
۵۵۔ الخاتون (مجاہدہ صبیحہ ناز) ادارہ درس گاہ فاطمۃ زہرا، فیصل آباد، ص۳، فیصل آباد ۱۹۸۶ء
۵۶۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، ص۱۹ (وزارت تعلیم، اسلام آباد)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء
۵۷۔ پاکستان کے دینی مدارس علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ص ۶۸-۷۴، (وزارت تعلیم)، اسلام آباد ۱۹۸۸ء
۵۸۔ تعارف جامعہ فرقانیہ مدینہ راولپنڈی، ص ۸-۹، (قاری محمد زرین نقشبندی)، راولپنڈی ۱۹۸۸ء
۵۹۔ حضرت علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری (پروفیسر خالد صدیقی) روزنامہ ''جنگ'' راولپنڈی ۶ نومبر ۱۹۸۹ء
۶۰۔ امام ابوحنیفہ اور فقہ حنفی کا تعارف (مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی) ص۴۲ مطبوعہ دارالارشاد، اٹک شہر ۱۹۸۳ء
۶۱۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، صفحہ ۴۶-۴۷، وزارت تعلیم اسلام آباد ۱۹۸۸ء۔
۶۲۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری، صفحہ ۱۰۰-۱۰۳، وزارت تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۶۳۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ص ۱۰۰-۱۰۳، وزارت تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۶۴۔ جامعہ محمدیہ کا تعارف (بشیر احمد انصاری) صفحہ ۱۸ ہفت روزہ ''اسلام'' گوجرانوالہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۷ء
۶۵۔ روئداد جامع محمدیہ گوجرانوالہ (مولانا عبدالحمید) صفحہ ۱۲، گوجرانوالہ ۱۹۸۶ء
۶۶۔ تعارف جامعہ عربیہ گوجرانوالہ (مولانا محمد عارف)، صفحہ ۱۱، گوجرانوالہ ۱۹۸۶ء
۶۷۔ تعارف جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد (مفتی عبدالشکور)، صفحہ ۱۳، وزیر آباد ۱۹۸۷ء
۶۸۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد)، صفحہ ۴۸-۴۹، اسلام آباد ۱۹۸۸ء
۶۹۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری (وزارتِ تعلیم اسلام آباد)، صفحہ ۹۷-۹۹، اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۷۰۔ تعارف دارالعلوم ضیاء القرآن سعید آباد (سید زاہد صدیق شاہ)، صفحہ ۱۵، گجرات ۱۹۸۵ء
۷۱۔ نصاب تعلیم و تعارف جامعہ بنات الاسلام گجرات، ص ۱۲، گجرات ۱۹۸۸ء
۷۲۔ جامعہ عربیہ احیاء العلوم کا نصاب تعلیم (مولانا محمد نصر اللہ خان مجددی)، ص ۱۳ گجرات ۱۹۸۴ء
۷۳۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد)، صفحہ ۳۷-۳۸، اسلام آباد ۱۹۸۸ء
۷۴۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد)، صفحہ ۸۳-۸۵ اسلام آباد ۱۹۸۷ء
۷۵۔ روئداد جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ (حافظ محمد عالم)، صفحہ ۳، سیالکوٹ ۱۹۸۵ء

Marfat.com

۷۶۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد)، صفحہ ۳۵۔۳۷، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۷۷۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد) صفحہ ۵۲۔۱۵۵ اسلام آباد ۱۹۸۷ء

۷۸۔ روئداد خیر العلوم خیر پور (محمد ارشاد الحق)، صفحہ ۷، بہاولپور ۱۹۸۸ء

۷۹۔ روداد دار العلوم غوثیہ، حویلی لکھا (محمد بلال)، ص ۶، دیپالپور ۱۹۸۹ء

۸۰۔ تعارف جامعہ محمدیہ اوکاڑہ (مولانا عتیق اللہ)، ص ۵، اوکاڑہ ۱۹۸۸ء

۸۱۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری (وزارت تعلیم اسلام آباد)، ص ۳۳-۳۴، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۸۲۔ پاکستان کے دینی مدارس علمائے کرام کی ڈائریکٹری، ص ۸۰-۸۲، (وزارت تعلیم)، اسلام آباد ۱۹۸۷ء

۸۳۔ روائداد دار العلوم عزیزیہ (ابرار احمد بگوی)، ص ۴، سرگودھا ۱۹۸۸ء

۸۴۔ تعارف جامعہ عربیہ قاسم العلوم سرگودہا (محمد عبد اللہ علوی)، ص ۸، سرگودہا ۱۹۸۹ء

۸۵۔ سالانہ رپورٹ دار العلوم مظہریہ امدادیہ بندیال (محمد عبد الحق)، ص ۱۲، سرگودہا ۱۹۸۸ء

۸۶۔ مقالات پیر محمد کرم شاہ الازہری (مرتبہ پروفیسر حافظ احمد بخش)، ص ۵، جلد اول، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور جنوری ۱۹۹۰ء

۸۷۔ الکلیۃ الغوثیہ للبنات (غوثیہ گرلز کالج) بھیرہ ضلع سرگودہا، ص ۱۱-۱۷، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور مارچ ۱۹۹۰ء

۸۸۔ تعارف جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ، ضلع سرگودہا، ص ۳۶-۳۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور جون ۱۹۵۹ء

۸۹۔ تعارف جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ ضلع سرگودہا، ص ۲۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور، جون ۱۹۵۹ء

۹۰۔ تعارف جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ، ضلع سرگودہا، ص ۹ تا ۱۸، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور جون ۱۹۵۹ء

۹۱۔ الکلیۃ الغوثیہ للبنات (غوثیہ گرلز کالج) بھیرہ، ص ۱۱-۱۶، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور مارچ ۱۹۹۰ء

۹۱۔ مقالات پیر محمد کرم شاہ الازہری (پروفیسر حافظ احمد بخش) ص ۶۹-۷۱، جلد اول، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ۱۹۹۰ء

۹۳۔ مقالات پیر محمد کرم شاہ الازہری (پروفیسر حافظ احمد بخش) ص ۸-۴۵۳، جلد دوم، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور ۱۹۹۰ء

Marfat.com

باب چہارم

پاکستان کے مختلف صوبوں/علاقوں میں دینی مدارس کا قیام اور علمی خدمات

ا۔صوبہ خیبر پختونخوا کے دینی مدارس کا جائزہ

صوبہ خیبر پختونخوا میں ۱۹۸۸ء تک دینی مدارس کی کل تعداد ۶۷۸ تھی جب کہ جون ۲۰۰۴ء تک رجسٹرڈ دینی مدارس کی تعداد ۱۶۵۴ ہے جن میں سے ۱۲۰۰ کل وقتی اور باقی ۴۵۴ جزوقتی ہیں۔ان مدارس میں گورنمنٹ سے منظور شدہ ۱۶۵۴ ہیں۔ ۷۷ مدارس کو حکومت کے محکمہ زکوٰۃ وعشر کی طرف سے مالی امداد ملتی ہے جس کی کل مقدار -/۲۳۱۶۹۶۳۰ روپے ہے۔صوبہ خیبر پختونخوا کے دینی مدارس کی تعداد باعتبار مسلک یہ ہے:

دیوبندی = ۸۰۰ مدارس	بریلوی = ۵۳۰ مدارس
اہلحدیث = ۱۵۰ مدارس	شیعہ = ۷۰ مدارس

دیگر(بلاتخصیص)۱۰۴ مدارس (جو کسی مسلک سے وابستگی نہیں رکھتے) میزان=۱۸۵۴ مدارس

ایک سو پینتیس (۱۳۵) مدارس کسی تنظیم/وفاق سے کلی یا جزوی طور پر ملحق ہیں چارسوسات (۴۰۷) دینی مدارس ناظرہ، حفظ، تجوید وقرأت کے ایک سو بائیس (۱۲۲) دورۂ حدیث سات سو دو (۷۰۲) دیگر قسم کی سندات فراغت جاری کرتے ہیں۔مدرسین واساتذہ کی کل تعداد (۱۰۴۳) ہے۔ جن میں سے صرف ۵۸ مدارس کی طرف سے اساتذہ کو رہائش، خوردونوش، کتب، طبی اور سفری سہولتیں حاصل ہیں۔مدرسین کے علاوہ دیگر عملہ کی مجموعی تعداد ۸۱۶ ہے۔

Marfat.com

صوبہ خیبر پختونخوا کے مدارس اسلامیہ کے مختلف درجات میں زیر تعلیم طلبہ/طالبات کی تعداد کی تفصیل اس طرح ہے:

طلبہ		طالبات	
ا۔ ناظرہ	۴۳۹۳۷۶	ا۔ناظرہ	۲۸۱۷۳
۲۔حفظ	۱۸۵۱۵	۲۔حفظ	۱۱۵۰۴
۳۔تجوید وقرأت	۲۹۱۱۵	۳۔تجوید وقرأت	۱۵۱۸
۴۔تحتانی	۱۱۵۲۳۸	۴۔تحتانی	۱۲۰۴
۵۔موقوف علیہ	۱۱۶۶۷	۵۔موقوف علیہ	۱۱۴۶
۶۔دورہ حدیث	۲۳۲۸۶	۶۔دورہ حدیث	۱۴۰۵

ان طلبہ کی تفصیل ملکوں اور علاقوں کے اعتبار سے اس طرح ہے:

غیر ملکی	۹۱۳۹	صوبہ سرحد	۸۳۸۶۸
پنجاب	۲۸۳	سندھ	۸۰
بلوچستان	۳۲۰	آزاد کشمیر	۴۵
دیگر	۶۷۳		

ان مدارس اسلامیہ سے صرف آخری پانچ سالوں میں فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد یہ ہے:

ا۔ ناظرہ = ۶۸۵۲۹ ۲۔ حفظ = ۷۱۲۹

۳۔ تجوید وقرأت = ۹۵۱۰ ۴۔ دورۂ حدیث = ۲۷۹۰۶

مدارس کے قیام سے لے کر ۱۹۸۸ء تک فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد یہ ہے:

ا۔ ناظرہ = ۳۲۷۷۰۷ ۲۔ حفظ = ۲۶۳۶۵

۳۔ تجوید وقرأت = ۲۷۲۲۶ ۴۔ دورۂ حدیث = ۱۷۲۵۶

مدارس میں باقاعدہ روزانہ حاضری لی جاتی ہے اور اس غرض کے لیے رجسٹر حاضری مدارس میں رکھے جاتے ہیں۔ جن مدارس میں رجسٹر حاضری رکھے جاتے ہیں ان کی مجموعی تعداد ۲۰۰ ہے۔ رجسٹر حاضری سے پتہ چلتا ہے کہ تعلیم ناتمام چھوڑ کر جانے والے طلبہ کی تعداد ۶۰۴۶ ہے اور فیل شدہ طلبہ کی تعداد ۱۷۷۵ ہے۔ دارالاقامہ (ہاسٹل) کی تعداد ۶۸۷ ہے۔ ان دارالاقامہ میں رہائش پذیر طلبہ کی کل تعداد ۱۵۲۳۷ ہے۔ ۵۸ مدارس طلبہ کو مفت خوراک، مفت کتابیں، طبی اور سفری سہولتیں مہیا کرتے ہیں۔

Marfat.com

۱۳۰ مدارس ناظرہ، ۲۰۴ مدارس میں درجہ تحتانی، ۱۰۷ میں موقوف علیہ اور ۱۵۰ میں دورۂ حدیث تک تعلیم ہے۔ صوبہ سرحد کے مدارس میں ذریعہ تعلیم زیادہ تر پشتو ہے اور بعض علاقوں میں دیگر علاقائی زبانیں بھی ذریعہ تعلیم ہیں۔ ۵۱۳ مدارس میں غیر ملکی زبانوں میں سے عربی اور فارسی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ ۲۴ مدارس میں مڈل تک، ۱۵ میں میٹرک اور ۸ میں اس سے زیادہ تک انگریزی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ انگریزی پڑھنے والے طلبہ کی مجموعی تعداد ۲۶۰۷ ہے اور ۱۹ مدارس میں ہنر بھی سکھایا جاتا ہے۔ ۳۰۹ مدارس میں تحریری امتحانات لیے جاتے ہیں اور ۱۹۶ مدارس میں پرچہ عربی میں حل کرنے پر زیادہ نمبر بھی دیئے جاتے ہیں۔

۱۴۳۹ مدارس قومی نظام امتحانات کے حق میں ہیں جبکہ ۲۱۵ نے دینی مدارس بورڈ کے حق میں اس شرط پر رائے دی ہے کہ اس میں حکومت کی مداخلت قطعاً نہ ہو۔ ان مدارس میں طلبہ کو مفت کتابیں مہیا کرنے کے لیے بڑے بڑے کتب خانے موجود ہیں۔ ان کتب خانوں میں کتابوں کی مجموعی تعداد ۱۰۲۱۹۷۵ ہے۔ ۲۰۰ دارالمطالعے ہیں اور مدارس میں طلبہ اخبارات بھی پڑھتے ہیں۔ زیادہ تر دینی اداروں میں لائبریرین کے فرائض مدرسہ کے اندر ایک مدرس انجام دیتا ہے اور مستقل لائبریرین نہیں رکھے جاتے۔ مگر ان میں سے ۲۲ مدارس ایسے بھی ہیں جن میں مستقل لائبریرین ہیں۔ ۴۴ مدرسوں کو وی سی آر پر اعتراض ہے اور اس قسم کے آلات اگرچہ تعلیمی مقاصد کے لیے بھی استعمال کیے جاسکتے ہیں لیکن اس کو معیوب سمجھتے ہیں اور برداشت نہیں کرسکتے ہیں۔ ۱۹۷ مدارس میں طلباء کی انجمنیں ہیں جس میں طلبہ تقریر و تحریر کی مشق کرتے ہیں۔ اچھی صحت کے لیے اپنے حدود کے اندر کھیل بھی ضروری ہیں اس مقصد کے لیے ۲۰۲ مدارس کے ساتھ کھیل کود کے لیے میدان بھی موجود ہیں۔ مسلمانوں کے لیے قلوب و اذہان کو اسلامی تعلیمات سے منور کرنے اور باطل نظریات کی تردید کے لیے مدارس اسلامیہ صحافتی فرائض سے بھی غافل نہیں اور اس مقصد کے لیے ۲۰ مدارس اسلامی، علمی و ادبی رسالے چھپواتے ہیں اور ملک میں تقسیم کرتے ہیں۔ بعض مدارس ایسے بھی ہیں کہ ان میں شعبہ تصنیف و تالیف بھی قائم ہے۔ صوبہ سرحد میں کل تصانیف کی تعداد ۲۱۱ ہے۔ ہر معیاری مدرسہ میں دارالافتاء بھی موجود ہیں جس سے مسلمانوں کو درپیش مختلف قسم کے مسائل کے جوابات دیئے جاتے ہیں چنانچہ ان مدارس سے جاری شدہ سالانہ فتوؤں کی تعداد ۶۴۷۶ ہے۔ ۱۱۵ مدارس کی عمارات پکی ہیں اور ۱۹۹ مدارس کی عمارت ان کی تدریس و رہائش کے لیے کافی ہیں۔ باقی مدارس کی عمارات ان کے لیے ناکافی ہیں۔ ان مدارس میں تدریسی کمروں کی تعداد ۷۰۰ ہے۔ ۱۵۰ مدارس میں طلبہ کے لیے بیٹھنے کی سہولتیں موجود ہیں جس کے لیے وہ ڈیسک، چٹائیاں وغیرہ استعمال کرتے ہیں۔ ۱۳ مدارس میں سوئی گیس اور ۴۹ مدارس میں بجلی کی سہولت موجود ہے۔

Marfat.com

مدارس اسلامیہ میں اخراجات کے مختلف مدات رکھے جاتے ہیں۔صوبہ سرحد کے مدارس اسلامیہ کی سالانہ تفصیل اس طرح ہے۔

تنخواہ مدرسین و دیگر عملہ (سالانہ)	=	۱۴۱۴۲۵۷۵ روپے
عمارات	=	۸۷۱۹۰۹۹ روپے
طلبہ وغیرہ	=	۱۶۳۵۶۳۱۰ روپے
کتب خانہ	=	۴۲۸۷۶۹۹ روپے
دیگر	=	۶۴۵۴۷۰۷ روپے

صوبہ خیبر پختونخوا کے ۵۸۵ مدارس اسلامیہ کے اصحاب اختیار نے رائے دی ہے کہ ملک میں مذہبی اور رسمی علوم کا فرق ختم ہونا چاہیے اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ رسمی علوم کے اداروں میں اسلامی علوم کو اس مقدار میں داخل نصاب کیا جائے کہ ایک طالب علم ان اداروں سے فارغ ہونے کے بعد ملکی معاملات کو چلانے کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ دینی اور مذہبی علوم سے بھی کماحقہ واقفیت رکھتا ہو اور دوسری طرف دینی اور مذہبی علوم کے اداروں میں بھی ایسے مضامین شامل نصاب ہونے چاہیں کہ ایک طالبِ علم فراغت کے بعد جید عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ ملکی معاملات کو احسن طریقے سے چلانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔دینی مدارس میں مزید مضامین شامل نصاب کیے جانے کے بارے میں صوبہ سرحد کے ۵۸۱ مدارس نے رائے دی ہے۔۱۹۸۰ء تک دینی مدارس کی تعداد میں پچھلے بیس سالہ تعداد کی نسبت جو غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اس میں موجودہ حکومت کی طرف سے دینی مدارس کی سرپرستی اور امداد و تعاون کو بڑا دخل حاصل ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ اگر آئندہ بھی حکومت کی طرف سے ان مدارس کی سرپرستی کا عمل جاری رہا تو کوئی وجہ نہیں کہ سارے ملک میں دینی مدارس کا جال نہ بچھایا جا سکے۔یہ بات بڑی خوش آئندہ ہے کہ یہ ادارے عصری اور رسمی علوم کی افادیت سے بھی غافل نہیں ہیں اور بعض مدارس اسلامیہ کے ساتھ اس مقصد کے لیے ملحقہ کالج، ہائی، مڈل اور پرائمری سکولز بھی موجود ہیں جن مدارس کے ساتھ مذکورہ بالا ملحقہ ادارے موجود ہیں تعداد کے لحاظ سے اس کی تفصیل یہ ہے:

کالج-۲ ،ہائی سکول -۲۱ ،مڈل سکول-۳۱ ، پرائمری سکول-۶۳، متعلقہ کالج اور سکولز کے اساتذہ اور طلبہ کی تعداد یہ ہے:

اساتذہ کی تعداد = ۱۲۵ طلبہ کی تعداد = ۷۴۷۶

ان متعلقہ اداروں سے ۱۹۸۸ء کے اختتام تک فارغ شدہ طلبہ کی تعداد ۹۹۵۹ ہے۔

Marfat.com

۲۔صوبہ بلوچستان کے دینی مدارس کا جائزہ

۱۹۸۸ء تک صوبہ بلوچستان میں مدارس اسلامیہ کی کل تعداد ۳۴۷ تھی جب کہ صوبہ بلوچستان میں رجسٹرڈ دینی مدارس کی تعداد جون ۲۰۱۴ء تک ۲۷۰۴ ہے۔ جن میں سے ۲۳۰۵ کل وقتی ہیں اور ۲۷۰۴ منظور شدہ ہیں۔ ۶۷۲ مدارس کو حکومت کی طرف سے ۱۲۳۰۲۲۳۰ روپے امداد ملتی ہے۔ مسلک کے اعتبار سے ان مدارس کی تفصیل یہ ہے:

دیوبندی	= ۱۵	بریلوی	= ۸
اہلحدیث	= ۹	شیعہ	= ۵
دیگر (بلاتخصیص)	= ۱۴۸	میزان	= ۲۷۰۴

۱۶۰ مدارس کا کسی بھی وفاق المدارس یا تنظیم المدارس سے الحاق ہے۔ ۱۸۱ مدارس ناظرہ حفظ تجوید و قرأت، ۱۱۵ دورۂ حدیث اور ۱۵ دیگر قسم کی اسناد جاری کرتے ہیں۔ ان مدارس میں اساتذہ کی تعداد ۱۶۱۵ ہے۔ ۱۵۲ مدارس کی طرف سے ان کے اساتذہ کو سہولتیں حاصل ہیں۔ اساتذہ کے علاوہ دیگر عملہ کی تعداد ۵۴۲ ہے۔ طلبہ کی درجہ وار تعداد کی تفصیل اس طرح ہے:

طلبہ		طالبات	
۱۔ ناظرہ	۱۸۶۴۵	۱۔ ناظرہ	۱۲۸۱۷
۲۔حفظ	۴۴۵۹	۲۔ حفظ	۱۲۰۰
۳۔ تجوید وقرأت	۳۶۱۶	۳۔ تجوید وقرأت	۱۱۱۸
۴۔ تحتانی	۶۸۹۸	۴۔ تحتانی	۱۷۱
۵۔موقوف علیہ	۲۴۶۵	۵۔موقوف علیہ	-
۶۔دورہ حدیث	۱۰۸۸	۶۔ دورہ حدیث	۱۱۳

صوبوں اور علاقوں کے لحاظ سے صوبہ بلوچستان میں زیر تعلیم طلبہ کی تفصیل اس طرح ہے:

غیر ملکی	۲۵۹۶	صوبہ سرحد	۸۱۵۶
پنجاب	۹۲۹۱	سندھ	۳۶۹۵۲
بلوچستان	۹۵۴۲	آزاد کشمیر	۱۹۳
دیگر	-		

Marfat.com

پانچ سالوں میں فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد یہ ہے:

۱۔ ناظرہ = ۳۲۸۳۰ ۔ ۲۔ حفظ = ۴۵۴۵

۳۔ تجوید وقرأت = ۵۷۹۸ ۔ ۴۔ دورۂ حدیث = ۲۶۱۶

ان مدارس کے قیام سے لے کر ۱۹۸۸ء تک فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد یہ ہے:

۱۔ ناظرہ = ۹۹۵۱۶ ۔ ۲۔ حفظ = ۱۱۳۰۰

۳۔ تجوید وقرأت = ۳۰۸۵ ۔ ۴۔ دورۂ حدیث = ۲۶۴۳

۱۱۹۸ مدارس اسلامیہ میں طلبہ کی روزانہ حاضری لینے کی خاطر رجسٹر حاضری بھی رکھے جاتے ہیں۔ رجسٹر حاضری سے پتہ چلتا ہے کہ ۴۸۱۹ طلبہ نے تعلیم کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچایا ہے اور ان سے تعلیم ناتمام رہ گئی ہے۔ جبکہ ان مدارس کے امتحانات میں فیل شدہ طلبہ کی تعداد ۱۷۳۹ ہے۔ دارالاقامہ کی تعداد ۱۱۷ ہے اور دارالاقامہ میں رہائش پذیر کل تعداد طلبہ ۹۲۲۵ ہے۔ ۱۱۷ مدارس میں طلبہ کو مفت خوراک، ۱۱۰ میں مفت کتابیں، ۱۷۹ میں طبی سہولتیں اور ۱۵۷ مدارس میں سفری سہولتیں مہیا کی جاتی ہیں۔ ۱۳۵ مدارس میں تحتانی، ۹۰ میں موقوف علیہ اور ۱۰۲ میں دورۂ حدیث تک نصاب تعلیم رائج ہے۔ ۲۶۰ مدارس میں غیر ملکی زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔ ۱۴ مدارس میں مڈل کی سطح تک، ۷ میں میٹرک تک اور ۲ میں اس سے زیادہ تک انگریزی زبان کی پڑھائی بھی ہوتی ہے۔ انگریزی زبان پڑھنے والے طلبہ کی تعداد ۱۱۳۹ ہے۔ ۱۴ دینی مدارس میں ہنر سیکھنے کا بندوبست بھی ہے۔ ۲۳۶ مدارس میں باقاعدہ تحریری طور پر نظام امتحانات موجود ہے اور ۲۳۹ میں عربی زبان میں پرچے حل کرنے پر مزید نمبر بھی دیئے جاتے ہیں۔ ۲۳۰ مدارس قومی نظام امتحانات کے حق میں ہیں۔ ۲۳۰ نے دینی مدارس بورڈ کے حق میں رائے دی ہے۔ صوبہ بلوچستان کے دینی مدارس میں طلبہ کو مفت کتابیں مہیا کرنے کے لیے بڑے بڑے کتب خانے موجود ہیں۔ ان کتب خانوں میں کتابوں کی مجموعی تعداد ۲۶۷۸۵۷ ہے۔ نیز طلبہ کو ہر قسم کے حالات سے باخبر رکھنے کے لیے دارالمطالعے بھی ہیں ان کی تعداد ۱۶۰ ہے۔ بعض مدارس میں طلبہ کو حالات حاضرہ سے باخبر رکھنے کے لیے اخبارات کا بندوبست بھی ہے۔ ایسے مدارس کی تعداد ۹۲ ہے۔ ۱۲۰ مدارس کو وی سی آر پر اعتراض ہے۔ تقریر اور طرز بیان سیکھنے کے لیے بعض مدارس میں طلبہ نے انجمنیں قائم کر رکھی ہیں۔ ایسے مدارس کی تعداد ۱۲۵ ہے جن میں انجمن طلبہ موجود ہے۔ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ صحت بھی ایک ضروری چیز ہے اور صحت کے لیے فارغ اوقات میں کھیل کود ایک مناسب عمل ہے۔ اس مقصد کے لیے ۱۱ مدارس کے ساتھ کھیل کے میدان موجود ہیں۔ ۱۹ مدارس سے رسالے بھی چھپتے ہیں بعض مدارس میں تصنیف وتالیف

Marfat.com

کا کام بھی ہوتا ہے۔ ایسے مدارس میں تصانیف کی کل تعداد ۳۷ ہے۔ مسلمانوں کو مختلف نوع کے مسائل میں درپیش مشکلات کو حل کرنے کے لیے ان مدارس میں باقاعدہ دارالافتاء ہوتے ہیں جس میں قابل اور تجربہ کار مفتیان کرام عامۃ المسلمین کے سوالوں کے جوابات صادر کرتے ہیں ان فتووں کی سالانہ تعداد ۲۰۹۸۷ ہے۔ ۱۰۰ مدارس کی عمارات پکی ہیں اور ۱۳۱ مدارس کے لیے اپنی عمارت کافی ہے۔ ان میں سے تدریسی کمروں کی تعداد ۱۵۴۲ ہے۔ ۲۵۳ مدارس میں طلبہ کے لیے بیٹھنے کی سہولتیں، ۲۸ میں سوئی گیس اور ۱۹۴ میں بجلی کی سہولتیں میسر ہیں۔ سالانہ اخراجات کی تفصیل یہ ہے:

تنخواہ	= ۱۰۴۵۸۸۰۰ روپے	عمارت	= ۳۷۲۱۴۰۰ روپے
طلبہ وغیرہ	= ۱۳۴۹۸۰۰۰ روپے	کتب خانہ	= ۱۸۲۳۵۰۰ روپے
دیگر	= ۱۱۶۱۸۰۰ روپے		

۱۰۵ مدارس نے مذہبی اور رسمی تعلیم کے فرق کو ختم کرنے کے حق میں خیال ظاہر کیا ہے جبکہ ۹۳ نے مزید مضامین شامل کیے جانے کے حق میں رائے دی ہے۔ ۱۹۴۷ء تک صوبہ بلوچستان میں ۸ مدارس تھے۔ ۱۹۶۰ء تک مزید ۵۵ قائم ہو گئے اور ۱۹۸۰ء تک یہ تعداد ۶۷ ہوگئی۔ صوبہ بلوچستان کے گیارہ مدارس کے ساتھ ملحقہ کالج ہیں اور ۱۶ کے ساتھ ملحقہ ہائی سکول ۵ کے ساتھ مڈل سکول اور ۱۷ کے ساتھ پرائمری سکول ملحق ہیں۔ متعلقہ کالج اور سکول میں اساتذہ کی تعداد ۱۹۷ ہے اور طلبہ کی تعداد ۱۰۱۲۷ ہے جبکہ ان کالجوں اور سکولوں سے فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد ۶۳۴۱ ہے۔

۳۔ آزاد کشمیر کے دینی مدارس کا جائزہ

۱۹۸۸ء تک آزاد کشمیر میں کل دینی مدارس ۷۶ ہیں جب کہ آزاد کشمیر میں جون ۲۰۱۴ء تک دینی مدارس کی تعداد ۳۵۰ ہے، جن میں سے کل وقتی ۵۴ اور باقی جز وقتی مدارس ہیں۔

آزاد کشمیر کے دینی مدارس میں گورنمنٹ سے منظور شدہ ۲۳۵ جبکہ باقی غیر منظور شدہ ہیں۔

۸۲۴ مدارس کو حکومت کی طرف سے امداد ملتی ہے جس کی مجموعی مقدار -/۴۹۲۸۸۰ روپے ہے۔

آزاد کشمیر کے مدارس کی تعداد مسلک کے لحاظ سے مندرجہ ذیل ہے:

دیوبندی	= ۱۵۱	بریلوی	= ۱۰۰
اہلحدیث	= ۴۰	شیعہ	= ۱۵
دیگر (بلا تخصیص)	= ۴۴	میزان	= ۳۵۰

Marfat.com

۳۰۶ مدارس کسی تنظیم / وفاق سے کلی یا جزوی طور پر ملحق ہیں۔ ۱۵۰ مدارس ناظرہ، حفظ، تجوید اور قرأت ۳۶ دورہ حدیث اور ۱۶۴ مدارس دیگر قسم کی سندات دیتے ہیں۔ مدرسین اور اساتذہ کی کل تعداد ۱۲۵۰ ہے جن میں سے صرف ۱۷ مدارس اپنے متعلقہ اساتذہ کو رہائش، خورد و نوش، کتب، طبی اور سفری خرچہ جات مہیا کرتے ہیں۔ مدرسین کے علاوہ دیگر عملہ کی مجموعی تعداد ۱۸۲ ہے۔

آزاد کشمیر کے مدارس اسلامیہ کے مختلف درجات میں زیر تعلیم طلبہ اور طالبات کی تعداد کچھ اس طرح ہے:

طلبہ		طالبات	
۱۔ ناظرہ	۲۷۳۱۶	۱۔ ناظرہ	۱۲۸۶۰
۲۔ حفظ	۲۱۹۱۱	۲۔ حفظ	۱۳۷
۳۔ تجوید و قرأت	۳۹۵	۳۔ تجوید و قرأت	۲۰
۴۔ تحتانی	۵۹۰	۴۔ تحتانی	-
۵۔ موقوف علیہ	۱۶۰	۵۔ موقوف علیہ	-
۶۔ دورہ حدیث	۵۴	۶۔ دورہ حدیث	۴

ان طلباء کی تعداد ملکوں اور علاقوں کے اعتبار سے اس طرح ہے:

غیر ملکی =	-	صوبہ سرحد =	۱۱۰۸
پنجاب =	۱۹۸۶	سندھ =	-
بلوچستان =	-	آزاد کشمیر =	۱۱۸۸۴
دیگر =	۱۷		

ان مدارس اسلامیہ میں صرف پانچ سالوں میں فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد یہ ہے:

۱۔ ناظرہ	= ۱۲۴۶۰	۲۔ حفظ	= ۱۰۶۶
۳۔ تجوید و قرأت	= ۱۲۱۳	۴۔ دورۂ حدیث	= ۳۳۷

مدارس کے قیام سے لے کر ۱۹۸۸ء تک فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد یہ ہے:

۱۔ ناظرہ	= ۱۸۷۲۵	۲۔ حفظ	= ۱۹۰۵
۳۔ تجوید و قرأت	= ۱۱۰۰	۴۔ دورۂ حدیث	= ۲۳۰

مدارس میں باقاعدگی سے حاضری بھی لی جاتی ہے۔ جن مدارس میں رجسٹر حاضری موجود ہیں

Marfat.com

ان کی کل تعداد ۵۷ ہے۔ تعلیم نا تمام چھوڑنے والے طلبہ کی تعداد ۱۰۴۵ ہے۔ جبکہ فیل شدہ طلباء کی تعداد ۱۵۷ ہے۔ دارالاقامہ کی تعداد ۵۷ ہے۔ دارالاقامہ میں رہائش پذیر طلباء کی تعداد ۹۲۶۶ ہے۔ ۳۰ دینی مدارس میں طلبہ کے لیے خوراک اور کتب، ۲۷ میں طبی اور ۳۱ میں سفری سہولتیں موجود ہیں، ۲۲ مدارس میں درجہ تحتانی ۱۰ میں موقوف علیہ اور ۱۲ میں دورۂ حدیث تک تعلیم ہے۔

آزاد کشمیر کے ۶۶ مدارس میں غیر ملکی زبانوں کی کتب بھی پڑھائی جاتی ہیں مگر عام طور پر ذریعہ تعلیم اُردو زبان ہے۔ ۷ مدارس میں میٹرک اور ۲ میں ایف اے تک انگریزی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ انگریزی پڑھنے والے طلباء کی کل تعداد ۹۱ ہے۔ ۱۴ مدارس میں تحریری امتحانات با قاعدگی سے لیے جاتے ہیں۔ ۱۷ مدارس میں پرچہ عربی میں حل کرنے پر زیادہ نمبر بھی دیے جاتے ہیں۔

۲۴ مدارس قومی نظام امتحانات کے حق میں ہیں جبکہ ۵۲ نے دینی مدارس بورڈ کے حق میں اس شرط پر رائے دی ہے کہ اس میں حکومت کسی قسم کی کوئی مداخلت نہ کرے۔ اکثر مدارس میں طلباء کو تعلیم کے حصول کے لیے کتابیں مہیا کرنے کے لیے بڑے بڑے کتب خانے موجود ہیں۔ ان کتب خانوں میں کتابوں کی مجموعی تعداد ۱۲۷۴۳ ہے۔ ۳۳ مدارس میں دارالمطالعے بھی قائم ہیں۔ ۴۳ مدارس میں طلباء اخبارات بھی پڑھتے ہیں۔ زیادہ تر دینی اداروں میں لائبریرین کے فرائض مدرسہ کے اندر ایک مدرس ہی سرانجام دیتا ہے اور مستقل لائبریرین نہیں رکھے جاتے تاہم ایک مدرسہ ایسا بھی ہے جہاں اس کا مستقل لائبریرین موجود ہے۔ ۱۱ مدارس میں طلباء کی انجمنیں بھی قائم ہیں جن میں سے طلباء تقریر و تحریر کی با قاعدہ مشق کرتے ہیں۔ صحت کے لیے مدارس کی حدود کے اندر کھیل بھی کھیلے جاتے ہیں۔ ۹ مدارس کے ساتھ کھیل کے میدان بھی موجود ہیں۔ مسلمانوں کو اسلامی تعلیمات اور باطل افکار کے خلاف جہاد کے لیے ۵ مدارس اسلامی اور معیاری قسم کے رسالے ہر ماہ با قاعدگی سے شائع کرتے ہیں۔

۵ مدارس ایسے بھی ہیں جن میں شعبہ تصنیف و تالیف بھی قائم ہے۔ آزاد کشمیر میں مختلف علماء کے تصنیف و تالیف کی تعداد ۲۷۹۰ ہے۔ ہر معیاری مدرسہ میں دارالافتاء بھی موجود ہے سالانہ فتاوٰی کی تعداد ۶۳۷ ہے۔ آزاد کشمیر کے ۲۲ مدارس کی عمارتیں پکی ہیں۔ ۵۰ مدارس کی عمارات ان کی تدریس و رہائش کے لیے کافی ہیں اور باقی مدارس ان کے لیے ناکافی ہیں۔ ان مدرسوں میں تدریسی کمروں کی تعداد ۳۰۰ ہے۔ ۴۰ مدارس میں بجلی کی سہولت بھی موجود ہے۔

مدارس اسلامیہ میں اخراجات کے حسابات با قاعدگی سے رکھے جاتے ہیں۔ آزاد کشمیر کے مدارس اسلامیہ کی سالانہ تفصیل کچھ اس طرح ہے:

Marfat.com

تنخواہ مدرسین ودیگر عملہ (سالانہ) = ۲۰۵۱۸۰۰روپے عمارات = ۱۱۱۶۷۴۰۰روپے

طلباء وغیرہ = ۱۲۴۴۳۶۰۰ روپے کتب خانہ = ۱۳۳۶۵۰۰روپے

دیگر = ۲۲۱۵۰۰ روپے

آزاد کشمیر کے ۵۷ مدارس اسلامیہ کے اصحاب نے رائے دی ہے کہ ملک میں مذہبی ورسمی علوم کا فرق ختم کیا جانا چاہیے اور اس کا آسان طریق کار یہ ہے کہ رسمی علوم کے اداروں میں اسلامی علوم کو اس مقدار میں داخل نصاب کیا جائے کہ ایک طالبِ علم ان اداروں سے فراغت کے بعد ملکی معاملات کو سمجھنے کی صلاحیت کے ساتھ دینی اور مذہبی علوم سے بھی کما حقہٗ واقفیت رکھتا ہو اور دوسری طرف دینی اور مذہبی علوم کے اداروں میں بھی ایسے مضامین کو نصاب میں شامل کیا جائے کہ ایک طالب علم فراغت کے بعد جید عالم ہونے کے ساتھ ساتھ ملکی معاملات کو بھی احسن طریقے سے چلانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ دینی مدارس میں مزید مضامین شامل نصاب کیے جانے کے بارے میں آزاد کشمیر کے ۵۶ مدارس نے رائے دی ہے۔

قیام پاکستان کے بعد مدارس اسلامیہ کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ ۱۹۶۰ء سے لے کر ۱۹۸۰ء اور ۱۹۹۰ء تا ۲۰۱۱ء تک مدارس میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ موجودہ حکومت نے دینی مدارس کی سرپرستی کے لیے جو امداد اور تعاون کیا اس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا ہے۔

آزاد کشمیر کے ۲ مدارس کے ساتھ ہائی سکول اور مڈل سکول اور ۵ کے ساتھ پرائمری سکول ملحق ہیں۔ جن میں اساتذہ کی تعداد ۲۳ اور طلبہ کی تعداد ۵۰۷ ہے ان اداروں سے فارغ شدہ طلبہ کی تعداد ۱۵۸۴ ہے۔

۴۔ اسلام آباد کے دینی مدارس کا جائزہ

اسلام آباد میں ۱۹۸۸ء تک کل دینی مدارس ۴۷ تھی جب کہ اسلام آباد (ICT) میں جون ۲۰۱۴ء تک رجسٹرڈ دینی مدارس کی تعداد ۱۸۷ ہے۔ جن میں سے منظور شدہ ۱۸۷ ہیں۔ ۱۵۰ مدارس کو حکومت کی جانب سے محکمہ زکوٰۃ وعشر کے ذریعے مالی امداد دی جاتی ہے جس کی کل مقدار -/۴۹۲۸۸۰ روپے ہے۔ اسلام آباد کے دینی مدارس کی تعداد باعتبار مسلک یہ ہے:

دیوبندی = ۷۰ مدارس بریلوی = ۶۰ مدارس

اہلحدیث = ۲۵ مدارس شیعہ = ۱۰ مدارس

دیگر (بلا تخصیص) = ۲۲ مدارس میزان = ۱۸۷

Marfat.com

۱۱مدارس کسی تنظیم/وفاق سے کلی یا جزوی طور پر ملحق ہیں۔ ۲۵ مدارس ناظرہ حفظ، تجوید اور قرأت ۵ دورہ حدیث ۷ ادیگر قسم کی سندات جاری کرتے ہیں۔ مدرسین اور اساتذہ کی کل تعداد ۱۷۶ ہے جن میں سے صرف ۴۶ مدارس کی طرف سے اساتذہ کو رہائش اور دیگر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ مدرسین کے علاوہ دیگر عملہ کی مجموعی تعداد ۲۷ ہے۔ اسلام آباد کے مدارس کے مختلف درجات میں زیر تعلیم طلبہ اور طالبات کی تعداد کچھ اس طرح ہے:

طلبہ		طالبات	
۱۔ ناظرہ	۲۹۹۹	۱۔ ناظرہ	۱۵۰۲
۲۔ حفظ	۶۶۵	۲۔ حفظ	۵۵
۳۔ تجوید وقرأت	۲۴۸	۳۔ تجوید وقرأت	۲۰
۴۔ تحتانی	۲۲۶۷	۴۔ تحتانی	۳۰
۵۔ موقوف علیہ	۵۱	۵۔ موقوف علیہ	-
۶۔ دورۂ حدیث	۲۱	۶۔ دورہ حدیث	-

ان طلباء کی تعداد ملکوں اور غیر ملکوں کے لحاظ سے اس طرح ہے:

غیر ملکی	۹	صوبہ سرحد	۱۸۳۱
پنجاب	۲۳۲۲	سندھ	۱
بلوچستان	۲۶	آزاد کشمیر	۲۸۸
دیگر	۱۸۲۴		

ان مدارس میں صرف پانچ سالوں میں فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد یہ ہے:

۱۔ ناظرہ = ۳۸۷۷	۲۔ حفظ = ۱۵۴
۳۔ تجوید وقرأت = ۳۶۷	۴۔ دورۂ حدیث = -

مدارس کے قیام سے لے کر ۱۹۸۸ء تک فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد یہ ہے:

۱۔ ناظرہ = ۷۴۴۸	۲۔ حفظ = ۳۱۸
۳۔ تجوید وقرأت = ۵۶۹	۴۔ دورۂ حدیث = -

مدارس میں باقاعدگی سے حاضری بھی لی جاتی ہے۔ جن مدارس میں رجسٹر حاضری موجود ہیں ان کی کل تعداد ۴۶ ہے۔ رجسٹر حاضری سے تعلیم کو ادھورا چھوڑنے والے طلبہ کی تعداد کی بھی نشاندہی ہوتی

Marfat.com

ہے چنانچہ تعلیم کو نا تمام چھوڑنے والے طلباء ۷۷ ہیں جبکہ فیل شدہ طلباء کی تعداد ۲۳۷ ہے۔ ان اداروں میں رہائش کے لیے دارالاقامہ کی تعداد ۳۱ ہے جن میں رہائش پذیر طلباء کی کل تعداد ۶۲۷ ہے۔ ۳۹ مدارس میں طلباء کو مفت خوراک اور ۲۶ میں طلباء کو مفت کتابیں ۴۰ میں طبی سہولیات اور ۴۰ میں طلباء کو سفری سہولتیں میسر ہیں۔ ۱۴ میں درجہ تحتانی اور ۱۱ میں موقوف علیہ اور ۵ میں دورۂ حدیث تک نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ عام طور پر ذریعہ تعلیم اردو زبان ہے۔ ۲۶ مدارس میں غیر ملکی زبانیں عربی اور فارسی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ ۲ مدارس میں مڈل تک ۴ میں میٹرک تک اور ایک میں ان سے زیادہ بھی انگریزی کی تعلیم دی جاتی ہے۔ انگریزی پڑھنے والے کل طلباء ۱۱۰ ہیں۔ ۱۱۸ مدارس میں باقاعدگی سے تحریری امتحانات لیے جاتے ہیں اور ۱۱ مدارس میں پرچہ عربی میں حل کرنے پر زیادہ نمبر دیئے جاتے ہیں۔ ۱۱۹ مدارس قومی نظام امتحانات اور دینی مدارس بورڈ کے حق میں ہیں۔ طلباء کو کتابیں مفت دینے کے لیے کتب خانے موجود ہیں۔ ان کتب خانوں میں کتابوں کی مجموعی تعداد ۲۷۰۰۰ ہے۔ ۲۱ مدارس میں دارالمطالعے بھی قائم ہیں۔ ۴۱ مدارس میں باقاعدہ اخبارات بھی آتے ہیں۔ ۳ مدارس ایسے ہیں جن میں لائبریرین مستقل طور پر موجود ہیں۔ ۹ مدارس میں طلباء کی تنظیمیں بھی ہیں اور ۱۲ مدارس میں کھیلوں کے لیے میدان بھی ہیں۔ اس کے علاوہ مسلمانوں کو اسلامی علوم سے روشناس کرانے اور باطل نظریات کو مٹانے کے لیے ۳ مدارس میں ماہنامہ رسالہ باقاعدگی سے نکالا جاتا ہے۔

بعض مدارس ایسے بھی ہیں جن میں شعبہ تصنیف و تالیف بھی قائم ہے۔ اسلام آباد کے مدارس میں ان تصنیفات کی تعداد ۲۸ ہے۔ ہر معیاری مدرسہ میں دارالافتاء بھی موجود ہے۔ مسلمانوں کو درپیش مسائل کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ ان مدارس سے جاری شدہ سالانہ فتوؤں کی تعداد ۶۵۸ ہے۔ ۴۷ مدارس میں طلباء کے لیے بیٹھنے کی سہولتیں موجود ہیں۔ ۴۴ مدارس کی عمارات پکی ہیں۔ ۴ مدارس کی عمارات خود کفیل ہیں جبکہ بقایا مدارس کی عمارات ناکافی بتائی جاتی ہیں۔ مدارس میں تدریس کے لیے کمروں کی تعداد ۹۸ ہے۔ ۴۱ مدارس میں سوئی گیس ہے اور ۴۵ میں بجلی کا بھی انتظام موجود ہے۔

مدارس اسلامیہ میں اخراجات کے حسابات باقاعدگی سے رکھے جاتے ہیں۔ اسلام آباد کے مدارس اسلامیہ کی سالانہ تفصیل کچھ اس طرح ہے:

تنخواہ مدرسین و دیگر عملہ (سالانہ) = ۱۱۱۰۵۴۰۰ روپے

عمارات = ۱۲۴۳۱۰۰ روپے

طلباء وغیرہ = ۱۱۰۰۸۱۰۰ روپے

کتب خانہ = ۱۱۲۳۷۰۰ روپے

دیگر = ۱۶۴۸۰۰ روپے

Marfat.com

اسلام آباد کے ۳۴ مدارس نے مروجہ رسمی تعلیم اور دینی تعلیم کے فرق کو ختم کرنے کا طریقہ یہ تجویز کیا ہے کہ رسمی علوم کے اداروں میں دینی علوم کو داخل نصاب کیا جائے تا کہ طالب علم ان اداروں سے فارغ ہونے کے بعد ملکی معاملات کو چلانے کی بھی صلاحیت رکھتا ہو اور مذہبی علوم سے بھی کما حقہ واقفیت رکھتا ہو اور دینی اداروں میں ایسے مضامین بھی داخل نصاب کیے جائیں کہ ایک طالب علم فارغ ہونے کے بعد جید عالم دین بننے کے ساتھ ساتھ ملکی معاملات کو بھی احسن طریقے سے چلانے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ دینی مدارس میں مزید مضامین شامل نصاب کیے جانے کے بارے میں اسلام آباد کے ۳۳ مدارس نے رائے دی ہے۔

قیامِ پاکستان کے بعد مدارس اسلامیہ کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ ۱۹۶۰ء سے لے کر ۱۹۸۰ء اور ۱۹۸۵ء تا ۲۰۱۱ء تک مدارس میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ موجودہ حکومت نے دینی مدارس کی سرپرستی کے لیے جو امداد اور تعاون کیا اس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا ہے۔

۵۔ شمالی علاقہ جات کے دینی مدارس کا جائزہ

شمالی علاقہ جات میں ۱۹۸۸ء تک کل دینی مدارس ۱۰۳ تھی جب کہ شمالی علاقہ جات میں جون ۲۰۱۴ء تک رجسٹرڈ دینی مدارس کی تعداد ۲۵۰ ہے۔ ان میں سے کل وقتی ۱۸۰ اور باقی جز وقتی مدارس ہیں۔ ان مدارس میں گورنمنٹ سے منظور شدہ ۲۵۰ ہیں۔ شمالی علاقہ جات کے دینی مدارس کی تعداد بلحاظ مسلک یہ ہے:

دیوبندی = ۱۲۰ مدارس	بریلوی = ۶۰ مدارس
اہلحدیث = ۴۰ مدارس	شیعہ = ۲۰ مدارس
دیگر (بلاتخصیص) = ۱۰ مدارس	میزان = ۲۵۰

۲۵۰ مدارس کسی تنظیم / وفاق سے کلی یا جزوی طور پر ملحق ہیں۔ ۵۲ مدارس ناظرہ، حفظ، تجوید اور قرأت ۴۸ دورہ حدیث اور ۵۰ دیگر قسم کی سندات جاری کرتے ہیں۔ مدرسین اور اساتذہ کی کل تعداد ۳۵۹ ہے جن میں سے صرف ۱۵۶ مدارس کی طرف سے اساتذہ کو رہائش، خورد ونوش، کتب، طبی سہولیات اور سفری خرچہ جات مہیا کرتے ہیں۔ مدرسین کے علاوہ دیگر عملہ کی مجموعی تعداد ۱۱۸ ہے۔ شمالی علاقہ جات کے مدارس کے مختلف درجات میں زیر تعلیم طلبہ اور طالبات کی تعداد کچھ اس طرح ہے:

Marfat.com

طلبہ		طالبات	
۱۔ ناظرہ	۱۶۴۷۸	۱۔ ناظرہ	۱۲۷۴۴
۲۔ حفظ	۱۴۴۸	۲۔ حفظ	۱۱۵۲
۳۔ تجویدوقرأت	۱۷۵۳	۳۔ تجویدوقرأت	۱۱۱۷
۴۔ تحتانی	۱۷۶۵	۴۔ تحتانی	۱۱۳۸
۵۔ موقوف علیہ	۱۳۳۰	۵۔ موقوف علیہ	۱۹
۶۔ دورہ حدیث	۲۶۲	۶۔ دورہ حدیث	۱۱۲۴

ان طلباء کی تعداد ملکوں اور غیر ملکوں کے لحاظ سے اس طرح ہے:

غیر ملکی	۵۸	صوبہ سرحد	۴۲
پنجاب	۹۱۰	شمالی علاقہ جات	۱۲۵۱۶
بلوچستان	۱۸۵		

ان مدارس میں صرف پانچ سالوں میں فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد یہ ہے:

۱۔ ناظرہ = ۱۰۸۹۸	۲۔ حفظ = ۲۴۳
۳۔ تجویدوقرأت = ۲۷۵	۴۔ دورۂ حدیث = ۶۸

مدارس کے قیام سے لے کر ۱۹۸۸ء تک فارغ التحصیل طلبہ کی تعداد یہ ہے:

۱۔ ناظرہ = ۱۰۰۶۶	۲۔ حفظ = ۹۳۸
۳۔ تجویدوقرأت = ۵	۴۔ دورۂ حدیث = ۱۰۶

جن مدارس میں رجسٹر حاضری موجود ہیں ان کی کل تعداد ۴۱ ہے۔ رجسٹر حاضری سے تعلیم کو ادھورا چھوڑنے والے طلبہ کی تعداد کی بھی نشاندہی ہوتی ہے چنانچہ تعلیم کو ناتمام چھوڑنے والے طلباء ۱۶۴ ہیں۔ ۱۴۴ مدارس میں طلباء کو خوراک، ۱۳۱ میں کتابیں جبکہ ۲۹ میں طلباء کو مفت طبی امداد اور ۲۹ مدارس میں طلباء کو سفری سہولتیں بھی میسر ہیں۔ ۱۱۵ مدارس میں درجہ تحتانی، ۲۱۸ میں موقوف علیہ اور ۳۴ میں دورۂ حدیث تک تعلیم دی جاتی ہے۔ ذریعہ تعلیم اردو زبان ہے۔ ۳۶ مدارس میں غیر ملکی زبانیں عربی اور فارسی بھی پڑھائی جاتی ہے۔ ۴ مدارس ایسے ہیں جہاں مڈل تک اور ایک میں میٹرک تک انگریزی پڑھائی جاتی ہے جن میں ۱۱۰۲ طلبہ شامل ہیں۔ ایک مدرسہ میں ہنر بھی سکھایا جاتا ہے۔ ۱۶ مدارس میں تحریری امتحانات بھی لیے جاتے ہیں۔ ۲۵ مدارس میں عربی زبان میں پرچہ جات حل کرنے پر زیادہ نمبر دیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

۲۲۲ مدارس قومی نظام امتحانات کے حق میں اپنی رائے دیتے ہیں اور ۴۸ مدارس قومی نظام امتحانات اور دینی مدارس بورڈ کے حق میں ہیں۔ بعض مدارس میں کتب خانے بھی موجود ہیں جن میں کتابوں کی تعداد ۵۰۰۵۰ ہے۔ ۱۱ مدارس میں دارالمطالعے قائم ہیں۔ ۳۸ مدارس میں باقاعدہ اخبارات بھی آتے ہیں۔ صرف ۲ مدارس میں مستقل طور پر لائبریرین موجود ہیں۔ ۸ مدارس میں طلباء کی تنظیمیں بھی قائم ہیں اور ۱۱ مدارس میں کھیلوں کے لیے میدان بھی ہیں اور بعض مدارس میں دارالافتاء بھی قائم ہیں جن میں لوگوں کو درپیش مسائل کے جوابات دیئے جاتے ہیں ان میں سالانہ فتوؤں کی تعداد ۲۴۶۰ ہے۔ ۱۴ مدارس کی عمارات پکی ہیں۔ ۶ مدارس کی عمارات تدریس کے لیے کافی بتائی جاتی ہیں اور تدریس کے لیے ۲۷۱ کمرے ہیں۔ ۸۱ مدارس میں بیٹھنے کی سہولیات موجود ہیں۔ ۲۳ مدارس میں بجلی کا بندوبست بھی ہے۔

مدارس شمالی علاقہ جات کے سالانہ مصارف کی تفصیل اس طرح ہے:

تنخواہ مدرسین و دیگر عملہ (سالانہ) = ۱۱۴۰۹۸۰۰ روپے — عمارات = ۱۳۰۰۳۰۰ روپے

طلباء وغیرہ = ۱۱۰۵۳۴۰۰ روپے — کتب خانہ = ۱۴۳۸۹۰۰ روپے

دیگر = ۱۳۶۴۰۰ روپے

شمالی علاقہ جات کے ۴۷ مدارس کے مہتممین نے رائے دی ہے کہ رسمی اور دینی علوم کا فرق ختم کر کے دینی مدارس میں مزید مضامین شامل نصاب کیے جائیں۔

شمالی علاقہ جات کے ۲ مدارس کے ساتھ ملحقہ ہائی سکول، ۳ کے ساتھ مڈل سکول اور ۳ کے ساتھ پرائمری سکول ہیں جن میں کل اساتذہ کی تعداد ۳۰ ہے جبکہ طلبہ کی تعداد ۱۰۱۲ ہے۔ ان سکولوں سے فارغ شدہ طلبہ کی تعداد ۵۳۷ ہے۔

☆☆☆

Marfat.com

باب پنجم

پاکستان کے دینی مدارس کی چار تنظیمیں اوران کا تاریخی ونظریاتی پس منظر

ہندو پاکستان کے دینی مدارس ابتداء ہی سے بغیر کسی تنظیم کے اپنے انتظامی امور خود ہی چلا رہے تھے اوران مدارس کی وابستگی کسی بھی دوسرے ادارے سے بالکل نہیں تھی۔ان کا شروع ہی سے یہ نظریہ رہا ہے کہ انتظامی ودینی امور کے سلسلے میں حکومت وقت کی مداخلت سے اداروں کو بچانے کے لیے لاتعلق رہنا چاہیے۔قیام پاکستان کے بعد مدارس میں آپس میں تنظیمی تعلق پیدا نہ ہوسکا حالانکہ وقت کا تقاضا تھا کہ ان دینی اداروں کی اپنی ایک منظم تنظیم ہوتا کہ باہم یکجا ہوکر معاملات بہتر طریقے سے چلائے جاسکیں۔

ضرورت تنظیم

ہرفرد اپنی انفرادیت کے باوجود اجتماعی زندگی اختیار کیے جارہا ہے۔دور حاضر میں انفرادی زندگی کی جگہ حیات اجتماعیہ نے حاصل کرلی ہے۔انسانی معاشرہ اس منزل پر پہنچ چکا ہے کہ انفرادی طور پر کوئی مقصد حاصل نہیں کیا جاسکتا۔نہ صرف سیاسی زندگی میں بلکہ معاشرتی زندگی، معاشی اور پیشہ ورانہ زندگی میں بھی اجتماعیت نے انفرادیت کومکمل طور پر ختم کر کے رکھ دیا ہے۔معمولی ملازمتوں سے لے کر دفاتر کے اعلیٰ عہدہ داروں تک کی انجمنیں معرضِ وجود میں آگئی ہیں۔رسمی تعلیم کے عام اداروں سے لے کر اعلیٰ اداروں تک میں بھی یکسانیت اور تنظیم پائی جاتی ہے،سکول،کالج،یونیورسٹی ان کے اساتذہ،طلباء

Marfat.com

اور منتظمین کی اپنی اپنی تنظیمیں ہیں اور اس طرح اجتماعی زندگی کے فوائد اظہر من الشمس ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد ۱۹۵۶ء تک دینی مدارس کی پاکستان میں کوئی بھی اجتماعی تنظیم نہیں تھی، اساتذہ اور طلباء بھی انفرادیت اور عدم تنظیم کا شکار تھے، اتحاد و اتفاق کا فقدان تھا۔ اس طرح اس صورتِ حال سے نہ صرف اساتذہ و طلباء اور منتظمین کو نقصان پہنچ رہا تھا بلکہ خود دینی تعلیم اور دینی اداروں اور مدارسِ اسلامیہ کو مشکلات اور محرومیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ مرکزی اور قومی سطح کے دینی اداروں کا فقدان تھا جس سے دوسرے طبقات فائدہ اٹھا کر علماء میں باہمی نفاق پیدا کر رہے تھے اور اس طرح مسلمانانِ پاکستان مختلف گروہوں میں بٹ چکے تھے جن میں سے اہم حسب ذیل تھے:

۱۔ اہلِ سنت والجماعت حنفی المسلک (بلا تخصیص)(۱)

جو بریلوی یا دیوبندی کے لفظ اور خیال سے وابستگی ضروری نہیں سمجھتے۔

۲۔ اہلِ سنت والجماعت احناف بریلوی

۳۔ اہلِ سنت والجماعت حنفی دیوبندی

۴۔ شعبہ اثناء عشری

۵۔ اہلِ حدیث

مشترک اقدار

مندرجہ بالا تمام گروہوں کی کچھ نہ کچھ اقدار مشترک تھیں اور یہ صحیح نہیں کہ مختلف مسلک اور مشرب کے مدارس کا اتحاد باہمی اختلافات کے سبب ممکن نہیں۔ مسلک کا اختلاف ضرور تھا لیکن اختلاف مسلک کے باوجود بہت سے امور سب میں مشترک ہیں جو اس طرح ہیں:

۱۔ تمام مسلک کے افراد مسلمان ہیں اور کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں اور حضرت محمد ﷺ کو آخری رسول مانتے اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا صدق دل سے اقرار کرتے ہیں۔

۲۔ تمام مسلک کا نظام تعلیم اور طریق تعلیم ایک ہی ہے، نشست و برخاست کے آداب سے لے کر اسباق کی حد تک یکساں ہیں۔

۳۔ پورے ملک کے تمام مدارس عربیہ میں ایک ہی نصاب رائج ہے۔ مضامین ہر جگہ مشترک ہیں۔ کتابیں بھی ایک ہی ہیں۔ صرف فقہ، تفسیر اور انتخاب حدیث کی چند کتب مختلف ہیں۔

۴۔ امتحانات، تعطیلات اور دوسری معمولی سے معمولی تفصیلات بھی ہر جگہ اور ہر مکتب فکر کے مدارس میں یکساں ہیں۔

۵۔ کئی مدارس میں مختلف الخیال اساتذہ تعلیم دیتے ہیں اور یہ امر موجب نزاع نہیں بنتا۔

۶۔ اکثر مدارس میں مختلف مشرب کے طلباء یکجا تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

Marfat.com

مقاصد تنظیم

۱۔ مقاصد عربیہ کی تنظیم سے محض عددی اشتراک مقصود نہیں بلکہ مدارس عربیہ کے اتحاد سے اشاعت دین اور تبلیغ دین کے مقاصد وابستہ ہیں۔ علماء کا باہمی اتحاد کفر ولا دینیت کے مقابل ایک بنیان مرصوص ثابت ہوتا ہے۔

۲۔ اس اتحاد کے بعد ہی اصلاح نصاب کی صورت پیدا ہوسکتی ہے۔ جدید نصاب مرتب کرنا اس کے لیے نئی کتابیں مرتب کرنا، شائع کرنا یا باہر ملکوں سے منگوانا کسی ایک فرد یا ادارہ کے بس کا کام نہیں۔

۳۔ جدید نصاب کی ترویج کے لیے بھی ایک مضبوط اتحاد اور ہم آہنگی کی ضرورت ہوگی۔ اس لیے دو عملی کبھی بھی مفید نتائج کی حامل نہیں ہوتی۔

۴۔ مدارس عربیہ کے طلباء میں ایک جگہ سے دوسری جگہ آنے جانے اور ہر روز نئی درس گاہ میں داخلہ حاصل کر کے تعلیمی روایات کو خراب کرنے کے رجحانات کی حوصلہ شکنی و خاتمہ بھی مدارس عربیہ کے اتحاد سے وابستہ ہے۔

۵۔ تنظیم کے بعد بآسانی تمام مدارس ایک ہی وقت پر، ایک ہی پرچے کے تحت اور ایک ہی معیار پر امتحانات منعقد کرانے کے قابل ہوسکتے ہیں۔

۶۔ کسی تنظیم کے تحت امتحانات ہونے سے فارغ التحصیل ہو کر سندات بھی یکساں اور زیادہ افادیت کی حامل ہوجائیں گی۔

۷۔ طلباء اور اساتذہ کے لیے سہولتوں کا حصول بھی اجتماعی مسئلہ ہو جائے گا جس سے اُن کی عزت و مراتب میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوگا۔

۸۔ دینی تعلیم میں بھی موجودہ رسمی تعلیم کے مقابلے میں کشش پیدا ہوگی اور اس طرح مذہبی اور مروجہ رسمی تعلیم کے درمیان فرق ختم ہو جائے گا۔

دینی مدارس کا الحاق

اس وقت دینی مدارس کے جملہ امور مدارس کی مجالس انتظامیہ اور مہتممین و ناظم انجام دے رہے ہیں۔ البتہ مختلف مسالک نے اپنے اپنے مسلک کے مدارس پر مبنی اتحاد کے طور پر مختلف اوقات میں وفاق اور تنظیمیں قائم کی ہوئی ہیں مگر پھر بھی کئی مدارس ایسے ہیں جن کا اپنے مسلک کے وفاق یا تنظیم سے الحاق نہیں اور کئی مدارس ایسے ہیں جنہوں نے الگ اپنی انفرادیت برقرار رکھی ہوئی ہے جیسے جامعہ اشرفیہ

Marfat.com

لاہور وغیرہ۔ مذکورہ وفاق اور تنظیمیں جنہیں اپنے اپنے مسلک کی نمائندگی حاصل ہے۔[۲] حسب ذیل ہیں:

۱۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان (دیوبندی)۔ ۲۔ تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان۔

۳۔ وفاق المدارس السّلفیہ (اہل حدیث) پاکستان۔ ۴۔ وفاق المدارس شیعہ۔

مندرجہ بالا تنظیموں اور وفاق کے علاوہ جماعت اسلامی نے بھی ایک الگ تنظیم "رابطۃ المدارس اسلامیہ پاکستان" قائم کی ہے جو جماعت اسلامی پاکستان سے تعلق رکھنے والے مدارس پر مشتمل ہے۔

مندرجہ بالا تنظیموں کے علاوہ پاکستان میں تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان تمام مسالک کے مدارس اوران کے وفاقوں اور تنظیموں کے درمیان رابطے کا کام دیتی ہے۔ تاہم وزارت داخلہ، وزارت تعلیم اور وزارتِ مذہبی امور حکومت پاکستان اسلام آباد دینی مدارس کی فلاح و بہبود اور ان کے اساتذہ اور طالب علموں کے حقوق کے لیے سرگرم عمل ہیں اور اپنے مختلف پروگراموں کے ذریعے مذہبی علوم اور مذہبی تعلیم کے احیاء میں نہایت اہم کردار ادا کر رہی ہیں جس سے مدارس دینیہ کی کافی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ بیت المال اور زکوٰۃ کونسل سے بھی مدارس کی معقول امداد کی جا رہی ہے۔ چاروں وفاق اور تنظیم کا جائزہ تفصیلی طور پر حسب ذیل ہے:

۱۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان (دیوبندی)

قیام اور تاریخی پس منظر

شعبان ۱۳۷۶ھ بمطابق ۱۹۵۷ء میں دیوبندی مدارس عربیہ کے اتحاد اور اصلاح نصاب کے لیے مدرسہ خیر المدارس ملتان میں ایک ہم خیال علماء دیوبند کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں ایک کمیٹی کی تشکیل کی گئی۔

اس کمیٹی کے کنوینر کے طور پر مولانا احتشام الحق تھانوی کو منتخب کیا گیا۔ اس طرح کنوینر منتخب ہونے کے دو سال بعد ۱۳۷۸ھ بمطابق اپریل ۱۹۵۹ء دار العلوم الاسلامیہ (اشرف آباد) ٹنڈوالہ یار حیدر آباد میں مولانا نے ایک تین روزہ تعلیمی و تنظیمی کانفرنس بلائی اس میں مدارس عربیہ کے مختلف مسائل زیر بحث آئے اور "مجلس مدارس عربیہ" کے نام سے چھ ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی منتخب کی گئی اور مولانا خیر محمد صاحب جالندھری اس کمیٹی کے صدر قرار پائے۔

مجلس تنظیم المدارس عربیہ کے متعدد اجلاس ہوئے اور آخر کار اس کی مجلس شوریٰ کا اجلاس ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ بمطابق اکتوبر ۱۹۵۹ء میں منعقد ہوا جس میں وفاق المدارس العربیہ کا دستور منظور ہوا۔

Marfat.com

اس اجلاس میں وفاق کے مندرجہ ذیل عہدہ داروں کا انتخاب کیا گیا۔

صدر مولنا شمس الحق افغانی

نائب صدر مولنا خیر محمد جالندھری مولنا محمد یوسف بنوری کراچی

ناظم مولنا مفتی محمود۔ ملتان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان (دیوبندی) کا صدر دفتر خیر المدارس ملتان میں قائم کیا گیا اور وقتی طور پر پاکستان کے ۱۲۴ مدارس دینیہ نے اس وفاق کی باقاعدہ رکنیت قبول کی اور یہ تمام مدارس دیوبندی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔

قواعد وضوابط (۲)

دفعہ نمبر۱ نام وفاق المدارس العربیہ پاکستان ہوگا۔

دفعہ نمبر۲ صدر دفتر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا صدر دفتر ملتان میں ہوگا۔

دفعہ نمبر۳ اغراض ومقاصد حسب ذیل ہوں گے جو آمدہ صفحے پر دیئے جا رہے ہیں۔

دفعہ نمبر۴ حدود وضابطہ کار وفاق المدارس العربیہ ایک خالص تعلیمی اور غیر سیاسی تنظیم ہوگی۔ کسی بھی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور وفاق بحیثیت وفاق کوئی سیاسی موقف اختیار نہیں کرے گا اور نہ ملحقہ مدارس کو سیاسی بارے میں کوئی ہدایات جاری کرے گا۔

وفاق کی دو مجلسیں ہوں گی۔

۱۔ مجلسِ شوریٰ ۲۔ مجلسِ عاملہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اغراض ومقاصد

۱۔ یہ وفاق مندرجہ ذیل درجات کے لیے ایک جامع اور مکمل نصاب تعلیم مرتب کرے گا:

i۔ ابتدائی ii۔ وسطانی

iii۔ فوقانی iv۔ درجہ تکمیل

۲۔ یہ وفاق ابتدائی، وسطانی اور فوقانی مدارس میں باہمی اتحاد اور ربط پیدا کرنے کی کوشش کرے گا اور ان کی مکمل تنظیم کرے گا۔

۳۔ مروجہ نصاب تعلیم میں دینی جدید تقاضوں کے مطابق مناسب وموزوں تبدیلی کرے گا اور بوقت ضرورت مناسب کتابیں طبع کرائے گا۔

Marfat.com

۴۔ وہ مدارس جو اس وفاق سے الحاق کریں گے ان میں نصاب تعلیم، نظام تعلیم اور امتحانات کے نظام میں یک جہتی، باقاعدگی اور ہم آہنگی پیدا کرے گا اور اسناد جاری کرے گا۔

۵۔ جدید عصری تقاضوں کے مطابق تعلیمات اسلامیہ کی ترویج اور نشر و اشاعت کرے گا اور اہم موضوعات پر مستند اور تحقیقی کتابیں تالیف و تصنیف کرائے گا۔

٦۔ یہ وفاق المدارس دینیہ کے احیاء و بقاء اور ترقی کے لیے صحیح اور مؤثر ذرائع اختیار کرے گا۔

۷۔ مذکورہ بالا اغراض و مقاصد کی تکمیل کے لیے فنڈز فراہم کرے گا۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے رائج کردہ نصاب کا تفصیلی جائزہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان دینی مدارس کی ایک عظیم ہمہ گیر تنظیم ہے جس کے تحت ۱۹۹۰ء تک ایک ہزار کے قریب[۴] دینی مدارس داخل ہیں۔ ان مدارس میں ابتدائی مکاتب سے لے کر جامعات کی سطح تک کے ادارے شامل ہیں۔ وفاق المدارس کی جانب سے تمام دینی مدارس کے نصاب تعلیم میں ہم آہنگی اور یکسانیت پیدا کرنے کے لیے اور نصاب کو زیادہ سے زیادہ مفید بنانے کے لیے مسلسل کوششیں ہوتی رہی ہیں اور نصاب کو مختلف اوقات میں طبع بھی کرایا جاتا رہا ہے۔

اس سے قبل وفاق المدارس العربیہ کے نصاب تعلیم میں ہشت سالہ[۵] نصاب کو اپنایا گیا تھا جو اکابر علماء ماہرین تعلیم و تدریس مدارس عربیہ پاک و ہند نے مع طریقہ تعلیم کے نصاب کمیٹی وفاق کے تین روزہ اجلاس منعقدہ ۱۹ تا ۲۱ ستمبر ۱۹۶۳ء کو ملتان میں ترتیب دیا تھا۔ اس نصاب کو مرتب فرمانے والے اصحاب و علماء کرام کی فہرست حسب ذیل ہے:

۱۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب صدر مہتمم دارالعلوم کراچی و رکن مجلس عاملہ وفاق۔

۲۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحب مہتمم و شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی، نائب صدر وفاق۔

۳۔ مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان و ممبر قومی اسمبلی و ناظم اعلیٰ وفاق۔

۴۔ مولانا عبدالحق صاحب نافع (زیارت کاکا صاحب) سابق مدرس دارالعلوم دیوبند۔

۵۔ مولانا عبدالحق صاحب نافع مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و رکن مجلس عاملہ وفاق۔

٦۔ مولانا عبدالخالق صاحب مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم کبیروالا (ملتان) و رکن مجلس عاملہ وفاق۔

۷۔ مفتی محمد صادق صاحب، سابق ناظم تعلیمات بہاولپور (ملتان) و رکن مجلس عاملہ وفاق۔

Marfat.com

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں ترمیم واصلاح اور سولہ سالہ نصاب تعلیم کی ۱۹۸۳ء میں منظوری

چونکہ نصاب کا مسئلہ ہی ایسا ہے کہ اس میں روزمرہ کی ضروریات اور زمانہ حال کے تقاضوں کے پیش نظر جزوی ردوبدل ناگزیر ہوتا ہے۔ اس لیے وفاق المدارس کے ذمہ دار لوگوں نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ درس نظامی کی اصل روح کو برقرار رکھتے ہوئے ایسا نصاب ترتیب دیا جائے جس کی افادیت زیادہ سے زیادہ ہو۔ اس نصاب کو پڑھ کر ایک طرف تو ٹھوس اور پختہ استعداد کے عالم دین تیار ہوں اور دوسری طرف وہ موجودہ دینی تقاضوں کو کما حقہٗ سمجھنے کی صلاحیت سے آراستہ ہوں۔ اُمتِ مسلمہ کی رہنمائی کر سکتے ہوں۔ قدیم و جدید تمام فتنوں پر ان کی مکمل گرفت ہو، وہ ان فتنوں کا کامیاب دفاع کر سکتے ہوں۔ فتوٰی، قضا تصنیف و تالیف، تدریس اور تبلیغ وغیرہ ہر ایک کے لیے ان میں اعلیٰ لیاقت موجود ہو۔

۲۰۔ ذیقعدہ ۱۴۰۲ھ بمطابق ۹ ستمبر ۱۹۸۲ء کو قاسم العلوم[۶] ملتان میں مجلسِ عاملہ کے اجلاس میں ایک نصابی کمیٹی مقرر کی گئی جس کا کام سابقہ آٹھ سالہ نظام تعلیم میں اصلاح و تراميم تجویز کرنا تھا۔ اس کمیٹی کے ارکان حسب ذیل تھے:

۱۔ سلیم اللہ خان ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی۔

۲۔ مولانا مفتی غلام قادر مہتمم مدرسہ خیر العلوم خیرپور ٹامے والی، بہاولنگر رکن مجلس عاملہ۔

۳۔ ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

۵۔ مولانا محمد اسعد تھانوی مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر رکن مجلس عاملہ و کنوینر کمیٹی۔

اس کمیٹی کا اجلاس ۲۳۔ جنوری ۱۹۸۳ء کو کراچی میں منعقد ہوا جس میں درجات ابتدائیہ اور متوسط کا نصاب نئے سرے سے مرتب کیا گیا اس کے بعد مدرسہ اشرفیہ سکھر میں ۲۲۔ فروری ۱۹۸۳ء کو مجلسِ عاملہ کے اجلاس میں پورے نصاب پر از سر نو نظر ثانی کر کے جامع رپورٹ مرتب کرنے کے لیے کہا گیا اور نصاب کمیٹی کے ارکان میں قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم نجم المدارس کلاچی رکن عاملہ اور جناب مولانا محمد مالک شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کا انتخاب کیا گیا۔ اس طرح اس کمیٹی کا سہ بارہ اجلاس ۲۶۔ مئی ۱۹۸۳ء کو منعقد ہوا جس میں نصاب پر مکمل غور و فکر کے بعد اس کا ایک خاکہ مرتب کیا گیا۔

مورخہ ۱۶۔ شعبان المعظم ۱۴۰۳ھ[۷] بمطابق ۲۹۔ مئی ۱۹۸۳ء کو وفاق کی مجلسِ عاملہ کا اجلاس مطلع العلوم کوئٹہ میں ہوا اس میں نصابی کمیٹی کی رپورٹ پیش کی گئی۔ مجلس عاملہ نے اس خاکہ پر غور و فکر کے

Marfat.com

بعد اور مناسب ترمیمات کے بعد اسے متفقہ طور پر منظور کر لیا اور اس کے بعد شوریٰ کے اجلاس میں ۳۰، ۳۱۔مئی ۱۹۸۳ء کو کوئٹہ میں ہی پیش کیا گیا اور اسے منظور کر کے فیصلہ ہوا کہ رمضان المبارک کے دوران طبع کرا کر تمام دار العلوم کو بھیج دیا جائے تاکہ شوال المکرم ۱۴۰۳ھ سے اس پر عمل درآمد ہو سکے۔

اس میں درج ذیل درجات کا نصاب تجویز کیا گیا:

۱۔ درجات ابتدائیہ ۲۔ درجات متوسطہ ۳۔ درجات ثانویہ عامہ وخاصہ

۴۔ درجات عالیہ ۵۔ درجات عالمیہ ۶۔ درجہ تکمیل

اس کے علاوہ درجات حفظ اور درجات تجوید کا نصاب اس سولہ سالہ نصاب سے الگ ہے کیونکہ اس کا نصاب بعد میں تیار کیا گیا تھا۔مندرجہ بالا سولہ سالہ نئے نصاب کے معرض وجود میں آنے سے چونکہ درجات تعلیم،سندات،اقسام مدارس اور دیگر متعلقہ امور میں تبدیلی واقع ہوئی ہے لہٰذا شوریٰ کی منظوری کے بعد اس کے دستور میں بھی ترامیم کی گئی ہیں۔

سولہ سالہ نصاب تعلیم

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے سالانہ اجلاس شوریٰ منعقدہ ۱۷-۱۸ (۸) شعبان المعظم ۱۴۰۳ھ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ کے فیصلے کے مطابق درجات،سندات،اقسام مدارس ودیگر امور بتفصیل ذیل معتبر ہوں گے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب تعلیم کے درجات وسندات

نمبر شمار	نام درجہ	مدت تعلیم	سند
۱۔	درجہ ابتدائیہ	۵ سال	شهادة الابتدائية
۲۔	درجہ متوسط	۳ سال	شهادة المتوسطة
۳۔	درجہ ثانویہ عامہ	۲ سال	شهادة الثانوية العامة
۴۔	درجہ ثانویہ خاصہ	۲ سال	شهادة الثانوية الخاصة
۵۔	درجہ عالیہ	۲ سال	شهادة العالية
۶۔	درجہ عالمیہ	۲ سال	شهادة العالمية في العلوم العربية والاسلامية
۷۔	درجہ تکمیل	اضافی ایک سال	شهادة التكميل في العلوم العالية

Marfat.com

نصاب تعلیم درجہ ابتدائیہ مدارس عربیہ ملحقہ
وفاق المدارس العربیہ پاکستان

نمبر شمار	جماعت	مضامین	نمبرات	یومیہ گھنٹے	تفصیل
۱۔	اوّل	قرآن مجید و دینیات اردو لکھائی حساب	۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰	۲ ۴	قاعدہ نورانی/یسرنا القرآن کلمہ طیبہ وکلمہ شہادت، ثنا مع ترجمہ، قاعدہ اردو، کتاب اردو جماعت اوّل مفردات نویسی ہندسہ نویسی ۱۰۰ تک
۲۔	دوم	قرآن مجید دینیات اردو لکھائی حساب	۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰	۴ ۲	آخری پارہ ناظرہ، آخری دس ۱۰ سورتیں حفظ، نماز، کتاب اردو جماعت دوم، مرکبات نویسی، ریاضی جماعت دوم۔
۳۔	سوم	قرآن مجید دینیات اردو لکھائی حساب	۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰	۴ ۲	۵ پارے اول ناظرہ نماز حنفی ماسوا خطبات واشعار، وضو و نماز کی عملی تعلیم۔ کتاب اردو جماعت سوم املاء مرکبات ریاضی جماعت سوم
۴۔	چہارم	قرآن مجید دینیات اردو لکھائی حساب	۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰	۴ ۲	از پارہ ۶ تا پارہ ۱۵ ناظرہ تعلیم الاسلام حصہ اول کتاب اردو جماعت چہارم عبارت نویسی ریاضی جماعت چہارم
۵۔	پنجم	قرآن مجید دینیات اردو لکھائی حساب	۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰ ۱۰۰	۴ ۲	از پارہ ۱۶ تا آخر ناظرہ تعلیم الاسلام حصہ دوم کتاب اردو جماعت پنجم، املا زبان، ریاضی جماعت پنجم

نوٹ: درجہ ابتدائیہ میں اردو کے ساتھ مروّجہ علاقائی زبان بھی پڑھائی جاسکتی ہے۔

Marfat.com

نصاب تعلیم درجہ متوسط مدارس عربیہ ملحقہ
وفاق المدارس العربیہ پاکستان

جماعت	مضمون	پرچہ	نمبرات	ہفتہ وار گھنٹے	تفصیل
ششم	مشق قرآن مجید و تجوید	پہلا	۱۰۰	٦	حدر ۱۰ پارہ اول، تجوید مخارج حروف (حفظ)
	دینیات و عربی	دوسرا	۱۰۰	٦	تعلیم الاسلام حصہ سوم (مفتی کفایت اللہ) کتاب عربی جماعت ششم۔
	اردو لکھائی	تیسرا	۱۰۰	٦	کتاب اردو جماعت ششم لکھائی از کتاب اردو بطور املاء۔
	فارسی	چوتھا	۱۰۰	٦	رہبر فارسی (مولانا مشتاق احمد) کریما شیخ سعدی
	معاشرتی علوم (واقفیت عامہ)	پانچواں	۱۰۰	٦	معاشرتی علوم جماعت ششم
	ریاضی (حساب)	چھٹا	۱۰۰	٦	ریاضی جماعت ششم

جماعت	مضمون	پرچہ	نمبرات	ہفتہ وار گھنٹے	تفصیل
ہفتم	مشق قرآن مجید و تجوید	پہلا	۱۰۰	٦	حدر از پارہ ۱۱ تا پارہ ۲۰ تجوید صفات حروف (حفظ)
	دینیات و عربی	دوسرا	۱۰۰	٦	تعلیم الاسلام حصہ چہارم (مفتی کفایت اللہ) کتاب عربی جماعت ہفتم
	فارسی	تیسرا	۱۰۰	٦	پند نامہ (شیخ فریدالدین عطارؒ) گلستان سعدی (باب ۷، ۸)
	اردو لکھائی	چوتھا	۱۰۰	٦	کتاب اردو جماعت ہفتم، املا از کتاب اردو۔

Marfat.com

	معاشرتی علوم (واقفیت عامہ)	پانچواں	۱۰۰	۶	معاشرتی علوم جماعت ہفتم
	ریاضی (حساب)	چھٹا	۱۰۰	۶	ریاضی جماعت ہفتم

جماعت	مضمون	پرچہ	نمبرات	ہفتہ وار گھنٹے	تفصیل
ہشتم	مشق قرآن مجید و تجوید	پہلا	۱۰۰	۶	حدراز پارہ ۲۱ تا آخر، تجوید اظہار واخفا وغیرہ (حفظ)
	دینیات عربی	دوسرا	۱۰۰	۶	بہشتی گوہر (مولانا تھانوی) سیرۃ الرسول اردو (شاہ ولی اللہ) کتاب عربی جماعت ہشتم
	فارسی	تیسرا	۱۰۰	۶	گلستان سعدی (باب ۱ تا ۴) بوستان سعدی (باب اوّل)
	اردو لکھائی	چوتھا	۱۰۰	۶	کتاب اردو جماعت ہشتم املا از کتاب اردو۔
	(واقفیت عامہ)	پانچواں	۱۰۰	۶	معاشرتی علوم جماعت ہشتم
	ریاضی (حساب)	چھٹا	۱۰۰	۶	ریاضی جماعت ہشتم

نصاب تعلیم درجہ ثانویہ عامہ مدارس عربیہ
وفاق المدارس العربیہ پاکستان

جماعت	مضمون	پرچہ	نمبرات	ہفتہ وار گھنٹے	تفصیل
الصف التاسع (نہم)	تفسیر و تجوید	پہلا	۱۰۰	۶	مفتاح القرآن جز، ۱-۲ (مولانا محفوظ الرحمٰن نامی) جمال القرآن (حضرت تھانوی) مشق قرأت پارہ عم (ربع آخر)
	حدیث وسیرت	دوسرا	۱۰۰	۶	جوامع الکلم (مفتی محمد شفیع) تاریخ اسلام حصہ سیرۃ (مولانا محمد میاں)

Marfat.com

	صرف	تیسرا	۱۰۰	۶	ارشاد الصرف (مولانا عبدالکریم) یا میزان الصرف (محمد بن مصطفیٰ) منشعب (ملاحمزہ) صرف میر (میر سید شریف) یا علم الصرف سہ حصص (مولانا چرتھاولی)
	تمرین	چوتھا	۱۰۰	۶	تمرین صیغ وتعلیلات
	نحو	پانچواں	۱۰۰	۶	نحومیر (میر سید شریف) یا علم النحو (مولانا مشتاق احمد چرتھاولی) بعدہ مائۃ عامل منظور (عبدالقاہر) و شرح مائۃ عامل باترکیب (مولانا عبدالرحمٰن جامی)
	اللغۃ العربیہ والانشاء	چھٹا	۱۰۰	۶	الطریقۃ العصریہ (ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر) الطریقۃ الجدیدۃ حصہ دوم (محمد امین المصری)

جماعت	مضمون	پرچہ	نمبرات	ہفتہ وار گھنٹے	تفصیل
الصف العاشر (دہم)	تفسیر وتجوید	پہلا	۱۰۰	۶	ترجمہ پارہ عم معہ مختصر تفسیر فوائد مکیہ (قاری عبدالرحمٰن مکی) مشق پارہ عم (ربع ثالث زاد الطالبین کامل (مولانا محمد عاشق الٰہی برنی)
	حدیث اللغۃ العربیہ والانشاء	دوسرا	۱۰۰	۶	القرأۃ الراشدۃ جز اول (سید ابوالحسن علی ندوی) معلم الانشاء جز اول (عبدالماجد ندوی)
	فقہ	تیسرا	۱۰۰	۶	قدوری کامل (ابوالحسن احمد بن محمد قدوری)
	صرف	چوتھا	۱۰۰	۶	علم الصیغہ (مفتی عنایت احمد خاصیات ابواب از فصول اکبری (علی اکبر الہ آبادی) یا علم الصرف حصہ چہارم (مولانا چرتھاولی)

Marfat.com

	نحو	پانچواں	۱۰۰	٦	ہدایۃ النحو کامل، مصنفہ شیخ سراج دین عثمان المعروف باخی سراج
	منطق	چھٹا	۱۰۰	٦	تیسرا المنطق (عبداللہ گنگوہی) ایسا غوجی (اثیر الدین ابہری) المرقات (فضل امام خیرآبادی)

نصاب تعلیم درجہ ثانویہ خاصہ مدارس عربیہ ملحقہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

جماعت	مضمون	پرچہ	نمبرات	ہفتہ وار گھنٹے	تفصیل
الصف الحادی عشر (یازدھم)(۱۱)	تفسیر وحدیث	پہلا	۱۰۰	٦	ترجمہ وتفسیر از سورۃ عنکبوت تا اختتام مرسلت ریاض الصالحین (امام نووی) کتاب الآداب کتاب الفضائل
	فقہ	دوسرا	۱۰۰	٦	کنز الدقائق (ابوالبرکات عبداللہ بن احمد ابن محمود نسفی)
	اصولِ فقہ و اخلاق	تیسرا	۱۰۰	٦	اصول الشاشی (ابوابراہیم اسحاق بن ابراہیم الشاشی السمرقندی) نور الیقین ابدایۃ الہدایۃ یا تعلیم المتعلم
	نحو	چوتھا	۱۰۰	٦	ابن عقیل (عبداللہ بن عقیل العقیلی یا کافیہ (ابن حاجب) شرح جامی (بحث فعل)
	منطق	پانچواں	۱۰۰	٦	شرح تہذیب (عبداللہ بن حسین یزدی) نفحۃ العرب حصہ نثر (مولانا اعزاز علی)
	اللغۃ العربیہ والانشاء	چھٹا	۱۰۰	٦	معلم الانشاء جز ثانی (عبدالماجد ندوی)

Marfat.com

تفصیل	ہفتہ وار گھنٹے	نمبرات	پرچہ	مضمون	جماعت
ترجمہ وتفسیر از سورۃ یونس تا عنکبوت ریاض الصالحین (کتاب العلم کتاب الدعوات کتاب الاذکار)	٦	١٠٠	پہلا	تفسیر وحدیث	الصف الثانی عشر دوازدہم
شرح وقایہ اولین (عبید اللہ بن مسعود صدر الشریعۃ اصغر) یا الاختیار	٦	١٠٠	دوسرا	فقہ	
نورالانوار تا قیاس (الشیخ احمد ابن ابی سعید المعروف بملا جیون	٦	١٠٠	تیسرا	اصول فقہ	
شرح جامی تا بنیات مولانا عبدالرحمٰن جامی	٦	١٠٠	چوتھا	نحو	
قطبی تا عکس نقیض علامہ قطب الدین رازی	٦	١٠٠	پانچواں	منطق	
مقامات حریری (١٠ مقالے ابومحمد قاسم بن علی حریری) معلم الانشاء جز ثالث۔	٦	١٠٠	چھٹا	اللغۃ العربیہ والانشاء	

نصاب تعلیم درجہ عالیہ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

تفصیل	ہفتہ وار گھنٹے	نمبرات	پرچہ	مضمون	جماعت
ترجمہ وتفسیر از سورۃ فاتحہ تا سورۃ یونس آثار السنن (علامہ شوق نیموی)	٦	١٠٠	پہلا	تفسیر وحدیث فقہ وفرائض	الصف الثالث عشر (سیزدہم) (١٣)
ہدایہ ج اول (برہان الدین ابوالحسن علی ابن ابی بکر مرغینانی سراجی (سراج الدین سجاوندی)	٦	١٠٠	دوسرا	فقہ وفرائض	
نورالانوار (باب القیاس) حسامی تا قیاس (ابوعبداللہ حسام الدین محمد بن محمد بن عمر)	٦	١٠٠	تیسرا	اصول فقہ	

Marfat.com

	بلاغت	چوتھا	۱۰۰	۶	مختصر المعانی (سعد الدین مسعود بن عمر تفتازانی) دروس البلاغۃ (حفنی بک ناصف)
	منطق وفلسفہ	پانچواں	۱۰۰	۶	سلم العلوم تصورات (علامہ محب اللہ بہاری) ملاحسن تامفہوم یا ہدیہ سعیدیہ (محمد فضل حق خیر آبادی) معہ رشیدیہ (الشیخ عبدالرشید جونپوری)
	اللغۃ العربیۃ	چھٹا	۱۰۰	۶	سبعہ معلقہ (کامل) دیوان متنبی تاختم کافیۃ الحاء (ابوطیب احمد بن حسین)

جماعت	مضمون	پرچہ	نمبرات	ہفتہ وار گھنٹے	تفصیل
الصف الرابع عشر چہاردہم (۱۴)	تفسیر	پہلا	۱۰۰	۹	جلالین شریف کامل (علامہ جلال الدین المحلی وعلامہ جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی)
	حدیث	دوسرا	۱۰۰	۳	کتاب الآثار (امام محمد ابن الحسن الشیبانی)
	فقہ	تیسرا	۱۰۰	۶	ہدایہ (جلد ثانی)
الصف الرابع عشر چہاردہم (۱۴)	اصولِ فقہ	چوتھا	۱۰۰	۶	توضیح تامقدمات اربعہ (صدر الشریعہ عبیداللہ بن مسعود) تلویح تابحث خاص (سعید الدین تفتازانی)
	فلسفہ وعقائد	پانچواں	۱۰۰	۶	میبذی (طبعیات میر حسین میبذی و شرح عقائد کامل (سعدالدین تفتازانی)
	اللغۃ العربیہ ۷۵ والعروض-۲۵	چھٹا	۱۰۰	۶	دیوانِ حماسہ (باب الحماسہ (ابوتمام حبیب بن اوس الانشاء علی الاسلوب الصحیح محیط الدائرہ یاالکافی

Marfat.com

نصاب تعلیم درجہ عالمیہ

وفاق المدارس العربیۃ پاکستان

جماعت	مضمون	پرچہ	نمبرات	ہفتہ وار گھنٹے	تفصیل
الصف الخامس عشر پانزدہم (۱۵)	تفسیر واصول تفسیر	پہلا	۱۰۰	٦	بیضاوی شریف پارہ اوّل (بیضاوی عبداللہ بن عمر، الفوز الکبیر شاہ ولی اللہ دہلوی)
	حدیث	دوسرا	۱۰۰	٦	مشکوٰۃ المصابیح (ولی الدین العراقی)
	اصول حدیث	تیسرا	۱۰۰	٦	شرح نخبۃ الفکر (ابن حجر العسقلانی)
	فقہ (الف)	چوتھا	۱۰۰	٦	ہدایہ جلد ثالث مع شرح عقود رسم المفتی
	فقہ (ب)	پانچواں	۱۰۰	٦	ہدایہ جلد رابع
	ہیئت / بلاغت	چھٹا	۱۰۰	٦	فلکیات جدیدہ صغریٰ کبریٰ (مولانا محمد موسیٰ) تصریح امام الدین الریاضی) مطول (علامہ سعید الدین التفتازانی)

جماعت	مضمون	پرچہ	نمبرات	ہفتہ وار گھنٹے	تفصیل
الصف السادس عشر شانزدہم (۱٦)	حدیث	پہلا	۱۰۰	٦	بخاری شریف مکمل (امام ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل بخاری)
	حدیث	دوسرا	۱۰۰	٦	مسلم شریف مکمل (امام ابوالحسن مسلم ابن حجاج قشیری)
	حدیث	تیسرا	۱۰۰	٦	ترمذی شریف مکمل (امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی)
	حدیث	چوتھا	۱۰۰	٦	ابوداؤد شریف مکمل (امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی)

Marfat.com

	حدیث	پانچواں	۱۰۰	٦	نسائی شریف- ابنِ ماجہ شمائل ترمذی (امام نسائی) محمد بن یزید ابنِ ماجہ قزوینی
	حدیث	چھٹا	۱۰۰	٦	طحاوی شریف (امام جعفر احمد بن محمد طحاوی) موطا امام مالک -موطا امام محمد-

نصاب تعلیم درجہ تکمیل

وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مضمون	پرچہ	نمبرات	ہفتہ وار گھنٹے	تفصیل
منطق (الف)	پہلا	۱۰۰	٦	حمد اللہ (مولانا حمد اللہ سندیلوی) قاضی ملا قاضی مبارک
منطق (ب)	دوسرا	۱۰۰	٦	میر زاہد- ملا جلال- امور عامہ- رسالہ قبطیہ صدرا- شمس بازغہ- تحریر اقلیدس
فلسفہ و اقلیدس	تیسرا	۱۰۰	٦	حجۃ اللہ البالغہ (شاہ ولی اللہ دہلوی)
حکمت	چوتھا	۱۰۰	٦	الذریعۃ الی مکارم الشریعۃ
عقائد و اصول فقہ	پانچواں	۱۰۰	٦	خیالی (احمد بن موسیٰ خیالی) مسلم الثبوت (محب اللہ بہاری)
ردّ فرق باطلہ	چھٹا	۱۰۰	٦	مرزائیت، عیسائیت، صیہونیت، اشتراکیت، رافضیت، ناصبیت، ردّ بدعات-

نوٹ: پرچہ نمبر ٦ کی تیاری کے لیے ضمیمہ نمبر ا و نمبر ۳ میں جن کتابوں کی سفارش کی گئی ہے ان کا مطالعہ مفید رہے گا- واضح رہے کہ یہ ضمیمہ جات وفاق المدارس العربیہ کی مجلس شوریٰ کے اجلاس منعقدہ کوئٹہ میں منظور کیے گئے تھے-

Marfat.com

ضمیمہ نمبرا برائے نصاب تعلیم درجہ عالیہ

سال دوم

مراجع برائے ردّ عیسائیت وصہیونیت	عیسائیت کیا ہے؟ از مولانا محمد تقی عثمانی
مراجع برائے ردّ مرزائیت	ا۔قادیانی مذہب قادیانی قول وفعل۔مقدمہ قادیانی۔از الیاس برنی ۲۔قادیانیت از مولانا ابوالحسن علی ندوی ۳۔رئیس قادیان از مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری ۴۔مسلم پاکٹ بک از مولانا محمد مسلم عثمانی دیوبندی ۵۔اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ از مولانا عبدالغنی ۶۔حرف مجرمانہ از غلام جیلانی برق۔عشرۃ کاملہ از شیخ محمد یعقوب پٹیالوی
مراجع برائے ردالحاد	ا۔اسلام اور مغربیت کی کش مکش از مولانا ابوالحسن علی ندوی ۲۔صرف ایک اسلام بجواب دو اسلام۔از مولانا سرفراز خان صفدر ۳۔صرف ایک قرآن تفہیم اسلام ونظریہ دو قرآن از مولانا قاری محمد طیب ۴۔تدوین حدیث از مولانا مناظر احسن گیلانی ۵۔اسلام میں حدیث وسنت کا مقام از مولانا محمد ادریس میرٹھی ۶۔ نصرۃ الحدیث از مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی ۷۔ حجیۃ الحدیث از مولانا محمد ادریس کاندھلوی ۸۔ مقدمہ تفسیر حقانی ۹۔ تصفیۃ العقائد از مولانا محمد قاسم نانوتوی ۱۰۔السنۃ قبل التدوین للحاج الخطیب۔
مراجع برائے معاشیات	ا۔معاشیات اسلام از مولانا مناظر احسن گیلانی ۲۔ اسلام کا زرعی نظام از محمد تقی مینی ۳۔ اسلام کا اقتصادی نظام از مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی۔
مراجع برائے ردّ اشتراکیت و اشتمالیت	ا۔ اشتراکیت اور اسلام از مولانا مسعود عالم ندوی ۲۔اسلام کا نظام تقسیم دولت از مولانا مفتی محمد شفیع ۳۔ سرمایہ داری اشتراکیت اور اسلام از مولانا شمس الحق افغانی ۴۔اسلام اور اشتراکیت از مولانا محمد ادریس کاندھلوی

Marfat.com

ضمیمہ-۲ برائے نصاب تعلیم درجہ عالمیت

سال اوّل

مراجع برائے علوم القرآن	۱۔ علوم القرآن از مولانا محمد تقی عثمانی ۲۔ علوم القرآن للصبوحی الصالح، مناہل العرفان از محمد عبدالعظیم زرقانی
مراجع برائے ردّ رفض	۱۔ تنبیہ الحائرین، تفسیر آیات از مولانا عبدالشکور لکھنوی ۲۔ ابطال اصول الشیعہ بالدلائل العقلیۃ والنقلیۃ - از مولانا رحیم اللہ محمد بجنوری ۳۔ آیات بینات از مہدی حسن خان ۴۔ اجوبہ اربعین، ہدیۃ الشیعہ از مولانا محمد قاسم نانوتوی ۵۔ ہدایۃ الشیعہ از مولانا گنگوہی ۶۔ نصیحۃ الشیعہ از مولانا احتشام الحسن، ۷۔ تحقیق فدک از مولانا سید احمد شاہ چوکیروی۔
مراجع برائے ردّ بدعات	۱۔ براہین قاطعہ المہد علی المفند از مولانا خلیل احمد سہار نپوری ۲۔ الشہاب الثاقب از مولانا حسین احمد مدنی ۳۔ صراطِ مستقیم از مولانا محمد یوسف لدھیانوی ۴۔ مجموعہ رسائل چاند پوری از مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری ۵۔ راہ سنت، ازالۃ الریب، عبارات اکابر، تبرید النواظر فی تحقیق الحاضر والناظر معہ تفریح الخواطر، دل کا سرور، از مولانا سرفراز خان ۶۔ جہد المقل فی تنزیہ المعز والمذل، از مولانا محمود الحسن شیخ الہند ۷۔ یکروزی مولانا شاہ اسماعیل شہید ۸۔ بریلوی فتوے، فیصلہ کن مناظرہ از مولانا محمد منظور نعمانی ۹۔ زلزلہ در زلزلہ از مولانا نجم الدین احیائی ۱۰۔ دیوبند سے بریلی تک از مولانا عبدالقدوس رومی اور ۱۱۔ تقویۃ الایمان از مولانا شاہ اسمٰعیل شہید ۱۲۔ تحذیر الناس از مولانا نانوتوی ۱۳۔ حفظ الایمان از حکیم الامت حضرت تھانوی کا مطالعہ ضروری ہے۔ چونکہ ان کی عبارتوں پر معاندین نے اعتراضات کیے ہیں۔

Marfat.com

مراجع برائے دیگر فرق باطلہ	۱۔ محاسبہ علمی جائزہ، مودودی مذہب از قاضی مظہر حسن، عصر حاضر میں دین کی تفہیم و تشریح از مولانا ابوالحسن علی ندوی۔
	۱۔ الاقتصاد فی التقلید والاجتہاد از حکیم الامت مولانا تھانوی ۲۔ قواعد اصول فقہ، مقدمہ اعلاء السنن از مولانا حبیب احمد کیرانوی، ۳۔ ایضاح الادلۃ از شیخ الہند ۴۔ اجتہاد و تقلید از مولانا محمد ادریس کاندھلوی ۵۔ احسن الکلام از مولانا سرفراز خان ۶۔ تقلید کی شرعی حیثیت از مولانا محمد تقی عثمانی ۷۔ صلوٰۃ الرسول از مولانا فضل الرحمٰن دھرم کوٹی ۸۔ اہل حدیث و انگریز ترک تقلید کے بھیانک نتائج از مولانا بشیر احمد قادری
مراجع برائے سیاسیات	اسلام کا سیاسی نظام از مولانا محمد اسحٰق سندیلوی۔ اسلام کا نظام حکومت از حامد الانصاری غازی۔ اسلام کا نظام امن مسلمانوں کا نظام مملکت از محمد علیم اللہ صدیقی۔

Marfat.com

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ساتھ ملحق مدارس کی اقسام

۱۔ مدارس ابتدائیہ
۲۔ مدارس متوسطہ
۳۔ مدارس ثانویہ
۴۔ مدارس عالیہ
۵۔ جامعات

۱۔ مدارس تحفیظ القرآن
۲۔ مدارس تجوید القرآن

وفاق سے الحاق کی شرح فیس و سالانہ فیس

صرف ایک دفعہ بوقت الحاق درج ذیل شرح سے ادا کی جاتی ہے۔

مدارس	الحاق کی شرح فیس	سالانہ فیس کی شرح
۱۔ مدارس ابتدائیہ	۵۰ روپے	۲۰۰ روپے
۲۔ مدارس متوسطہ	۷۵ روپے	۳۰۰ روپے
۳۔ مدارس ثانویہ	۱۰۰ روپے	۴۰۰ روپے
۴۔ مدارس عالیہ	۱۵۰ روپے	۸۰۰ روپے
۵۔ جامعات	۲۰۰ روپے	۱۲۰۰ روپے
۱۔ مدارس تحفیظ القرآن	۷۵ روپے	۳۰۰ روپے
۲۔ مدارس تجوید القرآن	۱۰۰ روپے	۴۰۰ روپے

امتحان وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے فوائد اور اسناد کی حیثیت

وفاق المدارس العربیہ نے فارغ التحصیل طلبہ و فضلاء کے مستقبل کو مدنظر رکھ کر امتحان کی یگانگت کا فیصلہ کیا۔ اس کے نتیجے میں وفاق کے مرکز کو فضلاء کی ہر قسم کی صلاحیتوں کا پورا پورا علم حاصل ہوگا جو حقائق پر مبنی ہوگا۔ اسی بنیاد پر وفاق، فارغ التحصیل طلبہ کو مدارس عربیہ اور دیگر تعلیمی و تبلیغی اداروں میں علمی و دینی خدمات پر مامور کرنے کی سفارش کر سکے گا۔ اس کے علاوہ بھی حکومت پاکستان وزارت تعلیم اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (ہائیر ایجوکیشن کمیشن) نے چاروں وفاق کی اسناد کو ایم۔اے عربی اور ایم۔اے اسلامیات تصور کر کے باقاعدہ نوٹیفکیشن جاری کر دیا ہے اور اس طرح فارغ التحصیل ہونے والے علماء کے لیے گورنمنٹ کے مختلف اداروں میں ملازمت کے مواقع پوری طرح موجود ہیں اور پبلک

Marfat.com

سروس کمیشن میں بھی اپنی تعلیمی قابلیت کے مطابق درخواست بھیج کر مقابلے کے امتحان میں اور مختلف یونیورسٹیوں کے انٹرویوز میں شریک ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سکول اور کالجز میں بطور ٹیچر و لیکچرار کے ملازمت کے وسیع تر مواقع موجود ہیں۔

نیز وفاق اعلیٰ نمبروں سے کامیاب ہونے والے طلبہ کو ان کے طبعی رجحانات وارادوں کو پیش نظر رکھ کر درجات تخصص[۹] میں داخلہ دلا کر دو سال مزید ان کی خصوصی تعلیم کا انتظام کرتا ہے تا کہ دینی مدارس میں پڑھانے کے لیے اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ تیار کیے جا سکیں اور تمام دینی شعبوں میں کام کرنے کے لیے ہونہار نوجوان طبقہ اپنی پوری صلاحیتوں کے ساتھ آگے بڑھے۔ اپنے اسلاف کا جانشین بن سکے اور دینی و مذہبی اداروں کا مستقبل بھی روشن ہو۔

وفاق المدارس پاکستان سے ۱۹۶۰ء تا ۱۹۸۵ء تک فارغ التحصیل ہونے والوں کی تعداد

امتحان پاس کرنے والے		امتحان پاس کرنے والے	
طلبہ کی تعداد	سال	طلبہ کی تعداد	سال
۱۸۳	۱۹۶۰ء	۱۷۶	۱۹۶۱ء
۱۹۹	۱۹۶۲ء	۲۱۴	۱۹۶۳ء
۱۴۵	۱۹۶۴ء	۱۲۱	۱۹۶۵ء
-	۱۹۶۶ء	۱۷۶	۱۹۶۷ء
۲۳۹	۱۹۶۸ء	۲۷۰	۱۹۶۹ء
-	۱۹۷۰ء	۲۳۲	۱۹۷۱ء
۲۶۰	۱۹۷۲ء	۲۶۰	۱۹۷۳ء
۲۱۲	۱۹۷۴ء	۲۱۹	۱۹۷۵ء
۲۷۳	۱۹۷۶ء	-	۱۹۷۷ء
۳۱۵	۱۹۷۸ء	۲۸۶	۱۹۷۹ء
۲۴۲	۱۹۸۰ء	۲۹۹	۱۹۸۱ء
۴۱۲	۱۹۸۲ء	۴۳۱	۱۹۸۳ء
۶۷۹	۱۹۸۴ء	۸۶۶	۱۹۸۵ء

۶۷۰۹ کل تعداد طلبہ

Marfat.com

وفاق سے ملحقہ مدارس کی تفصیل[10]

مدارس ابتدائیہ بلحاظِ تعداد	= ۹۷	مدارس وسطانیہ	= ۷۱
مدارس فوقانیہ	= ۳۷	کل تعداد	= ۲۰۵

۱۹۸۸ء تک وفاق المدارس پاکستان سے وابستہ دیوبندی دینی مدارس کی تعداد حسب ذیل ہے:

پنجاب	۵۹۰	سرحد	۶۳۱
سندھ	۲۰۸	بلوچستان	۲۷۸
آزاد کشمیر	۵۱	اسلام آباد	۲۹
شمالی علاقہ جات	۶۰	میزان	۱۸۴۷

۲۔ تنظیم المدارس پاکستان (بریلوی)

قیام اور تاریخی پس منظر

عام طور پر سنی علمائے کرام کو بریلوی علماء سے موسوم کیا جاتا ہے جو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کے ہم خیال ہیں۔ علمائے اہلِ سنت بریلوی کا ایک اجلاس ڈیرہ غازی خان میں ہوا۔ اس میں مفتی محمد حسین نعیمی مہتمم جامعہ نعیمہ لاہور کو مجلس مشاورت کا داعی مقرر کیا گیا۔ مفتی صاحب نے اپریل ۱۹۶۰ء میں ایک تین روزہ اجلاس جامعہ نعیمیہ لاہور میں طلب کیا۔ اس اجلاس میں ۶۰ علماء اور منتظمین و مہتممین مدارس بریلوی نے شرکت کی اور اس میں ایک کمیٹی کی تشکیل کی گئی جس کے ذمے مدارس احناف کی تنظیم، نصاب مدارس دینیہ کی اصلاح اور امتحانات میں یکسانیت کے مقاصد مقرر کیے گئے اور اس کے علاوہ ایک جماعت مئی ۱۹۶۰ء میں تنظیم المدارس اسلامیہ پاکستان کے نام سے قائم کی گئی جس کے صدر علامہ سید احمد سعید کاظمی (ملتان) مقرر ہوئے۔ اس کے علاوہ اسی اجلاس میں مجلس عاملہ کی نامزدگی، آئین سازی اور دوسری تنظیمی اور تعلیمی مسائل کے بارے میں متعدد فیصلے ہوئے۔ اس کے بعد دینی مدارس کی یہ تنظیم باقاعدہ طور پر ترقی کرتی رہی اور تمام بریلوی مدارس باہمی طور پر اس کے ساتھ وابستہ ہوتے گئے اور اس کا باقاعدہ نام تنظیم المدارس پاکستان (بریلوی) اختیار کیا گیا اور مولانا عبدالقیوم ہزاروی مہتمم جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری دروازہ لاہور کو تنظیم المدارس پاکستان کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ اس وقت پاکستان بھر میں تنظیم کے درج ذیل دفاتر برسرکار ہیں۔

Marfat.com

۱۔ مرکزی دفتر، جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ، لاہور۔

۲۔ صوبائی دفتر پنجاب و آزاد کشمیر، جامعہ رضویہ ضیاء العلوم سبزی منڈی، راولپنڈی۔

۳۔ صوبائی دفتر خیبر پختونخوا، دارالعلوم قادریہ، بغدادہ، مردان۔

۴۔ صوبائی دفتر سندھ، دارالعلوم نعیمیہ بلاک نمبر ۱۵، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔

۵۔ صوبائی دفتر بلوچستان، دارالعلوم جامعہ غوثیہ رضویہ وحدت کالونی، کوئٹہ۔

تنظیم المدارس پاکستان کا ایک باقاعدہ دفتر شعبہ امتحانات شمس العلوم جامعہ رضویہ ایس ٹی، ۴-این بلاک نارتھ ناظم آباد کراچی میں قائم ہے۔

سنی مدارس کے وفاق کے احیاء کے لیے دارالعلوم امجدیہ کراچی سے ایک اور تحریک پیدا ہوئی اور شیخ الحدیث علامہ الحاج عبدالمصطفیٰ الازہری کی سرپرستی میں کراچی اور سندھ کے علماء کی مشاورتی مجالس منعقد ہوئیں اور اس طرح وہاں کے متفقہ فیصلوں کے مطابق ۹۔ جنوری ۱۹۷۴ء بروز بدھ کو جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں ملک بھر کے علماء کا کنونشن ہوا اور بہت سے بنیادی امور متفقہ طور پر طے کر دیے گئے۔

تنظیم کا نام نصاب تعلیم، دفاتر تنظیم کو فعال اور مؤثر بنانے کے لیے فراہمی سرمایہ وغیرہ کی تجاویز پاس کی گئیں۔ متفقہ طور پر مفتی عبدالقیوم ہزاروی کو ناظم اعلیٰ جبکہ علامہ حسین الدین شاہ صاحب اور علامہ وقارالدین صاحب کو صوبائی ناظم منتخب کیا گیا۔ اس طرح مرکزی عہدے داروں کے مشورے سے تنظیم کے قواعد وضوابط نصاب تعلیم تجویز کرنے کے لیے نصاب کمیٹی اور دستور کمیٹیاں بنائی گئیں اور اس طرح یہ کنونشن اختتام پذیر ہوا۔

نصاب تعلیم کے مطابق تحریری امتحان سالانہ گورنمنٹ کے طریقہ کار کے مطابق شروع کر دیئے گئے اور تحریری امتحان میں کامیاب طلبہ کو باقاعدہ سند کا اجراء کیا گیا ہے۔ تنظیم المدارس پاکستان سے ۱۹۸۷ء تک کل امتحان پاس کرنے والوں کی تعداد ۳۸۳۵ ہے۔ قواعد وضوابط کے مطابق ہر سال تنظیم کا سالانہ اجلاس بلایا جاتا ہے تا حال جولائی ۱۹۸۴ء تک چھ سو[11] مدارس باقاعدہ طور پر تنظیم المدارس پاکستان کی رکنیت اختیار کر کے ممبر بن گئے ہیں۔

قواعد و مقاصد

تنظیم المدارس مئی ۱۹۶۰ء میں قائم ہوئی تو اس کے لیے اغراض و مقاصد اور دستور بھی وضع کیا گیا۔ ۱۴۔ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ بمطابق ۹۔ جنوری ۱۹۷۴ء کو جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں جب مدارس کے

Marfat.com

کنونشن میں تنظیم کی تشکیل جدید کی گئی، تو تنظیم کے سابقہ دستور و مقاصد میں بنیادی ترامیم کی ضرورت محسوس کی گئی، لہٰذا ناظم اعلیٰ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم صاحب نے دستور کو دوبارہ ترتیب دینے کے لیے گیارہ رکنی کمیٹی نامزد کی، جس نے ۱۸۔ صفر المظفر ۱۳۹۴ھ بمطابق ۱۳۔ مارچ ۱۹۷۴ء کو ایک مشترکہ اجلاس کے بعد مسودہ دستور پیش کیا جس کو اسی روز مجلس عاملہ وارا کین شوریٰ کے طویل اجلاس میں بعض ترامیم کے ساتھ منظور کر لیا گیا۔

مجلسِ عاملہ تنظیم المدارس وارا کینِ شوریٰ ۱۳ مارچ ۱۹۷۴ء کی بحث میں منظور شدہ قاعدے

قاعدہ نمبر ۱: تنظیم کا نام "تنظیم المدارس (اہل سنت) پاکستان ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۲: تنظیم کا دفتر، تنظیم کا مرکزی دفتر لاہور اور صوبائی دفاتر راولپنڈی اور کراچی کے علاوہ بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں بھی ہوں گے۔

قاعدہ نمبر ۳: اغراض و مقاصد

ض نمبر ۱: یہ تنظیم المدارس اہل سنت میں اتحاد و یک جہتی پیدا کرے گی۔

ض نمبر ۲: موجودہ نصاب (درس نظامی) میں وقت کے اہم تقاضوں کے مطابق مناسب ترمیم و اضافہ کر سکے گی، نیز حسبِ ضرورت مختلف موضوعات پر تصنیف و تالیف کے لیے شعبہ تالیف و ترجمہ قائم کرے گی اور مسائل جدیدہ پر غور و فکر کے لیے ارباب فتویٰ کا اجلاس طلب کر سکے گی۔

ض نمبر ۳: دینی مدارس کی بقا و تحفظ اور ترقی کے لیے مناسب و مؤثر ذرائع اختیار کرے گی۔

ض نمبر ۴: یہ تنظیم خالص مذہبی، غیر سیاسی ہوگی۔

ض نمبر ۵: رکن مدارس کے امتحانات کے لیے بورڈ مقرر کرے گی اور کامیاب طلبہ کو سند جاری کرے گی۔

قاعدہ نمبر ۴: یہ تنظیم دو مجالس پر مشتمل ہوگی:

۱۔ مجلس شوریٰ ۲۔ مجلس عاملہ

قاعدہ نمبر ۵: مجلس شوریٰ

ض نمبر ۱: مجلس شوریٰ رکن مدارس کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔

ض نمبر ۲: مجلس شوریٰ کا اجلاس سال میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور ہوگا۔

ض نمبر ۳: مجلس شوریٰ کا کورم ۱/۴ ارکان پر مشتمل ہوگا (ملتوی شدہ اجلاس اس پابندی سے مستثنیٰ ہوگا)

Marfat.com

ض نمبر۴: مجلس شوریٰ کا دوتہائی ممبران کی اکثریت سے دستور میں ترمیم و تنسیخ کر سکے گی۔

ض نمبر۵: مجلس شوریٰ کا اجلاس کم از کم پندرہ دن کے نوٹس پر طلب کیا جائے گا۔

ض نمبر۶: مجلس شوریٰ تنظیم کے لیے صدر، نائب صدر، ناظم اعلیٰ، نائب ناظم اعلیٰ، خازن اور دو صوبائی ناظمین منتخب کرے گی۔

ض نمبر۷: مجلس شوریٰ امتحانات کے لیے نگران اعلیٰ کو منتخب کرے گی۔

قاعدہ نمبر۶: مجلسِ عاملہ

ض نمبر۱: مجلس عہدیداران کے علاوہ بیس ممبران پر مشتمل ہوگی۔

ض نمبر۲: اس مجلس کے ممبران کا انتخاب مجلس شوریٰ کے عام اجلاس میں ہوگا۔

ض نمبر۳: مجلسِ عاملہ کے لیے کورم ۳/۱ ہوگا (ملتوی شدہ اجلاس اس قید سے مستثنیٰ ہوگا)۔

ض نمبر۴: مجلسِ عاملہ تنظیم کے نظم و نسق کی ذمہ دار ہوگی۔

ض نمبر۵: مجلسِ عاملہ کا اجلاس کم از کم دس دن قبل اطلاع پر طلب کیا جا سکے گا اور ہر ہنگامی اجلاس تین دن کے نوٹس پر طلب کیا جا سکے گا۔

ض نمبر۶: مجلسِ عاملہ اور عہدہ داران کا انتخاب ہر تین سال بعد ہوگا۔

عہدیداران کے فرائض

قاعدہ نمبر۷: صدر کے فرائض

ض نمبر۱: مجالس شوریٰ و عاملہ کی صدارت کرنا۔

ض نمبر۲: تنظیم کے جملہ امور کی نگرانی کرنا۔

ض نمبر۳: مجالس شوریٰ و عاملہ کے فیصلوں کی (تحریری) توثیق کرنا۔

قاعدہ نمبر۸: نائب صدر

ض نمبر۱: صدر کی عدم موجودگی میں اس کے فرائض سرانجام دینا۔

قاعدہ نمبر۹: ناظم اعلیٰ کے فرائض

ض نمبر۱: صدر کی اجازت سے تنظیم کے جُملہ امور انجام دینا۔

ض نمبر۲: صدر کے مشورہ سے مجالس شوریٰ و عاملہ کے اجلاس طلب کرنا۔

ض نمبر۳: مجلس شوریٰ و عاملہ کی منظور کردہ تجاویز کو عملی جامہ پہنانا۔

Marfat.com

ض نمبر۴: ناظم اعلیٰ عبوری اخراجات کے لیے پانچ صد روپے تک خرچ کر سکے گا جسے مجلس عاملہ شوریٰ کے پہلے اجلاس میں منظور کرانا ضروری ہوگا۔

قاعدہ نمبر۱۰: نائب ناظم کے فرائض

ض نمبر۱: ناظم اعلیٰ کے مفوضہ امور کو انجام دینا۔

قاعدہ نمبر۱۱: خازن کے فرائض

ض نمبر۱: تنظیم کا حساب کتاب مرتب کرنا۔

ض نمبر۲: سالانہ میزانیہ تیار کرنا اور تمام رقوم ایک ہفتہ کے اندر بینک میں جمع کرانا۔

قاعدہ نمبر۱۲: صوبائی ناظمین کے فرائض

ض نمبر۱: ناظم اعلیٰ کی ہدایت پر کام کریں گے۔

قاعدہ نمبر۱۳: میعاد عہدہ داران وطریقہ انتخاب

ض نمبر۱: تنظیم کے اراکین اور عہدہ دار تین سال کے لیے منتخب ہوں گے اور میعاد ختم ہونے پر ایک ماہ کے اندر نیا انتخاب لازمی ہوگا۔

ض نمبر۲: عہدیداران اور مجلسِ عاملہ کے اراکین کا انتخاب مجلس شوریٰ کے عام اجلاس میں ہوگا۔

ض نمبر۳: مجلسِ شوریٰ انتخابات کے لیے پانچ رکنی بورڈ مقرر کرے گی جس کی نگرانی میں انتخابات منعقد ہوں گے۔

قاعدہ نمبر۱۴: مالیات

ض نمبر۱: تنظیم میں شامل مدارس سالانہ چندہ مندرجہ ذیل شرح کے مطابق ادا کریں گے جو الحاق کے ایک سال بعد واجب الادا ہوگا۔

ابتدائی: -/۱۰۰ روپے تحتانی ووسطانی: -/۲۰۰ روپے فوقانی: -/۴۰۰ روپے

ض نمبر۲: الحاق کی فیس ابتدائی، تحتانی اور وسطانی مدارس سے سو روپے وصول کیے جائیں گے۔

ض نمبر۳: بینک میں جمع شدہ رقوم صدر وخازن یا ناظم اعلیٰ وخازن کے دستخطوں سے نکالی جاسکیں گی۔

قاعدہ نمبر۱۵: تشریح درجات

ض نمبر۱: ابتدائی، جن مدارس میں ناظرہ یا حفظ یا قرأت وتجوید یا اردو اور فارسی کی تعلیم کا انتظام ہو۔

ض نمبر۲: تحتانی، وہ مدارس ہیں جن میں صرف ونحو (کافیہ) کی تعلیم کا انتظام ہو۔

ض نمبر۳: وسطانی، وہ مدارس جن میں ابتداء سے موقوف علیہ تک تعلیم دی جاتی ہو۔

ض نمبر۴: فوقانی، وہ مدرسہ ہے، جس میں دورہ حدیث کا بھی اہتمام ہو۔

Marfat.com

تنظیم المدارس پاکستان کے رائج کردہ دینی نصاب کا جائزہ اور اسناد کا دائرۂ کار

تنظیم المدارس کی سند کو اس وقت ایم۔اے اسلامیات اور عربی کی حیثیت سے تسلیم کیا جا چکا ہے لہٰذا تنظیم نے اپنے نصاب کو مندرجہ ذیل حصوں کے مطابق تدوین کیا ہے۔

دو سالہ نصاب درجہ متوسطہ (مڈل) دو سالہ نصاب درجہ ثانویہ عامہ (میٹرک)

دو سالہ نصاب درجہ ثانویہ خاصہ (ایف۔اے) دو سالہ نصاب درجہ عالیہ (بی۔اے)

ایک سالہ نصاب درجہ عالمیہ (ایم۔اے)

تنظیم المدارس کی مجلس عاملہ نے ۱۶۔دسمبر ۱۹۸۷ء کو نصاب پر نظر ثانی کے لیے کمیٹی مقرر کی چنانچہ اس کمیٹی نے ذیل کے نصاب کو منظور کیا اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ ۱۹۸۹ء اور اس کے بعد وفاق کے ہونے والے امتحانات اسی نصاب کے مطابق لیے جائیں گے۔

فہرست علوم وفنون وکتب نصاب تعلیم تنظیم المدارس پاکستان (بریلوی)[۱۲]

نمبر شمار	نام فن وعلم	کتب درس	کتب معاون برائے مطالعہ
۱۔	صرف	میزان الصرف شعب صرف میر، علم الصیغہ زرادی یا صرف تھبرال مراح الارواح، فصول اکبری	ابواب الصرف، صرف بہائی، صرف ضیائی
۲۔	علم النحو	نحو میر شرح مائۃ عامل، ترکیب ہدایۃ النحو کافیہ، شرح جامی	النحو الواضح شرح مائۃ عبدالرسول، ہدایۃ النحو، سہیل الکافیہ، تحریر سینٹ، سوال کابلی
۳۔	علم ادب وانشاء	انشاء العربیہ ہر چہار حصہ، عربی کا معلم مع ترجمتین سبعہم معلقہ (عربی سے اردو، اردو سے عربی) منتخبات حماسہ و متنبی و مقامات، قصیدہ بردہ ترجمہ قرآن کامل، فیض الادب مدیح النبوی	الادب الجمیل، عروس الادب
۴۔	علم معانی وغیرہ	تلخیص ومختصر المعانی کامل	دروس البلاغہ
۵۔	علم التجوید	مشق فوائد مکیہ ضیاء القراۃ	
۶۔	علم العقائد والکلام	شرح عقائد، عقائد المرام رسالہ الجواہر الکلامیہ تلخیص بہار شریعت (حصہ اوّل)	الدولۃ المکیہ المعتقد المسند مذاہب اسلام، مذاہب عالم، تقابل ادیان

Marfat.com

۷۔	علم اصول التفسیر	علم القرآن، اتقان، الفوز الکبیر	
۸۔	علم التفسیر	جلالین، بیضاوی	مدارک، کشاف
۹۔	علم اصول الحدیث	میزالعین، الفضل الموہبی، مقدمہ مشکوٰۃ شرح نخبۃ الفکر، مدارج طبقات الحدیث، کوثر النبی۔	دبستان المحدثین مقدمہ ابن صلاح، الباعث الحثیث
۱۰۔	علم الحدیث	صحاح ستہ، طحاوی، موطا امام مالک موطا امام محمد، مشکوٰۃ	
۱۱۔	علم اصول الفقہ	اصول الشاشی نور الانوار حسامی، مسلم الثبوت	تاریخ التشریع الاسلامی احکام الاحکام
۱۲۔	علم الفرائض	سراجی	شریفیہ قانون وراثت مرقاۃ الفرائض
۱۳۔	علم الفقہ	نورالایضاح قدوری، کنزالدقائق، شرح وقایہ اولین ہدایہ کامل عقود رسم المفتی	دساتیر عالم (شاہ فرید الحق) تاسیس النظر
۱۴۔	علم السیرت والاخلاق	شفاشریف، سیرت رسول عربی، مجموعہ صد احادیث تاریخ حبیب الہ	ہدایۃ الہدایہ
۱۵۔	علم التاریخ والجغرافیہ	تاریخ ہند (میٹرک) جغرافیہ (میٹرک) التاریخ اسلامی کامل مقدمہ ابن خلدون	
۱۶۔	علم المنطق	مجموعہ رسائل منطق مرقات، شرح تہذیب، قطبی مع میر قطبی، سلم العلوم کامل، ملاحسن وحمداللہ	شرح مرقاۃ خیر آبادی ملامبین
۱۷۔	علم فلاسفۃ	ہدایہ سعیدیہ ہدایت الحکمۃ	شرح ہدایت الحکمۃ خیر آبادی تاریخ فلاسفۃ الاسلام
۱۸۔	علم ہیئت وہندسہ	التصریح اوقلیدس (مقالہ اولیٰ)	جنرل سائنس میٹرک حاشیہ مولانا برکت اللہ بر تصریح
۱۹۔	علم العروض والحساب	محیط الدائرہ، حساب ڈل	
۲۰۔	علم المناظرہ	رشیدیہ	مختلف فیہ مسائل پر تیاری کرائی جائے۔

Marfat.com

نصاب تعلیم ''تنظیم المدارس پاکستان بریلوی برائے سال ۱۹۸۹ء

اوراس کے بعد دوسالہ نصاب درجہ متوسطہ (مڈل) تنظیم المدارس پاکستان

الصّف السابع

فارسی: آسان قاعدہ فارسی (از مفتی محمد اشرف قادری صاحب)

فارسی کی پہلی کتاب کلیہ ترجمہ فارسی (مصادر تا آخر خارج)

کریما، نام حق، بدائع منظوم (درامامت سے تا آخر)

پندنامہ (جتنا ممکن ہو)

مالابدمنہ (تقویٰ واحسان)

گلستان (باب ۲،۳،۸)

بوستان (باب ۲،۳)

صرف: میزان الصرف، منشعب

تجوید: مقدمۃ التجوید، مشق

عقائد: کتاب العقائد (از صدرالافاضل رحمۃ اللہ)

حساب: مطابق نصاب ششم وہفتم

اردو: مطابق نصاب جماعت ہشتم

الصّف الثامن

صرف: علم الصیغہ یا صرف تھبرال

نحو: نحومیر، شرح مائۃ عامل

ادب عربی: لغۃ الاسلام ۳ حصص (مڈل)

معاشرتی علوم: مطابق نصاب مڈل

حساب: مطابق نصاب مڈل

انگلش یا جنرل سائنس: مطابق نصاب مڈل

Marfat.com

نصاب درجہ ثانویہ عامہ (میٹرک) تنظیم المدارس پاکستان

نمبر شمار	علوم وفنون	کتب سال اول	کتب سال دوم
۱۔	قرآن	ترجمہ سورہ فاتحہ وبقرہ	ترجمہ سورہ آل عمران و پارہ عم ۳۰
۲۔	تجوید	پارہ ۳۰ (عم) نصف اول اور ربع آخر میں ترتیل وحدر کی مشق	
۳۔	حدیث		اربعین نووی
۴۔	فقہ	نورالایضاح	مختصر القدوری
۵۔	اصول فقہ		اصول الشاشی
۶۔	صرف	علم الصیغہ از باب سوم تا آخر فصول اکبری	صرف تھبرال
۷۔	نحو	شرح مائۃ عامل، ہدایۃ النحو	کافیہ
۸۔	سیرت		سیرت رسول عربی
۹۔	عربی ادب		المطالعۃ العربیہ
۱۰۔	عمرانیات	مطالعہ پاکستان میٹرک	مطالعہ پاکستان میٹرک
۱۱۔	منطق	صغریٰ، اوسط، کبریٰ، میزان المنطق ایساغوجی	مرقات
۱۲۔	حساب	مطابق نصاب میٹرک	مطابق نصاب میٹرک
۱۳۔	انگریزی	مطابق نصاب میٹرک	مطابق نصاب میٹرک

تفصیل پرچہ جات

درجہ ثانویہ عامہ (میٹرک)

نمبر شمار	عنوان پرچہ		کتب مع نمبرات
۱۔	قرآن وتجوید	ترجمہ قرآن سورہ فاتحہ وبقرہ ۷۰ نمبر	پارہ عم قوائد مکیہ ۳۰ نمبر
۲۔	حدیث وادعربی	اربعین نووی ۴۰ نمبر	المطالعۃ العربیہ ۶۰ نمبر

Marfat.com

۳۔	فقہ واصولِ فقہ	مختصر القدوری ۵۰ نمبر	اصول الشاشی ۵۰ نمبر
۴۔	صرف	صرف بھتراں ۷۰ نمبر	فصول اکبری (خاصیات ابواب) ۳۰ نمبر
۵۔	نحو	کافیہ	(مسائل وترکیب) ۲۵،۷۵
۶۔	منطق	مرقات ۱۰۰ نمبر	
۷۔	سیرت ومطالعہ پاکستان	سیرت ۶۰ نمبر	مطالعہ پاکستان ۴۰ نمبر
۸۔	حساب وانگریزی	حساب ۵۰ نمبر	انگریزی ۵۰ نمبر

نوٹ: ساتویں اور آٹھویں پرچے میں سے کسی ایک پرچہ میں کامیابی ضروری ہوگی۔ دوسرے پرچے میں کم از کم پچیس فیصد نمبر حاصل کرنا ہوں گے۔

نصاب درجہ ثانویہ خاصہ (ایف۔اے) تنظیم المدارس پاکستان

نمبر شمار	علوم وفنون	کتب سال اوّل	کتب سال دوم
۱۔	قرآن	ترجمہ سورہ نساء تا اختتام پارہ چودہ ۱۴	ترجمہ سورہ بنی اسرائیل تا اختتام پارہ انتیس ۲۹
۲۔	حدیث	مشکوٰۃ شریف (نصف اوّل)	مشکوٰۃ شریف (بقیہ نصف اوّل)
۳۔	فقہ	کنز الدقائق ہدایہ (ربع اوّل)	ہدایہ ربع ثانی
۴۔	اصول فقہ	نور الانوار	حسامی
۵۔	نحو	شرح جامی مقدمہ	شرح جامی از مرفوعات تا آخر مجرورات
۶۔	عربی ادب	سبع معلقات، تاریخ ادب عربی	مقامات حریری
۷۔	بلاغت	دروس البلاغۃ	مختصر المعانی
۸۔	منطق	شرح تہذیب	قطبی
۹۔	فلسفہ	ہدایۃ الحکمت	ہدایۃ الحکمت
۱۰۔	تاریخ اسلام	تاریخ الخلفاء (خلافت راشدہ)	تاریخ الخلفاء (بقیہ از خلافت راشدہ)

Marfat.com

تفصیل پرچہ جات

درجہ ثانویہ خاصہ (ایف۔اے)

نمبر شمار	عنوان پرچہ	کتب	نمبرات
۱۔	قرآن پاک	سورہ نساء تا آخر پارہ ۲۹	۱۰۰
۲۔	حدیث شریف	مشکوٰۃ شریف (کتاب الایمان، کتاب العلم، کتاب الجنائز کتاب البیوع)	۱۰۰
۳۔	فقہ	ہدایہ اولین	۱۰۰
۴۔	اصول فقہ	حسامی	۱۰۰
۵۔	نحو	شرح جامی (از ابتداء تا آخر مجرورات)	۱۰۰
۶۔	بلاغت	دروس البلاغۃ (بیان و بدیع) مختصر المعانی (فن اول)	۱۰۰
۷۔	ادب عربی	سبع معلقات (پہلے تین معلقات) مقامات (پہلے پانچ مقامات)، تاریخ ادب عربی	۲۵، ۵۰، ۲۵ (۱۰۰)
۸۔	منطق و فلسفہ	قطبی (تصورات) ہدایۃ الحکمۃ	۵۰، ۵۰ (۱۰۰)
۹۔	تاریخ اسلام	تاریخ الخلفاء (خلافت راشدہ)	۱۰۰

نوٹ: آخری پرچہ اختیاری ہے۔

نصاب درجہ عالیہ (بی۔اے) تنظیم المدارس پاکستان

نمبر شمار	علوم و فنون	کتب سال اول	کتب سال دوم
۱۔	تفسیر	تفسیر جلالین	انوار التنزیل للبیضاوی (سورہ فاتحہ و بقرہ)
۲۔	علوم القرآن	-	الفوز الکبیر فی اصول التفسیر
۳۔	حدیث	مشکوٰۃ المصابیح (نصف ثانی)	مشکوٰۃ المصابیح (نصف ثانی بقیہ)
۴۔	علوم الحدیث	شرح نخبۃ الفکر	-

Marfat.com

۵۔	علم الکلام	شرح عقائد نسفی	–
۶۔	علم الفرائض	–	سراجی
۷۔	علم مناظرہ	رشیدیہ	–
۸۔	فقہ	ہدایہ (ربع ثالث)	ہدایہ (ربع آخر)
۹۔	اصولِ فقہ	التلویح علی التوضیح	التلویح علی التوضیح (بقیہ)
۱۰۔	بلاغت	مطوّل	–
۱۱۔	عربی ادب	دیوان الحماسہ باب الحماسہ قصیدہ نمبر ۱ تا ۱۰۰	دیوان المتنبی (منتخب القصائد) ۱۔ القلب اعلم باعذول بدائع
		باب المراثی قصیدہ ۱ تا ۲۵ باب الادب قصیدہ نمبر ۱ تا ۲۰ باب النسب قصیدہ نمبر ۱ تا ۱۵	۲۔ من الجاذر فی زی الاعاریب ۳۔ باب الشموس الجانحات الغواریا ۴۔ لکل امری من دھرہ ماتعودا ۵۔ امساورام قرن شمس ہذا۔
			۶۔ انی لاعلم و اللسخبیر ۷۔ تعذّ المشر فیہ والعوالی ۸۔ لاخیل عندک تھدیھا ولا مال ۹۔ بقائی شالیس ہم ارتحالا ۱۰۔ اذ کان مدح فالنسیب المقدم ۱۱۔ علی قدر اہل العزم تاتی العزائم ۱۲۔ کفی بک داران تری الموت شافیا۔
۱۲۔	منطق	سلم العلوم	—
۱۳۔	فلسفہ	–	میبذی
۱۴۔	تاریخ اسلام	–	تاریخ اسلام (دور اموی و عباسی)

Marfat.com

تفصیل پرچہ جات

درجہ عالیہ (بی۔اے)

نمبر شمار	عنوان پرچہ	کتب	نمبرات
۱۔	تفسیر واصول تفسیر	تفسیر بیضاوی ۷۰ الفوز الکبیر ۳۰	۱۰۰
۲۔	حدیث واصول حدیث	مشکوٰۃ شریف (نصف ثانی) شرح نخبۃ الفکر ۷۰ قصاص ودیت، ادب صدر الرقاق ۳۰	۱۰۰
۳۔	فقہ	ہدایہ آخرین	۱۰۰
۴۔	علم الفرائض واصول فقہ	سراجی ۶۰ توضیح تلویح (تا بحث عام) ۴۰	۱۰۰
۵۔	کلام ومناظرہ	شرح عقائد ۷۰ رشیدیہ ۳۰	۱۰۰
۶۔	ادب عربی وبلاغت	دیوان متنبی (منتخب ابواب) ۳۰ (منتخب ابواب) دیوان حماسہ (مطول تا بحث ماانا قلت) ۳۰	۱۰۰
۷۔	تاریخ اسلام	تاریخ الخلفاء (دوراموی وعباسی)	۱۰۰
۸۔	فلسفہ ومنطق	سلم العلوم میبذی ۵۰ (ازابتداء تا آخر طبیعات) ۵۰	۱۰۰

نوٹ: ساتویں اور آٹھویں پرچے میں سے کسی ایک پرچے میں کامیابی حاصل کرنا ضروری ہے۔ دوسرے پرچہ میں کم ازکم پچیس فیصد نمبر حاصل کرنا ہوں گے۔

نصاب درجہ عالمیہ (ایم۔اے) تنظیم المدارس پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مضامین
۱۔	صحیح بخاری	جلد اوّل
۲۔	صحیح مسلم	جلد ثانی
۳	جامع ترمذی	ازاول تا ابواب السیر
۴۔	سنن ابن ماجہ	باب فی القدر، ابواب العلم (باب من تعلم القرآن تا من سل عن علم مکتمہ) کتاب الصوم مکمل، ابواب الدیات، ابواب الذبائح وابواب الصید۔
۵۔	موطا امام مالک	جامع قضاء الصیام کتاب الرضاع، کتاب العتق والولا، کتاب الفرائض۔

Marfat.com

۶۔		سنن النسائی	کتاب المیاہ، کتاب المساجد و کتاب القبلۃ، کتاب صلوٰۃ العیدین، کتاب مناسک الحج، کتاب الوصایا، کتاب الاستعاذۃ۔
۷۔		شرح معانی الآثار	کتاب مواقیت الصلوٰۃ بشمول باب التکبیر عندالرکوع و السجود و رفع الیدین، باب زکوٰۃ، مایخرج من الارض تا کتاب الصیام، باب المتمتع بصوم ایام التشریق تا آخر جلد اول، باب النکاح بغیر ولی عصبۃ، کتاب الایمان والنذور، کتاب الاشربۃ۔
۸۔		سنن ابی داؤد	صلوٰۃ الخوف ص ۱۷۴ تا ۱۷۷، کتاب النکاح، کتاب الجہاد، کتاب ماجاء فی ایجاب الاضاحی، کتاب الخراج والامارۃ والفیٔ، کتاب السنۃ، کتاب الادب۔
۹۔		موطا امام محمد	ابواب وقوت الصلوٰۃ ۔ باب القراۃ فی الصلوٰۃ خلف الامام، باب صلوٰۃ الخوف، باب الصلوٰۃ علی المیت والدعا، باب الکنز، باب زکوٰۃ الفطر۔
۱۰۔		تقابل ادیان	تقابل ادیان کا پرچہ یا تنظیم المدارس کی طرف سے دیئے گئے عنوانات میں سے ایک عنوان پر تحقیقی مقالہ لکھنا ضروری ہوگا۔

تفصیل پرچہ جات

درجہ عالمیہ (ایم۔اے)

نمبر شمار	عنوان پرچہ	کتب	نمبرات
۱۔	پہلا پرچہ	صحیح بخاری ۸۰ حالات مصنف یا خصوصیات کتاب ۲۰	۱۰۰
۲۔	دوسرا پرچہ	صحیح مسلم ۸۰ حالات مصنف یا خصوصیات کتاب ۲۰	۱۰۰
۳۔	تیسرا پرچہ	جامع ترمذی ۸۰ حجیت حدیث ۱۰ حالات مصنف یا خصوصیات کتاب ۱۰	۱۰۰
۴۔	چوتھا پرچہ	شرح معانی الآثار ۴۰ موطا امام محمد ۴۰ حالات مصنف یا خصوصیات کتاب ۲۰	۱۰۰
۵۔	پانچواں پرچہ	سنن نسائی ۴۰ سنن ابی داؤد ۴۰ حالات مصنف یا خصوصیات کتاب ۲۰	۱۰۰
۶۔	چھٹا پرچہ	موطا امام مالک ۴۰، سنن ابن ماجہ ۴۰ حالات مصنف یا خصوصیات کتاب ۲۰	۱۰۰
۷۔	ساتواں پرچہ	تقابل ادیان یا مقالہ	۱۰۰

نوٹ: حالات مصنف یا خصوصیات کتب لازمی طور پر عربی میں لکھنا ہوں گی۔

Marfat.com

نصاب درجہ ثانویہ عامہ (میٹرک) برائے طالبات تنظیم المدارس

نصاب برائے طالبات

نمبر شمار	عنوان پرچہ	کتاب سال اوّل	کتاب سال دوم
۱۔	قرآن	سورہ فاتحہ والضحیٰ تا النساء اور سورہ الحجرات کا ترجمہ ومختصر تفسیر	سورہ نساء، سورہ نور اور سورہ احزاب کا ترجمہ ومختصر تفسیر۔
۲۔	تجوید	مقدمہ التجوید، سورہ فاتحہ اور والضحیٰ تا الناس کا حفظ اوران کی ترتیل اور حدرو مشق	پہلے سال پڑھی گئی سورتوں اور مقدمہ التجوید کا اعادہ نیز سورہ الحجرات اور پارہ عم کے نصف ثانی میں حدرو مشق
۳۔	حدیث	مقدمہ تذکرہ المحدثین	مختصر از انوار الحدیث، کتاب الایمان تا آخر باب سنت و بدعت، کتاب الجنائز، کتاب النکاح، کتاب الطلاق۔
۴۔	فقہ	قانون شریعت از نکاح تا آخر (البیوع کے علاوہ)	نور الایضاح (باب زرالقاری کے علاوہ)
۵۔	عقائد	قانون شریعت حصہ عقائد	اعادہ قانون شریعت
۶۔	اختلافیات	علم القرآن سے اختلافی مسائل کی آیات	اعادہ علم القرآن
۷۔	صرف	صرف بہائی، میزان الصرف	منشعب، پنج گنج
۸۔	نحو	تسہیل النحو	بقیہ تسہیل النحو
۹۔	ادب عربی	لغتہ الاسلام	المطالعتہ العربیہ
۱۰۔	سیرت	سیرت رسول عربی (پہلے چار باب ونواں باب)	سوانح کربلا (خلفاء راشدین و اعادہ سیرت رسول عربی)

تفصیل پرچہ جات

درجہ ثانویہ عامہ (میٹرک) برائے طالبات

نمبر شمار	عنوان پرچہ	کتب	نمبرات
۱۔	قرآن وتجوید	منتخب سورتیں ۸۰ مقدمہ التجوید وحدرو مشق ۲۰	۱۰۰
۲۔	حدیث واصول حدیث	انوار الحدیث منتخب ابواب ۷۰ اصول حدیث ۳۰	۱۰۰

Marfat.com

۳۔	فقہ	قانون شریعت ونورالایضاح	۱۰۰
۴۔	عقائدواختلافیات	قانون شریعت حصہ عقائد ۵۰ علم القرآن ۵۰	۱۰۰
۵۔	صرف	کتب نصاب	۱۰۰
۶۔	نحو	نحوی مسائل ۷۰ ترکیب ۳۰	۱۰۰
۷۔	ادب عربی	لغۃ الاسلام ۵۰ المطالعۃ العربیہ ۵۰	۱۰۰
۸۔	سیرت	سیرت رسول عربی ۵۰ سوانح کربلا ۵۰	۱۰۰

۱۹۹۰ء تک تنظیم المدارس پاکستان سے ملحقہ مدارس کی تفصیل (۱۳)

صوبہ پنجاب

بہاولنگر	۴۱	رحیم یار خان	۳۵	ڈیرہ غازی خان	۴۲
مظفر گڑھ	۲۰	لیہ	۱۸	وہاڑی	۱۴
ملتان	۸۲	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۴	فیصل آباد	۱۵
جھنگ	۵	بھکر	۶	میانوالی	۲۲
خوشاب	۶	سرگودہا	۹	اٹک	۴
جہلم	۱۰	راولپنڈی	۱۲	گجرات	۲۷
سیالکوٹ	۱۵	لاہور	۳۴	قصور	۵
ساہیوال	۱۴	اوکاڑہ	۱۰	شیخوپورہ	۶
گوجرانوالہ	۲۵	میزان:	۴۸۱		

صوبہ سندھ

کراچی ڈویژن	۶۰	حیدرآباد ڈویژن	۵۸
سکھر ڈویژن	۴۲	میزان:	۱۶۰

صوبہ خیبر پختونخوا: ۵۵

صوبہ بلوچستان: ۲۵

تنظیم المدارس سے ملحقہ مدارس کی تعداد = ۷۲۱

Marfat.com

وفاق المدارس (الشیعہ) پاکستان

قیام وتاریخی پس منظر

۱۹۵۴ء میں لاہور میں جامعۃ المنتظر کی بنیاد رکھی گئی اور اس طرح متعدد مدارس کے قیام کے بعد ضرورت محسوس ہوئی کہ مدارس کے درمیان باہمی اتحاد کو فروغ دیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے لیے شیعہ اثناء عشری جماعت کی ایک مرکزی درس گاہ ''جامع المنتظر'' لاہور کی مجلس انتظامیہ نے اپریل ۱۹۵۸ء میں ایک ملک گیر اجتماع یعنی موتمر تعلیمی طلب کی۔ اس اجتماع میں ان کے متعدد مدارس کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس کی پانچ نشستیں ہوئیں جن میں شیعہ مدارس کے مختلف تعلیمی تنظیمی اور اصلاحی مسائل زیر بحث آئے اور اس طرح شیعہ مدارس کے باہمی رابطے کا آغاز ہوا۔ اجتماع میں مشترکہ نصاب، سالانہ تعطیلات اور طریق امتحان وغیرہ جیسے امور طے ہوئے۔ ان امور کی نگرانی کے لیے علامہ نصیر حسنین نجفی (۱۴) فاضل عراق کو متفقہ طور پر ذمہ داری سونپی گئی۔

۱۹۶۲ء میں جامعہ امامیہ لاہور میں شیعہ مدارس کے مدرسین اعلیٰ کا دوسرا بڑا اجتماع ہوا۔ اس میں شیعہ مدارس کی کارکردگی کا جائزہ لے کر مدارس کے معائنے اور امتحانات کے لیے شیعہ علماء پر مشتمل ایک بورڈ ''مجلس نظامت مدارس عربیہ شیعہ'' کا قیام تجویز ہوا اور ماہانہ المبلغ سرگودہا مجلس نظامت کا ترجمان قرار پایا۔ علامہ محمد حسین ڈھکو کو اس مجلس کا ناظر مقرر کیا گیا۔ مدارس کے درمیان رابطہ تو برقرار رہا لیکن کوئی خاص کارکردگی سامنے نہ آسکی۔ (۱۵)

۱۷۔ نومبر ۱۹۷۶ء کو شیعہ مدارس کا تیسرا اجتماع مدرسہ جعفریہ کراچی میں پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ کی تحریک پر منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں جامعۃ المنتظر کے مروجہ نصاب کو تمام شیعہ مدارس دینیہ کے لیے منظور کیا گیا اور مدارس کے امور کی نگرانی کے لیے ایک بورڈ تشکیل دیا گیا لیکن پیر محمد ابراہیم ٹرسٹ کے بانی کی اچانک وفات سے یہ پروگرام ادھورا ہی رہ گیا۔

جنوری ۱۹۷۹ء میں حکومت پاکستان نے دینی مدارس کے نمائندوں پر مشتمل ایک قومی کمیٹی برائے دینی مدارس قائم کی۔ شیعہ مکتب فکر کی نمائندگی (۱۶) علامہ سید صفدر حسین نجفی پرنسپل جامعۃ المنتظر لاہور اور مولانا شبیہ الحسنین محمدی صاحب نے کی اور کئی اہم فیصلے کیے۔ ان فیصلوں اور اقدامات کے سلسلے میں شیعہ علماء کی رائے معلوم کرنے کے لیے ۲۹۔ ۳۰۔ مارچ ۱۹۷۹ء کو جامعۃ المنتظر لاہور میں شیعہ مدارس دینیہ کے مدرسین اعلیٰ اور نمائندوں کا عظیم اجتماع ہوا جس میں حکومت سے مربوط امور اور دیگر مسائل کے بارے

Marfat.com

میں غور وفکر ہوا۔ علماء کرام کے اس عظیم اجتماع میں وفاق المدارس شیعہ پاکستان کے نام سے مدارس دینیہ کی تنظیم وجود[17] میں آئی جو دراصل مجلس نظامت اور سابقہ تمام ڈھانچوں کا نتیجہ ہے۔

اپریل ۱۹۸۱ء کو عزیز المدارس جامعہ رضویہ چیچہ وطنی میں وفاق المدارس شیعہ پاکستان کا اجلاس ہوا۔ نمائندگان مدارس نے شیعہ مدارس دینیہ کی فلاح و بہبود کے لیے مختلف تجاویز کی منظوری کے ساتھ علامہ سید صفدر حسین نجفی کو وفاق المدارس شیعہ پاکستان کا صدر منتخب کیا اور انہیں کلی اختیارات دیے کہ وہ وفاق کا باقی تنظیمی ڈھانچہ خود سے تشکیل دیں۔ اس طرح حکومت پاکستان کی مقرر کردہ قومی کمیٹی برائے دینی مدارس کی تقریباً ۵۵ میٹنگوں[18] میں شیعہ مدارس کی نمائندگی علامہ سید صفدر حسین نجفی نے کی جس کے نتیجے میں ایک مشترکہ نصاب کی منظوری اور شیعہ طلبہ کے لیے درجہ سلطان الافاضل کی سند کو ایم۔اے کے مساوی منظور کرایا۔ اس طرح انہوں نے ایک باقاعدہ امتحانی بورڈ مقرر فرمایا جو باقاعدہ طلبہ سے امتحان لے کر اسناد جاری کرتا رہا۔ اس سند کی بدولت سینکڑوں شیعہ طلباء کو حکومت کے تدریسی اداروں میں تدریسی خدمات کا موقع میسر آیا۔

اس طرح جامعۃ المنتظر لاہور کو مرکز وفاق کا درجہ دیا گیا اور باقاعدہ مجلس عاملہ دستور کمیٹی اور نصاب کمیٹی کی میٹنگز بھی منعقد ہوئیں اور اس طرح ۲۔جنوری ۱۹۸۷ء کو ایک ہنگامی اجلاس میں ''رئیس الوفاق'' کی صدارت میں درج ذیل امور پر اتفاق رائے ہوا۔

۱۔ وفاق المدارس شیعہ پاکستان کے دستور العمل کو منظور کرنے کے بعد ۲۔جنوری ۱۹۸۷ء سے ہی نافذ العمل قرار دیا گیا۔

۲۔ علامہ سید صفدر حسین نجفی کو مزید پانچ سال کے لیے منتخب کر کے یہ اختیار دیا گیا کہ مدارس کی ترقی و رابطہ کے لیے احکامات جاری کریں۔

۳۔ اجلاس میں وفاق المدارس شیعہ کے ترمیمی نصاب کو بھی منظور کیا گیا۔

اغراض ومقاصد

۱۔ وفاق المدارس شیعہ دینی مدارس کی بقا و تحفظ اور ترقی کے لیے مناسب اقدام کرے گا۔ نیز نئے مدارس کے قیام میں بھی مدد کرے گا۔

۲۔ یہ ادارہ شیعہ دینی مدارس کے درمیان، یک جہتی اور ہر شعبہ میں ہم آہنگی پیدا کرے گا۔

۳۔ یہ ادارہ وقت کے تقاضوں کے مطابق مروجہ نصاب میں ترمیم کرنے کا مجاز ہوگا۔

۴۔ یہ ادارہ رکن مدارس کے لیے ایک امتحانی بورڈ قائم کرے گا اور کامیاب طلبہ کو اسناد جاری کرے گا۔

Marfat.com

۵۔ رئیس الوفاق امتحانات کے لیے ایک ناظم امتحانات مقرر کرے گا۔

وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے عہدیداران

مولانا سید صفدر حسین نجفی	صدر	پرنسپل جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن، لاہور۔
مولانا ملک اعجاز حسین نجفی	نائب صدر	دارالعلوم الجعفریہ کربلا، خوشاب۔
مولانا حافظ سید ریاض حسین نجفی	جنرل سیکرٹری	مہتمم جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن، لاہور۔
مولانا محمد رمضان غفاری	جوائنٹ سیکرٹری	پرنسپل جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن، لاہور۔
مولانا سید محمد عباس نقوی	خازن	مدرس جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن، لاہور۔
مولانا سید بشیر عباس نقوی	سیکرٹری نشرواشاعت	وائس پرنسپل جامعہ امامیہ کربلا گامے شاہ، لاہور
مولانا سید امیر حسین حسینی	رکن	پرنسپل جامعہ علمیہ ڈیفنس، کراچی۔
مولانا محمد عباس	رکن	پرنسپل مدرسۃ الواعظین، ایمپریس روڈ، لاہور۔
مولانا غلام محمد	رکن	پرنسپل جامعہ المرتضویہ، وہاڑی۔

رئیس الامتحانات/ناظم امتحانات کے فرائض

(الف) وفاق کے ماتحت منعقد ہونے والے امتحانات کے انتظامات اور نگرانی کرنا۔

(ب) امتحانی پرچوں، نتائج اور امیدواروں کے جملہ کوائف کو مرتب کروانا اور ان کی نگرانی کرنا۔

(ج) سند کے اجراء کی اجازت دینا اور اس پر دستخط کرنا۔

نصاب وفاق المدارس الشیعہ پاکستان

قرآن مجید وعلوم القرآن

التجوید، حفظ قرآن، ترجمہ قرآن، تفسیر قرآن (سورہ بقرہ) تفسیر آیات الاحکام۔

حدیث واصول حدیث

آداب المتعلمین، جامع الاخبار، اصول حدیث، اصول کافی، معانی الاخبار۔

Marfat.com

فقہ واصولِ فقہ

احکام اسلام (اردو) توضیح المسائل (اردو) تبصرہ المتعلمین / المسائل المنتخبہ ،شرائع الاسلام/ تحریرالوسیلۃ المکاسب۔

مبادی الاصول،تحریرالمعالم،اصولالفقہ،رسائل،کفایۃ الاصول۔

عقائد: دین متین (اُردو) عقائدامامیہ (عربی) شرح تجرید، تحقیق ادیان ومذاہب۔

تاریخ: تاریخ اسلام (اردو) الارشادللمنیہ۔

ادب عربی

عربی کی پہلی کتاب (چھٹی جماعت) عربی کی دوسری کتاب (ساتویں جماعت) عربی کی تیسری کتاب (آٹھویں جماعت) دیوان علی۔ نہج البلاغۃ۔مقامات حریری۔دیوان الحماسۃ۔

ادب فارسی فارسی کی پہلی کتاب (چھٹی جماعت) فارسی کی دوسری کتاب (ساتویں جماعت)

صرف ابواب الصرف،صرف بہائی،صرف میر،علم الصیغہ (اردو)

نحو نحومیر (اردو) شرح مأۃ عامل،ہدایۃ النحو،کافیہ،جامی،تہذیب المغنی۔

بلاغت تلخیص المفتاح/البلاغۃ الواضحہ ،جواہرالبلاغۃ/مختصرالمعانی،مطول۔

منطق وفلسفہ مرقات،شرح تہذیب،ہدایۃ الحکمۃ،نہایۃ الحکمۃ۔

وفاق المدارس پاکستان (الشیعہ) کانظام تعلیم وتربیت اور قواعدوضوابط

تعلیم وتربیت

(الف) وفاق المدارس کاتعلیمی سال یکم اگست سے شروع ہوگا۔

(ب) وفاق المدارس کا سلطان الافاضل کانصاب آٹھ سال کا ہوگا۔جب کہ تخصص کے لیے دو سال مزید ہوں گے۔

(ج) وفاق سے ملحقہ ہرمدرسہ نظام تعلیم میں درجہ بندی کے اہتمام کاپابند ہوگا۔

Marfat.com

امتحانات

(الف) تمام مدارس تعلیمی سال کے دوران چار امتحانات سہ ماہی، ششماہی، نوماہی اور سالانہ لیں گے۔

(ب) سالانہ امتحان کے نتائج کی نقل وفاق کے مرکزی دفتر کو بھیجی جائے گی۔

(ج) سلطان الافاضل (فوقانی) امتحانات وفاق کے امتحانی بورڈ کے تحت ہوں گے۔ اس طرح ہر اس درجے کا آخری امتحان وفاق کے امتحانی بورڈ کے تحت ہوگا جس کی وفاق سند جاری کرنے کا مجاز ہوگا۔

داخلہ خارجہ امور

(الف) تمام مدارس داخلہ وخارجہ کے لیے سرٹیفکیٹ کا نظام وضع کریں گے۔

(ب) سرٹیفکیٹ کے لیے فارم وفاق سے حاصل کیے جائیں گے۔

(ج) مدرسہ کی مہر اور مدرس اعلیٰ کے دستخط کے بغیر کوئی سرٹیفکیٹ قانونی متصور نہیں ہوگا۔

(د) سرٹیفکیٹ کے باوجود طالب علم کو عبوری مدت ایک ماہ کے لیے داخلہ ملے گا۔ پھر سرٹیفکیٹ جاری کرنے والے مدرسہ سے تصدیق کے بعد اس داخلہ کو مستقل کر دیا جائے گا۔

مالیات رفیس

وفاق کے ساتھ منسلک مدارس دینیہ پانچ سالہ فیس حسب ذیل شرح کے مطابق ادا کریں گے۔

ابتدائی وہ مدارس جہاں میٹرک کے مساوی تعلیم رائج ہے کم از کم یک صد (۱۰۰) روپے۔

وسطانی وہ مدارس جہاں ایف۔اے اور بی۔اے کے مساوی تعلیم رائج ہے (۲۰۰) دوصد روپے۔

فوقانی

(الف) وہ مدارس جہاں ایم۔اے کے مساوی تعلیم دی جاتی ہے (۴۰۰) چار صد روپے۔

(ب) ہر مدرسہ کی وفاق کے ساتھ منسلک ہونے کی فیس رجسٹریشن ایک سو روپیہ ہوگی جو صرف ایک ہی دفعہ دینا ہوگی۔ وفاق ایسے ہر مدرسہ کو الحاق کا سرٹیفکیٹ جاری کرے گا۔

(ج) بنک میں رقوم جمع کروانے کے لیے جوائنٹ اکاؤنٹ کھولا جائے گا۔ چیک پر رئیس الوفاق، الامین العام اور الخازن میں سے کسی دو کے دستخط ہوں گے۔

رئیس الوفاق کے فرائض

(الف) مجلسِ عاملہ کے اجلاس کی صدارت کرنا۔

Marfat.com

(ب) ادارہ کے جملہ امور کی نگرانی کرنا۔

(ج) مجلسِ عاملہ کے فیصلوں کی توثیق کرنا۔

(د) مرکزی کابینہ اور رئیس قسمۃ الامتحانات/ناظم امتحانات کو منتخب کرنا۔

(ہ) ادارہ کے مفادات اور دستور العمل کی خلاف ورزی کرنے والے مرکزی کابینہ رئیس قسمۃ الامتحانات/ناظم امتحانات کے ارکان کے خلاف دستور کی روشنی میں کارروائی کرنا۔

(و) اسناد پر دستخط کرنا۔

۱۹۸۸ء تک وفاق المدارس (الشیعہ) سے ملحقہ مدارس کی تفصیل (۱۹)

صوبہ پنجاب

لاہور	۵	گوجرانوالہ	۶
راولپنڈی	۴	فیصل آباد	۶
ڈیرہ غازی خان	۱۴	سرگودھا	۱۱
ملتان	۹	بہاولپور	۷

میزان = ۶۲

صوبہ سندھ	۲۴	صوبہ خیبر پختونخوا	۲۰
صوبہ بلوچستان	۶	کل تعداد =	۱۱۲

وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان (اہلِ حدیث)

قیام و تاریخی پس منظر

''جمعیت اہل حدیث'' کے نام سے اس مسلک کے علماء کی ایک تنظیم مدت سے قائم ہے اور علمائے اہل حدیث جملہ طور پر اس جماعت سے وابستہ ہیں۔ مولانا سید محمد داؤد غزنوی جمعیت اہلِ حدیث کے باقاعدہ صدر رہے ہیں۔ دینی مدارس سلفیہ میں یک جہتی اور یگانگت (۲۰) پیدا کرنے اور ان کے تعلیمی و تنظیمی امور کی اصلاح کرنے کے لیے وفاق المدارس کے نام سے ایک بین المدارسی تنظیم بھی جامعہ سلفیہ کی دعوت پر قائم کی گئی۔ جمعیت اہلِ حدیث نے اپنے مدارس کی تنظیم ان کے نصاب میں اصلاح اور طریقِ کار میں تبدیلی پیدا کرنے کے لیے نمایاں کام کیا ہے اور جمعیت نے متعدد علماء و فضلاء پر مشتمل ایک

Marfat.com

نصاب کمیٹی مقرر کی اور اس کا تیار کردہ نصاب اپنے مدارس سلفیہ میں باقاعدہ اجتماعی طور پر نافذ کر دیا۔
جامعہ سلفیہ کے تمام مدارس کی اس تنظیم کا نام ''وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان (اہلِ حدیث) مقرر کیا گیا۔ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں اس وفاق کا صدر دفتر قائم ہے اور اس میں جملہ مدارس اہلِ حدیث باقاعدہ طور پر شامل ہیں۔ وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کی سند ''شہادۃ العالمیۃ فی العلوم العربیہ والاسلامیہ'' کو حکومت پاکستان وزارت تعلیم اور یونیورسٹی گرانٹ کمیشن نے ایم۔اے عربی اور ایم۔اے اسلامیات کے طور پر تسلیم کیا ہے۔

اغراض ومقاصد

۱۔ قرآن وحدیث کی بحیثیت اس کے اساس شریعت اسلامیہ ہونے کے تعلیم کا اہتمام کرنا۔

۲۔ کتاب وسنت کی روشنی میں علوم اسلامیہ وعربیہ، قدیم وجدید کی تدریس کا اس حیثیت سے اہتمام کرنا کہ جامعہ نئی نسل کو اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے دفاع کے لیے تیار کر سکے۔

۳۔ مذاہب اربعہ (۲۱) کی فقہ اور ان کے اصول کی تعلیم کا اہتمام کرنا اور ساتھ ساتھ طلبہ کی اصل ماخذ شریعت کتاب وسنت کی طرف رہنمائی کرنا تا کہ انہیں علیٰ وجہ البصیرۃ حق کی اتباع میسر ہو سکے۔

۴۔ علوم اسلامیہ وادبیہ اور تراث اسلامی کی پوری دنیا میں عموماً اور عالم اسلام میں خصوصاً ہر ممکن طریقے سے نشر واشاعت اور حفاظت کرنا۔

۵۔ ایسے مصنفین تیار کرنا جو راسخ فی العلم ہوں، اسلامی تہذیب وثقافت کے نمونے ہوں اور اپنی تصانیف کے ذریعے عقائد صحیحہ کی نشر واشاعت، اصلاح نفوس، تہذیب اخلاق اور دعوت الی اللہ پسندیدہ اسلوب کے ساتھ کر سکیں۔

۶۔ مسلمانوں کی صفوں میں وحدت برقرار رکھنے کے لیے کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنا، دین خالص کو مضبوطی سے تھامنا، سلف صالحین کے مذہب پر سختی سے قائم رہنا، سلفی عقائد پر محافظت کرنا اور سنت سنّیہ کی طرف سے ہر قسم کا دفاع کرنا۔

۷۔ مدارس سلفیہ میں نصاب تعلیم، امتحانات، نظام تعلیم میں ہم آہنگی پیدا کرنا اور وفاقی سطح پر امتحانات کے بعد اسناد کا جاری کرنا۔

۸۔ مدارس سلفیہ کا وفاق کی سطح پر حکومتی اور دوسرے اداروں سے رابطہ پیدا کرنا۔

۹۔ وفاق المدارس السّلفیہ، مدارس کی ترقی، بقا اور احیاء دینی تعلیم کے لیے مؤثر اور صحیح ذرائع اختیار کرے گا۔

۱۰۔ مذکورہ بالا اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لیے فنڈ فراہم کرنا۔

Marfat.com

داخلہ کے قواعد وضوابط وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان

وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کے مختلف درجات ونصاب تعلیم چار[۲۲] درجات پر مشتمل ہے جن میں داخلہ کے قواعد وضوابط درج ذیل ہیں:

۱۔ الثانویہ العامہ (میٹرک)	۱۔ داخلہ کے لیے مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔ ۲۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔
۲۔ الثانویہ الخاصہ (ایف اے)	۱۔ داخلہ کے لیے طالب علم کو وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان کی شہادۃ الثانویہ العامہ کا حامل ہونا ضروری ہے۔ ۲۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔
۳۔ الدراستہ العالیہ (بی اے) الشہادۃ العالیہ	۱۔ داخلہ کے لیے شہادۃ الثانویہ الخاصہ کا حامل ہونا ضروری ہے۔ ۲۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔ ۳۔ اس میں الشہادۃ العالیہ کا نصاب پڑھایا جائے گا۔
۴۔ ماجستیر (ایم۔اے) الشہادۃ العالمیہ	۱۔ داخلہ کے لیے شہادۃ عالیہ کا حامل ہونا ضروری ہے۔ ۲۔ مدت تعلیم دو سال ہے۔
	۳۔اس درجہ کے آخری امتحان میں وہ اُمیدوار بھی شریک ہو سکتے ہیں جنھوں نے کسی یونیورسٹی سے ایم۔اے عربی اور اسلامیات کی ڈگری حاصل کی ہو۔ ۴۔ اس میں شہادۃ العالمیہ کا نصاب پڑھایا جائے گا۔

داخلہ کے قواعد

۱۔ درج بالا درجات اور قواعد کے مطابق وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان سے ملحق تمام مدارس اور جامعات طلبہ کا داخلہ کرنے کے پابند ہوں گے۔

۲۔ وفاق المدارس سے ملحقہ مدارس و جامعات اپنے مدرسہ میں دوران سال کسی طالب علم کو اس وقت تک داخلہ نہیں دیں گے جب تک وہ سابقہ مدرسہ سے نیک چال چلن کا سرٹیفکیٹ پیش نہ کرے۔

۳۔ تمام مدارس ملحقہ سالانہ امتحانات کے رزلٹ کارڈ اپنے طلبہ کو جاری کریں گے اور تعلیمی سال کے آغاز پر اسی رزلٹ کارڈ کی بنیاد پر کسی دوسرے مدرسہ/جامعہ میں داخلہ لیا جا سکتا ہے۔

۴۔ وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان سے ملحق مدارس داخل وخارج کا ریکارڈ رکھیں گے۔

۵۔ ہر درجہ کے سال میں دو امتحان ہوں گے۔

Marfat.com

۶۔ ہر پرچہ کے ۱۰۰ نمبر ہوں گے۔

۷۔ تمام مضامین میں کامیاب ہونا ضروری ہے۔

۸۔ کامیاب ہونے کے لیے ہر پرچہ میں کم از کم چالیس نمبر حاصل کرنا ضروری ہیں۔

۹۔ اگر ایک یا دو مضامین میں حاصل کردہ نمبر ۳۳ فیصد سے کم ہوں لیکن اگر کل نمبر ۴۰ فیصد سے مجموعی کم نہ ہوں تو اُمیدوار کو رعایتی کامیاب تصور کیا جائے گا۔

۱۰۔ گریڈز کی تقسیم اس طرح ہوگی:

مقبول	۴۰ فیصد سے ۴۹ فیصد	جید	۵۰ فیصد سے ۵۹ فیصد
ممتاز	۶۰ فیصد سے ۱۰۰ فیصد		

۱۱۔ وفاق المدارس (۲۳) السلفیہ پاکستان کے امتحانات میں وہی امیدواران شریک ہو سکتے ہیں جن کا تعلق ان مدارس/جامعات سے ہو جو وفاق کے رکن ہیں۔

ایامِ داخلہ

وفاق سے ملحق تمام مدارس اور جامعات میں داخلہ ۱۰ شوال سے آخر شوال تک ہوا کرے گا اس کے بعد داخلہ مطلق بند ہو جائے گا۔ وہ مدارس جہاں سردیوں میں چھٹیاں ہوتی ہیں۔ اس سے مستثنیٰ ہوں گے۔

نصابِ تعلیم

وفاق سے ملحق تمام مدارس سلفیہ اپنے ادارے کو نہایت منصوبہ بندی اور نظم وضبط کے ساتھ چلائیں گے اور وفاق نے درجہ بندی کے ساتھ جو نصاب مقرر کیا ہے اس پر عمل کیا جائے گا اور اس درجہ بندی میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوگی۔ روزانہ کم از کم چھ گھنٹے تدریس ہوا کرے گی۔ مقررہ نصاب ختم کرنا لازمی ہوگا۔

ذریعۂ تعلیم

وفاق المدارس السلفیہ سے ملحق تمام مدارس وجامعات میں ذریعہ تعلیم عربی یا اردو ہوگا۔

نصاب برائے الثانویہ العامہ وفاق المدارس السلفیہ پاکستان

سالِ اوّل

مندرجہ ذیل مضامین لازمی ہوں گے:

۱۔ حفظ القرآن الکریم، تیسواں پارہ (نصف آخر) مع التجوید۔

Marfat.com

۲۔ ترجمۃ القرآن الکریم، سورہ البقرہ۔ ۳۔ حدیث......نخبۃ الاحادیث یا اربعین للنووی۔

۴۔ سیرۃ ....مہر نبوت۔ ۵۔ النحو ....کتاب النحو یا علم النحو۔

۶۔ الصرف.........ابواب الصرف اور کتاب الصرف یا علم الصرف۔

۷۔ الانشاء.........الطریقۃ الجدیدۃ حصہ اوّل اور دوم

مندرجہ ذیل مضامین اختیاری ہوں گے۔ طالب علم ان میں سے کوئی دو مضمون اختیار کرے گا اور ان مضامین میں بھی کامیاب ہونا ضروری ہے۔

۱۔ مطالعہ پاکستان کلاس نہم	۲۔ انگلش کلاس نہم
۳۔ جنرل ریاضی کلاس نہم	۴۔ جنرل سائنس کلاس نہم

سال دوم

مندرجہ ذیل مضامین لازمی ہوں گے۔

۱۔ حفظ القرآن الکریم..........تیسواں پارہ (نصف اوّل) مع التجوید۔

۲۔ ترجمۃ القرآن الکریم..........سورہ العمران سے سورہ الاعراف کے آخر تک۔

۳۔ حدیث..........بلوغ المرام (نصف اوّل) یا عمدۃ الاحکام (مکمل)۔

۴۔ توحید..........تقویۃ الایمان۔

۵۔ مصطلح الحدیث......اصطلاحات المحدثین (اساتذہ طلبہ کو املا کروائیں)۔

۶۔ سیرۃ..........رحمت عالم (سید سلیمان ندوی)۔

۷۔ النحو..........ہدایۃ النحو۔

۸۔ الصرف..........علم الصیغہ (اردو)۔

۹۔ الانشاء..........الطریقۃ الجدیدۃ (حصہ سوم)۔

مندرجہ ذیل مضامین اختیاری ہوں گے۔ طالب علم ان میں سے کوئی دو مضمون اختیار کرے گا۔ ان مضامین میں بھی کامیاب ہونا ضروری ہے۔

۱۔ مطالعہ پاکستان کلاس دہم	۲۔ انگلش کلاس دہم
۳۔ جنرل ریاضی کلاس دہم	۴۔ جنرل سائنس کلاس دہم

الثانویۃ العامۃ

کا امتحان مندرجہ ذیل پرچہ جات پر مشتمل ہوگا۔

Marfat.com

لازمی مضامین

۱۔حفظ القرآن الکریم......تیسواں پارہ مع التجوید۔

۲۔ترجمۃ القرآن الکریم......سورہ بقرہ سے سورہ الاعراف کے آخر تک۔

۳۔حدیث و مصطلح الحدیث......بلوغ المرام (نصف اوّل) یا عمدۃ الاحکام اور اصطلاحات المحدثین۔

۴۔سیرۃ......رحمت عالم (سید سلیمان ندوی)۔ ۵۔ توحید...... تقویۃ الایمان۔

۶۔النحو والصرف......ہدایۃ النحو اور علم الصیغہ۔ ۷۔ لانشاء......الطریقۃ الجدیدۃ (حصہ دوم، سوم)۔

درج ذیل اختیار مضامین سے طالب علم کوئی دو مضمون اختیار کرے گا اور ان میں کامیاب ہونا ضروری ہے:

۱۔ مطالعہ پاکستان کلاس دہم ۲۔ انگلش کلاس دہم

۳۔ جنرل ریاضی کلاس دہم ۴۔ جنرل سائنس کلاس دہم

نصاب برائے الثانویہ الخاصہ

سال اوّل

مندرجہ ذیل مضامین لازمی ہوں گے:

۱۔ مطالعہ قرآن......سورہ الانفال سے سورہ مومنون کے آخر تک۔

شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہ صاحب کی کتب فہم قرآن اور تاریخ قرآن۔

۲۔ حدیث: مشکوۃ (نصف اوّل) ۳۔ فقہ: الدرر البہیہ۔

۴۔ نحو، صرف: شرح مائۃ عامل اور فصول اکبری۔ ۵۔ ادب: بستان الادب (ایف۔اے عربی کا نصاب)

۶۔ تاریخ اسلام: تاریخ اسلام حصہ اوّل و دوم (شاہ معین الدین) ۷۔ منطق: رسالہ منطق، عبداللہ غازی پوری

مندرجہ ذیل مضامین اختیاری ہوں گے۔ طالب علم ان میں سے کوئی دو مضمون اختیار کرے گا۔ ان مضامین میں بھی کامیاب ہونا ضروری ہے:

۱۔ معاشیات ایف۔اے کے سال اوّل کا نصاب ۲۔ انگلش یف۔اے کے سال اوّل کا نصاب

۳۔شہریت ایف۔اے کے سال اوّل کا نصاب ۴۔ مطالعہ پاکستان ایف۔اے کے سال اوّل کا نصاب

سال دوم

مندرجہ ذیل مضامین لازمی ہوں گے:

۱۔ترجمۃ القرآن الکریم......سورہ النور تا سورہ الناس ۲۔ حدیث......سنن نسائی مکمل اور مشکوۃ جزء ثانی۔

Marfat.com

۳۔ مصطلع الحدیث......من اطیب المنح　　۴۔ توحید.....شرح العقیدہ الواسطیہ

۵۔ فقہ.....الروضۃ الندیہ (نصف ثانی)　　۶۔ اصولِ فقہ......تسہیل الوصول الی فہم علم الاصول

۷۔ نحو.....کافیہ، یا شرح شذور الذہب　　۸۔ منطق.....شرح تہذیب یا منطق استقرائیہ و منطق استخراجیہ

۹۔ ادب.....دیوان الحماسہ، باب الادب والرائی اور العبرات کی پچھلی تین کہانیاں۔

مندرجہ ذیل مضامین اختیاری ہوں گے۔ طالبِ علم ان میں سے کوئی دو مضمون اختیار کرے گا۔ ان مضامین میں بھی کامیاب ہونا ضروری ہے۔

۱۔ معاشیات　ایف۔اے کے سال دوم کا نصاب　۲۔ انگلش　ایف۔اے کے سال دوم کا نصاب

۳۔ شہریت　ایف۔اے کے سال دوم کا نصاب　۴۔ مطالعہ پاکستان ایف۔اے کے سال دوم کا نصاب

الثانویہ الخاصہ

کا امتحان مندرجہ ذیل پرچہ جات پر مشتمل ہوگا:

لازمی مضامین

۱۔ مطالعہ قرآن..........سورہ الانفال سے الناس تک، "فہم قرآن اور تاریخ قرآن"۔

۲۔ حدیث و مصطلع الحدیث.......سنن نسائی، مشکوٰۃ کامل اور من الطیب المنح۔

۳۔ فقہ و اصول فقہ..........الروضہ الندیہ (نصف ثانی) اور تسہیل الوصول۔

۴۔ توحید..........شرح العقیدہ الواسطیہ۔

۵۔ النحو والصرف..........کافیہ اور فصول اکبری۔

۶۔ ادب..........دیوان الحماسہ (باب الادب والمرائی) اور العبرات کی پہلی تین کہانیاں۔

۷۔ تاریخ اسلام..........تاریخ اسلام (شاہ معین الدین) سے خلفاء راشدین۔

مندرجہ ذیل مضامین اختیاری ہوں گے۔ طالبِ علم ان میں سے کوئی دو مضمون اختیار کرے گا۔ ان مضامین میں بھی کامیاب ہونا ضروری ہے۔

۱۔ معاشیات　ایف۔اے کا نصاب　　۲۔ انگلش　ایف۔اے کا نصاب

۳۔ شہریت　ایف۔اے کا نصاب　　۴۔ مطالعہ پاکستان　ایف۔اے کا نصاب

Marfat.com

نصاب برائے الشہادۃ العالیہ

سال......اوّل

مندرجہ ذیل مضامین لازمی ہوں گے:

۱۔ تفسیر واصول تفسیر: جلالین یا جامع البیان سورہ فاتحہ سے سورہ نساء کے آخر تک مقدمہ فی اصول التفسیر لابن تیمیہ۔

۲۔ حدیث: ترمذی مکمل۔

۳۔ فقہ: ہدایۃ المجتہد ابتداء سے کتاب التیمم تک کتاب الصلوٰۃ سے الباب الاول والثانی یا ہدایہ سے ربع اوّل۔

۴۔ نحو......شرح ابن عقیل ربع اوّل۔

۵۔ اصولِ فقہ......اصول الشاشی مکمل۔

۶۔ ادب: مقاماتِ حریری پہلے پانچ مقامات۔

۷۔ البلاغہ: البلاغۃ الواضحہ سے علم البیان اور علم البدیع مع تمرینات۔

۸۔ تاریخ: تاریخ اسلام (شاہ معین الدین) حصہ سوم چہارم (بنوامیہ)

مندرجہ ذیل مضامین اختیاری ہوں گے۔ طالب علم ان میں سے کوئی دو مضمون اختیار کرے گا۔ ان مضامین میں بھی کامیاب ہونا ضروری ہے۔

۱۔ سیاسیات بی۔اے کے سال اوّل کا نصاب ۲۔ معاشیات بی۔اے کے سال اوّل کا نصاب

۳۔ انگلش بی۔اے کے سال اوّل کا نصاب ۴۔ مطالعہ پاکستان بی۔اے کے سال اوّل کا نصاب

سال......دوم

مندرجہ ذیل مضامین لازمی ہوں گے:

۱۔ تفسیر......جامع البیان یا جلالین، سورہ مائدہ سے سورہ توبہ کے آخر تک

۲۔ مباحث فی علوم القرآن......صبحی السالم یا مناع القطان کی کتاب۔

۳۔ حدیث ومصطلح الحدیث......ابوداؤد اور شرح نخبۃ الفکر۔

۴۔ فقہ......ہدایۃ المجتہد سے کتاب الزکوٰۃ کتاب الصیام کتاب الحج کتاب النذور والایمان۔

۵۔ فرائض......تعلیم الفرائض (مولانا صدیق صاحب)

Marfat.com

۶۔ نحو......شرح ابن عقیل ربع ثانی۔

۷۔ادب...........دیوان المتنبی سے فاضل عربی اور ایم۔اے عربی کا حصہ۔

۸۔البلاغہ...........مختصر المعانی سے علم المعانی۔

مندرجہ ذیل مضامین اختیاری ہوں گے۔ طالب علم ان میں سے کوئی دو مضمون اختیار کرے گا۔ ان مضامین میں بھی کامیاب ہونا ضروری ہے۔

۱۔سیاسیات بی۔اے کے سال دوم کا نصاب ۲۔معاشیات بی۔اے کے سال دوم کا نصاب

۳۔ انگلش بی۔اے کے سال دوم کا نصاب ۴۔مطالعہ پاکستان بی۔اے کے سال دوم کا نصاب

الشہادة العالیة

کا امتحان مندرجہ ذیل پرچہ جات پر مشتمل ہوگا:

لازمی مضامین

۱۔ تفسیر واصولِ تفسیر......جلالین یا جامع البیان سے سورہ فاتحہ تا سورہ توبہ اور مباحث فی علوم القرآن۔

۲۔ حدیث و مصطلع الحدیث......ترمذی کی جلد اوّل اور ابوداؤد کی جلد ثانی اور شرح نخبة الفکر۔

۳۔ فقہ واصول فقہ......ہدایۃ سے کتاب الصلوٰۃ الباب الاوّل والثانی کتاب الزکوٰۃ کتاب الحج، کتاب النذور والایمان اور اصول الشاشی۔

۴۔ نحو......شرح ابن عقیل (نصف اوّل)

۵۔البلاغۃ......البلاغۃ الواضحہ سے علم البیان اور علم بدیع۔

۶۔فرائض......تعلیم الفرائض اور سراجی۔

۷۔تاریخ اسلام......تاریخ اسلام (شاہ معین الدین) (بنوامیہ)

اختیاری مضامین

مندرجہ ذیل مضامین اختیاری ہوں گے۔ طالبِ علم ان میں سے کوئی دو مضمون اختیار کرے گا۔ ان مضامین میں بھی کامیاب ہونا ضروری ہے۔

۱۔ سیاسیات بی۔اے کا نصاب ۲۔ معاشیات بی۔اے کا نصاب

۳۔ انگلش بی۔اے کا نصاب ۴۔ مطالعہ پاکستان بی۔اے کا نصاب

Marfat.com

شہادۃ العالمیہ کا نصاب

سال اول

مندرجہ ذیل مضامین لازمی ہوں گے:

۱۔ تفسیر واصول تفسیر...... فتح القدیر آخری جلد اور الفوز الکبیر۔

۲۔ حدیث ومصطلع الحدیث...... مسلم اور موطا امام مالک اور مقدمہ ابن الصلاح (نصف اول)

۳۔ فقہ...... ہدایۃ المجتہد سے کتاب النکاح، کتاب الایلا کی ابتداء تک، کتاب الاحدار کتاب البیوع سے الباب الثالث کے آخر تک۔

۴۔ اصول فقہ...... ارشاد الفحول سے سنت اور اجماع کی مباحث۔

۵۔ توحید...... شرح العقیدۃ الطحاویہ نصف اول۔ ۶۔ الانشاء...... معیار ایم۔ اے عربی۔

مندرجہ ذیل مضامین اختیاری ہوں گے۔ طالب علم ان میں سے کوئی دو مضمون اختیار کرے گا۔ ان مضامین میں بھی کامیاب ہونا ضروری ہے۔

۱۔ اسلام کا اقتصادی نظام ۲۔ تقابل ادیان

۳۔ دراستہ الاسانید واصول التخریج ۴۔ اسلام کا سیاسی نظام

سال دوم

مندرجہ ذیل مضامین لازمی ہوں گے:

۱۔ تفسیر...... تفسیر بیضاوی سے سورہ فاتحہ وبقرہ۔

اصول تفسیر وتاریخ...... الفوز الکبیر اور التفسیر والمفسرون۔

۲۔ حدیث ومصطلع الحدیث وتاریخ حدیث...... بخاری مقدمہ ابن الصلاح (نصف ثانی) الحدیث والمحدثون

۳۔ فقہ...... ہدایۃ المجتہد سے کتاب الاجارات...... کتاب الجعل کتاب القراض۔ کتاب الشرکۃ۔ کتاب الفرائض اور کتاب الاقضیہ

تاریخ التشریع الاسلامی...... تاریخ فقہ

اصول فقہ...... ارشاد الفحول سے مبحث القیاس)

۴۔ توحید...... شرح العقیدہ الطحاویہ (نصف ثانی)

۵۔ حکم التشریع الاسلامی۔ حجۃ اللہ البالغہ (المبحث السابع)

Marfat.com

۶۔ الانشاء......معیار ایم۔اے عربی

مندرجہ ذیل مضامین اختیاری ہوں گے۔طالب علم ان میں سے کوئی دو مضمون اختیار کرے گا۔ان مضامین میں بھی کامیاب ہونا ضروری ہے۔

۱۔ اسلام اور جدید سیاسی نظریات۔

۲۔ مقدمہ ابن خلدون سے تاریخ العلوم۔

۳۔الفرق الضالہ اور موجودہ اسلامی تحریکیں اور مسلمانوں کی حالت۔

۴۔ تاریخ اسلام......سقوط بغداد سے عہد حاضر تک۔

شہادۃ العالمیہ

کا امتحان مندرجہ ذیل پرچہ جات پر مشتمل ہوگا:

لازمی مضامین

۱۔	تفسیر......بیضاوی سے سورہ فاتحہ وبقرہ	۶۰ نمبر
	اصولِ تفسیر......الفوز الکبیر	۲۰ نمبر
	تاریخ تفسیر......التفسیر والمفسرون	۲۰ نمبر
۲۔	حدیث......بخاری	۶۰ نمبر
	مصطلح الحدیث......مقدمہ ابن الصلاح	۲۰ نمبر
	تاریخ حدیث......الحدیث والمحدثون	۲۰ نمبر
۳۔	فقہ ......ہدایۃ المجتہد ایم۔اے کے دونوں سالوں کا نصاب	۷۰ نمبر
	اصولِ فقہ......ارشاد الفحول سے سنت اجماع اور قیاس کی مباحث	۳۰ نمبر
۴۔	حکم التشریع الاسلامی......حجۃ اللہ سے المبحث السابع	۵۰ نمبر
	تاریخ التشریع الاسلامی	۵۰ نمبر
۵۔	توحید......شرح العقیدہ الطحاویہ	
۶۔	الانشاء......ایم۔اے عربی کے معیار کے مطابق یا	

کم از کم پچاس صفحات پر مشتمل تحقیقی مقالہ امتحان سے قبل پیش کیا جائے۔مقالہ کے عنوان کی منظوری ادارہ سے حاصل کرنا ضروری ہے۔

Marfat.com

اختیاری مضامین

طالب علم ان میں سے کوئی دو مضامین اختیار کرے گا ان میں کامیابی حاصل کرنا ضروری ہے:

۱۔ اسلام کا سیاسی نظام۔ ۲۔ اسلام کا اقتصادی نظام۔

۳۔ مقدمہ ابن خلدون سے تاریخ العلوم۔ ۴۔ تقابل ادیان اور الفرق الضالہ۔

وفاق المدارس السلفیہ پاکستان (اہل حدیث) کے نصاب تعلیم کے درجات وسندات کا دائرۂ کار (۲۴)

نمبر شمار	نام درجہ	مدت تعلیم	سند	حیثیت
۱۔	الثانویہ العامہ	۲۔سال	الثانویہ العامہ	میٹرک
۲۔	الثانویہ الخاصہ	۲۔سال	الثانویہ الخاصہ	ایف۔اے
۳۔	الدراستہ العالیہ (الشہادۃ العالیہ)	۲۔سال	الدراستہ العالیہ، الشہادۃ العالیہ	بی۔اے
۴۔	ماجستیر (الشہادۃ العالمیہ)	۲۔سال	الشہادۃ العالمیہ	ایم۔اے

تعداد فارغ التحصیل وفاق المدارس السلفیہ پاکستان (اہل حدیث) (۲۵)

۱۹۷۸ء تا ۱۹۸۶ء

تعلیمی سال	امتحان	کامیاب اُمیدواروں کی تعداد	تعلیمی سال	امتحان	کامیاب اُمیدواروں کی تعداد
۱۹۷۸ء	سالانہ	۵۰	۱۹۷۹ء	سالانہ	۱۷
۱۹۸۰ء	سالانہ	۱۵	۱۹۸۱ء	سالانہ	۲۰
۱۹۸۲ء	سالانہ	۳۴	۱۹۸۳ء	سالانہ	۱۲۰
				ضمنی	۱۶
۱۹۸۴ء	سالانہ	۴۳۰	۱۹۸۵ء	سالانہ	۴۲۱
	ضمنی	۶۴		ضمنی	۷۴
۱۹۸۶ء	سالانہ	۴۸۹			
	ضمنی	۱۳۴		کل تعداد:	= ۱۸۸۴

Marfat.com

۱۹۸۸ء تک وفاق المدارس السّلفیہ پاکستان سے ملحق مدارس کی تفصیل

صوبہ پنجاب = ۱۳۰	صوبہ سندھ = ۷۵
صوبہ بلوچستان = ۱۵	صوبہ خیبر پختونخوا = ۲۰
آزاد کشمیر = ۱۵	کل تعداد = ۲۵۵

☆☆☆

Marfat.com

حواشی

۱۔ جائزہ مدارس عربیہ اسلامیہ پاکستان (حافظ نذر احمد)، ص ۶۶۴، جامعہ چشتیہ ٹرسٹ، فیصل آباد ۱۹۶۰ء
۲۔ رپورٹ قومی کمیٹی برائے دینی مدارس، ص ۹۵، وزارت مذہبی امور، اسلام آباد ۱۹۷۹ء
۳۔ قواعد وضوابط وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ص ۲، ملتان ۱۹۸۶ء
۴۔ رپورٹ قومی کمیٹی برائے دینی مدارس پاکستان، ص ۲۲ (وزارت مذہبی امور)، اسلام آباد ۱۹۷۹ء
۵۔ نصاب تعلیم ہشت سالہ، ص ۴۳، شائع کردہ ناظم وفاق دفتر جامعہ قاسم العلوم کچہری روڈ، ملتان
۶۔ سولہ سالہ نصاب تعلیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ص ۱، ملتان ۱۹۸۴ء
۷۔ دینی مدارس پاکستان کی جامع رپورٹ (وزارت تعلیم اسلام آباد)، ص ۵۷، اسلام آباد ۱۹۸۸ء
۸۔ سولہ سالہ نصاب تعلیم وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ص ۴، ملتان ۱۹۸۴ء
۹۔ قواعد وضوابط از وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ص ۴۸، ملتان ۱۹۸۶ء
۱۰۔ فہرست مدارس وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان، ص ۱ تا ۱۰، ملتان ۱۹۸۹ء
۱۱۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا تاریخی جائزہ، ص ۷۰-۷۲، لوہاری گیٹ لاہور ۱۹۸۸ء
۱۲۔ نصاب تعلیم تنظیم المدارس پاکستان لاہور، ص ۱۲۴-۱۲۵، لاہور ۱۹۸۹ء
۱۳۔ فہرست مدارس، تنظیم المدارس پاکستان، ص ۱ تا ۲۵، لاہور ۱۹۸۹ء
۱۴۔ دستور العمل وفاق المدارس شیعہ پاکستان (مطبوعہ) ص ۲، لاہور۔ ۲ جنوری ۱۹۸۷ء
۱۵۔ دستور العمل وفاق المدارس شیعہ پاکستان (مطبوعہ) ص ۲، لاہور۔ ۲ جنوری ۱۹۸۷ء
۱۶۔ دستور العمل وفاق المدارس شیعہ پاکستان (مطبوعہ) ص ۲، لاہور۔ ۲ جنوری ۱۹۸۷ء
۱۷۔ دستور العمل وفاق المدارس شیعہ پاکستان (مطبوعہ) ص ۲، لاہور۔ ۲ جنوری ۱۹۸۷ء
۱۸۔ دستور العمل وفاق المدارس شیعہ پاکستان (مطبوعہ) ص ۲، لاہور۔ ۲ جنوری ۱۹۸۷ء
۱۹۔ فہرست مدارس وفاق المدارس (الشیعہ) پاکستان، ص ۱ تا ۱۱، لاہور ۱۹۸۸ء
۲۰۔ الجامعۃ السلفیہ، فیصل آباد پاکستان، ص ۲۹، فیصل آباد ۱۹۸۷ء
۲۱۔ الجامعۃ السلفیہ، فیصل آباد پاکستان، ص ۸، فیصل آباد ۱۹۸۷ء
۲۲۔ نصاب اور قواعد وضوابط وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، ص ۱۶، فیصل آباد ۱۹۸۹ء
۲۳۔ نصاب اور قواعد وضوابط، ص ۱۹، وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، فیصل آباد ۱۹۸۹ء
۲۴۔ نصاب اردو قواعد وضوابط، وفاق المدارس سلفیہ پاکستان، ص ۲ تا ۱۵، فیصل آباد ۱۹۸۹ء
۲۵۔ تفصیل مہیا کردہ وفاق المدارس سلفیہ پاکستان، فیصل آباد ۱۹۸۸ء

Marfat.com

باب ششم

یکساں اسلامی نظامِ تعلیم، اسناد کا معادلہ اور اسلامی بورڈ کا قیام

یکساں اسلامی نظام تعلیم کی افادیت واہمیت

کسی بھی قوم، ملک، سوسائٹی یا تنظیم کے لیے جدید دور صرف اور صرف سائنسی ترقی اور اقتصادی ترقی کا مرہونِ منت ہے۔ سیاسی اور سماجی اقدار بدل چکی ہیں۔ انفرادیت کی جگہ اجتماعیت نے لے لی ہے جس کی وجہ سے یکساں اسلامی نظام تعلیم کی افادیت واہمیت نمایاں طور پر بڑھ گئی ہے اور محسوس کی جارہی ہے۔

اب ضرورت یہ ہے کہ اس تمام مساعی میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے عملی اقدام کیے جائیں۔ ہر تنظیم اپنے اصول، بنیاد اور مقاصد کے اعتبار سے ایک ہی نہج پر ہو اور اصلاح نصاب اور یکساں نظام تعلیم کے لیے مختلف وفاق/تنظیموں کے سربراہ، ماہرین تعلیم، وزارت تعلیم اور حکومت کے نمائندے ایک یکساں اور متحدہ لائحۂ عمل مرتب کریں۔ دوصد سالہ قدیم درس نظامی ان کا ایک مشترکہ ورثہ ہے۔ اس میں تبدیلی کرتے ہوئے اگر اشتراک عمل سے کام لیا جائے تو یہ ایک انتہائی پائیدار اور مجموعی طور پر صحیح اقدام ہو گا اور اس طرح مسلمان ملت کا شیرازہ اندرونی اور بیرونی خلفشار سے محفوظ رہے گا اور مسلمان دنیا کے سامنے اپنی بے نفسی اور اتحاد کی قدیم روایات کا نمونہ پیش کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ اس طرح دینی مدارس کے دائرۂ عمل میں توسیع ممکن ہو سکے گی اور وہ ملک کے عام نظام تعلیم کے ساتھ مربوط ہو کر ترقی کی منازل طے کر سکیں گے اور ان کے تعلیمی وتدریسی نصاب اور امتحانات کے نظام میں یکسانیت ویکجہتی پیدا

Marfat.com

ہو جائے گی اور یونیورسٹیوں، ثانوی تعلیمی بورڈوں کی ڈگریوں، سرٹیفکیٹوں اور ڈپلوموں کے ساتھ معادلہ کے لیے باقاعدہ اقدامات ممکن ہوسکیں گے۔

یکساں اسلامی نظام تعلیم میں دینی مدارس کے معیار کو بہتر اور دور حاضر کے مطابق بنانے کے لیے مضامین درس نظامی کے ساتھ موزوں حد تک جدید مضامین مثلاً اردو، حساب، معاشرتی علوم، جنرل سائنس، معاشیات اور انگریزی کا اضافہ کر کے نظام تعلیم میں یکسانیت پیدا کی جاسکتی ہے جس سے ان کی افادیت واہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔

دینی نظام تعلیم اور مروجہ نظام تعلیم کو مربوط کرتے ہوئے ابتدائی سطح سے اعلیٰ سطح تک اس طرح درجہ بندی کرنی چاہیے کہ نصاب تعلیم، مدت تدریس، نظام امتحانات اور معادلہ سندات کے اعتبار سے دونوں نظاموں میں یکسانیت و یک جہتی پیدا ہو۔ اس ارتباط و معادلہ سے فاضلین دینی مدارس کو اعلیٰ ملازمتوں اور اعلیٰ تعلیم کے زیادہ سے زیادہ مواقع میسر آسکیں گے اور اس طرح معاشی اور سماجی طور پر وہ ایک مخصوص نظام حاصل کرنے کے قابل ہوسکیں گے۔

دینی مدارس میں عام نظامِ تعلیم کے اجراء کے ساتھ ساتھ یکسانیت پیدا کرنے کے لیے یہ امر ضروری ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں علوم عربیہ اور علوم اسلامیہ کے نصاب کو دینی مدارس کے نصاب کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے اور دینی مدارس کے وفاق/تنظیم کا اور یونیورسٹیوں کے ایم۔اے درجہ تخصص، کا نصاب تعلیم مکمل طور پر یکساں ہو اور اس میں ہم آہنگی پائی جائے تاکہ فارغ ہونے کے بعد طلباء ایک جیسے ذہن اور معیار تعلیم کے خوگر ہوں اور قومی اور ملکی ترقی میں اپنا ایک نمایاں کردار ادا کرسکیں اور سماجی طور پر ان کی ساکھ میں اضافہ ہو۔ اس طرح جدید اور قدیم تعلیم کے نظریات میں بھی قربت پیدا ہو جائے گی جس سے معاشرتی تفریق کے نت نئے پیش آمدہ مسائل ختم ہوسکیں گے۔

دینی مدارس کی اسناد کا معادلہ یا ایم۔اے عربی اور اسلامیات کے متوازی تسلیم کیا جانا اور اس کی افادیت

دینی مدارس کا نظام تعلیم کچھ خصوصی مقاصد کو مدنظر رکھ کر رائج کیا گیا ہے جو درج ذیل ہیں:

۱۔ اشاعتِ دین	۲۔ اصلاحِ اُمت	۳۔ نجات اُخروی
۴۔ اصلاحِ نفس	۵۔ رضائے الٰہی	۶۔ کتاب وسنت کی تعلیم
۷۔ محققین کی تربیت	۸۔ خدمتِ خلق	

Marfat.com

مندرجہ بالا مقاصد تعلیم کے تحت دینی تعلیم سے فارغ ہونے والوں کے لیے سندات کی اس سے قبل چنداں کوئی اہمیت نہ تھی۔ وہ مختلف اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے کے بعد زیور علم سے منور ہو کر اس کی اشاعت میں مصروف ہو جاتے اور خالص رضائے الٰہی اور اشاعت دین ان کی زندگی کا مطمع نظر بن جاتی۔ اس طرح وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جدید دور میں تعلیم بغیر سند کے بے معنی تصور کی جانے لگی۔ اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے دینی مدارس نے سندات کا باقاعدہ اجراء شروع کر دیا لیکن اس کے باوجود فاضلین دینی مدارس سوائے امامت و خطابت اور سکولوں میں معلّم اسلامیات بننے کے علاوہ کوئی خاطر خواہ ملازمت حاصل کرنے میں چنداں ناکام رہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حکومت کے نزدیک سند کی کوئی خاص اہمیت نہ تھی اور نہ ہی جدید تعلیم کے ساتھ معادلہ کر کے اس کا کوئی خاص مقام متعین کیا جا سکا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جدید سائنسی اور اقتصادی دور میں فاضلین کی ایک کثیر تعداد بے روزگاری کا شکار ہوتی گئی اور اسطرح یہ ضرورت شدت کے ساتھ محسوس کی گئی کہ دینی مدارس کی اسناد کو تعلیمی اسناد کے طور پر جدید تعلیم کے ساتھ معادلہ کرتے ہوئے ایک نمایاں مقام دیا جائے تاکہ فاضلین مدارس کی بھی حوصلہ افزائی ہو اور اس طرح دینی تعلیم حاصل کرنے والے لوگ بے روزگاری اور مایوسیوں سے نجات حاصل کر سکیں اور انھیں سرکاری ملازمت کے مواقع میسر ہوں اور معاشرے میں ان کا ایک مخصوص مقام بن سکے۔

اسی کمی کو محسوس کرتے ہوئے حکومت پاکستان نے کافی غور و خوض کے بعد درج ذیل دس اداروں کی اسناد ''الشھادۃ العالمیہ'' کو بیک وقت ایم۔اے عربی اور ایم۔اے اسلامیات کے برابر تصور کیا ہے۔(1)

۱۔ وفاق المدارس (دیوبندی)	۲۔ تنظیم المدارس (بریلوی)
۳۔ وفاق المدارس السّلفیہ (اہلحدیث)	۴۔ وفاق المدارس الشیعہ
۵۔ رابطۃ المدارس اسلامیہ پاکستان	۶۔ جامعہ اشرفیہ، لاہور
۷۔ جامعہ محمدیہ، بھیرہ	۸۔ جامعہ تعلیمات اسلامیہ، فیصل آباد
۹۔ دار العلوم کراچی کورنگی	۱۰۔ منہاج القرآن، لاہور

دینی مدارس کی ان اسناد کو ایم۔اے کے برابر قرار دینے سے مدارس کو بھی ایک نمایاں مقام مل گیا ہے اور اس طرح حکومت کو بھی ان اداروں کے فارغ التحصیل طلباء کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کا موقع میسر آیا ہے اور مذہبی نظریات کے حامل لوگوں کی خدمات سے تعلیمی اداروں، انتظامی اداروں،

Marfat.com

سیاسی اداروں اور مرکزی وصوبائی حکومتوں کے پبلک سروس کمیشن جیسے اداروں اور عسکری وفوجی اداروں میں مکمل فائدہ اٹھایا جارہا ہے جس سے مذہبی تعلیم کے حامل اور جدید تعلیم کے حامل افراد میں باہمی طور پر نظریات میں ہم آہنگی پیدا ہوتی چلی جارہی ہے جو مسلم معاشرے کے لیے بہت ہی اہمیت کی حامل ہے۔

مندرجہ بالا اقدامات کے باوجود ابھی تک دوسرے درجات کے لیے کوئی خاص قدم نہیں اٹھایا جاسکا جس کی وجہ سے تحتانی اور موقوف علیہ کی اسناد کے حامل افراد کو کوئی مقام نہیں مل سکا جو اس بات کا متقاضی ہے کہ ان درجات کو بھی میٹرک، ایف۔اے اور بی۔اے کے برابر تصور کیا جائے تاکہ تعلیم کا تسلسل برقرار رہے۔اس سلسلے میں دینی مدارس کے مختلف درجات اور اسناد کی حیثیت کا تعین موجودہ نصاب تعلیم کے مطابق درج ذیل طریقے سے کیا جاسکتا ہے:

درجہ	سند	حیثیت
درجہ ابتدائیہ	الشہادۃ الابتدائیہ	پرائمری
درجہ متوسطہ	الشہادۃ الثانویہ العلمیہ	میٹرک
درجہ الثانویہ	الشہادۃ الثانویہ الخاصہ	ایف۔اے
درجہ عالیہ	الشہادۃ العالیہ	بی۔اے
درجہ عالیہ	الشہادۃ العالمیہ	ایم۔اے عربی اور اسلامیات
درجہ تخصص	تخصص فی العلوم الاسلامیہ	پی ایچ ڈی علوم اسلامیہ، عربی/اسلامیات

دینی مدارس کے امتحانات کے لیے اسلامی بورڈ اور یونیورسٹی سے قیام کی گنجائش

جدید اور مروجہ نظام تعلیم میں طلبا کی استعداد اور تعلیمی قابلیت کو جانچنے اور تعلیمی قابلیت کے مطابق سرٹیفکیٹ جاری کرنے کا ایک باقاعدہ مربوط نظام رائج العمل ہے جس کے تحت جماعت ہفتم تک سکول کے تحت ہی امتحان لے کر دوسری کلاسوں میں ترقی دی جاتی ہے اور سرٹیفکیٹ کا اجراء کیا جاتا ہے۔مڈل کی سطح پر ہر صوبے کے ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن کے تحت رجسٹرار امتحانات، امتحانات لے کر سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کی سطح پر امتحانات لینے کے لیے ثانوی تعلیمی بورڈ قائم کیے گئے ہیں جو باقاعدہ سرٹیفکیٹ کا اجراء کرتے ہیں۔بی۔اے اور ایم۔اے کی سطح پر یونیورسٹی کے تحت

Marfat.com

امتحانات کا انعقاد کر کے ڈگریوں کا اجراء کیا جاتا ہے اور اس طرح با قاعدہ طور پر ایک مربوط نظام کے تحت یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔

دینی مدارس کی سطح پر تا حال امتحانات کا کوئی با قاعدہ اور قومی نظام نہیں۔ مدارس اپنے طور پر امتحانات لے کر سند کا اجراء کرتے ہیں اور درس نظامی کی تکمیل پر فارغ التحصیل کی سند دی جاتی ہے۔ چند سال پہلے دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور شیعہ مسلک کے تحت چار وفاق/تنظیم قائم ہوئیں جن کی اسناد کو سرکاری طور پر ایم۔اے عربی اور اسلامیات کے برابر تسلیم کر کے انہیں اسناد جاری کرنے کا اختیار دیا گیا لیکن پھر بھی دینی مدارس کے امتحانات اور سندات کے اجراء کے لیے سرکاری طور پر کوئی با قاعدہ نظام امتحانات عمل میں نہ لایا گیا اور اس طرح گومگو کی وہ صورتِ حال بدستور باقی رہی جو آج بھی یہ تقاضا کرنے میں حق بجانب ہے کہ دینی مدارس کے امتحانات کے لیے با قاعدہ طور پر ہر صوبے میں ایک ایک ''اسلامی دینی تعلیمی امتحانی بورڈ'' اور ملکی و مرکزی سطح پر ایک ''اسلامی دینی جامعہ/ یونیورسٹی'' کا قیام عمل میں لایا جائے جو تمام دینی مدارس کے طلباء کا سال کے آخر میں با قاعدہ امتحان لے کر قابلیت کے مطابق سرٹیفکیٹوں اور ڈگریوں کا اجراء کرے اور انہیں سرکاری سطح پر با قاعدہ طور پر تسلیم کیا جاتا ہو اور جدید مروجہ تعلیم کے سرٹیفکیٹوں کے ساتھ ان میں ہم آہنگی پیدا کی گئی ہوتا کہ ان کی حیثیت اور اہمیت ایک جیسی ہو اور روزگار کے مواقع بھی یکساں طور پر میسر آسکتے ہوں۔

تعلیم کے اس جدید دور میں دینی تعلیم کی اصلاح کی تجاویز اور وفاق اربع کی اصلاح کا طریقہ کار

دینی تعلیم کی اصلاح احوال کی صورت

مدارس دینیہ کے احوال سے محسوس ہوتا ہے کہ بحیثیت مجموعی ان کے سامنے نہ کوئی یکساں مقصد ہے نہ تخیل۔ اس لیے کہ تمام دینی مدارس میں درس نظامی کا نصاب ایک ہی ہے مضامین یکساں ہیں اور کتابیں بھی ایک ہی ہیں۔ اس صورت میں ان کا مقصود و مطلوب بھی ایک ہی ہونا چاہیے تھا حالانکہ ان کے پیش نظر کوئی مشترک امر نہیں ہے اور نہ اس کے حصول کے لیے کوئی کامیاب جدوجہد پائی جاتی ہے۔

درس نظامی جس دور میں مدون و مرتب ہوا تھا اس وقت ملت کی ضروریات اور تھیں، وقت کے تقاضے اور زمانے کے احوال آج سے بالکل مختلف تھے، سیاسی، سماجی، معاشی، انفرادی اور اجتماعی

Marfat.com

کوائف کی نوعیت بھی بالکل اور تھی، لہٰذا اس نصاب سے اس وقت جو مطلوب و مقصود تھا آج وہ نہیں ہو سکتا اور اس حقیقت میں بھی کلام نہیں کہ موجودہ نصاب اپنے زمانہ کا ایک ایسا نظام تعلیم تھا جس میں دینی اور دنیوی کی کوئی تخصیص نہ تھی۔

کتاب وسنت اور فقہ و تاریخ کے حقائق ہمیشہ ایک ہی رہیں گے لیکن جدید مسائل اور ضروریات کے لیے ان سے تجزیہ اور استنباط، استخراج و اجتہاد کی صورتیں ہمیشہ علماء کی توجہ تام کی متقاضی ہوں گی۔ انہیں اس طرف سے صرف نظر کرنا حقائق سے چشم پوشی ہوگا۔

آج جدید دنیا میں مشرق و مغرب مادہ پرستی کا شکار ہے۔ متمدن اور مہذب اقوام روحانیت سے خالی ہیں۔ علوم وفنون، انکشافات و اختراعات اور سائنس کی دنیا میں وہ بہت آگے نکل چکی ہیں۔ قدیم قومیں جہالت اور توہم پرستی کا شکار ہیں۔ رہبانیت ان کا دین اور افسانوی روایات ان کا مذہب ہیں۔ ان سب کے درمیان اسلام ہی مسلک اعتدال پیش کرتا ہے۔

مسلمان قومیں جو مدت سے غربت، افلاس اور جہالت و انتشار کا شکار تھیں۔ اب بیدار ہو رہی ہیں ان میں حریت اور قومیت کے جذبات ابھر رہے ہیں لیکن زمانہ کی دوڑ میں وہ بہت پیچھے ہیں۔ ان کی بروقت صحیح رہنمائی اشد ضروری ہے۔ قیام پاکستان کے بعد اپنے ملک میں پیدا ہونے والے حالات و نظریات سے ہمیں سبق سیکھنا چاہیے۔ ضرورت ہے کہ ان جملہ ضروریات کے پیش نظر مندرجہ ذیل خصوصیات کے حامل افراد پیدا کیے جائیں:

۱۔ دینی علوم کے تربیت یافتہ معلّم
۲۔ بالغ النظر مصنف و مؤلف
۳۔ اسلام کے پرخلوص داعی
۴۔ علوم اسلامی کے عمیق النظر محقق
۵۔ علوم قدیم اور عصرِ حاضر کے تقاضوں نیز مسائل جدیدہ کے حل سے باخبر مفکّر
۶۔ تقابلِ ادیان خصوصاً عیسائیت، یہودیت، قادیانیت، ہندومت اور دیگر مذاہب پر عمیق نظر رکھنے والے عالم

اس وقت مدارس عربیہ کے لیے سب سے اہم مسئلہ اصلاح نصاب کا ہے اور ہر مکتبہ فکر کے علماء میں اس ضرورت کا احساس بشدت موجود ہے۔ دورِ حاضر کے بدلتے ہوئے حالات میں سیاسی و سماجی نظام، اقتصادی و معاشی احوال، تجارتی و صنعتی کوائف اور قومی و بین الاقوامی دنیا میں ایک ہمہ گیر انقلاب بپا ہو چکا ہے اور سینکڑوں جدید مسائل نے سر اٹھایا ہے۔ مدارس عربیہ اسلامیہ کے نصاب میں بھی ایک ایسی جامعیت لابدی ہے کہ وہ سابق کی طرح دین و دنیا کی تفریق سے بالا ہو کر اپنے زمانہ کی تمام

Marfat.com

ضروریات کے لیے مسائل کے حل پر قادر ہو۔

مدارس عربیہ کے اساتذہ اپنے طلباء، مجالس منتظمہ اور اپنے ماحول میں کامل احترام اور وقار رکھتے ہیں لیکن معاشی فارغ البالی سے محروم ہیں۔ وہ معاشرے میں زندگی کی سہولتوں کے اعتبار سے بہت پیچھے ہیں۔ اشد ضروری ہے کہ ان کے مشاہرہ اور اعزازیہ میں مناسب اضافہ کی صورتیں کی جائیں۔ سرکاری تعلیمی و انتظامی اداروں میں ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔ ان کے علم کے مطابق انہیں اچھی سروس اور قابلِ عزت جگہ مہیا کی جائے۔

وفاق اربعہ کی اصلاح کا طریقۂ کار

مدارس عربیہ کی تنظیم اور مستحکم وفاق کے قیام کے سلسلہ میں غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مدارس عربیہ کی موجودہ تنظیمیں ابھی تک مضبوط بنیادوں پر قائم نہیں ہوئی ہیں۔ احناف بریلوی، احناف دیوبند، اہلِ حدیث اور مدارس شیعہ میں انتشار موجود ہے "ہم مسلک" مدارس کے باہمی اختلافات کو ختم کرنے کی مخلصانہ کوششوں کی ضرورت ہے۔ تنظیموں کو مؤثر بنانے کے لیے ہم مسلک مدارس کے نصاب، امتحانات و سندات میں یک رنگی اور دوران سال طلباء کے داخلہ و خارجہ پر پابندی لگانا ضروری ہے۔ اگر یہ ابتدائی کام طے نہ پائے تو یہ جماعتیں محض برائے نام ہوں گی اور ان سے خاطر خواہ نتائج مرتب نہ ہوسکیں گے۔[1]

مختلف مسلک اور مکتب فکر کے مدارس عربیہ کی موجودہ جماعتوں کو کم از کم مشترک امور کے درجہ پر ایک مرکزی وفاق کے ساتھ وابستہ ہونا از حد ضروری ہے۔ جذبات کی تھوڑی سی قربانی کر کے اس مسئلے پر غور کرنا چاہیے۔ مختلف المشرب علمائے کرام ملک کے دستور کی تدوین میں کامل اتحاد کا مظاہرہ کر چکے ہیں۔ اس لیے اس مسئلہ میں بھی انھیں وسیع المشربی کا ثبوت دینا چاہیے کیونکہ یہ معاملہ ان کے اداروں کی بقاء کا اہم مسئلہ ہے۔

قومی ادارہ برائے دینی مدارس

دینی مدارس کے مختلف وفاقوں/تنظیموں و دیگر اداروں کے نمائندوں پر مشتمل قومی ادارہ برائے دینی مدارس پاکستان تشکیل دیا جائے جو تمام درجات یعنی وسطانی، فوقانی اور تخصیص کے امتحانات کے انعقاد، نتائج کے اعلان، نصاب کی تدوین و کتب کی منظوری اور اسناد وغیرہ تمام امور کے فرائض انجام دے۔ تمام دینی اداروں کے لیے پالیسی ساز ادارے کا کام بھی سرانجام دے اور تمام دینی مدارس اس کے ساتھ منسلک ہوں اور اس طرح حکومت کی طرف سے مہیا کردہ گرانٹ/امداد اور زکوٰۃ کی تقسیم کا کام تمام

Marfat.com

مدارس کو جاری رکھے۔ اس ادارے کا تعلق وزارتِ تعلیم اور وزارتِ مذہبی امور سے ہو اور اس طرح اس کی ذیلی شاخیں بھی چاروں صوبوں بشمول وفاقی علاقہ اور آزاد کشمیر میں قائم ہوں جو صوبائی سطح پر اور ریجنل سطح پر تمام مسائل کو حل کریں۔

دینی مدارس کے نصاب تعلیم کا تاریخی جائزہ

تجاویز وسفارشات برائے نصاب مدارس

دینی مدارس کے نصاب تعلیم کے لیے تجاویز وسفارشات پیش کرنے کے مقاصد درج ذیل ہیں:

۱۔ دینی مدارس میں نصاب تعلیم کے تاریخی تسلسل کا اجمالی جائزہ لے کر دینی مدارس میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات تجویز کرنا تا کہ ان مدارس سے فارغ التحصیل طلباء کے لیے اعلیٰ تعلیم اور ملازمت کے مواقع میں اضافہ اور توسیع ممکن ہو۔

۲۔ دینی مدارس کے دائرۂ عمل میں توسیع کے لیے سفارشات مرتب کرنا تا کہ وہ عام مروجہ نظام تعلیم کے ساتھ مربوط ہوں اور رسمی تعلیمی نظام کی طرح ان کے تعلیمی تدریسی نصاب میں اور امتحانات کے نظام میں یکسانیت پیدا ہو۔

۳۔ یونیورسٹیوں کی ڈگری اور ثانوی تعلیمی بورڈوں کے سرٹیفکیٹوں اور ڈپلوموں کے ساتھ معادلہ کے لیے اقدامات تجویز کرنا۔

۴۔ دینی نصاب کے ساتھ مروجہ رسمی تعلیم کے نصاب میں ترمیم کرنا۔

دینی مدارس کے نصاب تعلیم کی اہمیت اور نصاب تعلیم میں تبدیلیوں کی افادیت

ہند و پاک میں انگریزوں کی آمد سے پہلے سیاسی، انتظامی، معاشرتی اور دینی ضروریات کو مدِنظر رکھ کر سلاطین دہلی کے عہد سے جو علمی نصابی خاکہ چلا آرہا تھا اس میں وقت کے تقاضوں کے مطابق تبدیلیاں کی جاتی رہیں اور اسے جدید تر بنانے کی کوششیں کی گئیں۔ چنانچہ اس ہی نصاب کے فارغ التحصیل ملک کی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے بے مثال سیاستدان، منتظمین، انجینئرز، ریاضی دان، علماء اور مصلحین کی حیثیت سے اُمت مسلمہ اور دیگر مسلم رعایا کی خدمت کرتے رہے۔ علاؤالدین خلجی کے تدبر و انتظام کا دور ہو، بلبن کا بے مثال انتظامی ڈھانچہ ہو، محمد تغلق کے عظیم سیاسی منصوبے یا مخلوق خدا کی بہتری کے پیش نظر ان سے واپسی کے اقدامات ہوں، فیروز تغلق کے لازوال نہری انجینئیری کارنامے ہوں، شیر شاہ سوری کے تعمیری منصوبے ہوں، اکبر اعظم کی رواداری کے اقدامات اور عسکری قوت کی مضبوطی ہو،

Marfat.com

شاہ جہاں کے فنون اور لازوال خوبصورتی کی مظاہر عمارات ہوں یا اورنگزیب کا بے مثال انتظام سلطنت، عسکری ترقی اور فتاویٰ عالمگیر کا دور ہو، ان سب میں اسی ہی نصاب کے فارغ التحصیل لوگوں کی کاوشیں نظر آتی ہیں۔[1]

انگریزوں نے ہندوستان میں آ کر ایک صدی سے زیادہ تک اس ہی نصاب کے پڑھانے والے اداروں کے فارغ التحصیل فضلاء سے انتظام سلطنت اور فوجی نظام میں استفادہ کیا۔ ان کی نظر میں یہی ادارے یورپی ممالک کے تعلیمی اداروں سے اس وقت کی صورت میں پیچھے نہیں تھے بلکہ ان اداروں کے نظم ونسق کا ڈھانچہ اور تدریس کے اصول وطریقے ان کے مدارس سے زیادہ بہتر تھے۔ اس حالت کو دیکھتے ہوئے انہوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اگر یہ ادارے اسی شان سے برقرار رہے تو ان کے قدم کسی بھی صورت میں ہندوستان میں نہیں جم سکیں گے۔ چنانچہ انہوں نے تعلیمی اداروں کی نمایاں حیثیت برقرار نہ رہنے دی اور اپنے مختلف جابرانہ ہتھکنڈوں سے اس کے فارغ التحصیل علماء کو حکومتی اداروں کی ملازمت سے محروم کر دیا۔

اسلامی دور کا قائم کردہ نظام تعلیم جس کے یہ ادارے وارث ہیں، انگریزی نظام تعلیم جسے آج کل رسمی علوم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے کے ساتھ ساتھ متوازی چلا آ رہا ہے اس کی افادیت سے کسی طور پر انکار نہیں کیا جا سکتا اور یہ مذہبی ومعاشرتی میدانوں میں نمایاں رہبری کا کام سرانجام دے رہا ہے۔

پاکستان کے قائم ہونے کے بعد قوم کی بہتری اس میں تھی اور ہوشمندی کا تقاضا تھا کہ رسمی تعلیم کے نصاب[1] ان دینی درس گاہوں کے نصاب اور دونوں کے انتظامی اور دیگر امور کا تجزیہ کیا جاتا۔ قومی تقاضوں کے مطابق ترقی اور مقاصد کے ہدف متعین ہوتے اور ان کے حصول کے لیے ان دونوں نظام ہائے تعلیم اور دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کے نظام ہائے تعلیم کا موازنہ کر کے ایک نئی ''سکیم آف سٹڈیز'' تیار ہوتی اور جدید نصاب تیار کر کے پاکستانیت کے حصول کی طرف پیش قدمی ہوتی لیکن رسمی تعلیم کے علمبردار اساتذہ وماہرین تعلیم نے تعصب سے کام لے کر دینی علوم کے ان اداروں کو مکمل طور پر نظر انداز کر دیا چنانچہ ابھی تک ہم اس قابل نہیں رہے کہ قوم کو ایک ٹھوس نصاب تعلیم دے سکیں۔

جہاں تک درس نظامی کے نصاب میں تبدیلیوں کا تعلق ہے تو اس کی اہمیت وافادیت سے کسی کو انکار نہیں اور اس امر پر قریباً اتفاق رائے ہے کہ درس نظامی کے نصاب میں بعض تبدیلیاں عمل میں لائیں جائیں۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ جب جائزہ لیا گیا تو مدارس کے علماء ومنتظمین نے اس میں تبدیلی کی

Marfat.com

حمایت کی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ نصابِ تعلیم میں ہمیشہ سے تبدیلی ہوتی رہی ہے۔ ایسا نہیں ہوا کہ پہلی صدی ہجری میں جو نصابِ تعلیم رائج تھا وہی نصاب بعینہٖ بعد کی صدیوں میں بھی رائج اور جاری رہا ہو۔ برصغیر پاک و ہند کی بھی تعلیمی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو یہاں بھی نصابِ تعلیم میں ضرورت کے مطابق تبدیلی ہوتی رہی ہیں۔[۲] اس صدی کے اوائل میں ندوۃ العلماء کا قیام بھی اس کا ثبوت ہے کہ علماء دینی مدارس کے نصاب میں تبدیلی کی ضرورت محسوس کرتے تھے۔

دینی مدارس کے علمی نصابِ تعلیم کا تاریخی جائزہ

تجاویز سے پہلے اجمالاً دینی مدارس کے نصابِ تعلیم کے تاریخی تسلسل کا تذکرہ پیش کیا جاتا ہے۔

عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تعلیم کا تعلق قرآن وسنت سے تھا اور اس وقت اہلِ علم سے مراد قرآن وحدیث کے عالم لیے جاتے تھے۔ پھر جب مکہ معظمہ اور مدینہ کے علاوہ کوفہ، دمشق، بغداد اور فسطاط بھی علمی مراکز بن گئے تو نصابِ تعلیم میں قرآن وحدیث کے علاوہ فقہ اور قواعد وادب عربی بھی شامل ہو گئے۔ عراق کی ہی درسگاہوں میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبین کے ہاتھوں احکام شرعیہ کی تدوین کا اہم کام انجام پایا۔ اس مرحلہ پر معانی وبیان اور تجوید وتفسیر کے علوم کا آغاز ہوا۔ حضرت سعید بن المسیب حدیث وتفسیر کے علاوہ اپنے حلقۂ درس میں اشعار پر بھی بحث کرتے تھے۔ الطبری کے بیان کے مطابق انہوں نے جامعہ عمرو بن عاص قاہرہ میں الطرماح کی نظموں کو املاء کروایا۔[۱]

جامعہ بنی اُمیہ دمشق، جامع ابن طولون وغیرہ میں بھی اس نصاب کے مطابق تعلیمی سلسلہ جاری رہا۔ اموی دور کے نظامِ تعلیم میں علوم وفنون کے لیے تالیف وتصنیف اور ترجمے کا سلسلہ قائم ہوا۔ اساتذہ وطلباء کے لیے وظائف مقرر کیے گئے۔ زبانی تعلیم کے علاوہ املا کا طریقہ بھی رائج کیا گیا۔

عباسی دور میں بھی دینی تعلیم نے زیادہ منظم صورت اختیار کی اور اسے علمی انداز میں بھی حکومت کی سرپرستی حاصل ہوئی۔ اسی دور میں یونانی فلسفہ شاملِ نصاب ہوا۔ ہمارے سامنے علمائے متکلمین کی مثال بھی موجود ہے۔ یونانی فلسفہ تازہ تازہ اسلامی ممالک میں داخل ہوا تھا جس نے اعتقادی مسائل کی بنیادوں کو ہلا دیا تھا۔ علماء نے یونانی فلسفہ کو پڑھا اور اس حد تک مہارت حاصل کی کہ فلسفہ کے دلائل کا رد کیا اور ان ہی کی زبان اور اصلاح میں مدلل ومکمل جوابات دیئے۔ امام غزالی کی کتاب ''تہافت الفلاسفہ'' سے تمام اہلِ علم واقف ہیں چنانچہ اس طرح فلاسفہ کی برتری کا رعب جاتا رہا۔ بعینہٖ یہی صورت حال آج بھی درپیش ہے فرق صرف یہ ہے کہ اس دور میں یونانی فلسفہ کی یورش تھی تو آج تہذیب جدید کی یلغار ہے اور اس یلغار نے بے شمار اعتقادی اور علمی وعملی مسائل پیدا کر دیئے ہیں، چنانچہ اس وقت بھی ایک ایسے علم کلام

Marfat.com

کی ضرورت ہے جو اسلامی معتقدات اور عملیات کا دفاع تہذیب جدید کی ہی زبان اور اصطلاح کے ذریعے کر سکے لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب کہ عصر حاضر کے مسائل سے بخوبی واقفیت ہو۔

ایک طویل عرصہ تک تعلیم کا مطلب صرف دینی تعلیم خیال کیا جاتا تھا پھر استبداد زمانہ سے نصاب تعلیم میں قرآن و حدیث کے علاوہ دیگر علوم اسی طرح شامل ہوتے گئے کہ کل جزو بن گیا اور جزو پھیل کر کل بن گئے۔

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی آمد کے ساتھ ہی دینی مدارس کا آغاز ہو گیا۔ ابتدائی دور میں منصورہ، سندھ اور ملتان اسلامی علوم کے مراکز تھے، اس زمانے میں بھی نصاب تعلیم میں قرآن و حدیث کے علوم ہی رہے اور عربی کو خصوصی اہمیت حاصل رہی۔ سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء نے اپنی خانقاہ میں ایک مختصر لیکن جامع یک سالہ نصاب تعلیم جاری کیا۔ جس میں قرآن مجید باترجمہ اور قدوری کو اہمیت حاصل رہی۔ لودھی خاندان (۱۴۵۱تا۱۵۲۶) کے عہد میں ہندوؤں نے بھی ان مدارس سے تعلیم حاصل کرنا شروع کی اور یوں نصاب تعلیم میں فارسی زبان کی تدریس کو اولیت اور دینی تعلیم کو ثانوی حیثیت حاصل ہونے لگی۔ بابر نے دہلی میں جو مدرسہ قائم کیا اس کے صدر نشین شیخ حسن نے نصاب میں علم ہیئت اور جغرافیہ بھی شامل کیے۔ عہد جہانگیری میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی کو ہمیشہ کے لیے علوم دین کا دارالسلطنت بنا دیا۔ ان کے نصاب میں قرآن اور حدیث مبارکہ کو خصوصی اہمیت حاصل تھی۔ خود انھوں نے سو سے زائد کتب تصنیف کیں جنہیں سب سے زیادہ مشہور مشکوٰۃ کی عربی اور فارسی شرحیں ہیں۔ اورنگزیب عالمگیر کے عہد میں لکھنؤ میں مدرسہ فرنگی محل کی بنیاد پڑی، مدرسہ کے بانی ملا نظام الدین تھے جن کے انتساب سے درس نظامی شروع ہوا۔ اس نصاب میں نحو، منطق، فلسفہ اور اصولِ فقہ پر خاص زور دیا گیا۔

اس نصاب سے پہلے مغلیہ سلطنت کے زوال تک ہندو مسلمان اکٹھے عام مکاتب میں تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اس نصاب کا زیادہ تر حصہ، فارسی، مثلاً پند نامہ، عطار، کریما، اخلاق محسنی، گلستان، بوستان، نثر ظہوری، اخلاق ناصری، سکندر نامہ، یوسف زلیخا وغیرہ کتابیں شامل تھیں۔ اس کے علاوہ ابتدائی تعلیم میں خوشخطی، نوشت و خواند اور ابتدائی حساب بھی جزو نصاب تھے اور یہی صورت حال انیسویں صدی کے آخر تک رہی۔

۱۷۷۱ء میں وارن ہسٹنگز[1] نے کلکتے میں مدرسہ کھولا، اس کے نصاب میں فارسی و عربی کو بنیادی اہمیت حاصل تھی لیکن اس کو اس انداز میں ترتیب دیا گیا کہ طلبا کا علم محض زباندانی تک محدود رہے۔

Marfat.com

۱۷۹۱ء میں بنارس میں ہندو سنسکرت کالج کا افتتاح کیا گیا۔ ۱۸۰۰ء میں لارڈ ولزلی نے فورٹ ولیم کالج قائم کیا۔ ۱۸۲۲ء میں آگرہ کالج اور ۱۸۲۷ء میں دہلی کالج قائم ہوئے جبکہ ۱۸۷۰ء میں علوم شرقیہ کی تعلیم کے لیے لاہور میں اورینٹل کالج کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یوں درس نظامی اور دنیاوی تعلیم کے راستے یکسر مختلف ہو گئے۔ حکومتی سرپرستی میں علوم شرقیہ کی تعلیم میں بھی بنیادی اہمیت لسانیات کو ہی حاصل رہی اور سکول و کالج اور یونیورسٹیوں سے اس تعلیم کا اہتمام ہوا جس کی ضرورت زمانے کی مارکیٹ میں تھی۔ ادھر دینی مدارس سرکاری سرپرستی سے محروم ہو کر اس درس نظامی پر سختی سے کاربند ہو گئے جو صدیوں سے رائج تھا۔ اس تاریخی تسلسل سے مندرجہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

۱۔ ملتِ اسلامیہ کے اجتماعی زوال نے دینی تعلیم کے نصاب کو بھی متاثر کیا جیسے جیسے سیاسی غلبہ کمزور ہوا اور معاشرتی انحطاط رونما ہوا، دینی تعلیم کا نصاب بھی بدلتا چلا گیا اور نسبتاً کم اہمیت کے مضامین بنیادی اہمیت اختیار کرتے چلے گئے۔

۲۔ علوم پر لسانیات کو ترجیح دینے کا عمل جو دورِ انحطاط میں معاشی ضروریات کی وجہ سے پیدا ہوا تھا کم ہونے کے بجائے بڑھتا چلا گیا۔

۳۔ نصاب تعلیم کی تبدیلی سے دینی اداروں سے فارغ التحصیل ہونے والے افراد کا معیار بھی متاثر ہوا۔

۴۔ نصاب تعلیم میں ہمیشہ وہی تبدیلی مؤثر رہی جسے سرکاری یا کسی مؤثر ادارے کی سرپرستی حاصل تھی۔

چنانچہ ناگزیر ہے کہ درس نظامی کے نصاب پر از سرِ نو غور کیا جائے اور اس میں ترمیم و اضافہ اور تنقیص و اصلاح کو عمل میں لایا جائے۔ درس نظامی کے نصاب میں جو چند تبدیلیاں ضروری ہیں میری دانست میں وہ حسب ذیل ہیں:

تجاویز و سفارشات برائے نصاب مدارس

قرآن پاک

درس نظامی کے موجودہ نصاب تعلیم میں سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ اس میں پورا قرآن مجید شامل نصاب نہیں۔ قرآن پاک علوم کا مرکز و محور بلکہ منبع و مصدر ہے۔ سرمایہ حیات اور نور بصیرت ہے۔ اس کا مطالعہ انسان کو علم کی اوج گاہیں بھی عطا کرتا ہے اور کردار کی عظمت بھی۔ چنانچہ ضروری ہے کہ درس نظامی کے نصاب میں پورا قرآن مجید با ترجمہ و تفسیر شامل ہو اور اسے آٹھ تعلیمی سالوں پر تقسیم کر دیا جائے۔

Marfat.com

تفسیر قرآن پاک

موجودہ نصاب میں سورہ بقرتک قرآن مجید یا تفسیر پڑھایا جاتا ہے۔ تفاسیر میں جلالین اور تفسیر بیضاوی شامل نصاب ہیں۔ یہ تفاسیر نہایت اہم مؤثر اور علوم وفنون کا خزانہ ہونے کے باوجود دورِ حاضر کی ضروریات کے پیش نظر کما حقہ رہنمائی فراہم کرنے سے قاصر ہیں۔ جبکہ موجودہ زمانہ کے کئی نامور مفسّرین کی عربی تفاسیر زبان و بیان اور مطالب و مفاہیم کے جملہ تقاضے پورا کرسکتی ہیں۔ علامہ سیوطی کی الاتقان فی علوم القرآن بھی رائج کی جاسکتی ہے۔ قدیم تفاسیر میں سے تفسیر قرطبی اور جدید تفاسیر میں سے فی ظلال القرآن کو شامل کرنا مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

فقہ واصولِ فقہ

نصاب میں شرح وقایہ، ہدایہ، نورالانوار، توضیح وتلویح، مسلم الثبوت وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں اضافہ وکمی کی تو چنداں ضرورت نہیں البتہ ضروری ہے کہ دور جدید کے مسائل مثلاً بلا سود بینکاری، عائلی قوانین وغیرہ کو الگ مباحث کے طور پر پڑھا جائے۔ اس کی ضرورت اس دور میں اس لیے بھی بڑھ گئی ہے کہ اب شرعی عدالتوں کی صورت میں عدلیہ کے لیے ایسے افراد ناگزیر ہیں جو علوم دین کے ماہر ہوں اور فقہ کو جدید انداز میں سمجھتے ہوں۔

منطق وفلسفہ

منطق میں ایساغوجی، قال اقول، شرح تہذیب قطبی، مسلم جیسی کتب شامل نصاب ہیں۔ یہ کتب دوراز کار بحثوں پر مشتمل ہیں اور طلباء کی صلاحیتوں کا ایک بڑا حصّہ ان کو محض سمجھنے پر صرف ہوتا ہے جبکہ اس منطق کی پوری عملی زندگی میں کہیں ضرورت نہیں پڑتی۔ اسی طرح یونانی فلسفہ بھی قدیم اور بے معنی ہو چکا ہے۔ آج کے دور میں اس کی حیثیت ایک تاریخی تسلسل کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں۔ ترمیم شدہ نصاب میں سے منطق و فلسفہ دونوں یکسر ختم کر دیئے جائیں۔ ان کی جگہ اسلام و سائنس کا مضمون متعارف کرایا جائے۔ اس موضوع پر عربی اور اردو دونوں زبانوں میں کتب میسر ہیں۔ بہتر یہ ہوگا کہ اردو میں نئے سرے سے ایک کتاب مرتب کی جائے جس میں سائنس، اس کے اصول، سائنسی قوانین ونظریات، سائنسی ایجادات وغیرہ کا مختصر اور آسان تعارف کرایا جائے۔ قدیم مسلمان سائنس دانوں کی خدمات کا جامع تذکرہ ہو، چونکہ مغرب ایٹمی توانائی کے دور سے آگے بڑھ رہا ہے اس لیے روایتی حریف مغرب سے آگے بڑھنے اور مغربی فکر وفلسفہ کو شکست دینے کے لیے سائنسی علوم کا مطالعہ یقیناً مفید رہے گا۔

Marfat.com

صرف ونحو

موجودہ درس نظامی میں میزان، زبدہ، فصول اکبری، شافیہ، نحو میر، شرح مائۃ عامل، ہدایۃ النحو، کافیہ اور شرح ملا جامی وغیرہ کتب شامل ہیں۔ یہ کتب بلاشبہ نہایت جامع اور مفید ہیں لیکن ان میں گرائمر کے بجائے گرائمر کے فلسفہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ کیا ہے کے بجائے کیوں ہے کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ عرب دنیا میں گرائمر کی جدید کتب نہایت سائنٹفیک انداز میں مرتب کی گئی ہیں۔ ان سے بھی استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً النحو الواضح، البلاغۃ الواضح، اسی طرح کافیہ اور شرح جامی کی جگہ المغنی یا ابن عقیل وغیرہ شامل کی جاسکتی ہیں۔ نیز یہ ضروری ہے کہ گرائمر آخری سال تک پڑھائی جائے۔

عربی ادب و بلاغت

اس میں لغختہ العرب سبعہ معلقہ، دیوان متنبی، دیوان حماسہ، مقامات حریری مختصر المعانی، مطول وغیرہ کتب شامل نصاب ہیں۔ ان کتب میں سے مقامات کو خارج کیا جاسکتا ہے۔

ان کی جگہ جدید عربی لٹریچر میں سے کوئی کتاب شامل کی جائے۔ عربی بول چال اور تحریر کو بنیادی اہمیت حاصل ہو، کتنی بدقسمتی ہے کہ ہمارے علمائے کرام عربی زبان کے ماہر ہونے کے باوجود عربی میں ایک جُملہ بھی بولنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں عربی بول چال کے کیسٹ اور وڈیو کیسٹ سے مدد لی جاسکتی ہے۔ اسی طرح عربی ترجمتین کی مشق خصوصی پروگرام کے تحت کروائی جائے، عربی جرائد ورسائل بآسانی میسر آجاتے ہیں۔ اساتذہ وطلباء ان کے مطالعہ کی عادت بنائیں تو عربی زبان کی تحصیل مزید آسان ہوسکتی ہے۔ نیز کمرۂ جماعت میں عربی زبان بولنے کو لازم کردیا جائے تو عربی بولنے کی ازخود مشق ہوتی رہے گی۔

علم کلام

علم کلام کو درس نظامی میں خصوصی اہمیت حاصل رہی ہے لیکن جن فرقہ باطلہ کا رد واستعمال اس علم کے ذریعے سکھایا جاتا ہے ان کا اب کہیں وجود نہیں۔ معتزلہ، خوارج، جبریہ، قدریہ وغیرہ جس جہالت کی نمائندگی کرتے تھے اب وہی قدیم جہالت نئے انداز اور نئے ناموں کے ساتھ میدان عمل میں موجود ہے، چنانچہ اب اس مضمون کو اسلام اور مذہب عالم کا نام دے کر اس کے ذریعے عیسائیت، یہودیت، بدھ مت، ہندومت، کمیونزم، سرمایہ دارانہ نظام، صیہونیت، قومیت پرستی وغیرہ کا تقابلی جائزہ اور مسلمان ممالک میں موجود فتنوں مثلاً انکار حدیث، قادیانیت وغیرہ کا رد سکھایا جائے تاکہ ہمارے علمائے کرام جدید دور کے فتنوں سے آگاہ ہوں اور ان کا مقابلہ دلائل و براہین کے ہتھیاروں سے کرسکیں۔

Marfat.com

سابقہ مضامین میں ان تبدیلیوں کے علاوہ مندرجہ ذیل مضامین کا اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

انگریزی

انگریزی زبان کے غلبہ وحاکمیت سے انکار ممکن نہیں۔قدیم دور میں یونانی کو سیکھنے کا چلن ہوا تو علمائے کرام نے اس کو رد کرنے کے بجائے دیگر معاشرے سے بڑھ کر اسے اپنایا، متعدد علمائے کرام نے زبان میں مہارت تامہ حاصل کی اور یونانی علوم کو عربی میں منتقل کیا، اسی طرح آج علوم کی زبان انگریزی ہے تو اسی سے راہ فرار اختیار کرنے کی بجائے ضروری ہے کہ دینی مدارس کے طلباء کو اس سے آگاہ کیا جائے تاکہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے مقابلے میں ان کی ذہنی مرعوبیت کا خاتمہ ہو، طلباء کو امتحان تو بلاشبہ صرف میٹرک کا دلایا جائے تاہم انگریزی زبان کی تعلیم وتحصیل تمام عرصہ جاری رہے۔

سائنس ومعاشیات کی تدریس

سائنس کے علم کا پڑھنا اور جاننا دور حاضرہ کی اہم ضرورت ہے۔اسی طرح آج ملک میں جو معاشی نظام رائج ہے اگر اس سے واقفیت نہ ہو تو کس طرح اس نظام پر تنقید کی جاسکتی ہے یا اس کی اچھائی برائی بیان کی جاسکتی ہے اور اس سے استفادہ کیا جاسکتا ہے یا اُسے اسلامی سانچے میں ڈھالا جاسکتا ہے۔ اس لیے ضرورت کے مطابق دینی مدارس کے نصاب میں عصری علوم کو باقاعدہ جگہ ملنی چاہیے لیکن اس طرح کہ دینی علوم کے بنیادی مضامین مثلاً تفسیر، حدیث، فقہ وغیرہ کی مہارت میں خلل نہ آئے۔

تاریخ اسلام

تاریخ اسلام بالخصوص سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تاریخ خلافت راشدہ کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے اس کے لیے سیرت یا تاریخ اسلام کی مختصر کتاب مقرر کی جاسکتی ہے۔اس کے علاوہ تاریخ اسلام سیاسی وثقافتی [1] دونوں حیثیتوں سے نصاب میں شامل کی جائے۔

اسلامی نظریہ حیات

اگرچہ سارا نصاب ہی اسلامی نظریہ حیات سے متعلق ہے تاہم درس نظامی کے ساتویں سال اسلامی نظریہ حیات کو اس انداز میں سبقاً سبقاً پڑھایا جائے کہ اسلام کا معاشی نظام مبادیات، معاشیات کی تشریح وتوضیح کے ساتھ اسلام کا سیاسی نظام جدید سیاسی نظریات کے تقابل کے ساتھ، اسلام کا معاشرتی نظام جدید معاشرتی افکار کے ساتھ بالکل واضح ہو جائے اور طلبہ کو اسلام کی جامعیت اور اس کے کامل ترین ضابطہ حیات ہونے کی مکمل آگاہی حاصل ہو تاکہ وہ پڑھے لکھے طبقہ میں اسلامی نظام کے تمام

Marfat.com

پہلوؤں کو اچھی طرح اُجاگر کرسکیں۔ نیز انہیں معاشیات کی اصطلاحیں مثلاً زرمبادلہ، کرنسی کا پھیلاؤ، روپے کی قیمت، بجٹ وغیرہ اچھی طرح سے سمجھ آجائیں اور مغربی جمہوریت و دیگر نظام ہائے حکومت اور ملکی آئین وقانون سے بھی مکمل آگاہی حاصل کرسکیں۔

کتب کی تیاری

دورِ حاضر میں طباعت کی جدید سہولتوں کے باوجود ابھی تک درس نظامی کی بیشتر کتب قدیم طرزِ تحریر اور انداز میں طبع ہوتی ہیں اسی طرح حواشی در حواشی کے سلسلہ کی صورت میں کتاب کی ایسی صورت بن جاتی ہے کہ اس سے استفادہ کرنا ممکن نہیں تو مشکل ضرور ہوتا ہے۔ کتب کو نئے سرے سے طبع کروایا جائے چونکہ حواشی انتہائی ضروری اور مفید ہیں طلبہ اور اساتذہ کے لیے موجب رہنمائی ہیں اس لیے تمام حواشی کو ترتیب وار صفحہ نمبر اور حوالہ نمبر کے ساتھ کتاب کے آخر میں یکجا کر کے شامل کر دیا جائے۔ اس طرح اصل تحریر کا حسن بھی باقی رہے گا اور حواشی سے استفادہ بھی ممکن ہوگا۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ندوہ کی طرح پاکستان میں بھی کوئی ادارہ ان مضامین پر کتابوں کی تیاری کا فریضہ انجام دے جو پہلے شامل نصاب نہیں مثلاً اسلام اور سائنس، عالم اسلام، انگریزی، اسلامی نظریہ حیات اور اسلامی قوانین پر مشتمل عرب ممالک سے یہ کتابیں بزبان عربی بھی میسر آسکتی ہیں اور انہیں اردو میں بھی مرتب کیا جاسکتا ہے۔

تحریری مشق

بیشتر دینی مدارس میں طرز تدریس صرف تقریری ہے اور اس میں تحریر کو بہت کم دخل حاصل ہے۔ ضرورت ہے کہ پہلے سال سے ہی تحریر کی عادت ڈالی جائے، اساتذہ طلبا کو باقاعدہ نوٹس لکھوائیں۔ طلبا کو تحریری ہوم ورک اور اسائنمنٹ دی جائیں۔ اس طرح طلبا میں تحریر کی صلاحیت پیدا ہوگی اور وہ بہترین مصنف اور فقہی بن کر اسلامی و دینی اثاثے کو محفوظ کرسکیں گے۔

شعبہ نصاب اور نصابی کمیٹی کی تشکیل

تمام دینی مدارس کے نصاب کی تشکیل کے لیے چاروں وفاق مل کر مرکزی سطح پر ایک شعبہ نصاب قائم کریں جس میں دینی مضامین کا پورا نصاب تشکیل دیا جائے اور وقتاً فوقتاً جو بھی ترمیم و اضافہ کرنا ضروری ہو وہ کیا جاسکے اور پھر اس نصاب کو تمام مدارس میں یکساں نافذ کیا جائے۔

Marfat.com

ہر مضمون کے لیے ایک الگ نصابی کمیٹی تشکیل دی جائے جس میں درس وتدریس کا شغل رکھنے والے ماہرین، علمائے دین، دینی مضامین کے اساتذہ، دینی ذہن رکھنے والے جدید تعلیم یافتہ حضرات شامل ہوں جو مختلف مضامین کا نصاب تیار کریں اور اس طرح ضروری کتابوں کی تدوین جاری رکھی جائے۔

درجات نصاب تعلیم

دینی مدارس پاکستان کا نصاب تعلیم درج ذیل درجات پر مشتمل ہونا چاہیے:

(الف) ۱۔ درجہ ابتدائیہ (پرائمری) مدت تعلیم پانچ سال

۲۔ درجہ متوسطہ (میٹرک) مدت تعلیم پانچ سال

۳۔ درجہ عالیہ (بی۔اے) مدت تعلیم چار سال

۴۔ درجہ تخصص (ایم۔اے) مدت تعلیم دو سال

(ب) تجوید وقرأت:

درجہ متوسطہ (میٹرک) مدت تعلیم پانچ سال

(ج) دینی تعلیم برائے خواتین

درجہ متوسط (میٹرک) مدت تعلیم پانچ سال

تفصیل نصاب تعلیم درجہ ابتدائیہ (پرائمری)

(الف) مدت تعلیم وشرائط داخلہ

۱۔ دینی مدارس کا درجہ ابتدائیہ پانچ سال پر مشتمل ہو۔

۲۔ درجہ ابتدائیہ کی پہلی جماعت میں داخلہ کے وقت بچے کی عمر کم از کم پانچ سال ہو۔

(ب) نصاب تعلیم

درجہ ابتدائیہ کا نصاب تعلیم درج ذیل مضامین پر مشتمل ہو۔

☆ قرآن حکیم ناظرہ مکمل ☆ نماز و دینیات ☆ ابتدائی فارسی

☆ اردو، حساب، معاشرتی علوم، جنرل سائنس (مطابق نصاب پرائمری سکول)

Marfat.com

تفصیل نصاب تعلیم درجہ متوسطہ (میٹرک)

(الف) مدت تعلیم و شرائط داخلہ

۱۔ دینی مدارس کا درجہ متوسطہ پانچ سال پر مشتمل ہو۔

۲۔ درجہ متوسطہ میں داخلہ کے لیے اُمیدوار پرائمری پاس ہو یا درجہ ابتدائیہ ہو۔

(ب) نصاب تعلیم

مضامین	سال اوّل	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
قرآنِ حکیم	پارہ عم کا نصف آخر حفظ، ترجمہ، تجوید	پارہ عم (نصف اوّل) حفظ، ترجمہ، تجوید	سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران مع ترجمہ	سورہ نساء تا آخر، سورہ بنی اسرائیل (ترجمہ)	سورہ الکہف تا آخر قرآن (ترجمہ)
صرف	میزان الصرف، منشعب، صرف میر، علم الصیغہ یا علم الصرف	زرادی، خاصیات فصول اکبری			
نحو	نحو میر یا علم النحو	شرح مائۃ عامل یا ترکیب ہدایت النحو	کافیہ اور شرح ملاجامی	شرح ملاجامی	
عربی زبان	عربی کا معلّم (حصہ اول)	عربی کا معلّم حصہ دوم وسوم	عربی کا معلّم حصہ چہارم القراۃ الراشدہ (اول)	مختیارات بن ادب العرب از ابوالحسن علی ندوی	
سیرت اردو	رحمت عالم (سلیمان ندوی) تاریخ اسلام (مولانا سید علی نقی)	رحمۃ العالمین (قاضی محمد سلیمان) تاریخ اسلام جلد ثانی	رحمۃ للعالمین (دوم) تاریخ اسلام سید علی نقی		سیرت النبی (سلیمان ندوی)
فقہ/حدیث		نورالایضاح یا توضیح المسائل	قدوری یا بلوغ المرام	مشکوٰۃ المصابیح کنز الدقائق	مشکوٰۃ، ہدایہ اولین
منطق		صغری کبری	ایساغوجی، مرقاۃ	شرح تہذیب	قطبی

Marfat.com

اصولِ فقہ معانی	-	-	اصول الشاشی	نورالانوار	حسامی مختصر المعانی
جنرل ریاضی	ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	دہم
جنرل سائنس	ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	دہم
مطالعہ پاکستان	ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	دہم
انگریزی	ششم	ہفتم	ہشتم	نہم	دہم

تفصیل نصاب تعلیم درجہ عالیہ (بی۔اے)

(الف) مدت تعلیم وشرائط داخلہ

۱۔ دینی مدارس کا درجہ عالیہ چار سال پر مشتمل ہو۔

۲۔ درجہ عالیہ کے سال اوّل میں داخلہ کے لیے اُمیدوار دینی مدارس کے درجہ متوسطہ کا سند یافتہ ہو۔

(ب) نصاب تعلیم

مضامین	سال اوّل	سال دوم	سال سوم	سال چہارم
تفسیر	جلالین (نصف اوّل)	جلالین (نصف آخر)	بیضاوی (سورہ البقرہ)	الاتقان سیوطی
اصولِ تفسیر		الفوز الکبیر		
حدیث	مشکوٰۃ المصابیح (نصف اوّل)	حجۃ اللہ البالغۃ	نسائی، ابنِ ماجہ، موطا امام مالک	صحیح البخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابی داوٗد
اصولِ حدیث	مقدمہ مشکوٰۃ	شرح نخبۃ الفکر	موطا امام محمد	
فقہ	ہدایہ (الجزء الثالث)	ہدایہ (الجزء الرابع)	شرح معانی الآثار یا بدایۃ المجتہد	اصول الفقہ از مظفر
منطق	سلم العلوم			
معانی	مختصر المعانی	مطول ما انا قلت تک		
عقائد و کلام	شرح عقائد نسفی وخیالی			
ادب عربی	حماسہ ابی تمام کامل للمبرد	قصائد متنبی تا قافیۃ الراء		
فلسفہ	ہدایۃ الحکمۃ	فلسفہ تاریخ		

Marfat.com

تاریخِ اسلام	تاریخ الخلفاء لسیوطی	دروس التاریخ تاریخ اسلام (معین الدین ندوی)	تاریخ اسلام حصہ دوم (معین الدین ندوی)	تاریخ اسلام حصہ سوم (معین الدین ندوی)
معاشیات	انٹرمیڈیٹ کورس		بی اے کورس	
سیاسیات	انٹرمیڈیٹ کورس		بی اے کورس	
انگریزی	انٹرمیڈیٹ کورس		بی اے کورس	

درجہ تخصّص (ایم۔اے)

(الف) مدت تعلیم وشرائط داخلہ

۱۔ دینی مدارس کا درجہ تخصص دو سال پر مشتمل ہو۔

۲۔ داخلہ کا امیدوار درجہ عالیہ (بی۔اے) کا سند یافتہ ہو۔

(ب) علوم درجہ تخصّص

درجہ تخصص حسب ذیل علوم میں ہو:

۱۔ التخصص فی التفسیر ۲۔ التخصص فی الحدیث

۳۔ التخصص فی الفقہ واصول الفقہ ۴۔ التخصص فی المعقولات

مندرجہ بالا علوم میں سے کسی ایک میں تخصص حاصل کرنے کے لیے کل آٹھ پرچے ہوں جن میں سے چار پرچے اور ایک تحقیقی مقالہ اس علم سے متعلق ہوں ان کے علاوہ حسب ذیل تین مضامین کا ایک ایک پرچہ ہو۔

۱۔ تقابلِ ادیان ۲۔ تاریخِ اسلام ۳۔ اسلام اور معاشیات وسیاسیات

رسمی وجدید علوم کی نصاب میں شمولیت

مندرجہ بالا سفارشات برائے نصاب میں دینی مدارس کے معیار کو بہتر بنانے کے لیے مضامین درس نظامی کے ساتھ موزوں حد تک جدید مضامین کا اضافہ تجویز ہے۔

درجہ ابتدائیہ (پرائمری) میں دینی علوم کے ساتھ اردو، جنرل سائنس، حساب، معاشرتی علوم۔

درجہ متوسطہ (میٹرک) میں دینی علوم کے ساتھ جنرل ریاضی، جنرل سائنس، مطالعہ پاکستان، انگریزی۔

درجہ عالیہ (بی۔اے) میں دینی علوم کے ساتھ معاشیات، سیاسیات اور انگریزی میں سے دو مضامین کی شمولیت

Marfat.com

درجہ تخصص (ایم۔اے) میں دینی علوم کے ساتھ تقابل ادیان، تاریخ اسلام، اسلام اور معاشیات وسیاسیات جدید علوم کے امتزاج کے ساتھ یہ بات ملحوظ رکھی گئی ہے کہ دینی علوم کی تدریس متاثر نہ ہو۔

اس لیے دینی مدارس کے درجہ متوسطہ اور درجہ عالیہ کی مدت تعلیم آٹھ سال سے بڑھا کر ۹ سال تجویز کی گئی ہے اور اس کے ساتھ یہ سفارش کی جاتی ہے کہ تدریس کے دوران مضامین درس نظامی کو دو تہائی وقت اور سکول مضامین کو ایک تہائی وقت دیا جائے۔

دینی نظام تعلیم اور عام نظام تعلیم کو مربوط کرنے کے لیے دینی مدارس کی ابتدائی سطح سے لے کر اعلیٰ سطح تک اس طرح درجہ بندی کی گئی ہے کہ نصابِ تعلیم، مدت تعلیم وتدریس، نظام امتحانات اور معادلہ سندات کے اعتبار سے دونوں نظاموں میں یکسانیت ویک جہتی پیدا ہو، اس ارتباط ومعادلہ سے فاضلین دینی مدارس کو اعلیٰ تعلیم اور ملازمت کے زیادہ سے زیادہ مواقع میسر آنے کی توقع ہے۔

اس طرح مہتمین دینی مدارس کشادہ دلی سے عام نظامِ تعلیم کے ساتھ یکسانیت کے لیے مضامین جدید کی تعلیم کو اپنے نصاب تعلیم میں شامل کریں گے۔ اسی طرح ضروری ہے اور یہ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں علوم عربیہ اور علوم اسلامیہ کے نصاب کو دینی مدارس کے نصاب کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے اور دینی مدارس کا درجہ تخصص اور یونیورسٹیوں کے ایم۔اے کا نصاب یکساں ہو۔

تجاویز وسفارشات برائے نظام مدارس

مدارسِ دینیہ کے جملہ امور اس وقت مدارس کی مجالس انتظامیہ اور مہتمین انجام دے رہے ہیں جو مکمل طور پر پرائیویٹ اور نجی سطح پر چل رہے ہیں۔ البتہ مختلف مسالک فکر نے اپنے اپنے مسلک کے مدارس پر مبنی وفاق اور تنظیمیں قائم کی ہوئی ہیں جن کی اسناد کو حکومت پاکستان نے تسلیم کر کے انہیں سند جاری کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے مگر کئی مدارس ایسے بھی ہیں جن کا اپنے مسلک کے وفاق یا تنظیم کے ساتھ کوئی تعلق، وابستگی اور الحاق نہیں ہے۔ اس وقت ملک میں کوئی ایسا ادارہ موجود نہیں جو تمام مسالک کے مدارس اور ان کے وفاق اور تنظیموں کے درمیان رابطے کا کام دے۔

قومی کمیٹی برائے دینی مدارس پاکستان نے بھی ۱۹۷۹ء میں صدرِ پاکستان کو رپورٹ پیش کرتے ہوئے ''قومی ادارہ برائے دینی مدارس'' قائم کرنے کی اہم تجویز[1] پیش کی ہے جو مدارس کے امتحانات، نتائج کے اعلان، اسناد کی تقسیم، نصاب کی تدوین ونظر ثانی جیسے اہم امور انجام دے اور یہ ادارہ مدارس، اساتذہ اور طلباء کی فلاح وبہبود کے لیے قومی کمیٹی کی مجوزہ سفارشات کے نفاذ کے لیے بھی کام کرے۔

Marfat.com

اس قومی ادارے کا تشکیلی خاکہ حسب ذیل ہونا چاہیے:

قومی ادارہ برائے دینی مدارس

۱۔ تشکیل قومی ادارہ

۱۔ ایک قومی ادارہ برائے دینی مدارس تشکیل دیا جائے۔ ۲۔ یہ ادارہ خود مختار ہو۔

۲۔ قومی ادارہ کے اغراض و مقاصد

یہ قومی ادارہ:

۱۔ درجات، متوسطہ، عالیہ اور تخصص کے آخری امتحانات لے۔ ۲۔ نتائج کا اعلان کرے۔

۳۔ اسناد جاری کرے۔ ۴۔ نصاب کی تدوین اور اس پر نظر ثانی کرے۔

۵۔ دیگر متعلقہ ضروری اور پیش آمدہ امور انجام دے۔

۳۔ قومی ادارہ کا سیکرٹریٹ

قومی ادارہ کا باقاعدہ ایک سیکرٹریٹ ہو جس میں ادارہ ضرورت کے مطابق عملے کا تقرر اور اس کے فرائض کا تعین کرے اور دینی مدارس کے جملہ امور اس قومی سیکرٹریٹ سے انجام دیئے جائیں۔

۴۔ قومی ادارہ کی حیثیت و تجدید

یہ ایک مستقل ادارہ ہو اور اس کی ہر تین سال بعد باقاعدہ تجدید ہو۔

۵۔ قومی ادارہ کے عہدے و تشکیل

قومی ادارہ کی ہیئت ترکیبی اس طرح ہو:

صدر ایک اسامی سیکرٹری ایک اسامی ممبر (ارکان دیوبندی) تین
ممبر (ارکان بریلوی) تین ممبر (ارکان اہلحدیث) تین
ممبر (ارکان شیعہ) تین ممبر (سیکرٹری وزارت تعلیم) ممبر (سیکرٹری وزارت مذہبی امور)
ممبر (چیئرمین یونیورسٹی گرانٹس کمیشن) یا ہائیر ایجوکیشن کمیشن ممبر (چیئرمین انٹر بورڈ کمیٹی)
ڈائریکٹر (انتظامیہ، اکیڈمکس) دو اسامیاں ڈپٹی ڈائریکٹر (انتظامیہ، اکیڈمکس) دو اسامیاں
ایڈمن افسر ایک اسامی

Marfat.com

(ب) نظام امتحانات و امتحانات مدارس

حصولِ علم کے دوران طلبا کو زیادہ سے زیادہ مستعد بنانے اور ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں ترقی دینے کے لیے امتحان ایک اہم اور بنیادی حیثیت کا حامل ہوتا ہے۔ اسی امتحان کی بنیاد پر طلبا کو ان کی کارکردگی کا صلہ ملتا رہتا ہے۔ جس سے وہ عملی زندگی میں فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ایک تعلیمی ادارے میں اگر نظام امتحانات نہ ہو تو وہ ادارہ اپنے طلبا میں علم کی پختگی اور کامل استعداد پیدا نہیں کرسکتا۔ اس لیے ایک تعلیمی ادارے کے لیے سب سے زیادہ اہم یہی ہے کہ اس میں نظام امتحانات موجود ہو یا وہ قومی سطح پر کسی امتحانی بورڈ یا یونیورسٹی سے وابستہ ہو۔

اس وقت پاکستان کے دینی مدارس میں ۱۰۷۵ مدارس[1] میں باقاعدہ نظام امتحانات تحریری طور پر موجود ہے اور اس طرح باقی مدارس میں امتحانات تقریری اور زبانی ہوتے ہیں۔ تحریری امتحانات کی طرح زبانی و تقریری امتحانات کے فوائد بھی اپنی جگہ موجود ہیں جس سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔

(i) عبارت پڑھنے کا سلیقہ آجاتا ہے۔ (ii) صحیح عبارت پر قدرت حاصل ہوجاتی ہے۔

(iii) بالمشافہ گفتگو اور سوال و جواب کے وقت طلبہ کو ہچکچاہٹ نہیں ہوتی۔

تجاویز

۱۔ امتحانات پورے نظم و ضبط کے ساتھ ہوں اور ان کا ریکارڈ محفوظ رکھا جائے۔

۲۔ ہر دینی مدرسہ میں تین تحریری امتحانات ہوں۔ سہ ماہی، ششماہی (۲)، سالانہ۔

۳۔ ہفتہ وار یا ماہوار زبانی ٹیسٹ ہو تو طلبا کے بیدار مغزی کے لیے زیادہ ممد و معاون ثابت ہوگا اور طلباء زیادہ محنت اور توجہ سے تعلیم حاصل کریں گے اور ان کا اعتماد بھی قائم رہے گا۔

۴۔ امتحانات تحریری طور پر لیے جائیں لیکن زبانی کا بھی ایک پرچہ رکھا جائے۔

۵۔ امتحانی پرچے کو عربی، فارسی اور اردو تین زبانوں میں حل کرنے کی اجازت ہو۔

۶۔ امتحان میں اہم مضامین میں ناکام طلبا کو اعلیٰ درجہ میں ترقی قطعاً نہ دی جائے جب تک وہ ان مضامین میں کامیاب نہ ہوجائیں۔

۷۔ سالانہ امتحانات کی طرح ضمنی امتحانات بھی لیے جائیں۔

۸۔ تمام درجوں کی سندات کو سکول، کالج اور یونیورسٹی کی سندات کے ساتھ معادلہ کرکے برابر قرار دیا جائے۔

۹۔ وزارتِ تعلیم، اسلام آباد کے دینی مدارس کے سروے کے مطابق مدارس دینیہ کی تعداد ۱۹۸۸ء تک

Marfat.com

تقریباً تین ہزار ہے جن میں سے ۲۵۰۰ مدارس اس بات کے حق میں ہیں کہ امتحانات، وانتظام وانصرام کے لیے الگ الگ بورڈ تشکیل دیے جائیں۔ اس طرح مدارسِ اسلامیہ کے نظام امتحانات کے لیے ''دینی مدارس بورڈ'' تشکیل کیا جائے، جس میں سٹاف کی تفصیل اس طرح ہونی چاہیے۔

۱۔ چیئرمین	ایک اسامی	۲۔ سیکرٹری	ایک اسامی
۳۔ کنٹرولر امتحانات	ایک اسامی	۴۔ ڈپٹی کنٹرولر امتحانات	ایک اسامی
۵۔ اکیڈمکس آفیسر	ایک اسامی	۶۔ ڈپٹی اکیڈمکس آفیسر	ایک اسامی
۷۔ اکاؤنٹ آفیسر	ایک اسامی	۸۔ ایڈمن آفیسر	ایک اسامی

۱۰۔ اس وفاقی بورڈ برائے دینی مدارس کی شاخیں تمام صوبوں میں بشمول آزاد کشمیر، فاٹا، فاٹا میں بھی قائم کی جائیں تاکہ:

۱۱۔ دینی مدارس کا بورڈ پرچوں کی تیاری ونمبر لگانے اور دیکھنے کے سلسلے میں علماء کرام کو دوسرے تعلیمی بورڈوں کی نسبت سپیشل معاوضہ دے اور امتحانی لسٹیں ودیگر خط کتابت علمائے کرام وممتحنین کے ساتھ اردو زبان میں کی جائے تاکہ انہیں مشکلات کا سامنا نہ ہو اور اس طرح معروف دینی اساتذہ کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جائے۔

مجوزہ نظام مدارس میں دینی مدارس کے مروّجہ نظام امتحانات کا جائزہ لے کر انہیں زیادہ موثر اور درجات ابتدائیہ، متوسطہ، عالیہ اور تخصص کے امتحانات کو عام نظام تعلیم کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی سفارش کرتے ہوئے تجویز پیش کی جاتی ہے کہ ان درجات کے داخلی امتحانات، دوسرے رسمی تعلیم کے اداروں (پرائمری، مڈل، سیکنڈری سکول، کالج اور یونیورسٹیوں) کی طرح اور ان میں رائج داخلی امتحانات کے مطابق مدارس خود لیں اور ان درجات کے آخری امتحانات، ثانوی تعلیمی بورڈ اور یونیورسٹی کے آخری امتحانات کی طرح ''قومی ادارہ امتحانات برائے دینی مدارس پاکستان'' خود لے تاکہ اس کے نتائج کے مطابق دینی مدارس کے مختلف درجات کی تشکیل پر کامیاب طلبا کو ایک حکومتی ذمہ دار ادارے کی طرف سے سند حاصل ہو جائے جس کی بنیاد پر وہ عام نظام تعلیم کے کامیاب طلباء کی طرح اعلیٰ تعلیم یا ملازمت کے مواقع حاصل کر سکیں اور دوسری طرف دینی مدارس کا نظام امتحانات عام نظام تعلیم کے نظام امتحانات کے ساتھ مربوط ہو جائے اور اس طرح ہر وفاق یا تنظیم کی طرف سے خود اسناد جاری کرنے یا کسی قسم کی غیر ضروری اسناد کے جاری ہونے کا سلسلہ بھی ختم ہو جائے اور ملک کے اندر اور باہر بیرونی ممالک میں بھی ان اسناد کی اتنی ہی قدر ومنزلت ہو جائے جیسے رسمی تعلیم کی اسناد کی ہے۔

Marfat.com

ا۔ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ دینی مدارس کے چار بڑے امتحانات منعقد ہوں:

ا۔	امتحان درجہ ابتدائیہ	(مدارس خود لیں)
۲۔	امتحان درجہ متوسطہ	(پہلے چار سال کے امتحانات مدارس خود داخلی طور پر لیں، آخری اور پانچویں سال کے امتحانات قومی ادارہ برائے دینی مدارس لے)
۳۔	امتحان درجہ عالیہ	(پہلے تین سال کے امتحانات مدارس داخلی طور پر خود لیں اور آخری امتحان قومی ادارہ برائے دینی مدارس لے)
۴۔	امتحان درجہ تخصص	(پہلے سال کا امتحان مدارس داخلی طور پر خود لیں اور آخری امتحان قومی ادارہ برائے دینی مدارس لے) ث

۲۔ تجویز پیش کی جاتی ہے کہ درجہ متوسطہ کے پہلے تین سال میں مدارس خود داخلی طور پر حسبِ ذیل تفصیل کے مطابق مضامین کا امتحان تقریری اور تحریری لیں:

قسم امتحان	سال اوّل	سال دوم	سال سوم
تقریری	قرآن حکیم، صرف، نحو	قرآن حکیم، صرف، نحو، فقہ، حدیث	فقہ، منطق، نحو
تحریری	عربی زبان، سیرت النبی (اردو)، جنرل ریاضی، جنرل سائنس، مطالعہ پاکستان، انگریزی	عربی زبان، سیرت النبی (اردو)، جنرل ریاضی، جنرل سائنس، مطالعہ پاکستان، انگریزی	ترجمہ قرآنِ حکیم، فقہ، اصولِ فقہ، عربی زبان، سیرت النبی (اردو)، جنرل ریاضی، جنرل سائنس، مطالعہ پاکستان، انگریزی

(ج) سندات کی حیثیت (معادلہ سندات)

رسمی وجدید علوم کے اداروں اور مذہبی و دینی علوم کے اداروں سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد طلبا کو ان کی محنت اور پرفارمنس کے مطابق اسناد جاری کی جاتی ہیں۔ کسی بھی نظامِ تعلیم کے تحت امتحانات کے انعقاد اور ان میں طلبا کی شرکت کا اہم مقصد حصول سند ہے۔ سند اس بات کا ثبوت ہوتی ہے کہ اس کا حامل کس سطح کا تعلیم یافتہ ہے۔ اس کی بنیاد پر کافی حد تک وہ معاشرتی مقام اور ذریعہ روزگار حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔

Marfat.com

دینی مدارس اور مختلف وفاق یا تنظیموں کی طرف سے دی جانے والی دینی اسناد و سندات کا جائزہ لینے سے محسوس ہوا ہے کہ ان کے حاملین کو علم و فضل سے بہرہ ور ہونے کے باوجود سرکاری ملازمت کے مواقع میسر نہیں۔ اس سلسلے میں جس سب سے بڑی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے وہ اسناد کا کسی ایک قومی دینی بورڈ سے مرکزی سطح پر نہ جاری ہونا ہے۔ یعنی ہر مسلک کے وفاق کی طرف سے اسناد کے جاری ہونے سے دوسری سوچ اور فکر کے صاحبان انہیں چنداں اہمیت نہیں دیتے اور اس طرح ہر مسلک یا وفاق/تنظیم کے سند کے حامل افراد کی تعلیمی استعداد میں بھی نمایاں فرق ہوتا ہے حالانکہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اور وزارت تعلیم نے چاروں وفاق/تنظیم کی اسناد کو ایم۔ اے اسلامیات اور عربی کے برابر بیک وقت تسلیم کیا ہے لیکن پھر بھی حکومت کے ادارے اور دوسرے پرائیویٹ اور نجی ادارے اس کو خاطر خواہ اہمیت نہیں دیتے، چنانچہ اس طرح کے دیگر مسائل کے پیش نظر مدارس اور عام نظام تعلیم کے نصاب تعلیم، مدت تعلیم، معیار تعلیم، داخلی اور آخری امتحانات کے تقابلی مطالعے اور جائزے کے بعد دینی مدارس کے مختلف درجات کی تکمیل پر قومی ادارے کی طرف سے جاری ہونے والی سندات کے نام اور ان کی حیثیت پر تجاویز مرتب کی ہیں جن پر عمل درآمد کی صورت میں فاضلین دینی مدارس کو ملک و بیرون ملک اعلیٰ تعلیم اور سرکاری ملازمت کے زیادہ سے زیادہ مواقع حاصل ہوں گے۔

سندات کی حیثیت (معادلہ سندات)

دینی مدارس کے مختلف درجات کی سندات مندرجہ ذیل حیثیت کی حامل ہونی چاہئیں:

۱۔ درجہ ابتدائیہ	الشہادۃ الابتدائیہ	پرائمری	
۲۔ درجہ متوسطہ	الشہادۃ المتوسطہ	میٹرک	
۳۔ درجہ عالیہ	الشہادۃ العالیہ	بی۔اے	
۴۔ درجہ تخصص	الشہادۃ التخصص	ایم۔اے	

تجاویز وسفارشات برائے ترقی و بہبود

(دینی مدارس، اساتذہ، طلبا و دینی تعلیم)

دینی مدارس کی ترقی و بہبود کی اہمیت و افادیت

کسی بھی اجتماعیت کی اصل روح اس کے ادارے ہوتے ہیں۔ اداروں کی زندگی معاشرت کو زندگی کی حرارت اور ان کی حرکت و فعالیت معاشرے کو توانائی و تابندگی فراہم کرتی ہے۔ جب ادارے خاموش ہوتے ہیں اور ان سے زندگی کی علامتیں رخصت ہو جاتی ہیں تو پھر معاشرہ بھی آہستہ روی سے اجتماعی ہلاکت کی راہوں پر چل نکلتا ہے۔ اسلامی معاشرت کی ہیئت ترکیبی میں خاندان، مسجد اور ریاست

Marfat.com

کے ساتھ ساتھ اہم ترین عنصر مکتب ہے۔ یہ شروع ہی سے اسلامی معاشرت کا ایک اہم جزو رہا ہے اور اسے ہر دور میں کسی نہ کسی انداز میں قوت حاکمہ کی حیثیت حاصل رہی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ ان دینی مدارس نے تدوین علم کے فرائض بھی انجام دیئے اور تدریس علم کے بھی۔ اشاعت علم وعرفان کا ذریعہ بھی بنے اور تزکیہ وتربیت کا سبب بھی۔ یہ ادارے عملی جامعات بھی تھے، تحقیقی مرکز بھی، سائنسی رصدگاہیں بھی اور کسی دور میں ملٹری اکیڈمیاں بھی دینی مدارس ہی تھے۔ دور بادشاہت کے ظلمت کدوں میں بھی یہی دینی مدارس ملت اسلامی کی مؤثر حزب اختلاف کی صورت میں مینارۂ نور تھے۔ فتنۂ تاتار ہو یا سقوطِ بغداد، عروج امت کا دور ہو یا زوال اندلس کا سانحہ، سیاسی غلبے کا زمانہ ہو یا اجتماعی غلامی کا عرصہ نحوست، سقوط مشرقی پاکستان ہو یا جہاد افغانستان کے روح پرور مواقع، ہر دور اور ہر مرحلہ پر ملتِ اسلامیہ کی رہنمائی ونمائندگی کا فریضہ یہی ادارے انجام دیتے تھے۔

برصغیر پاک وہند میں بھی یہ دینی مدارس ہی تھے جنھوں نے ترویج علم وعرفان کے ساتھ ساتھ قیادت ملک وملت کی ذمہ داری بھی ادا کی، غیر ملکی آقاؤں کے دور غلامی میں جب برسرِ اقتدار سیاسی خاندانوں کی پہلی نسل انگریز کی فوج کو سپاہی فراہم کر رہی تھی تو دینی مدارس کے طلباء واساتذہ نان جویں پر گزراوقات کر کے انگریز کی گولیاں کھا رہے تھے اور آزادی وطن کی جنگ لڑ رہے تھے لیکن پھر بھی یہ ایک کتنا ناقابل تلافی سانحہ ہے کہ اتنے عظیم الشان تاریخی کردار ادا کرنے والے ادارے آہستہ آہستہ غیر مؤثر ہوتے چلے گئے۔ حکمرانوں کی ساحری نے انہیں عین میدان جہاد میں سلا دیا اور دشمنوں کی سازش نے افتراق اور انتشار اور فروعات وروایات میں الجھا دیا۔ اس طرح ان مدارس کی ایک تعداد اس کردار کو ادا کرنے سے قاصر رہی جو ان اداروں کا اصل مقصد وجود ہے۔ تاہم حالات میں مایوسی کی ان علامتوں کے باوجود یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس زمانے میں یہ دینی ادارے بھی ایک غنیمت ہیں اور اپنی تمام تر کوتاہیوں اور رکاوٹوں کے باوجود ابھی تک معاشرے میں علم دین کی شمع روشن رکھے ہوئے ہیں اور ان کے ہی وجود سے دین کی علامتیں زندہ وتابندہ ہیں۔ تاہم یہ امر واقعہ ہے کہ آج الحاد وبے دینی کی قوتیں جس تیزی سے غالب آ رہی ہیں نیکی کی قوتیں اس کے مقابلہ میں اتنی ہی غیر فعال اور غیر منظم اور مرعوب ومنتشر ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دینی وجدید علوم دونوں طرح کے تعلیمی اداروں میں انقلابی تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں۔ اسلامی نظام تعلیم کی صورت میں مثالی تعلیمی انقلاب کی منزل ابھی دور ہے اور پھر اس نظامِ تعلیم کے نفاذ کے باوجود دینی مدارس کی علیحدہ ضرورت واہمیت کسی صورت ختم نہیں ہوسکتی۔ دینی مدارس کا بنیادی مقصد ہی داعی مبلغ تیار کرنا اور آئمہ وخطباء فراہم کرنا ہے چونکہ یہ مقاصد بذاتِ خود نہایت ارفع واعلیٰ ہیں

Marfat.com

بلکہ اُمت مسلمہ کی بعثت کی غرض وغائیت ہی ان مقاصد کی تکمیل ہے اس لیے ناگزیر ہے کہ دینی مدارس کے نظام ونصاب میں ایسی بنیادی انقلابی تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں جن کے بعد ان ہی اداروں سے خصوصی قیادت کی اہلیت رکھنے والے علمائے کرام میسر آسکیں اور ایسے طالبان علم فارغ ہوں جو پیچ وتاب رازی اور سوز وساز رومی کے امین ہوں اور وراثت انبیاء کے اہل ہوں۔ درس نظامی میں تعلیمی انحطاط ہمارے ملک کے ہمہ گیر تعلیمی انحطاط ہی کا ایک حصہ ہے۔ تعلیم سے توجہ ہٹانے والے عوامل میں تعلیم کی عمومی ناقدری مادیت پرستی کی حوصلہ افزائی روح عصر (Spirit of the age) کے تقاضے بے روزگاری کے بڑھتے ہوئے منحوس سائے، عمومی اخلاقی انحطاط، زوال پذیر معاشرتی اقدار ناقص تعلیمی پالیسیاں وغیرہ سرفہرست ہیں۔ ان عوامل کی اصلاح اور ملک میں علم ومعلّم کا وقار بلند کرنے سے جب عام تعلیم کا معیار بلند ہوگا تو درس نظامی کے تعلیمی معیار میں بھی خوشگوار تبدیلی وقوع پذیر ہوگی۔ جب جدید درسگاہیں اپنی بالادستی، تسلط، قبول عام اور حکومتی نگرانی وسرپرستی کے باوجود عصری قیادت کے تقاضوں کو پورا نہیں کر رہیں تو دینی درس گاہیں اپنی کسمپرسی، مغلوبیت، غیر مقبولیت اور حکومتی سرپرستی اور نگرانی سے محرومی کی حالت میں کیسے قیادت کے لیے رجال وابطال مہیا کرسکتی ہیں۔

جدید دور میں دینی تعلیم کے اصلاح واحوال کے لیے ایک انقلابی لائحہ عمل اپنانے کی ضرورت آج جتنی زیادہ ہے اس سے پہلے کبھی نہ تھی اور اسی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے دینی مدارس کی ترویج وترقی، بہبود وبہتری اور اصلاح احوال کے لیے چند ایک موضوعات کا تعین کرتے ہوئے دینی مدارس، اساتذہ، طلباء اور تعلیم کے فروغ کے لیے تجاویز وسفارشات مرتب کی گئیں ہیں جن کا تفصیلاً ذکر کیا جارہا ہے۔

موضوعات برائے ترقی و بہبود مدارس، اساتذہ وطلباء

مدارس اساتذہ اور طلباء کی ترقی و بہبود کے لیے موضوعات ذیل کو نمایاں اہمیت حاصل ہے۔

۱۔ دینی مدارس میں نظام امتحانات کا جائزہ۔

۲۔ اجرائے سندات ومعادلہ سندات۔

۳۔ دینی مدارس کے اساتذہ کی موجودہ تعلیمی اہلیت وقابلیت کا جائزہ اور امتحانات کے نئے طریق کار اور سندات کے معادلہ کے پیش نظر دینی مدارس کے اساتذہ کے حقوق وفرائض پر تجاویز۔

۴۔ دینی مدارس کے طلباء کو میسر سہولتوں کا جائزہ اور ان کی بہتری و بہبود کے لیے تجاویز۔

۵۔ دینی مدارس کے فارغ التحصیل طلباء کے لیے ملازمتوں کے مواقع۔

Marfat.com

۶۔ دینی مدارس کے اساتذہ اور طلباء کو ملک و بیرون ملک اعلیٰ تعلیم و تربیت کی سہولتیں فراہم کرنے کے لیے وفاقی علماء اکیڈیمی کے قیام کی تجاویز۔

۷۔ دینی مدارس کی موجودہ عمارات کا جائزہ اور ان میں علمی، ذہنی اور جسمانی بہتر نشوونما کی خاطر صحت مند ماحول پیدا کرنے کے لیے تجاویز۔

۸۔ دینی مدارس میں موجودہ فرنیچر و دیگر سامان تعلیم و تدریس کا جائزہ اور ان کی بہتری کے لیے تجاویز۔

۹۔ دینی مدارس کے موجودہ کتب خانوں کا جائزہ اور ان میں جدید علمی تقاضوں کے پیش نظر توسیع پر تجاویز۔

۱۰۔ دینی مدارس اور ان کے مختلف وفاقوں اور تنظیموں کو خوش اسلوبی سے چلانے کے لیے ''قومی ادارہ برائے دینی مدارس'' کے قیام کے لیے تجاویز۔

۱۱۔ دینی مدارس کو مالی اعانت دینے کے لیے تجاویز۔

۱۲۔ خواتین کی دینی تعلیم کے لیے مدارس البنات کے قیام کے لیے تجاویز۔

۱۳۔ دینی مدارس کی بہتری و بہبود کی خاطر مزید اقدامات۔

دینی مدارس کی ترقی کے لیے تجاویز و سفارشات

پاکستان کے چاروں صوبوں کے دینی مدارس کا سروے کرنے، جائزہ لینے اور علماء کرام و مہتمین مدرسہ کے افکار و آراء سے استفادہ کرنے کے بعد مدارس کے نظام تعلیم، امتحانات، سندات، عمارات، اساتذہ و طلباء کی ترقی و بہتری و اصلاح احوال کے لیے تجاویز و سفارشات پیش کی جارہی ہیں۔

ا۔ عمارات و اراضی

(i) حکومت یا قومی ادارے مدارس کی موجودہ عمارات کا جائزہ لے کر ان میں صحت مند ماحول پیدا کرنے کے لیے تمام ضروریات مہیا کریں اور عمارات کی مرمت کا بندوبست کرنے کے ساتھ مدارس کو توسیع دے کر کھیل کے میدان مہیا کیے جائیں۔

(ii) حکومت کا کوئی قطعہ زمین شاملات دیہہ، اوقاف وغیرہ میں سے اگر دینی مدارس کی تحویل میں ہو تو وہ انہی مدارس کو دے دیا جائے۔

(iii) رہائشی سکیموں اور شہروں میں اراضی مختص کرتے وقت دینی مدارس کے لیے بھی جگہ مخصوص کی جائے۔

(iv) دینی مدارس کو رعایتی نرخوں پانی، سوئی گیس اور بجلی مہیا ہو۔

Marfat.com

۲۔ فرنیچر

(i) دینی مدارس کو فرنیچر خریدنے اور ہاسٹل کا سامان خریدنے کے لیے مناسب فنڈز، بجٹ میں ہر سال مختص کیے جانے چاہئیں تاکہ مدارس کو ضروری فرنیچر آسانی سے دستیاب ہو سکے۔

(ii) جدید مضامین بالخصوص سائنسی مضامین کی تدریس کے لیے سائنسی تجربہ گاہیں قائم کی جائیں اور ان میں سائنسی سامان مہیا کیا جائے۔

۳۔ درسی کتب کی فراہمی

(i) حکومت دینی مدارس کی سرپرستی کرتے ہوئے دینی درسی کتب طبع کروا کر مدارس کو مفت مہیا کرے۔

(ii) کالج یونیورسٹی کی طرح دینی مدارس میں مختلف درجات کے لیے بک بینک قائم کیے جائیں۔

(iii) غیر ملکی نصابی کتب کی ''مقامی طبع ثانی'' سکیم کے تحت وہ کتابیں جو دینی مدارس میں موجود نہ ہوں چھپوا کر سستے داموں مدارس کو مہیا کی جائیں۔

(iv) جو نصابی کتب / کتب حوالہ وغیرہ ملک کے اندر دستیاب نہ ہوں وہ نیشنل بک فاؤنڈیشن سے طبع کروا کر سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کی طرح رعایتی نرخوں پر دینی مدارس کو مہیا کی جائیں۔

(v) عالم اسلام کے خصوصی نقشے اور اٹلس تیار کروائے جائیں جن میں مسلمانوں کے ماضی اور حال کے جغرافیائی، معدنی، طبعی، زرعی اور سیاسی حالات اور دینی اور ثقافتی مراکز پر معلومات، آبی گزرگاہیں تجارتی راستے و دیگر ضروری کوائف درج ہوں، دینی مدارس کو مفت فراہم کیے جائیں۔

۴۔ کتب خانے

(i) دینی مدارس کے لیے کتب خانے کا وجود بہت ضروری ہے زمانہ قدیم میں کتب خانے دینی اداروں کا جزو لاینفک رہے ہیں لہٰذا ضروری ہے کہ مدارس میں کتب خانے قائم کرنے کے لیے خصوصی توجہ دی جائے اور ان میں ہر موضوعات پر کتب کی فراوانی ہو۔

(ii) حفاظت کتب:

بعض دینی مدارس میں نادر قلمی کتابیں ہیں ''ڈائریکٹوریٹ آف لائبریرز'' کے تعاون سے انہیں محفوظ کیا جائے اور زیادہ بوشیدہ کتب کی مرمت یا فوٹوسٹیٹ فلمیں لی جائیں۔

(iii) دینی مدارس کے ناظمین یا دوسرے عملے کو لائبریری کی تربیت فراہم کی جائے اور اس کا انتظام ملک کے بڑے بڑے دینی مدارس میں کیا جائے۔

Marfat.com

(iv) فراہمی کتب: دینی مدارس میں درسی کتب اور تاریخی وحالات جدید پر مشتمل کتب فراہم کی جائیں اس سلسلے میں برادر اسلامی ممالک سے بھی اعانت حاصل کی جائے۔

۵۔ مالی مدد کی فراہمی

(i) حکومت دینی مدارس کو ہر سال معقول تعداد میں گرانٹ اور فنڈز فراہم کرے اور مذہبی علوم اور درس گاہوں کی بھی اتنی ہی پذیرائی کی جائے جتنی رسمی تعلیم کے اداروں سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی کی جاتی ہے۔

(ii) قومی ادارہ اور وفاق/تنظیم سے ملحق دینی مدارس کو دیے گئے ہر قسم کے عطیات انکم ٹیکس اور کٹوتی سے مستثنیٰ ہوں۔

(iii) دینی مدارس کو زکوٰۃ کی ادائیگی حکومت کو ادائیگی قرار دی جائے۔

(iv) دینی مدارس کی مالی اعانت بھرپور طریقے سے جاری رکھی جائے اور ان مدات پر صرف کی جائے:

☆ عمارت کی مرمت و توسیع۔ ☆ اساتذہ کے مشاہدے/سہولتیں۔

☆ طلباء کے وظائف/سہولتیں۔ ☆ فرنیچر۔

☆ کتب۔ ☆ دیگر ضروریات۔

دینی مدارس کی تعلیم کو پرکشش بنانا

یہ ایک قومی وملی المیہ ہے کہ دینی مدارس کی تعلیم کی طرف وہی طلبہ جاتے ہیں جو نادار اور مفلس ہوں، جسمانی اور ذہنی اعتبار سے کمزور ہوں۔ باقی وہ طلبہ جو ذہین ہیں اور اچھے امیر گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ رسمی علوم کے اداروں کی طرف رُخ کرتے ہیں۔ اس کا سبب ظاہر ہے کہ دینی مدارس کی تعلیم میں کشش باقی نہیں رکھی گئی اور جو لوگ ان اداروں کا رُخ کرتے ہیں وہ مجبوراً کرتے ہیں۔ اس عدم دلچسپی اور بے التفاتی کے اسباب تو بہت کچھ بیان کیے جاسکتے ہیں لیکن ان سب کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

۱۔ ان مدارس کی ظاہری خستہ حالی دیکھ کر ہی طبیعت کو وحشت ہوتی ہے نیز ان کا انتظام و انصرام عموماً کچھ اس طرح کا ہوتا ہے کہ نازک طبائع پر بار ہوتا ہے۔

۲۔ ان مدارس کے فارغین کو معاشرہ وہ مقام نہیں دیتا جو رسمی علوم کے فارغین کو دیتا ہے مثلاً دینی مدارس کے فارغین اور رسمی علوم کے فارغین دونوں یکساں مدت تحصیل علم میں صرف کرتے ہیں لیکن ایک فارغ ہو کر بڑے سے بڑے عہدوں پر فائز ہوتا ہے اور دوسرے کو معمولی ملازمت کے لیے مواقع

Marfat.com

محدود طور پر ملتے ہیں اور مزید ترقی ناممکن ہے چنانچہ اس کے لیے دونوں طرف سے کوشش اور نظریات کی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ ایک تو مدارس خود اپنی حالت سنواریں اور معاشرہ وحکومت دینی مدارس کے فارغین کو باعزت مقام دیں تا کہ لوگ شوق سے ان دینی مدارس کا رُخ کریں اور دلچسپی لیں۔

دینی مدارس کے اساتذہ کی ترقی و بہبود کے لیے تجاویز وسفارشات

کسی قوم کی ترقی وتعمیر میں استاد کو ایک بنیادی عنصر کی حیثیت حاصل ہے اور استاد ہی ہر نظامِ تعلیم کا محور ہوتا ہے۔ کسی بھی نظامِ تعلیم کی کامیابی کا دارومدار اساتذہ کی محنت، خلوص، قابلیت اور اس نظامِ تعلیم کے ساتھ دلی وابستگی پر ہوتا ہے۔ دینی مدارس کے اساتذہ کی اکثریت میں یہ صفات موجود ہیں ان کی تعلیمی خدمات اور کارنامے قابلِ تعریف ہیں۔ دینی مدارس کے اساتذہ قلیل تنخواہوں اور قلیل سہولتوں پر عظیم الشان خدمات انجام دے رہے ہیں۔ رسمی علوم کے اساتذہ اور مذہبی علوم کے اساتذہ کی تنخواہوں و سہولتوں میں نمایاں فرق ہے، ان اساتذہ کی بہتری و بہبود کے لیے سفارشات وتجاویز کی تفصیل تحریر کی جاتی ہے:

۱۔ دینی مدارس اساتذہ کی تنخواہوں کو ان کی قابلیت کے مطابق اور دورِ حاضر کی ضروریات کو مدِنظر رکھ کر مقرر کرنا چاہیے۔

۲۔ دینی مدارس میں اساتذہ کے انتخاب وتقرر کا اختیار مدارس کی انتظامیہ کو ہو۔

۳۔ جدید مضامین کی تدریس کے لیے ریٹائرڈ اساتذہ کو جو سکول کالج اور یونیورسٹی میں پڑھا چکے ہوں کی خدمات کا اختیار مدارس کی انتظامیہ کو ہو اور ان کو معقول مشاہرہ ملنا چاہیے۔

۴۔ رہائشی سکیموں میں اراضی مختص کرتے وقت دینی مدارس کے اساتذہ اور علماء کے لیے بھی جگہ مختص کی جائے اور انہیں سستے داموں پلاٹ اور مکان بنا کر دیے جائیں۔

۵۔ دینی مدارس کے اساتذہ وعملہ کے بچوں کو اچھے سکولوں و کالجوں میں داخلہ کی سہولت حاصل ہونی چاہیے اور ان کو وظائف بھی ملنے چاہیں نیز کیڈٹ کالجز اور ٹیکنیکل اداروں میں ان کا کوٹہ مقرر ہونا چاہیے۔

۶۔ سنٹرل اُور سینئر ٹریننگ سکیم کے تحت اور مختلف سکالرشپ کے تحت دینی مدارس کے اساتذہ کو بیرونِ ملک تربیت کے لیے نامزد کیا جائے۔

۷۔ اساتذہ کو مکان ایڈوانس وسواری خریدنے کے لیے موٹر کار ایڈوانس کی جملہ سہولیات ملنی چاہییں اور ان کے پورے خاندان کو علاج معالجہ کی مفت سہولیات دی جائیں۔

Marfat.com

۸۔ پوری زندگی تدریسی خدمات انجام دینے کے بعد ضعیف العمری کی وجہ سے مدرس کو جب تدریسی خدمات سے فارغ کیا جائے تو ۳/۴ حصہ بطور پنشن تا زندگی انہیں مدارس اور حکومت کی طرف سے دی جانی چاہیے۔

۹۔ بین المدارس یا حکومتی سطح پر ایسا تعلیمی فنڈ قائم کیا جائے جس سے دینی مدارس کے مدرسین کی ریٹائر منٹ کے بعد خدمت کی جاسکے تا کہ وہ اعتزاز و اکرم کے ساتھ بقیہ زندگی بسر کرنے کے قابل ہوسکیں۔

۱۰۔ حج کے دوران مسائل حج سیکھانے اور شرعی احکام بتانے کے لیے دینی مدارس کے مدرسین حضرات کو بطور ''استادالحجاج'' سرکاری طور پر سعودی عرب حج پر بھیجا جائے تا کہ وہ مسلمانوں کو بھی صحیح حج کروائیں اور خود بھی حج کی سعادت سے مشرف ہوں۔

۱۱۔ دینی مدارس کے اساتذہ کے لیے ہر سطح پر تجویدی اور ریفریشر کورسز کا اہتمام معہ تنخواہ والاؤنسز کیا جانا ضروری ہے تا کہ ان کی تربیت بھی ساتھ ساتھ جاری رہے۔

۱۲۔ ملک کے اندر اور بیرونِ ملک مطالعاتی دوروں میں دینی اساتذہ کو بھی شامل کیا جائے۔

۱۳۔ گولڈ میڈلسٹ اور ستارۂ امتیاز و حسن کارکردگی جیسے تمغات سے ان کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے۔

۱۴۔ عرب ممالک کی جامعات میں پاکستان کے لیے مختص سیٹوں میں دینی مدارس کے طلبہ و اساتذہ بھی شامل کیے جائیں۔

مدارس اسلامیہ کے اساتذہ کرام و مدرسین دینی علوم کی ترویج و اشاعت کے سلسلہ میں جو گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں ان کو مدنظر رکھ کر ان کا جتنا بھی اکرام و اعزاز کیا جائے حقیقت میں وہ بھی کم ہے لیکن کچھ مشکلات اور تکالیف کے ازالے کے بغیر ترقی و بہتری ممکن نہیں ہوسکتی۔ استاد دنیا کے ہر نظام تعلیم میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے لیکن دینی تعلیم کا تو تمام تر انحصار ہی استاد پر ہے استاد کی شخصیت ہی رازی، غزالی اور جنید و بایزید جیسے مفکّر پیدا کرتی ہے۔ لہٰذا استاد کو بہتر طرز زندگی فراہم کر کے دینی تعلیم کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

دینی مدارس کے طلباء کی ترقی و بہبود کے لیے تجاویز و سفارشات

کسی بھی نظام تعلیم کی کامیابی کی ضمانت اچھے اور باذوق طلباء کا میّسر ہونا ہے۔ دینی مدارس کے طلباء ان سہولتوں سے محروم ہیں جو رسمی تعلیم کے طلباء کو حاصل ہیں اس ضمن میں ان کی بہتری و بہبود کے لیے تجاویز و سفارشات پیش کی جارہی ہیں تا کہ وہ زیادہ دلجمعی کے ساتھ دینی تعلیم حاصل کرسکیں جس سے

Marfat.com

بہتر نتائج برآمد ہوں گے:

۱۔ دینی تعلیم کے طلباء کو بیرون ملک وظائف دیے جائیں۔

۲۔ ملک کے اندر تمام دین مدارس کے طلبہ کو حکومت وظائف دے تا کہ دین تعلیم کو فروغ حاصل ہو۔

۳۔ رسمی تعلیم کے اداروں کی طرح دینی تعلیم میں میرٹ حاصل کرنے پر طلبہ کو خصوصی وظائف وانعامات دیے جائیں اور اول آنے والے طلبہ کو پریذیڈنٹ سکالرشپ اور قائداعظم سکالرشپ دیئے جائیں۔

۴۔ درجہ عالیہ (بی اے) میں اول آنے والے طالب علم کو بورڈ میں اول آنے والے طالب علم کی طرح ''نشان حیدر سکالرشپ دیا جائے۔

۵۔ شریعت فیکلٹی اسلام آباد انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی میں داخلہ کے لیے ضروری ہو کہ امیدوار دینی مدارس کے درجہ عالیہ یا اس کے مساوی اہلیت رکھتا ہو۔

۶۔ دینی مدارس کے طلبہ کو جملہ سفری سہولتیں شناختی کارڈ دکھانے پر ملنی چاہئیں جو سرکاری سکولوں و کالجوں کے طلبہ کو ملتی ہیں۔

۷۔ ہسپتالوں میں دینی مدارس کے طلبہ کو علاج کی مفت سہولتیں فراہم کی جائیں۔

۸۔ دینی مدارس کے فروغ مختلف درجات کے سند یافتگان کو ملازمت کے عام مواقع حاصل ہوں۔

۹۔ مختلف تعلیم اداروں میں داخلوں اور سرکاری و غیر سرکاری دفاتر میں ملازمتوں کے اشتہارات دیتے وقت مطلوبہ قابلیت کے ضمن میں دین مدارس کی سندات کا بھی حوالہ دیا جائے۔

۱۰۔ محکمہ اوقاف اور افواج پاکستان کی مساجد و تعلیمی اداروں میں خطباء کی تقرری کے لیے کم از کم درجہ عالیہ کی سند مقرر کی جائے۔

۱۱۔ درجہ عالیہ کے حاصل علماء کو ہر فیلڈ میں سکیل نمبر ۱۵ دیا جانا چاہیے۔

۱۲۔ سکولوں/کالجوں میں دینیات اور عربی کے مضامین پڑھانے کے لیے گریڈ ۱۵/۱۷ پر مدارس کے درجہ عالیہ/درجہ تخصص کے فاضلین وعلمائے کرام کو ترجیح دی جائے۔

۱۳۔ وزارت مذہبی امور اور محکمہ اوقاف کی ملازمتوں نیز دیگر دفاتر میں مذہبی اور شرعی عہدوں پر تقرر کے لیے قومی ادارہ کے سند یافتگان کو ترجیح دی جائے۔

دینی مدارس کی مجموعی اصلاح احوال کے لیے تجاویز وسفارشات

۱۔ تمام کالجوں کے نصاب میں عربی فقہ وافتاء اور قضا شرعی کی تعلیم سے متعلق اصل عربی کتابیں نصاب

Marfat.com

میں شامل کی جائیں اوران کے اساتذہ کے لیے عربی مدارس کا فارغ التحصیل فاضل ہونا شرط ہو محض گریجویٹ ہونا شرط نہ ہو۔

۲۔ کالجوں اور سکولوں کو مہیا کردہ سہولتیں دینی اداروں کو بھی دی جائیں۔

۳۔ دینی مدارس کی مستقل آمدنی اور حسب ضرورت بجٹ نہ ہونے کی بنا پر عمارت، عملہ، کتب خانہ، تجربہ گاہیں اور سفری سہولت وغیرہ امور محض دستیاب وسائل اور ذاتی کوششوں پر مبنی ہوتے ہیں اس کے لیے حکومت کا باقاعدہ تعاون بہت ضروری ہے اور بجٹ میں اس کی باقاعدہ گنجائش رکھنی چاہیے۔

۴۔ مختلف ڈویلپمنٹل سکیمیں (ترقیاتی) بنا کر باقاعدہ اے ڈی پی کے ذریعے کتابوں کی طباعت، عمارات مدرسہ، کتب خانہ اور تجربہ گاہوں کے لیے فنڈز مختص کیے جائیں۔

۵۔ سکولوں کی حد تک مدارس عربیہ کے فارغ التحصیل اساتذہ کے لیے بی۔اے، ایم۔اے پاس کرنا شرط نہ ہو۔

۶۔ ہر سطح کے قومی بینچوں میں کم از کم دو رکن مستند مدارس عربیہ کے فارغ التحصیل عالم ہونے چاہئیں۔

۷۔ مختلف شعبوں میں ملازمت کے لیے اہلیت و قابلیت کا جائزہ لینے اور دینی اساتذہ کی تقرری کی سفارش کرنے کے لیے ہر صوبہ میں ایک تین رکنی کمیٹی / بورڈ مقرر ہو جس میں تین رکن مقتدر علماء ہوں اور ایک ایک نمائندہ وزارت تعلیم و وزارت مذہبی امور سے لیا جائے۔ متعلقہ شعبوں کے سربراہ نامزد کردہ امیدواروں کو وسیع قلبی سے گورنمنٹ کے اداروں میں خدمت کا موقع دیں۔

اس کے علاوہ ارباب مدارس کو تعلیمی معیار کا انتہائی اہتمام کرنا چاہیے جن اساتذہ کو تدریس کے لیے مقرر کیا جائے وہ اس کے پوری طرح اہل ہوں۔ متعلقہ کتابوں کے پورے ماہر ہوں۔ درسیات میں رسوخ اور عبور ہو، محنتی اور فرض شناس ہوں۔ وہ محض ملازمت کی خاطر نہیں بلکہ سلف کا ذوق وشوق اور محنت ان کی نظر میں رہے۔

۸۔ مدارس کی تنظیم و اتحاد کے لیے قومی و مرکزی سطح پر ایک خود مختار دینی مدارس کے بورڈ کا قیام عمل میں لایا جائے اور چاروں صوبوں میں اس کی باقاعدہ ایک صوبائی شاخ قائم کی جائے۔ ان کی تشکیل میں علمائے دین و ناظمین دینی مدارس کو شامل کیا جائے اور جدید علوم کے ماہرین بھی اس کے رکن ہوں۔ اس بورڈ کو نصاب تعلیم کے تقرر، امتحانات کے انعقاد اور جملہ تعلیمی امور میں مکمل آزادی ہو۔

۹۔ دینی تعلیمی بورڈ صوبہ کے تمام دینی مدارس کا اور مدارس عربیہ کا جائزہ لینے کے بعد مستحکم طریقے سے مدارس کی رجسٹریشن کر کے انہیں باقاعدہ تصدیق نامہ جاری کرے اور اس طرح یہ مدارس باقاعدہ

Marfat.com

رجسٹرڈ ہوں۔

۱۰۔ دینی مدارس کے بورڈ کی جاری کردہ اسناد کو سرکاری حیثیت حاصل ہو اور اس کے لیے ترتیب ذیل کے ساتھ مراحل مقرر کیے جائیں:

درجہ ابتدائیہ	پرائمری	درجہ متوسط	میٹرک
درجہ عالیہ	بی۔اے	درجہ تخصص	ایم۔اے

۱۱۔ دینی مدارس اپنے تعلیمی معاملات میں مکمل طور پر آزاد و خود مختار ہوں اور ان کا مالی نظام عوامی تعاون اور حکومت کی امداد سے جاری رکھا جائے اور مرکزی و صوبائی دینی بورڈ کے جملہ اخراجات حکومت برداشت کرے۔

۱۲۔ مدارس کے نظام و نظم و ضبط کو بہتر بنانے اور باہم مربوط کرنے کے لیے نظام سرٹیفکیٹ اپنایا جائے اور بغیر سرٹیفکیٹ کے کسی بھی ادارے میں سروس کے لیے تجویز نہ کیا جائے۔

۱۳۔ دینی مدارس کے وفاق/تنظیم کو تسلیم کر لینے کے بعد ادب عربی، عالم عربی اور فاضل عربی کے امتحانات کی ضرورت باقی نہیں رہتی لہٰذا ان امتحانات اور اسناد کو ختم کر دیا جائے۔

۱۴۔ دینی مدارس سے جو طلباء فارغ التحصیل ہونے کے بعد اعلیٰ مذہبی تعلیم کے حصول کے لیے ملک سے باہر جانا چاہتے ہوں ان کو حکومت جدید علوم حاصل کرنے والوں کی طرح حوصلہ افزائی کرتے ہوئے سہولتیں مہیا کرے اور ان کے اخراجات برداشت کرے۔

۱۵۔ تربیتی درس گاہوں میں داخلہ کے لیے علماء کے بچوں اور دینی طلباء کے لیے نشستیں مخصوص کی جائیں۔

۱۶۔ حکومت نے زکوٰۃ اور عشر کا نظام اپنی تحویل میں لے رکھا ہے اس سلسلے میں دینی مدارس کے زیادہ سے زیادہ مصارف خود حکومت برداشت کرے۔

۱۷۔ صحافی، فوجی، بیرونِ ممالک پاکستانی اور دوسرے سرکاری ملازموں کے لیے الاٹمنٹ کے لیے رہائشی پلاٹ مقرر کیے جاتے ہیں علماء کو بھی ان میں باقاعدہ شامل کیا جائے۔

۱۸۔ دینی تعلیم کے فروغ و احیاء کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کی جائے اور ہر مکتب فکر کو مکمل آزادی اور سہولتیں دی جائیں۔

۱۹۔ دینی مدارس کا تعلیمی بورڈ ثانوی، اعلیٰ ثانوی اور یونیورسٹی تعلیم کے لیے نصاب اور نصابی کتب کی سفارش کرے۔

۲۰۔ تمام صوبوں میں دینی مدارس کے لیے امتحانی تعلیمی بورڈ کا قیام عمل میں لایا جائے۔

Marfat.com

۲۱۔ ملک کے بہت سے دینی مدارس و مکاتب ایسے ہیں جو نہایت محدود پیمانے پر اپنا کام کر رہے ہیں۔ اپنے محدود مالی وسائل کی وجہ سے ان کا بورڈ کے پورے نظام میں منسلک ہونا ممکن نہیں ہوگا لہٰذا جو مدارس اس بورڈ کے ساتھ منسلک نہ ہوسکیں ان کو رجسٹرڈ کر لیا جائے لیکن سند کی منظوری کے لیے بورڈ سے ملحق ہونا لازمی ہو۔

۲۲۔ مرکزی دینی وامتحانی تعلیمی بورڈ اور اس کی صوبائی شاخیں اپنے اپنے علاقوں میں کسی مکتب فکر کے نصاب اور نصابی کتب سے متعلق، اسی مکتب فکر کے رکن کی سفارشات کو حتمی اور آخری سمجھیں اور تسلیم کریں۔

۲۳۔ علماء اور طلباء کے لیے سفری سہولتیں مہیا کی جائیں۔

۲۴۔ دینی مدارس کے بورڈ کے صدر اور صوبائی دینی بورڈوں کے کنوینرز کو ہر دینی مدارس کے تجربہ کار معلمین میں سے دو سال کے لیے تمام مکاتب فکر سے ترتیب وار مقرر کیا جائے تاکہ صلاحیت کار کے مظاہرے کے ساتھ ساتھ ہر فرقہ کی نمائندگی بھی ہو جائے۔

۲۵۔ دینی تعلیم کے بورڈ کی یہ ذمہ داری ہو کہ وہ دینی تعلیم کو قومی تعلیم کے ساتھ ہم آہنگ ہونے میں زیادہ سے زیادہ مدد دے۔

۲۶۔ دینی تعلیم کے لیے مختص اداروں کو تعلیمی بورڈ اور یونیورسٹیاں تسلیم کریں۔

۲۷۔ بورڈ اور یونیورسٹی، دینی تعلیمی اداروں کے داخلی امتحانات کو تسلیم کرتے ہوئے ان تعلیمی اداروں کی سفارش پر بھی سرٹیفکیٹ اور ڈگریاں عطا کریں۔

۲۸۔ دینی مدارس کی اسناد جو دینی تعلیمی بورڈ اور یونیورسٹیاں یا وفاق / تنظیم وغیرہ جاری کریں اور جو ان کے حامل ہوں حکومت پاکستان اعلیٰ ملازمتوں اور مقابلے کے امتحانوں کے لیے انہیں تسلیم کرے۔

۲۹۔ مدارس کی بہتری اور مفادات کے مستقلاً تحفظ کے لیے مشاورتی مقصد کے تحت آل پاکستان ریلیجس ایجوکیشن ایڈوائزری بورڈ تشکیل دیا جائے جس میں سرکاری و غیر سرکاری ماہرین تعلیم شامل ہوں جس میں مختلف مسلکوں اور صوبوں کو نمائندگی دی جائے۔ اس بورڈ کے سربراہ وزیر تعلیم ہوں اور دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث، شیعہ مکاتب فکر کے علماء اس کے ارکان ہوں۔ اس بورڈ کی غرض وغایت یہ ہو کہ وہ دینی مدارس کے متعلقہ امور سے حکومت کی رہنمائی کرے، بالخصوص طلبہ واساتذہ کی فلاح و بہبود کے متعلق رہبری کرے۔ دینی تعلیم کے معیار کو بلند کرے، عصرِ جدید کے تقاضوں کے مطابق نصاب میں ترمیم کرے اور دینی مدارس کے فارغ التحصیل طلباء کو ملازمت کے مواقع فراہم کرنے میں مدد کرے۔ اسی طرح کی مشاورتی کمیٹیاں برائے دینی تعلیم صوبائی اور ڈویژن کی سطح پر بھی قائم کی جائیں۔

Marfat.com

۳۰۔ملک کے مالی وسائل کے پیش نظر ہر مسلک کے دینی مدارس کا انتخاب کر کے اقراء سرچارج ٹیکس کی مد سے مالی اعانت فراہم کی جائے۔تمام مدارس اپنے بینک اکاؤنٹ کھولیں اور کراسڈ چیک یا بینک ڈرافٹ کے ذریعے گرانٹ انہیں بھیجی جائے۔

۳۱۔دینی مدارس کے کتب خانوں کی بہتری و اصلاح کے لیے حکومت کی طرف سے انہیں باقاعدہ گرانٹ دی جائے اور کتابیں و رسالے فراہم کر کے مدد کی جائے۔

۳۲۔کسی بھی دینی مدرسہ کی رجسٹریشن و منظوری کے لیے معیار ذیل مقرر کیا جائے۔

(الف) کم از کم بیرونی طلبہ کی تعداد ۵۰ ہو۔

(ب) کم از کم اساتذہ کی تعداد ۵ ہو۔

(ج) مدرسہ کے لیے مناسب و موزوں عمارت کی موجودگی۔

(د) طلباء کے لیے اقامت گاہ و ہوسٹل موجود ہوں۔

(ہ) متعلقہ مسلک کے وفاق/تنظیم کے ساتھ باقاعدہ الحاق ہو۔

(و) قومی کمیٹی کے منظور شدہ نصاب کا مدرسہ میں اجراء کیا جائے۔

(ز) مرکزی کمیٹی کے مقرر کردہ امتحانی بورڈ کے تحت طلباء کو امتحانات دلائے جائیں۔

(ح) کتب خانہ کی موجودگی ضروری ہے۔کم از کم ۵۰۰ کتابوں پر مشتمل ہو۔

۳۳۔درج ذیل اغراض و مقاصد کے حصول کے لیے ایک وفاقی علماء اکیڈیمی قائم کی جائے۔حکومت اس اکیڈیمی میں تربیت کے لیے دینی مدارس کے ذہین طلباء کو وظائف دے۔ملک و بیرونِ ملک کے ممتاز ماہرین تعلیم اور اساتذہ کو تعلیم و تدریس کے لیے اس اکیڈیمی میں مقرر کیا جائے۔

(i) مدرسین، خطباء، آئمہ کی خصوصی تربیت کے لیے انتظام کرنا۔

(ii) دینی مدارس کے طلباء کو ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی کروانے کے لیے تربیت دینا۔

(iii) طلبہ کو فن تجوید و قرأت کی اعلیٰ تربیت دینا۔

(iv) اشاعت اسلام کے لیے اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل مبلغین پیدا کرنا۔

(v) علوم اسلامیہ میں تحقیق کا اہتمام کرنا۔بنیادی مآخذ و مصادر اسلامیہ کے دیگر زبانوں میں تراجم کروانا اور اسلامی لٹریچر کی طباعت و اشاعت کا اہتمام کرنا۔

یہ اکیڈیمی، اعلیٰ تعلیمی مرکز کی خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ تمام مکاتب فکر کے علماء کی اجتماع گاہ ہے جہاں انہیں ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو سمجھنے کا موقع ملے گا۔

Marfat.com

۳۴۔ ہر بڑے شہر، مرکزی صوبائی ہیڈکوارٹرز، ڈویژن کے صدر مقام اور ہر ضلعی صدر مقام پر ایک ایک ماڈل دینی دارالعلوم کا قیام حکومت کے زیر سایہ عمل میں لایا جائے جو دینی تعلیم کے لیے بہترین نمایاں اور مثالی اداروں کی حیثیت رکھتے ہوں۔

۳۵۔ مدرسہ کے قیام اور تعمیر سے پہلے موجودہ اور مستقبل کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہوئے منصوبہ بندی کی جائے اور اسی کے مطابق نقشہ بنوا کر تعمیر کے مرحلے مکمل کیے جائیں۔لیکن یہ ضروری ہے کہ منصوبہ کا مرکز بہر حال مسجد ہی رہے اور وہ مدارس اسلامی فن تعمیر کا شاہکار ہوں۔

۳۶۔ فیڈرل ہاسٹل دینی اداروں کے طلباء کے لیے قائم کیے جائیں جہاں تمام جدید ضروریات زندگی میسر ہوں اور مطبخ کا بہترین انتظام ہو۔

۳۷۔ طلبہ کو کھانا تین وقت ضرور ملنا چاہیے یعنی ناشتہ ظہرانہ اور عشائیہ۔کھانا وقت مقرر پر ملنا چاہیے اور طلبہ کی عزت نفس کو برقرار رکھنے کے لیے انہیں مطبخ کا پکا ہوا کھانا ہی کھلانا چاہیے۔

۳۸۔ دارالعلوم میں طلباء کی جسمانی صحت کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے اس مقصد کے لیے ڈاکٹر مقرر ہونا چاہیے جو ضرورت کے وقت اور مہینہ میں ایک بار ہر طالب علم کا طبی معائنہ کرتا رہے اور باقاعدہ ریکارڈ رکھے اور بیمار طلبہ کو ضروری علاج مہیا کیا جائے۔

۳۹۔ طلباء کا لباس صاف ستھرا اور باوقار ہونا چاہیے ان میں عزت نفس اور متانت پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ملک کے عام پبلک اور ماڈل سکولوں کی طرح ان کی بھی یونیفارم ہو جس کے لیے کوئی سا باوقار لباس تجویز کیا جا سکتا ہے۔

۴۰۔ مدرسہ میں داخل و خارج کا مکمل ریکارڈ رکھا جانا چاہیے اور مدرسہ کی حاضری کی پابندی لازمی قرار دی جائے۔

۴۱۔ جن طلباء کی سال میں حاضری تین چوتھائی سے کم ہو اسے امتحان کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔

۴۲۔ تدریسی عمل میں تحریر کی اہمیت کو پیش نظر رکھنا چاہیے اور طلبہ کو لکھنے کی بہت مشق کرانی چاہیے تا کہ ان کی ایک عام کمزوری پر قابو پایا جا سکے۔

۴۳۔ دینی تعلیم کے لیے خواتین کے الگ مدارس کا قیام اور عورتوں کے لیے دینی تعلیم کی ترقی بڑی ضروری ہے۔عورتوں کے لیے قرآن پاک اور حدیث شریف و بہشتی زیور کی تعلیم بہت ضروری ہے لہٰذا اس پر خصوصی توجہ کے ساتھ نصاب میں ہوم اکنامکس کشیدہ کاری اور سلائی وغیرہ کو بھی داخل کیا جائے۔خواتین کی دینی تعلیم دور حاضرہ کی ایک اہم ضرورت ہے۔

Marfat.com

۴۴۔ دینی مدارس کے وفاقوں، وفاق المدارس عربیہ پاکستان، تنظیم المدارس پاکستان بریلوی، وفاق المدارس سلفیہ اہلحدیث اور وفاق المدارس شیعہ پاکستان کے نمائندوں اور وزارت تعلیم و مذہبی امور کے نمائندوں پر مشتمل ایک امتحانی تعلیمی بورڈ کی تشکیل کی جائے جو درجات وسطانی فوقانی اور تخصص کے امتحانات کا انعقاد کر کے نتائج کا اعلان کرے اور اسناد کی تقسیم وغیرہ کے فرائض انجام دے۔

۴۵۔ دینی مدارس کے کل چار امتحانات منعقد ہوں جن میں تین قومی امتحانی بورڈ خود لے۔

(i) امتحان درجہ ابتدائی (مدارس خود لیں) (ii) امتحان درجہ وسطانی

(iii) امتحان درجہ فوقانی (iv) امتحان درجہ تخصص

۴۷۔ پاکستان کی تمام مساجد میں درجہ عالیہ یا فوقانی کے سند یافتہ علماء کا تقرر کیا جائے۔

۴۸۔ سرکاری وغیرہ سرکاری، اوقاف اور فوج کی مساجد کے خطباء کم از کم درجہ عالیہ یا فوقانی کے سند یافتہ ہوں۔

۴۹۔ مدارس تجوید و قرأت کے لیے نصاب بنایا جائے۔

۵۰۔ تحقیقی کام: ہمارے دینی مدارس تحقیقی مراکز بھی ہوا کرتے تھے اور ان سے متعلق ہزاروں علمائے کرام نے گرانقدر تحقیقی کتب تصنیف کیں۔ شاہ عبدالحق محدث دہلوی سو سے زیادہ کتب کے مصنف تھے۔ مولانا احمد رضا خان نے بھی لاتعداد کتب تصنیف کیں۔ شاہ ولی اللہ کے علمی کارناموں سے ایک دنیا واقف ہے۔ اسی طرح مولانا حسین احمد مدنی، ابوالکلام آزاد، مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا اشرف علی تھانوی اور مولانا مودودی نے لاتعداد کتابیں لکھیں اور ملت اسلامیہ کی بھرپور رہنمائی فرمائی اسی طرح سے تمام دینی مدارس کو وسائل مہیا کیے جائیں تاکہ وہ محض تدریسی نہیں بلکہ تحقیقی اداروں کے طور پر بھی اپنے فرائض انجام دیں۔

۵۱۔ اگرچہ سمعی وبصری آلات تعلیم سے خود سرکاری تعلیمی ادارے بھی کماحقہٗ استفادہ نہیں کر رہے تاہم ان کی اہمیت وافادیت کسی سے مخفی نہیں۔ دینی مدارس میں ان کا استعمال اس لیے بھی ممکن ہے کہ یہاں کسی بھی مدرسے میں طلبہ کی محدود تعداد طویل عرصہ تک اقامت پذیر رہتی ہے۔ اس لیے یہ طلبہ سلائیڈز کیسٹ وغیرہ کے ذریعے جدید انداز میں اپنی دینی و دنیاوی معلومات بڑھا سکتے ہیں اس کا ایک ضمنی فائدہ یہ بھی ہوگا کہ علمائے کرام میں جدید ذرائع ابلاغ کی مرعوبیت بھی ختم ہوگی اور ان کا مثبت ومفید پہلو بھی ان پر واضح ہوگا۔

Marfat.com

۵۲۔ سال میں ایک مرتبہ تعلیمی سیاحت کو بھی رواج دیا جاسکتا ہے تمام طلبہ کو اجتماعی تعلیم کے فروغ میں معروف لائبریریاں، یونیورسٹیاں، تاریخی مقامات وغیرہ کی سیر کرائی جائے اس طرح علمی معلومات میں بھی اضافہ ہوگا اور طلبہ میں وسعت نظر بھی پیدا ہوگی۔ نیز تفریح کے فطری تقاضوں کو بھی مثبت انداز میں پورا کیا جاسکے گا۔

۵۳۔ صباحی خطاب (اسمبلی):۔ بیشتر مدارس دینیہ میں صباحی خطاب (اسمبلی) کا کوئی اہتمام نہیں ہوتا مناسب رہے گا کہ اگر صبح کا آغاز اجتماعی شکل میں کیا جائے مدرسہ کے تمام طلبہ کسی ایک مقام پر جمع ہوں۔ ہر روز کوئی نہ کوئی استاد منتخب موضوعات پر درس قرآن مجید دے، طلبہ سے باری باری تقاریر کروائی جائیں تا کہ ان کو بھی فن خطابت میں مہارت حاصل ہو۔

۵۴۔ لازمی فوجی رتربیت:۔ جس طرح کالجز میں این سی سی (NCC) کی ٹریننگ کا سلسلہ ہے اسی طرح حکومت سے رابطہ کر کے دینی مدارس کے لیے بھی یہ سہولت حاصل کی جائے تا کہ دینی مدارس کے طلبہ جہاد کی علمی مشق حاصل کر سکیں اور ملک وقوم پر خدانخواستہ کوئی کڑا وقت آئے تو علمائے کرام ہر اول دستہ بن کر جہاد میں حصہ لے سکیں۔

۵۵۔ عملی کام کی تربیت:۔

یورپ وامریکہ وغیرہ میں بھی ہفتہ میں ایک روز عملی کام یا فیلڈ ورک شامل نصاب ہوتا ہے۔ لازم کرایا جائے کہ دینی مدارس کے طلبہ بھی مہینہ میں دو مرتبہ عملی کام کریں گے ان کاموں میں خود مدرسے کے کام کھیتی باڑی، رنگ وروغن تعمیر ومرمت یا فیلڈ میں دعوت تبلیغ اور خدمت خلق کے کام شامل ہو سکتے ہیں۔ اس طرح طلبہ مستعد رہیں گے ان کی صحت بھی اچھی ہوگی۔ مدارس نے اب جو اپنے طلبہ کو بہتر سہولتیں فراہم کرنی شروع کی ہیں تو ان کا ایک منفی نتیجہ یہ بھی نکلا ہے کہ مدارس کے طلبہ نازک مزاج اور بن گئے ہیں چنانچہ ضروری ہے کہ ان کو عملی کام کرنے کی بھی تربیت دلائی جائے۔

۵۶۔ ماحول:۔ اس کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں کہ ماحول بھی تعلیمی پروگرام پر مثبت ومنفی دونوں نقوش ڈالتا ہے، دینی مدارس کے ماحول کو بھی اسی نقطہ نظر سے ترتیب دینا چاہیے کہ طلبہ میں صحت مند خیالات پرورش پائیں اور ان کی سیرت وکردار کی اسلامی سانچے میں تعمیر ہو۔ اس کے لیے اقدامات ذیل کیے جائیں۔

i) مدرسہ کی عمارت کھلی ہو اور صاف ستھری ہو، تنگ وتاریک اور پر گھٹن ماحول میں پرورش پانے والے ذہنوں میں بھی تنگ نظری، تاریکی اور گھٹن پیدا ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

ii) طلبہ میں صفائی کے مقابلے کروائے جائیں ان کے کمرے صاف ستھرے ہوں، بستر ترتیب شدہ ہوں۔ کپڑے صاف اور اجلے ہوں، جوتے پالش ہوں یہ چیزیں ایمان کا حصہ ہیں لیکن دینی مدارس کے طلبہ نے انہیں اپنے لیے شجر ممنوعہ سمجھ رکھا ہے۔

iii) طلبہ کی تربیت کا خصوصی اہتمام کیا جائے، ناظم صلوٰۃ اور ناظم صفائی وغیرہ مقرر ہوں ان کا نظام الاوقات مقرر کر کے اس پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے۔

۵۷۔ زمانۂ حاضرہ کی نئی تحریکات کے بارے میں اسلامی نظریہ قائم کرنے کے لیے تقابل ادیان کی مناسب کتابوں کا طلبہ کے مطالعہ سے گزرنا بے حد ضروری ہے۔

۵۸۔ دینی مدارس کے نصاب میں معلومات عامہ کے فقدان کو بہت شدت سے محسوس کیا جاتا ہے لہٰذا طلبہ کو معلومات عامہ کی کتب اور اخبارات و رسائل کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

۵۹۔ اس پر عمومی اتفاق پایا جاتا ہے کہ منطق کی کتابوں میں تخفیف کی جائے اور قواعد "صرف ونحو" فارسی کے بجائے اردو میں پڑھائی جائے۔

۶۰۔ قومی اور صوبائی سطح پر مختلف مقابلے کے امتحانات میں انٹرویو کمیٹی میں ایک عالم دین کا تقرر بھی ہونا چاہیے تاکہ امیدواروں کی دینی معلومات کا جائزہ لیا جا سکے۔

۶۱۔ دینی مدارس کے فارغ التحصیل طلباء کو سرکاری ملازمت دینے کے سلسلے میں عمر کی خصوصی رعایت دی جائے۔

۶۲۔ دینی مدارس کو انکم ٹیکس سے مکمل طور پر مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

۶۳۔ فوجی فاؤنڈیشن اور پولیس فاؤنڈیشن کی طرز پر دینی مدارس ویلفیئر فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لایا جائے۔ جو طلباء اور مدرسین کی ویلفیئر کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کرے۔

دینی مدارس کی عمومی بہتری کے لیے تجاویز و سفارشات

۱۔ حکومت پاکستان دینی مدارس کی مکمل طور پر سرپرستی کرتے ہوئے سرکاری اداروں کی طرح ان اداروں کو بھی باقاعدگی سے بجٹ فراہم کرنے کے لیے اقدامات کرے۔

۲۔ مدارس کی تنظیم و اتحاد کے لیے قومی و مرکزی سطح پر ایک خود مختار دینی مدارس بورڈ کا قیام عمل میں لایا جائے، جس میں باقاعدہ تمام وفاق و تنظیمات کے ناظمین و علمائے کرام اور ماہرین تعلیم کو شامل کیا جائے تاکہ وہ دینی تعلیم کے جملہ امور کے انعقاد کو یقینی بنا سکیں۔

۳۔ سرکاری ملازمتوں کے دروازے تمام دینی مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ کے لیے کھول دیے جائیں

Marfat.com

اور وفاقی پبلک سروس کمیشن اور صوبائی پبلک سروس کمیشنوں کے امتحانات میں انہیں باقاعدہ شامل کیا جائے تاکہ یہ طلبہ ملک کی ترقی کے لیے نمایاں خدمات انجام دے سکیں۔

۴۔ مختلف ترقیاتی منصوبوں کے ذریعے کتابوں کی فراہمی، عمارت کی تعمیر اور تجربہ گاہوں کے لیے فنڈز مختص کیے جائیں۔

۵۔ دینی مدارس کی رجسٹریشن کے لیے ایک ریگولیٹری اتھارٹی بنائی جائے، جو دینی مدارس کے انتظام وانصرام کے لیے اقدامات کرے۔

۶۔ دینی مدارس سے فارغ التحصیل طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے ملکی اور غیر ملکی یونیورسٹیوں میں داخلہ کے لیے سکالرشپ دیئے جائیں۔ اس غرض کے لیے ایک دینی ہائیر ایجوکیشن کمیشن بنایا جائے جو اعلیٰ تعلیم کے لیے وسائل اور مواقع مہیا کرے۔

۷۔ دینی تعلیم کے نصاب میں جدت پیدا کی جائے۔ چنانچہ جدید تعلیم اور قدیم تعلیم کے درمیان خلیج کو ختم کرنے کے لیے دینی وعصری علوم کا امتزاج بہت ضروری ہے۔ اس غرض کے لیے دینی مدارس، اتحاد تنظیمات مدارس کے نمائندوں، ماہرین تعلیم اور حکومت پاکستان کو مل کر منصوبہ بندی اور کوششیں کرنی چاہئیں۔

۸۔ قومی تعلیم کے مربوط نظام کو دینی مدارس میں جاری کر کے اُن کو جدید سکولوں اور تعلیمی اداروں کے تعلیمی مواد اور نظام تعلیم کے قریب لایا جائے۔

۹۔ دینی اداروں کی اسناد کا رسمی اور جدید تعلیمی نظام کے تحت جاری کردہ تمام سرٹیفکیٹس اور ڈگری کے ساتھ معادلہ کیا جائے۔

۱۰۔ دینی اور عصری اداروں کے نصاب کو عملی تقاضوں کے مطابق تشکیل دینے کی ضرورت ہے، تاکہ طلبہ جو کچھ پڑھیں وہ ان کی سیرت وکردار اور شخصیت سازی میں مددگار ثابت ہو اور وہ اس کے ذریعے عملی زندگی کی مشکلات میں آگے بڑھنے کا حوصلہ سیکھیں۔ نیز ان کی تعلیم معاشی جدوجہد اور ملکی ترقی میں بھی کام آئے۔ حکومت پاکستان اس کے لیے مناسب اقدامات کرے۔

☆☆☆

Marfat.com

حواشی

۱۔ نوٹیفکیشن (تشہیر) نمبر ۸-۲۱۸/ اکیڈ-یو جی سی، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن، اسلام آباد جاری کردہ سال ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۵ء، ۱۹۸۷ء

۲۔ جائزہ مدارس (حافظ نذیر احمد)، ص ۷۱۹، جامعہ چشتیہ ٹرسٹ، فیصل آباد ۱۹۶۰ء

۳۔ روایتی تعلیمی اداروں کی افادیت (پروفیسر محمد قاسم مظہر)، ص ۶۵، ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ، نظام تعلیم نمبر، بھیرہ سرگودہا جولائی ۱۹۸۸ء

۴۔ روایتی تعلیمی اداروں کی افادیت (پروفیسر محمد قاسم مظہر)، ص ۶۶، ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ، نظام تعلیم نمبر، بھیرہ سرگودہا جولائی ۱۹۸۸ء

۵۔ دینی مدارس کی جامع رپورٹ ۱۹۸۸ء (وزارت تعلیم، اسلام آباد)، ص ۲، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۶۔ دینی مدارس اصلاح احوال کا انقلابی عمل (فرید پراچہ) ماہنامہ شمس الاسلام نظام تعلیم نمبر، ص ۸۵، بھیرہ سرگودہا، جولائی ۱۹۸۸ء

۷۔ دینی مدارس اصلاح احوال کا انقلابی عمل (فرید پراچہ) ماہنامہ شمس الاسلام، نظام تعلیم نمبر، ص ۸۵، بھیرہ سرگودھا، جولائی ۱۹۸۸ء

۸۔ نصاب تعلیم برائے مدرسہ عربیہ (مطبع مجتبائی پاکستان)، ص ۲۳، لاہور ۱۹۸۷ء

۹۔ رپورٹ قومی کمیٹی برائے دینی مدارس پاکستان، وزارت مذہبی اُمور، اسلام آباد، ص ۸۹، اسلام آباد ۱۹۷۹ء

۱۰۔ دینی مدارس پاکستان کی جامع رپورٹ ۱۹۸۸ء، (وزارت مذہبی اُمور، اسلام آباد)، ص ۵، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۱۱۔ مشائخ کانفرنس (تقاریر و تجاویز)، وزارت مذہبی اُمور، اسلام آباد، ص ۲۷، اسلام آباد ۱۹۸۲ء

Marfat.com

ضمیمہ جات

ضمیمہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
۱۔	پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی تصنیفات وتالیفات	۵۳۴ تا ۵۴۱
۲۔	پاکستان کے دینی مدارس کے کوائف کا جدول	۵۴۲

Marfat.com

ضمیمہ-۱

پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی تصنیفات وتالیفات

نمبر شمار	تصنیفات وتالیفات	مصنف
۱۔	بزمِ جانان (مطبوعہ اردو)	صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر
۲۔	تحفۃ الفقیہ (مطبوعہ سندھی)	مولانا حبیب اللہ صاحب
۳۔	ملفوظات پیر سید محمد راشد صاحب (مطبوعہ سندھی)	مترجم مفتی دُر محمد صاحب
۴۔	کلام اصغر (مطبوعہ سندھی)	پیر علی گوہر شاہ
۵۔	دیوان مسکین (فارسی)	مترجم مفتی محمد رحیم
۶۔	تعلیم آداب (مطبوعہ سندھی)	مولانا عبدالکریم مہروی
۷۔	اخلاق نامہ امام غزالی (مطبوعہ سندھی)	مولانا عبدالکریم مہروی
۸۔	معلم القرأت (مطبوعہ سندھی)	مولانا عبدالکریم مہروی
۹۔	تعلیم القرآن (مطبوعہ سندھی)	مولانا عبدالکریم مہروی
۱۰۔	نصیحت نیک (مطبوعہ سندھی)	مولانا عبدالکریم مہروی
۱۱۔	ضروری مسئلے (مطبوعہ سندھی)	مولانا عبدالکریم مہروی
۱۲۔	تعلیم نماز (مطبوعہ سندھی)	مولانا عبدالکریم مہروی
۱۳۔	عقائد اسلام جدید (مطبوعہ سندھی)	مولانا عبدالکریم مہروی
۱۴۔	نور الایمان جدید (مطبوعہ سندھی)	مولانا عبدالکریم مہروی
۱۵۔	قرآنی رسالہ انکشاف الحقیقت	الحاج مولانا محمد مبارک پلی
۱۶۔	معارف القرآن ۸ جلدیں (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع
۱۷۔	سیرت خاتم الانبیاء (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع
۱۸۔	آداب النبی (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع
۱۹۔	فتاوی دارالعلوم دیوبند (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع
۲۰۔	گناہ بے لذت (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع
۲۱۔	ختم نبوت (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع
۲۲۔	گناہوں کا کفارہ (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع

Marfat.com

۲۳۔ شہید کربلا (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع
۲۴۔ آلات جدیدہ (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع
۲۵۔ آداب المساجد ۸ جلدیں (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع
۲۶۔ ایمان اور کفر (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع
۲۷۔ غایات النسب (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع
۲۸۔ دستور قرآنی (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع
۲۹۔ پوتے کی میراث (مطبوعہ اردو)	مولانا مفتی محمد شفیع
۳۰۔ مقام صحابہ	مولانا مفتی محمد شفیع
۳۱۔ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں (مطبوعہ اردو)	مولانا نظام الدین
۳۲۔ قوائد فارسی (مطبوعہ اردو، فارسی)	مولانا جمیل احمد دہلوی
۳۳۔ ترجمہ قرآن مجید (مطبوعہ اردو)	مولانا عبدالستار
۳۴۔ صحیح بخاری شریف (مطبوعہ اردو)	مولانا عبدالستار
۳۵۔ مکمل نماز (مطبوعہ اردو)	مولانا عبدالوہاب
۳۶۔ حج نبوی (مطبوعہ اردو)	مولانا عبدالجلیل
۳۷۔ رسالہ بے نماز (مطبوعہ اردو)	مولانا عبدالستار
۳۸۔ واقعات اسلام (مطبوعہ اردو)	مولانا عبدالقہار
۳۹۔ رحمانی قاعدہ مطبوعہ عربی	قاری عبدالرحمٰن شجاع آباد
۴۰۔ بہار شریعت (مطبوعہ اردو)	مولانا عبدالمصطفٰی الازہری
۴۱۔ تفسیر الازہری (مطبوعہ اردو)	مولانا عبدالمصطفٰی الازہری
۴۲۔ رسالہ نورانیت مصطفٰی (مطبوعہ اردو)	مولانا محمد عبداللہ نعیمی
۴۳۔ پیغام حق (مطبوعہ سندھ)	مولانا محمد عبداللہ نعیمی
۴۴۔ بیاض نعیمیہ (مطبوعہ اردو)	مولانا محمد عبداللہ نعیمی
۴۵۔ عصر حاضر میں اسلام کیسے نافذ ہوا (مطبوعہ اردو)	مولانا محمد تقی عثمانی
۴۶۔ لغات القرآن	مولانا عبدالدائم
۴۷۔ المنہاج	مولانا قاری عبدالرشید
۴۸۔ العجالۃ النافعہ (عربی ترجمہ) معہ حاشیہ القلیقات الساطعہ	حافظ عبدالرشید اظہر
۴۹۔ امام بخاری اور ان کی تصنیف	حافظ عبدالرشید اظہر

Marfat.com

۵۰۔	سوانحیات مولانا محمد داؤد غزانوی	حافظ عبدالرشید اظہر
۵۱۔	امام خمینی اور ان کے عزائم	قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری
۵۲۔	تفسیر آیت کریمہ (عربی سے اردو ترجمہ)	مولانا محمود احمد غضنفر
۵۳۔	صحابہ کرام کے درخشندہ پہلو	مولانا محمود احمد غضنفر
۵۴۔	کتاب التوحید	مولانا محمود احمد غضنفر
۵۵۔	الوسیلہ	مولانا محمود احمد غضنفر
۵۶۔	اساتذہ مدارس عربیہ کی خدمت میں معروضات	مولانا خیر محمد
۵۷۔	حاصل محصول	مولانا محمد موسیٰ خان
۵۸۔	شرح محیط الدائرہ	مولانا محمد موسیٰ خان
۵۹۔	فلکیا جدیدہ	مولانا محمد موسیٰ خان
۶۰۔	البیان (قرآن مجید کا اردو ترجمہ)	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۶۱۔	معراج النبی	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۶۲۔	میلاد النبی	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۶۳۔	خزینۃ الناس	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۶۴۔	مقالات کاظمی	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۶۵۔	تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر والناظر	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۶۶۔	تصریح المقال	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۶۷۔	الحق المبین	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۶۸۔	جنگ آزادی	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۶۹۔	صمصام	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۷۰۔	فلسفہ قربانی	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۷۱۔	رد امکان کذب	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۷۲۔	حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۷۳۔	کتاب التراویح	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۷۴۔	قرآن و آسمان	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۷۵۔	تسبیح الرحمٰن	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۷۶۔	مذیلۃ النزاع (قوالی کے موضوع پر)	علامہ سید احمد سعید کاظمی

Marfat.com

۷۷۔	البشیر التحذیر	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۷۸۔	اسلام اور عیسائیت	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۷۹۔	اسلام اور سوشلزم	علامہ سید احمد سعید کاظمی
۸۰۔	الاکتساب فی الرزق المستطاب	مصنف امام محمد بن الحسن الشیبانی امام اعظم
	اردو ترجمہ	محمد سرفراز نعیمی
۸۱۔	خطبات عبید اللہ سندھی	صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر
۸۲۔	حضرت عائشہ کی فقہی خدمات	محمد سرفراز نعیمی
۸۳۔	ڈاکٹر طٰہٰ حسین کی علمی و ادبی خدمات	محمد سرفراز نعیمی
۸۴۔	حرمت خمر و خنزیر	محمد عارف نعیمی
۸۵۔	تعارف جامعہ نعیمیہ	مولٰنا محمد اول شاہ
۸۶۔	تذکرہ المحدثین	علامہ غلام رسول سعیدی
۸۷۔	ذکر بالجہر	علامہ غلام رسول سعیدی
۸۸۔	مقالات سعیدی	علامہ غلام رسول سعیدی
۸۹۔	شرح مسلم شریف	علامہ غلام رسول سعیدی
۹۰۔	توضیح البیان	علامہ غلام رسول سعیدی
۹۱۔	تاریخ نجد و حجاز	علامہ غلام رسول سعیدی
۹۲۔	مقام ولایت و نبوت	علامہ غلام رسول سعیدی
۹۳۔	التوسل (مطبوعہ عربی)	مولانا مفتی عبد القیوم ہزاروی
۹۴۔	تاریخ حجاز	مولانا مفتی عبد القیوم ہزاروی
۹۵۔	دینی تعلیم علماء دین کی نظر میں	مولانا مفتی عبد القیوم ہزاروی
۹۶۔	مجموعہ علمی مقالات	مولانا مفتی عبد القیوم ہزاروی
۹۷۔	تذکرہ اکابر اہل سنت	مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری
۹۸۔	المرضاتہ حاشیہ مرقاۃ منطق	مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری
۹۹۔	فضل حق حاشیہ نام حق	مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری
۱۰۰۔	حاشیہ کریما	مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری
۱۰۱۔	حاشیہ برائع منظوم	مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری
۱۰۲۔	مبحث التوسل (عربی)	مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری
۱۰۳۔	حاشیہ تحفہ نصائح	مولانا محمد عبد الحکیم شرف قادری

Marfat.com

۱۰۴۔ ترجمہ مدارج النبوت فارسی (اردو)	مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری
۱۰۵۔ لمحات شمیہ حاشیہ فوائد مکیہ (اردو)	مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری
۱۰۶۔ سوانح سراج الفقہا	مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری
۱۰۷۔ برکات آل رسول ترجمہ الشرف المؤبد لآل محمد	مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

(مطبوعہ اردو)

۱۰۸۔ احسن الکلام فی مسئلہ القیام	مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری
۱۰۹۔ ترجمہ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات (مطبوعہ اردو)	مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری
۱۱۰۔ غایۃ الاحتیاط فی مسئلہ الاسقاط	مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری
۱۱۱۔ جامع ترمذی دوجلد (اردو ترجمہ)	مولانا محمد صدیق ہزاروی
۱۱۲۔ حصن حصین (اردو ترجمہ)	مولانا محمد صدیق ہزاروی
۱۱۳۔ تعارف علماء اہل سنت	مولانا محمد صدیق ہزاروی
۱۱۴۔ دو نامور مجاہد	مولانا محمد صدیق ہزاروی
۱۱۵۔ ترجمہ غنیۃ الطالبین (اردو ترجمہ)	مولانا محمد صدیق ہزاروی
۱۱۶۔ بابرکت راتیں	مولانا محمد صدیق ہزاروی
۱۱۷۔ ریاض الصالحین (اردو ترجمہ)	مولانا محمد صدیق ہزاروی
۱۱۸۔ شمائل ترمذی (اردو ترجمہ)	مولانا محمد صدیق ہزاروی
۱۱۹۔ تعلیمات رضا	مولانا محمد صدیق ہزاروی
۱۲۰۔ وسیلہ کی شرعی حیثیت (مفاہیم کے ایک باب کا ترجمہ)	مولانا محمد صدیق ہزاروی
۱۲۱۔ مرآۃ التصانیف	مولانا حافظ عبدالستار سعیدی
۱۲۲۔ ترجمہ سنن نسائی (مطبوعہ اردو)	مولانا حافظ عبدالستار سعیدی
۱۲۳۔ ترجمہ الاصول الاربعہ (مطبوعہ اردو)	مولانا حافظ عبدالستار سعیدی
۱۲۴۔ مصنفین صحاح ستہ اور ان کی شرائط	مولانا حافظ عبدالستار سعیدی
۱۲۵۔ اعلیٰ حضرت بریلوی کی سیاسی خدمات	مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ عقیل
۱۲۶۔ ارتقاء فقہ اسلامی	مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ عقیل
۱۲۷۔ شاہ جیلاں بے مثال مبلغ اسلام	مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ عقیل

Marfat.com

۱۲۸۔	مسلمان خواتین کی علمی خدمات	مولانا سید غلام مصطفےٰ شاہ عقیل
۱۲۹۔	علم منطق اور اس کی ضرورت	مولانا غلام نصیر الدین چشتی گولڑوی
۱۳۰۔	شرح اربعین نووی	مولانا غلام نصیر الدین چشتی گولڑوی
۱۳۱۔	ترجمہ تمہید ابوشکور سالمی	مولانا غلام نصیر الدین چشتی گولڑوی
۱۳۲۔	سر مکتوم ردّ عقد اُم کلثوم	مولوی محمد عباس
۱۳۳۔	صفوان ردّ تحریف قرآن	مولوی طالب حسین
۱۳۴۔	رحماء بینہم	مولوی ذاکر حسین
۱۳۵۔	ردّ مسئول فی ردّ بنات رسول	مولوی کرار حیدر
۱۳۶۔	ہلک من غصب الفدک	مولوی سید سجاد حسین
۱۳۷۔	مقدس تحریک اثبات عزاداری	مولوی سید محمد حسنین
۱۳۸۔	فیوض الباری شرح بخاری	مولانا سید محمود احمد رضوی
۱۳۹۔	خصائص مصطفےٰ	مولانا سید محمود احمد رضوی
۱۴۰۔	جامع الصفات	مولانا سید محمود احمد رضوی
۱۴۱۔	روح ایمان	مولانا سید محمود احمد رضوی
۱۴۲۔	بیعت رضوان	مولانا سید محمود احمد رضوی
۱۴۳۔	مکالمہ	مولانا سید محمود احمد رضوی
۱۴۴۔	اسرار مذہب شیعہ	مولانا سید محمود احمد رضوی
۱۴۵۔	چکڑالویت	مولانا سید محمود احمد رضوی
۱۴۶۔	معراج النبوی	مولانا سید محمود احمد رضوی
۱۴۷۔	لغات القرآن	مولانا عبدالدائم
۱۴۸۔	توضیح المسائل (فقہی مسائل)	مولانا شیخ اختر عباس
۱۴۹۔	مفاتیح الجنان	مولانا شیخ اختر عباس
۱۵۰۔	اصولِ کافی	مولانا شیخ اختر عباس
۱۵۱۔	ترجمہ قرآن مجید معہ مختصر تفسیر	مولانا شیخ اختر عباس
۱۵۲۔	اسلامی حکومت کا مختصر خاکہ	مولانا محمد اسماعیل سلفی

Marfat.com

۱۵۳	مسئلہ حیات النبی	مولانا محمد اسماعیل سلفی
۱۵۴	جماعتِ اسلامی کا نظریہ حدیث	مولانا محمد اسماعیل سلفی
۱۵۵	حدیث کی تشریعی حیثیت	مولانا محمد اسماعیل سلفی
۱۵۶	مقام حدیث قرآن کی روشنی میں	مولانا محمد اسماعیل سلفی
۱۵۷	مسئلہ زیارت قبور	مولانا محمد اسماعیل سلفی
۱۵۸	تحریک اہلحدیث اور اس کی خدمات	مولانا محمد اسماعیل سلفی
۱۵۹	عیدالفطر اور اس کے احکام ومسائل	مولانا محمد اسماعیل سلفی
۱۶۰	ترجمہ مشکوٰۃ شریف	مولانا محمد اسماعیل سلفی
۱۶۱	ترجمہ سبعہ معلقہ معہ مقدمہ وتشریحات	مولانا محمد اسماعیل سلفی
۱۶۲	شہادت حسین	مولانا سید محمد داؤد غزنوی
۱۶۳	مسئلہ توحید	مولانا سید محمد داؤد غزنوی
۱۶۴	نماز مسنون	مولانا سید محمد داؤد غزنوی
۱۶۵	اسلامی دستور	مولانا سید محمد داؤد غزنوی
۱۶۶	محدثین کی علمی ودینی خدمات	مولانا سید محمد داؤد غزنوی
۱۶۷	اسلام اور انہدام قبور	مولانا سید محمد داؤد غزنوی
۱۶۸	سوانح حیات حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی	حافظ عبدالرشید اظہر
۱۶۹	امام بخاری اور ان کی تصنیف	حافظ عبدالرشید اظہر
۱۷۰	العجالۃ النافعہ (عربی ترجمہ معہ حاشیہ القلیات الساطعہ)	حافظ عبدالرشید اظہر
۱۷۱	امام خمینی اور ان کے عزائم	قاضی محمد اسلم سیف فیروز پوری
۱۷۲	صحابہ کرام کے درخشندہ پہلو	مولانا محمود احمد غضنفر
۱۷۳	کتاب التوحید	مولانا محمود احمد غضنفر
۱۷۴	تفسیر آیت کریمہ	مولانا محمود احمد غضنفر
۱۷۵	انتخاب حدیث	مولانا عبدالغفار حسن
۱۷۶	حبیب رضا	علامہ شاہ محمد عارف اللہ قادری
۱۷۷	رحمتِ کائنات	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی

Marfat.com

۱۷۸۔ انوار الحدیث	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
۱۷۹۔ تذکرہ المفسرین	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
۱۸۰۔ معارف القرآن	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
۱۸۱۔ نجات دارین	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
۱۸۲۔ مجموعہ درس قرآنی	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
۱۸۳۔ قرآن عزیز کی آسان تفسیر	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
۱۸۴۔ خلاصہ فقہ حنفی	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
۱۸۵۔ شان صحابہ	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
۱۸۶۔ روحانی تحفہ	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
۱۸۷۔ گانا بجانا قرآن وحدیث کی روشنی میں	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
۱۸۸۔ سنت الانبیاء	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
۱۸۹۔ برکات وضو	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
۱۹۰۔ آغوش رحمت	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی
۱۹۱۔ راہ سنت	مولانا ابوالزاہد سرفراز خان صفدر
۱۹۲۔ راہ ہدایت	مولانا ابوالزاہد سرفراز خان صفدر
۱۹۳۔ صرف ایک اسلام (بجواب دو اسلام از برق)	مولانا ابوالزاہد سرفراز خان صفدر
۱۹۴۔ احسن الکلام دو جلد	مولانا ابوالزاہد سرفراز خان صفدر
۱۹۵۔ الکلام الحاوی	مولانا ابوالزاہد سرفراز خان صفدر
۱۹۶۔ تبرید المناظر	مولانا ابوالزاہد سرفراز خان صفدر
۱۹۷۔ معجزہ وکرامت	مولانا ابوالزاہد سرفراز خان صفدر
۱۹۸۔ ردّ بدعات	مولانا ابوالزاہد سرفراز خان صفدر
۱۹۹۔ گلدستۂ توحید	مولانا ابوالزاہد سرفراز خان صفدر
۲۰۰۔ عربی حاشیہ سنن نسائی شریف	مولانا محمد عطاء اللہ حنیف لاہور
۲۰۱۔ کتاب الصلوٰۃ	محمد عبداللہ علوی
۲۰۲۔ مسئلہ داڑھی کی شرعی حیثیت	مولٰینا سید محمود الحسن

Marfat.com

۲۰۳۔ ضیاءالقرآن (تفسیر قرآن مجید) پانچ جلد	پیر محمد کرم شاہ الازہری
۲۰۴۔ سنت خیر الانام	پیر محمد کرم شاہ الازہری
۲۰۵۔ الصدق والکذب فی الاسلام (مقام صدق)	مولانا عبدالحق
۲۰۶۔ علمائے ہند کے شاندار کارنامے	مولانا عبدالحق
۲۰۷۔ سوانح حیات حضرت مولانا خواجہ عبدالمالک نقشبندی	مولانا عبدالحق
۲۰۸۔ سوانح حیات حضرت الشیخ مولانا دوست محمد قریشی	مولانا عبدالحق
۲۰۹۔ القادیانی ومعتقداتہ (عربی) شائع کردہ شعبہ تصنیف ادارہ	مرکزیہ دعوت وارشاد چنیوٹ
۲۱۰۔ قادیانی اوران کے عقائد (اردو) شائع کردہ شعبہ تصنیف ادارہ مرکزیہ	دعوت وارشاد چنیوٹ
۲۱۱۔ قادیانی اوران کے عقائد (انگلش)	دعوت وارشاد چنیوٹ
۲۱۲۔ تصویر کے دورخ (اردو)	دعوت وارشاد چنیوٹ
۲۱۳۔ پنجابی نبی (اردو)	دعوت وارشاد چنیوٹ
۲۱۴۔ انگریزی نبی (اردو)	دعوت وارشاد چنیوٹ
۲۱۵۔ فاتح ربوہ (اردو)	دعوت وارشاد چنیوٹ
۲۱۶۔ میں نے مرزائیت کیوں چھوڑی (اردو)	دعوت وارشاد چنیوٹ
۲۱۷۔ الحق الصریح فی حیات المسیح (اردو)	دعوت وارشاد چنیوٹ
۲۱۸۔ ابن مریم زندہ ہے حق کی قسم (اردو)	دعوت وارشاد چنیوٹ
۲۱۹۔ دینی فکر (اردو)	دعوت وارشاد چنیوٹ
۲۲۰۔ ختم نبوت قرآن کی روشنی میں (اردو)	دعوت وارشاد چنیوٹ
۲۲۱۔ خاتم الانبیاء اور بزرگانِ دین (اردو)	دعوت وارشاد چنیوٹ
۲۲۲۔ علم القرآن	مولانا محمد تقی عثمانی
۲۲۳۔ حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق	مولانا محمد تقی عثمانی
۲۲۴۔ عصمت انبیاء وعظمت صحابہ	مولانا محمد یوسف بنوری
۲۲۵۔ بارگاہِ رسالت اور بزرگان دیوبند	مولانا محمد عبداللہ (بھکر)
۲۲۶۔ علمائے دیوبند اور مشائخ پنجاب	مولانا محمد عبداللہ (بھکر)

Marfat.com

Books In English Language

227. Why Religion	S.Z. Hasan
228. Principles of islam	M.A.A .Siddiqui
229.Quest for the happines	M.A.A .Siddiqui
230. Islam versus Marxsim	F.R. Ansari
231. Science and God	F.S. Shamim Ahmad.
232. Islam and Christianity	F.R. Ansari
233. Foundation of Faith	F.R. Ansari
234. Which Religion	F.R. Ansari
235. Islam and western civilization	F.R. Ansari
236. Beyond Death	F.R. Ansari
237. Philosphy of worship in islam	F.R. Ansari
238. Truth and Islam	Hafiz Shabbi ul Hasan

Marfat.com

ضمیمہ-۲

پاکستان کے دینی مدارس کے کوائف کا صوبہ وار جدول (سال جون ۲۰۱۴ء تک)

صوبے کا نام	تعداد مدارس	منظور شدہ	کل وقتی	الحاق تنظیم / وفاق	دیوبندی	بریلوی	اہلحدیث	شیعہ	دیگر بلا تخصیص
سندھ	۶۹۸۵	۶۹۸۵	۵۵۰۰	۶۶۰۰	۳۶۰۰	۲۳۰۰	۴۰۰	۲۰۰	۳۸۵
پنجاب	۱۴۷۶۸	۱۴۷۶۸	۱۰۲۰۰	۱۴۵۴۷	۸۵۰۰	۵۰۰۰	۸۷۲	۱۷۵	۲۲۱
خیبر پختونخوا	۱۶۵۴	۱۶۵۴	۱۵۰۰	۱۵۵۰	۸۰۰	۵۳۰	۱۵۰	۷۰	۱۰۴
بلوچستان	۲۷۰۴	۲۷۰۴	۲۳۰۵	۲۵۵۶	۱۵۷۸	۸۳۴	۹۳	۵۱	۱۴۸
آزاد کشمیر	۳۵۰	۲۳۵	۳۸۵	۳۰۶	۱۵۱	۱۰۰	۴۰	۱۵	۴۴
اسلام آباد	۱۸۷	۱۸۷	۱۸۰	۱۶۵	۷۰	۶۰	۲۵	۱۰	۲۲
شمالی علاقہ جات	۲۵۰	۲۵۰	۱۸۰	۲۴۰	۱۲۰	۶۰	۴۰	۲۰	۱۰
میزان	۲۶۸۹۸	۲۶۷۸۳	۲۰۱۵۰	۲۵۹۶۴	۱۴۸۱۹	۸۹۸۴	۱۶۲۰	۵۴۱	۹۳۴

نوٹ: سال ۲۰۱۴ء تک دینی مدارس کی تعداد بڑھ کر ۲۶۸۹۸ چھبیس ہزار آٹھ سو اٹھانوے ہو گئی ہے جن میں تقریباً ۲۵ لاکھ دینی طلبہ اس وقت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

Marfat.com

کتابیات

(الف)

۱۔ اخبار الاخیار، شیخ عبدالحق محدث دہلوی، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی ۱۹۶۳ء

۲۔ اُسدُ الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، علامہ ابن الاثیر علی بن محمد بن محمد، جلد سوم دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۳۳۷ھ

۳۔ اسلامی نظام تعلیم کا چودہ سوسالہ مرقع، انتظام اللہ شہابی، مطبع سعدی قرآن محل کراچی

۴۔ اسلامی نظام تعلیم، ریاست علی ندوی، معارف اعظم گڑھ ۱۹۲۸ء

۵۔ اساتذہ مدارس عربیہ کی خدمت میں معروضات، مولانا خیر محمد، خیر المدارس مطبع ایور گیرین ملتان ۱۹۶۶ء

۶۔ اصول فقہ اور شاہ ولی اللہ، ڈاکٹر مظہر بقاء، ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد پہلا ایڈیشن ۱۹۷۳ء

۷۔ اکابر علمائے دیو بند، مولانا محمد زکریا، دار الاشاعت، مولوی مسافر خانہ کراچی

۸۔ انوار رضا، ادارہ ضیاء القرآن، ناشر ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور پہلا ایڈیشن ۱۹۸۶ء

(ب)

۹۔ برصغیر میں مدارس کا نظام تعلیم، بختیار صدیقی، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور

۱۰۔ البیرونی، مولوی سید حسن برنی، انجمن ترقی اردو، اورنگ آباد دکن

(پ)

۱۱۔ پاکستان کے دینی مدارس کی ڈائریکٹری، اسلامک ایجوکیشن ریسرچ سیل، حکومتِ پاکستان، وزارتِ تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

۱۲۔ پاکستان کے دینی مدارس کے علمائے کرام کی ڈائریکٹری، اسلامک ایجوکیشن ریسرچ سیل حکومتِ پاکستان، وزارتِ تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۷ء

(ت)

۱۳۔ تاریخ اجمیر، مرتضائی پریس، آگرہ

۱۴۔ تاریخ بغداد، علامہ ابوبکر احمد بن علی بن، ثابت، جلد دوم (مطبوعہ) مطبع السعادۃ ۱۳۴۹ھ

۱۵۔ تاریخ تعلیم و تربیت اسلامیہ، ڈاکٹر احمد شبلی، ترجمہ محمد حسین خان زبیری، ادارہ ثقافتِ اسلامیہ پاکستان ۱۹۶۳ء

۱۶۔ تاریخ دار العلوم دیو بند، مولانا محمد طیب، دار الاشاعت، مولوی مسافر خانہ کراچی

Marfat.com

۱۷۔ تاریخ دیوبند، سید محبوب علی رضوی، اشوک پریس دہلی
۱۸۔ تاریخ سندھ، مولانا اعجاز الحق قدوسی، سندھ مسلم ادبی سوسائٹی حیدر آباد
۱۹۔ تاریخ سندھ (کلسوٹ) غلام رسول مہر، سندھی ادبی بورڈ، حیدر آباد ۱۹۵۸ء
۲۰۔ تاریخ فرشتہ، (حکیم محمد قاسم فرشتہ) اردو ترجمہ عبدالحی خواجہ، جلد اول، غلام علی اینڈ سنز، لاہور
۲۱۔ تاریخ قدیم سندھ، مرزا قلیچ بیگ، حیدر آباد ۱۹۲۱ء
۲۲۔ تاریخ قاسم العلوم ملتان، عبدالبر محمد قاسم مطبع ایور گرین ملتان ۱۹۷۶
۲۳۔ تاریخ مشائخ چشت، خلیق احمد نظامی، مطبع دار المؤلفین، اسلام آباد
۲۴۔ تاریخ ہندوستان، مولوی محمد ذکاء اللہ دہلوی، علی گڑھ ۱۹۱۵ء
۲۵۔ تذکرہ شاہ ولی اللہ، علامہ مناظر احسن گیلانی، نفیس اکیڈمی، اردو بازار، کراچی ۱۹۸۳ء
۲۶۔ تذکرہ مصنفین درس نظامی، پروفیسر اختر راہی، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور
۲۷۔ تذکرہ اولیائے کرام سید صباح الدین، دبستان لاہور ۱۹۲۸ء
۲۸۔ تذکرہ مشاہیر سندھ، مولانا دین محمد وفائی، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ، حیدر آباد سندھ ۱۹۷۴ء
۲۹۔ تراجم الفضلاء، فضل حق خیر آبادی مطبوعہ مکتبہ نولکشور پریس لکھنؤ
۳۰۔ تعلیم کی کہانی، پروفیسر شبیر احمد، کفایت اکیڈمی ۱۹۷۴ء

(ج)

۳۱۔ جائزہ مدارس عربیہ، اسلامیہ مغربی پاکستان، حافظ نذر احمد، جامعہ چشتیہ ٹرسٹ فیصل آباد ۱۹۶۰ء

(ح)

۳۲۔ حقیقت رامپور، ضیاء الحق، بدایون ۱۹۴۰ء
۳۳۔ حیات حافظ رحمت خان، سید الطاف علی بریلوی، مجلس نشر و اشاعت، اسلامی کراچی
۳۴۔ حیات عبدالحی، مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، مجلس نشر و اشاعت، اسلامی کراچی ۱۹۵۸ء

(خ)

۳۵۔ خطبات عبیداللہ سندھی، صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، شعبہ نشر و اشاعت رکن الاسلام ایجوکیشنل سوسائٹی، ہیر آباد، حیدر آباد

(د)

۳۶۔ دار العلوم دیوبند کی صد سالہ زندگی، مولانا محمد طیب، طبع دیوبند

Marfat.com

۳۷۔ دینی مدارس پاکستان کی جامع رپورٹ، اسلامک ایجوکیشن ریسرچ سیل، حکومت پاکستان وزارت تعلیم، اسلام آباد ۱۹۸۸ء

(ر)

۳۸۔ رپورٹ قومی کمیٹی برائے دینی مدارس پاکستان، وزارت مذہبی امور حکومت پاکستان اسلام آباد ۱۹۷۹ء

۳۹۔ رودکوثر، ڈاکٹر شیخ محمد اکرام، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور ۱۹۷۹ء

(س)

۴۰۔ سندھ کے دینی مدارس (سندجا اسلامی درسگاہ) ڈاکٹر محمد جمن تالپور، صوبائی ہجرہ کمیٹی، سندھ ثقافتی ادارہ ۱۹۸۲ء

۴۱۔ سندھ کی عربی درسگاہیں، (مقالہ برائے ڈگری قانون)، سید یعقوب شاہ، سندھ یونیورسٹی (غیر مطبوعہ)

۴۲۔ سوانح قاسمی، مولانا مناظر احسن گیلانی، جلد اول و دوم طبع دیوبند

۴۳۔ سیرت مولانا محمد علی مونگیری، سید محمد الحسنی، مجلس نشریات اسلام کراچی

۴۴۔ سیرت المتاخیرین، پروفیسر عباسی، جلد اول لاہور

(ش)

۴۵۔ (شاہ ولی اللہ اور ان کی سیاسی تحریک)، عبید اللہ سندھی، حیدر آباد

۴۶۔ شاہ ولی اللہ اور ان تعلیم، پروفیسر غلام حسین جلباٹی، شاہ ولی اللہ اکیڈیمی، حیدر آباد

(ص)

۴۷۔ صد سالہ دیوبند نمبر، ادارہ دارالعلوم دیوبند، مطبع دارالعلوم دیوبند

(ط)

۴۸۔ طبقات القراء علامہ شمس الدین ذہبی، مطبوعہ کلکتہ

۴۹۔ طبقات ناصری، سراج الدین عفیف/قاضی منہاج الدین السراج جرجانی کلکتہ ۱۸۴۴ء

(ع)

۵۰۔ علماء ہند کا شاندار ماضی، مولانا محمد میاں، مکتبہ رشیدیہ، کراچی

۵۱۔ علم حدیث میں سندھ کا حصہ، مقالہ ڈاکٹریٹ، (غیر مطبوعہ) حکیم محمد قاسم عینی، سندھ یونیورسٹی ۱۹۸۲ء

۵۲۔ عہدِ اسلامی کا ہندوستان، ڈاکٹر شیخ محمد اکرام، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور ۱۹۷۹ء

Marfat.com

۵۳۔ عصرِ حاضر میں اسلام کیسے نافذ ہوا، مولانا محمد تقی عثمانی، مکتبہ دارالعلوم، کراچی ۱۳۹۷ھ
۵۴۔ علماء کنونشن (تقاریر و تجاویز) وزارت مذہبی امور، حکومت پاکستان، اسلام آباد ۱۹۸۰ء
۵۵۔ علماء کنونشن (تقاریر و تجاویز) وزارت مذہبی امور، حکومت پاکستان، اسلام آباد ۱۹۸۴ء

(ف)

۵۶۔ فتوحات فیروز شاہی، ضیاء برنی جلد سوم دہلی ۸۵۳ھ

(ق)

۵۷۔ قیصر التواریخ، کمال الدین حیدر، مطبع نولکشور پریس لکھنؤ ۱۹۰۷ء

(ک)

۵۸۔ کتاب الخطط والاثار (تقی الدین ابی العباس احمد بن علی المقریزی)، جلد دوم، مطبوعہ دار صادر بیروت ۱۲۹۹ھ

(م)

۵۹۔ مختصر تاریخ ہند، سید ابوظفر ندوی، دار المعارف اعظم گڑھ ۱۹۳۸ء
۶۰۔ مسلک دارالعلوم دیوبند، مولانا محمد طیب، دارالاشاعت، مولوی مسافر خانہ کراچی
۶۱۔ مسند امام احمد بن حنبل، امام احمد بن حنبل، جلد سوم، مطبوعہ قاہرہ مصر ۱۳۰۶ھ
۶۲۔ مسلم ثقافت ہندوستان میں، عبدالمجید سالک، اسلامک پبلی کیشنز لاہور
۶۳۔ مسلم خواتین کی تعلیم، محمد امین زبیری، کراچی ۱۹۶۱ء
۶۴۔ مشائخ کانفرنس (تقاریر و تجاویز)، وزارتِ مذہبی امور، حکومت پاکستان، اسلام آباد ۲۲۔ ستمبر ۱۹۸۲ء
۶۵۔ مفتاح کنوز السنۃ، سید رشید رضا، صفحہ ۳ مقدمہ مطبوعہ مصر ۱۹۳۵ء
۶۶۔ مقدمہ بذل القوہ، مولانا امیر احمد مخدوم العباسی، مطبوعہ سندھی ادبی بورڈ حیدر آباد ۱۳۸۶ھ
۶۷۔ مقدمہ نزہۃ الخواطر، مولانا عبد العلی بن علامہ عبد الحی الحسنی لکھنوی، مطبوعہ دائرہ معارف عثمانیہ، حیدر آباد دکن
۶۸۔ مقالات سیرت (چھٹی قومی سیرت کانفرنس)، وزارت مذہبی امور، حکومت پاکستان، اسلام آباد ۱۹۸۲ء
۶۹۔ مقالہ متعلقہ سوانح، مولانا منت اللہ رحمانی
۷۰۔ مقالات پیر محمد کرم شاہ الازہری (پروفیسر حافظ احمد بخش)، جلد اول دوم، مطبع ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور جنوری ۱۹۹۰ء
۷۱۔ موج کوثر، ڈاکٹر شیخ محمد اکرام، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور

Marfat.com

۷۲۔ مولینا عبید اللہ سندھی، مولانا محمد سرور، لاہور ۱۹۶۴ء

(ن)

۷۳۔ نصابِ تعلیم مظہر العلوم کھڈہ کراچی (حافظ محمد اسماعیل) ۱۹۸۱ء

۷۴۔ نصاب تعلیم برائے مدارس عربیہ پاکستان، سید محمد سلیم، مطبع مجتبائی پاکستان، لاہور

۷۵۔ نفاذ اسلام کنونشن (تقاریر و تجاویز) وزارت مذہبی امور، حکومتِ پاکستان، جنوری ۱۹۸۵ء

۷۶۔ نصاب تعلیم جامعہ ملیہ اسلامیہ معہ مقدمہ مولانا محمد علی جوہر مطبوعہ خادم کعبہ بمبئی، ۹۔ جون ۱۹۲۱ء

(ہ)

۷۷۔ ہندوستان میں عربوں کی حکومتیں، قاضی اطہر مبارکپوری، مطبوعہ مکتبہ عارفین کراچی ۱۹۶۷ء

۷۸۔ ہندوستان کی قدیم اسلامی درسگاہیں، مولوی ابوالحسنات ندوی، مکتبہ خاور، لاہور ۱۹۷۹ء

۷۹۔ ہندو پاکستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، پروفیسر سید محمد سلیم، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور ۱۹۸۰ء

۸۰۔ ہندوستانی مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت، علامہ مناظر احسن گیلانی، ندوۃ المصنفین دہلی

اخبارات

۸۱۔ روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۶۔ جون ۱۹۸۶ء

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۷۔ جولائی ۱۹۸۶ء

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۸۔ جولائی ۱۹۸۶ء

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۶۔ نومبر ۱۹۸۶ء

ہفت روزہ الاسلام۔ ۸۔ اپریل ۱۹۸۷ء

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۳۔ مئی ۱۹۸۷ء

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۸/ اکتوبر ۱۹۸۹ء

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۶۔ نومبر ۱۹۸۹ء

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۵۔ فروری ۱۹۹۰ء

رسائل

۸۲۔ البلاغ (ماہنامہ) دارالعلوم ندوۃ العلماء ۱۹۵۵ء

۸۳۔ الخاتون (ماہنامہ) ادارہ درسگاہ فاطمۃ الزہراء فیصل آباد مئی ۱۹۸۶ء

۸۴۔ النصیحۃ (ماہنامہ)، دارالعلوم چارسدہ پشاور جنوری ۱۹۸۹ء

Marfat.com

۸۵۔ ارمغان سندھ یونیورسٹی، حیدرآباد ۱۹۶۳ء

۸۶۔ انیس (ماہنامہ)، دارالعلوم گیلانیہ رضویہ گلبرگ بی، فیصل آباد

۸۷۔ شمس الاسلام (ماہنامہ) بھیرہ خوشاب سرگودھا، خصوصی اشاعت تعلیم جولائی ۱۹۸۸ء

۸۸۔ علم کی دستک (سہ ماہی مجلہ)، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد جون ۱۹۸۴ء

۸۹۔ فکر ونظر (ماہنامہ)، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد نومبر ۱۹۸۳ء

۹۰۔ کراچی آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس کراچی ۱۹۶۲ء

۹۱۔ کراچی آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس، کراچی ۱۹۶۸ء

پراسپکٹس/تعارف/روئداد/قواعد وضوابط دینی مدارس

۹۲۔ پراسپکٹس جامعہ دینیہ دارالہدیٰ، ٹیڑھی ۱۹۸۸ء

۹۳۔ پراسپکٹس الجامعۃ العلیمیۃ الاسلامیہ، اسلامک سنٹر نارتھ ناظم آباد کراچی ۱۹۸۲ء

۹۴۔ پراسپکٹس مدرسہ تفہیم القرآن، نواب شاہ ۱۹۸۸ء

۹۵۔ تعارف رابطۃ المدارس اسلامیہ پاکستان لاہور ۱۹۸۴ء

۹۶۔ تعارف مفتاح العلوم عزیزیہ، پیر جو گوٹھ، خیر پور ۱۹۸۹ء

۹۷۔ تعارف الجامعۃ السلفیہ، فیصل آباد ۱۹۸۷ء

۹۸۔ تعارف جامعۃ الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی ۱۹۸۵ء

۹۹۔ تعارف ونصاب جامعہ اسلامیہ لاہور ۱۹۸۲ء

۱۰۰۔ تعارف جامعہ اشرفیہ لاہور ۱۹۸۷ء

۱۰۱۔ تعارف جامعہ فرقانیہ، راولپنڈی ۱۹۸۸ء

۱۰۲۔ تعارف جامعہ عربیہ قاسم العلوم سرگودھا ۱۹۸۹ء

۱۰۳۔ تعارف جامعہ عربیہ گوجرانوالہ ۱۹۸۶ء

۱۰۴۔ تعارف جامع رضویہ مظہر الاسلام، فیصل آباد ۱۹۸۶ء

۱۰۵۔ تعارف دارالعلوم ضیاء القرآن سعید آباد گجرات ۱۹۸۵ء

۱۰۶۔ تاریخی پس منظر، پراسپکٹس جامعہ عربیہ عزیزیہ انوار الھدیٰ، گنوار مہر، نواب شاہ ۱۹۸۷ء۔

۱۰۷۔ تعارف جامعہ محمدیہ اوکاڑہ ۱۹۸۸ء

۱۰۸۔ تعارف جامعہ نظامیہ غوثیہ وزیر آباد ۱۹۸۷ء

Marfat.com

۱۰۹۔ تعارف جامعہ محمدیہ غوثیہ بھیرہ، ضلع سرگودھا

۱۱۰۔ روائند ندوۃ العلماء لکھنؤ ۱۳۱۱ھ

۱۱۱۔ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کا تعارف ۱۹۸۸ء

۱۱۲۔ جامعہ مدینہ لاہور کا تعارف ۱۹۸۹ء

۱۱۳۔ جامعہ عربیہ احیاء العلوم کا نصاب تعلیم، گجرات ۱۹۸۴ء

۱۱۴۔ دستور العمل وفاق المدارس شیعہ پاکستان جامعۃ المنتظر لاہور جنوری ۱۹۸۷ء

۱۱۵۔ رپورٹ مدرسۃ الواعظین لاہور ۱۹۷۹ء

۱۱۶۔ روائداد جامعہ راشدیہ پیر جو گوٹ سندھ ۱۹۸۶ء

۱۱۷۔ روائداد جامعہ فاروقیہ کراچی ۱۹۸۷ء

۱۱۸۔ روائداد دار العلوم عزیزیہ بھیرہ، سرگودھا ۱۹۸۸ء

۱۱۹۔ روائداد جامعہ حبیب آباد ٹیڑھی، سندھ

۱۲۰۔ روائداد مظہر العلوم کھڈہ کراچی ۱۹۸۱ء

۱۲۱۔ روائداد جامعہ حنفیہ دو دروازہ سیالکوٹ ۱۹۸۵

۱۲۲۔ روائداد جامعہ قمر الاسلام سلیمانیہ پنجاب کالونی کراچی ۱۹۸۶ء

۱۲۳۔ روائداد جامعہ اسلامیہ گلزار حبیب کراچی ۱۹۸۲ء

۱۲۴۔ روائداد مدرسہ رکن الاسلام حیدر آباد

۱۲۵۔ روائداد جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ ۱۹۸۶ء

۱۲۶۔ روائداد جامعہ نعیمیہ لاہور ۱۹۸۸ء

۱۲۷۔ روائداد مدرسہ اسلامیہ عربیہ انوار العلوم ملتان ۱۹۷۴ء

۱۲۸۔ روائداد سالانہ مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم فیصل آباد ۱۹۸۸ء

۱۲۹۔ روائداد جامع العلوم ملتان ۱۹۸۸ء

۱۳۰۔ روائداد خیر العلوم خیر پور بہاولپور ۱۹۸۸ء

۱۳۱۔ سالانہ رپورٹ جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد ۱۹۸۷ء

۱۳۲۔ سولہ سالہ نصاب تعلیم وفاق المدارس ملتان ۱۹۸۴ء

۱۳۳۔ سالانہ رپورٹ دار العلوم مظہریہ امدادیہ بندیال، سرگودھا ۱۹۸۸ء

۱۳۴۔ فہرست مدارس تنظیم المدارس، لاہور ۱۹۸۹ء

Marfat.com

۱۳۵۔ فہرست مدارس، وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان ۱۹۸۹ء
۱۳۶۔ فہرست مدارس وفاق المدارس الشیعہ لاہور ۱۹۸۸ء
۱۳۷۔ قواعد وضوابط وفاق المدارس العربیہ پاکستان، ملتان ۱۹۸۶ء
۱۳۸۔ قواعد وضوابط، تنظیم المدارس پاکستان جامعہ نظامیہ لاہور ۱۹۸۶ء
۱۳۹۔ نصاب وقواعد وضوابط وفاق المدارس السلفیہ پاکستان، فیصل آباد ۱۹۸۹ء
۱۴۰۔ نصاب تعلیم ہشت سالہ وفاق المدارس، جامعہ قاسم العلوم ملتان
۱۴۱۔ نصاب تعلیم وتعارف جامعہ بنات الاسلام گجرات ۱۹۸۸ء
۱۴۲۔ نصاب تعلیم تنظیم المدارس، جامعہ نظامیہ، لاہور ۱۹۸۹ء
۱۴۳۔ مدرسہ ابتدائیہ دارالعلوم کراچی کورنگی ۱۹۸۶ء

Marfat.com

انگریزی کتب

144. Baghawat I Hind, Hunery Herington Tomas, London and our policy.

145. Early History of India, V.A. Smith , oxford , 1914.

146. History of Education in India, Syed Nurullah G.P. Naik, Bombay, 1951.

147. History of Muslim Education (India to Pakistan) Professor Hamiduddin khan.

148. History of saracens, S. Ameer Ali , London 1951.

149. Islamic Civilization, Khuda Buksh.

150. Our Indian Muslim . W. Hunter, London.

151. The life of Muhammad, william Muir, London, 1894.

152. Language and Education in sind (Thisis for P.H.D) Dr. Hamida Khurro.

153. Survey of Mass Education in india, Dr. U. M. Dawdpota.

154. The spirit of Islam, S.Ameer Ali, London, 1910.

155. The Teaching and approach of Muslim Scholars Rosenthal 1947.

156. Religion of Islam, Maulana Muhammad Ali.

157. Report of Education in sind, S.H. Hills 1854-55

Encyclopedia's

158. Encyclopedia of Islam Luzac & Co.E.J. Brill, Leiden, London, 1960.

159. Encyclopedia of Education, Macmillan, Newyork, 1971.

160. Dictionary of Education, Megran Hill Book Co, Newyork, 1959.

Periodicals

161. Journal of Sind Historical Society, Karachi, January, 1941.

162. Journal of Snid Historical Society, Vol III ,The Lengends of old Sind" Karachi, December 1936.

163. Pakistan Journal of History and Culture, National Institute of Historical and Cultural Research, Islamabad. July December, 1980.

164. Islamic Studies Quarterly journal of the Islamic Research Institute, Islamabad. 1981.

☆☆☆

(تمّت بعون اللہ والصّلوٰۃ والسّلام علٰی رسول اللہ)

Marfat.com

ضمیمہ جات

Marfat.com

Marfat.com

UNIVERSITY GRANTS COMMISSION
SECTOR H-9,
ISLAMABAD

(Academic Division)

No:-8-410/Acad/82/120

Dated: Nov 17, 1982

NOTIFICATION

Subject:- EQUIVALENCE OF DEENI ASNAD WITH UNIVERSITY DEGREE.

The decision of the University Grants Commission on the subject, is reproduced below for information and implementation.

"Ashahadat-ul-Fazeela (الشهادة الفضيلة) Sanad awarded by Wafaq-ul-Madaris, Ashahadat-ul-Faragh (الشهادة الفراغ) Sanad awarded by Tanzeem-ul-Madaris, Ashahadat-ul-Alia (الشهادة العالية) Sanad awarded by Wafaq-ul-Madaris-ul-Salfia (Ahl-e-Hadis), and Sultan-ul-Afazil (سلطان الافاضل) Sanad awarded by Wafaq-ul-Madaris, Shia after Dore-e-Hadis be considered equivalent to the M.A in Arabic/Islamic Studies for the purpose of teaching Arabic and Islamic Studies in colleges and universities and for pursuing higher studies in Arabic and Islamic Studies. For employment in fields other than teaching, however, such Sanad holders would be required to qualify in two additional subjects other than Arabic and Islamic Studies at the B.A level from a university. They would also have to qualify in the recently introduced elective Pakistan Studies and Islamic Studies paper at the B.A level.

To bring uniformity to the nomenclature of the Asnad issued by different schools of thought, it was decided that henceforth the final Sanad (Degree) recognised as equivalent to M.A in Arabic and Islamic Studies will be known as "Shahadat-ul-Almiyya Fil Uloomil Arabia Wal Islamia (شهادة العالمية في العلوم العربية والاسلامية)

(MOHAMMAD LATIF VIRK)
DIRECTOR ACADEMICS.

Marfat.com

University Grants Commission

Sector H-9, Islamabad (Pakistan). Cables: Unigrant

840737

No:-8-418/Acad/84/ Dated 1984 07-06-1984

N O T I F I C A T I O N.

Subject:- EQUIVALENCE OF DEENI ASNAD WITH UNIVERSITY DEGREE.

The decision of the University Grants Commission notified vide this office letter of even number dated 17-11-82 on the subject is further modified as below for information and implementation.

"Ashahadat-ul-Fazeela(الشهادة الفضيلة) Sanad awarded by Wafaq-ul-Madaris; Ashahadat-ul-Faragh(الشهادة الفراغ) Sanad awarded by Tanzeem-ul-Madaris; Ashahadat-ul-Alia(الشهادة العالية) Sanad awarded by Wafaq-ul-Madaris-ul-Salfia(Ahl-e-Hadis); and Sultan-ul-Afzali (سلطان الافاضل) Sanad awarded by Wafaq-ul-Madaris Shia and such other degrees awarded by Deeni Madaris after Dora-e-Hadis as may be approved by the University Grants Commission be considered equivalent to the M.A. in Arabic/Islamic Studies for the purpose of teaching Arabic and Islamic Studies in colleges and universities and for pursuing higher studies in Arabic and Islamic Studies. For employment in fields other than teaching, however, such Sanad holders would be required to qualify in two additional subjects other than Arabic and Isalmic Studies at the B.A. level from a university. They would have to qualify in the recently intronuced elective Pakistan Studies and Islamic Studies paper at B.A. level."

To bring uniformity to the nomenclature of the Asnad issued by different schools of thought, it was decided that henceforth the final Sanad(Degree) recognised as equivalent to M.A. in Arabic and Islamic Studies will be known as "Shahadat-ul-Almiyya Fil Uloomil Arabia Wal Islamia(الشهادة العالمية في العلوم العربية والاسلامية)".

(MOHAMMAD LATIF ...)
DIRECTOR ACADEMIC

Marfat.com

University Grants Commission

Telephone 840737

Sector H-9, Islamabad (Pakistan). Cables: Unigrant

No:- D-418/Acad/84/1316

Dated 07-6-1984

NOTIFICATION

Subject:- Equivalence of Deeni Asnad with university degree.

In partial modification of this office notification of even number dated 17-11-1982, it is notified that Shahadat-ul-Fazeela Sanad awarded after Dora-e-Hadis by Jamia Taleemat-i-Islamia, Faisalabad is also recognised by the University Grants Commission equivalent to M.A. Arabic/Islamic Studies for the purpose of teaching Arabic and Islamic Studies in Colleges and Universities and for pursuing higher studies in Arabic and Islamic Studies. For employment in fields other than teaching, however, such Sanad holders would be required to qualify in two additional subjects other than Arabic and Islamic Studies at the B.A. level from a university. They would also have to qualify in the recently introduced elective Pakistan Studies and Islamic Studies paper at the B.A. level.

To bring uniformity to the nomenclature of the Asnad issued by different schools of thought, it was decided that henceforth the final Sanad (Degree) recognised as equivalent to M.A. in Arabic and Islamic Studies will be known as "Shahadat-ul-Almiyya Fil Uloomil Arabia Wal Islamia.

(شهادة العالمية في العلوم العربية والاسلامية)

(MOHAMMAD LATIF VIRK)
DIRECTOR (ACADEMICS)

Marfat.com

UNIVERSITY GRANTS COMMISSION

SECTOR H-9

ISLAMABAD

No.8-410/Acad/84/Vol.VII/227/216 February 3, 1985

NOTIFICATION

SUBJECT: EQUIVALENCE OF DEENI ASNAD WITH UNIVERSITY DEGREE

In partial modification of this office notification of even number dated 17.11.82, it is notified that شهادة العالمية في العلوم العربية والاسلامية Sanad awarded by Jamia Ashrafia, Lahore is also recognised by the University Grants Commission equivalent to M.A. Arabic/Islamic Studies for the purpose of teaching Arabic and Islamic Studies in Colleges and Universities and for pursuing higher studies in Arabic and Islamic Studies. For employment in fields other than teaching, however, such Sanad holders would be required to qualify in two additional subjects other than Arabic and Islamic Studies at the B.A. level from a university. They will also have to qualify in Pakistan Studies and Islamic Studies at the B.A. level. The Jamia is also required to take the following steps:

a) Provide an opportunity to the old graduates (with eight years of schooling) to take a fresh examination under the new arrangements (sixteen years of schooling) and the successful candidates be issued a new degree.

b) Take steps to eliminate the possibilities of counter-feiting the degrees by the forgers.

c) Give sufficient importance to modern sciences in their curriculum.

(MUHAMMAD AFZAL)
DIRECTOR (ACADEMICS)

Maulana Muhammad Obaidullah,
Mohtamim,
Jamia Ashrafia,
Lahore.

Marfat.com

ادارہ منظوری جامعات

University Grants Commission

Sector H-9, Islamabad (Pakistan). Cables. Unigrant

No.8-418/Acad/87/94

January 8, 1987

NOTIFICATION

SUBJECT:- RECOGNITION OF DEENI ASNAD WITH UNIVERSITY DEGREES.

In partial modification of University Grants Commission Notification No.8-418/Acad/82 dated 17th November, 1982 7th June, 1984 and 3rd February, 1985, it is hereby notified that final Sanad (Al-Shahadat-ul-Almiyya Fil Uloomil Arabia Wal Islamia (الشهادة العالمية فى العلوم العربية والاسلامية)), awarded after Daore Hadith by Darul Uloom Muhammadia Ghousia, Bhera (District Sargodha) is also recognised as equivalent to M.A. (Arabic/Islamic Studies) for purposes of teaching in colleges & universities/higher education. For employment in other departments the incumbent should also hold a B.A. degree from a recognised University of the country.

(MUHAMMAD A...)
Director Acad...

Mr. Justice Pir Muhammad Karam Shah,
Principal,
Darul Uloom Muhammadia Ghousia,
Bhera, District Sargodha.

Distribution :

1. All universities
2. All Public Service Commissions
3. Education Departments of all Provinces
4. Deputy Educational Adviser,
   Higher Education Wing, Ministry of Education, Islamabad
5. Inter Board Committee of Chairmen, Islamabad.
6. All Wafaqs/Tanzeems

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

University Grants Commission

Sector H-9, Islamabad (Pakistan). Cables: Unigrant

Telephone
853011

No.8-410/Acad/86/2561/830 August 12, 1987.

NOTIFICATION

In partial modification of this office Notification No.8-410/Acad/86 dated 17-11-82, 7-6-84, 3-2-85 and 8-1-87, it is hereby notified that final sanad of Al-Shahadat-ul-Almiyyah Fil Uloomil Arabiyyah Wal Islamiyyah awarded by Rabitatul Madaris-al-Islamia Pakistan, Lahore after Daora-e-Hadith (16 years of studies including entrance requirement i.e. Class 8 examination) is also recognised as equivalent to M.A. (Arabic and Islamic Studies) for the purposes of teaching in Colleges and Universities and for pursuing higher studies in Arabic and Islamic Studies.

For employment in fields other than teaching, however, such sanad holders will be required to qualify in two additional subjects (other than Arabic and Islamic Studies) in addition to compulsory subjects of Pakistan Studies and Islamic Studies from a University at B.A. level.

(MUHAMMAD AFZAL)
Director Academics

Prof. Iftikhar Ahmed Bhutta,
Assistant Educational Adviser,
Ministry of Education,
Islamabad.

Marfat.com